یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپ کر شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No. 352)

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہے دین نبی مصطفٰی کی گفتار - مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل موجود تو نقل کیا ہے؟ یاں وہم و خیال کا دخل کیا ہے

جلد پنجم نمبر ۱۱

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کر نیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... للعہ
والیان ریاست سے ... سے
روساء و جاگیرداران سے ... لعہ
عام خریداروں سے ... ۱۲/
ششماہی ... عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے

امرتسر مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء - یوم الجمعۃ

خدا۔ انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

اس عنوان سے ایک بسیط مضمون عیسائیوں کے رسالہ تجلی میں منقول از بدرس نکلا ہے چونکہ مضمون بہت عمدہ اور فیصلہ کن ہے اس لئے ہم بھی اُسے تمام کا تمام نقل کر کے مختصر مختصر ریمارک کرتے ہیں۔ راقم نے یہ مضمون اگرچہ عیسائی مذہب کی تائید میں لکھا ہے مگر واقعات اور مسیحی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت یہ مضمون موجودہ عیسائی مذہب کی تائید میں نہیں بلکہ تردید میں ہے اسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ کل مضمون چھ فقروں میں ہے۔ پس ناظرین فقرہ فقرہ مع جواب بغور سنتے جائیں۔ راقم مضمون لکھتے ہیں:-

"۱۔ خدا کی نسبت مسیحی مذہب کی کیا تعلیم ہے؟ خداوند مسیح نے فرمایا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اس کے فرزند۔ اس تعلیم سے ظاہر ہے کہ مسیحی مذہب خدا کی شخصیت کا قائل ہے اور اس لفظ کو انہیں معنوں میں خدا سے منسوب کرتا ہے جن معنوں میں اس لفظ کا اطلاق انسان پر ہوتا ہے۔ الٰہی اور انسانی ذات میں ایک قسم کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ انسان سوچتا اور ارادہ ٹھانتا ہے۔ راستی اور ناراستی میں تمیز کرتا ہے اسی طرح خدا بھی عقل اور مرضی اور اخلاقی طبیعت رکھتا ہے وہ بھی سوچتا ہے۔ ارادہ کرتا ہے اور راستی اور ناراستی کا مطلب بھی اسکے نزدیک وہی ہے جو ہمارے نزدیک ہے بس وہ ایک صاحب عقل صاحب اخلاق صاحب ادراک اور صاحب احساس ہستی ہے۔" (تجلی صفحہ ۳ بابت دسمبر ۱۹۰۷ء)

ریمارک۔ اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں اور خدا انسان کے مشابہ ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں تو انجیل اس کے مخالف ہمکو بتلاتی ہے۔ غور سے سنئے!

"مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائیں گے۔ جو

اطلاع ضروری۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ...

تمہیں دکھ دیں اور ستائیں تم اُنکے لئے دعا مانگو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو" (انجیل متی ۵ باب کی ۹-۴۵)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح صلح کاروں یعنی صرف نیک کرداروں کو خدا کے فرزند فرماتے ہیں لیکن بُرے لوگوں کو کیا کہتے ہیں۔ غور سے سُنو:

"اے سانپو! اور سانپ کے بچو! تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے؟"

(متی ۲۳ باپ کی ۳۳)

حضرت مسیح کے پاس غیر اسرائیلی عورت نے آکر دعا کی درخواست کی تو حضرت ممدوح نے فرمایا۔

"یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو پھینک دیں" (متی ۱۵ کی ۲۶)

اِن دونوں حوالوں میں حضرت مسیح نے بداعمال بلکہ غیر اسرائیل کو سانپوں اور کتوں کے فرزند قرار دیا ہے۔ پس اتنے ہی سے راقم مضمون کا دعویٰ غلط ثابت ہوا کہ خدا باپ ہے اور بنی آدم اُس کے فرزند ہیں۔ تمام بنی آدم نہیں بلکہ صرف نیکوکار اُس کے فرزند ہیں۔ ہاں قرآن مجید یہ دعویٰ اِن لفظوں میں تو نہیں کرتا۔ کہ خدا اور بندوں کے تعلقات بتلانے کو باپ اور بیٹے کا لفظ بولے جس کو ناواقف لوگ غلطی میں پھنسکر خدا کو اپنے صلبی باپ کی طرح سمجھ لیں اور گمراہی کے گڑھے میں گریں بلکہ معانی کے لحاظ سے اس سے عمدہ اور ہدایت کے لحاظ سے اس سے بہت وسیع لفظ فرمایا ہے۔ غور سے سُنو! إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے حال پر بڑا ہی مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نوٹ۔ انجیل کے محاورے میں خدا کے بیٹے کا لفظ مقبول اور مقرب بندے پر بولا جاتا ہے۔ اس سے صلبی بیٹا مراد نہیں ہے۔ اِن معنے کو واضح کرنے کے لئے رومیوں کے ۸ باب کی ۱۴ کو دیکھنا چاہئے۔ جہاں لکھا ہے:۔

"وے جتنے خدا کی رُوح کی ہدایت سے چلتے وے ہی خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک بشرطیکہ ہم اُس کے ساتھ دکھ اٹھائیں" (حوالہ مذکور)

یہ حوالہ ہمکو صاف بتلا رہا ہے کہ انجیلی محاورے میں صرف مسیح ہی خدا کا بیٹا اور فرزند نہیں ہے بلکہ ہر ایک نیک بندہ خدا کا فرزند اور بیٹا بلکہ وراثت میں مسیح کا شریک ہے۔ قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ محاورہ یہودیوں میں بھی مروج تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۔ یہودی کہتے ہیں ہم خدا کے بیٹے اور محبوب ہیں۔ جواب دیا قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ اگر

تمہاری بات سچ ہے کہ تم خدا کے بیٹے یعنی محبوب ہو تو خدا تمکو تمہاری شامت اعمال پر عذاب کیوں کرتا ہے؟ بلکہ تم اُس کی مخلوق میں سے بندے ہو اور بس)۔

اِس آیت میں یہودیوں کا ابن اللہ کہلانا ثابت ہوتا ہے مگر عیسائیوں نے اس مسئلہ میں غلو کرکے ابن اللہ کے معنے بگاڑ دیئے۔ یہانتک کہہ گذرے کہ مسیح خدا کا حقیقی بیٹا ہے چنانچہ آجکل بھی اس قسم کی تحریریں ہمکو ملتی ہیں۔ پادری فنڈر مفتاح الاسرار میں لکھتے ہیں۔

"مسیح اکلوتا اس مضمون سے کہ وہ سب مخلوقات سے الگ اور اعلیٰ ہے اور مخلوقات میں اُس کی مانند نہیں اور انسان کے بیٹے سے مشابہت فقط یہ ہے کہ جیسا آدمی کا بیٹا باپ سے خلق نہیں ہوتا بلکہ گویا اُس کی صلب سے انتقال کرکے تولد پاتا ہے اور ذات میں اپنے باپ کی مانند اور شبیہ ہے۔ ایسا ہی مسیح خدا کا بیٹا بھی خلق نہیں ہوا۔ بلکہ ازل سے اللہ کی ذات پاک سے ظہور پایا۔ گویا اُس سے متولد ہوا"

(مفتاح الاسرار صفحہ ۲۲)

چونکہ یہ غلو اپنی حد سے بڑھکر عوام کی نظروں میں کچھ اور ہی رنگ دکھانیوالا تھا۔ اسلئے قرآن مجید نے اس لفظ کی اصلاح کرنے کو فرمایا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ (خدا کی اولاد کیسے ہو سکتی اُسکی تو بیوی بھی نہیں ہے) سچ ہے سے

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عباد ✦ نہ عنایت تجھے درکار کسو کی نہ حمایت

نہ شراکت ہے کسو سے نہ کسو سے ہے قرابت ✦ نہ زیارت نہ ولادت نہ بفرزند تو حاجت

توجلیل الجبروتی توامیرالامرائی

مسلمانوں کو جو آج اس ابن اللہ کے لفظ سے نفرت ہے اُس کے جواب دہ یہی غالی عیسائی ہیں جنہوں نے اس لفظ کو خلاف محاورہ انجیل کے استعمال کیا اور لوگوں سے کرانا چاہا ورنہ اصل موقع پر اسکا استعمال کچھ ایسا بُرا نہ تھا۔ مال مجازی تھا۔ لیکن چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے اسی لفظ سے بہت سے لوگ غلطی کھا چکے تھے اس لئے قرآن شریف نے اس لفظ کو استعمال نہیں کیا بلکہ بجائے اس کے مرادی معنے کا اصل لفظ رکھا چنانچہ حضرت مسیح کی شان والا مقام میں وہی لفظ فرمایا ہے۔ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ یعنی حضرت مسیح دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والا اور خدا کے مقرب بندوں سے ہے ✦

راقم مضمون کا دوسرا دعوٰے کہ مسیحی مذہب میں خدا انسان

عیسائی مذہب کے مطابق البتہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ خدا انسان کی طرح سوچتا ہے اسی طرح اپنی سوچ میں بعض اوقات غلطی بھی کرجاتا ہے بعض اوقات اُس کی سوچ کے برخلاف بھی واقعہ ہوجاتا ہے۔ اس بارہ میں عیسائی مذہب جو ہمکو بتلاتا ہے یہ ہے کہ:-

"اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُس کے دل کے تصور اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا روئے زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کیونکہ میں انکو بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ مگر نوح پر خداوند نے مہربانی سے نظر کی" (پیدائش باب ۶ سے ۸ تک)

اس عبارت کا مدعا کیا ہے؟ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ خدا خود اپنے کئے پر انسان کی طرح پچھتاتا ہے۔ انسان کی طرح اسکی سوچ بچار کے برخلاف بھی بعض اوقات ظہور پذیر ہوجاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اوقات کام کرتے ہوئے وہ تھک بھی جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ

"چھ دن میں خداوند نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور ساتویں دن آرام کیا اور تازہ دم ہوا" (خروج ۳۱ باب ۱۷)

مگر قرآن مجید خدا تعالیٰ کو ایسا نہیں مانتا بلکہ وہ ایسے بیہودہ خیالات کا رد کرنے کو فرماتا ہے وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ (آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے خدا کو تکان نہیں ہوا) وہ فرماتا ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (خدا کو بندوں کے آگے اور پیچھے کے سب اوقات معلوم ہیں) لہذا اس لئے کسی کام پر پچھتانا اسکی شان کے خلاف ہے۔ غرض قرآن مجید اس خوبی میں انجیل کے مقابلہ پر لگا نہیں کھاسکتا ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

(باقی باقی)

آگرہ کی بازاری اخبار مسافر نے

اس ہفتہ ایک اور گپ ہانکی ہے اگرچہ روز پیدائش سے آپ کو راست گوئی سے تعارف ہی نہیں ہوا۔ تاہم اس ہفتہ کی گپ دنوں میں سب گپوں سے زیادہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"چونکہ لاہور آریہ سماج کی مذہبی کانفرنس سالانہ جلسہ میں میاں ثناء اللہ امرتسری کو مدعو نہ کیا اور بجائے انکے مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو بھرتی کرلیا۔ بیچارے امرتسری نے سال بھر میں ایک مضمون تیار کیا اور ۲۴ صفحوں پر چھپوا بھی لیا۔ جسکی قیمت صرف دو پیسہ رکھی ہے۔ اگر آریہ سماج لاہور میاں پر کچھ بھی مہربانی کرتی تو بعید نہ تہا کہ سو دو سو کاپی فروخت ہوجاتی۔ کیا تھا۔ دس روز کا قورمہ پلاؤ تہا۔ لاہوری بھائیوں نے بہت برا کیا جو بیچارے کی ایک سال کی محنت پر پانی پھیر دیا ہر سال آپکو بلاتے تھے مگر خشک ہی چلے جاتے تھے۔ اس مرتبہ آپنے ابھی سوچی تھی کہ ع بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔ آریوں پر اعتراض بھی کرینگے اور مرزئی بھی بند ہوجاینگے مگر افسوس کہ ع دل کی دل ہی میں رہی آمدہ پوری نہ ہوئی"

(اخبار مسافر ۲۴ دسمبر ۰۷ء کالم ۱)

اتنے مضمون میں آپ نے خیریت سے تین جھوٹ بولے ہیں۔ ایک تو یہ کہ میاں ثناء اللہ کو مدعو نہ کیا۔ حالانکہ مدعو کیا تھا مگر مدعو کرکے آریہ سماج نے آریئن اخلاق کی وجہ سے جلسہ میں شریک کرنے سے انکار کردیا تہا۔ دوئم جھوٹ یہ کہ بجائے ثناء اللہ کے مرزا صاحب قادیانی کو بھرتی کرلیا۔ حالانکہ مرزا صاحب کسی کے بجائے نہیں تھے بلکہ مستقل بذات خود مدعو تھے۔ تیسرا جھوٹ جو سب سے بڑھکر سفید جھوٹ ہے یہ ہے کہ سال بھر میں مضمون تیار کیا۔ کوئی اس شریف الطرفین اور نجیب الطرفین سے پوچھے کہ کسی کو کیا معلوم تھا کہ اب کی دفعہ آریہ سماج سالانہ جلسہ پر کانفرنس کریگی اور یہ مضمون رکھیگی جو کوئی سال بھر پہلے ہی سے تیار کرلیتا۔ تف ہے ایسے جھوٹ پر۔ نہیں معلوم جھوٹوں کے لئے آریہ دہرم میں کونسی جون مقرر ہے۔ پھر لکھتا ہے کہ:-

"ایک کاپی بقیمت مقررہ ہمکو وی پی کرکے بھیجدیں تو ہم بعد ملاحظہ رسالہ مذکور برائے آئندہ آپ کے انتخاب کی لاہوریوں سے سفارش کرسکتے ہیں بس اس سے زیادہ آپ سے کیا ہمدردی کریں" (کالم ۳)

جواب۔ بھیج تو دیتے۔ مگر تمہارا کیا اعتبار؟ اگر وی پی واپس کردو تو ہمارا نقصان ہو۔ آخر تم بھی اسی تھیلی کے چٹے بٹے ہو جسکے تمہارے بدعہد آریہ لاہوری بھائی جنہوں نے وعدہ کرکے اور دعوت دیکر اپنے ہی قول پر بول کردیا یعنی شیر پنجاب کے فولادی پنجہ سے نجات پانے کیلئے کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دیکر پھر انکار کردیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج کو شیر پنجاب کا نام سنکر لرزہ آجاتا ہے اور اسکی شکل دیکھ کر تو دہشت سے بالکل بے خود ہوجاتے ہیں جسکا ثبوت اب اظہر من الشمس ہوگیا ہے۔ اور پبلک کو خوب معلوم ہوگیا ہے کہ آریہ سماج اہل اسلام کے حملے برداشت کرنیکی تاب نہیں رکھتی۔

اور سنو! تمہیں وہ لیکچر بھیج تو دیتے۔ مگر ہمارے بھائی ہاشم دہرم پال کے منیجر احمد نے ایک کارڈ میں لکھا تھا کہ ایک نسخہ القرآن العظیم بھیجدیں قیمت مع محصول

ahmadimuslim.de

ہیجو بچاری گی چنانچہ رسالہ تکٹ لگا کر بھیجا۔ غیرت ہیجک آتی ہے جانتے ہو!

سے بیالائے ہمہ گادان دہ را ۔ سگے گر بہ معنے ہیں؟

کاش تم میں کچھ انصاف ہوتا تو تم آریہ سماج اخبار سے ہماری پیش کردہ واقعات کی تحقیق کرکے فریقین میں سے جھوٹوں، بدگوؤں اور بد دیانتوں کو مطعون کرتے خواہ کوئی ہوتا گو آریہ اور انصاف؟

ہونا کونسی خوبی ہے تم میں جو تم میں ✤ وصف اتنے ہیں جہاں ایک وفا تو بھی
(ناقب لوٹیر)

اہل فقہ اور رافضی برادری

خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

جب سے اہل فقہ جاری ہوا اور اس نے امام بخاری اور صحیح بخاری کی توہین کرنی شروع کی ۔ دانا آدمی تو تب سے سمجھ گئے تھے کہ یہ حال ہے ... ہمارا بیان تو تنہا ... شک ہے کہ لکھنؤ کا حنفی اخبار ... کے اس وطیرہ سے جو تھا تو صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ اہل فقہ بھی رافضیوں کے ہم زبان ہے ۔ مطابق شان آج اس کا اصل بخوبی ہوگیا ۔ شیعوں کا رسالہ اصلاح جو اپنی بدزبانی اور دل آزاری میں آگرہ کے اخبار مسافر سے کم نہیں ۔ اہل فقہ سے محبت اور مودت کے تعلقات بڑھاتا ہوا لکھتا ہے کہ

یہ حنفی شیعوں کا ساتھ خواہ بنجو الفت ہو یا کسی امر میں موافقت نہ صرف بوجہ تعلقات کے ہے بلکہ فرقہ حنفی کے اکابر جیسے امام حضرت ... جو کہ امام اعظم شاگرد جناب امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہ السلام تھے ۔ اس پر یا وصف مخالفت جو زیادہ تر بوجہ سلطنت تھی ان میں ایسا اختلاف نہ تھا کہ بہت سے مواقع میں ایک دوسرے کا شریک رہا جیسے وہابیت نے قدم جمانا شروع کیا جس کی ابتدا ہندوستان میں زیادہ تر شاہ ولی اللہ صاحب سے ہوئی اختلافات میں ترقی ہوئی اور شاہ

سلہ بریلی کے خود ساختہ مجتہد اور ماکی پارٹی ذی جو مدد کو اعلیٰ پر فتاوی الحرمین بنایا ۔ گیا تھا اس میں بھی غیر مقلدیت کا بانی حضرت شاہ ولی اللہ کو لکھا ہے مگر اہل فقہ اور دیگر عوام مولانا شاہ اسمٰعیل شہید کو بانی قرار دیتے ہیں لیکن دانا ان خبطیوں کی باتوں کو سن سن کر ہنستے ہیں کہ یہ کیا کہ رہے ہیں ۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ خاندان چراغ دہلی اگر غیر مقلد تھے (اور واقعی تھے) تو غیر مقلدیت کا پانا بہت بھاری ہے اور ضرور ہے ؎

گدایاں را ازیں معنے خبر نیست ✤ کہ سلطان جہاں با ماست امروز
(اہلحدیث)

عبدالعزیز نے تحفہ لکھکر وہ آگ لگائی کہ پناہ بخدا ۔

با اینہمہ باخود ہا ایسے مراسم رہے کہ ایک دوسرے کا شریک رہا چنانچہ اب تک لکھنؤ کے علمائے شیعہ و حنفی میں کچھ جھلک اسکی باقی ہے اور تحفہ علیحدہ لکھنؤ اسکو مٹا رہا ہے گو تم نے کبھی وہابی اور شیعہ یا وہابی اور حنفی میں وہ روابط نہ دیکھے ہونگے کیونکہ وہابی ایک خاص طرح کے منافق ہیں جو سب کی دل آزاری کرتے ہیں

دیجا مارج ست ہے ۔ اہلحدیث)

اخبار اہل فقہ کو سال بھر سے زیادہ ہوا کہ کس آب و تاب سے ہر ہفتہ نکلتا ہے اور اپنے مخالف کا جواب بھی دیتا ہے مگر تم نے اس میں کوئی جملہ دل آزار نہ دیکھا ہوگا کہ ائمہ اطہار کی شان میں کسی طرح کی اس نے گستاخی کی ہو کیونکہ وہ انکی ولا اور محبت کو جزو ایمان سمجھتا ہے جو قدیم طریقہ اہل سنت تھا اور ہے نہ وہ خارجیت کا معلم ہے نہ ناصبیت کا مروج بلکہ فقہ حنفی کا حامی و مددگار ہے مگر اپنے اس دین کو سنبھالے ہوئے جو اسکا طریقہ قدیم ہے جس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اہل سنی یہی ہے جو اپنے خلفائے ثلاثہ کی تعظیم و حمایت کے ساتھ خاندان رسالت کے ساتھ کسی طرح کی بے ادبی کو جائز نہ رکھتا ہو (دیکھو وہ ہلال)

اہل فقہ اور اس کے حامیو! اور ہوا خواہو! یہ برادری اور اخوت شیعہ تم لوگوں کو مبارک ہو ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا ✤ مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

ایسی میں اڈیٹر صاحب اصلاح نے خیر یہ سے ہمیں کچھ نصیحت فرمائی ہے وہ بھی ناظرین کو سنانے قابل ہیں ۔ آپ لکھتے ہیں:۔

اب ہم اڈیٹر اہل حدیث کی خدمت میں مؤدب طریقہ سے عرض کرتے ہیں کہ اب ایسی کوشش کیجیے کہ دائرہ اہل اسلام میں آ جائے ۔ رسول اللہ اور ان کے اہل بیت اطہار کی شان میں تو گستاخی نہ کیجیے ۔ آپکا فرقہ ابھی نیا ہے ۔ اسلام سے کوسوں دور ہے نہ رسول کو رسول مانتا ہے نہ خدا کو خدا ۔ بت پرستی کی بو آ رہی ہے جسمیت خدا آپ کے عقیدہ میں داخل ہے پھر کیوں ناحق مسلمانوں سے الجھتے ہیں ۔ دیکھئے آپ کی جگہ آپ کے بڑے بھائی آریہ اور مرزا

سلہ اخبار انجم کو بدزبان نجم کہتے ہیں ۔ (اڈیٹر)

سلہ اہل فقہ کے حامیو! اس تعریف پر پھول نہ جانا یا دکھنا ؎

صائب! دو چیز مے شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت قدرشناس (اہلحدیث)

قادیانی لے رہی ہیں انہیں ہی گلنپ اڑائیے تنقید بخاری کی فکر چھوڑ دیجئے کیونکہ اس ظلمت کدہ کا زمانہ آخر ہوچکا صحیح بخاری چراغ سحری ہے آفتاب نکل آیا۔ سب انہیں ہیرشا جانتا ہے۔ دوسری جلد تنقید بخاری قریب الاختتام ہے اب کوئی نہ بخاری کا نام لیگا نہ ابن تیمیہ کا کیونکہ دونوں نبوت یزیدکے نام لیوا ہیں۔" (صفحہ ۳۳) رجھوٹے پر ہزار لعنت کہو آمین۔ اہلحدیث)

جواب۔ ہاں جناب بہت خوب لیجئے ہم آپکو اپنا دین و ایمان بتلائے دیتے ہیں ؎

زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے * بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے

مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ بھی آنہی لوگوں میں تو نہیں جو ائمہ اہل بیت کو دروغ گو مسائل شرعیہ میں تحریف کرنیوالے معمولی معمولی آدمیوں سے ڈر کر احکام شریعت کو بدلنے والے۔ سب لوگوں کے سامنے ننگے ہو کر نہانے والے۔ خدا کے دین کو لوگوں سے چھپانے والے۔ وغیرہ ذالک من الخرافات کہا کرتے ہیں علیہم ما یستحقو غالباً تم ان نالائقوں کو جانتے ہو۔ اگر نہ جانتے ہو تو سنو! اور اصول کافی مطبوعہ لکھنو کا صفحہ ۳ نکالکر دیکھو کہ حضرت امام ابوجعفر باقر رضی اللہ عنہ پر کیا کیا بہتان لگایا گیا ہے کہ ایک شخص کو مسئلہ کا کچھ جواب دیا۔ دوسرے کو کچھ۔ پہلے سائل نے اعتراض کیا کہ ہمیں یہ کیا مجھے کچھ اور اسے کچھ تو امام نے جواب دیا یا زرارۃ ان ھذا خیر لنا وابقیٰ لنا ولکم اے زرارہ یہ دورنگی تمہارے اور ہمارے لئے بہتر ہے اور ہمکو اور تمکو بہت دیر تک زندہ رہنے کا سبب ہے (واہ کیا کہنے ہیں ؎

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

اسی کتاب کا صفحہ ۲۲۳ نکالکر دیکھو جہاں لکھا ہے قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ یعنی امام جعفر نے اپنے شاگرد سلیمان نامی کو نصیحت کی کہ جو شخص دین کو چھپا دیگا خدا اسکو عزت دیگا اور جو ظاہر کریگا خدا اسکو ذلیل کریگا۔

فروع کلینی کتاب التجمل صفحہ ۲۲ نکالو جہاں لکھا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ حمام میں گئے تو کپڑے اتار کر سب کے سامنے بالکل ننگے ہو کر غسل فرمانے لگے کسی شاگرد نے عرض کیا حضرت آپ تو ہمیں تہ بند باندھنے کا حکم فرمایا کرتے ہیں آج یہ کیا ماجرا ہے کہ سب کچھ برہنہ ہو رہا ہے۔ فرمایا اما علمت ان النورۃ قد اطبقت العورۃ دکیا تو نہیں جانتا کہ میں نے جو بدن پر نورہ (بال اڑانے کی دوا) ملی ہوئی ہے۔ اس نے ستر کو ڈھانپ لیا ہے) واہ سبحان اللہ نورہ نہوا اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑے ہوئے جو حرامزادوں کو نظر نہ آتے تھے۔

اور سنئے! فروع کافی کتاب الصید صفحہ ۱۰ نکالکر دیکھئے کہ ظالموں نے ائمہ اہلبیت پر کیا کیا بہتان لگا رکھے ہیں لکھا ہے کہ امام جعفر فرماتے تھے کہ میرے والد امام باقر بنی امیہ سے ڈر کر باز اور شکرے کے شکار کو حلال کہتے تھے مگر میں حرام کہتا ہوں۔ کان یتقیہم وانا لا اتقیہم وہ ان سے ڈر کر تقیہ کرتے تھے مگر میں نہیں کرتا۔ یہ تو ہوا ان ائمہ اطہار کی شان میں جو جھوٹے دھبے لگے ہیں آئیے اب ہم آپکو بتلائیں کہ ظالموں نے ان کے دادا اور جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کیا کیا بہتان لگائے ہیں۔

فروع کلینی کتاب النکاح صفحہ ۱۹۵ نکالکر سامنے رکھئے جہاں لکھا ہے کہ ایک عورت نے حضرت عمرؓ کے پاس آکر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے سزا دیجئے حضرت عمرؓ نے اسکو رجم کا حکم دیا۔ حضرت علی نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیسے زنا کیا اس نے کہا مجھے جنگل میں سخت پیاس لگی تھی ایک اعرابی سے میں نے پانی مانگا اس نے کہا جبتک تو میرے ساتھ راضی نہو میں پانی نہ دونگا۔ آخر جب میں پیاس کی شدت سے بہت ہی تنگ ہوئی تو میں نے اسے اپنی رضامندی دیدی ناظم کہتے ہیں یہ سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تزویج ورب الکعبۃ خدا کی قسم یہ تو نکاح ہے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں زانیوں کے لئے کیا آسان طریقہ نکل آیا۔

ناظرین! آپ یہ سنکر حیران ہوں اس سبائی پارٹی نے تو ائمہ اہل بیت کو اس سے زیادہ بری صورت میں دکھایا ہے جتنا ہندوؤں نے کرشن کو دکھایا ہے یہ تو نمونہ ہے ان بہتانات کا جو ان ظالموں نے ائمہ اہل بیت پر لگائے ہیں اللہ اگر یہ سبائی پارٹی باز نہ آئی تو ہم اس سے زیادہ بھی دکھائینگے ؎

شیشہ سے کی طرح اے ساقی * چھیڑ دو مست کہ جھرکے بیٹھے ہیں

منکرین حدیث کے حملے اور انکا جواب نمبر ۲

کسی گذشتہ نمبر میں ہم نے بتایا تھا کہ موجودہ اہل قرآن پارٹی آجکل بے طرح حدیثوں پر منہ کھول کر رہی ہے جسکا نمونہ بھی دکھایا تھا آج دوسرا نمبر دکھاتے ہیں۔ اہل قرآن پارٹی کا پرچہ رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتی ہے:۔

کتاب مسلم صفحہ ۲۵ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے	یہ حدیثوں کی کائنات

ahmadimuslim.de

قال رسول اللہ صلعم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع ترجمہ آدمی کے جھوٹے ہونے کو یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ سنے اُس کو (بلا تحقیق) بیان کردے یہ حدیث مختلف طرق سے روایت کی گئی ہے اور اسی حدیث کے مطابق دوسرے راویوں کے اپنے قول بھی ہیں مثلاً وہب نے امام مالک کا قول روایت کیا ہے لا یکون اماما ابدا وھو یحدث بکل ما سمع یعنی ایسا شخص کبھی امام نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ سنے بیان کردے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ تمام حدیثوں میں بجز سنے سنائے افسانوں اور ڈھکوسلوں کے اور کیا ہے۔ امام مالک نے تو گویا تمام اماموں کی امامت چھین لی اور انکو معزول کر دیا کیونکہ اماموں کے مقلدین بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہر امام اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ حدیثوں کے موافق کہتا ہے اور مقلدین کے رقیب اہل حدیث کہتے ہیں کہ فلاں فلاں امام نے فلاں فلاں قیاس اور اجتہاد کیا ہے اور فلاں امام کو حدیث کی ہوا بھی نہیں لگی اور خود دوسرے امام کے اجتہاد کو توڑتا اور اسکو حدیث کے خلاف بتاتا ہے پس انکو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ پھر جس طرح مقلدوں کے نزدیک امام کی تقلید اور اہلحدیث کے نزدیک راویوں کی تقلید ایمان کی جان ہے اور عین ایمان ہے۔ اسی طرح اس صورت میں کتب فقہ و کتب حدیث مذکورہ بالا حدیث کے موافق جھوٹ کا طومار ہیں اور جھوٹ ہی کے دریا میں اُن کے مذہب کا جہاز چل رہا ہے۔ پھر مسلم کے صفحہ ۲ میں ایک عجیب و غریب حدیث ہے عن عامر بن عبدۃ قال عبد اللہ ان الشیطان یتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثھم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ یحدث ترجمہ عامر بن عبدہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ شیطان ایک مرد کی صورت بنکر لوگوں کے پاس آ پہنچتا ہے پھر اُن سے جھوٹی حدیثیں بیان کرتا ہے جب لوگ متفرق ہو جاتے ہیں تو ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا ہے جسکی میں صورت تو پہچانتا ہوں مگر نام نہیں جانتا وہ یوں بیان کرتا تھا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حدیثوں کے راوی شیاطین بھی ہیں۔ مگر یہ نہیں تصریح کی کہ وہ شیاطین الانس ہیں یا شیاطین الجن۔ اور دونوں کی پیشانیوں پر مابہ الامتیاز کیا علامت کندہ ہے اور جو راوی ان کے سوا ہیں اُن کے ساتھ بھی کوئی دم چھلا ضرور ہوگا پس حدیث میں یہ کسر رہ گئی۔

ہم تو کچھ نہیں کہتے راویوں کو خود راوی ہی شیطان بتا رہے ہیں۔ اس سے بھی عجیب تر اسی صفحہ پر ایک اور حدیث سنئے: عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال ان فی البحر شیاطین مسجونۃ اوثقھا سلیمان یوشک ان تخرج فتقرء علی الناس قرآنا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہا دریا یعنی سمندر میں بہت سے شیطان ہیں جنکو سلیمان علیہ السلام نے قید کیا ہے قریب ہے کہ وہ نکلیں اور لوگوں کو قرآن سنائیں۔" معلوم نہ ہوا ان قرآن پڑھنے والے شیاطین کو سلیمان علیہ السلام نے کس گناہ پر قید کیا۔ کیا وہ آپ ہی زنجیریں توڑ کر قرآن پڑھنے چلے آئینگے۔ کیا وہ کمزور زنجیروں میں نہیں بلکہ کچے دھاگوں میں جکڑے گئے تھے۔ یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ یہ شیاطین سمندر کے کونسے جزیرے میں قید کئے گئے تھے۔ یا ہوا میں معلق مقید تھے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ عبد اللہ بن عمر کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا۔ شاید شیاطین کی یہ حدیث انپر بطور الہام اتری ہو۔ شیاطین قرآن مجید تو پڑھ نہیں سکتے کیونکہ قرآن مجید نے اُن کے جد امجد ابلیس کو مرتد اور مردود کر دیا ہے۔ پس ضرور راوی کو دھوکا ہوا ہے۔ عبد اللہ بن عمر نے بجائے فتقرء قرآنا کے فتقرء الحدیث کہا ہوگا اور اس سے قبل کی حدیث سے بھی مطابقت ہوتی ہے کہ ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیحدثھم بالحدیث یعنی شیطان مرد کی صورت میں ہو کر حدیث بیان کرتا ہے قرآن مجید کو تو معاف ہی رکھتے تو بہتر تھا ایسی مہربانیاں تو حدیث ہی پر مناسب ہیں۔

ایسی لغویات دیکھکر بھی حدیث والوں کو شرم نہیں آتی۔ خود حدیثیں کہہ رہی ہیں کہ راویوں میں انسان بھی ہیں اور شیطان بھی مگر وہ شناخت نہیں ہو سکتے گویا احادیث ایک طلسم یا بھول بھلیاں ہیں جنکو بجز قرآن مجید کے کوئی نہیں توڑ سکتا۔ (اشاعۃ القرآن بابت [illegible])

جواب۔ مثل مشہور ہے کسی بہو سے سوال ہوا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اُس نے جواب دیا چار روٹیاں۔ یہی حال ہر ایک شخص کا ہے جسکو تحقیق حق سے کام نہیں۔ پس سنئے حدیث کے معنے عربی میں بات کے ہیں۔ خواہ کسی کی ہو حدیث الصدق ہو یا حدیث الکذب۔ حدیث النبی ہو یا حدیث الولی۔ حضرت شیخ فرید الدین مرحوم فرماتے ہیں ؎

اے برادر آخرت را توشہ کن * پس حدیث این و آں کوتہ کن

تقابل ثلاثہ۔ قیمت [illegible] مجلد [illegible] قیمت [illegible] محصولڈاک [illegible] پتہ اہلحدیث امرتسر

البتہ اصطلاح علم حدیث میں جہاں کہیں حدیث کا لفظ آیا ہے - وہاں حدیث النبی مراد ہوتی ہے لیکن اس محاورہ سے سابقہ عبارات اس اصطلاح کی پابند نہیں ہیں پس سنو! پہلی حدیث میں جو یحدث کا لفظ آیا ہے وہ بھی عام معنے میں ہے چنانچہ آپنے خود ہی اسکا ترجمہ عام الفاظ میں کیا ہے یعنی کسی بات کا بیان کرنا پس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جو کوئی ہر قسم کی سنی سنائی باتیں بلا تحقیق آگے کہہ دیتا ہے وہ جھوٹا ہے اس سے آپکا یہ نتیجہ نکالنا کہ تمام حدیثیں سنے سنائے افسانے ہیں علم حدیث سے ناواقفی پر مبنی ہے اس حدیث میں سنی سنائی سے مطلب بے تحقیق بات کا بیان کرنا ہے چنانچہ آپنے خود بھی (بلا تحقیق) کا لفظ بریکٹ میں لکھا ہے لیکن جس نے علم حدیث کے کوچہ میں ایک دفعہ بھی قدم رکھا ہوگا وہ بھی جان سکتا ہے کہ احادیث میں جو تحقیق کیگئی ہے وہ اگر غور کیجائے تو سچی بات کا پتہ فوراً لگ سکتا ہے - مثال کے لئے سنو!

پچھلے دنوں ہم نے سنا تھا - بلکہ اخبار شحنہ ہند میں پڑھا بھی تھا کہ اہل قرآن کی مسجد میں امام صاحب نے نماز کے اندر زور سے گوز مارا اور کہا کہ قرآن شریف میں گوز سے وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں ہے اسلئے کوئی حرج نہیں یہ بھی سنا کہ اہل قرآن ننگے ہو کر صرف لنگوٹا باندہ کر نماز پڑھتے ہیں - پس جن لوگوں نے بے تحقیق ان باتوں کو آگے روایت کر دیا ہوگا وہ اس حدیث کے وعید میں آئے لیکن جب ہم نے تحقیق کیا تو واقع اسکے خلاف پایا - چنانچہ رسالہ اشاعت القرآن بابت دسمبر صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ گوز نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غرض یہ حدیث اُن بازاری افواہوں کے متعلق ہے جو بازاروں میں ادہر کی اودہر اور اودہر کی ادہر سنائی اور پہونچائی جاتی ہیں جن میں تحقیق سے کوئی مطلب نہیں ہوتا لیکن احادیث نبویہ کی تو شان ہی اور ہے پہلے یہ کہ کس سے سنی - اُس نے کس سے سنی، اُس نے کس سے سنی - پہلا شخص کیسا ہے دوسرا کیسا ہے - ان دونوں کے درمیان کوئی راوی چھوٹ تو نہیں گیا - اُس نے اپنے کانوں سے اپنے اُستاد سے سنی یا کسی کے ذریعہ سے - پھر یہ کہ راوی کی عادات عامہ کیسی تھیں - راست گو ہے یا دروغ گو یا لا ابالی پھر یہ کہ خاص سبق سنتے وقت غفلت سے بیٹھا ہے یا ہوش سے - ان سب شرائط سے بالاتر ضروری شرط یہ ہے کہ اسکی یہ روائت بیان الفاظ ہے یا اپنی درائیت یعنی سمجھ اور ذاتی قیاس - بسا اوقات آدمی ایک بات ایسی کہہ دیتا ہے کہ وہ سنی ہوئی یا دیکھی ہوئی تو نہیں ہوتی بلکہ محض اپنے خیال سے تراشی ہوئی ہوتی ہے اسکو محدثین کی اصطلاح میں درائیت کہتے ہیں - محدثین کہتے ہیں راوی کی روائیت تو حجت شرعی ہے مگر درائیت یعنی اپنی سمجھ حجت نہیں - آئیے میں آپکو ایسی مثال سناؤں -

حدیث میں آیا ہے قاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ یعنی آنحضرت نے قے کی پس وضو کیا - راوی حدیث اگر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو یہ اسکا خیال اور درایت ہے مشاہدہ قابل بیان صرف اتنا ہے کہ راوی نے آنحضرت کو دو کام یکے بعد دیگرے کرتے دیکھا - ایک قے دوسرا وضو - پس اسکا یہ بیان تو روایت ہے کہ آنحضرت نے قے کرنے کے بعد وضو کیا - لیکن اس سے یہ نتیجہ بتلانا کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے محض راوی کا اپنا خیال ہے جسے محدثین روائیت سے الگ جانتے ہیں - کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت کا وضو پہلے ہی سے نہ ہو جو بعد قے کرنے کے آپنے کیا اس میں ہیبت کا علاقہ نہ ہو۔ اس کے متعلق میں اپنا ایک واقعہ آپکو سناؤں - گذشتہ ایام میں میرے مخالفوں نے اُڑائی کہ تفسیر القرآن عربی میں نے علیگڈہ والوں سے دو سو روپیہ ... اس افواہ کو یہانتک ترقی ہوئی کہ بڑی بڑی مقدس مسجدوں ... اسکا اظہار وعظوں میں ہوا لیکن بقاعدہ محدثین کسی نے اس ... کہ کہاں سے آئی اور کہاں تک ختم ہوئی - یہ ثابت ہوا کہ کسی مقدس صاحب نے کہا کہ میرے خیال میں اس نے علیگڈہ والوں سے کچھ لیکر لکھی ہے بس اس سے آگے جو روایت چلی تو خیال اور گمان کے الفاظ سب حذف ہو ہوا کر انکی جگہ یقین کے الفاظ ہوگئے - اس قسم کے واقعات اور روایات اس حدیث کی مصداق ہیں کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع نہ کہ احادیث نبویہ جنکی تحقیقات کرنے میں محدثین نے عمریں لگادیں -

دوسری حدیث کا مطلب بھی یہ نہیں جو آپنے سمجھا بلکہ سچ پوچھو تو اس حدیث کا ترجمہ دیکھکر ہمارا حسن ظن جو اہل قرآن پارٹی کی نسبت تھا وہ بالکل بدل گیا جسکا ہمیں سخت افسوس ہے - آپنے کمال ایمانداری سے اس میں حدیث کے لفظ کا ترجمہ (حدیثیں) کیا ہے جس سے آپکی نیت کا فتور ہم سمجھتے ہیں - حالانکہ اس میں جو حدیث کا لفظ آیا ہے اُس سے وہی عام معنے مراد ہیں یعنی باتیں پس روائیت مذکورہ کے معنے یہ ہیں کہ شیطان لوگوں کے پاس آجاتے اور ایسی ویسی ادہر اودہر کی باتیں بیان کر جاتا ہے لوگ چونکہ تحقیق سے کام نہیں لیتے اس لئے آگے بیان کر دیتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص سے سنا کہ فلاں جگہ ایک اہل قرآن نے نماز میں گوز مارا تھا - مگر محدثین اس قسم کی روایات کو گوز شتر سے زیادہ نہیں جانتے کیونکہ اُن کے ہاں یہ اصول ہے کہ جس سے روایت سنو

اس کی شخصی معرفت تو کیا تمام بود و باش بلکہ نیک و بد حالات معلوم کر کے اعتبار کرو۔ پھر آپ کا یہ نتیجہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ حدیثوں کے راوی شیاطین بھی ہیں۔ حالانکہ اس روایت میں یہ لفظ ہی ہے کہ اعرف وجھہ ولا ادری ما اسمہ جسکا ترجمہ آپنے خود کیا کہ نام نہیں جانتا۔ کیا کسی حدیث میں آپنے دیکھا کہ کوئی راوی یہ کہو .... کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے سنی ہے جسکا میں نام نہیں جانتا۔ ای جناب نام جاننا بلکہ ولدیت جاننا بھی اگر اس کے مفصل حالات کا علم نہیں تو اس راوی کو بھی مستور اور مجہول کہتے ہیں اور انکی روایت معتبر نہیں کیجاتی۔ کیا یہی تحقیق پر آپ علم حدیث کا رد کرنے کو آئے ہیں آہ سے

ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو ۔ کہ آساں نہیں دل لبھانا کسی کا

تیسری حدیث کا مطلب ہی آپنے نہیں سمجھا۔ اس میں جو ذکر ہے کہ شیاطین قرآن پڑھینگے اس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین ایسے کلام پڑھینگے جنکو قرآن کہکر ظاہر کرینگے (دیکھو نووی شرح مسلم) یہ تو ہم نے بچشم خود دیکھا اور بگوش خود بھی سنا۔ آج اہل قرآن پر سوال ہوتا ہے کہ فلاں مسئلہ کس آیت سے نکلا ہے تو اس کے جواب میں ایسی آپ شتاب مارتے ہیں کہ الامان۔ آیت تو پڑھتے ہیں مگر اس کے ترجمے میں ایسے ایسے الفاظ دخل کرتے ہیں کہ اور تو کیا جبرئیل کو قرآن لاتے وقت بھی ان الفاظ اور معانی کا علم نہ ہو گا۔ مثال کے لئے ایک آیت کا ترجمہ سنو! قرآن مجید کی آیت ہے۔

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (پ ۱۷ ع ۱۵) اس سے پہلے ذکر ہے کہ بہاجرین شہدا کو خدا تعالیٰ نہایت پسندیدہ جگہوں میں داخل کریگا " یہ اسلئے کہ اللہ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور اس لئے کہ اللہ ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ یہ اسوجہ سے کہ اللہ ہی کی ذات برحق ہے اور یہ لوگ جن جن سے دعائیں مانگتے ہیں وہ اپنی ذات میں فنا ہیں اور اس سبب سے کہ اللہ ہی بہت بلند اور بڑائی کا مالک ہے "

اب سنئے! اس آیت کا اہل قرآن پارٹی نے کیا ترجمہ کیا ہے۔ واللہ میں ترجمہ کو سنیئے ہی ناظرین سمجھ جائینگے کہ حدیث میں جو شیاطین کے قرآن پڑھنے کی پیشگوئی ہے وہ صادق ہو چکی ہے۔ مولوی چکڑالوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "قرآن کریم میں تکبیر کے یہ الفاظ ہیں مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ترجمہ جس قول و فعل یا کسی اور چیز کی طرف لوگ رغبت کرتے ہیں بجز سوائے اسکی کتاب کے تو وہ بالکل باطل ہے جس ان سے بیزار ہوں کیونکہ بتحقیق اللہ ہی ہر طرح بلند شان بزرگ ہے پس یہ تکبیر لفظ ما سے کبیر تک نماز کے ہر رکن کے شروع میں کہنی فرض ہے" (برہان الفرقان ص ۲۸۳)

دیکھئے تو کس صفائی سے آپنے بے جوڑ زائد الفاظ ترجمے میں داخل کر کے یہ بتلانا چاہا ہے کہ یہ سب کچھ قرآن ہے۔ حالانکہ قرآن نہیں۔

خیر یہ تو آپکو اس حدیث کی پیشگوئی سمجھانے کو مثال دی گئی ہے ایسے تو اپنے سوالات کے جوابات۔ افسوس ہے آپ اہل قرآن کہلا کر ایسے سوال کرتے ہیں آئیے ہم آپ کو ان سب سوالات کے جوابات قرآن ہی میں دکھائیں غور سے سنئے!

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ (پ ۲۳ ع ۱۲)

اسکا ترجمہ لفظی ہی مدعا بتلانے کو کافی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔ "ہم (خدا) نے سلیمان کے حکم کے ماتحت شیاطین کو کر دیا جو مکانات بناتے اور سمندروں میں غوطے لگاتے تھے اور انکے سوا اور شیاطین بھی تھے جو بیڑیوں میں قید تھے"

اگر آپ میں انصاف ہوتا تو روایت مذکورہ کا مضمون اس آیت میں سمجھتے ہاں عبداللہ بن عمر نے جو یہ روایت بیان کی ہے اس قسم کی روایات کی بابت محدثین نے عام جواب دیا ہوا ہے کہ جو صحابی اسرائیلی روایات بیان کرنے کا عادی ہو اسکی ایسی روایت تو اسی قسم (اسرائیلی) سے سمجھی جائیگی اور دلیل شرعی نہ ہوگی مگر جسکو ایسی عادت نہ ہوگی اسکی روایت کو مرفوع حدیث کا حکم ہو گا۔ مگر ابن عمر کی عادت اسرائیلی روایات بیان کرنے کی نہ تھی اس لئے بقاعدہ محدثین یہ روایت حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ افسوس ایسے لغو سوالات کرنے سے اہل قرآن اپنا پول ظاہر کر رہے ہیں۔

(باقی زندہ صحبت باقی)

اہل فقہ

کسی مذہبی یا علمی مسئلہ کی طرف تو کبھی آیا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب [illegible] نے علماء دیوبند و گنگوہ کو حنفیت سے خارج کیا تھا تو ہم نے اور ہمارے نامہ نگار نے اس سے حنفیت کی تعریف پوچھی تھی جسکا جواب اس نے آج تک نہیں دیا

ahmadimuslim.de

بتاؤ تو نیچی نظر آج کیوں ہے ☆ یہ کیوں دار پڑتا ہے اوچھا تمہارا

افسوس! اہل فقہ اپنی اس پر توجہ کی حالانکہ بحیثیت مذہب انکا پہلا فرض تھا کہ اس سوال کا جواب دیتا۔ اس لئے ہماری توجہ ہٹانے کو آجکل وہ ہماری ذاتیات پر حملہ کر رہا ہے۔ ۳۰ جنوری کے پرچہ میں اوسنے بہت سے بہتان کسی فرضی[1] ابوالحسن اہلحدیث امرتسری کے نام سے لگائے ہیں۔ تعجب ہے کہ امرتسر کے واقعات کے متعلق وہ بہتان ہیں جنکی تکذیب امرتسر کا ہر ایک واقف کار باشندہ کر سکتا ہے وہ یہ ہیں (۱) میں نے مدرسہ تائید الاسلام کو مسجد سے باہر نکالا۔ (۲) میں نے خلیفہ عبدالرحمن کو مدرسہ سے بے تعلق اور انکا وظیفہ بند کرایا۔

جی میں تو یہی آتا ہے کہ ایسے بہتانات اور کذب بیانیوں کے جواب میں وہی کہدیا جائے جو کتاب اللہ نے کہا ہے۔ لیکن چونکہ وہ سزا کسی کے کہنے پر موقوف نہیں بلکہ جو بھی کسی کا ذب کے منہ سے کذب نکلا وہ سزا (لعنت) اسپر وارد ہو گئی اسلئے ہم اسکا تو ذکر نہیں کرتے بلکہ انکو یہ بتلاتے ہیں کہ انجمن تائید الاسلام کے عہدہ دار اور ممبر عموماً زندہ ہیں جناب مولوی احمد اللہ صاحب میر مجلس۔ حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق سکرٹری۔ قاری رحیم بخش صاحب ممبر موجودہ سکرٹری۔ خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال وغیرہ معزز ممبران سے دریافت ہو سکتا ہے کہ مدرسہ مذکور میرے آنے سے پہلے ہی مولوی عبدالرحمن مرحوم کے زمانے سے شیخ خدا بخش صاحب جج مرحوم کے مکان میں تھا۔ یا مسجد میں تھا۔ اگرچہ ترقی کی نیت سے مسجد سے باہر نکالنا بھی کوئی جرم نہیں مگر چونکہ واقع کے خلاف ہے اسلئے محض کذب ہے۔ اگر ممبران کا زبانی بیان معتبر نہ سمجھا جائے تو مدرسہ کی قبض الوصول سے بھی تسلی ہو سکتی ہے کہ کس سنہ میں مدرسہ کے لئے مکان لیا گیا اور کس سنہ میں میں مدرس ہو کر آیا تھا۔ افسوس ہے ان لوگوں کے اخلاق کیسے گرے ہوئے ہیں کہ ضد اور نفسانیت میں جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ اسی قسم کے بیہودہ افترایات ہمیشہ مخالفوں کی طرف سے لگا کرتے ہیں۔ ایک زمانہ امرتسر میں ایک انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی تھی جب وہ قائم نہ رہی تو بدگوؤں نے ہمارے دوست شیخ عبدالعزیز بوٹ فروش سکرٹری انجمن کے نام تمام بدنامی تھوپ دی بلکہ روپیہ کے غبن کا الزام بھی انہی پر لگا دیا۔ بدگوؤں کی ہمیشہ یہی عادت ہے۔

دوسرا بہتان بھی محض دروغ بے فروغ ہے اسکا ثبوت بھی انہی لوگوں سے مل سکتا ہے جو انجمن تائید الاسلام کے معزز عہدہ دار یا ممبر تھے کہ میں نے کب اور کیونکر خلیفہ کو مدرسہ سے بے تعلق کرایا تھا۔

اہل فقہ کے حامیو! کیا جھوٹ بولنے سے ہی فقہ کی ترقی ہو سکتی ہے ایسی ترقی تم ہی کو مبارک۔

بھی فرضی یا مستور نامہ نگار بار بار خواہش کرتا ہے کہ میں اپنے ذاتی عیوب اہلحدیث میں شائع کرنیکا وعدہ کروں اسلئے میں اسے اطلاع دیتا ہوں کہ گو میری حالت ایسی ہے کہ ع بہتر آنم کہ خواہی گفت آنی۔ تاہم میں انکو اجازت دیتا ہوں کہ وہ تمام میرے عیوب لکھکر میرے پاس لے آوے۔ اگر وہ اسی قسم کے ہوئے جنکا نمونہ اوپر مذکور ہے تو انکی تسلی کر دی جاویگی اور اگر واقعی ہوئے تو میں انکو مع معذرت شائع کر دونگا۔

[1] اگر واقعی کوئی ابوالحسن ہے تو اڈیٹر اہل فقہ کو چاہئے کہ انکی سکونتی محلہ مع پیشہ کے لکھو جبتک وہ ایسا نہ کریگا ہم سمجھینگے کہ نہ کوئی ابوالحسن ہے نہ ابن الحسن بلکہ یہ وہی ابوزید سروجی ہے جو حریری کے ہر ایک مقام پر مختلف رنگوں میں نظر آتا ہے۔ (اڈیٹر)

کانگرس اور کانفرنس

بڑے دن کی تعطیلوں میں یہ دو بھاری جلسے ہوتے ہیں۔ ان دونوں جلسوں کی غرض و غایت الگ ہے پہلا جلسہ ہندوؤں کا ہے جو ملکی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں دوسرا جلسہ مسلمانوں کا ہے جو مسلمانوں میں تعلیمی ترقی میں ساعی ہیں۔ ہندوؤں کے جلسہ میں ابکی دفعہ ایسی ایسی نالائق اور ناقابل بیان حرکتیں ہوئی ہیں کہ دیکھنے اور سننے شرم آتی ہے۔ معزز ممبران نے باہمی جوتہ پیزار تک نوبت پہنچائی۔ اور خوب گرماگرمی سے دونوں روز لڑائی ہوتی رہی۔ بیچارے فرشتہ سیرت مسٹر گوکھلے کی بھی کچھ [illegible]۔ کیا یہی لوگ ہیں جو مسلمانوں کو اپنی چال پر چلانا چاہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں آئندہ کو کانگرس کمیٹی جہاں اور تجاویز پیش کرنے کے لئے پاس کرے ایک یہ تجویز بھی ان میں ضرور داخل کیا کرے اور ہمیشہ اسکو مقدم سمجھا کرے کہ کانگرس کے پنڈال میں وہی آئے جو کسی معتبر ڈاکٹر سے صحت دماغ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہو۔ افسوس

کون ہمسر ہو سکے جب خضر [illegible] لگا

قادیانی معجزہ

الحکم قادیان بڑی فخر سے مرزا صاحب کا معجزہ لکھتا ہے کہ آریہ کانفرنس کے لئے جو مضمون مرزا صاحب نے تیار کیا۔ وہ تین روز میں تحریر ہو کر چھپ بھی گیا۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ مگر ناظرین افسوس سے سنینگے کہ وہ مضمون آجتک بھی شائع نہیں ہوا بہ مقابلہ اس خاکسار کا مضمون القرآن العظیم تمام ملک میں پہنچ گیا ہے۔ کیا یہ کم معجزہ ہے؟ تو پھر کس کا ہے؟ اسی قرآن لانیوالے

دفداہ روحی) کا صلوات اللہ علیہ وسلامہ ✤

مولوی ولی محمد صاحب جالندہری

دل کی دل ہی میں ہی بات نہوئی پائی ✤ حیف صد حیف ملاقات نہوئی پائی

تمام ہندوستان پنجاب کے لوگ جانتے ہونگے کہ مولوی صاحب جالندہری کو اہلحدیث کے حال پر کیسی کیسی عنایات ہیں کہیں ہی جائیں۔ آپ ان بیچارے اہلحدیثوں کو ہی کوسنے دیتے ہیں آپ اخیر دسمبر کو فیروزپور کے علاقہ میں بہی آئے تو اپنی عادت کے مطابق انہی لوگوں کو کوسنا شروع کیا۔ آخر کار اسکا علاج یہ سوچا گیا کہ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل (شیر پنجاب) کو تکلیف دی جائے۔ غرض مولانا صاحب ۳۱ دسمبر کو فیروزپور پہونچے تو معلوم ہوا کہ مولوی ولی محمد صاحب ایک میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں ہیں۔ آخر معززین کے مشورہ سے ایک خط مولانا صاحب نے اور ایک خط جناب مرزا ناصر علی صاحب وکیل فیروزپور نے مولوی ولی محمد صاحب کو لکھا جو بجنسہ نیچے لکھے جاتے ہیں۔ وکیل صاحب کا خط یہ ہے:۔

"مکرم و معظم بندہ جناب مولانا زاد الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہاں فیروزپور میں عام اشتیاق ہے کہ جناب یہاں تشریف لائیں اور مسلمانان فیروزپور کو اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیں۔ اگر آپ تشریف لائیں تو ملتجی ہوں کہ ایام قیام فیروزپور میں جناب اس خاکسار کی مہمانی قبول فرماکر

والسلام۔　　العبد　ناصر علی وکیل شہر فیروزپور"

مولوی ولی محمد صاحب کی طرف سے اسکا جواب آیا کہ:۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آج ضرورتاً جالندہر جاؤنگا۔

الراقم مفتی ولی محمد"

مولانا ابوالوفا صاحب کا خط یہ ہے:۔

"بخدمت جناب مولوی ولی محمد صاحب جالندہری۔

سلام مسنون الاسلام کے بعد واضح ہو کہ میں جناب کی بشارت کا بہت مشتاق ہوں جالندہر میں دو دفعہ حاضر ہوا تھا۔ مگر افسوس کامیابی نہوئی۔ اب میں فیروزپور آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر حاضر ہوا ہوں پس آپ فرمائیں کہ آپ فیروزپور شہر میں تشریف لاتے ہیں یا میں ہی دیہات میں حاضر ہو جاؤں؟

ترجیح ہے کہ آپ مسائل متنازعہ کا تصفیہ ضرور فرماوینگے۔ اس سے عمدہ موقع پھر فایدہ نہ مل سکے۔ والسلام

آپکا دیرینہ مشتاق ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (مولوی فاضل)

از فیروزپور　　　یکم جنوری ۱۹۰۸ء"

وکیل صاحب کو تو مختصر سا جواب دیا کہ میں ضرورتاً جالندہر جاتا ہوں۔ مولانا صاحب کے جواب میں لکھا کہ:۔

"وعلیکم السلام۔ اگر پہلے آپ موضع کٹورہ کے جلسہ میں تشریف لاتے تو آپکی آرزو پوری ہو جاتی ایک موضع کالووالہ کے باشندگان نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ضرور مولوی ثناء اللہ کو لاوینگے۔ دل میں افسوس ہی رہا۔ اب بہتر ہے کہ آپ جالندہر تشریف لاویں یا میں امرتسر میں آجاؤں فقط

رقیمہ فقیر ولی محمد"

یہ خط لیکر حاجی نور محمد صاحب قاصد نے پوچھا کہ آپ کس وقت جائینگے بولے شام کو حاجی صاحب نے کہا ہم اس وقت مولوی صاحب کو لے آویں مولوی ولی محمد صاحب نے کہا ہم نے سب کچھ لکھ دیا۔ یہ رقعہ جب شہر میں مولانا تک پہونچا کو ملا تو آپ گاؤں میں ہی چلنے کیلئے طیار ہوگئے۔ طیاری کر رہے تھے کہ تین آدمی اسی گاؤں سے آپہونچے کہ ہم تو ابھی مولوی ولی محمد صاحب کو انجن کی گاڑی میں سوار کرکے آئے ہیں۔ لو جی سے بس ہو چکی ناز معشوق اٹھائیے۔

فوراً یہ خبر تمام شہر میں مشہور ہوگئی لوگ جان گئے کہ مثل دیکھکر ناچ بھول جاتی ہے۔ دانا جان گئے کہ مولوی ولی محمد صاحب مولانا فاضل امرتسری سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے کوئی لنگڑی لومڑی شیر سے ڈرتی ہے۔ افسوس اہالی فیروزپور اور اطراف والوں کا شوق پورا نہوا۔ معلوم نہیں کونسی ضرورت مولوی ولی محمد صاحب کو ایسی پیش آگئی جس کی وجہ سے ایک دم بھر بھی آپکو رہنا مشکل ہوگیا۔ حالانکہ آپ موضع کٹورہ میں عورات کو بیعت کرنے سے بہت کچھ کما ہی چکے تھی۔ افسوس افسوس!! افسوس!!!

الراقم اللہ بخش واعظ فیروزپوری

اڈیٹر: میں منتظر ہوں کہ حسب وعدہ جناب مولوی ولی محمد صاحب کب امرتسر تشریف لاتے ہیں۔ گو امرتسر میں مولوی صاحب کا ایک دفعہ وعظ بند ہو چکا ہے لیکن مباحثہ اور تصفیہ مسائل متنازعہ کے لئے آنا بند نہیں۔ میں دو

ﻟﮧ یہاں پر ’’ایک‘‘ کا لفظ لکھکر مولوی صاحب جالندہری نے ثابت کر دیا کہ گو آپ تقریر ہمیشہ اردو میں کرتے ہیں مگر اردو جانتے نہیں ایک کا لفظ نکرہ ہے یہ وہاں بولا جاتا ہے جہاں اسکا موصوف بہی نکرہ ہو یہاں تو موضع کالووالہ معرفہ ہے پھر نہیں معلوم

دفعہ جالندھر ہو آیا ہوں اس لئے ابھی اب آپ کا فرض ہے کہ امرتسر میں آئیں
میں تمام احباب اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب جالندھری
جس علاقہ میں جائیں۔ اگر وہ مسلمانوں کو انکی مذہبی ضرورتوں کے مطابق وعظ و
نصیحت اور اصلاح کریں تو بڑی خوشی سے سنیں اور اگر اپنی عادت کے
مطابق مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کی تقریریں کریں تو اُن سے مباحثہ کا معاہدہ
تحریری کرکے فوراً مجھے اطلاع دیں۔ مولویصاحب یہی حسن رکھیں سے

انا مغرق الوادی اذا ما زجرت ✦ واذا نطقت فاننی الجوزاء

(ابو الوفاء)

مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

(از نامہ نگار)

صاحبو! اگرچہ میں (طالب العلم) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد ہوں اور مجھکو آپ کی تقلید پر بہت بڑا ناز اور فخر بھی ہے۔ لیکن [illegible] مقلد اور پیشوا
اس کے یہ معنے نہیں کہ جب میں اُن کا مقلد [illegible]
ہوں تو اس لئے جو کچھ ہماری آنکھ رہی ہیں تو ا[illegible]
دین اور علماء شرع متین سب ذلیل و خوار رہا [illegible]
پیاری آنکھوں سے اپنے امام کو دیکھتا ہوں انہیں آنکھوں سے امام بخاری
اور ممدوح شہید کو بھی دیکھتا ہوں مومن کی یہی شان ہے اور ایمان کامل کی
یہی علامت ہے۔

ہاں متقدم یا متوخر کی حیثیت سے یا مجتہد غیر مجتہد یا محدث غیر محدث کے
اعتبار سے اُن کے باہم جو فضیلت ہو یہ اور شئے ہے لیکن نفس بندگی اور اللہ
تعالٰے کے نیک بندے ہونے کی جہت سے انہیں کوئی فرق نہیں جیسے ہمارے
امام ابوحنیفہ کوفی ویسے علامہ شہید اور امام بخاری۔ پس مولانا شہید علیہ الرحمۃ
کے ساتھ جو گستاخی اور بے ادبی اور اُن کی اہانت اور مذمت میں کلمات بیہودہ
اور ناشائستہ زبان پر لاتے ہیں۔ یہ اُن کے ضعف ایمان کا باعث ہے۔

ایمان کی بات یہ ہے کہ آپ اللہ تعالٰی کے مقبول اور برگزیدہ بندوں میں
بہت بڑے حامی دین و سنت و ماحی شرک و بدعت گذرے ہیں آپکی پیاری
زندگی جیسی سنت اور توحید کی حمایت میں کمربستہ رہی انکی صداقت تو
آپکی سوانح عمری ان کے ناظرین پر آفتاب و ماہتاب کی طرح آسمان پر روشن

ہے۔ آپنے دین محمدیہ کے اجراء میں جو جو آفتیں جو جو تکلیفیں اُٹھائی ہیں شاید ہی
صحابہ رسول اللہ کے بعد آنجناب کی امت کے کسی فرد میں یہ جرأت اور یہ
بابت ظہور میں آئی ہو۔ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ یہ بات آنحضرت کی امت
کے کسی فرد میں پائی جاتی تو کیونکر اور کس طرح؟ یہ تو مشیت خداوندی تھی کہ وہ
رتبہ اور جلال جن جن نیک عملوں اور جن جن پاک کوششوں کی بدولت اجلّہ
صحابہ نے پائے اور جس جس وجہ سے نیک نام انکا جس پاک لقب سے ہمیشہ ہمیشہ
زبانزد خلائق رہا اس سے پیارے شہید بھی سرفراز و ممتاز ہوں۔

لیکن افسوس آج کل کے ہمارے وہ حنفی جنہوں نے اپنی حنفیت کی خاص پہچان
اور شناخت یہ رکھی ہے کہ مزاروں پر جاکر سجدہ اور صاحب مزار کو متصرف
فی العالم سمجھکر اُن ہی سے طلب حاجت و مراد کیا کرے اور سالہا سال نذرات
اور مولود انور کی مجلس ترتیب دیا کرے اور حضرت علی کو مشکلکشا اور حضور
انور صلعم کو عالم الغیب سمجھا کرے خلاصہ یہ ہے کہ جو توحید کی گردن نہایت بے
رحمی و بے دردی سے اُتار کر بجائے ایک معبود کے کئی معبود ٹھیرائے بس
وہی حنفی ہے۔ یہ علامہ شہید کی کس بیباکی سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں اور
ان میں استعمال کرتے ہیں جسکو سنکر دل [illegible]
[illegible] ق ہیں لیکن جب اپنے اگلے پیشواؤں اور
بزرگوں کی مصیبتوں کو جو تصور کرتا ہوں تو طبیعت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور صبر کرنے
پر مجبور کرتی ہے۔

یہ تو کوئی نئی بات نہیں کہ پیارے شہید ہی کے ساتھ ایسا نیا معاملہ ظہور
میں آیا ہو کہ لوگ انکی طرح طرح سے تحقیر اور تنقیص کرتے ہیں۔ اور مجرمکی بسکہ
کلمات سے خطاب ہوا نہیں یاد کرتے ہیں بلکہ جتنے سلف صالحین اور بزرگان
دین گذرے ہیں سبھوں نے نفس و خواہش پرستوں کی زبان درازی ناپاک
سے جسکو جتنا بہر مشیت نے مقرر کیا تھا مصیبت اُٹھاتے اور ایذا اور دکھ پاتے
رہے دیکھو ہمارے پیشوا امام اعظم حضرتنا وسیدنا ومقتدانا امام اعظم رحمہ اللہ کے
متعلق تذکرۃ الحفاظ میں واقعہ مذکور ہے وارید ابو حنیفۃ علی تولیۃ القضاء
وضرب علی راسہ ضربا شدیدا ایام مروان فلم یل وما اطلق قال
وکان غفر اللہ لی اشد من الضرب علی وکان احمد بن حنبل اذا ذکر بکی
یعنی مروان کمبخت کے زمانہ میں امام عالیمقام عہدہ قضا کے قبول کرنے پر
مجبور کئے گئے اور آپکے سر پر ضرب شدید لگائی گئی لیکن امام صاحب نے عہدہ

ahmadimuslim.de

آمین بالجہر

(از نامہ نگار)

معزز ناظرین! عرصہ ہوا اہلفقہ میں شجرہ تامین بالسر کے پرچے تقسیم ہوئے تھے جسمیں ثبوت آمین بالسر کا صرف اقوال و اعمال صحابہ و خلفاء راشدین سے دیا گیا تھا جس کی تردید خاکسار نے اہلحدیث نمبر ۳۹ جلد ۴ میں کی تھی - جسمیں اپنے مضمون آمین بالجہر در تردید شجرہ تامین بالسر میں آٹھ احادیث پیش کئے تھے ایک ترمذی کی تین ابوداؤد کی اور تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی - اس مضمون کو اہل فقہ کے بیچارے ایڈیٹر نے دیکھکر صاحب شجرہ کو اس امر کی ترغیب دی کہ ہمارے مضمون کا جواب انکو اب دینا چاہئے تو یہ تھا کہ ایڈیٹر بھی کچھ ہمارے مضمون پر سلسلہ کرتا تردید کی طرف متوجہ ہوتا مگر بیچارے کو آڑے گیا جو جواب دی - خیر اس کی رائے و مشورہ کے موافق صاحب شجرہ نے پرچہ اہلفقہ یکم شوال المکرم میں ہمارے مضمون کی طرف توجہ کی ہے اور تردید کی بہت کچھ کوشش کی مگر ابھی آپ حضرات بشرط انصاف ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ کیا تردید اسی کا نام ہے اور انکی جرح کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ کیا جرح اسی کو کہتے ہیں جناب چند نمبروں میں اور کچھ - قال اقول میں فرماتے ہیں جو قابل غور و فکر ہے ان کی علمیت اور لیاقت کا اندازہ کرنے کی غرض سے بعنوان الفضل عبارات کو نقل کرتے چلتے ہیں ملاحظہ فرمائیں - لکھتے ہیں :-

"(۱) مجتہد العصر حیدرآبادی نے آمین بالجہر کے اثبات کے لئے آٹھ روایتیں پیش کی ہیں - ایک ترمذی کی تین ابوداؤد کی تین ابن ماجہ کی اور ایک روایت بخاری کی جو فعل صحابی ہے حدیث مرفوع نہیں ہے مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ امنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات محض خیال ہوس" (اہلفقہ) ھذا قولہ

اقول - (۱) ناظرین! غور سے ملاحظہ فرمائیں - صاحب شجرہ جسکا نام فتح محمد خان حنفی اور چشتی ہے (حنفی کے بعد (اور) کا لفظ اسواسطے میں نے لکھا ہے کہ جناب صرف امام ابوحنیفہ کے مقلد نہیں بلکہ خواجہ معین الدین چشتی کے بھی مقلد ہیں - ماورائے تقلید) جناب پہلے تو اسی فقرہ میں یہ اقرار کر چکے ہیں کہ میں نے آٹھ روایتیں آٹھ احادیث آمین بالجہر میں نقل کیں ہیں پھر باوجود اس اقرار کے آگے تحریر یوں لکھتے ہیں مگر کسی روایت سے آمین بالجہر کا ثبوت نہیں ہوتا - جناب من اتنی لغزش اور اتنی زلہ - اس بات کے پہلے مقر ہو کر کہ آٹھ روایت سے ثبوت دیا گیا ہے پھر یہ کہنا کہ کسی روایت سے ثابت نہیں آپ کے فہم و ادراک آپکو عقل رسا میں پڑا ہے اور پھر آپ کی یہ بیجا شکایت کہ امنوا یا قال وقولوا سے آمین بالجہر کا اثبات لغو ہے یہ بھی آپ کی علمیت لیاقت کا ایسا بین ثبوت دے رہا ہے جس سے مدرسہ کے چھوٹے چھوٹے طلباء کافیہ - صرف میر - سلم الادب پڑھنے والے واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ چھوٹے چھوٹے طلبا جان سکتے ہیں کہ آمِنُوْا کیا ہے آمِنُوْا کونسا صیغہ ہے آمِنُوْا کا مادہ کیا ہے آمِنُوْا کے معنے کیا ہیں اور احادیث میں اس طرح آتا ہے اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین جسکا ترجمہ ہوتا ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم لوگ کہو آمین گو اس میں جہر کا لفظ نہیں ہے مگر اس کو واضح کرنے والے دوسرے کھلے احادیث ایک ہی کتاب میں یکے بعد دیگرے موجود ہیں جیسے ما حسدتکم الیہود والی حدیث وغیرہ اس تطبیق کا خیال اہلحدیث کو جو طریقہ محدثین قدیم سے ہے اور تم لوگ لکیر کے فقیر ہو - تطبیق سے کافی طور پر آمین بالجہر کا ثبوت ملتا ہے جس سے ہمارے کم سن ذی فہم سلم الادب - کافیہ پڑھنے والے سمجھ سکتے ہیں پھر اتنی آپکو صرف و نحو ہونا از غنیمت کیسی پھر اسپر خدا کی شان آپ آئے ہیں اہلحدیث سے مقابلہ کرنے جو سخت مشکل ہے جناب عالی مقابلہ پر آتے ہوئے کسی مدرسہ میں حاصل کیجئے ابھی کافیہ شافیہ سلم الادب میں کسی طالب علم کی شاگردی اختیار کیجئے اس کے بعد ہم سے مقابلہ پر کمربستہ ہوجئے کیونکہ ابھی آپ امنوا وغیرہ کے معنے سمجھ نہیں سکتے ہیں بلکہ تقلیدی طور پر صرف اقوالات پر اڑے ہیں - صرف و نحو کے خلاف میں بھی آپ جمے ہوئے رہتے ہیں - اس کے بعد پھر آپ آگے فرماتے ہیں بخاری کی روایت حدیث نبوی نہیں ہے (یعنی امن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجۃ) خود مجتہد العصر لکھ چکے ہیں فعل صحابہ حجت نہیں پس سب دلیلیں ناکافی ہیں - انتہی -

ناظرین! غور فرمائیے شجرہ تامین بالسر ثبوت آمین بالسر کا فعل خلفاء راشدین عمر، علی - عثمان و ابن عمر - عبداللہ ابن مسعود سے دیا تھا جس سے صاف یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدار آمین بالسر کا صرف صحابہ ہی کے اعمال افعال پر ہے - اس بناء پر تردید میں میں نے حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصولی قول جو اہلحدیث مذہب سے تعلق رکھتا ہے نقل کیا تھا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ فعل صحابہ تابعین وغیرہ حدیث کے ہوتے حجت نہیں لہذا صاحب شجرہ کے تمام پیش کردہ اقوالات صحابہ بعض ناکافی ہیں عربی عبارت یہ ہے واختلفوا ھل یکون حجۃ علی من بعد الصحابۃ من التابعین ومن بعدھم علی اقوال احدھا انہ لیس بحجۃ مطلقا والیہ ذھب الجمھور - (باقی آئندہ)

* کیا گالیاں سننا چاہتے ہو؟ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اہلحدیث مذہب کی قدامت

گزشتہ سے پیوستہ

اب مجیب صاحب یہ ثابت کریں کہ کیا اصحاب اقوال الرجال کے

پابند تھے۔ اور کیا کوئی ان میں بھی بوبکری۔ فاروقی۔ صدیقی۔ تھا یا صرف وہ کلام رسول کے شیدا تھے۔ جب اوس زمانہ میں کسی کو بوبکری یا صدیقی ثابت نہیں کر سکتے یا اقوال الرجال کے ان کو پابند بتا نہیں سکتے تو بس ان کو مقلد بھی نہیں کہہ سکتے۔ اب دو باتیں ہیں یا تو ہمارے زمانہ کے موافق اور ہمارے زمانہ کی اصطلاح کے مطابق صحابہ کو۔ اہلحدیث کہئے۔ یا صحابہ کو مقلد ان دو باتوں پر غور کرنے سے اور سوچنے سے اور صحابہ کے طریقہ عمل پر گہری نظر ڈالنے سے کیا کوئی منصف یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ چونکہ صحابہ بصرف حدیث کے عامل تھے اس لئے وہ اہلحدیث تھے۔ اور اس خیال کو بالکل مردود محض بیکار نہیں بتا سکتا کہ صحابہ مقلد تھے۔ کیونکہ اوس زمانہ میں تقلید ہی کہاں تھی جس سے مجیب صاحب کو بھی انکار ہے چنانچہ اپنے مضمون میں ایک جگہ تحریر کرتے ہیں کہ دو صدیوں کے بعد

[illegible]

سے نظر ڈالتے ہیں اور یہ خیال کرتے آتے ہیں کہ کونسا فرقہ اس اصول صحابہ کا پابند ہے اس ہماری ہر گہری نظر پر جس فرقہ کو اس اصول کا پابند پاتے ہیں اس فرقہ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ اور جس فرقہ میں ہم اس اصول صحابہ کو نہیں پاتے ... دیکھتے ہیں تو ان کو مقلدین سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس اصول صحابہ پر ہر زمانہ میں نظر ڈالتے اگر جب ہمارے زمانہ بھی غور کرتے ہیں تو اوسی اصول صحابہ کے عامل اہلحدیث فی زمانہ کو پاتے ہیں یعنی اصول مذہب اہلحدیث کا یہی ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ۔ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جیساکہ اخبار اہلحدیث کے سرورق پر ہمیشہ لکھا ہوتا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

؎ تمسک بحبل اللہ واتبع الهدىٰ ۔ ولا تک بدعیا لعلک تفلح

اور اب اصول صحابہ یعنی قرآن اور صرف حدیث کے عامل ہونیکو مقلدہ میں چسپاں کرتے ہیں تو بالکل اس اصول صحابہ سے منکر پاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ حدیث کے ایسے دشمن ہیں کہ جانتے بوجھتے کہ یہ مسئلہ حدیث میں ہے چشم پوشی کرکے آئمہ کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں۔ کیا کوئی حنفی عالم۔ رفع الیدین کے احادیث کو صحاح میں۔ دیکھا ہوگا کیا کوئی حنفی

مولوی قرأۃ سورہ فاتحہ خلف الامام کے احادیث کو صحاح میں نہ پڑھا ہوگا۔ باوجود اس کے عمل نہ کرکے ان کو مانا تو کجا بالکل منکر ہو کر صاف ضعیف جھوٹی حدیث ثابت کرنے لگے ہیں۔ اعوذ باللہ۔ کیا یہ چال صحابہ کی ہے۔ جب یہ چال صحابہ کی نہیں اور مقلدہ صحابہ کے چال روش سے خارج ہیں بلکہ بدعتی روش کے پیرو ہیں تو پھر یہ کیسے اہلحدیث ہو سکتے ہیں۔ اور اہلحدیث فی زمانہ کا اصول یعنی صحابہ کا اصول ہے اگر ہم صحابہ کو بھی اہلحدیث کہیں کچھ بیجا نہیں وہ اصولاً و عملاً اہلحدیث ہی تھے۔ فافہم۔ ہمارے ناظرین ذرا ہماری یہ گہری بحث پر نظر ڈالیں اور غور کریں اور صحابہ کے اصول سے مقلدہ کا انکار تو ظاہر ہی ہے لیکن اب ہم مجیب صاحب کی عبارت مندرجہ اہل فقہ، ۱۰ رمضان المبارک سے ثابت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ معلوم ہوا ان تینوں زمانوں (یعنی صحابہ تابعین تبع تابعین) کے لوگ بہتر تھے اور ان کا اجماع حق تھا۔ اسی واسطے اس زمانہ میں لوگوں نے اس بات پر اجماع کر دیا کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں بلکہ ان پر واجب ہے کہ ائمہ اربعہ کے مذہب کی تقلید کریں۔ اس عبارت میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اجماع علی مذہب الاربعہ ان تینوں زمانوں صحابہ تابعین۔ تبع تابعین میں تھا۔ اور یہ اتفاق ہوا تھا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ شاباش یہ بھی چاہئے۔ ایسی ہی گہری سمجھ ... صحابہ تابعین۔ تبع تابعین کو بھی مقلد ... شخص نہیں کہہ سکتا۔ ذرا آپ کی عبارت پر غور کیجئے کہ اوس سے یہ ظاہر ہوتا ... نہیں کہ ازمنہ ثلثہ کا اجماع علی مذہب الاربعہ تھا۔ ... یہ صرف آپ کی علمی لیاقت آپ ... وہی اور دروغ بیانی۔ اور کیا ضرورت ہے ... کی چال اختیار کرو۔ تمہیں تو تقلید کی اندھی درکار ہے تمہیں تو تقلید ... تمہیں صحابہ سے تو کیا کام بلکہ سید المومنین والمسلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کام نہیں۔ میرے بھائی دوست تم نے احادیث میں فرقہ ناجی کا ذکر نہ دیکھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تہتر فرقہ میری امت میں ہونگے۔ بہتر دوزخی اور ایک فرقہ ناجی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ناجی ہے ان کا طریق عمل کیا ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ما انا علیہ واصحابی جس پر میں اور میرے اصحاب چلیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس اصول پر حضرت صحابہ کا خلاف ہو وہ ناجی نہیں۔ اب خوشی سے آپ فرقہ ناجی سے علیحدہ ہو جائیے اور کہئے کہ اجماع کو نہ مانو نے اس امر پر کیا کہ صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کریں۔ ایسا اجماع بھی اصولاً اجماع نہیں کہلاتا۔ اصولاً اجماع علی الحق اجماع ہے۔ اجماع علی الشر والقبیح اجماع نہیں ہوتا۔ یہ اجماع محققین کا نہیں بلکہ غیر محققین کا اجماع ہے اور صاف مجیب صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ انکا یعنی مقلدہ کا نیا جدید مذہب ہے کیونکہ صحابہ کے مذہب

ahmadimuslim.de

سے علیحدگی لیا ہوا ہے۔ فالحمدللہ۔ کہ ہم اچھی طرح ثابت کر چکے کہ تمہارے لوگوں کا جدید مذہب ہے۔ زمانہ سے یہ خیال دامنگیر تھا کہ تمہارے جدید مذہب پر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا جاتا۔ مگر اچھا موقع ہاتھ آیا۔ کہ خود حنفی صاحب اقرار کرتے ہیں کہ عوام صحابہ کے مذہب پر عمل نہ کرکے آئمہ کی تقلید پر متفق ہوئیں۔ کیا حنفی دوستو! بھتی لوگو۔ تم نے دیکھا کہ تمہارے مذہب کا کیا اصول ہے۔ پھر تم اسی پر ناز کرتے ہو اور اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہو کیا اب ہم تم کو منکر صحابہ منکر رسول اللہ کہہ سکتے ہیں سہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں   لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور پھر تقریر میں آگے مجیب صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ "تمام اہل اسلام آئمہ اربعہ کی تقلید پر قائم ہو گئے اس وقت میں بجز مذاہب اربعہ کے اہلحدیث کوئی نہ تھا" یہ بھی کذب بیانی اور سراسر افترا ہے جب کوئی اہلحدیث نہ تھا تو پھر مسلم شریف۔ نووی شرح مسلم۔ سفر السعادۃ مصنفہ صاحب قاموس وغیرہم میں اہلحدیث مذہب کا کیوں ذکر ہے۔ جس کی عبارات مضمون سابقہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ میں درج ہیں اور ایک آدھ کتاب میں اگر اہلحدیث مذہب کا ذکر نہ ہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ اہلحدیث مذہب کا وجود ہی نہ ہو۔ باوجود اس کے کہ ہم نے کتب معتبرہ قدیم سے اہلحدیث مذہب کا نام بتلا دیا ہے پھر اس پر آپ کی سمجھ پر سخت افسوس آتا ہے [illegible] سمجھ ہی [illegible] وہ سمجھے تو کیا سمجھے۔ اور ایک جگہ مجیب صاحب اہلحدیث مذہب کا کالعدم ثابت کرنے کی غرض سے یہ پیش کرتے ہیں کہ کعبہ میں چار مصلے ہیں "اگر مذہب اربعہ سوا اہلحدیث مذہب ہوتا تو ضرور کعبۃ اللہ میں اس مذہب کا مصلے قائم ہوتا"۔ اب ہم اسی بنا پر تقلیدی مذاہب کو جدید ثابت کرتے ہیں۔ سنو! اور مجیب صاحب ہمارے جاہل دوست اس کا جواب دیں کہ آئمہ اربعہ کے زمانہ قبل یا یوں کہئے ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر یا اس طرح کہئے صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کے زمانوں میں چار مصلے کعبۃ اللہ میں قائم تھے۔ یا چاروں اماموں نے اپنے علیحدہ علیحدہ مصلے قائم کئے تھے یا کسی صحابی نے اپنا علیحدہ مصلے قائم کیا تھا۔ یا اسلام میں تفرقہ یعنی کعبہ میں چار تفرقہ اس ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر میں تھے۔ مجیب صاحب کو تو اس کا جواب دینا لازم ہے امید ہے کہ وہ ہمارے اس سوال کا ضرور جواب دینگے۔ مگر کیا جواب دینگے کہنا ہی ہوگا کہ ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر میں چار مصلے قائم نہ تھے تو پھر ہمارا یہ سوال ہے کہ وہ سب لوگ کعبہ میں کہاں نماز پڑھتے تھے۔ کہنا پڑیگا بحکم قرآن کہ مقام ابراہیم کو مصلے گردانو مقام ابراہیم ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر کا مصلے تھا۔ اسی طرح چونکہ ہمارا مذہب جدید نہیں ہے قدیم مذہب ہے اسی لئے ہمارا مصلے وہی مقام ابراہیم ہے جیسا کہ ازمنہ ثلاثہ مشہود بالخیر کا تھا جب مذاہب اربعہ جدیدہ کا ظہور ہوا یہ جدید مصلے جن کو بدعت کے ساتھ بھی تعبیر کر سکتے ہیں کعبہ میں قائم کئے گئے۔ اس تفرقہ کو نہ کسی اہلحدیث کے فرد نے مناسب سمجھا نہ صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین کی روش کے خلاف چلنے کو پسند کیا۔ کیونکہ یہ تینوں زمانہ مشہود بالخیر ہیں۔ پھر کس بنا پر اہلحدیث اپنا مصلے قائم کرتے اور قرآنی حکم کے خلاف اور ازمنہ ثلٰثہ مشہود بالخیر کے خلاف میں ایک نئی بدعت تراشتے۔ صبح و شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے آپ ہی بدعتیوں کو مخالفت زیبا ہے۔

ناظرین غور کی جا ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مذاہب اربعہ جدید ہیں اور مذہب اہلحدیث قدیم۔ الحمدللہ کہ ہمارا مطلب حاصل ہوا۔ ایک جگہ مجیب صاحب غضب میں آتے ہیں اور تحریر کرتے ہیں کہ "اگر اہلحدیث سے مذہب مراد لیجائے تو یہ ضرور عوام کا آپ پر گمان ہوگا کہ فرقہ اہلحدیث منافق فرقہ ہے جو زبان سے اقرار قرآن کریم پر بھی ایمان لانیکا کرتا ہے اور اپنا مذہب اہلحدیث ہی بتاتا ہے۔ جس سے یہ صریح ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ اہلحدیث کا اپنے کو اہلحدیث محض کہلانا غرض یہی ہے کہ ہم حدیث ہی کو مانتے ہیں اسلئے وہ اہل قرآن نہیں"۔ والعجب عجیب بات ہے۔ جب اہلحدیث بننے سے منافق بنتا ہے اور اہل قرآن سے خارج ہوتا تو مذاہب اربعہ مثل حنفی وغیرہ پر بھی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ یہ گروہ مقلدہ اہلحدیث یعنی حدیث والوں حدیث کے عاملوں حدیث بیان کرنیوالوں حدیث کے قائلین سے خارج ہیں اور قرآن اہل قرآن سے بالکل علیحدہ۔ کیونکہ اطاعت رسول عین اطاعت خدا ہے پس جب یہ اہلحدیث ہوئے حدیث پر عمل کرنے سے منکر ہیں تو یہ ہو لازم آیا۔ کہ یہ لوگ اطاعت خدا سے منکر اور اس کے احکام قرآنی سے منکر اہل قرآن سے خارج ہیں اور فرقہ مرجیہ وغیرہ میں داخل ہیں جیسا کہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے حنفیہ کو فرقہ مرجیہ میں داخل کیا ہے۔ مہربان من۔ یہ نتیجہ آپ نے کہاں سے نکالا۔ کہ جو اہل حدیث ہے وہ اہل قرآن نہیں۔ اہلحدیث اور اہل قرآن میں نسبت مساوات کی ہے یعنی جو اہلحدیث ہے وہی اہل قرآن ہے اور جو اہل قرآن ہے وہی اہلحدیث۔ ظاہر ہے جب کوئی شخص کسی کے فرستادہ کو مانے تو کیا وہ بدرجہ اولی اس کے مرسل کو نہ مانیگا ضرور مانیگا۔ اسی طرح سے ہم رسول پاک کو خدا کے فضل وکرم سے ایسا مانتے ہیں کہ ذری بھی آپ کے ساتھ غیر کی شرکت بری لگتی ہے تو کیا ہم خدائے پاک کو جس نے رسول پاک کو بھیجا ہے ماننے میں کچھ تامل کرینگے ہرگز نہیں۔ مطلع صاف ہے کہ جب ہم حدیث کو مانتے ہیں تو قرآن کو بدرجہ

ahmadimuslim.de

اولی ما ینبغی ادعیہ کیسے نفاق ہوگا۔ ہاں مقلدہ کا نفاق تو اظہر من الشمس ہے وہ اس طرح کہ امت رسول اللہ کے ہونیکا تو دعوی ہے مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوالات کے قطع نظر دوسرے امتیوں کے اقوالات کو لینا اور عمل کرنا اس سے بڑھکر کیا نفاق ہے۔ جو منافقین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے زمانہ میں تھے اُن کی یہی حالت تھی۔ جب حضرت کے پاس آتے تھے تو آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاہدین کہتے تھے گویا حضرت پر ایمان لے آئے۔ حضرت کے احکام کے پابند ہوگئے پھر جب اپنے لوگوں کی طرف جاتے تھے تو اون کی گانے لگتے تھے یعنی اونہیں لوگوں کی روش اختیار کرلیتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی دعوے امت رسول اللہ ہونیکا کرے اور پھر وہ غیر کے احکام پہ چلے کیا اس سے بھی کیا اس گروہ سے بڑھکر بھی کوئی۔ . . . گروہ ہوگا۔ مثال ان مقلدہ کی ایسی ہے خود تو چور کو توال کو ڈانٹے۔ ناظمو ادیب صاحب آگے لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہی ہے کہ آئمہ اربعہ جو جامع احادیث ہیں اون کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا ہے لیکن خود اہلحدیث بن جانا نہایت ظلم کی بات ہے۔ دوسرا امام ابی حنیفہ جو اوستادوں کے اوستاد ہیں اون کو اہلحدیث نہ ماننا اور دوسرے بخاری مسلم وغیرہما کو اہلحدیث ماننا بھی بڑے ظلم کی بات ہے۔ اس کا جواب بھی سُن لیجیے آئمہ اربعہ کو کون اہلحدیث سے خارج کہتا ہے۔ آئمہ اربعہ بیشک اہلحدیث تھے۔ اون کا اصول بھی صحابہ کا اصول۔ تابعین۔ تبع تابعین کی چال تھی۔ کسی کی یہ لوگ تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ صرف قرآن و حدیث کے قائل تھے بلکہ مخالف حدیث کو زجر فرماتے ہیں اور بیشک تاکید کتاب اللہ اور کتاب الرسول کی کرتے ہیں اور تقلید سے منع فرماتے ہیں۔ ناظرین اقوال آئمہ اربعہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) امام زندویسی نے روضۃ العلماء میں نقل کیا ہے۔ انہ لعنی ابا حنیفۃ سئل اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فقیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ قال اترکوا قولی بقول الصحابۃ۔ خلاصہ ترجمہ۔ کسی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالے سے پوچھا کہ کیا کیا جائے جب آپکا قول مخالف بکتاب اللہ ہو۔ آپ نے فرمایا میرے قول کو چھوڑ دو۔ پھر پوچھا گیا کیا جائے جب آپکا قول حدیث کے مخالف ہو۔ آپ نے فرمایا ایسے وقت بھی میرے قول کو نہ مانو پھر سوال کیا کہ کیا کرنا چاہیئے جب آپکا قول صحابہ کے فرمان کے مخالف ہو آپ نے فرمایا چھوڑ دو میرے قول کو۔ ناظرین دیکھیں کہ یہ کتنا پیارا قول ہے پھر اسپر ہم اہلحدیث آپکو نہیں حاشا اللہ۔

(۲) یواقیت والجواہر میں ہے۔ وکان الامام مالک یقول ما من احد الا وماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ ترجمہ۔ امام مالک رحمہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اپنے قول سے ماخوذ ہوا اور وہ کلام اوسکا اسپر مردود ہو سوائے کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی قول غیر صحیح کو خراب کردیا چاہیئے

(۳) انہ لعنی الشافعی قال اذا بلغکم خبر صحیح یخالف مذہبی فاتبعواہ واعلموا انہ مذہبی۔ ترجمہ امام شافعی رحمہ نے فرمایا جب صحیح خبر یعنی صحیح حدیث کے خلاف میرا مذہب ہو تو صحیح حدیث کو میرا مذہب جانو اور صحیح حدیث کی پیروی کرو اور میرے مخالف مذہب کو چھوڑ دو (نہایہ)

(۴) یواقیت والجواہر میں ہے۔ کان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ۔ ترجمہ۔ امام احمد فرماتے تھے اللہ اور رسول کے کلام کے ساتھ کسی کو معارضہ نہیں اور کچھ کلام نہیں۔ اسلئے نہ تقلید میری کیجائے نہ امام مالک کی نہ اوزاعی کی نہ نخعی کی اور نہ کسی کی اور۔ کتاب و سنت کے احکام کو لیلے۔

محترم ناظرین غرض یہ کہ آئمہ ہرگز اہلحدیث سے خارج نہیں نہ ہم اُن کو اہلحدیث سے خارج کہنے کے مجاز ہوسکتے ہیں۔ رہے ان حضرات کے مقلدین یہ لوگ ان حضرات کی تقلید کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا اقوال کے کبھی پابند نہیں اور مقلدہ البتہ اہلحدیث سے خارج ہیں کیونکہ تقلید شخصی کرنا اور کسی ایک امام کا ہو رہنا کہ حدیث کا خلاف گو ہو پرواہ نہیں اور صحابہ کے چال پر عمل نہ کرنا اور نہ ان کی چال پر چلنے کے لیے تحریراً تقریراً کوشش کرنا (جیسا کہ مجیب صاحب لکھتے آئے ہیں) طریقہ اصحاب وطریقۂ تابعین وتبع تابعین ومذہب ائمہ اربعہ سے خارج ہے اسلئے مقلدہ خارج از اہلحدیث ہیں۔ آئمہ اربعہ نہ کسی کی تقلید کرتے تھے نہ کسی کو اپنی تقلید کا حکم دیا ہے نہ وہ خلاف احادیث چلتے خلاف روش اصحاب عمل کرنیکو پسند رکھتے تھے اسلئے وہ بیشک اہلحدیث ہیں۔ اگر کسے شتاب آید کا فر گردد۔ ہمارے پاس بڑی عظمت آئمہ اربعہ اور دیگر آئمہ شریعتین کی ہے عظمت وقدر اس کا نام نہیں کہ اونکی ایسی تقلید کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے بھی فراموش ہوجائیں۔ عظمت وقدر آئمہ کی یہی ہے اور آئمہ کی خوشی کا دارومدار اسی پر ہے کہ بندگان خدا خدا اور رسول کے سچے متبع ہوجائیں۔ اس تمہید سے تقریر پہ غور کرنے سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ مقلدہ علاوہ اہلحدیث سے خارج ہونے اور صحابہ تابعین تبع تابعین کے طریقہ عمل سے باہر ہونیکے آئمہ اربعہ کو طریقہ عمل آئمہ اربعہ کے بھی احکام سے باہر ہیں۔ بس بس فافہم وافہموا۔ (راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

ahmadimuslim.de

عربوں کے فوجی حالات

(ماخوذ از المشرق)

ذیل کا دلچسپ اور پرمایہ مضمون جناب مولوی ہدایت حسین صاحب نے انگلش کلکتہ کے مشہور اسلامی انگریزی میگزین (جرنل آف مسلم انسٹیٹیوٹ) میں شائع کرایا ہے (نمبر ۲ جلد ۳) اور ہمارے دوست مسٹر عبدالرحیم صاحب جہانگیر نگری نے اس کو مختصر کر کے اردو لباس پہنا کر المشرق کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مستفید کرنے کی کوشش کی ہے۔ خدا ان کی سعی کو بابرکت کرے۔ ایڈیٹر المشرق

زیٹ چیرر فیلیو سین مورگن لان ڈیچن گیسلچف جلد ہفتم (مطبوعہ لیپزک ۱۸۶۱ء) میں ڈاکٹر اسپرنگر کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان سے موجود ہے۔ فاضل محرر نے ۱۸۵۱ء کے حالات نہایت کوشش سے بہم پہنچائے ہیں اور ان عربوں کی تعداد قوت کی بھی جانچ کی ہے جو مسلح تھے۔ عمان۔ صنعا۔ تہامہ۔ حجاز۔ نجد۔ بحرین۔ عراق صحرا لفیعین اور حلب کے مختلف قبائل و عشائر کے کوائف اور ان کی جنگی قابلیت و استعداد کی اچھی تحقیق کی ہے۔ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں برٹش میوزیم میں ایک عربی قلمی کتاب (۱۲۵۵ھ ہجری) موجود ہے اسپر مسٹر جی انچ نے نوٹ لکھا ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب قبائل عرب کے موجودہ حالات کی تحقیق میں شیخ عبد العلام تیمی کی تصنیف ہے۔

عبد العلام نجد کے باشندے تھے جب عبد الوہاب نجدی کی ...
... ۱۸۱۲ء میں لڑائی ہوئی تھی اور اس موقع پر وہ موجود تھے۔ اس لئے ان کو اس تحقیق کے لئے نہایت عمدہ اور خاص موقع ملا۔ مندرجہ ذیل جدول میں صرف مسلح باشندوں کی تعداد دکھلائی گئی ہے۔ کاشتکار وغیرہ اس سے علیحدہ ہیں۔ ہم سہولت کے لئے ہر ایک جگہ کیلئے ایک جدول بنائینگے تاکہ بسہولت معلوم ہو سکے کہ کہاں کون اور کتنے لوگ مسلح رہتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۔ ڈاکٹر اسپرنگر بڑے مشہور شخص تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے طبی خدمات کیلئے ۱۸۴۳ء میں وہ کلکتہ میں آئے۔ محمڈن کالج دہلی کے پرنسپل بھی مقرر ہوئے۔ لکھنؤ کے ریذیڈنٹ کے نائب بھی رہے اور کلکتہ مدرسہ کے پرنسپل اور محمڈن کالج ہوگلی کے پرنسپل اور آخر میں گورنمنٹ عالیہ کے فارسی مترجم مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۵ء میں وہ ہندوستان سے چلے گئے اور برن کالج میں السنہ مشرقی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ سولہویں دسمبر ۱۸۹۳ء میں انہوں نے رحلت کی تقریباً چھبیس زبان میں مہارت رکھتے تھے۔

قبائل عمان کی جنگی قوت (۱)

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۱	حضرموت کے بنی تمیم	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۲	الکاسر		۱۵۰۰	صرف گھوڑے کثرت سے پالتے ہیں
۳	بنی سعد	۲۰۵	۱۰۰۰	یہ لوگ تیرانداز ہیں۔
۴	بنو جادہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۵	ادہم	۱۲۰۰	۱۵۰۰	
۶	السیارین	۸۰۰	۱۵۰۰	

قبائل صنعاء کی جنگی قوت (۲)

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۷	وادی حسین	۳۰۰۰	۵۰۰۰	تیرانداز
۸	وادی محمد	۲۰۰۰	۵۲۰۰	
۹	السلاطین	۳۰۰۰	۳۰۰۰	تیرانداز
۱۰	[illegible]			یہ پہاڑی لوگ ہیں۔
۱۱	[illegible]			

یہ صنعاء کے بڑے بڑے قبائل تھے ورنہ بہت سے چھوٹے چھوٹے جرگے نظر انداز کر دیئے گئے اور یہ سب امام محمود بن احمد کے ماتحت ہیں۔

قبائل تہامہ

یہ کل قبائل محمود بن محمد مسمار حسینی کے ماتحت ہیں۔

نمبر	قبیلہ	سوار	پیادے	کیفیت
۱۲	اودن	۲۰۰۰	۳۰۰۰	معتدل آب و ہوا کے رہنے والے ہیں
۱۳	الزرائق	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۱۴	النوادی	۵۰۰۰	۲۰۰۰	نجران میں رہتے ہیں۔
۱۵	وادی رشید	۲۰۰۰	۱۰۰۰	
۱۶	عبیدہ	۴۰۰۰	۳۰۰۰	ابن خیر مولا ان کے امام ہیں۔
۱۷	علم	۵۰۰	۲۰۰۰	
۱۸	اشیہ	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰	یہ لوگ بندوق سے مسلح ہیں نجدیوں نے ان کو ام قصر تک بھگا دیا اور یہ جلا وطن ہو گئے ان کے قامی نامی لیڈر کو احمد ترسون پاشا نے قید کر لیا تھا۔

ahmadimuslim.de

۱۹	قبائل عثمان عضینی اور سید شریف مسعود	۸۰۰۰	۲۵۰۰۰	تقریباً یہ دونوں قبیلے مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ شریف میں چلے آئے
۲۰	ابن الاثمار	۱۸۰۰	۳۰۰۰	
۲۱	بنو الاشرف	۲۰۰۰	۲۰۰۰	
۲۲	صنعان	۳۰۰۰	۱۰۰۰۰	
۲۳	حباب	۵۰۰	۵۰۰۰	ریگستان کی وجہ سے یہ لوگ بہت لا ابالی ہیں کسیقدر وحشت باقی ہے بہت کم [illegible]
۲۴	[illegible]	[illegible]	۱۰۰۰	
۲۵	[illegible]	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۲۶	ابن رمامان	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۲۷	عبیدان	۲۰۰۰	۲۵۰۰۰	[illegible]
۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۰	الکلب	۳۰۰۰	۱۰۰۰۰	ابن [illegible] ان کے امام ہیں۔
۳۱	بنی واہب	۳۰۰۰	۲۰۰۰۰	القواتی ان کے امام ہیں۔
۳۲	ابن [illegible] کی ذاتی فرع	۲۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۳۳	الفضا	۱۰۰۰	۵۰۰۰	سنبلان ان کے امام ہیں۔
۳۴	قحطان ابن الاثیم اور القدیرا و بنی جہیر	۷۰۰۰	۳۰۰۰۰	سوائے القدیر کے باقی قبائل امام کے ماتحت ہیں۔
۳۵	المخلف	۱۰۰۰	۵۰۰۰	بلحاظ معاشرت بہت سادگی سے بسر کرتے ہیں
۳۶	المہدی	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۳۷	بنو مروہ	۲۰۰	۲۰۰۰	
۳۸	معادیہ	۵۰۰	۳۰۰۰	
۳۹	آل ابو القرم	۱۵۰۰	۲۰۰۰	
۴۰	ناصرہ	۱۱۰	۱۰۰۰	یہ لوگ تلوار بندوق وغیرہ سے مسلح ہیں
۴۱	بنو امیہ	۵۰۰	۲۰۵۰	
۴۲	بنو دیاب	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۴۳	اشرف	۱۰۰۰	۵۰۰۰	ان کی کافی کاشت بہت ہوتی ہے

۴۴	الدواسیر	۱۰۰	۱۰۰۰۰	سلطان ربیع ان کے امام ہیں
۴۵	برہام	×	۱۰۰۰۰	بدر قوین ان کے امام ہیں
۴۶	بنو شداد		۵۰۰۰	
۴۷	بنو جنب	۵۰۰	۱۰۰۰۰	
۴۸	وادیہ	۲۰۰	۳۰۰۰	یہ لوگ سمندر کے ذریعہ تجارت کرتے ہیں
۴۹	بنو قریدہ	۵۰۰	۲۰۰۰	
۵۰	المرا	۱۰۰۰	۱۵۰۰۰	
۵۱	باشندگان سبا	تقریباً	۴۰۰۰	انکو قبائل کی تفصیلی کیفیت محمد ابراہیم نہیں جانتے تھے ورنہ امام کا نام معلوم تھا۔ ان کے امام عبدالحمید تھے۔
۵۲	باشندگان شرقا	تقریباً	۱۰۰۰۰	

قبائل حجاز

۵۳	[illegible]	۵۰۰	۲۰۰۰۰	
۵۴	عتبہ	۱۰۰	۱۰۰۰۰	
۵۵	[illegible]	۲۰۰	×	
۵۶	ابا قوم	۲۰	۷۰۰۰	
۵۷	ہدیل	×	۸۰۰۰	کوہی باشندے ہیں
۵۸	حرب	۱۰۰۰	۴۰۰۰۰	مدین اور خیبر کے درمیان رہتے ہیں
۵۹	بنو صلول	×	۳۰۰۰۰	
۶۰	بنو مخزم	۱۳۰	۱۰۰۰۰	
۶۱	بنی منتفق	۵۰۰	۶۰۰۰	
۶۲	حشید و باکل	۱۰۰۰	۸۰۰۰	
۶۳	اودان	۸۰۰	۲۵۰۰۰	
۶۴	زبید	۵۰۰	۳۰۰۰	
۶۵	سبابی	۸۰۰۰	۱۰۰۰۰	
۶۶	بنو سلام	۵۰۰	۸۰۰۰	
۶۷	بنو نساء		۹۰۰۰	
۶۸	بنو سعد		۵۰۰۰	
۶۹	شرارت	۴۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۷۰	سلیم ودواق	۲۰۰۰۰	۲۰۰	دو چھوٹے قبائل ہیں۔

[illegible]

۴۱	الرشیدین	۶۰۰	۲۰۰۰۰	
۴۲	بابی	۷۰۰۰	۳۰۰۰۰	
۴۳	وادی رشید	۷	۱۰۰۰۰	
۴۴	بنو مسعود	۳۰۰	۱۰۰۰۰	
۴۵	ول سلیمان	۷	۳۰۰۰	یہ لوگ خیبر میں رہتے ہیں
۴۶	السیدی وشلان	۷۰۰	۳۰۰۰	وادی خیبر میں رہتے ہیں

قبائل نجد

نجد بہت وسیع خطہ ہے۔ ۲۵ دن کے سفر میں اس کی مسافت سرحدی طے ہو سکتی ہے۔ اس کے مختلف حصے مختلف نام سے مشہور ہیں۔ مثلاً القریہ۔ القاسم۔ الوشم۔ جبل شمار۔ حقیبہ۔ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت بہت سے آباد شہر ہیں۔ مثلاً عریہ میں ذوآیہ۔ الرعاد۔ منفوحہ۔ الا بینہ وغیرہ مشہور اور بڑے بڑے شہر ہیں۔ اور پھر ان کے بعد بہت سے گاؤں ہیں جیسے خطہ بنی تمیم۔ الحارق۔ الدامہ وغیرہ۔ اسی طرح شمالی حصہ نجد کے مشہور تکڑہ وادی الدواسیر میں الافلاج مشہور جگہ ہے اور الوشم میں شقرہ۔ مرادہ۔ ثرمدہ۔ ذرمہ۔ القاصب مشہور شہر ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر نے صادق کے متعلق بیان کیا ہے کہ صادق کیطرح ریگستانی علاقہ دوسرا نہیں ہے۔ شقرہ اور ثادق بھی ریگستانی ہیں لیکن صادق سے کوئی نسبت نہیں۔ یہاں کے تودہ ہائے ریگ بڑے بڑے مینار کی طرح نظر آتے ہیں۔ محمد بن الہام مذکورہ بالا شخص دارعہ کے رہنے والے تھے۔

القاسم کے ماتحت الراس۔ عنیزہ۔ بریدہ۔ الخبیر۔ القنومہ۔ المذنب العیون مشہور شہر ہیں۔ نجد بلحاظ آب و ہوا سرسبزی و زرخیزی اور اپنے باشندوں کے جسمانی تاب و توانائی اور دماغی جرأت و دلی قوت اور مذہبی جوش اور بیجا تعصب کے اپنا نظیر آپ ہے۔ نجدیوں کے ہم عقیدہ خواہ وہ کسی قوم و قبیلہ سے تعلق رکھیں ان کے بھائی شمار ہوتے ہیں اور غیر مذہب کے لوگوں کو کتے سے بدتر سمجھتے ہیں۔ ان کی مہربانی اور محبت حاصل کرنے کے پہلے مختلف سوال اور عملی ذریعہ سے ان کی تشفی ہو جانی چاہیئے کہ آپ سنی اور ان کے ہم عقیدہ ہیں اور اگر آپ اس امتحان میں کامیاب ہوئے تو آپ کے لئے ان سے بڑھکر مہربان ملنا دشوار ہے۔ نجد کے لوگ انتہائی

زیادہ سنگدل ہیں۔ ڈاکٹر اسپرنجر لکھتے ہیں کہ ان سے اودھ کے شاہی خاندان کے مشہور ممبر پرنس اقبال الدولہ نے جو ۱۸۵۸ء میں بغداد میں تھے اور شیعہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے نجدیوں کی قید کی سختی بھی اٹھائی تھی وہ بیان کرتے تھے کہ "میں جہان اور جن کے یہاں قید تھا ایک روز ان کے بھائی آئے اور میری بیش قیمت تلوار جو میرے ساتھ تھی اسکو دیکھکر بہت پسند کیا اور مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے میں اس تلوار کو فروخت کیجئے گا۔ میں نے کہا کہ میں بیچونگا نہیں یوں آپ مختار ہیں۔ یہ سنکر وہ تلوار لیکر چلدیا تھوڑی دیر بعد خون آلودہ تلوار لئے ہوئے پہونچا۔ میں نے پوچھا کہ حضرت خیریت ہے۔ کہیں کوئی زخم تو نہیں آیا۔ اس نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ نہیں میں ننگی تلوار لیکر ذرا صحرا کی جانب گیا تھا۔ وہاں ایک عورت مویشی چرا رہی تھی میں نے اوس پر اس تلوار کا امتحان کیا واقعی تلوار عمدہ ہے۔"

نجد کے [illegible] باغات کے لئے بھی مشہور ہے مصریوں نے جب نجد کو فتح کیا تھا تو وہاں کے باشندے برسرفساد تھے انہوں نے کھجور کے بہت سے درخت کاٹ ڈالے اور اس طرح نجدی رام ہو گئے۔ الراس میں پچاس ہزار سے زیادہ درخت فوراً کاٹے گئے۔ سو سپاہیوں کی اجرت مقرر کر دی گئی تھی جس سے درخت کاٹنے میں مقابلہ ہونے لگا اور اوسطاً فی گھنٹہ آٹھ درخت کاٹے جانے لگے۔

(باقی آئندہ)

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ حسب معمول منشی کریم بخش صاحب پلٹن نمبر ۲۸ بنوں نے عنایت فرمایا۔ از فتوے فنڈ ۲ روپیہ از مدرسہ کرنول ۸ روپیہ از غلام مصطفیٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ ۸ روپیہ

بقایا سابقہ [illegible] کل میزان [illegible]

غریب فنڈ میں اطلاع کی گئی تھی کہ سائل اپنی گرہ سے بھی ہر سال دیا کریں! کم از کم سال بھر سے کسی ایک سائل کو خریدار بنائیں چنانچہ آج تک جنہوں نے اس پر عمل کیا انکو اخبار دیا گیا۔ سابق میں ایک اخبار مدرسہ باقیات الصالحات کرنول (مدراس) کے نام اور اس ہفتہ ایک اخبار بنام غلام مصطفیٰ موضع لوٹیاں والہ ضلع گوجرانوالہ جاری کیا گیا۔ باقی ۶

درخواست نمبر ۸۰۔ ابو محمد طالب علم مدرسہ [illegible] ضلع مونگیر۔

درخواست نمبر ۸۱۔ امام مسجد [illegible] بیگے کلاں ضلع امرتسر

درخواست نمبر ۸۲۔ میاں شمس الدین امام مسجد کوٹ سید محمود ضلع امرتسر

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۵۲ - زکوٰۃ جنسی کے بارہ میں کیا حکم ہے - نسبت زمین لاخراجی وخراجی وبٹائی کے یعنی لاخراجی زمین جسکا مالگذاری مالک کو نہیں دینا پڑتا ہے - اور خراجی زمین جسکی مالگذاری مالک کو دینا پڑتا ہے - آیا زکوٰۃ دسواں حصہ دیا جاوے یا کیا اور بٹائی جسکو نصف تقسیم کر دینا ہوتا ہے - اسکا کیسے زکوٰۃ دیا جاوے آیا دونوں حصہ کا زکوٰۃ دیا جائے یا خاص حصہ کا؟

(عبدالغنی موضع رجورا ڈاکخانہ بنڈول ضلع دربھنگہ)

ج نمبر ۵۲ - جس زمین کی مالگذاری واجب نہیں ہے اسکا دسواں حصہ دیوے بشرطیکہ آبپاشی نہری نہو اگر آبپاشی ہو تو بیسواں حصہ اور جسکی مالگذاری واجب ہے اسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبپاشی نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبپاشی نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے - زمیندار اور [illegible] دوسرا سوال آپکا [illegible] سمجھا گیا - مرکا تحنٹ ذوالعز غریب [illegible] -

س نمبر ۵۳ - مثلاً زید نے سنگھاڑے ۲ کے خرید کئے ان میں ایک سنگھاڑا قدرتی جڑا ہوا (فراموش) نکلا - زید نے اس کو نکال لیا اور اپنی بہنوئی خالد کے پاس گیا اور کہا کہ دیکھو تو کیا عجیب قسم کا سنگھاڑا ہے جب خالد نے اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دیکھو لگا - تو زید نے باواز قہقہہ لگا کر کہا کہ فراموش - فراموش لاؤ ہماری دو سو سنگھاڑے ورنہ میں تمہارا اسباب اٹھا لے جاؤنگا - بالآخر خالد نے بالعوض فراموش کے دو سوا کر دئے - پھر زید نے　　سب کو تقسیم کر دئے -

(خادم عبدالغیاث الہ آباد)

ج نمبر ۵۳ - معلوم ہوتا ہے کہ کسی برادری کا عرفی دستور ہے کوئی بیع نہیں کوئی سودا نہیں - سو اگر خالد اپنی خوشی سے فراموش کا بدلہ دیتا ہے تو بطور احسان کے ہے اسلئے اسکا کھانا کوئی حرام نہیں لیکن اسکو مجبور کرنا یا نہ دینے پر بدنام کرنا یا حقیر سمجھنا برا ہے -

س نمبر ۵۴ - تمباکو لانا - اٹھانا - رکھنا - خرید کرنا - خرید کروانا - ہاتھ میں لاکر بطور ضیافت مہمان کو دینا کیسا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۴ - تمباکو کا پینا اور کھانا میرے ناقص علم میں مکروہ ہے حدیث شریف میں ہے جو چیز دماغ میں فتور لائے اس سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے لہذا اسکا استعمال کرنا یا کرانا اچھا نہیں - واللہ اعلم

س نمبر ۵۵ - وظیفہ کی اصلیت و ثبوت قرآن وحدیث سے ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس قسم کا وظیفہ پڑھنا کیسا ہے مثلاً زید نے اپنے بھائی ذاکر سے کہا کہ تم میرے لئے وظیفہ پڑھو میرا فلاں کام ہو جائے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۵ - حدیثوں میں آتا ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کراتے بلکہ خود آنحضرت بھی صحابہ کو فرماتے کہ تم بھی میرے لئے دعا کرنا پس اگر کوئی شخص کسی بھائی سے دعا خیر کی درخواست کرے تو جائز ہے مگر وہ بھائی بھی جائز طور پر دعا کرے - بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ بعد نماز فرض - نفل یا تہجد یا وقت افطار روزہ یا بعد ختم تلاوت قرآن وغیرہ دعا کرے - مرکا تحنٹ ذوالعز غریب [illegible]

س نمبر ۵۶ - یہ کوئی حدیث آئی ہے کہ رسول اللہ نے ہماد کو کوئی امانت دی اور فرمایا کہ میری امانت اسکو دینا جو کہ میرا سراج امتی ہوگا -

(احقر العباد قائم الدین نقشہ نویس)

س نمبر ۵۷ - سو اگر یہ ٹھیک ہو تو سراج امتی کون ہے - اور یہ حدیث کیسی ہے (ایضاً)

س نمبر ۵۸ - حنفی جو یہ کہتے ہیں کہ آپکی پیشگوئی امام ابوحنیفہ صاحب کی بابت ہے اور وہ سراج امتی ہیں کیا یہ ٹھیک ہے - (ایضاً)

ج نمبر ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - سراج امتی والی حدیث موضوع (جھوٹی) ہے ملا علی قاری نے بھی اسکو موضوع کہا ہے - صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی مذمت یا مدح میں کوئی حدیث نہیں آئی -

س نمبر ۵۹ - وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ کے کیا معنے ہیں اور اس وسیلہ سے کیا مراد ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵۹ - الوسیلۃ کے معنے عربی لغات میں قرب کے ہیں پس آیت کا مطلب ہے کہ خدا کا قرب حاصل کرو چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی صاحب دہلوی نے آیت موصوفہ کا ترجمہ یوں کیا ہے بطلبید قرب بسوئے او -

س نمبر ۶۰ - اولی الامر سے کون لوگ مراد ہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۶۰ - اولالامر مرکب لفظ ہے الو اور امر - الو کے معنے والے کے اور امر کے معنے حکومت کے ہیں - بس ترجمہ یہی کہ حکومت والے یعنی اولیاء سلطنت یا حاکم وقت -

س نمبر ۶۱ - روحی فیض سے کیا مراد ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۱ - روحی فیض کوئی قرآن وحدیث کا لفظ تو نہیں ہے کہ اسکی تشریح

ahmadimuslim.de

بتلائی جائے جو لوگ ایسے لفظ بولتے ہیں وہی بتلادیں کیا مراد ہے انکا بتلانا اصول شریعت کے مطابق ہو تو خیر ورنہ غلط۔

س نمبر ۶۲ - یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کے کیا معنے ہیں یعنی یہ دوسرے آمنوا کے کیا معنے ہیں جبکہ پہلے ایمان والے مخاطب ہوچکی ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۶۲ - امر کا صیغہ کبھی تو انشاء فعل کے لئے آتا ہے جسکے معنے ہوتے ہیں کر اور کبھی استمرار کے لئے ہوتا ہے جسکا صحیح ترجمہ ہوتا ہے کرتا رہ - اردو میں تو ان دونوں معنے کیلئے دو لفظ الگ الگ ہیں مگر عربی فارسی میں ایک ہی ہے پس دوسرے امنوا کے معنے ہیں اے مسلمانو! ایمان پر مضبوط رہو۔ سورۃ فاتحہ میں اھدنا کا صیغہ بھی اسی قسم کا ہے یا ایہا النبی اتق اللہ میں بھی امر کا صیغہ انہی معنی میں ہے۔

س نمبر ۶۳ - یہ بھی کوئی حدیث ہے کہ جب کوئی شخص رسول اللہ کے روضہ پر جاکر کہتا ہے کہ صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ تو آپ اسکو جواب میں فرماتے ہیں وعلیکم السلام اے فلانے ابن فلانے کے بیٹے اے فلانے کے پوتے وغیرہ اگر یہ صحیح ہے تو پھر اگر یہ کہا جاوے کہ ولی اللہ بھی اسی طرح جواب دیتے ہیں تو کیا حرج ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۶۳ - اس مضمون کی حدیث میری نظر سے نہیں گذری جن کی نظر سے گذری ہو اُس سے دریافت کیا جائے کہ حدیث کس کتاب میں ہے - ورنہ اصل غریب نقلہ۔

س نمبر ۶۴ - ہندہ مرحومہ کے ورثے سے باقی رہے۔ دو بھتیجے دو بھتیجیاں مرحومہ کی زندگی میں تین بھتیجوں کا انتقال ہوگیا انکی اولاد ۵ لڑکیاں اور ۳ لڑکے ہیں کون محروم اور کون وارث؟ (خریدہ ۱۰۷)

ج نمبر ۶۴ - بھتیجے اور بھتیجیاں وارث ہونگی اور بھتیجوں کی اولاد محروم۔ تقسیم حسب ذیل ہے۔

ہندہ
میت ۶

بھتیجے ۲	بھتیجیاں ۲
۴	۲
۲ - ۲	۱ - ۱

بھتیجوں کو بھتیجیوں کی نسبت دگنا ملیگا۔ کل حصے ۶ کرکے مال تقسیم کیا جائیگا۔

س نمبر ۶۵ - ایک شخص تارک نماز و روزہ نے غیر کی منکوحہ عورت کو اپنی عورت بناکر اپنے گھر رکھا ہوا ہے۔ اوس کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ کس طرح ہونا چاہئے اور اوس کا ذبیحہ اور گوشت بناکر مثلاً قربانی کا گوشت چیر کر لوگوں پر تقسیم کرنا کیسا ہے اور اگر وہ خود اپنی قربانی کرے تو وہ گوشت مسلمانوں کو کھانا جائز ہے اور اگر وہ طائب ہوکر دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور تائب ہوکر کرے تو تائب کی کیا تعریف ہے۔ نماز روزہ کے بغیر بھی تائب ہو سکتا ہے۔ (صاحبدین امام مسجد چک ۳۹ آبادی سرگودہ)

ج نمبر ۶۵ - ایسے شخص کو برادری سے الگ کر دینا چاہئے حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی قوم میں بدکاروں کو نہ روکا جائیگا تو جہاز کی طرح ساری قوم تباہ ہوگی۔ لیکن ذبیحہ اوس کا حرام نہیں۔ قربانی بھی اگر کسب حلال سے ہے تو حلال ہے۔ زنا سے توبہ کریں تو نکاح جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے گویا اوس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ توبہ کی علامت باطنی تو یہ ہے کہ وہ دل میں نادم ہو مگر دل کا حال تو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے ظاہری علامت پر کفایت ہونی چاہئے۔ کہ وہ زبانی اقرار توبہ کریں۔

س نمبر ۶۶ - چوہڑہ اور عیسائی کا نکاح کرنا علما کو اور حقہ نوشی اور تولد پر اذان کا کہنا کیسا ہے اگر کوئی علما نکاح وغیرہ کری تو اوس کے حق میں شریعت کا کیا حکم ہے

ج نمبر ۶۶ - کسی کافر کا نکاح اسلامی طریق پر اگر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں الاسلام یعلو ولا یعلی علی ہذا القیاس جہاں تک ہو سکے رسوم اسلامیہ کی ترقی جسطرح ہو سکے بہتر ہے۔ مگر ایسے کام جو خاص مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں غیروں کو کرنے جائز نہیں مثلاً جنازہ پڑھنا وغیرہ

س نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے سری نماز ہونیکی کیا وجہ ہے اور پہلی دو رکعت فرض میں کیوں قرأت [illegible]

ج نمبر ۶۷ - ظہر اور عصر کے اخفاء قرأت کی حکمت کسی آیت یا حدیث میں تو نہیں آئی البتہ علما کا قیاس ہے کہ مشرکین کہ دن کو شور و غل کیا کرتے تھے اسلئے آہستہ پڑھنا اختیار ہوا پھر وہی بحال رہا۔

س نمبر ۶۸ - بعض صاحبان جو نہی رفع سبابہ کرتے ہیں تو درود اور دعا پر ذکر سلام پہیرنے تک انگلی برابر کہڑی رکھتے ہیں اور عام پر دیکھا گیا ہے کہ التحیات کے اخیر لفظ محمد پر نیچے رکھ دیتے ہیں صحیح سنت کسطرح ہے

ج نمبر ۶۸ - رفع سبابہ میں سنت یہ ہے کہ بیٹھتے ہی انگلی اٹھائے۔ الا پر خفیف سی حرکت دیکر بدستور باقی انگلیوں کو بند کرکے سبابہ کو اخیر تک الگ رکھے۔

س نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ یا اون کے گھر کا کھانا اور اون سے ملکر کھانا بموجب حکم شریعت کیسا ہے

ج نمبر ۶۹ - شیعہ کا ذبیحہ اور اونکی دعوت سب جائز ہے جبکہ یہود و نصاری کا ذبیحہ اور دعوت جائز ہے تو شیعہ کلمہ گو مسلمان ہیں گو بدعات میں منہمک ہیں۔

س نمبر ۷۰ - بیل یا سانڈ قربانی ہو سکتا ہے اور اگر ان کو نشان پنجابی یا کوئی مزید زخم پچھلے حصہ میں ہو تو اوس کی نسبت کیا حکم ہے۔

ج نمبر ۷۰ - بیل وغیرہ کی قربانی گاؤ کیلئے جائز ہے جس قسم کا زخم کہو۔ بجز [illegible] اسی قسم کا ان میں بھی مانع ہے یعنی سینگ کان وغیرہ نصف یا نصف سے زیادہ ٹوٹے ہوئے نہوں۔ آنکھ ضائع نہوئی ہو وغیرہ امر غریب فقہ میں ہو گیا۔

شادی بیوگان اور [illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

آئندہ ہفتہ کا اخبار اسی ہفتہ بھیجا جاتا ہے۔

افسوس مولوی رحمت علیشاہ صاحب جالندہری جو ایک پہلے بزرگ اور پکے موحد متبع سنت تھے اس ہفتہ انتقال کر گئے۔ استدعا ہے کہ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب ضرور پڑھیں۔ اللہم اغفرلہ

اہلحدیث کانفرنس نے ایک ٹریکٹ ہندی ناگری میں توحید و رسالت کا ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے شائع کیا ہے جو صاحب اس کی اشاعت ہندوؤں میں کر سکیں وہ منگالیں بے قیمت بلکہ ٹکٹ لگا کر بہت سے تقسیم ہو چکے ہیں۔

تمام پنجاب میں ہنوز بارش کی توقع ہی توقع ہے۔ لاہور کے ایک بڑے پنڈت نے جنتری میں لکھا تھا کہ ۱۰ جنوری کو بارش ہوگی وہ بھی غلط گئی سچ ہے کذب المنجمون ورب الکعبہ۔

[illegible]

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس دسمبر میں بمقام امرتسر منعقد ہوگا۔ (اہالی امرتسر کو لازم ہے کہ ابھی سے تیاریاں شروع کریں)

ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کی تحریک اور سرپرستی میں یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو رامپور میں ایک مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں دور دور کے نامی گرامی شعرا کو مدعو کیا گیا تھا (ہر کرا دہ جہاں فلک زدہ۔ کار او شاعری و رمالی ست)

قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی منظوری سے حادثہ دنشاوی کے قیدیوں کو بتقریب سالگرہ جلوس خدیوی ۸ جنوری ۱۹۰۸ء رہا کیا جائیگا (امید ہے کہ رہا ہو گئے ہونگے)

قسطنطنیہ کے کسی مدرسے میں ایک کثیر العیال یہودی مدرس نہایت عسرت کی حالت میں بسر کرتا تھا۔ جلالتمآب سلطان المعظم کو اتفاقیہ اوس کی خبر ملگئی تو دوسے معقول زر نقد عطا کرنے کے علاوہ اُس کے بیمار بچوں کے علاج کیلئے لائق ڈاکٹر مقرر کئے گئے اور حکم دیا کہ اُس کے تین بچوں کو سرکاری سکولوں میں سلطانی خرچ پر تعلیم دیجائے (نا شکرے تو بھی شکایت کئے جائیں گے)

اخبار پاؤنیر مستند سرکاری خبر کی بنا پر لکھتا ہے کہ بغداد اور دمشق میں عنقریب موٹر کار کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہونیوالا ہے اور اوس کے متعلق قسطنطنیہ کو

ٹھیکیداروں سے جو معاہدہ ہونا تھا وہ تقریبًا تکمیل کو پہونچ چکا ہے۔

لارڈ کرزن نے لارڈ کل مین کی جگہ جس نے پیرس میں خودکشی کر لی تھی آئرلینڈ کی طرف سے دار الامرا میں داخل ہونا منظور کر لیا ہے۔

اخباروں کا بیان ہے کہ حجاز ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچنے پر قسطنطنیہ میں جلسہ کیا ہوگا جس میں ہمارے بادشاہ ایڈورڈ کی بھی دعوت ہوگی۔

الہ اباد ہائیکورٹ میں ایک مسلمان جج سید کرامت علی بیرسٹر کی منظوری ہوگئی

حال میں ایران کا ایک نامور عالم آغا نجف نامی جو اصفہان کی نصف زمین مزروعہ کا مالک تھا ایک فدائی کے ہاتھ سے بندوق کا نشانہ ہوا۔ یہ عالم پارلیمنٹ کا مخالف تھا اور اوس کے برخلاف وعظ کیا کرتا تھا۔

ایران میں اخبارات کو کامل آزادی عطا کی گئی ہے۔ بشرطیکہ شریعت اسلامیہ کے برخلاف اون میں کوئی تحریر نہ چھاپی جائے۔

ایران کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حال میں ارکان وزارت تبدیل کئے گئے ہیں

سمرقند کے ایک نامور مسلمان عالم محمود خواجہ نے تاشقند کے اسلامی اخبار تجارت میں مسلمانان ترکستان کو دعوت دی ہے کہ اس ملک کے تمام شہروں سے مسلمان ڈیلیگیٹ منتخب کریں اور اون سے ایک ڈیپوٹیشن مرتب کرکے زار کی خدمت میں روانہ کریں اور سوال کریں کہ اون کو تیسری روسی پارلیمنٹ میں اپنے ڈیلیگیٹ بھیجنے کے حق سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔ سائبیریا کے وحشی قبیلہ یاقوت نامی نے جن کی تعداد پانچ لاکھ سے کم ہے آٹھ ڈیلیگیٹ اس حق کے مطالبہ کے لئے دار السلطنت کو روانہ کئے ہیں پس کیا وجہ ہے کہ ترکستان کے مسلمان جن کی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہے اپنے حقوق کے مطالبہ کی کوشش نہ کریں۔

ایرانی پارلیمنٹ نے ۱۹۰۸ء کے لئے شاہی اخراجات کی تعداد پچیس لاکھ فرینک قرار دی ہے (فرینک کو آنے کے برابر سمجھو)

دولت عثمانیہ نے بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان موٹر کاروں کا سلسلہ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک موٹر کار میں سولہ آدمی سوار ہو سکتے ہیں بغداد اور اسکندرونہ کے درمیان اس غرض کے لئے دو جدا جدا راستے مقرر کئے گئے ہیں۔ حلب اور موصل کے درمیان بھی عنقریب ایک ایسا ہی سلسلہ جاری ہونیوالا ہے۔

ڈومراؤں ضلع آرہ کا مقدمہ جو کلکتہ ہائیکورٹ سے واپس آیا تھا اور جس نے جماعت اہلحدیث کو سخت پریشان کر رکھا تھا بحق اہلحدیث فیصل ہوا۔ الحمد للہ۔

قبول اسلام مقام نیروبی ملک افریقہ کی جامع مسجد میں ۱۳ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم جمعہ کو ایک علی خاندان کی یورپین صاحبہ نے جنکا نام میڈیم نریل ہے اور ۱۶-۱۷ سال ہے۔ اسلام قبول کیا۔

ahmadmuslim.de

قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

رسالہ اہل الذکر

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ لکھنؤ سے بہت جلد شائع ہوگا۔ مخالفین اسلام کی تردید کے علاوہ فرقہ ہائے ضالہ ہلاکیہ کی بھی قرار واقعی سرکوبی کیجائیگی۔ تحقیق مذاہب میں منصفانہ اور حکیمانہ دلائل اور پرزور مضامین شائع ہونگے۔ تقلیدی مذاہب کی تردید اور توحید و سنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی بیخکنی گروہ حق پژوہ اہلحدیث کثرہم اللہ تعالیٰ کی حقانیت اور اہل بدعت والضلالت کی گمراہی کا نقشہ دکھایا جائیگا۔ قرآن پاک کی صداقت مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ حدیث نبوی اور تقلید شخصی کا مقابلہ۔ فقہ اور اصول فقہ کی جانچ پڑتال مسائل مختلفہ پر محققانہ بحث۔ فقہ حنفیہ کے اختلافات اور قرآن و حدیث و عقل سلیم کو مخالفت کا فوٹو دکھایا جائیگا۔ بس مبارک ہو ۔

نور تحقیقات دیں جلوہ دکھا دیگا ہمیں　　ظلمت تحقیق عالم سے مٹا دیگا ہمیں
پھر درخشاں ہوکے صبح سنت خیر البشر　　عالم تحقیق میں نور کی ضیا دیگا ہمیں
ہوکے پرچہ نور جنت اہل سنت کے لئے　　نار دوزخ اہل بدعت کو جلا دیگا ہمیں
جنگل حق میں شرک تھا زہر ہلاہل کی مثال　　چشمۂ توحید انہیں آب بقا دیگا ہمیں
اسکا ہر اک حرف روشن مثال قہر حق　　مشرکوں پر برق شعلہ زن گرا دیگا ہمیں

قیمت سالانہ بہت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف ۳؎ سالانہ معہ محصولڈاک اور ایک یہ رعایت بھی کہ دو سو درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی اُن سے صرف ۱۲؎ سالانہ لیا جائیگا۔ بشرطیکہ درخواست خریداری کے ساتھ ہی ۱۲؎ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں

المشتہر

خادم اہلحدیث

محمد عمر مینیجر رسالہ اہل الذکر نخاس [illegible] لکھنؤ

کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث

فہرست

تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے پر منحصر ہے۔ ہند کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ سردست ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱؎
جلد دوم۔ ” آل عمران و نساء ” ۱؎
جلد سوم ” مائدہ سے تا اعراف ” ۱؎
جلد چہارم ” نحل تک ۱۴ پارہ ” ۱؎
جلد پنجم ” فرقان تک ” ۱؎

ترک اسلام

نہاشہ دہرمپال آریہ کے ترک اسلام کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ قیمت ۲؎

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد کامل

نہاشہ دہرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول و مدلل جواب۔ یہ کتاب عمدہ طریق سے لکھی گئی ہے اور خوب ہی ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے۔

مناظرہ نگینہ

یہی مباحثہ ہے جس میں آریوں کو ایسی شکست ہوئی کہ آج تک مباحثہ کی جرأت نہیں ہوئی قیمت ۲؎

المشتہر

مینیجر اہل حدیث۔ کٹرہ سفید۔ امرتسر

مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

(Registered L. n. 352)

اخبار اہلحدیث امرتسر

مصطفےٰ کی گفتار + نہ دیکھیں کسی کا قول و کردار + ... کیا ہے ؟ + یاں وہم و خطا کا دخل ...

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ... عـہ
والیان ریاست سے ... ... ـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... ... للعہ
عام خریداروں سے ۳ع
" " ششماہی ... عـہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی لیجاتی ہے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر ۔ مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ یوم الجمعۃ

خدا ۔ انسان اور دنیا کی باہمی تعلقات کی نسبت مسیحی مذہب کی رائے

(اس مضمون کا کچھ حصہ ہم گذشتہ اخبار میں لکھ آئے ہیں اس میں ایک فقرہ ختم ہوا تھا آج باقی ہدیہ ناظرین ہے بغور پڑھیں:۔

(۲) ۔ انسان کی نسبت مسیحی مذہب کیا سکھاتا ہے؟ مسیح نے ظاہر فرمایا کہ انسان خدا کا فرزند ہے مسیحی مذہب کی رو سے انسان اس عالم میں سب سے اعلیٰ جگہ رکھتا ہے اور کوئی مذہب انسان کو وہ جگہ نہیں دیتا جو مسیح نے اسکو دی ہے بعض مذاہب نے اسکو اشرف المخلوقات کہا ہے مگر اس خیال میں یا تو انہوں نے مسیحی مذہب سے خوشہ چینی کی ہے یا محض اس کی عقلی فضیلت کے باعث اسے تمام مخلوقات سے افضل مانا ہے۔ دہریہ پن اور ویدانت ازم اس کی شان گھٹاتے ہیں مگر مسیحی مذہب اسکو سرفراز کرتا ہے وہ ہر شخص کو یہ ترغیب بلکہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی عزت آپ کرے۔ ایک قسم کی سیلف ریسپکٹ کا مادہ اس میں بھر دیتا ہے۔ کون شخص اپنے آپ کو خدا کا فرزند سمجھنے کے بعد ایسی عادات اور ملکات کے پنجہ میں پھنسنے کی اجازت دیگا جو اس کی آسمانی فرزندیت کی شان کے شایاں نہیں؟ اس کے ساتھ ہی مسیحی مذہب یہ بھی سکھاتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عزت کریں کیونکہ ہم ایک ہی خاندان کے شریک اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ ہم آپس میں بھائی ہیں۔ مسیحی مذہب یہ حکم دیتا ہے کہ جو سب سے زیادہ نیچ ہے اسکی سب سے زیادہ عزت کی جائے وہ تاکید کرتا ہے کہ ہم جب کبھی انسان پر نظر کریں ہم اس کی نسبت یہ مانیں کہ وہ خدا کی صورت پر بنا ہے +

اب یہ تعلق جو خدا اور انسان میں پایا جاتا ہے ۔ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ انسان غیر فانی ہے۔ خدا مردوں کا باپ نہیں وہ زندوں کا باپ ہے انسان کی دائمی اور ابدی زندگی کی سچی بنیاد اور پختہ دلیل یہی ہے۔ اہل انسان کو اس کی غیر فانیت کے متعلق قائل کرنیکی لاجواب دلیل یہی ہے کہ وہ خواہ کیسا ہی خراب کیوں نہ ہو۔ پھر بھی خدا کا فرزند ہے۔ لہذا ناممکن ہے کہ وہ فنا ہو +

ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مسیحی مذہب صرف روح ہی کی بقا کا

ضروری اطلاع ۔ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال ہوگا بعد ازاں ۲ فی پرچہ۔ اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریداری کا نمبر ساتھ لکھنا ضروری ہے +

مرقع قادیانی ۔ یہ رسالہ ماہوار شائع ہوتا ہے جس میں مرزا قادیانی کا مذہبی کو دعاوی کی دلچسپ تردید کیجاتی ہے۔ قیمت سالانہ ۲ع محصول ڈاک عہ نمونہ کا پرچہ ۱ آنہ منیجر مرقع قادیانی امرتسر (پنجاب)

ahmadimuslim.de

قائل نہیں بلکہ کامل انسان کی دائمی بقا کا قائل ہے۔ بہت لوگ محض روح کو غیر فانی مانتے ہیں جسم کی بقا کے قائل نہیں ہیں مسیحی مذہب اور اسلام میں سب سے بڑی بحث اسی بات کے متعلق ہے۔ موخر الذکر اور قدیم فلاسفر مثلاً سقراط اور افلاطون یہ مانتے تھے کہ روح کبھی نہیں مرتی مگر اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے کہ جسم بھی حیات ابدی پاسکتا ہے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جسم کو گناہ کا مسکن اور منبع تصور کرتے تھے پس اس کا اعتقاد یہ تھا کہ جسم ہے جس قدر جلد روح اس سے جدا ہو اسی قدر بہتر ہے۔ مگر مسیحی مذہب جسم کو ایسا اور خدا کی بنا نہیں مانتا پس اس کے نزدیک جسم روح کی نسبت زیادہ خراب نہیں اور نہ اسے روح کی نسبت زیادہ نجات کی ضرورت ہے جس قدر جسم نجات کا محتاج ہے اسی قدر روح نجات کی حاجتمند ہے دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ علاوہ بریں وہ یہ بھی مانتا ہے کہ جس قدر روح نجات پانے کی قابلیت رکھتی ہے اسی قدر جسم اس نعمت کو قبول کرنے کی لیاقت رکھتا ہے "ہجلی بابت دسمبر ۳۵ء"

جواب۔ اس فقرہ کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) انسان سب کے اعلیٰ مرتبہ پر ہے (۲) تمام انسان خواہ کیسے ہی گنہگار ہوں خدا کے فرزند ہیں (۳) فرزند باپ کی بے فرمانی نہیں کرسکتا۔ (۴) ایک دوسرے کی عزت کریں جو انسان خدا کی صورت پر ہے (۵) انسانی جسم مع روح کے غیر فانی ہے وغیرہ۔

فرزند کے متعلق ہم گذشتہ پرچہ میں بحث کرچکے ہیں کہ یہ دعویٰ راقم مضمون کا صحیح نہیں ہے کہ تمام انسان خدا کے فرزند ہیں بلکہ انجیلی اصطلاح میں بھی خدا کے فرزند وہی ہیں جو خدا کی تابعداری کریں اسی مضمون سے نمبر اول کا جواب بھی ملتا ہے کہ تمام انسان اعلیٰ مرتبہ پر نہیں ہیں کیونکہ حضرت مسیح نے بدعملوں کو سانپ اور سانپوں کے بچے بلکہ کتو بھی فرمایا ہے البتہ قرآن شریف کہتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ یعنی ہم خدا نے انسان کو احسن حالت میں پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد اگر اس نے اپنی عزت کو بچایا تو بچا رہا نہیں تو گر گیا۔ بلکہ قرآن مجید نے انسان کو **خلیفۃ اللہ** کا معزز لقب بھی دیا ہے جو کسی اور کتاب نے نہیں دیا۔ باہمی عزت کرنے کا تو یہ حال ہے کہ ارشاد فرمایا وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ایماندار وہ ہیں جو ایک دوسرے کو سچائی کی نصیحت کریں اور صبر و شکر تلاتے رہیں اس سارے فقرے کی باقی باتوں کا جواب تو گذشتہ پرچہ میں آچکا ہے البتہ ایک بات قابل جواب ہے یعنی نمبر ۵ کہ انسانی جسم مع روح غیر فانی ہے۔ تعجب ہے کہ مضمون نگار عیسائی ہو کر انجیل کی مخالفت کیوں کرتا ہے۔ پھر مزید تعجب رسالہ تجلی کے اڈیٹر پر ہے کہ باوجود عیسائی ہونے کے ایسے مضمون کو کیوں نقل کیا ہے۔ دیکھو انجیل متی ۲۲ باب کی ۲۳ سے آگے پڑھئے مسیح کیا فرماتے ہیں:۔

یہ اُسی دن صدوقی جو قیامت کے منکر ہیں اُس پاس آئے اور اُس سے سوال کیا کہ اے اُستاد موسیٰ نے کہا ہے جب کوئی بے اولاد مرجائے تو اسکا بھائی اُس کی جورو کو بیاہ لے تاکہ اپنے بھائی کے لئے نسل جاری کرے۔ سو ہمارے درمیان سات بھائی تھے پہلا بیاہ کر کے مرگیا اور اس سبب سے کہ اُس کی اولاد نہ تھی اپنی جورو اپنے بھائی کے واسطے چھوڑ گیا یونہی دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک۔ سب کے بعد وہ عورت بھی مرگئی پس وہ قیامت میں اُن ساتوں میں سے کس کی جورو ہوگی کیونکہ سبھوں نے اُس سے بیاہ کیا تھا۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا تم نوشتوں اور خدا کی قدرت کو نہ جانکر غلطی کرتے ہو۔ کیونکہ قیامت میں لوگ نہ بیاہ کرتے نہ بیاہے جاتے ہیں بلکہ آسمان پر خدا کے فرشتوں کی مانند ہیں" (انجیل متی۔ ۲۲ باب کی ۲۳ سے ۳۰ تک)

اس حوالہ میں صاف لکھا ہے کہ قیامت کو جسمانی زندگی نہ ہوگی اگر جسمانی زندگی کا اقرار ہوتا تو مسیح صاف فرماتے کہ عورت مذکورہ فلاں خاوند کو ملیگی یہ تو نہیں فرمایا بلکہ ان کو فرشتوں کی مانند کہا اس سے معلوم ہوا کہ مسیح کی اس تعلیم کے مطابق قیامت کو جسمانی نعمتیں نہ ہونگی جب جسمانی نعمتیں نہ ہوئیں تو جسمانی وجود بھی نہ ہوگا۔

ہاں قرآن مجید قیامت کے روز انسان کو جسمانی اور روحانی دونوں طور سے غیر فانی مانتا ہے اسی لئے جسمانی نعمتوں کا وعدہ دیکر خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا فرماتا ہے کہ تم ان نعمتوں میں ہمیشہ رہو گے۔ (باقی باقی) *

منکرین حدیث کے حملے اور اُنکا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

منکرین حدیث آج کل جس طرح احادیث کی تردید میں لگے ہوئے ہیں خیر یہ تو کوئی بڑی بات نہیں البتہ بڑی بات اور موجب افسوس بات یہ ہے کہ قائلین اور حامیان حدیث لیے کچھ خاموش ہیں کہ انکو خانگی جھگڑوں سے فرصت ہی نہیں کہ ادہر توجہ کریں (خیر کل میسر لما خلق) منکرین حدیث کہتے ہیں:۔

(۱) کیا راویان حدیث دجال بھی ہیں؟ مشکوٰۃ میں مسلم سے بروایت ابی ہریرہ یہ حدیث نقل کیگئی ہے قال رسول اللہ یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم

ترجمہ آخر زمانہ میں جھوٹے دجال ہونگے۔ تمہارے پاس حدیثیں لائینگے جو نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ پس اُن سے بچو تاکہ تمہیں گمراہ نہ کریں نہ فتنہ

لہ کیا یہ ٹھیک ہے؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہیں ڈالیں۔

واضح ہو کہ آخر الزمان سے مراد صحابہ کا زمانہ ہے۔ یہ حدیث مندرجہ ذیل حدیث کے مطابق ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب ترجمہ بہتر زمانوں میں سے میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو اُن سے متصل ہونگے پھر ان لوگوں کا جو اُن سے متصل ہونگے۔ پھر جھوٹ پھیلیگا۔ ہم لوگ اہل قرآن تو ایسی حدیثوں کو لغو اور خرافات اور رسول سلام علیہ پر محض افترا ات سمجھتے ہیں کیونکہ یہ حدیث بطور پیشگوئی کے ہے جو رسول سلام علیہ کو عالم الغیب بناتی ہے البتہ یہ دیکھ کر ہمکو تعجب ہوا کہ راویان حدیث دجال بھی ہونگے۔ لیکن کوئی کھلا نشان نہیں بتایا گیا جس سے یقینی طور پر راویان حدیث کا دجال ہونا ثابت ہو جائے۔ رسول سلام علیہ کا تو اس سے یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ میری جانب سے حدیث کا بیان کرنا اور زید و عمرو کے اقوال کو میرے اقوال بتانا در حقیقت دجالوں کا کام ہے مگر مشکل یہ آن پڑی کہ کون اس امر کا اقرار کریگا کہ میں دجال ہوں جب کہ کسی دجال نے آجتک اپنے کو دجال نہیں بتایا۔ اگر شک ہو تو مرزا سے پوچھ دیکھو" (اشاعت القرآن بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳)

جواب۔ حدیث شریف کا مطلب اگر صاف سمجھا گیا تو خیریت ہے تم دونوں (چکڑالویوں۔ مرزائیوں) پر صادق آئیگا۔ مطلب تو یہ ہے کہ جو کوئی تم مسلمانوں کو دین کے متعلق ایسی باتیں سنائے جو تم دینی امور میں سلف سے خلف تک نہ سنی ہوں تو وہ دجال ہے۔ افسوس اگر تم لوگ غور کرتے تو یہ حدیث درحقیقت اُس آیت قرآنی کی تشریح تمکو معلوم ہوتی جس میں ارشاد ہے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ یعنی جو کچھ تمکو خدا کی طرف سے ملا ہے اُس کی پیروی کرو اور اُس کے سوا دوسرے کسی کی مت سُنو۔ پس تم لوگ خود ہی سوچ لو کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک سب لوگ احادیث کو مانتے آئے ہیں آج تم لوگوں سے جو انکار سنا گیا تو تم کون ہوئے؟ ایسا ہی آج ہمکو قادیاں سے آواز آتی ہے کہ خاندان رسالت بخیریت ہے اور روز مرہ الہام ہوتے ہیں کہ ؎

اینکہ منم کہ حسب بشارات آمدم ✦ عیسےٰ کجاست تا بنہد پا بمبرم؟

یہ بھی سُننے میں آتا ہے کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✦ اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی سُنتے ہیں کہ ؎

کل اولیا سے بہتر بعض انبیا سے افضل ✦ یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

حالانکہ اس سے پہلے سلفاً خلفاً مسلمانوں کے کان ایسی آوازوں سے آشنا نہ تھے پس تم ہی بتلاؤ یہ کون ہوئے؟

ہاں یہ دلیل بہت خوب ہی کہ یہ حدیث اسلئے غلط ہے کہ اس میں پیشگوئی ہے اسے جناب پیشگوئی ہے تو کون کہتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی ہے بلکہ بحکم خداوندی کی ہے۔ اعتبار نہ ہو تو سنو!

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ (پ۴ ع ۹) یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تم سب مسلمانوں کو غیب کی خبریں بتلا دے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے غیب کی اطلاع دیتا ہے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اگر تم اُن کی بتلائی باتوں پر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو تم کو بہت بڑا اجر ملیگا"

فرمائیے! اس آیت قرآنی نے ہمکو کیا بتلایا ہے؟ یہ کہ خدا کی طرف سے انبیا علیہم السلام کو امور غیبیہ پر اطلاع ہو جایا کرتی تھی لیکن جتنی کہ خدا چاہتا کلیہ نہیں جیسے کہ آج کل کے مبتدعین کہتے ہیں جنکو ردیں قرآن حدیث اور فقہ وغیرہ کی کل کتابیں بھری پڑی ہیں حضرت فرید الدین عطار مرحوم فرماتے ہیں ؎

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار ✦ ہر کہ گوید من بدانم تو از وباور مدار

مصطفےٰ ہرگز نگفتی تا نگفتے جبرئیل ✦ جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

مرزا اور مرزائی حواری

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

یہ شعر مرزا صاحب کے مریدوں کے حال پر بہت ہی موزون ہے۔ مرزا صاحب جیسے اپنے مطلب میں ہوشیار اور اپنی تصانیف کے ناظرین کو دھوکہ دینے میں پکے ہیں اُن کے مرید بھی کسی طرح سے کم نہیں الحکم قادیاں میں ایک خط چٹھی اڈیٹر مرقع قادیانی کے نام کی شائع ہوئی ہے جو کسی مسئلہ کے متعلق نہ تھی بلکہ محض اس دیانت کے لئے کہ مرقع قادیانی میں جو میں نے انعامات مرزا صاحب کے لئے مقرر کئے ہیں اُن پر کچھ استفسار تھا اس لئے اسکا جواب بہت ضروری تھا کہ اسی اخبار میں چھپتا تاکہ الحکم کے ناظرین کو حقیقت حال سے پوری آگاہی ہو جاتی مگر قادیانی پارٹی ایسی کہاں کہ صحیح صحیح واقعات

ahmadimuslim.de

اپنے دام افتادوں تک پہونچنے دیں اخبار الحکم کے اڈیٹر سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس چٹھی کا جواب اپنے اخبار میں چھاپنے کا وعدہ کریں تو جواب بھیجا جاوے جواب آیا کہ آپ اپنے اخبار میں چھاپتے ہیں۔ ناظرین غور کریں کہ محققین ان جدید تعلیم کی یہی جدید تحقیق ہے کہ ایک معمولی مراسلہ کا جواب بھی فریق مخالف کا اپنے ناظرین تک پہونچانا نہیں چاہتے۔ بغور دیکھا جائے تو جتنے کجرو لوگ ہیں انکی عادت ہی کہ جتنے انقدور اپنی مخالف کی بات کو اپنے ناظرین سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہمارے شہر کی حنفی پارٹی کے اخبار اہل فقہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ آپنے بھی ایک مراسلہ میرے برخلاف شائع کیا جو نہ کسی مسئلہ کی تحقیق تھی بلکہ محض ذاتیات پر حملہ تھا۔ لیکن میں نے جو اخبار کی مذہب کے مطابق اسکا جواب لکھکر بغرض درج کرنے کے بھیجا تو اسکو درج نہ کیا۔ ایک نوٹ میں یہ لکھ دیا کہ چونکہ راقم مراسلہ اپنا جواب اہلحدیث میں مانگتا ہے۔ نیز یہ آپ (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے اسلئے یہ جواب درج نہ ہوگا۔ (اہل فقہ ۱۳ دسمبر) حالانکہ امر اول محض جھوٹ تھا۔ نامہ نگار اہلحدیث میں جواب اور بات کا مانگتا تھا نہ کہ اس مراسلہ کا۔ اس کی عبارت کو بھی اڈیٹر صاحب خیریت سے نہیں سمجھے۔ دوسری وجہ کو بھی بفضلہ تعالیٰ خود ہی غلط ثابت کردیا کہ اسی نامہ نگار کے نام کا ایک اور مراسلہ ۳ جنوری کے پرچہ میں پھر درج کردیا جو محض میری ذات پر حملہ تھا۔ نہ پہلے نہ دوسرے مراسلہ کو درج کرتے ہوئے یہ سوچا کہ یہ آپ (اہلحدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے مگر میرے جواب کو شائع کرتے وقت یہ عذر یاد آیا۔ یہ ہے ان لوگوں کی دیانداری اور یہ ہے انکی دیانتداری کہ میں جواب دوں تو اس بنا پر درج نہ ہو کہ تمہارا اہلحدیثوں کا آپس کا جھگڑا ہے اور جب میرا کوئی مخالف اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لگا کر بھیجدے تو اسکو غنیمت کبریٰ جانکر شائع کیا جائے۔ کیا کوئی دانا اس قسم کی کارروائیوں کو دیانت پر مبنی جان سکتا ہے؟ مگر حیف اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے نام کے ساتھ اہلحدیث لکھکر اپنے بھائی کی عیب جوئی کرنے کو ایک دشمن کے ہاں جاتے ہیں جو منہ در منہ انکو سناتا ہے کہ تمہارا آپس کا جھگڑا ہے مگر وہ پھر بھی شرم نہیں کرتے۔

خیر مختصر یہ کہ مرزائی اخبار نے انکار کیا لہذا اہلحدیث میں اسکا جواب دینا ضروری ہوا۔ چٹھی مذکور کا راقم یعنی مولوی فضل دین مدرس سکول قادیان لکھتا ہے:۔

"میں نے کل ۷ جنوری ۱۹۱۲ء کو آپ کا مرقع پرچہ بابت جنوری ۱۹۱۲ء پڑھا ہے اس میں آپنے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۱۱ء کے انعامی مضمون (چیستان مرزا) کے بوعدہ یکہزار روپیہ شائع کئے ہیں۔ سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جو رقم انعامی مبلغ پانسو پانسو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپنے ابتک اسکو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ رقم ادا کریں جبتک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کریں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کردیں۔ اگر خلط بحث کا اندیشہ نہوتا تو میں بفضلہ آپ کو ان دونوں سوالوں کا جواب بہت جلدی تحریر کرکے بھیجدیتا۔ مگر چونکہ آپنے اس وقت تک پہلے پانسو روپیہ کے متعلق ابتک کچھ اطلاع نہیں دی باوجودیکہ آپ کے چیستان کا حل کامل حضرت اقدس کے اندر چھپکر آپ کو پہونچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جبتک پہلی بحث کا خاتمہ ہوکر مبلغ پانسو روپیہ آپ سے وصول نہ ہو جاوے تبتک اس دوسری بحث کو جو آپنے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جاوے لہذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپنے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانسو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہو جانے کے مجھے نہیں بھیجی اور نیز یہ امر بھی شائع کریں کہ آپکے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور انکی جوابات کا کون محاکمہ کریگا جسکے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یکہزار کے وصول کرنے کے مستحق ٹھیرینگے۔" (اخبار الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ کالم ۱)

جواب۔ اس چٹھی میں بھی آپ تخالف اور تہافت سے نہیں بچے پہلے تو مجھ سے انعامی رقم کا تقاضا کرتے ہیں اور اسکو واجب الادا لکھتے ہیں نیچے آخر کر فیصلہ کی صورت پوچھتے ہیں کہ فیصلہ کون کریگا۔ ای جناب! پہلے آپ اپنے دماغ کا تو علاج کرائیے مانا کہ مرزا صاحب کی صحبت کا اثر آپ پر پورا ہے جس طرح وہ بہکی بہکی باتیں کرنے میں مشاق ہیں آپ بھی ان سے کم نہیں مگر اتنا تو سمجھو کہ مقابلہ کس سے ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں!

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اے جناب! آپکا جواب بالکل ناقص بلکہ میری تائید میں ہے میں منتظر تھا کہ آپنے حسب اطلاع نالش کی ہوگی اور عدالت ہی میں فیصلہ ہوگا مگر آپ بھی ایسے کچے کہاں تھے کہ نالش کرتے آخر آپکو نہیں تو آپکے مشیر قانونی کو تو اتنی سمجھ ہوگی کہ لینے کے دینے پڑ جائینگے۔ پس سنو: تم جس مضمون کا جو جواب لکھو اور جو انعام اسپر مقرر ہے اس کے لینے کا طریقہ یا تو مرزا صاحب سے پوچھو کہ آپ جو انعامی اشتہار دیتے ہیں ان کی رقوم دینے کا کیا ذریعہ سوچا کرتے ہیں یا بذریعہ نالش مجھ سے وصول کرو یا میرے جواب الجواب کو دیکھکر اپنی تسلی کر لیا کرو۔ اور یاد رکھو ؎

پشمینہ کا
سفید الوان
اِن الوان اور چا
بالکل سفید ہو
سردی کی
اعلی درجہ کی خو
متمول اور سفید پو
اور عزت میں انکی
الوان نمبر ا
گز عرض ا گز قیمہ
الوان نمبر ۲
عرض ا گز قیمہ
الوان نمبر ۳
عرض ا گز
الوان نمبر ۴
عرض ا گز قیمہ
چادر نمبر ۵
گز عرض ا گز
چادر نمبر ۶
گز عرض ا گز
ہمارا مال
ہو بہلو مشین کی
مضبوط اور نہایت
ہمارا مال پسند
وی پی بھیجا جا
بذمہ خریدار
ہے اور مفصل
بھیجی جاتی ہے
پتہ: علم
کٹرہ علمہ

[illegible] اہلحدیث امرتسر

باندھی ہوئے ہاتھوں کو یا پیر اجابت۔
رہتے ہیں کھڑے سیکڑوں مضموں مری آگے

فتووں کے متعلق عام اعلان

بفضل خدا جماعت اہلحدیث کا یہ مذہب عام طور پر سب کو معلوم ہے کہ یہ لوگ کسی خاص شخص کی رائے کے پابند نہیں ہیں۔ بغیر قرآن وحدیث کسی کی بات کو قابل پذیرائی نہیں جانتے۔ اس لئے اہلحدیث میں جو فتوے چھپتے ہیں اُن میں بھی غلطی کا امکان ہے چنانچہ آج سے پہلے کئی ایک دفعہ اعلان کیا گیا ہے کہ کسی بھائی کو غلطی معلوم ہوا کرے تو اطلاع دیا کریں۔ جبکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وا کرم جیسے جلیل القدر خلیفہ فرماتے تھے لولا علی لہلک عمر تو خاکسار ناچیز کس شمار وقطار میں ہے۔ بعض ناظرین کے فتوے میں غلطی دیکھتے ہیں تو چونکہ اُن کو ناظرین کی ہمدردی سے کوئی مطلب نہیں ہوتا بلکہ اُس بیچارہ کو بدنام کرنا انکا اصلی مقصد ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے اردگرد کے لوگوں ہی میں اُس مسئلہ کی مخالفت جتلا کر بدگمانی پھیلاتے رہتے ہیں۔ باخبر اور منصف مزاج احباب سمجھ سکتے ہیں کہ اگر انکو مسلمانوں کی خیر خواہی مقصود ہو تو کیوں اُس مسئلہ کے مخالف کوئی تحریر مدلل بغرض اشاعت دفتر اہلحدیث میں نہیں بھیجتے تاکہ وہ اُنہی لوگوں کی نظروں میں پہونچے جنکی نظروں میں پہلی تحریر پہونچی ہے اور وہ غلطی سے بچیں۔ کیا دیانتداری ہے کہ دلبقول انکی غلط خیال تو ناظرین اہلحدیث تک پہونچیں اور صحیح خیالات اُن کے اردگرد تک محدود رہیں کون دانا اس حرکت کو دینداری سمجھیگا۔ ہاں شکر ہے کہ جہاں ایسے بدنام کنندہ ہیں ایسے نیک دل خیرخواہ اسلام بھی ہیں جو اس صاف اور سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔ چنانچہ ایک دو تحریریں آج ہم ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو اُنکے کمال اخلاص اور دردکی مظہر ہیں۔ خلاص انکا نام ہے ذکر اسکا۔ وہ تحریر یہ ہے :-

"اما بعد التماس خدمت اقدس میں یہ ہے کہ ۸ شوال کے پرچہ میں جو ۱۵ سوال کا جواب چھپ چکا ہے اُس جواب نے ہمکو شک میں ڈالا امید کہ اُس شک کو بذریعہ اخبار گوہربار کے رفع دفع فرماکر ممنون ومشکور فرماویں۔

قولہ دجواب سوال نمبرہ ۱) حدیث میں آیا ہے کہ جب انزال ہو تو غسل واجب ہوتا ہے اس سے پہلے فرض نہیں اولیٰ ہے دیکھو صحیح بخاری (الغسل احوط) عورت مرد کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

اقول۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مرد اپنی بی بی سے جماع کرے اور مرد کا انزال ہووے عورت کا نہ ہووے تو فقط مرد ہی پر غسل واجب ہوگا عورت پر نہیں۔ علیٰ ہذا اگر عورت کا انزال ہووے مرد کا نہووے تو عورت ہی پر غسل فرض ہوگا مرد پر نہیں حالانکہ اس کے خلاف بھی بکثرت حدیث صحیحہ میں موجود ہے آپ نے جو بخاری کی حدیث کا حوالہ دیا تو صحیح ہے لیکن اس کے مخالف کی بھی تو حدیث صحیح مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی وغیرہ میں موجود ہے ونیز ترمذی نے ایک حدیث لائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بخاری کی وہ حدیث منسوخ ہوگیا ہے اسکا حکم پہلے اسلام میں جاری تھا اب نہیں (حدیث) عن أبی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نہی عنہا۔ علاوہ بریں صحیح مسلم کی حدیث ونیز امام نووی کے قول ملانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی کا مذہب نہیں ہے کہ انزال نہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلم میں ہے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب علیہ الغسل وفی حدیث مطران لم ینزل اور شارح نووی نے اس قول کا اس طرح شرح کی ہے اعلم ان الامۃ مجتمعۃ الاٰن علی وجوب الغسل بالجماع وان لم یکن معہ انزال وعلی وجوبہ بالانزال وکانت جماعۃ من الصحابۃ علی انہ لا یجب الا بالانزال ثم رجع بعضہم وانعقد الاجماع بعد الاٰخرین۔ ان حدیثوں کو ونیز دیگر حدیثیں ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء راشدین ونیز دیگر صحابہ اکابر کا یہی مذہب ہے اگر انزال نہ ہو تو تب بھی غسل واجب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے فرمایا ہے دیکھو صحیح مسلم (حدیث مختصر) قال موسیٰ فانا اشفیکم من ذلک فقمت فاستاذنت علی عائشۃ فاذن لی قلت لہا یا اماہ انی اریدان اسألک عن شیء وانی استحییک فقالت لا تستحیی ان تسألنی عما کنت سائلا عنہ امک التی ولدتک فانما انا امک فقالت فقلت فما یوجب الغسل قالت علی الخبیر سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبہا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل اور بھی حدیث صحیح بکثرت صحیح مسلم میں ونیز دیگر حدیث کی کتابیں موجود ہے جیسا کہ ذیل کی مرفوع حدیث سے ثابت ہوتا ہے (حدیث) عن جابر عن ام کلثوم عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جماع اہلہ ثم یکسل ہل علیہما الغسل وعائشۃ جالسۃ فقال رسول اللہ انی لافعل ذلک انا وہذہ ثم نغتسل۔ بالغرض اگر

ahmadimuslim.de

مان بھی لیا جاوے کہ یہ مذہب کسی کا نہیں ہے لیکن نفس الامر میں تو ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہوئی۔ اب آپ ان دونوں حدیثوں کا عمل کرنے کی صورت بتائیے کہ کیونکر عمل کیا جاویگا۔ ہم لوگ اُبی بن کعب کی حدیث پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ امید کہ جناب والا تمام شبہات کو حل فرماکر اپنے اخبار دُرفشاں میں درج فرماکر ممنون و مشکور فرمادینگے۔ (احقر زین العابدین عفی عنہ موضع ہاشم پور ضلع دیناجپور بنگال)

جواب۔ اس میں شک نہیں کہ احادیث طرفین میں ہیں مگر امام بخاری نے جو تطبیق دی ہے وہ راقم کے نزدیک صحیح ہے جمہور کا مذہب اس کے خلاف ہے امام بخاری کی تطبیق فی نظیر غسل جمعہ ہے جس کے وجوب کے لئے بھی روایات آئی ہیں مگر بعض روایات چونکہ عدم وجوب کی بھی ہیں اس لئے عدم وجوب کو راجح سمجھا گیا ہے لیکن یہ کہنا کہ صحابہ کے بعد اجماع وجوب غسل پر ہوگیا ہے خواہ انزال نہ ہو جیسا کہ امام نووی نے دعوےٰ کیا ہے صحیح نہیں۔ اختلاف برابر چلا آیا ہے صحابہ کے بعد تابعین۔ تبع تابعین بلکہ اُن سے بعد بھی چنانچہ فتح الباری میں امام شافعی کی ایک حکایت نقل کرکے لکھا ہے فعرف بھذا ان الخلاف کان مشھورا بین الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم لکن الجمھور علی ایجاب الغسل یعنی صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین اور اُن سے بعد کے علماء میں برابر اختلاف چلا آیا ہے لیکن جمہور کا مذہب وجوب غسل کا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور امام داؤد ظاہری اور امام بخاری وغیرہ کا مذہب ہے کہ درصورت عدم انزال غسل فضل اور احوط ہے۔ آپ لوگ اگر غسل ضرور کرتے ہیں تو بہت اچھا کرتے ہیں کیونکہ جائیں۔ مگر یہ نہ کہیں کہ وجوب غسل کا منکر کوئی نہیں۔ اجماع ہے۔ (دوسری تحریر متعلق عید البقر آئندہ درج ہوگی)

مرزا صاحب قادیانی اور پنڈت دیبیدیال لاہوری

پنڈت جی موصوف لاہور کے ایک بڑے مشہور ودوان (عالم) ہیں جوتش اور نجوم کے فن میں آپ کو خاص دعوےٰ ہے کہ خدا اور رسول کا فرمان والا شان تو ہر حال میں صحیح ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے اپنی جنتری میں ماہ جنوری کی کیفیت مندرجہ ذیل عبارت میں لکھی ہے :۔

"بتاریخ ۴ و ۵ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۶ جنوری کو ابر محیط اور خفیف بارش" (جنتری مفید عام ۱۹۰۸ء)

اب سُنئے کہ واقع کیا ہوا۔ ۲ ۔ ۳ تاریخ جنوری کو خوب دہوپ رہی۔ ساتویں تاریخ سے بادلوں کی آمد شروع ہوئی اور دسویں تاریخ کو دوپہر سے پہلے ابر رحمت کا نزول شروع ہوا جو پنڈت جی کی تاریخوں کے اعتبار سے خالص دہوپ کا دن تھا۔ گیارہویں تاریخ کو صبح سے بادل پھٹ کر کم و بیش دہوپ رہی۔ اس سے بعد ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۷ ۔ ۱۹ غرض جن جن تاریخوں میں پنڈت جی نے ابر محیط لکھا ہے خوب دہوپ رہی۔ اب پنڈت جی اور ناظرین خود ہی اندازہ لگالیں کہ انکی پیشگوئی کا کیا حشر ہوا۔ تعجب بلکہ افسوس ہے اُن لوگوں کے حال پر جو ایسی جوتشی خبروں کے بھروسہ پر لڑکے لڑکیوں کی شادیوں کا مدار رکھتے ہیں۔ جس تاریخ پنڈت جی مہورت بتلادیں اُسی تاریخ میں کرتے ہیں اور جس میں روک دیں رُک جاتے ہیں۔ مگر ہم اتنا کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ پنڈت جی کی پیشگوئیاں گو غلط ہوئیں لیکن پنڈت جی ایک معنے سے شاباش کے بھی مستحق ہیں کہ آپ اپنی پیشگوئیوں کو قادیانی مہاتما کی طرح گول مول نہیں رکھتے بلکہ تاریخوا بتلاتے ہیں۔ قادیانی مہاتما کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین! آپ کے الہامات کا نمونہ بھی سُنئے۔ فرماتے ہیں :۔

(۱) "تو اُن کی چیخیں سُنیگا" (بدر ۲۸ نومبر)

کن کی چیخیں سُنیگا۔ اسکا کوئی ذکر نہیں۔ وقت پر جو پیش آئیگا کہدیا جائیگا۔

(۲) "خوشیاں منائینگے" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا معلوم کون خوشیاں منائیں گے دوست یا دشمن۔ اپنے یا بیگانے۔ وقت پر دیکھا جائیگا۔

(۳) "بعد سنۃ او حلۃ (ایک سال کے بعد)" (بدر ۱۹ دسمبر)

کیا ہوگا کیا نہ ہوگا سب دلیلیں قائل ہیں جو کچھ ہوگا وقت پر کہا جاویگا۔

مرزائیو! تم تو کہا کرتے ہو کہ ہمارے امام ہمام منہاج نبوت پر آئے ہیں کیا کسی نبی کے الہامات میں ایسی گولائی دکھا سکتے ہو کہ گول مول ہوتے ہوتے چیستان کے درجہ تک پہونچ جائیں جن سے غرض یہ ہو کہ ہر ایک تاویل کرنے کی گنجایش رہے۔ آہ سچ ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج ✤ بات وہ کہہ کہ نکلتے ہیں پہلو دونوں

ہمارے خیال میں پنڈت جی مرزا صاحب کے مقابلہ میں ایک گونہ قابل عزت ہیں کہ وہ اپنی پیشگوئیوں کو چیستان تو نہیں بناتے گو آخر کار نتیجہ وہی ہوتا ہے جو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کذب المنجمون (نجومی جھوٹے ہیں) سو خیر یہ انسانی کمزوری پر محمول ہے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ حاجی محمد علی صاحب از موضع نانگہ ضلع منٹگمری ... [illegible]

گزشتہ

عربوں کے فوجی حالات

(بقیہ)

نجد کے مسلح قبائل

نمبرشمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۷۷	الدواسیر	۱۵۰۰	۸۰۰۰	
۷۸	السہول	۸۰۰	۳۰۰۰	
۷۹	بنوحسین	۷۰۰	۳۰۰۰	یہ حضرات حسینی سادات ہیں
۸۰	ذہب	۵۰۰	۱۰۰۰	
۸۱	عتیبہ	۸۰۰	۲۰۰۰	یہ دوسرے عتیبہ ہیں۔
۸۲	صبیح	۸۰۰	۲۵۰۰	
۸۳	الکثیر	۱۰۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسرے الکثیر ہیں۔
۸۴	الفضول	۷۰۰	۳۰۰۰	
۸۵	مطیر	۲۰۰۰	۷۰۰۰	
۸۶	الدامیشہ	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۸۷	الرقیبہ	۲۰۰۰	۷۰۰۰	
۸۸	الدوان	۵۰۰	۲۰۰۰	یہ نجدی الدوان دوسری ہیں۔
۸۹	السقور	۵۰۰	۱۵۰۰	عنیزہ کا ایک شاخ ہے اور کوہ شمر میں رہتے ہیں
۹۰	عبدہ	۱۰۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسرے عبدہ ہیں
۹۱	زوعبہ	۱۰۰۰	۵۰۰۰	
۹۲	الاسلام	۱۰۰۰	۲۰۰۰	
۹۳	الشرارت	۵۰۰	۳۰۰۰	یہ دوسری شرارات ہیں۔

قبائل عمان اور ساحل

نمبرشمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۹۴	البلش		۵۰۰۰	
۹۵	بنوقطب		۵۰۰۰	یہ لوگ بندوق نیزی تلوار سے مسلح اور شتر سوار ہیں
۹۶	المناصر		۵۰۰۰	تلوار اور نیزے سے مسلح ہیں۔
۹۷	بنوظہیر		۳۰۰۰	

اس کے علاوہ بھی بہت سی قبیلے ہیں مگر محمد بن البام صرف ان سے واقف ہو سکے۔

قبائل بحرین

نمبرشمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۹۸	العمائر	۷۰۰	۳۰۰۰	
۹۹	المحاشہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۱۰۰	المسبحیہ	۳۰۰	۱۵۰۰	
۱۰۱	العمر	۳۰۰	۲۰۰۰	
۱۰۲	الجبار	۲۰۰	۲۰۰	

قبائل عراق

نمبرشمار	قبائل	سوار	پیادہ	کیفیت
۱۰۳	الشبیب	۲۰۰۰	۳۰۰۰	انکی دو جنسیں ہیں ایک حصہ آل محمد کے تابع ہیں انکی تعداد باقی حصے کی تعداد ملاکر۔
۱۰۴	بنومالک	۳۵۰۰۰	۹۰۰۰	
۱۰۵	بنوسعید	۱۰۰۰	۲۰۰۰	
۱۰۶	البادیہ	۵۰۰	۲۰۰۰	انکے شیخ کعب ہیں یہ لوگ بصرہ کے شمال میں رہتے ہیں
۱۰۷	الخذیل	۴۰۰۰	۶۰۰۰	یہ لوگ ساوہ کے شمال میں رہتے ہیں اور انکی چار شاخیں ہیں شبیب تستفر۔ حاجی عبداللہ الغانم۔ یہ بہت بڑا قبیلہ ہے۔
۱۰۸	البانج	۸۰۰	۲۰۰۰	مشہد کے قریب رہتے ہیں۔
۱۰۹	الوادی	۲۰۰	۵۰۰	
۱۱۰	القاسم	۵۰۰	۲۰۰۰	
۱۱۱	القاریط	۳۰۰	۵۰۰	
۱۱۲	زبید	۱۵۰۰	۴۰۰۰	
۱۱۳	الرفیع	۳۰۰	۳۰۰	
۱۱۴	العبید	۳۰۰	۵۰۰	
۱۱۵	ربیعہ	۱۲۰	۲۰۰۰	یہ لوگ بغداد کے شمال میں رہتے ہیں
۱۱۶	دوبہ	۴۰۰	۲۰۰۰	
۱۱۷	شمار	۱۰۰۰	۲۰۰۰	ان کے شیخ حمید البردی ہیں۔
۱۱۸	بنولام	۲۰۰۰	۳۰۰۰	
۱۱۹	الکثیر	۱۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۲۰	بنوتمیم	۴۰۰	۲۰۰۰	
۱۲۱	الدلائم	۱۰۰۰	۳۰۰۰	
۱۲۲	الجنابیں	۴۰۰	۱۰۰۰	

ahmadimuslim.de

۱۲۳	قبیلہ	۵۰۰	×	اس قبیلہ کا ہم معلوم نہیں بغداد کے قریب ہے
۱۲۴	الاجاقیہ	×	۳۰۰	
۱۲۵	الکرومہ	۸۰۰	×	
۱۲۶	البیات	۶۰۰	×	

قبائل صحرائے عیسیٰ وبغداد وعرفہ والبیرہ وماردین

۱۲۷	العبید	۲۰۰۰	×	اس قبیلہ کی چار شاخیں ہیں۔ البو شعیر البو احمد۔ البو طلاق۔ البو دیہ۔ یہ لوگ بغداد و موصل میں رہتے ہیں۔ انکے پاس بندوق نہیں ہے
۱۲۸	حلاق	۲۰۰۰	×	موصل اور ماردین میں رہتے ہیں۔
۱۲۹	شمار	۱۲۰۰	۲۰۰۰	ان کے شیخ فارس الجربہ ہیں۔
۱۳۰	الصلاح	۱۰۰۰	۲۰۰۰	شمار کی ایک شاخ ہے۔
۱۳۱	العقیدہ	۸۰۰	۲۰۰۰	
۱۳۲	البقارہ	۵۰۰	۱۰۰۰	
۱۳۳	البوشعبان	۲۰۰	۵۰۰	
۱۳۴	الافادیرہ	×	×	
۱۳۵	الزالدہ	۱۲۰۰	۲۰۰۰	
۱۳۶	البومعمد	۲۰۰	۵۰۰	
۱۳۷	بنوسعید	۱۵۰۰	۳۰۰۰	

قبائل طائف

۱۳۸	المولید	۸۰۰	×
۱۳۹	الحدید	×	۲۰۰۰
۱۴۰	الغدان	۴۰۰۰	۸۰۰۰
۱۴۱	ابن ہدل	۱۰۰۰	۳۰۰۰
۱۴۲	ابن اسباعہ	۱۰۰۰	۱۵۰۰
۱۴۳	الفاضل	×	۵۰۰
۱۴۴	العمارہ	×	۵۰۰
۱۴۵	ولد علی	۲۰۰۰	۲۰۰۰
۱۴۶	السوالہ	۵۰۰	۱۰۰۰
۱۴۷	الشاہان	۱۰۰	۱۰۰۰
۱۴۸	عبداللہ	۳۰۰	۵۰۰
۱۴۹	الرولہ	۱۵۰۰	×
۱۵۰	السرویہ	۵۰۰	×
۱۵۱	بنوصخر	۵۰۰	۲۰۰۰
۱۵۲	السرحان	۵۰۰	۱۰۰۰
۱۵۳	العیسیٰ	۸۰۰	۱۵۰۰

مندرجہ بالا آرٹیکل گوشت اعداد کی تحقیق سے مالامال ہے اور گویوں بے انتہا خشک مضمون ہے مگر فوائد کے لحاظ سے اور خاصکر اس خیال سے کہ عرب کی جمہوری حالت اب بھی تقریباً ویسی ہی ہے۔ یہ تعداد زمانہ حال کی تحقیقات سے زیادہ فرق نہیں رکھتا ہے۔ میرے خیال میں بوجہ ترکیب در ترجمہ کے بہت سی ضروری باتیں رہ گئی ہیں مگر یہ ایک ایسی مجبوری ہے کہ باانصاف ناظرین بہت خوشی سے معاف کر دینگے اور ہماری اس نئے مترجم کا حوصلہ بڑھائیں گے ایڈیٹر المشرق

آمین بالجہر

گزشتہ سے پیوستہ

اسی طرح سے امام شافعیؒ نے بھی کہا ہے جو ناظرین مناقب الشافعی للامام الرازی پر مخفی نہیں۔ اس عبارت ہی کو دیکھکر بخاری کی حدیث کو جو ایک صحابی کا فعل ہے ناکافی بتلاتے ہیں۔ ہاں جناب اگر حدیث صحیح آمین بالجہر میں کوئی نہ ہوتی تو فعل صحابی بھی لائق حجت نہ ہوتا۔ میں نے توسات احادیث فی باب آمین بالجہر نقل کیا تھا۔ بعد کو ضمناً بخاری کی حدیث اور ترمذی کی تہوڑی عبارت جس میں مکتوب ہے کہ اکثر صحابہ۔ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر تہا۔ نقل کر دیا تہا۔ عربی عبارت ترمذی کی یہ ہے۔ بہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق

غرضیکہ ہمارا احادیث صحیحہ کے بعد آپ جیسے مقلدین کو سمجھانے کے لیے ترمذیؒ اور مذہب کو بیان کر دینا جو احادیث صحیحہ کے مطابق ہو کسی طرح مضر نہیں۔ ہاں البتہ آپ کا ایک بھی صحیح حدیث آمین بالسر نہ رکھکر اقوالات سے اپنے مدعا کو ثابت کرنا سخت قبیح ہے اور کسی طرح قابل تمسک نہیں ہو سکتا کما قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی ارشاد الفحول

ahmadimuslim.de

در قولہ۔ خیر اگر ہم اسپر بھی اس بات کو تسلیم کر لیں کہ بخاری کی حدیث بوجہ فعل صحابی ہونے کے ناکافی ہے تو جناب صرف اس ایک کے ناکافی ہونے سے اور جو چند احادیث میں نے نقل کیا تھا وہ سب کیا ناکافی ہو جائیں گے۔ پھر آپنے کیوں یہ تحریر فرما دیا ہے کہ سب دلیلیں ناکافی ہیں کیا میں یہ کہنے کا مجاز ہوں کہ بر بنا عقل و دانش بایں لیاقت و اسطوع سے ٹالدینا یہ حیلہ جو الجھ کر کام کے نہیں۔ سیدھے سنبھلکا جواب پر مستعد ہو جائیے بحث پر آمادہ رہئے۔

(۱) مجتہد العصر نے ایک جگہ لکھا ہے حضرت کی آواز کو صف اول سنتی بعد سب کے سب آمین ملکر کہتے۔ یہ سراسر کذب بیانی اور افترا ہے کسی صحیح روائت سے ثابت نہیں (اور بایک صاحب حنفی مجتہد کہتے ہیں) حتی یسمع من یلیھا الصف الاولی سے آمین بالجہر نہیں ثابت ہوتی۔ (۲) اقول۔ جناب ہم بتلاتے ہیں کہ آپ کاذب جھوٹے بنے ہیں۔ ناظرین مہربانی فرما کر غور فرمائے کہ حدیث موجود ہے یا نہیں اور حدیث میں یہ سچ کا لفظ ہے یا نہیں اور یسمع کے معنی گو سمجھتے کے ہیں۔ ذرا آنکھ کھول کر دیکھو یا کسی سے اس کے معنی پوچھئے۔ اگر میرے دوست عربی نہیں سمجھ سکتے ہیں تو کسی عالم سے اس کا مطلب سمجھ لیں۔ وکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول (ابن ماجہ ابو داؤد)

عام معزز ناظرین کے لئے تاکہ سمجھ میں آجائے ترجمہ کئے دیتے ہیں اور چونکہ صاحب شجرہ بہت ہی کم فہم ہیں اسلئے سلیس اردو میں ترجمہ کرد کہلاتے ہیں۔ سنئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی ولا الضالین کے ساتھ آمین کہتے تھے۔ صف اول جب آپ کی پیاری آواز کو آمین کے ساتھ سنتی تھی پھر سب ملکر آمین کہتے تھے حتی کہ مسجد گونج جاتی تھی۔ کیوں عزیز دوست آپ مجھکو کاذب بتلاتے تھے اور یہ کہہ مارا تھا کہ یہ سراسر کذب بیانی افترا ہے۔ اب بتلائے کاذب کون ہے اور مفتری کون۔ اب کہئے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین اور یہ آپ کا کہنا بھی سراسر کذب اور بہتان ہے کہ کسی صحیح روائت سے آمین بالجہر ثابت نہیں باوجودیکہ پانچ چھ احادیث آپ دیکھ چکے ہیں۔ انشاء اللہ تعالے۔ اس مضمون میں بھی واضح ایک اور دو احادیث آخر میں چلکر نقل کئے دیتے ہیں اور مناسب ہے کہ آپ بھی آئندہ سے صرف آمین بالسر کے صحیح احادیث جن میں آمین بالسر کے کھلے الفاظ موجود ہوں استعاروں سے خالی ہوں اور خاکسار بھی احادیث صحیحہ نمبروار کتب احادیث وغیرہ سے نقل کرتا جاتا ہے جن میں آمین بالجہر الفاظ رفع اور کثرۃ وغیرہ رہینگے۔ پھر ان میں جرح قدح کے بعد دیکھینگے کہ احادیث صحیحہ در باب آمین بالجہر ہیں یا آمین بالسر۔ آپ یا آپ کا دوست بیچارہ شاعر اڈیٹر

اہل فقہ اس ہماری رائے پر ضرور توجہ کرے تاکہ فیصلہ ہو جائے اور تنازع مابین کو رفع ہو جائے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق ۔

(۳) مہربان من آپ جو اس فقرہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ بھی آپ کی تحریر کا جواب نہیں دیا۔ کتنا صریح جھوٹ ہے۔ آپ کی تحریر میں تھا ہی کیا۔ صرف اقوالات کا مجموعہ۔ رہا آپ نے جو ایک دو حدیث اپنے مضمون میں نقل کئے تھے وہ آمین بالجہر ہی کے ہیں وہ مجمل ہیں کتب احادیث میں۔ ان مجمل احادیث کے بعد ہی مفسر احادیث ہیں۔ جن سے بخوبی آمین بالجہر کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ مجمل احادیث کے بعد جو مفسر آمین بالجہر کے احادیث ہیں وہ اس بات کی کافی گواہی دیتے ہیں کہ مجمل جہر کے ساتھ متعلق ہیں نہیں تو کیا معنی ایک ہی کتاب میں اور ایک ہی باب میں ایک ہی صفحہ پر پہلے حدیث مجمل ہو دوسری حدیث مفسر میں جہر کا لفظ یا وہ الفاظ جو جہر کے لئے موضوع ہوں آجائیں جیسے لفظ رفع و کثرت وغیرہا۔ صاحب عقل و تمیز اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ آئت جو آپ نے نقل کی ہے وہ ہرگز آمین بالسر کے متعلق نہیں۔ کسی معتبر تفسیر سے آپ اس بات کو پہلے ثابت کیجئے کہ اس آئت کا شان نزول آمین بالسر کے حق میں ہے۔ ایسا فریب اور مغالطہ دہی عوام میں آپ ہی کا شیوہ ہے۔ اب آئندہ سے آپ بھی ایسی احادیث اور آیات پیش کیجئے جنہیں صراحت خفا کی ہو اور ہم بھی صریح و واضح احادیث نقل کرینگے۔ ہمارے پہلے مضمون آمین بالجہر میں تو پانچ چھ احادیث کھلے جہر۔ رفع۔ کثرت کے الفاظ کے ساتھ موجود تھے۔ یہ بات تو آپ کے شجرہ میں نہ تھی۔ بلکہ احادیث میں خفا یا سر کا لفظ ندارد ہی تھا۔ اور دو آپ کے شجرہ تا آمین کے پیش شدہ فتاووں اور اقوالات کی تردید تو ہمارے دو پیش شدہ اقوالات سے ہو گئی تھی ایک تو ترمذی کی حدیث کے بعد کی عبارت سے دوسرا امام حافظ ابن حجر عسقلانی کی عبارت سے۔ اب آپ بتلائے آپ نے ہمارے مضمون کی کیا تردید کی۔ آپ بیشک جواب سے قاصر رہے ہیں۔ ہاں البتہ ذٹلیات اور خالی واہیات سے مضمون کو لبریز کر دیا ہے۔ تمام جھوٹی رام کہانی کے بعد مجیب صاحب نے عجب طرح کی دو ایک جگہ تردید کی ہے ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ہمارے کہنے کو سچ مانیں کہ مجیب صاحب کو سخت ضرورت اس امر کی لاحق ہے کہ وہ ابھی کسی مدرسہ میں علم الادب نحو میر۔ صرف میر کی تعلیم پائیں اس کو عار نہ سمجھیں۔ کیا حضرات اور لے میرے معزز دوستو! یہ میں جناب پر بہتان باندھ رہا ہوں ہرگز نہیں۔ آپ کے اقوالات ملاحظہ ہوں (اہل فقہ) قولہ۔ سی ابن ماجہ میں ہے من عائشہ رضی اللہ عنہا الخ۔

(باقی آئندہ)

فتاوے

تصحیح - پرچہ ۱۲ ذی الحجہ میں جواب نمبر ۶۲ میں غلطی ہوئی اصل مسئلہ یوں سمجھنا چاہئے -

مسئلہ ۲ — ہندہ

بھتیجے ۲ بھتیجیاں ۲

ا ۔ ۱

کل مال دونوں بھتیجوں کا ہوگا اور بھتیجیاں محروم +

س نمبر ۱ - جمعہ کے دن فجر سے جمعہ کی اذان سے پیشتر اگر لین دین کئے تو کیسا ہے ؟ (عبد النعیم خان پٹھانپورہ باسم ضلع اکولہ برار)

ج نمبر ۱ - جمعہ کی اذان تک بیع شرا سب جائز ہے - اذان سنکر چھوڑ دینا چاہئے

س نمبر ۲ - جمعہ کی نماز کے وقت امام کے سامنے آہستہ اذان دینا یا کہ دور سے اذان دینا چاہئے جبکہ امام خطبہ پڑھانے کو کھڑا ہوتا ہے منبر پر - اور جمعہ کی اذان دو ہو یا ایک ہی کافی ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲ - ایک اذان پہلے اور ایک اذان خطبہ کیوقت چاہئے اور دونوں بلند آواز سے ہوں - اذان اسی لئے ہے کہ باہر کے لوگ سنکر آئیں -

س نمبر ۳ - اہلحدیث لوگ مسجد میں جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں حنفی لوگ آئے اور انہوں نے بھی اسی مسجد میں الگ جماعت کی اور نماز پڑھی اس حالت میں نماز کس کی درست ہوگی ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۳ - صورت مرقومہ میں جماعت اہلحدیث کی چونکہ مقدم ہے اس لئے انہی کی ہوئی حنفیوں نے بغاوت کی انکو حکم تھا کہ جماعت اولیٰ سے ملجائیں انہوں نے خلاف شریعت کیا -

س نمبر ۴ - کبھی لوگ اہلحدیثوں کو مسجد میں پکار کر آمین کہنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دوسری مسجد میں جاکر نماز پڑھا کرو ہماری نماز نہیں ہوتی تمہارے آمین پکار کر کہنے سے - اسحالت میں اہلحدیثوں کو کیا کرنا چاہئے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۴ - اس صورت میں اہلحدیث اسی مسجد میں نماز پڑھیں اور مانعین کو آمین کی احادیث اور حضرت پیر صاحب کی غنیۃ الطالبین دکھا دیں - اگر کسی طرح نہ مانیں تو قانونی چارہ جوئی کریں (رسالہ فتوحات اہلحدیث میں سب فیصلے درج ہیں ۲ر قیمت پر دفتر ہذا سے ملتا ہے)

س نمبر ۵ - نکاح ہونے کے پیشتر دولہا کے یہاں سے جو کچھ تحفہ دلہن کے گھر جاتا ہے کپڑے شیرنی وغیرہ تو اس تحفہ کے ساتھ دلہن کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ باجا بھی ہونا چاہئے اور دولہا کے باپ کا یہ کہنا تھا کہ نہیں ہونا چاہئے آخر مجبوراً وہ تحفہ باجے کے ساتھ بھیجا گیا - اس حالت میں گناہگار کون ہو سکتا ہے ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۵ - باجہ بجانے میں اس لئے گناہ ہے کہ ریاکاری اور فخر کا خیال ہوتا ہے - باجہ کے ساتھ بارات جو نکلتی ہے وہ بڑی نمود و شور اور کر و فر کے ساتھ دکھا دا کرتی ہوئی جاتی ہے اس لئے باجہ وغیرہ سامان ریاکاری منع ہیں لیکن اگر کسی کی نیت ایسی نہ ہو تو باجہ کا ثبوت فی الجملہ ملتا بھی ہے مشکوۃ باب اعلان النکاح میں بھی ہے پس صورت مرقومہ میں جسکی نیت ریا اور فخر و مباہات کی ہوگی وہی گناہگار ہوگا (۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۶ - مقام ملو ضلع لودھانہ میں ایک فقیرانہ تکیہ ہے جس میں اکثر فقیر اگر چہ کہ نماز کی راستہ بالکل نہیں گئے ہیں بھنگ وچرس پیا کرتے ہیں اور اس جگہ اکثر فقیروں اور گاؤں کے مردہ لوگوں کی قبریں کچی و پختہ بنی ہوئی ہیں اور اس جگہ عید نماز اکثر گذاری جاتی ہے اور امام گاہ کے سامنے دو پختہ قبریں بطور خانقاہ کے نظر آتی ہیں اور بالکل نزدیک ہیں - کیا ایسی جگہ میں نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟ (مہر علی شاہ سید ملو ضلع لودھانہ)

ج نمبر ۶ - حدیث شریف میں ہے کہ قبروں میں نماز جائز نہیں پس نماز پڑھتے ہوئے اگر قبریں سامنے آتی ہیں تو نماز جائز نہیں اور اگر کسی دیوار وغیرہ کی اوٹ میں ہیں تو جائز ہے - قبر اگر کسی عمارت چاردیواری کے اندر ہو - تو مستور سمجھی جائیگی - اور ممانعت نہ ہوگی - واللہ اعلم عند اللہ +

س نمبر ۷ - زمانہ دراز سے جو مکتب نشینی لڑکوں کا چلا آتا ہے اور اس مکتب نشینی کیوقت میں جس شخص کو خدا وند کریم نے توفیق دیا ہے وہ خوشی سے لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں علی ہذا القیاس ختنہ کرنے کیوقت بھی لوگ کھانا کھلاتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں تو ان دونوں کا کھانا کھلانا اور شیرینی تقسیم کرنا کیسا ہے ؟ (حاجی الطاف حسین بنیا پوکھر روڈ نمبر ۳۳ کلکتہ خریدار ۱۰۲۶)

ج نمبر ۷ - ختم قرآن کی دعوتیں تو صحابہ نے کی تھیں اس لئے مکتب نشینی کے وقت بھی بطور خوشی کے کچھ کھلانا اسی میں داخل ہے کیونکہ یہ بھی بیاجہ قرآن ہے وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ختنہ کی دعوت بھی کوئی شخص بغیر ریا اور فخر و مباہات کے کرے تو جائز ہے - نیل الاوطار میں علامہ شوکانی نے جائز دعوتوں میں دعوت ختنہ کو بھی شمار کیا ہے اگرچہ دیگر کی طرح کوئی سنت مؤکدہ نہیں لیکن جائز ہے - ۲ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ +

آٹا پیسنے کی آہنی مشین اور کماد پیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں -

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

میسور میں آجکل دو صوفی پارٹیوں کی (نقشبندیوں اور قادریوں) میں بڑی زور کا دنگل ہو رہا ہے (مفصل آئندہ)

پٹنہ کے مقدمہ میں بھی ہائی کورٹ کلکتہ میں اہلحدیثوں کو فتح ہوئی الحمد للہ (مفصل آئندہ)

امرتسر میں آجکل انتخاب کمیٹی ہونے والا ہے۔ اہلِ ممبروں کے برخلاف زور شور کے اشتہارات نکل رہے ہیں جنہیں انکی سستی غفلت کے رونے روئے جاتے ہیں (واقع میں مسلمانوں جیسی خود مطلب اور غافل قوم دنیا میں نہ ہوگی)۔

گذشتہ ہفتہ شہر مدراس میں بوجہ شدت سرما کثرت سے بچے ہلاک ہو رہے ہیں۔

لاہور کے ایک مقبول ہندو ٹھیکیدار نے جزیرہ فیجی کے سرکاری ایجنٹ مقیم کلکتہ کی فرمائش پر پنجاب سے بہت سے قلی بھرتی کئے تھے۔ مگر بعد میں ایجنٹ مذکور کے مقررہ تعداد سے کم قلی منظور کرنے پر ٹھیکیدار نے آسپر ۳۲ ہزار روپے ہرجانہ کی نالش کردی۔ ۸ جنوری ۱۹۰۸ء کو عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے انکے حق میں فیصلہ سنایا۔ اور ایجنٹ پر ۲۳ ہزار روپے کا دعوے مع خرچہ ڈگری کیا۔

جبلپور اور الہ آباد کے درمیان گذشتہ ہفتہ ڈاک گاڑی میں آگ لگجانے سے بولو کے چند خچر جل مرے۔

کرنسی آفس رنگون کی چھت ۹ ماہ حال کو دفعۃً بیٹھ گئی مگر غنیمت ہے کہ کسی جان کا نقصان نہؔ ہوا۔

ہفتہ مختتمہ ۴ ماہ حال میں ۲۶۱۸ طاعونی اموات حسب تفصیل ذیل ہوئیں:۔ احاطہ بمبئی ۵۸۸۔ بنگال ۳۵۴۔ صوبجات متحدہ ۵۱۱۔ مدراس ۱۳۸۔ برہما ۱۱۶۔ ممالک متوسط ۲۶۲۔ راجپوتانہ ۸۴۔ صوبہ سرحدی پنجاب ۱۴۔ صوبہ پنجاب کی تفصیل اموات ضلع وار حسب ذیل ہے:۔

حصار ۱۳۔ رہتک ۴۱۔ گوڑگانوہ ۳۶۔ کرنال ۱۴۔ انبالہ ۴۔ ہوشیارپور ۹۔ لودہانہ ۸۔ فیروزپور ۹۔ منٹگمری ۱۲۔ لاہور ۱۔ امرتسر ۱۔ سیالکوٹ ۱۔ جہلم ۲۲۔ لائلپور ۹۔ ریاست پٹیالہ ۳۲۔ مالیر کوٹلہ ۲۔ میزان ۲۱۱۔ میزان ہفتہ سابقہ ۲۵۱۔ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی میزان (۲۸۸۶)۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ سر ڈینزل ایبٹسن لفٹنٹ گورنر پنجاب نے خرابی صحت کی وجہ سے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا اور اپنے جانشین کو چارج دے کر بہت جلد بغرض علاج روانہ ولایت ہونگے۔ خیال ہے کہ سر لوئی ڈین انکی جگہ لفٹنٹ گورنر مقرر ہو گئے۔

افواہ ہے کہ حضور ویسرائے اپنی صاحبزادی کی شادی میں شریک ہونے کے لئے چند ہفتوں کے لئے ولایت تشریف لیجائینگے اور اُن کی عدم موجودگی میں غالباً مسٹر ہاؤس پریذیڈنٹ کمیشن تعلیم اختیارات انکی جگہ کام کریں گے۔

آئندہ ایام ایسٹر میں غالباً بمقام الہ آباد حامیان کانگرس کا ایک بڑا جلسہ ہوگا جسمیں اُس کے آئندہ طریق کارروائی اجلاس وغیرہ کی نسبت ضوابط و قوانین وضع کئے جائیں گے۔

ویلیو پے ایبل پوسٹ کے طریق کو ہندوستان اور انگلستان کے مابین رواج دینے کی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔ مگر اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے یورپین تاجر اسکی مخالفت کرینگے۔

بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ کی آرائش اور تزئین کے لئے سلطان المعظم نے جیب خاص سے مناسب رقم منظور فرمائی۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار یاددہانی سے بالآخر خدیو مکرم نے اس طرف توجہ مبذول کی ہے اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مکہ معظمہ کی پرائیویٹ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ سے اس طرف بھی تعمیر لائن کا کام شروع ہوگیا ہے۔

افسوس کہ ۱۳ دسمبر سے حجاز میں ہیضہ سے ۶۰ کیس ہوئے اور ۱۲۹۰ آدمی ہلاک ہوئے اور ۵ سے ۹ جنوری تک مکہ معظمہ میں ۳۷۳ اموات ابھی اور ہوئے۔ ۱۲ جنوری کو قسطنطنیہ میں بھی ۳ مہلک واردات ہوئیں۔

مراکو کے سلطان نے فرانس اور اسپین کو اجازت تجارت دیکھنے کے لئے ہتھیار دیدیا ہے (ان کی ضعف کی دلیل ہے)۔

سلطان المعظم نے سلطان زنگبار کو قسطنطنیہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوتے وقت اوّل درجہ کا مرصّع عثمانی تمغہ مرحمت فرمایا اور اُن کے پرائیویٹ سکرٹری علی آفندی کو چوتھے درجہ کا مجیدی تمغہ عنایت کیا۔

اٹلی کے اُن مصیبت زدوں کو جو گذشتہ زلزلے کی زد میں آکر بے خانماں ہوگئے حضرت سلطان المعظم نے چالیس لاکھ فرانک مرحمت فرمائے جو خاص خزانچی نے اطالین سفارتخانہ کو پہنچا دئے تاکہ اُن مصیبت زدوں کے امداد فنڈ میں پہنچا دئے جائیں۔

ایک ہزار فوجی جوان ترکی فوج میں حجاز ریلوے لائن پر اور روانہ کئے گئے تاکہ پیادوں کی جگہ کام کریں اور موجودہ تعداد کام کرنیوالوں کی کم ہوجائے اور ٹائن جیب خاص سے ہر ایک کو ماہوار دیا جائیگا۔

موضع ساہجوال ضلع دوسکا میں ایک شخص مسمی سنتا مسلمان ہوا نور محمد نام رکھا گیا۔ امیر صاحب کابل سفر یورپ کا ارادہ رکھتے ہیں (العلم عند اللہ)

فہرست

کتب فروختنی اہلحدیث امرتسر پنجاب

تفسیر ثنائی اُردو

پوری کیفیت اس
ہندوستان کے مختلف حصوں
سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن معہ ترجمہ با محاورہ
کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے
نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے
ہیں ایسے کہ پڑھ دیکھ۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست
دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی
بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری
تفسیر سات جلد میں ہے جن سے پانچ جلدیں موجود ہیں چھٹی جلد زیر
طبع ہے۔

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲/
" دوئم " آل عمران و نساء " ۱۲/
" سوئم " مائدہ۔ انعام۔ اعراف " ۱۲/
" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲/
" پنجم " فرقان تک " ۱۲/

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ۔ پنجاب لنڈن
بنگال اور انگلستان کے فیصلے اہلحدیثوں
کی تائید میں۔ قیمت ۴/

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی چکڑالوی کے رسالہ نماز
کا کامل جواب۔ قیمت ۲/

تعادی بیگان اور نیوگ

آریوں کی تردید کے لئے یہ مختصر سا
رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱/

کتب ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ ہر صفحہ کے تین کالموں میں
تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق
مع قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ
ہے۔ قیمت ۱۲/ محصولڈاک عہ/

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے
اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع
سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں انکا مفصل اور مکمل جواب قابل دید ہے قیمت ۸/

ترک اسلام

ہاشہ دہرمپال نو آریہ (سابق عبدالغفور) کے رسالہ ترک اسلام
کا معقول اور مفصل جواب۔ قیمت ۶/

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دہرمپال) نہایت
عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵/　　جلد دوم قیمت ۶/
جلد سوم " ۵/　　جلد چہارم " ۵/
چاروں جلدوں کی قیمت ۱۲/ محصولڈاک علاوہ

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۱۰ء میں بمقام
نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا
نہایت عمدہ۔ قیمت ۶/

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو
خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ کر کامیاب ہو سکے
نامی گرامی علماء کا پسند کیا ہوا۔ قیمت ۶/

آیات متشابہات

جملہ تفسیر اور آیات متشابہات کی
تحقیق۔ قیمت ۲/

پتہ:- منیجر مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

حسب الحکم مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. 92-352)

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۱۳ جلد ۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگی +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	سے
رؤسا و جاگیرداران سے ..	للعہ
عام خریداروں سے ..	۲ ۱۲
ششماہی ..	۱ ۸
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر آنی چاہیئے۔

امرتسر۔ مورخہ ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

وصیت ثنائی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کو دو روز بھی بغیر وصیت نہیں رہنا چاہیئے اس لحاظ سے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جو کچھ اپنے اور اپنے مال کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو لکھ رکھے۔ اگرچہ میں نے بھی اس حدیث کے مطابق اپنی وصیت لکھی ہوئی ہے تاہم اُس میں سے جتنا حصہ پبلک اہل اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُسکو عام طور پر شائع کروں۔

امرتسر میں مولوی حبیب اللہ صاحب۔ مولوی عبد العلی صاحب قاری اور مولوی رُسل بابا صاحب مرحومین کے بعد باوجود اُن کی اولاد ہونے کے اُنکے کتب خانوں سے جو بے دردی ہوئی ہے وہ اہالی امرتسر سے مخفی نہیں۔ در اصل یہ بات بہت ہی قابل غور ہے کہ علما کس درد سے اپنی تمام ضروریات کو کاٹکر کتاب خریدتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ علما کو اتنی آمدن نہیں کہ اُنکی حاجات کو پورا کر کے اُنکی علمی سامان کو بھی کافی ہو سکے۔ اس لئے میں اِن مرحومین کے کتب خانوں کو جب یاد کرتا ہوں تو میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔

اِن واقعات سے میں نے جو سبق حاصل کیا ہے یہ ہے کہ علماء کو چاہیئے کہ اور نہیں تو اپنے کتب خانوں کو (جسقدر بھی ہوں) وقف کر دیں جسکی پہلی نظیر اس کی میں نے قایم کی ہے۔ کہ اپنی کل کتابیں متعلقہ (تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ صرف و نحو۔ منطق۔ فلسفہ۔ تاریخ۔ مناظرہ۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو وغیرہ سب کی سب) وقف کر دی ہیں۔ میں بحیثیت متولی اُنکو استعمال کرتا ہوں اور میری اولاد میں خدا کسی کو تعلیم و تصنیف وغیرہ اشتغال علمیہ کے لائق کرے۔ تو وہ بھی بحیثیت متولی اُنکو استعمال میں لانیکا مجاز ہوگا۔ بحیثیت مالک انتقال بیع۔ ہبہ۔ رہن وغیرہ کرنیکا اُس کو اختیار نہ ہوگا۔ بلکہ آج سے بعد بھی جو کتاب خریدوں وہ بھی اسی وقف میں شامل ہوگی۔ یہ وصیت نہیں کہ اسکے متعلق بعد انتقال تمام متروکہ مال سے ثلث کی نسبت سمجھی جائے بلکہ یہ وقف ہے۔

اور اگر (خدا نخواستہ) میری اولاد میں کوئی ایسا نہو جو اشتغال علمیہ کو جاری رکھ سکے تو کل کتابیں مدارس عربیہ (مدرسہ دیوبند۔ سہارنپور۔ مدرسہ ندوۃ العلماء۔ مدرسہ نعمانیہ لاہور۔ مدرسہ احمدیہ آرہ) میں حصہ رسدی[1] تقسیم کر دیجائیں۔

[1] حصہ رسدی سے مراد یہ ہے کہ جیسی جہاں ضرورت زیادہ ہوگی اُسی قدر وہاں کا حق زیادہ ہوگا (منہ)

میرے احباب میں سے جو زندہ ہوں انکا فرض ہوگا کہ میری اس وقف کو نافذ کرائیں اور ان مدارس کے مہتمموں کا حق ہوگا کہ وہ رسیدی دیتے اپنے مدرسے کیلئے دعویٰ کریں باقی کتب فرہنگی وغیرہ اسباب ایکے کا ایسی کوئی ہیں سے اپنی کاپی میں وصیت لکھی ہوئی ہے وہ چونکہ پبلک سے متعلق نہیں اسلئے اُس کا شائع کرنا ضروری نہیں نیز یہ وصیت ہے اسکی تاریخ کسی اسمیں محو و اثبات اور تبدیلی بھی جائز ہے *

(ابوالوفاء)

مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور

کتاب تقویۃ الایمان

(از شیخ احمد اللہ صاحب متخلص بہ احقر دہلوی)

حضرات ناظرین سے عموماً اور علم دوست حضرات شائقین تواریخ سے خصوصاً مخفی نہیں ہے یا نہیں ہوگا کہ جو سلاطین اسلام اس پرتوجہ ہی ہند کے فاتح تھے انکا مذہب حنفی تھا کون حنفی مذہب جسکی بدولت یہ تعزیہ پرست اور گور پرست ہیں یا جس کے معتقد یہ پیٹ کے بندے نیم ملاء اور مفتوعی پیرزادے ہیں ؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہ حنفی مذہب تھا جس کے بانی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اسلام کا مظہر توحید ایزدی کا منبع - شرک و بدعت سے دور - کفر و الحاد سے متنفر جسکا نمونہ آج بھی حضرات علمائے دیوبند - گنگوہ - سہارنپور وغیرہ موجود ہیں غرض ایسی حالت میں چاہئے تو یہ تھا کہ حنفی مذہب بوجہ شاہی مذہب ہونے کے فتوحات ملکی کے دوش بدوش نہایت خوش اسلوبی سے ترقی پاتا اور عرب کی خالص و نتھری ہوئی توحید کا حقیقی جھنڈا ہند کی اوہام پرستی و بت پرستی کو قطعاً نیست و نابود کر کے لہراتا اور پھریرے مارتا نظر آتا - اسلام پاک کے آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں سے ظلمات کفر و شرک بالکل دور ہو جاتے - برعکس اسکی اسلامی توحید پر یا یوں کہئیے کہ حنفی مذہب پر ہند کے دیوتاؤں اور دیویوں کا غلبہ ہو گیا - مسلمانوں پر ہنود کا منتر اثر کر گیا - ہند کی بت پرستی کا کمزور جن توحید عرب پر مسلط ہو گیا - مذہب ہنود کی تمام وہ رسمیں جو اہل اسلام کے خواب و خیال میں بھی کبھی نہ گذری تھیں - جو پاک اسلام کے نزدیک حقیقتاً کفر و شرک تھیں اسلام میں داخل ہو گئیں - آہ سہ

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا * نشاں جسکا اقصائے عالم میں پہونچا

مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا * نہ عمان میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا

کئیے پے سپر جس نے ساتوں سمندر

وہ ڈوبا دہانہ میں گنگا کے آکر

پاک اسلام گنگا کے دہانہ میں کس طرح ڈوبا کیا مذہب ہنود کے مقابلہ میں کمزور ثابت ہوا کیا اسلام کا کوئی عالم ہندی پانڈے سے مباحثہ مذہبی میں ہار گیا یا انکی زبان ہندو کی یا ہندو دہرم کی کوئی خاص بات مسلمانوں کو پسند آگئی - ابھی استغفر اللہ یہ کوئی بات بھی نہیں ہوئی - پھر ہوا کیا ؟ سنیئے اس ہند میں شاہان اسلام کا ورود صرف بغرض فتوحات و ملک گیری تھا وہ ہرگز ہرگز اشاعت مذہب کا خیال ساتھ لیکر یہاں نہیں آئے تھے اور نہ بعد ہی میں انکی اس طرف توجہ ہوئی وہ جس خیال اور جس دہن میں آئے تھے اسی میں غافل رہے - اس طرف اسلام نے ہندو دہرم سے یا بالفاظ دیگر مسلمانوں نے ہنود سے بغلگیر ہو کر انکی اکثر رسوم کو اسلامی رنگ میں رنگ کر معمول بنایا حتیٰ کہ انکو عین اسلام سمجھ لیا تاہم اورنگ زیب مرحوم کے دور تک اسلام پاک کی حقیقی تابانی کچھ کچھ اپنا جلوہ دکھلاتی رہی - عالمگیر کے بعد جب اور سلاطین کا دور آیا تو ان کے وقت میں پاک اسلام کے آفتاب پر سحاب ظلمات چھا گیا کفر و شرک کی گھنگھور گھٹا نے اسلام کی نورانی شعاعوں کو ہندوستان کی سرزمین پر پھیلنے سے روکدیا - مسلمانوں کو قلوب میں ہندی صنموں نے گھر کر لیا - اسلام کا مقصد محض خدا پرستی تھا اسلام کا اصل اصول پاک کلمہ شہادت ظاہری الفاظ کے ساتھ زبان پر رہ گیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب دلوں سے محو ہو گیا - بجائے خدا پرستی کے مسلمانوں میں اوہام پرستی کی دہوم ہو گئی غرضکہ ہنود کی بغلگیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر ہنود میں بت پرستی تھی تو ان مسلمانوں میں قبر پرستی پیر پرستی مدار پرستی سالار پرستی - تعزیہ پرستی - جھنڈا پرستی - چھڑی پرستی چبوترا پرستی وغیرہ گھس پڑی - اگر ہنود کالی جی کا بکرا کیا کرتے تھے تو مسلمانوں نے شیخ سدو کا بکرا مقرر کیا - اگر ہنود کسی دیوتا کے نام پر بھینس قربان کیا کرتے تھے تو انہوں نے سید احمد کبیر کی گائے مقرر کی - اگر ہنود کے یہاں قسم قسم کے تیرتھ اور جاترا موجود تھے جنپر نوع بنوع کے میلہ ہوتے تھے تو ان بدنام کنندہ اسلام نے بھی کلیر پور دماند صاحب کے میلے قائم کئے اگر ہندو دہرم میں گنگا جمنا تیرتھ تھے تو ان مسلمانوں نے بزرگوں کے مقابر کو تیرتھ بنایا - اگر ہنود اپنے بزرگوں کا شرادھ کرتے اور پنڈ دیتے تھے تو ان نام کے مسلمانوں نے بزرگوں کے عرس برسی ششماہی وغیرہ کی فاتحہ مقرر کی - اگر ہنود جنم کنہیا کا سوانگ ہر سال نکالتے ہیں تو ان محبان اسلام نے تعزیہ داری شروع کی - اگر ہنود کے یہاں کتھا کہلانا باعث مکت نجات ہے تو ان مسلمانوں نے صرف مجلس میلاد

ahmadimuslim.de

کے انعقاد کو باعث بخشش سمجھ لیا۔ الحاصل یہ کہ ہنود کی تمام رسوم کو قدرے تغیر و تصرف سے اسلام میں داخل کر کے عین اسلام سمجھ لیا۔ کوئی مولوی ملا ایسا نہ تھا جو ان رسوم کی علانیہ تردید کرتا۔ نیم ملا ملانوں کا زور تھا وہ بھی مزے سے قورمہ پلاؤ اڑاتے تھے جو عام پسند مسائل بتاتے تھے تو مسلمانوں کے قلوب سے اسلام و قرآن نیز بانی اسلام خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کی عزت و عظمت بالکل جاتی رہی تھی آیات قرآنی کی تضحیک اور حدیث نبوی کی تحقیر کی گرم بازاری تھی۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ امرد پرستی تو معمولی باتیں تھیں۔ تصوف کی اگر ہستی تھی تو ڈھولوں اور گویوں کے طبلہ و سارنگی میں۔ اگر فقیری کسی چیز کا نام تھا تو وہی مقابر و مزارات پر قوالوں کی آواز پر ناچنے کودنے اور گتیں بھرنے کا۔ نماز روزہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ مساجد کی عزت ایک قمار خانہ یا میکدہ سے زیادہ نہ تھی خلاصہ یہ کہ ہنود کی محبت و دوستی نے مسلمانوں سے اسلام کو جدا کر دیا تھا انکے دل ہنود کی باتوں میں مستغرق ہو گئے تھے۔ اکبر وغیرہ کے زمانہ میں جو حالت مسلمانوں کی تھی اس سے بچہ بچہ واقف ہے۔ اکبر کو اسلام سے کچھ بھی واسطہ نہ تھا صرف نام اسکا مسلمانی تھا ورنہ اسلام سے اسکو کچھ سروکار نہ تھا۔ ہنود کے صنموں کی عزت اس کے دل میں اتنی قدر تھی جتنی کہ ایک برہمن کو ہونی چاہیے قریب قریب یہی حالت دوسرے مسلمانوں کی تھی یہ دور مسلمانوں کا گذشتہ ادوار سے بھی نہایت زبون تھا۔ ہاں البتہ اسی دور میں جب تنزل اسلام کی حد ہو گئی تمام مسلمان حقیقتاً ہندو ہو گئے ظاہری صورتیں بھی مسلمانی نہ رہیں تو بحکم ایزدی علماء کا ایک جلیل القدر خاندان دہلی کے ایک گوشہ میں چمکا۔ پھر بھی وہ کچھ ایسا دبا ہوا تھا کہ بجز معمولی مسائل بتلانے کے اصلاح رسوم کی طرف قطعاً متوجہ نہ تھا آخر الحمد للہ کہ اسی خاندان کے ایک جلیل القدر بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی اور جناب نے قرآن شریف کا ترجمہ ملک کی عام زبان فارسی میں کر دیا تاکہ ہر فرد بشر اس سے مستفید ہو اسکو دیکھکر اپنے عقاید درست کرے اف آفت بپا ہو گئی۔ نیم ملانے جہلا کو بڑکانے لگے کیونکہ اصلاح عقاید میں انکی روٹیاں جاتی تھیں۔ کفر کے فتوے دیئے عوام الناس کو شاہ صاحب کے قتل پر آمادہ کیا اپنے تمام کوششوں کو شاہ صاحب کی مخالفت میں صرف کیا مگر ہوا وہی جو منظور خدا تھا۔ شاہ عبد العزیز صاحب اس شورا شوری اور فتنہ انگیزی کو دیکھ چکے تھے خاموشی سے اپنے فرائض کو انجام دیتے رہے بادشاہ کی طرف سے انکی وہ عزت نہ تھی جسکے کہ بوجہ علم و فضل کے وہ مستحق تھے نیم ملانے بادشاہ کے منظور و مقرب خاص تھے۔ اب لیجئے غیرت حق کو حرکت ہوئی اور ہمارے پیارے شہید کا دور آیا۔ عادۃ اللہ جاری ہے کہ جب عالم میں کفر و شرک کی گھٹا سلطنت کرتی ہے تو خداوند کریم اپنا کوئی مقبول بندہ اصلاح خلائق کیواسطے مبعوث کرتا ہے چونکہ یہاں بھی کفر و شرک کی حد ہو چکی تھی قلوب المومنین میں ہنود کی رسوم پیوستہ ہو گئی تھیں اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ گیا تھا کہ اللہ جل شانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنا ایک مقبول بندہ مصداق بحدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ ہجری کو پیدا کیا جو ۱۶ برس کی عمر میں تمام ظاہری اور باطنی علوم کا ایک جلیل القدر فاضل اور مجتہد وقت ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کیواسطے کھڑا ہو گیا۔ یہ وہی مقبول بندہ ہے جسکا نامی اسم گرامی زیب عنوان "مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ" ہے اس ذات اس کا لفظ خلاف ادب ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ جناب) نے اس چھوٹی سے عمر میں نہ صرف علوم ظاہری و باطنی کو حاصل کیا ہاں آپنے فن سپاہ گری وغیرہ کو بھی کما حقہ سیکھا۔ الحاصل اس نازک وقت میں جبکہ ایک ادنی مسلمان سے لیکر وہ لوگ بھی جو اپنے کو ظل اللہ کہلانا فخر سمجھتے تھے نبی اسلام کو چھوڑ کر اسلامی توحید سے منہ موڑ کر اصنام ہند سے رشتہ الفت جوڑ کر خدائے واحد کی پرستش کے سلاسل کو توڑ کر اپنی قسمتوں کو پھوڑ کر پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ جھنڈا و چبوترا پرستی مردم پرستی و امرد پرستی وغیرہ اوہام پرستیوں میں مشغول ہو چکے تھے۔ شرک و بدعت کی تاریکی اس پوتر بھومی ہند کے غریب الوطن مسلمانوں پر شل وبا کے مسلط ہو رہی تھی عرب کی پاکیزہ و نکھری ہوئی توحید میں تیرگی ہو رہی تھی۔ ہنود و اہل اسلام میں تمیز کرانے والی کوئی چیز بھی نظر نہ آتی تھی۔ کسی عالم فاضل کا یہ حوصلہ نہ تھا کہ وہ علانیہ اعلائے کلمۃ الحق کرتا مگر واہ اسمٰعیل! (خدا تمہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائیے)[1] اس شرک و بدعت کی تاریکی اور ظلمات میں توحید ایزدی کا چراغ روشن کرنا تیرا ہی کام تھا کیا کہنا تیرے حوصلہ و استقلال کا۔ کیا کہنا تیری ہمت و جرأت کا۔ واہ سبحان اللہ انسانی آواز تھی یا صدائے حق ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی + زمین ہند کی جس نے ساری ہلا دی

اللہ اللہ گویا پستوں میں ایک تہلکہ پڑ گیا۔ ہر ملا و پیر واویلا کرنے لگا۔ مصنوعی پیرزادوں اور صوفیوں میں ایک قیامت بپا ہو گئی کیونکہ انکی روٹیوں کا سہارا درہم برہم ہو گیا سینکڑوں نیم ملانے مقابلہ کے زعم میں سامنے آئے۔ مگر صدائے حق اور ہیبت حق کا کیا کر سکتے تھے۔ مرعوب ہو کر الٹے پاؤں دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے سینکڑوں دانت پیس پیس کر خون جگر کھانے لگے۔ صدہا اسمٰعیل کے قتل کے منصوبے کئے صدہا طرح کی گیدڑ بھبکیاں دی گئیں مگر یہاں کیا غم اور کیا ڈر تھا۔

[1] یارو! کہو آمین۔ دمنہ

ahmadimuslim.de

درحقیقت اس تاریکی کے زمانہ میں پیارے اسمٰعیل کی آواز نے وہی کام کیا جو کسی وقت میں تیغ فاروقی اور ذوالفقار حیدری نے کیا تھا۔

ہاں یاد رہے کہ اس تاریکی اور اندھیر کے مٹانے کیواسطے پیارے اسمٰعیل نے نہ صرف تیغ لسانی سے کام لیا بلکہ شمشیر قلم سے بھی مشرکین و مبتدعین کا قلع قمع کیا۔ لاریب پیارا اسمٰعیل آنحضرت کا سچا عاشق۔ توحید ایزدی میں سیرت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدا۔ وارفتہ تھا اسی جوش اور اسی دھن میں بالآخر پیارے اسمٰعیل نے بمقابلہ کفار شربت شہادت نوش فرما کر جنت الفردوس کا رستہ لیا۔ حضرات میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اگر ہندوستان میں وہ شہید سا سیف در مرتبہ پیدا ہوتا مسلمانوں کی اصلاح میں جان و مال نہ قربان کرتا تو آج ہند کے مسلمان بالکل ویسے ہی ہوتے جیسے کہ بعض مواضعات وقصبات وغیرہ میں ہنوز موجود ہیں جنکو صحیح کلمہ تک پڑھنا نہیں آتا ہے۔ تمام رسمیں ہنود کی ان میں جاری ہیں۔ شادی بیاہ وغیرہ میں بغیر شگن ساعت معلوم کئے اور برہمن سے پوچھے وہ کچھ کر ہی نہیں سکتے بلکہ برہمن سے کہلا دے تو قاضی کا پڑھایا نکاح بالکل کرو دیا وقعت یا کم از کم تمام مسلمان شرک و بدعت میں ہوتے۔ کوئی موحد توحید کا گیت گانے والا نظر نہ آتا۔ اگر ایک وقت مسجد میں جاکر آیات قرآنی نستعین کہہ آتے تو دوسرے وقت نہایت خلوص و بڑے اعتقاد سے قبروں کا طواف کرتے **یا علی مشکلکشا اور یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ** کے نعرہ لگاتے بزرگوں سے دعا و التجا کرتے۔ ہر وقت و ہر جگہ ان کو حاضر و ناظر سمجھتے۔ مگر الحمد للہ پیارے شہید کی آواز نے بڑا کام کیا مسلمانوں کو شرک و بدعت کے گڑھے سے بچا لیا۔ ہاں اب پھر کہونگا کہ یہ **شہید** ہی کا طفیل ہے جو آج ہندوستان میں اسلام کا آفتاب عالمتاب چمکتا ہوا نظر آرہا ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کرنیوالوں کے گروہ گروہ نظر آرہے ہیں بچہ بچہ کی زبان پر جاری ہے کہ ؎

خدا فرما چکا قرآں کے اندر + مرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں + کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا + بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا + یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

گو کہ مولانا شہید علیہ الرحمۃ کے قلمی جہاد کے کئی ایک نسخہ مطبوعہ خاص و عام ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور و مقبول مشرکین و مبتدعین کے دلوں میں ، سوا کر لگنے والی گنجینہ توحید و سنت ماحی شرک و بدعت مقوی اسلام و ایمان زیر عنوان کتاب تقویۃ الایمان ہے یہ کیسی کتاب ہے اسکی واسطے پیارے شہید کی تصنیف سے ہونا ہی کافی ضمانت ہے لیکن میں کسی قدر تشریح سے اس کتاب پر ریمارک کر کے مد عائے اصلی کو عرض کرونگا۔ ناظرین گھبرائیں نہیں۔

تقویۃ الایمان

پاک اسلام کے اعلی اصول کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پوری اور مکمل تفسیر ہے جس طرح کلمہ شریف کے دو حصے ہیں اسی طرح یہ نامی کتاب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ دوسرے حصے کا نام نامی تذکیر الاخوان ہے۔ اول حصہ میں لا الہ الا اللہ کے مطالب و معنے کو بالتوضیح و تصریح بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ ایک باب اور پانچ فصول پر ختم ہوا ہے (۱) باب میں شرک و توحید کی حقیقت کو بیان کرکے پہلی فصل میں شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیاں تحریر فرمائی ہیں اور پھر دوسری فصل سے لیکر پانچویں تک نمبروار شرک فی العلم۔ شرک فی التصرف۔ شرک فی العبادت۔ شرک فی العادت پر مدلل بحث کی ہے۔ اقسام شرک کو نہایت عمدہ پیرائے اور عام فہم سلیس اردو میں بتلایا ہے آیات کریمہ اور حدیث نبویہ کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے نہایت ہی آسان الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں کلمہ شریف کے دوسرے جز محمد رسول اللہ کی نہایت عمدہ اور مدلل تفسیر بیان کی ہے۔ اس حصہ میں سات فصلیں ہیں ان تمام فصول میں شہید علیہ الرحمہ نے شرک فی الرسالت یعنی بدعات و محدثات کی بیخ کنی کی ہے تمام رسوم مروجہ کے حسن و قبح کو بہت بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے چونکہ محمد رسول اللہ کو لا الہ الا اللہ سے مناسبت تامہ ہے اور کیوں نہ جبکہ آپ ہی توحید رب العزت کے حقیقی مظہر اور اشاعت کنندہ ہیں۔ اس لحاظ سے اس حصہ میں بھی شرک کی مذمت اور توحید کی خوبیوں کی چاشنی موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ کتاب شرک و بدعت کفر و الحاد کی جانی دشمن اور بیخ کن ہے اور توحید و سنت کی پوری حامی اور معاون ہے اسلام کا حقیقی فوٹو اور آئینہ ہے۔ ہاں ہاں اہل حق اور عاشقان توحید و سنت کیلئے تقویۃ الایمان کتاب کلید آخرت و مفتاح الجنۃ ہے اور اہل بدعت و ہوا کے حق میں باعث رنج و ملال اور ہلاکت ہے۔ جس طرح پیارے شہید کے مواعظ سے گھبرا کر اہل بدعت قبر پرست پیرزادے نیم ملانے چیختے چلاتے تھے اسی طرح اس کتاب کی اشاعت پر بھی بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور واویلا مچائی۔ اور کیوں نہ مچاتے اس کتاب کی بدولت ان مبتدعین و مشرکین کی روٹیوں اور عزت و عظمت میں خلل آگیا جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ان گور پرستوں و بدعتیوں کے افعال و اعمال پر لاحول پڑھتا ہوا توحید و سنت کا عاشق بنگیا۔ اکثر نیم ملانے اس کتاب کے جواب پر آمادہ ہوئے ناخنوں تک تو زور لگایا فتوے دیا کہ اس کتاب کا رکھنا اور پڑھنا دونوں کفر ہیں تاکہ

کسی طرح اس کتاب کا عالمگیر اثر اور عام مقبولیت مٹ جائے یا کم از کم اس کا زور گھٹ جائے مگر بحکم وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ روز بروز اس کی مقبولیت اور قوت تسخیر بڑھتی گئی۔ غرضیکہ جب ملانوں سے اس کتاب کا کوئی جواب نہیں ہو سکا اور ہوتا بھی کس بات کا کیا آیت و حدیث کا جواب لکھا جاتا۔ کتاب کو بجز آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے اور کسی کے کلام و اقوال سے کچھ واسطہ ہی نہیں ہے تو ان مبتدعین نے بقول کسے "خوئے بد را بہانہ بسیار" پیارے شہید پر نا جائز اتہاموں اور الزاموں کی بھرمار شروع کی کہ مصنف تقویۃ الایمان نے انبیاء و اولیاء کی تحقیر کی ہے بجہوت و بریت - انبیاء و اولیاء کو ایک ہی ساتھ ایک ہی میزان میں وزن کیا ہے - اثبات مدعا کیواسطے تقویۃ الایمان کی بعض عبارتیں بھی انتخاب کی لیکن ناظرین! انتخاب عبارت میں اہل بدعت نے ایسا ہی مغالطہ دیا ہے جیسے کہ کوئی کہتا پھرے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ - لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ - نماز مت پڑھو - قرآن نماز کو منع کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ - دیکھو قرآن کہتا ہے کہ مریم کا بیٹا مسیح (معاذ اللہ) خدا ہے۔ تاہم اپنے وقت میں خود پیارے شہید نے بعض مکاتیب میں اور نیز بعد ان کے محققین اہل حق زاد اللہ نے و کثّر اللہ امثالہم ان اتہاموں کا کماحقہ قلع قمع کر دیا ہے - اس قسم کے اتہامات کی تردید میں متعدد کتابیں تالیف ہو چکی ہیں منجملہ ان کے "دندان شکن" "ہدایت" "العجالة فی ازالة الازالة" "ایند گشپ" نامی کتابیں میرے پاس بھی موجود ہیں جن سے کماحقہ معلوم ہوتا ہے کہ ان گور پرستوں نے عوام الناس کے بہکانے اور ورغلانے میں کہاں تک دیانت اور انصاف سے کام لیا ہے۔

غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ میں نے اس مضمون میں دو دعوے کئے ہیں - اول یہ کہ قبل از مولانا شاہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے ہندو اہل ہند پر کفر و شرک کی تاریکی چھائی ہوئی تھی اہل اسلام نے کفار کی اکثر رسموں کو اسلام میں داخل کر کے نقش اسلام کو مٹا دیا تھا - ہنود کی تمام رسمیں مسلمانوں میں رائج ہو گئی تھیں - دوم یہ کہ مولانا شہید کی بدولت بفضل ایزد منان کفر و شرک کی کالی گھٹا دور ہوئی اور نیز اسلام چمکا۔ مسلمانوں سے ہنود کی رسمیں دور ہوئیں اور انکو اپنی غلطی معلوم ہوئی آج جو کچھ بھی اسلام اس ہند میں نظر آ رہا ہے وہ اسمٰعیل ہی کا طفیل ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ان دعووں کے ثبوت میں کوئی گواہ پیش کریں تاکہ دعوےٰ بلا دلیل مقدمہ مدعی کی آواز کانوں میں نہ آئے - نیز گواہ بھی کوئی معمولی نہوں - ہمارے اول گواہ عالیجناب آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خانصاحب مرحوم بانی مدرسۃ العلوم علی گڑھ کالج ہیں آپ اپنے لیکچر موسومہ اسلام میں (جو آپ نے یکم فروری ۱۸۸۴ء کو بمقام لاہور دیا ہے) فرماتے ہیں کہ:-

"ان کے ہاں شاید جناب مولوی اسماعیل صاحب کے زمانہ سے پیشتر ہندوؤں کی تمام رسمیں جاری تھیں" (مجموعہ لیکچر صفحہ ۲۶۱)

دوسرے گواہ جناب مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب المخاطب بہ شمس العلماء رحمۃ اللہ علیہ آپ اپنے اس لیکچر میں جو آپ نے اجلاس ہشتم محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۳ء علیگڈھ دیا تھا فرماتے ہیں کہ:-

"وہ سب سے بڑی اور سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ انشاء اللہ مقبول عند اللہ وہ خدمت تھی جو مولوی اسمٰعیل صاحب نے کی کہ انہوں نے اسلام کو شائبہ ہندویت سے پاک کرنا چاہا مگر ہندویت مدتوں کے اختلاط کی وجہ سے اسلام کے رگ و پے میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس مادہ فاسدہ کا اخراج آسان نہ تھا مولوی اسمٰعیل صاحب نے کسی قدر تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم اور اس قسم کی اور چند کتابیں لکھنے سے اور بہت کچھ خارشگاف وعظوں سے مسلمانوں کو جلاب دیا - جلاب تھا کڑوا اور کڑوا اکثروں نے تو پیتے ساتھ اگل دیا بعض پیتے تو پی گئے مگر ان کی چھاتی پر دھرا رہا اور بعض کو راس بھی آیا" (مجموعہ لیکچر صفحہ ۱۹)

یہ گواہ کیسے ہیں اور یہ گواہی کیسی ہے - ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کسی تشریح یا توضیح کی ضرورت نہیں - ہمارا مدعا کماحقہ ثابت ہوا اس میں شک نہیں کہ ناظرین اس طول عبارت سے گھبرا گئے ہونگے اور ممکن ہے کہ انکا کوئی قیمتی وقت بھی ضائع ہوا ہو مگر اس کے ساتھ ہی ان پر یہ بات بالضرور روشن ہوگئی ہوگی کہ مولانا شہید علیہ الرحمۃ کس پائے کے بزرگ تھے آیا مثل انبیاء بنی اسرائیل تھے یا نہیں اور آواز اسمٰعیل سے پیشتر مسلمانان ہند کی کیا حالت تھی - اسمٰعیل کی زبان و قلم نے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا - تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے اور اہل اسلام کے حق میں کس چیز کا حکم رکھتی ہے - مشرکین و مبتدعین نے پیارے اسمٰعیل کی جانکاہ محنتوں اور کوششوں کا کیا صلہ دیا - ہاں پیارے شہید کی آواز اور کتاب تقویۃ الایمان سے کیا سبق حاصل کیا - آہ ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است ÷ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

آخر یہ مشرکین مدعی اسلام مولانا مرحوم سے کیوں نہ مستفیض ہوئے - مولانا کے فیض سے کیوں محروم رہے - جواب ہوگا ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ÷ کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

۱؎ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کو ہی گو جملہ میں تو سب سے پہلے تکفیر کی جاتی آئندہ بھی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

حضرات جنکو اسکا تو بالکل افسوس نہیں ہے کہ اس زمانہ کے مدعیان اسلام نے شہید اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اور تقویۃ الایمان جیسی لاثانی اور لاجواب کتاب کی نسبت کیا فتوے دیا تھا - البتہ اس نئی روشنی کے زمانہ کے مسلمانوں پر ذلیل اور بہت بڑا افسوس ہے - اب جبکہ غیر اقوام مثل آریہ وغیرہ بھی توحید کا دم بھر رہے ہیں - ہر تعلیم یافتہ ہندو کے دل سے بتوں کی عظمت سلب ہو گئی ہے ان مدعیان اسلام نے اپنی حقیقی توحید کو تین تیرہ کر دکھایا ہے انکی توحید شیخ پرستی ہے انکی توحید قبر پرستی ہے - آہ انکی توحید بزرگوں کی عبادت ہے واہ کیا خوب فرمایا مولوی حالی نے (خدا مولانا کو سعادت دارین نصیب کرے) ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر + کو اکب میں مانے کرشمہ تو کافر
کہے آگ کو قبلہ اپنا تو کافر + جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں -
پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں + اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں + شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
(باقی باقی)

تعاقب

از برکت اللہ عظیم آبادی خریدار اخبار ۸۱۹ بخدمت شریف جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ

بعد السلام علیکم آنکہ مجھے دو مسئلہ میں چونکہ آپ سے اختلاف معلوم ہوتا ہے - اس لئے دوبارہ اسکا صاف کر لینا اچھا سمجھتا ہوں لہذا عرض ہے -

اوّل تو اہلحدیث جلد چہارم نمبر ۵۰ صفحہ میں بینک کے سود جائز ہونے پر جسکی دلیل میں آپنے ارقام فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کسی ایک دفعہ قرض خواہ کو بغیر طلبی کے اصل حق سے زیادہ دیا اور اسی بنا پر یہ حکم ہوا کہ قرضخواہ کو اگر قرضدار از خود زیادہ دے تو لے لینا جائز ہے لیکن اسجگہ ایک شک پیدا ہوتا ہے کہ وہاں قرض خواہ کو پہلے سے کچھ زیادہ ملنے یا نہ ملنے کی مطلق خبر نہ تھی کہ یکایک قرضدار نے کچھ زیادہ دیدیا - اور بینک کے سود میں یہ نہیں ہو بلکہ بزبان حال روپیہ داخل کرتے وقت بینک کا اشتہار سود پر سکوت کو سود کے لینے کا اقرار کرنا سمجھ رہا ہے اور جب روپیہ داخل کرنیوالا بھی خوب سمجھ رہا ہے تو گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہے کہ سود لینے کے لئے آمادہ ہے - اقرار کرتا ہے کہ سود لونگا - پس ایسی حالت میں اسکو اس حدیث اور جمہور علما کے مذہب پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق معلوم ہوتا ہے اور ایسے روپیہ داخل کرنے والے کی نیت صاف ظاہر ہے کیونکہ اگر سود لینے کو برا جانتا تو انکار کر سکتا -

جواب - آپ نے سوال کو بغور نہیں پڑھا اس میں بھی انکار لکھا ہے - پس اب تو خلاف نہیں رہا - (اڈیٹر)

دوسرا مسئلہ اہلحدیث جلد پنجم ۱۵ میں انگریزی ادویہ کے متعلق ہے جسمیں جواز کا فتوے اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ وہ چونکہ اس میں ایک قسم کی شراب ڈالتے ہیں مگر وہ پینے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ صرف ادویہ کو حل کرنے کے کام میں آتی ہے اور اسی بنا پر اس کے جواز کا فتویٰ ہوتا ہے - لہذا اس جگہ عرض ہے کہ اکثر ڈاکٹر اپنے پیشہ میں خلل واقعہ ہونے کے خوف سے علمائے کرام کے سوال پر کذب بیانی سے کام لیتے ہیں اور عدم سکر اسپرٹ (ساختہ از شراب) اور وائن (شراب) کا جواب دیکر دہوکہ میں ڈالتے ہیں -

رکٹنی فائنڈ اسپرٹ کے علاوہ انگریزی ڈاکٹری دوا میں جو چیزیں نفوذ اور حل کرنے اور مانع عفونت ادویہ کے خیال سے دی جاتی ہیں انکی دو قسمیں ہیں ایک وائن جو مطلق شراب یا خمر کو کہتے ہیں یہ تو یقینی نشئی ہے اور انگور یا جو یا میوہ جات سے تیار کیجاتی ہے اور عموماً نشہ کے لئے بھی رائج ہے - دوسری اسپرٹ جو اسی وائن سے بنائی جاتی ہے اور اس میں بھی نشہ موجود ہے - اگر کسی کو تحقیق منظور ہو تو مٹیریا میڈیکا اردو مصنفہ رائے کنہیا لال - ایل - ایم - ایس مدرس میڈیکل اسکول آگرہ صفحہ ۳ ملاحظہ فرماویں -

انکے علاوہ انگریزی ڈاکٹری میں ایک نہایت مقوی معدہ جو بیماروں کو استعمال کرائی جاتی ہے وہ پیپسن ہے جو بکری یا بچہ مادہ گاؤ یا سور (خنزیر) کے تازہ اور تندرست معدہ کی میوکس جھلی (اندرونی) سے بنائی جاتی ہے - یہ بھی اسی مٹیریا میڈیکا میں موجود ہے -

ایسی حالت میں میری ناقص عقل میں آتا ہے کہ جبتک ڈاکٹر وثوق کے لائق نہو اس سے علاج رجوع کرانا ہرگز ہرگز نہیں چاہئے -

اڈیٹر :- ڈاکٹر صاحبان اس کی مکمل تحقیق سے اطلاع دیں -

الفیض فیض آباد کی بابت بہت سو احباب نے ہم سے دریافت کیا ہے کہ الفیض

میری بغیر کام نہیں چلیگا

فروری کے مہینہ میں احباب ذیل کی قیمت ختم ہے۔

غریب فنڈ میں کچھ دینا ہو تو کسی سے بھی اطلاع فرما دیں جس صاحب کو انکار یا عارضی التوا کرنا ہو وہ مہربانی کرکے ضرور اطلاع دیں۔ (خاکسار منیجر)

نمبر خریدار	مقام	نمبر خریدار	مقام
۴۴	لودہانہ	۸۸۷	مدراس
۲۱۳	حاجی پور	۹۴۵	امرتسر
۲۱۶	جھنڈا	۱۰۴۰	نگروٹہ
۲۲۲	بانسی	۱۰۴۴	دوپڑوالے
۲۲۶	نیچ پور	۱۰۴۵	چونڈہ
۲۲۹	حیدرآباد دکن	۱۰۴۸	لکھنور
۲۳۴	اودی پور	۱۰۵۰	پاربتی پور
۲۳۸	پٹنہ	۱۰۵۳	سیتاپور
۲۴۲	پشاور	۱۰۵۴	دربھنگہ
۲۷۰	چک ۲۵۵	۱۰۵۶	دہلی
۲۶۶	فیروزپور	۱۰۵۹	جبلپور
۲۶۷	کمھڑ	۱۰۶۰	سرائے ساہو
۲۷۵	ہزاری باغ	۱۰۶۱	ڈیرہ غازیخان
۲۸۹	بیرکھائی	۱۰۶۳	اکولہ
۷۲۱	اجودھیا	۱۰۶۴	بارہ مولا
۷۲۳	بانک پور	۱۰۶۶	جمال گنج
۷۲۷	باڑہ	۱۰۶۷	موتیہاری
۷۲۸	دہلی	۱۰۶۸	رجورا
۷۳۶	مروت پور	۱۰۷۰	بھگوان پور
۷۳۸	اٹاوہ	۱۰۷۱	اسلام پور
۷۴۰	تکیہ پور	۱۰۷۲	ٹھیر گاؤں
۷۹۷	گوجرانوالہ	۱۰۷۳	آنتی
۸۴۱	دیناگر	۱۰۷۴	علامی
۸۵۸	دہلی	۱۰۷۷	الہ آباد
۱۰۷۸	سرتی انجی گاؤں	۱۱۳۱	دہلی
۱۰۸۳	ہرٹ ہرٹی	۱۲۱۹	چک ھیغان
۱۰۹۰	پانکا نرائن پور	۱۲۲۶	فیروزپور
۱۰۹۱	اودت نگر بھوانی پور		

مرقع قادیانی کی خدمت گذاری کا اندازہ کرنا ہو اور یہ معلوم کرنا ہو کہ کہانتک اس رسالہ کے میگزین سے قادیانی قلعہ پر گولہ باری ہوتی ہے تو ایک پرچہ نمونہ منگا کر ملاحظہ کریں اس مہینے کا رسالہ بطور نمونہ مفت ملیگا۔ مگر محصولڈاک کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیے ✦

تعزیوں کے اشتہارات طیار ہو کر جن جن احباب نے طلب کئے تھے انکو بھیجے گئے ہیں۔ ابکی دفعہ اشتہار میں ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے ہیں مگر تعجب ہے کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں چھپا ہوا کانٹا جانتے ہیں وہ انکو اکھیڑنے میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے۔ اصل قیمت فی سیکڑہ ۲ ؍

مسلمان اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ۔ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا اس لئے یہ معاملہ مدت سے زیر غور تھا کہ کوئی الگ رسالہ بھی اس مضمون کا نکالا جائے جو خالص اسلام کی روشنی دکھائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہوں بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کرے سو الحمدللہ کہ آج میں اس اشتہار کے ذریعہ سے پہلے ناظرین اہلحدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک رسالہ ماہوار اس مضمون کا نکالا کرونگا جسکا نام بھی **مسلمان** ہوگا۔ سردست قیمت سالانہ عہ مالک غیر سے عہ معہ محصولڈاک۔ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں ✦ ابو الوفا

القرآن العظیم یہ وہی مشہور لیکچر ہے جو جلسہ ہوگی (؟) کانفرنس کے لئے تیار کیا گیا تھا جو قرآن مجید کی عظمت خود قرآن شریف سے بتلانیکو کافی ہے۔ ذی ہمت احباب اگر اس کے متعدد نسخے خرید کر مفت تقسیم کرائیں تو ثواب عظیم پاویں فی نسخہ ۲ پائی فی سیکڑہ تین روپیہ　　منیجر

جو حضرت صاحب کا مجموعہ ہے - [illegible] قادیانی [illegible] - قیمت [illegible]

میسور اور بنگلور میں صوفیوں کی لڑائی

آجکل یہ دونوں مقام صوفیوں کے لیے رزمگاہ بن رہے ہیں۔ ایک طرف صوفیاء قادریہ ہیں۔ دوسری طرف صوفیاء نقشبندیہ۔ جماعت قادریہ تو مقامی ہے یعنی میسور اور بنگلور ہی کے رہنے والے ہیں مگر نقشبندی طائفہ بیرونی ہے یعنی ضلع سیالکوٹ کے حافظ سید جماعت علی شاہ اور اُن کے ایک دو خلفاء۔ یہی شاہ صاحب ہمارے امرتسری اخبار اہل فقہ کے بھی مربی ہیں۔ پس ناظرین ان حضرت کی اعتقادی کیفیت اہل فقہ کی اشاعت ہی سے سمجھ سکتے ہیں کہ بقول عن المرء لا تسئل وسل عن جلیسہ مگر ہم یہاں ان اعتقادات سے بحث نہیں بلکہ آں زمین را آسمانے دیگر است۔ خدا کی شان دیکھئے کہ شاہ صاحب موصوف یا اون کے معتقدین اڈیٹر اہل فقہ وغیرہ بیچارے اہلحدیثوں کے حق میں جو جو الفاظ استعمال کرتے تھے وہی بلکہ اون سے بھی بڑھ چڑھ کر میسور اور بنگلور میں خود اُن کے حق میں عام طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ آج میسوری لڑائی کا تمام نقشہ بذریعہ اشتہارات ہمارے سامنے کھلا ہے۔ شاہ صاحب کو کسی اشتہار میں اشارۃً ابلیس لکھا ہے۔ کسی میں دجال بتلایا ہے۔ کسی میں فتنہ انگیز کسی میں مفسد کسی میں دنیا ساز۔ حیلہ باز۔ غرض کسی میں کچھ کسی میں کچھ۔ آپ کے جرم کی فرد بھی انہی اشتہاروں میں دی گئی ہے جو اصل الفاظ میں نقل ہے۔ خواجہ شمس الدین قادری کے اشتہار میں یوں لکھا ہے:-

(۱) خیر شاہ صاحب امرتسری خلیفہ جماعت علی صاحب نقشبندی نے بنگلور میں حضرت غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر خواجہ بہاء الدین نقشبندی وغیرہ کو فضیلت دی اور طریقہ عالیہ قادریہ سے طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت بڑے وثوق سے بیان کی۔

(۲) مجالس میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مع اپنے مریدوں کے قیام نہ کیا۔

(۳) بارھویں ربیع الاول سنہ الیہ روز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے مجمع کے روبرو افتتاح آثار شریف میں نہ قیام کیا نہ تعظیم ادا کی۔

(۴) مجلس آثار شریف غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود دعوت زیارت کے نہ گئے حالانکہ حجرہ زیارت شریف اُن کے مسکن سے بالکل قریب تھا۔

(۵) جماعت علی صاحب ہر دونوں خطبہ جمعہ کو منبر کی پہلی سیڑھی پر ہی کھڑے ہو کر پڑھے دوسرے جمعہ بھی یوں ہی کیا۔

(۶) خطبہ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کا ذکر نہ کیا نہ ثنا و صلوٰۃ بیان کی۔ اور بعد کے جمعہ میں بھی ایسا ہی کیا۔

ہم اتنی دور بیٹھے نہیں کہہ سکتے کہ فرد جرم شاہ صاحب اور اُن کے ساتھیوں پر فرضی ہے یا بناوٹی۔ بہر حال کچھ بھی ہو ہمیں اس اعتراض کا جواب مل گیا جو ہماری مخالفوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ تقلید شخصی گو شرعاً واجب نہیں لیکن انتظام اسی میں ہے کہ ایک امام کے مقلد بنے رہیں ورنہ اُمت میں اختلاف کا کوئی علاج نہیں۔ گو اس کے جواب کے لیے گذشتہ اور موجودہ مقلدین کا اختلاف کافی تھا تاہم اس اختلاف پر طرہ یہ پیدا ہو گیا کہ علماء کے علاوہ اب تو صوفیوں میں بھی ایسا اختلاف ہوا کہ ایک گروہ دوسرے کے حق میں ابلیس۔ دجال۔ مردود۔ دنیا ساز۔ وغیرہ الفاظ صراحۃً وکنایۃً بولتا ہے کیا یہ اختلاف نہیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ ایسی مصیبت کے زمانہ میں اہل فقہ نے بھی اپنے پیر دستگیر کو چھوڑ رکھا ہے۔ کبھی اون کی تائید اور مخالفین کی تردید میں ایک لفظ نہیں لکھا۔ حالانکہ ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ✤ در پریشان حالی و درماندگی

چونکہ شاہ صاحب سے ہمارا بھی کچھ تعلق ہے اس لئے ہمیں اُن کی اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔ کاش وہ ہم سے کچھ کام لینا چاہتے یا مشورہ پوچھتے تو ہم اُن کو ایک سہل نسخہ بتلا دیتے۔ کہ آپ اپنے مخالفوں سے کہدو کہ ہم نقشبندی نہیں جانتے نہ قادری کو جزو ایمان جانتے ہیں۔ ہم تو قرآن و حدیث کے تابع ہیں۔ حضرت نقشبند بڑے ہوں یا شیخ عبدالقادر۔ ما را ازیں قصہ چہ کار ہمارا تو ایمان یہ ہے ؎

بابکے اُن سے کون لایا ✤ جس نے پایا یہیں سے پایا
کو غوث و قطب و مقتدا ہو (ذوالنورین و حضرت) ✤ وہ بھی اسی در کا اک گدا ہے
صوفی و عالم و حکیم دینی ✤ کرتے سب ہے اسی کی خوشہ چینی

آپ اگر اس پر عمل کرتے تو بجز کسی بے ایمان کے آپکا کوئی مخالف نہ ہوتا۔ خیر اگر آج تک نہیں کیا تو اب ہی کر لیجئے۔

مرزا صاحب قادیانی اور حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری

مرزا صاحب کو تو سب لوگ جانتے ہیں البتہ حافظ صاحب کا تعارف کرانا ضروری ہے۔ آپ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ آپ بقول مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی امرتسری جماعت اہلحدیث کے سابقین میں فرد ہیں۔ آپ ایک زمانہ میں مرزا صاحب قادیانی سے نیک ظن تھے مگر اب تو خاصے مدمقابل ہیں گو آپ پنشن لیکر خانہ نشین ہیں مگر دینی غیرت نے کیسی

ahmadimuslim.de

کبھی کچھ نہ کچھ حرکت کرتا رہتا ہے۔ بعض بیرونی لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کو کیوں قبول کیا تھا اور کیوں چھوڑا۔ اس سوال کے جواب میں آپ نے ایک مضمون لکھکر دفتر اہلحدیث میں بھیجا ہے جو حسب ذیل ہے۔ (اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از فقیر محمد یوسف۔ بخدمت جناب کرم السلام علیکم۔ آپکا کارڈ پہونچا حال معلوم ہوا بعض بعض اور اشخاص نے بھی مجھسے یہی حال دریافت فرمایا۔ ان کا بھی جواب ہوجاویگا۔ جناب من اصل حال میرے معتقد ہونیکا اور بد اعتقاد ہونے کا یہ ہے کہ مرزا غلام قادر صاحب برادر حقیقی مرزا غلام احمد صاحب محکمہ نہر میں ملازم تھے اور میں بھی اوسی محکمہ میں ملازم تھا۔ کمترین گاہ گاہ موضع قادیان مرزا صاحب کے والد مرحوم اور اون کے بھائی صاحب مرحوم سے ملاقات کو جایا کرتا تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب سے بھی ملاقات ہو گئی اور کبھی ان کے والد صاحب اور ان کے برادر صاحب امرتسر میں آکر میرے مکان میں اوترا کرتے تھے اور ایک دو مرتبہ مرزا غلام احمد صاحب عبد اللہ صاحب غزنوی سے ملنے کو میرے ذریعہ سے عبد اللہ صاحب سے ملاقات کی۔ شاید بیعت بھی کی ہوگی۔ غرضیکہ میری اور مرزا صاحب کی بہت ملاقات تھی مگر ابھی مرزا صاحب نے کسی قسم کا کوئی دعویٰ اور کسی قسم کا کچھ اشتہار نہیں دیا تھا۔ بعد انتقال عبد اللہ صاحب مرحوم مرزا صاحب کے والد اور برادر بھی اس جہان سے انتقال کر گئے چند روز بعد مرزا صاحب نے ایک اشتہار اسلام کی تائید میں مخالفین اسلام کو دیا۔ اوس اشتہار میں دس ہزار روپیہ دینے کا بھی وعدہ تھا۔ اوس زمانہ میں اکثر مسلمان اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی بھی معتقد ہوگئے اون کے سبب میں بھی مرزا صاحب کا معتقد ہوگیا اور میں نے مرزا صاحب کو مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بڑی بڑی امداد کی۔ کہ آج تک کسی نے ایسی امداد نہیں کی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی مرزا صاحب کی بہت امداد کی اور جس وقت مرزا صاحب امرتسر میں آیا کرتے تھے مولوی عبد الجبار صاحب بھی اون سے دعا کرانے جایا کرتے تھے۔ یہ باتیں سب کو معلوم ہیں اور مشہور ہیں ابھی مرزا صاحب بھی زندہ ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی و مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی زندہ ہیں تحقیق کریں۔ جب مرزا صاحب نے دعویٰ مثیل مسیح ہونے کا کیا تو کمترین موضع قادیاں میں گیا۔ مرزا صاحب میری تعظیم کو کھڑے ہوئے میں نے اون سے معانقہ کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپنے اسلام میں تفرقہ کر دیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو دعویٰ کیا ہے قرآن و حدیث کے موافق ہے میں نے عرض کیا کہ ابتک آپ کے تمام علما معتقد ہیں آپکو چاہئے تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر میں آپکے معتقد ہیں۔ اون سے مشورہ کرکے اپنا دعویٰ مشتہر کرتے تاکہ تفرقہ نہ ہوتا۔ اوس وقت مرزا صاحب نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور کہدیا کہ جہاں حافظ محمد یوسف علماؤں کے جلسہ میں مجھکو طلب کرینگے میں وہاں حاضر ہوکر اپنا دعویٰ قرآن حدیث سے ثابت کردونگا۔ چنانچہ میں نے تمام علماؤں کو واسطے ہی طلب کیا۔ کوئی عالم نہ آیا مگر میرے جواب میں آیات قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان دیدیا۔ اوس میں یہ بھی حدیث درج تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں ۳۰ آدمی کذاب دجال ہونگے اور دعویٰ نبوت کا کرینگے۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ دلائل دیکھکر میں بد اعتقاد ہوگیا سوائے اسکے اور بھی چند غلطیاں دیکھیں جن کا ذکر بہت طول طویل ہے۔ بعد اوس کے کتاب عصائے موسیٰ کے دیکھنے سے مرزا صاحب کی تکذیب خوب تصدیق ہوگئی۔ منشی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اپنے الہامات سے یہ کتاب تحریر کی۔ مرزا صاحب نے ابتک اوس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ مین نے اکثر الہامات منشی صاحب مرحوم کے معلوم کرکے تصدیق کئے۔ مرزا صاحب کا کوئی الہام آجتک مجھکو تصدیق نہیں ہوا گویا کہ مرزا صاحب دلائل اور الہامات میں بالکل کاذب ہیں وہ تو اپنے عیش و طمع نفسانی اور جمع مال میں مصروف ہیں یہ کام نبی اور ولی اللہ کا نہیں ہوتا۔ + فقط محمد یوسف از امرتسر

تعاقب بابت صید البحر

س نمبر ۳۳ دریائی جانور مثلاً مگر، کچھوا، دریائی سانپ وغیرہ اور جو کچھ دریائی جانور ہیں حلال ہیں یا حرام۔ ایک صاحب ان کل دریائی جانوروں کو حلال کہتے ہیں از روئے قرآن حدیث جو حلال حرام ہو بذریعہ اخبار مطلع فرما دیں۔

ج نمبر ۳۳ قرآن مجید میں ارشاد ہے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی دریائی شکار تمہارے لئے حلال ہے تمہارے گذارہ کی صورت ہے یہ جمیع اقسام دریائی کو شامل ہے جبتک کوئی مخصص اوسکا نہ آوے۔ مخصص کوئی نہیں۔

اقول۔ اس آیت احل لکم صید البحر وطعامہ متاعا لکم سے حلت اکل صید البحر عام طریق پر سمجھنا خالی از تسامح نہیں۔ آیت مذکورہ بالا سے حلت اکل صید البحر علی العموم ہرگز و ہرگز مفہوم نہیں ہوتی بلکہ اس مسئلہ حلت اکل صید البحر علی العموم سے اس جزو آیت احل لکم صید البحر کو کوئی سروکار ہی نہیں ہے اس جزو آیت شریفہ سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محرم کیلئے احرام کی حالت میں دریائی شکار حلال کیا گیا ہے دریائی شکار اوس کے لئے حلال ہے مطلب یہ کہ اے محرمون تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا حلال ہے تم اپنی احرامی حالت میں شکار دریا بطیب خاطر کرو کوئی روک ٹوک تم کو ہماری طرف سے نہیں بخلاف بری شکار کے کہ یہ تمہارے واسطے احرامی حالت میں بالکل ممنوع و حرام ہے اس کے پاس ہرگز

+ انجام کیا معلوم تھا۔ خبث نفس نگر و دیا تھا معلوم (اڈیٹر)

ahmadmuslim.de

نیز ہیکہ لا تقتلوا الصید وانتم حرم ۔ اسی حرمت کے مقابلہ میں وہ حلت بیان کی گئی ہے۔
اور اس حلت سے حلت اکل مراد باری ہرگز نہیں ہے الفاظ قرآنی اس کے شاہد عدل ہیں اگر یہاں حلت اکل صید مراد لی جاوے تو پھر آیت حرم علیکم صید البر ما دمتم حرما میں بھی حرمت اکل صید البر ضرور مراد لینی ہوگی اور اس میں بہت بڑی خرابی لازم آئیگی حالانکہ محرم کے لئے بری شکار کا گوشت کھانا اگر کوئی غیر محرم اس کے پاس ہدیتہً بھیجدے تو حلال و طیب ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا برکت میں بعض حضرت صحابہ نے حمار وحشی کی ران بھیجی۔ آپ نے اس گوشت کو نوش جان فرمایا یہ بات ماہرین احادیث پر مخفی نہیں اور حلت صید کے لئے یہ کچھ ضروری نہیں ہے کہ اس صید و شکار کا کھانا بھی حلال ہو۔ دیکھئے غیر محرم کے لئے شکار خشکی کا کرنا علی العموم حلال ہے لیکن کھانا اون سبھوں کا علی العموم حلال نہیں ہے کھانا معروف جانوران ماکول اللحم کا حلال ہے۔ (انتہی)
شیر۔ چیتہ۔ گیدڑ۔ خنزیر اہلی و وحشی۔ بھیڑیا وغیرہ غیر ماکول اللحم کا شکار کرنا بیشک بلا شبہ حلال تھا ہے مگر کھانا اون کا حرام ہے۔ ایسا ہی دریائی جانوروں کا شکار کرنا محرم کے لئے علی العموم حلال و جائز تو ہے لیکن کھانا علی العموم حلال نہیں ہے کھانا انہیں جانوروں کا حلال و جائز ہے جنکو قرآن میں طعام البحر بتلایا گیا ہے اور آنحضرت علیہ السلام نے حدیث میں الحل میتتہ کرکے تعبیر فرمائی ہے۔ غیر طعام کا کھانا ہرگز حلال نہیں ہے۔ جملہ وطعامہ متاعا لکم اسی کی طرف علی رؤس الاشہاد باواز بلند پکار رہا ہے اگر حلت اکل صید البحر علی العموم مقصود باری ہوتی تو پھر او عطف وطعامہ متاعا لکم فرمانیکی ضرورت نہیں تھی۔ معطوف علیہ اور معطوف میں مغائرت ذاتی تو تحقیقی و بدیہی بات ہے اگرچہ کسی حکم خاص میں اتحاد ہی ہو یہ جملہ وطعامہ متاعا لکم صاف کہہ رہا ہے کہ بحری دو قسم کی چیزیں ہیں ایک تو وہ جو شکار کی جاتی ہے اور کھائی نہیں جاتی اور دوسری وہ جو کھائی جاتی ہے پس جو کھائی جاتی ہے اوس سے فائدہ مند ہو یعنی کھاؤ اور جو کھائی نہیں جاتی اوسے مت کھاؤ اور اطلاق لفظ طعام کا اکثر اونہیں چیزوں پر ہوتا ہے جنکو لوگ کھاتے اور ان سے اپنی گذران کرتے ہیں یہ بات ہر واقف پر روشن ہے۔ پس اب علی العموم دریائی شکار کا کھانا حلال ہونا اس آیت سے مفہوم نہیں ہوتا۔ شکار کرنا دوسری چیز ہے اور کھانا دوسری چیز۔ ان دو میں ملازمت نہیں ہے۔ الحاصل جملہ وطعامہ الخ اور حدیث الحل میتتہ سے بڑھکر اب اور کون مخصص ہوگی۔ ہذا ما تیسر لی وانا العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ ربہ
ذو المنن علی حسن جیلانی عفی عنہ البہاری مولدا و دربھنگوی مسکنا۔
یہ ریمارک کہ یہ محض مغالطہ ہے کچھ اور خیال فرماکر مجھے ہدف ملامت نہ بناویں بلکہ صحیح الجواب بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرماکر ممنون فرماویں اللہ پاک آپ سے دینی خدمت لے اور آپکی حیات میں ترقی دے۔ آمین یا رب العالمین والسلام خیر ختام (خاکسار علی حسن)

جواب۔ آپکی تحریر کی تائید میں ایک رسالہ صید البحر بھی پہونچا ہے* مگر آپ دونوں حضرات پر یہ امر روشن ہوگا کہ حرمت بھی حکم شرعی ہے حلت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خمر کے متعلق جبتک حرمت نہیں آئی تھی بغیر کسی حکم اباحت کے لوگ پیتے تھے مگر حرمت کے لئے حکم کا انتظار تھا۔ پس یہ ضرور ہے کہ جس چیز کو ہم حرام کہیں اس کی حرمت کے لئے کوئی نص صریح پیش کریں جس کی طرف آپ دونوں حضرات نے توجہ نہیں فرمائی۔ میں نے رسالہ مذکورہ کو بھی بغور دیکھا کہ مصنف علام نے اپنے دعوی (حرمت) پر کوئی آیت یا حدیث نقل کی ہو کوئی نہیں کی۔ ممکن ہے میری نظر میں نہ آئی ہو۔ مصنف موصوف اطلاع بخشیں کہ کس صفحہ پر اونہوں نے کوئی آیت یا حدیث صریح اس دعوی کی دلیل میں پیش کی ہے علی ہذا القیاس آپ نے بھی کوئی دلیل نہیں دی۔ البتہ میری دلیل پر اعتراض کیا ہے جو اگرچہ قابل جواب ہے تاہم آپ کے دعوی کو مثبت نہیں۔ کیونکہ دلیل حلت اگر ناقص بھی ہو تو بقاعدہ اصول حرمت کو مستلزم نہیں کیونکہ حرمت خود دلیل کی محتاج ہے۔
خیر یہ تو آپ کی تحریر کی تنقیح تھی اب سنئے جواب۔
آیت کریمہ کے معنی ہیں کہ دریائی جانوروں کو شکار کرکے کھانا تمہیں حلال ہے اور احرام کی حالت میں منع ہے چنانچہ صید کا لفظ اسی طرف مشعر ہے کیونکہ صید بمعنی مفعول ہے جس کی اضافت جیسی فاعل کی طرف ہوتی ہے ظرف زمان یا مکان کی طرف بھی جائز ہے۔ اور آیت مرقومہ میں ظرف مکان کی طرف ہے مگر فاعل کی اضافت بھی ملحوظ ہے۔ پس آپ نے جو مادہ اختلاف پیدا کیا ہے وہ اُٹھ گیا۔ کیونکہ محرم کو دوسرے کا کیا ہوا شکار اس لئے حلال ہے کہ وہ آیت مرقومہ میں داخل نہیں کیونکہ اس کا صید (شکار کیا ہوا) نہیں پس آیت اور حدیث دونوں میں تطبیق ہوگئی اور آپ کا یہ شبہ بھی اُٹھ گیا کہ آیت میں شکار کرنے کی حلت ہے نہ کہ شکار کے کھانے کی کیونکہ آیت موصوفہ میں احل کا منسوب الیہ صید کو بتایا گیا ہے اور صید یہاں مصدری معنی میں نہیں بلکہ مفعول کے معنی میں ہے جو ظرف مکان کی طرف مضاف ہے اور مفعول پر محل حلت ہونے کے یہی معنی ہیں کہ اس کا کھانا حلال ہے نہ کہ صرف فعل کا ایراد کرنا۔ فافہم ولا تعجل۔ دہلوی تحریر؎ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ اوس میں زائد بات یہ ہے کہ ذی ناب والی حدیث اس دعوی پر پیش کی ہے مگر میرے خیال میں یہ دلیل بھی مستلزم دعوی نہیں کیونکہ ذی ناب وغیرہ الفاظ بری جانوروں کے لئے ہیں جبتک کہ قید بحری کی نہ ہو اسی طرح کے لئے مستعمل ہے۔

* کبھی کسی کو بتایا بھی ہے؟ (اڈیٹر)

؎ دہلی سے بھی ایک قلمی تحریر آئی ہے۔

القرآن العظیم ـ مشہور و معروف تفسیر جو آریہ کانفرنس لاہور کیلئے لکھی گئی تھی ـ قرآن شریف کا زندہ معجزہ ـ قیمت ۲ پائی ـ منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

پنڈت بھوجدت مسافر آگرہ اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ ایڈیٹر کے درمیان ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ فروری کو بمقام تسمریٹ میں مباحثہ ہوگا۔ دونو مناظر اپنے اپنے جوہر دکھاینگے۔ (نائب ایڈیٹر)

ہندوستان کی تجارت برآمد کو ہر سال ترقی ہو رہی ہے۔ مالی سنہ رواں کے پہلے آٹھ ماہ میں ایک کروڑ بائیس لاکھ روپے کا مال ہندوستان میں اور ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کا مال ہندوستان سے دوسرے ملکوں میں گیا۔

ایک آنہ والے سکہ کی مانگ اس قدر جاری ہے کہ بمبئی کی ٹکسال بمشکل یہ مانگ پوری کرتی ہے آجکل رات دن ٹکسالوں میں آنہ والا سکہ مسکوک ہوتا رہتا ہے۔ اس سکہ کو ہندوستان کی پبلک نے بہت پسند کیا۔ چار پیسوں سے وزن میں کم ہے گو مال کچھ بھی نہیں

نوشہرہ میں دریائے کابل کے اوپر سے گزرنے کا محصول لیا جاتا تھا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اب یہ محصول لینا موقوف کر دیا۔

ضلع دہلی میں مسجد موسومہ شمسی تالاب مع اپنے چبوتروں اور دروازوں کے آثار قدیمہ میں داخل کی گئی۔ اب اس کی مرمت وحفاظت سرکاری خرچ سے ہوا کریگی۔

مراکو میں طوائف الملوکی کا زور ہو رہا ہے۔ مولائے حفیظ کی فوج کو فرنچ فوج نے شکست فاش دیدی مگر اس سے کوئی مفید نتیجہ موجودہ سلطان مراکو کے لئے نہیں نکلا وزن کے مقدس شہر میں اہل مراکو نے مولائے حفیظ کو اپنا بادشاہ مشتہر کیا۔ (مختلف فوجیں)

ایک اور تیسرے دعویدار تخت مراکو مولا رشید نے شہر ستاط پر پھر دوبارہ قبضہ کرلیا فرنچ فوج اس مقام کو اپنے حلقہ اثر سے باہر قرار دیکر وہاں سے پیچھے ہٹ آئی۔ شہر رباط اور اس کے آس پاس دو ہزار فرنچ فوج مقیم ہے۔ (خدا خیر کرے)

۱۷ ہندوستانی جن کے پاس تجارت کرنے کی اجازت کا لیسنس نہ تھا جوہانسبرگ میں گرفتار کئے گئے۔ ان کو پندرہ پندرہ روز قید رہنے کی سزا دی گئی۔ ایک ہندوستانی سپاہی کو جو پہلے فوج میں ملازم تھا ٹرانسوال سے چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے پر ان کو دو ماہ کی قید کی سزا دیگئی۔

جدہ اور مکہ معظمہ میں اس سال ہیضہ کا بڑا زور رہا۔ گذشتہ ہفتہ حاجیوں میں روزانہ ۵۰۰ موتیں ہوتی رہیں۔

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے تار گھر کے چپڑاسیوں نے بھی ہڑتال کردی ہے جی آئی پی ریلوے کے ورکشاپ کی ہڑتال کا خاتمہ ہوا۔ ان کے مطالبات منظور کئے گئے اور تکلیفات کو رفع کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے پولیس کانسٹبلوں نے تنخواہ لینے سے انکار کیا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ پولیس کمشن نے اضافہ تنخواہ کی سفارش کی تھی وہ ہم کو کیوں نہیں دیا گیا۔ پولیسمین ڈیوٹی برابر سرانجام دے رہے ہیں مگر تنخواہ نہیں لیتے۔

مہاراجہ دربھنگہ نے اپنی تقریب سالگرہ کی خوشی میں ۲½ لاکھ روپیہ نواب لفٹنٹ گورنر کی نذر کیا اس غرض سے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک کتبخانہ کی عمارت بنائی جائے۔ (قحط فنڈ میں دیا ہوتا)

لاہور کے دو گورے سپاہیوں نے ایک دن شام کے وقت جبکہ وہ اسٹیشن پر سے آ رہے تھے ایک شریف انگریز سے جو کہ اپنی گاڑی پر جا رہا تھا درخواست کی کہ چونکہ ان کا کوچوان کہیں بھاگ گیا ہے اسلئے وہ انہیں اپنی گاڑی پر چڑھا کر قلعہ تک چھوڑ آئے۔ اس نے درخواست منظور کرلی جب قلعہ کے نزدیک پہونچے تو گوروں نے اس انگریز کو نیچے گرا کر اس کی جیب میں سے سب نقدی وغیرہ نکال لی اور قلعہ میں بھاگ گئے۔ صاحب بہادر کی قانونی چارہ جوئی پر ایک کو تین ہفتے اور دوسرے کو تین ماہ کی سزا ہوئی۔ (یورپی تہذیب)

باکو سے سینٹ پیٹرسبرگ میں یہ خبر پہونچی ہے کہ ایرانی سرحد کی ترکی سپاہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ریزرو سپاہ بھی طلب کی جاویگی۔

جنوب آسٹریلیا میں غیر معمولی گرمی کی لہر گذر رہی ہے۔ ملبورن میں ایکسو سے زیادہ آدمی ہلاک ہو گئے۔

ٹونک کا دفتر تحصیل ۹ جنوری کو جلکر خاک سیاہ ہو گیا اس کے ساتھ ہی تمام کاغذات جلگئے

ریاست دہرنگدہرا کے راجہ صاحب نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں تمام ریاست میں ابتدائی تعلیم مفت کردی۔ اور وظیفوں کی تعداد بڑھا دی۔

تمام ہندوستان میں سرکاری خیراتی کاموں کی مزدوری پر ۳ لاکھ ۴۰ ہزار آدمی مصروف ہیں شروع اپریل سے ۱۳ دسمبر گذشتہ تک ہندی ریلوں کی آمدنی میں بمقابلہ سال ماسبق ۲ کروڑ ۸ لاکھ کی بیشی ہے۔

سلطان المعظم نے بلجیک مجرم جورلیس کو جسے بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء جامع حمیدیہ کے متصل بمب کا گولہ چلانے کے جرم میں قتل کی سزا ملی تھی رہا فرما دیا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب ممدوح اس حادثہ سے بال بال بچے تھے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب دیناجپوری اپنی صحت کیلئے ناظرین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں خدا شفا بخشے۔

خبر ہے کہ سلطان المعظم حجاز ریلوے کے آخری حصہ یعنی مدینہ منورہ تک معظمہ کے افتتاح کی رسم میں شرکت کی غرض سے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کو مدعو کر رہے ہیں۔

اعلان مبلغ پچاس روپیہ انعام

ترک الاسلام

المعروف بہ

نصرۃ الاسلام فی تقلید الامام

میں تمام علماء اہلحدیث کو بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر اطلاع دیتا ہوں کہ جو حدیثیں میں نے کتاب ہذا میں تقلید شخصی کے ثبوت میں لکھی ہیں اُن کی نسبت جو صاحب علماء اہلحدیث۔ یعنی عامل بالحدیث وہابی، یہ ثابت کرینگے کہ ان حدیثوں پر صحابہ کرام نے بالکل عمل نہیں کیا یا یہ رسول صلعم کی حدیثیں نہیں ہیں اُنکو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیا جاویگا۔ بشرطیکہ جواب معقول ہو کتاب کی قیمت (۱۲) ہے ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۶ ہجری تک مع محصولڈاک ۸ اور علماء اہلحدیث کو ۳ کے ٹکٹ محصولڈاک آنے پر مفت۔ ایسلئے مفت دیجاتی ہے تاکہ تمام اہلحدیث منگوا کر انعام مقررہ حاصل کر سکیں کتاب ہذا کے آخر میں رسالہ الکلام المتین فی رد فاتحہ خلف الامام ورفع الیدین وبالجہر الامین شامل ہے جسکی قیمت علاوہ قیمت کتاب ۱۲ کے ۴ ہے جو مفت ملیگا۔

المشتہر سید محبوب شاہ حسنی محمدی حنفی قادری ساکن دائرہ ڈاکخانہ انہرہ ضلع ہزارہ

اڈیٹر۔ قصہ مشہور ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں ایک شخص نے اپنے کو افغان ظاہر کرتا تھا بادشاہ نے پوچھا "از کجا آمدید" اوس نے کہا۔۔۔ وزیر خوش مزاج نے جواب دیا "قابلیت شما از قاف قابل معلوم شد" ہے۔ آپ کی کتاب کی خوبی تو خود آپ کی اس تحریر خصوصاً عربی اسما ہی سے ظاہر ہے خیر ایک نسخہ بخدمت جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب بمقام بنارس محلہ ۔۔۔ بغرض جواب بھیجدیں اور انعامی رقم کی فکر کریں۔

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے۔ آریہ سماج کے ڈھول کی پول اس کتاب سے خوب کھلتی ہے۔ آریوں کے ۔۔۔ کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۱۔ محصول علاوہ۔ پتہ دفتر اہلحدیث۔

قابل دید کتابیں

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم۔ سورہ آل عمران ونساء " ۱۲
جلد سوم۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف " ۱۲
جلد چہارم سورہ نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲
جلد پنجم۔ سورہ فرقان تک " ۱۲

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (دہرمپال) (نو آریہ دہرمپال) نہایت مدلل

جلد اول قیمت ۸
جلد دوم قیمت ۶
جلد سوم قیمت ۸
جلد چہارم " ۸
چاروں جلدوں کی قیمت ۱۴ محصولڈاک علاوہ

ترک اسلام

مہاشہ دہرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۱۔

حق پرکاش

آریوں کے گرو آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں اُن کا مفصل و مدلل جواب قیمت ۸

اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید

حسب الحکم مولانا ابو الوفا ثناء اللہ

۔۔۔ پریس میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered. L. n. 352)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت چھپ ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

اخبار اہلحدیث

امرتسر پنجاب

ہمیشہ مصطفےٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + جب اصل سے تو نقل کیا ہے + یا وہم و خیال کا بکھیڑ ہے

طبیعت نمبر

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ ۔ عہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ عاہر

" " ششماہی ۔ ۔ ۔ ہر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۸ء ـ یوم الجمعہ

امرتسر میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ کمیٹی امرتسر

عزیزو! ممبری پر تازہ آفت آنیوالی ہے

الیکشن ہونے والا ہے دوڑی ہے دوڑی ہے

آجکل امرتسر میں انتخاب کمیٹی کے ڈنگل لگ رہے ہیں ہر ایک ممبر بذات خود اور اپنے ایجنٹوں کی معرفت جی توڑ کر کوشش کر رہا ہے جن جن خان صاحبوں اور مہاتماؤں کی زیارتیں تین سالہ مدت میں نہوئی تھیں آج وہ اور اُن کے ایجنٹ بازاروں میں یوں چکر لگاتے پھرتے ہیں کہ کوئی جانتا بھی نہیں، خیر یہ تو ہماری قسمت کے پھیر ہیں کہ جو نعمت اور احسان ہم پر گورنمنٹ نے کیا تھا ہم اُس کے قدردان نہیں ہیں ہم نہیں جانتے کہ ممبری کے کون لوگ اہل ہیں ہمیں اتنی بھی خبر نہیں کہ اس کاغذ کے پرچہ (ووٹ) کی کیا قدر ہے ـ ہم اس سے بھی بے خبر ہیں کہ اس انتخاب کا نتیجہ کیا ہے ہم حیران ہیں کہ جو لوگ سلف گورنمنٹ (خود مختاری حکومت) کیلئے درخواستیں کرتے ہیں وہ اس لوکل سلف کا کیا عمدہ نمونہ دکھا سکتے ہیں جو سلف گورنمنٹ کے خواستگار ہیں ـ

تو بدین درجہ کردی کہ در وعجز آئی

خیر اس امر کی تو یہاں شکایت نہیں اور نہ اس شکایت کے لئے یہ نوٹ تجویز ہوا ہے اصل بات قابل ذکر یہ ہے کہ اس انتخاب میں ووٹروں کے متعلق جو بدنظمی کارروائی ہوئی ہے جہاں تک ہمیں اطلاع پہونچی ہے بہت ساحصہ اس میں ایمانداری اور دیانتداری کے برخلاف ہے ـ ایسے ایسے اشخاص کو چار چار روپیہ کا کرایہ دار اور مالک مکان بنایا گیا ہے جنکو شاید کبھی روپیہ ماہوار کی آمدنی بھی نہو ـ اگر صاحب ڈپٹی کمشنر ایک ہی ڈویژن کی پڑتال خود کریں تو انکو ہمارے دعوے کی کامل تصدیق ہوسکتی ہے جس حال میں کہ ووٹروں کے متعلق ایمانداری سے بعید کارروائیاں ہوتی ہیں تو آئندہ کونسلوں کی خفت اور سستی کا کیا گلہ؟

کیونکہ ـ سایکہ نکوست از بہار ش پیداست

ضروری اطلاع ـ گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت اور ہر ماہ مانندے صرفی پرچہ مگر اتنا یاد رہے کہ ایسے خط میں اخبار گم شدہ کا اور خریداری نمبر ضرور لکھنا چاہئے

ahmadimuslim.de

کیا امرتسر کی پالیٹکس کا ہیرو دو وکیل اس میں کچھ نہ بولیگا؟

امرتسر میں تعزیہ داری

خدا کا شکر ہے کہ امسال امرتسر میں تعزیہ داری بہت ہلکی رہی اگرچہ انجمن نصرۃ السنۃ کی طرف سے ہمیشہ اشتہار جاری ہوتے ہیں لیکن اس سال کچھ سامان ہی موافق ہو رہے تھے قحط سالی - موسمی سردی کے علاوہ اراکین انجمن اسلامیہ کے دلوں میں خدا کی طرف سے حرکت پیدا ہوئی تو انہوں نے ایک عام جلسہ میں شہر کے مسلمان چودہریوں اور معززین کو بلا کر جس میں یہ تجویز پیش کی کہ ایام عشرہ محرم میں رات کے وقت تعزیے باہر نہ نکالا کریں اور ہی پر بات نکلتے نکلتے یہاں تک پہنچی کہ رات کو تعزیوں کی گشت ہی بند ہو جائے جو سب فسادوں کی جڑ کٹ سکتی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ رات کی گشت بند ہوئی - دسویں محرم کے روز دن کو نکلے تو وہ بھی نہ تو کچھ شان و شوکت سے نہ کچھ تعداد زیادہ تھی - بڑے تعزیے جو بڑی شان و شوکت سے دس بارہ نکلا کرتے تھے صرف دو تھے وہ بھی بڑی بے لطفی سے ہم انجمن اسلامیہ کے ممبران اور محلوں کے چودہریوں کا عموماً اور نواب بہادر شیخ غلام صادق صاحب صدر انجمن کا خصوصاً اس بارہ میں قوم کی طرف سے شکریہ کرتے ہیں جزاھم اللہ خیر الجزا - امید ہے کہ شیخ صاحب موصوف آئندہ کو بھی اس فکر میں رہیں گے کہ جس طرح سے بن پڑے یہ خرابی جڑ سے کٹ جائے - آج سے پہلے جن دنوں انجمن نصرۃ السنۃ نے پہلی دفعہ اشتہار دیا تھا تو اس وقت بھی شیخ صاحب موصوف کے برادر بزرگ شیخ غلام حسن صاحب مرحوم نے اس بدرسم کے بند کرنے میں کوشش کی تھی اور ایک بہت بڑے جلسہ میں اس اشتہار کو پیش کر کے ظاہر کیا تھا کہ اس بدرسم کا انسداد ہونا چاہیے - مگر اس وقت چونکہ تعزیہ داروں میں مخالفت کا زور تھا کامیابی نہ ہوئی - آخر جو وقت خدا کے علم میں اس کام کے لئے مقرر تھا اس میں فائدہ ہوا - اخیر پر ہم اپنے محلے کے چودہری رحیم شاہ کا بھی شکریہ کرتے ہیں کہ باوجودیکہ وہ ایک زمانہ میں تعزیوں کے حامی تھے مگر اب خدا کے فضل سے ان کے انسداد میں کوشاں ہیں جزاہ اللہ ◆

مباحثہ دیوریا - جو بمقام دیوریا مابین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا - قیمت ۸/

بمبئی - لکھنؤ اور رنگون کا محرم

قابل توجہ انڈیا مسلم لیگ

اس سال محرم کے موقع پر ان تینوں شہروں میں جو شیعہ اور سنیوں میں فساد ہوا ہے اخباری دنیا سے مخفی نہیں - سنیوں نے شیعوں کو مارا اور شیعوں نے سنیوں کو زدوکوب کیا - کئی ایک خون ہوئے کئی ایک زخمی ہوئے - غرض بہت بڑا ہنگامہ قائم ہوا جو مسلمانوں کے دونوں فرقوں کے ملنے میں ایک حد تک مضبوط رکاوٹ ہو گیا - گو یہ حرکت چھوٹے طبقے کے لوگوں سے ہوئی ہوگی لیکن آخر اخلاقی فقرہ "بیالاید ہمہ گاوان دہ را" بھی تو اپنے اندر کچھ سچائی رکھتا ہے - اس فساد کے متعلق دو طرح کے غور و فکر ہونگے ایک تو گورنمنٹ کی طرف سے ہوگا جسکا مطلب یہ ہوگا کہ فسادیوں کو سزا دیکر آئندہ کو امن امان قائم کرے - ایک مصلحان قوم کی طرف سے ہوگا - گورنمنٹ تو اپنا کام آپ کریگی اسکی تو ہمیں فکر نہیں نہ اسکو کوئی بات سمجھانے کی حاجت ہے - مگر مصلحان قوم کیلئے سب سے عمدہ تجویز ہمارے خیال میں یہ ہے کہ مسلم لیگ گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست کرے کہ تعزیہ بنانے والوں سے دریافت کیا جایا کرے کہ وہ کس مذہب کے پابند ہیں - اگر اہل سنت ہوں تو چونکہ اہل سنت کے علما تعزیہ بنانے کے سخت مخالف ہیں اسلئے کوئی سنی تعزیہ نکالنے کا مجاز نہ ہو اور وہ اپنا مذہب شیعہ بتلا دے تو حسب فتوے علماء شیعہ انکو تعزیہ کے متعلق اجازت دی جائے - علماء شیعہ اگر اپنی دیانت سے یہ فتوے دیں کہ تعزیہ اپنے اپنے گھروں میں رکھکر ماتم اور گریہ بکا کرنا افضل ہے جیسے میرے دوست مولوی سید علی صاحب لاہوری ذاکر نے امرتسر کے شیعوں کو میرے سامنے فتویٰ دیا تھا تو یہی کریں اور اگر یہ فتوے دیں کہ بازاروں میں بازاری فاحشات کو دکھاتے پھریں تو یہی اجازت ہو - مختصر یہ ہے کہ گورنمنٹ چونکہ کسی کے مذہب میں دست انداز نہیں ہوتی اسلئے تعزیہ داروں کو درخواست کے ساتھ اپنا مذہب اور اپنے علما کا فتویٰ شامل کرنیکا حکم دیا جائے پھر دیکھیں اس تجویز سے کہاں تک ہندوستان کی رعایا میں امن امان قائم ہوتا ہے - امید ہے کہ دیگر اسلامی ہمعصر خصوصاً پیسہ اخبار - وطن - وکیل - علی گڈھ گزٹ - البشیر وغیرہ بھی توجہ کرینگے ◆

ahmadimuslim.de

اسلامی دنیا میں نقصان عظیم

دس فروری کو مصر کے نامور قومی ہیرو مصطفےٰ کامل پاشا کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم اگرچہ مذہبی حیثیت سے کوئی بقدر بزرگ نہ تھے مگر قومی روح اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مصر کی آزادی دیکھنے کے متمنی تھے۔ گورنمنٹ انگریزی کو قانون کی پابندی میں ہمیشہ لڑتے رہے۔ اس لڑائی کے لئے مرحوم نے تین ہتھیار نکال رکھے تھے ایک عربی روزانہ اخبار اللوا۔ ایک انگریزی اخبار۔ ایک فرنچ اخبار کسی دم انکو قومی سوز سے فرصت نہ تھی یہاں تک کہ موت کو لبیک کہہ گئے آہ ہ

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

ہمارے قادیانی کرشن سے بھی انکو بہت بدگمانی تھی کرشن جی نے انکی مخالفت میں ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ دیکھئے مرحوم کے انتقال پر الہامی تھیلے سے کیا نکلتا ہے۔ سچ ہے ؎

شور بختاں بآرزو خواہند ✦ مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

کذاب قادیانی کی کذب بیانی اور اسپر بیہودہ لن ترانی

ڈھیٹھ اور بیشرم بھی دنیا میں ہوتی ہیں مگر
سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپکی

مرقع قادیانی بابت فروری میں ہم نے دجال اکبر کی ایک کذب بیانی پر مواخذہ کرکے جواب طلب کیا تھا۔ دجال موصوف نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں اثنار تقریر میں کہا تھا کہ پنڈت لیکھرام آریہ نے خدا سے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا اور پنڈت) میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اُسے ہلاک کرے (الحکم ۲ جنوری صفحہ ۵) اس دعوی کی تصحیح نقل مانگی گئی تھی اور کہا تھا کہ تمہاری یہ ایک معمولی عادت ہے کہ جو بھی تمہارا کوئی مخالف مرتا ہے تو تم کہدیا کرتے ہو کہ اس نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا چنانچہ مولوی اسمٰعیل صاحب علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحومین وغیرہ سے تم نے یہی برتاؤ کیا جسکی قلعی کئی ایکدفعہ اہلحدیث اور مرقع قادیانی میں کھولی گئی ہے اور اچھی طرح سے ثابت کیا گیا کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت ✦ بطالت ہے بطالت ہے بطالت

سچے ہو تو لیکھرام کی یہ دعا انکی کسی تحریر سے دکھاؤ کہ اُس نے خدا سے کہ ہلاک کرا۔ اسکا جواب دجال اکبر نے اخبار الحکم ۱۴ فروری میں دیا ہے "ثناء اللہ کی بیحیائی" اس میں وہ اپنی معمولی لن ترانی اور مزید ارگالی کے پنڈت لیکھرام کا ایک حوالہ دیتا ہے جسکی نسبت لکھتا ہے کہ:-

"ثناء اللہ کو چاہیئے کہ عینک اتار کر نہیں بلکہ لگا کر پڑھے اور اگر با وجود علم ماموریت اسکی مخالفت میں سلب نہیں ہوگیا تو اپنی غلطی کا اعتراف ××× لیکھرام کے مباہلہ کے متعلق دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۰۱"

اس لن ترانی کے بعد پنڈت لیکھرام کی عبارت نقل کی ہے جسکو جلی لفظوں میں جس سے معلوم ہو کہ یہ عبارت بعینہٖ وہی ہے جو لیکھرام کے قلم سے نکلی تھی۔ دیکھکر حیران ہونگے کہ پرانی مشہور مثل ہے "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" جو مدت مدید سے ایک مفہوم کی صورت میں تھی آج اسکا مصداق بھی قادیان میں ملتا ہے۔ بہرحال دجال اکبر نے پنڈت لیکھرام کی عبارت یوں نقل کی ہے۔

"ہے پرمیشر ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر (ایسا ہو) کہ جہالت اور تعصب جور و ستم والے کا ناش ہو کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور عزت نہیں پاتا۔ (دستخط لیکھرام شرما از پشاور) (الحکم ۱۴ فروری صفحہ ۵)"

اسی عبارت کو بہ تخفیف پنڈت لیکھرام دجال اکبر نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں یوں لکھا ہے کہ:-

"اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پاسکتا۔ راقم آپکا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھا سد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ گزٹ فیروزپور پنجاب" (صفحہ ۳۱۹)

دو نقلیں ہوگئیں آگے اب ہم ناظرین کو اصلی عبارت لیکھرام کی اصل کتاب سے دکھاتے ہیں تا سیاہ روئے شود ہرکہ در وغش باشد۔ کلیات آریہ مسافر اور خبط احمدیہ جسکا حوالہ خود دجال اکبر نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱۹ پر دیا ہے نکالکر دیکھو جہاں لیکھرام نے اپنا دعا ان الفاظ میں لکھا ہے کہ:-

---

لہ یہ مضمون دراصل تو اڈیٹر الحکم کا ہے مگر دجال قادیانی چونکہ ازالہ اوہام صفحہ ۱۳ پر مانتا ہے کہ مریدوں کے تمام کام پیروں کے ہوتے ہیں (خصوصاً اشاعت تعلیم میں) اسلئے ہم نے یہ مضمون دجال ہی کا سمجھا اور اسی کو مخاطب کیا (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کی ... واقفی اور ... اشاعتی دوسرے خواص کی عدم توجہی اور ان دونوں سببوں کی بنا پر ایک خاص سبب یہ ہے کہ اسکی اہلی عہدہ داران و ارکین و عمال نے ابھی تک اس کے جاری کرنے میں کوشش نہیں فرمائی یا کوشش کی لیکن بلیغ کوشش جیسی کہ چاہئے ظہور میں نہیں آئی - نہ تو ابھی تک کہیں اسکا اجلاس ہوا - نہ اسکی جانب سے کوئی وفد و جماعت علماء کی منتخب ہوئی نہ کوئی وکیل خاص اسکی طرف سے مقرر ہوا کہ وہ دورہ کر کے اسکی اغراض و مقاصد سے ہر قصبہ و شہر میں لوگوں کو مطلع کرتا اور اسکے فوائد و منافع و ضرورت کو ظاہر کر کے عام توجہ دلاتا تاکہ ہر خاص و عام اس کی طرف متوجہ ہو کر دلدادہ و شیفتہ ہوتا اور اسکا ممد و معاون بنتا - ہرچند کہ ان دنوں ایک مضمون [illegible] کا [illegible] کانفرنس کی طرف سے طبع ہو کر شائع ہوا اور [illegible] زبانوں میں چھپکر [illegible] پنجاب میں تقسیم ہوا لیکن یہ اشاعت جماعت سے ناطق [illegible] رسائل و مضامین و اشتہارات تو اکثر انجمنوں کی طرف سے یا خاص اشخاص [illegible] ہمیشہ شائع ہوتے رہتے ہیں اس سے عام [illegible] نہیں ہوتی اس لئے کہ [illegible] شان و شوکت کے ساتھ نہیں البتہ ایک خاص جماعت جدیدہ علماء [illegible] کی جانب سے مقرر ہو کر دورہ کرتی یا ایک [illegible] کانفرنس کی [illegible]

[illegible]

اس کی ضرورت کو خوب سمجھ کر اسکی ہمدردی و معاونت کرتے اس صورت میں ممکن ہو کہ کانفرنس اپنے مقاصد میں کامیاب ہو اور اشاعت مسائل حقہ توحید و سنت کی پوری پوری اور عزت و شان کے ساتھ ہو ورنہ ابھی تک عوام کے نزدیک کانفرنس کوئی وجود و شہود ہی نہیں رکھتے نہیں - (ابو حمید از بنارس)

اڈیٹر - یہ جو تجویز آپ نے لکھی ہے میرے خیال میں مدت سے ہے مگر چونکہ ارکان اس کانفرنس کچھ مدت سے سخت مصائب میں مبتلا رہے ہیں جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب صدر آمین - جناب مولانا حافظ عبد العزیز صاحب نائب صدر اور مولانا شمس الحق صاحب [illegible] حضرات علیل رہے - مولانا شمس الحق صاحب کے بھائی کا انتقال ہوا - غرض اسی قسم کی وجوہات پیش رہی ہیں - اس لئے یہ تجویز پیش بھی نہ ہو سکی تاہم زیر غور ہے - امید ہے کہ آپ کی طرح اچھے اس قسم کے ہمدردی والے مضامین لکھا کریں گے جن سے بہت فائدہ ہوگا۔

ناگری مضمون جو اہلحدیث کانفرنس نے اشاعت اسلام کا چھپوایا تھا - [illegible] بہت [illegible] اس کے موجود ہیں جو صاحب خدمت دینی سے حصہ لینا چاہیں منگا کر ہندؤں میں تقسیم کریں - مفت بلکہ ٹکٹ لگا کر بھیجے جاتے ہیں -

اخبار اہلحدیث کی مطالعہ کی ضرورت

آجکل بالخصوص ہندوستانی مسلمان جو اپنی غائیت آزادیوں کے باعث جیسے گونہ گونہ اور قسم قسم کے شرک و بدعات میں ملوث ہیں - شاید ہی کہیں اور ملکوں میں ایسی انکی نظیر پائی جائے - اب اس سے بڑھ کر کونسا شرک ہوگا کہ رسمی حنفی کی بعض فرقے جو محض اپنے مریدوں اور عقیدتمندوں کی آنکھوں میں اس تافیہ کے ساتھ مجدد مائتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ بنکر نذر کھینچنے کی غرض سے غیب دانی کا تاج جو خاص کر خالق حقیقی جل جلالہ وعز اسمہ کے سر سزاوار ہے آنحضرت کے فرق مبارک پر رکھدیا گیا اور مشکلکشا کا لفظ بھی اسی پاک ذات ستودہ صفات کے لئے موزون ہے حضرت علی ختن رسول اللہ ملقب کر دئیے گئے ہے

اسا اسد آنچہ اسلامست و دیں + شرک ایں باشد برب العالمین -

بھلا اس جنون اور خبطگی کی بھی کوئی حد ہے کہ جب یہود اور نصاریٰ اپنے اپنے رسولوں اور نبیوں کو خدا کا لاڈلا بیٹا بنائیں تو ہم ان سے کس بات میں کم ہیں بلکہ ان سے کہیں زیادہ آزادی دکھادوں تو سہی سچ ہے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ جب یہ دونوں بزرگ خدا میاں کے چہیتے لخت جگر ہیں تو ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معبود ثانی اور آپکے ساتھ آپ کے داماد امیر المومنین امام الاشجعین حیدر کرار شیر خدا جناب سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الشریف بھی معبود ثالث ہیں اور چونکہ پروردگار عالم نے یہود اور نصاریٰ کو ان کے عقیدوں بموجب مشرک ٹھیرایا اور ان کے معتقدین کو [illegible] ہوئی ہیں تو خیال یہ ہوا کہ یہ تماشا محض دنیا کمانے کے لئے تیار کیا ہے - (باقیدارد) خادم الطلبہ غلام رسول حنفی تکیہ شاہ ارزاں پٹنہ۔

نواح فیروزپور میں مولوی ولی محمد جالندھری پھر جا پہنچے ہیں اور وہاں اپنی قدیمی عادت کے مطابق اہلحدیثوں کو اپنی شرارت آمیز تقریروں سے ایذا دے رہے ہیں اس ہفتہ پھر مولانا ابو الوفا انکے تعاقب میں گئے ہیں اسلئے فتوی آئندہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی امین اہلحدیث کانفرنس کے بھائی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔ مولانا صاحب ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

انجمن اسلامیہ ہوشیارپور کا سالانہ جلسہ بخیر وخوبی بڑی رونق سے ہوا۔ چندہ بھی سنین گزشتہ سے اچھا ہوا۔ مولوی ابو الکلام آزاد کی تقریریں بھی بڑے زور سے ہوئیں۔

انجمن حمایت اسلام امرتسر جو کسی زمانہ میں ترقی کے معراج پہنچی منازعات کے اثر سے تنزل ہوتا گیا۔ کارروائی تو بالکل بند تھی۔ سرمایہ دو سو اسی روپیہ ساڑھے پانچ آنہ محفوظ تھا جو بالکل بیکار تھا۔ آخر کار انجمن موصوف نے ۱۹ فروری کے اجلاس میں یہ رزولیشن پاس کیا کہ سرمایہ مذکور انجمن اسلامیہ امرتسر کے حوالہ کیا جائے کہ وہ اپنے مصرف تعلیم میں لائے چنانچہ وہ روپیہ انجمن اسلامیہ کے حوالہ کیا گیا۔ (مختصر از رپورٹ سکرٹری)

انگلستان کی تجویز کو مقدونیہ میں اصلاحات کے جاری کرنے کے متعلق تمام سلطنتوں نے نامنظور کردیا۔ اسلئے اب گورنمنٹ انگلستان کو ایک خطرناک سوال فیصل کرنا پڑگیا وہ یہ ہے کہ آیا انگلستان اپنی مجوزہ اصلاح کو مقدونیہ میں جاری کرانے کے لئے ترکی گورنمنٹ پر زور ڈال سکتا ہے؟

آرمنی انقلاب پسندوں اور ترکی فوج میں شہروان میں لڑائی ہوئی ترکی فوج نے تین سو رائفلیں۔ تین لاکھ کارتوس اور بہت سا ڈائنامیٹ آرمنیوں سے چھین کر ضبط کرلیا۔

پورٹ آرتھر کو جاپانیوں کے حوالہ کرنے کی کل ذمہ واری جنرل اسٹوسل نے کورٹ مارشل میں اپنے اوپر لے لی۔ اور کہا کہ اس بات کا ضروری کفارہ اگر خون ہی ہے تو صرف مجھکو قتل کرڈالو۔

سر ڈنزل ابٹسن سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب انگلستان پہونچکر لنڈن میں فوت ہوگئے۔

تنجیر کا تار مظہر ہے کہ ایک فرنچ دستہ کا سا بلنکا کی جانب پسپا کردیا گیا۔ اور مولائی حفیظ کی فوج نے ایک اور فرنچ دستہ کو کاٹ ڈالا۔ بعد کی خبر ہے کہ ۱۰ فرنچ سپاہی مارے گئے اور ۵۰ زخمی ہوئے۔

روسی اخبارات لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ روس اور ترکی کے مابین کوہ قاف کی سرحد پر جنگ چھڑ جائے۔

سیتاپور میں ایک یوروپین مسٹر میر نے دوسرے یوروپین مسٹر ڈی میکلنڈ کو مار ڈالا مقدمہ کلکتہ کی عدالت سشن میں چل رہا ہے۔

زراعتی کالجوں میں جو طلبا تعلیم پاتے ہیں ان کو بھی ڈپلومہ ملیگا۔ اس ڈپلومہ کا رتبہ بی اے کے برابر ہوگا۔

امیر صاحب کابل کے کارتوس اور سامان جنگ بنانے اور اسلحہ سازی کے کارخانوں میں تمام کام صرف افغان لوگ ہی کرتے ہیں۔

لزبن کے سوداگروں اور دوکانداروں نے قاتلان شاہ پرتگال کے پسماندگان کی امداد کے لئے ۴۰ ہزار پونڈ چندہ جمع کیا ہے۔

مہم ذکا خیل کی نسبت ۱۹ فروری کی خبر آئی ہے کہ والائی کے مستحکم مقامات منہدم کردئے گئے اور جنرل اینڈرسن کے دستہ نے ... بسائی خیل کی جانب ... سے مزاحمت کم ہوئی۔ اور ایک مشہور حملہ آور شیناس مارا گیا۔ وادائی سخت زخمی ہے۔ عمر بن خسرو بھی مشہور سرغنہ بھی مارا گیا۔ لنڈی کوتل کے دستہ نے ایک اور مشہور سرغنہ کو مارا۔ ۱۵-۱۶ فروری کی لڑائی میں ذکا خیل کے ۰ آدمی مارے گئے اور ۱۱ زخمی ہوئے۔ مقتولین میں خرجان۔ خسروغی۔ سمیع اللہ۔ خان حاتم اور خیل جان شروانی بھی ہیں۔ ۱۸ فروری کی لڑائی میں ذکا خیل کا بہت نقصان ہوا۔ لفٹنٹ ان کیمپبل کفیٹن زخموں کے صدمہ سے مرگئے۔

ماہ حال کے اختتام تک قحط زدوں کی تعداد ہندوستان میں دس لاکھ آدمیوں سے بھی زیادہ بڑھ جائیگی۔

امرتسر میں اس ہفتہ ایک مجلس **اصلاح الکلام** کے نام سے مقرر ہوئی ہے۔ غرض و غایت اسکی فصیح بلیغ اور شستہ تقریریں کرنیکا طریق سکھلانا ہوگا۔ ہر اتوار کو ہفتہ وار اسکا جلسہ ہوا کریگا جسمیں مقررہ مضمون پر اخلاقی۔ مذہبی اور تاریخی تقریریں ہوا کرینگی۔ کم از کم ۸ آنہ ماہوار چندہ دینے سے ہر مسلمان اسکا ممبر ہوسکتا ہے۔ اس مجلس کا پہلا جلسہ ۲۳ فروری کو دفتر اہلحدیث میں منعقد ہوا تھا۔ امید ہے کہ اگر یہ مجلس استقلال سے قائم رہی تو اس کی سعی سے کئی ایک لائق اور عمدہ لیکچرار پیدا ہوجائینگے خدا استقامت بخشے (نائب اڈیٹر)

ساحل برہما کے قریب جال ایریکیجیڈ کا ایک جزیرہ نمودار ہوا تھا۔ ۲ ماہ حال کو ۵۰۰ فیٹ بلند اور ۲۰۰ فیٹ عریض آگ کا ایک شعلہ اس جزیرہ میں نظر آیا اس کے بعد یہ جزیرہ ...

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے مفصل اوصاف تو کتب طبیہ میں مرقوم ہیں۔ مختصر اً یہ ہیں کہ مقوی باہ۔ مقوی دماغ۔ مولد خون ہے۔ درد کمر ضعف گردہ و مثانہ۔ کمزوری بدن و سینہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے۔ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں:۔

"یہ مومیائی اصلی نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو قوت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

قیمت فی تولہ مع محصول ڈاک

بہشتی — بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے۔ دو کارخانہ سے منگوا کر استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں قیمت صرف ہے معہ محصول ڈاک وغیرہ

حبوب قبض کشا — ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور۔ قیمت معہ محصول ڈاک

المشتہر
منیجر دی امیڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ قادر امرتسر

فہرست
کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی — اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لے کر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہیں۔ ساری تفسیر ... ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہو چکی ہیں

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲؍
جلد دوئم سورہ آل عمران و نسا قیمت ۱۲؍
جلد سوئم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۱۲؍
جلد چہارم سورہ نحل ۱۴ پارہ تک قیمت ۱۲؍
جلد پنجم " فرقان تک ۱۲؍

فتوحات اہلحدیث — چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلہ جات اہلحدیث کی تائید میں قیمت ۴؍

دلیل الفرقان — بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲؍

حق پرکاش — آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸؍

ترک اسلام — مہاشہ دہرم پال نو آریہ (سابق عبد الغفور) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۲؍

تغلیب الاسلام چہارم حصہ — بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال نہایت مدلل اور دلچسپ ہے۔
جلد اول قیمت ۵؍
جلد دوم قیمت ۶؍
جلد سوم قیمت ۵؍ جلد چہارم قیمت ۵؍
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے عہ علاوہ محصول

مناظرہ نگینہ — مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۷ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا قابل دید ہے قیمت ۲؍

ادب العرب — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علما کا پسندیدہ قیمت ۲؍

المشتہر
منیجر اہلحدیث امرتسر۔ کٹڑہ سفید

اہلحدیث امرتسر چھپ

SOHDRA

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. N. 552.)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے گر ناپسند واپس نہ کیے جائیں گے۔

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۵ نمبر ۱۸

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـہ
والیان ریاست سے ... عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداران سے ... ۱۲/ عـار
... ششماہی ... عـہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
... ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۰۸ء یوم الجمعۃ المبارکۃ

تجلی کے بقیہ مضمون اور سراج الاخبار کے نامہ نگار کا جواب آئندہ درج کیا جاویگا۔

ایک مسلمان کے چند سوال

یہ سوالات جناب مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی کی طرف سے آئے ہیں بعض سوال تو ان میں خاص قادیانی مشن سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم انکو پیچھے کر دینگے اور بعض عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں اسلئے جو سوال عام طور پر قرآن و حدیث سے متعلق ہیں انکو مع جواب ہم پہلے لکھتے ہیں ان کے بعد قادیانی مشن کے متعلق سوالات لکھکر قادیانی وکیلوں سے جواب کی امید رکھیں گے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ (اڈیٹر)

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری۔ سلام مسنون۔ تقریر کی عبارت بجنسہ مع ترجمہ آیات و جواب محققانہ اگر اپنے اخبار میں درج فرما دیں تو خالی از اجر عند اللہ نہوگا اور فقیر بھی تا زندگی مشکور ہوگا کہ آپ نے فقیر کے شبہات کو بالبینات والزبر دور کیا۔ آئندہ پرچہ میں درج فرما کر مشکور فرما دیں۔ یہ سوالات فقیر نے محض تحقیق حق کیواسطے بخدمت جمیع علماء و فقہای اسلام کئے ہیں۔ عند و عناد سے نہیں کئے وکفی باللہ شہیدا۔ مولویصاحبان بلا سوچے سمجھے سائل پر کفر کا فتویٰ نہ دیدیں جیسا کہ امرتسر میں ایک مولوی صاحب ہیں جو اس زمانہ میں نئے امام بنے ہیں اُن سے جب بعض سوال مندرجہ ذیل پیش کئے تو انہوں نے جواب کے عوض محض اسی قدر فرمایا کہ ایسے سوال کرنیوالا ملحد ہے۔ افسوس صد افسوس کیا رسول اللہ اور صحابہ اور سلف صالحین سائلوں کو اسی طرح جواب دیتے تھے؟ کہ جو سائل آیا اُس کے سوال کو کفر پر محمول کرکے فارغ ہوگئے؟ ؎

ستوں دچشم بد دور ہیں آپ ہی کے ✦ نمونہ ہیں خُلقِ رسُول امیں کے

دیکھئے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی عبد اللہ حنفی اور اہلحدیث کیا کیا اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں۔

سائل فقیر حشمت العلی عفی اللہ عنہ ملتان مؤلف رسالہ ھو مشکوٰۃ المسلمین از دہلی خریدار اہلحدیث

گم شدہ پرچہ پہلا اور دوسرا ہفتہ الا آسکے پردوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت اور بعد ازاں ۲ فی پرچہ۔ مگر تقاضا یا درہے کہ ایسے خطوط میں اخبار گم شدہ کا اور خریداری کا نمبر لکھنا ضروری ہے۔

ahmadimuslim.de

سوال ۱؎ آیت قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ ... اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور دوسری آیات
جو اسی مضمون کی قرآن مجید میں ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی مثل بلکہ
اس کی ایک آیت کی مثل بھی تمام روئے زمین میں موجود نہیں اور نہ کبھی آئندہ ابدالآباد تک
ہوگی اور نہ کوئی فرد بشر و جن و ملک اس کی مثل لایا اور نہ لاسکیگا کیونکہ قرآنی حدیث ہی
تمام امور دینی کے لئے کافی ہے بدلیل آیات ذیل اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ
(پ۲۱ ع۱) اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلعم کو بجز قرآنی حدیث نازل فرمائی ہے حکم
فرماتا ہے کہ اے نبی! تو زمین والوں سے کہدے اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ (پ۷
ع۸) اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (پ۱۵ ع۱۶) اِنَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ (پ۱۵ ع۱) وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّكِرٍ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اور رسول اللہ صلعم
کو حکم ہوا کہ تو کہہ کہ مجھ کو حکم ملا ہے اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا اِنَّ الَّذِیْ
فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ (پ۲۰ ع۹) وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ (پ۲۲
ع۱۰) وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ. اَلرَّحْمٰنُ
عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ. ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا یَكُوْنُ
لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ اور قیامت کو جو لوگ قرآن
مجید کو دین میں کافی نہ سمجھیں گے آنحضرت رسول صلعم ان کی شکایت میں دربار رب العالمین
میں عرض کرینگے وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا. وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا. فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ. وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا
لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ (پ۱۴ ع۱۹) الٓمّٓصٓ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ
فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ اتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ (پ۸ ع۷) یہ آیات صدر سوائے قرآن مجید کے اور کسی
کتاب پر چسپاں نہیں ہوسکتیں اگر ہوسکتی ہیں تو کس طرح؟

اس کے سوائے اور بہت آیات ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآنی حدیث کی مثل کوئی
کلام دنیا میں نہیں اور کتب حدیث میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں
کہ اوتیت القرآن ومثلہ معہ - حرم رسول اللہ کما حرم اللہ اور دوسری روایت علی کی کہ
رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھکر اس کے حلالوں کو حلال اور حراموں کو
حرام سمجھے وہ جنتی ہے بلکہ وہ اپنے کنبہ کے کسی دوزخی کو اپنی شفاعت سے جنت میں لیجائیگا
(ابن ماجہ - ترمذی)

اس روایت کو اگر صدر کی آیات سے مقابل کیا جائے تو ان کی تطبیق نہیں ہوسکتی اس
روایت سے بعض لوگ وحی غیر متلو اور وحی خفی کا ثبوت دیا کرتے ہیں معلوم نہیں کہ
ان کے پاس کیا ثبوت ہے اور قرآن کی مثل بشری کلام کو جانتے ہیں اور آیات بالا پر
بھی ایمان رکھتے ہیں اور حدیث صحیح اور ضعیف اور موضوع کے بھی قائل ہیں اور
راوی شیطان کے بھی قائل ہیں جیسا کہ ابوہریرہ کی روایت مشکوٰۃ میں ہے حالانکہ اگر
حدیث بشری کو مثل قرآن شریف مان لیا جائے تو قرآن مجید کا دعویٰ جو آیات صدر
سے ثابت ہوتا ہے کہ میری مثل کوئی کلام دنیا میں نہیں لاسکتا۔ رسول اللہ کا حکم بھی
اگر مثل خدا مانا جاوے تو یہ دعوے بالکل ٹوٹ جاتا ہے وَلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا۔ اور
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (پ۱۲ ع۱) کے خلاف حکم کرنا پڑتا ہے اور دین میں دو حکم ماننے پڑتے
ہیں حالانکہ قرآنی حدیث میں ایک ہی حکم اللہ تعالیٰ کے ماننے کا امر کیا گیا ہے چنانچہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم اور رسول صلعم
علیہ کا حکم ایک دوسرے سے جدا مانتے ہیں یہ سخت کافر ہیں اور ایماندار اللہ تعالیٰ کے حکم
میں اور اس کے رسول کے حکم کی تفریق نہیں کرتے اور نہ وہ دو حکم کہتے ہیں بلکہ وہ حکم
اللہ تعالیٰ کا بموافقت نبی ایک ہی حکم مانتے ہیں اور مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کے
مطابق دلیل شرعی محض حکم اللہ کو بلا شرکت مانتے ہیں یہ سچے مسلمان ہیں اگر آیت صدر
میں حکم کے معنے نہ ہوتے تو نعوذ باللہ کیا اللہ اور اس کے رسول میں ذاتی اور صفاتی اتحاد کا
امر ہے جو تمام قرآن مجید کے مخالف ہے اور خالق اور مخلوق میں تفریق ظاہر کرتا ہے
اس تفریق کو اللہ تعالیٰ آپ تمیز کرتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں اس کی مثالیں موجود
ہیں اور قرآن مجید سے ایک موقع ایسا بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
اپنی مجلس میں قرآنی حدیث بیان فرماتے تو بعض لوگ ایسے دوست بھی بظاہر تھے کہ
جن کو آپ مخلص مسلمان خیال کرکے انکو کا مسلمان جانتے تھے اور انکو انکی صورتیں اور باتیں
بہت اچھی معلوم ہوتی تھیں لیکن وہ درپردہ رسول اللہ صلعم پر افترا اور بہتان بناکر
پکے مسلمانوں کو قال قال رسول اللہ صلعم پر لگا کر دھوکہ دے دیتے تھے۔ سیدھے سادے مسلمان
بلا تحقیق رسول اللہ صلعم کی افترا کو حدیث رسول کہنے لگ گئے تھے اللہ تعالیٰ نے رسول
اللہ صلعم کو ان کی قلبی خباثت اور افترا اور بہتان کی اطلاع بذریعہ وحی فرمائی کہ تو
ایسے لوگوں سے بچ یہ بڑے ظالم ہیں جو اللہ رسول پر افترا باندھکر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں
اس ساری تقریر کا خلاصہ اس آیت میں ہے وَیَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ
بَیَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللّٰهُ یَكْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ
تَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا (پ۵ ع۷) اس آیت سے دو قسم کی حدیث کا ثبوت
ملتا ہے ایک غیر الذی تقول اور ایک الذی قال رسول اللہ صلعم یا کسی حدیث

چونکہ آپ نے بجنسہ عبارت لکھنے کی تاکید کی ہے۔ اسلئے لکھی گئی ہے۔ ورنہ قرآن شریف میں وقال الرسول ہے۔ اڈیٹر

بشری کی قرآن مجید نے بحث نہیں کی کیونکہ اسکو دین میں کچھ علاقہ نہ تھا - اس آیت سے جب رسول اللہ صلعم علیہ اور آپکی جماعت کو معلوم ہو گیا کہ ہم میں ایسے لوگ بھی ہیں جو وضعی حدیثیں بناکر قرآن حدیث کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں اور بعد وفات نبی صلعم علیہ تو ضروری وضعی حدیثیں رسول اللہ صلعم علیہ کی طرف نسبت کر کے ایک اسلام کو چند فرقوں پر تقسیم کر دینگے اور باہم مسلمانوں کی عداوت اخوۃ اسلامی کے بدلے کر دینگے تو آپ نے جناب باری میں درخواست کی کہ وضعی حدیث اور صحیح حدیث کا معیار کیا ہے - اللہ تعالی نے فرمایا أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا (پ ۵ ع ۷) اس آیت میں اللہ تعالی نے قرآن شریف کو جو اختلاف سے پاک ہے معیار فرمایا ہے - خالق کی کلام اور مخلوق کی کلام میں فرق اختلاف کا ہے اگر مخلوق کی کلام ہوگی تو ضرور اس میں اختلاف ہوگا اور خالق کی کلام میں کبھی اختلاف نہ ملیگا - چنانچہ جسقدر فرق اسلامی اسوقت تمام دنیا میں موجود ہیں قرآن شریف کے کلام الہی ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہاں جو حدیثیں غیر کلام الہی کی مقول سے وضعی ہر فرقے کے پاس موجود ہیں ان میں اختلاف کی کوئی حد و نہایت ہی نہیں - ایک ہی چیز اگر ایک فرقے اسلامی کے نزدیک حلال ہے تو وہی چیز بجنسہ دوسرے فرقے والا بحدیث بشری حرام بتلاتا ہے اور صحیح حدیث اور وضعی حدیث کا معیار ہر فرقے اسلامی نے حسب اصطلاح قرارداد رواۃ کے ٹھیرایا ہے حالانکہ اس اصطلاح کا ثبوت قرآن حدیث میں کہیں بھی نہیں ملتا - رواۃ کی صحت و سقم کا علم رسول اللہ صلعم علیہ کو تو بغیر وحی قرآن مجید ہوا ہی نہیں - دوسرا آدمی رسول اللہ صلعم علیہ سے زیادہ دنیا میں کون ہے جو بغیر وحی کے رواۃ کی حالت معلوم کر لیوے اور رواۃ کو حدیث کی صحت اور سقم کا معیار بناوے خلاصہ میں سوال کا یہ ہے کہ آیا فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ کی مثل کوئی کلام بشری بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتی تو اوتیت القرآن ومثلہ معہ کی تطبیق کیا ہے اور حدیث کتاب اللہ اور حدیث وضعی کا معیار اللہ تعالی نے کیا فرمایا ہے؟ ایک روایت میں ہے میں بشر ہوں جب امر دین بتلاؤں تو مانو اگر اپنی رائے سے تمکو کہوں تو نہ مانو اسکا معیار کیا ہے؟

اڈیٹر - یہ سراسر آپکی غلطی ہے آپکو معلوم نہیں کہ جس طرح سرکاری سپاہی دو قسم پر ہیں - ایک پولیس ہے جو صرف رعایا کو ڈرانا دھمکانا جانتی ہے اس کے ذمہ کام ہی یہی ہے - گولی برستے ہوئے دشمنوں کے سامنے جانا اسکا کام نہیں دوسری قسم فوج ہے جو محض اسی لئے ہے کہ برستی ہوئی آگ میں کود پڑیں اور جان پر کھیل جائیں اور ذرہ بھر پرواہ نہ کریں - مخالفوں کی گولیوں کے زخموں کو برداشت کرنا فوجی سپاہیوں ہی کا کام ہے -

اسی طرح علما بھی دو قسم کے ہیں ایک تو وہ ہیں جو مسلمانوں کو مسائل دینی - احکام اخلاق سکھاتے ہیں کبھی فرصت کیوقت مسلمانوں کو کافر بھی بنا دیتے ہیں - بہت اچھا غرض جو کچھ کرتے خوب کرتے ہیں انکی مثال تو پولیس کی سی ہے جو محض اندرونی انتظام اور رعایا کے دبانے کے لئے سرکار نے رکھی ہوئی ہے - دوسری قسم کے علما وہ ہیں جنکو مخالفوں سے پالا پڑتا ہے اُن کے کان مخالفوں کے اعتراضات سے آشنا ہوتے ہیں اُن کے ذہن میں خدا نے جودت بخشی ہوتی ہے کہ اگر کوئی نیا سوال بھی اُن کو پیش آتا ہے تو اُس وہبی قوت سے وہ اسکو بھی حل کر دیتے ہیں اس قسم کے علماء کو فوج کی ساتھ مشابہت ہے - حضرت اُستاد الہند مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے فوز الکبیر میں علوم قرآنیہ کی پانچ قسمیں بیان فرمائی ہیں اُن میں سے ایک قسم کفار سے مناظرات کی بھی ہے اور قسم مسائل اسلامیہ بھی - چونکہ یہ دو کام دراصل الگ الگ ہیں اس لئے بہت کم ایسے علماء ملینگے جو دونوں اوصاف کے جامع ہوں (الا ماشاء اللہ) پس جو شخص مخالفین کے اعتراضات اُن علماء سے دریافت کرتا ہے جو قسم اول میں ہیں یعنی محض روایات حدیثیہ یا مسائل فقہیہ بیان کرنے والے وہ درحقیقت اُس ملکی افسر کی طرح ہے جو برستی گولیوں میں پولیس کے سپاہیوں کو بھیجتا ہے - میرے خیال میں ایسا افسر کسی ملک کے نظم و نسق کے قابل نہیں ٹھیک اسی طرح آپ کی غلطی ہے کہ آپنے ملحدوں کے سوالات جنکو دوسرے لفظوں میں مخالفوں کی گولیاں نام رکھو علماء حدیثیہ کے روبرو پیش کر کے جواب کے طالب ہوئے - آپکو معلوم نہیں کہ ؎

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے * بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

الحاصل آپ سے غلطی ہوئی ہے اُن علماء کی یہی غلطی ہے کہ کسی سائل کو صرف ملحد یا ملحدانہ سوال کہکر منہ بند کرنا چاہتے ہیں - وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ تو بھلا ایک مسلمان ہے گو سوال اسکا ملحدانہ ہیں لیکن اگر واقعی کوئی ملحد ہی آکر یہ سوال کریگا تو ہم اسکو کیا جواب دینگے اگر اسکو ملحد کہیں گے تو وہ کہیگا الحمد للہ کہ میں ملحد ہوں - اگر اسکو معتزلہ کہیں گے تو وہ کہیگا خدا کا شکر ہے کہ میں معتزلہ ہوں کیونکہ جس طرح ایک مسلمان یا اہل سنت اسلام اور سنی مذہب پر فخر کرتا ہے اسی طرح ایک ملحد یا معتزلی الحاد اور اعتزال پر فخر کر سکتا ہے - پھر یہ جواب اُس کو کیا ساکت مسکت ہو سکتا ہے بلکہ وہ اور خوش ہوگا کہ میرا سوال ایسا مضبوط ہے کہ مولانا

ahmadimuslim.de

جو اس پر ناشفقہ ہو کر گویا میرے مذہب کی طرح مسرائی کر رہے ہیں ایسے حضرات کو چاہئیے کہ اس قسم کے مسائلوں کو آشتی و نرمی خوبی کے سبب دفتر اہلحدیث میں بھیجا کریں۔ بہرحال آپکے پہلے سوال کا جواب یہ ہے:-

جواب ۔ ایک کلام دوسرے کی مثل ہوتا ہے اسکی وجوہات مختلف ہیں۔

(۱) اول یہ کہ جس طرح فصاحت بلاغت برشستگی وہ اگلی میں ہے ویسی ہی یہ کلام ہے دوسرا بھی اسی صفت کا ہے تو اسکو بھی کہا جاتا ہے خواہ مضمون دونوں کا مختلف ہو مگر بیان ایک سا ہو یا ایک اعلیٰ نے ثبوت توحید میں شستہ تقریر کی اور ایک نے ثبوت تثلیث میں مگر فصاحت بلاغت اور شستگی میں دونوں برابر ہیں تو کہا جائیگا کہ یہ تقریر اس تقریر کی مثل ہے یعنی اس عنوان میں۔ سرکاری مدارس میں جب طلباء کو مضمون جو طلبا لکھتے ہیں ان میں بھی غرض زیادہ ملحوظ ہوتی ہے مضمون خواہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد بلکہ نقیض ہوں۔ مثلاً قلم اور تلوار کے مقابلہ پر سوال ہوتا ہے ایک طالب علم قلم کے فضائل لکھکر قلم کیلئے فوقیت ثابت کرتا ہے دوسرا تلوار کے مناقب بتلا کر تلوار کی برتری بتلاتا ہے مگر بسا اوقات ممتحن دونوں کو پاس کرتا ہے بلکہ دونوں کو ایک ہی تعداد کے نمبر دئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس لئے کہ جو خوبی ممتحن کے خیال میں ملاحظہ ہوتی ہے اس میں دونوں برابر ہوتے ہیں مضمون کی صحت یا غلطی سے ممتحن کو مطلب نہیں ہوتا بلکہ اس نے طلبا کی تحریری قابلیت کا اندازہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک وجہ مماثلت یہ ہوتی ہے کہ ان دونوں کلاموں کے احکام وجوب اور لزوم میں برابر ہوتے ہیں مثلاً ایک حکم ویسرائے کی کونسل سے پاس ہو کر جاری ہوا ایک حکم صوبہ کے لفٹنٹ گورنر کی پیشگاہ سے نافذ ہو۔ تیسرا حکم شہر کی میونسپل کمیٹی سے نافذ ہو۔ یہ تینوں حکم رعایا کے حق میں لزوم اور وجوب میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔ گو وائسرائے بحیثیت عہدہ سب سے اعلیٰ ہے اور لفٹنٹ گورنر انکا ماتحت اور میونسپل کمیٹی تو خود رعایا کے ماتحتوں میں ہے مگر تعمیل کیلئے رعایا کے حق میں سب برابر ہیں۔ رعایا ان میں سے کسی کا حکم عدول کرے تو سزایاب ہوگی۔ اسی طرح اور بھی کئی ایک وجوہ سے مماثلت ہوا کرتی ہے مگر ہماری غرض انہی دو قسموں کی تفصیل سے حاصل ہو سکتی ہے۔

اب ہم نے دیکھنا ہے کہ قرآن مجید جو اپنی مثل کفار سے مانگتا ہے تو اس مثل کی وجہ مماثلت کیا ہے اسکی وجہ مماثلت بتلانے میں گو علماء مفسرین مختلف ہوئے ہیں لیکن راجح قول یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبارت کی شستگی اور بلاغت مراد ہے کیونکہ کفار عرب نے مثل لانے پر آمادگی ظاہر کی تو یہ کہا تھا کہ (لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ) یعنی اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام بنا لیں اس میں بجز گذشتہ حکایات کے رکھا ہی کیا ہے۔ اس آمادگی سے معلوم ہوتا ہے کہ مثل سے مراد انہوں نے شستگی کلام سمجھا۔ پس اس لحاظ سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی مثل نہیں ہے جو شخص ان معنے سے حدیث کو قرآن کی مثل کہے وہ قرآن و حدیث سے ناواقف ہے۔

حدیث کو قرآن کی مثل کہنا دوسری قسم سے ہے یعنی وجوب حکم میں چنانچہ علماء اصول کی شہادات اس بارہ میں حسب ذیل ہیں:-

حنفی شاشی حسامی نور الانوار توضیح تلویح مسلم الثبوت وغیرہ میں بالتصریح یہ بات ملتی ہے کہ ان الحدیث یوجب العمل دون العلم الیقینی (نور الانوار ص...)

ان شہادات کو بھی جانے دیجئے خود حدیث ہی میں ان معنی کا ثبوت ملتا ہے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یہ ہیں الا انی اوتیت القرآن ومثله معه الا یوشک رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله کما حرم الله" یعنی اے لوگو! مجھکو قرآن کی مثل اور احکام بھی ملے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی متکبر بیکار تخت پر بیٹھے اور کہنے لگے کہ جو کچھ قرآن میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو اسکے سوا اور کچھ نہ مانو یاد رکھو جو کچھ خدا کے حکم سے خدا کے رسول نے حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے جو خدا نے قرآن میں حرام کیا ہے۔

اس حدیث کے لفظ ہی سے مثلیت کا جواب ملتا ہے کہ حدیث کو جو قرآن کا مثل کہا گیا ہے اس سے مراد وہ مثلیت نہیں جو قرآن کی مثل کفار سے طلب کی گئی ہے بلکہ اس مثل سے مراد وہی ہے جو میونسپل کمیٹی کو ویسرائے کے احکام کے مثل سمجھا جاتا ہے۔

(باقی دارد)

کھلا خط

بخدمت مولوی ولی محمد صاحب جالندھری

آپکو معلوم ہی ہوگا کہ مسلمانوں کی حالت آجکل کیسی نازک ہو رہی ہے اور کہاں تک انکو اپنوں سے سوا غیروں کے ساتھ بھی اتفاق و اتحاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ گو اتفاق ہر زمانہ میں مفید ثمرات حسنہ ہے مگر اس زمانہ میں تو واجبات سے ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ محض اپنے ذاتی منافع کے لئے مسلمانوں کو اس نعمت عظمےٰ (اتفاق) سے محروم

اخبار الکیمیا
اس نام کا ایک ہفتہ وار ... ذریعہ سے عمل کیمیا ... زندہ کر دیکھا ... کیمیا مشرقی و مغربی ... بحث ... مستند و مسلم ... مراسلات بھی ... کلام ... جواب ... سربستہ رازوں کا اظہار ... انکشاف ... گذرتا ہے ... محمد خان شیروانی ... اس کو ایک ... سالانہ ... نوٹ ... المشتہر
مینیجر اخبار الکیمیا

ahmadimuslim.de

کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں آپ جہاں کہیں بطور وعظ گوئی کے جاتے ہیں آپکا یہی وعظ ہوتا ہے کہ ان وہابیوں (اہلحدیثوں) کو مساجد سے نکالدو۔ مسجد میں گھس آئیں تو مسجدوں کو دھو ڈالو۔ لوٹوں کو ہاتھ لگائیں تو لوٹوں کو پھوڑ دو چٹائیوں کو جلا دو۔ سلام وکلام ان سے بند کر دو۔ رشتے ناطے چھڑا دو۔ چنانچہ آپکی اسی قسم کے مواعظ حسنہ سے ضلع جالندھر میں شورش اٹھا تو دو دفعہ خاکسار کو جالندھر پہنچنا پڑا مگر افسوس کہ آپ روپوش ہو بیٹھے۔ اس سے بعد آپنے ضلع فیروزپور کے قراع میں سر نکالا تو اہالی فیروزپور نے مجھے بلایا اور میں نے پہونچکر آپ کو ملنے کی کوشش کی مگر آپنے ۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء کو مجھے ایک تحریر بھیجی کہ میں خود ہی امرتسر آ نکلا یا آپ جالندھر آجائیں۔ اس سے بعد آپنے ایک محض جھوٹا اشتہار شائع کیا جسکو کذب وافترا ہونے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ آپنے اس میں میاں نظام الدین صاحب [illegible]

فیروزپور کے اطراف قصبہ دھرم کوٹ وغیرہ میں جاکر پھر اسی قسم کی تفرقہ انداز تقریریں کرنی شروع کر دیں جو مسلمانوں کے حق میں آجکل سوہان روح سے بڑھکر مضر ہیں۔ گو آپکو اپنے مرغی پلاؤ کے نشہ میں سب مسلمانوں کا شش رنگ نظر آتا ہوگا لیکن عام حالت جو مسلمانوں کی ہے اُس کو ملحوظ رکھکر کوئی دردمند مسلمان آپکی اس کارروائی کو پسند نہ کریگا۔ مولوی صاحب! ذاتی مفاد کا لحاظ کرنیوالے بھی دنیا میں ہیں مگر جو لوگ ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو قربان کر دیں حقیقت میں وہ بدترین مخلوق اور ننگ قوم کہلانے کے مستوجب ہیں۔ قصبہ دھرم کوٹ وغیرہ میں جو آپنے اس قسم کی شر انگیز تقریریں کیں تو وہاں کے دردمندوں نے اس بلا کے دفعیہ کے لئے مجھے بلایا تو میں نے انکو کہا کہ مولوی صاحب جالندھری سے لکھوا کر بھیجو کہ وہ مجھ سے مباحثہ کرینگے چنانچہ انہوں نے آپکی دستخطی تحریر میرے پاس بھیجی جو ۱۷ محرم ۱۳۲۶ھ کی لکھی ہوئی ہے میں نے وہ دیکھکر سمجھا کہ اب تو شائد تصفیہ ہو جائے چنانچہ میں امرتسر سے بتاریخ ۲۴ چلکر ۲۵ فروری کو مع کئی رفقا کے قصبہ مذکور میں پہونچا مگر افسوس کہ آپ ایسے مبہوت ہوئے کہ پہلے تو میرا آنا سنکر آپنے یہ کہا کہ ہمارا انکا کوئی بڑا اختلاف نہیں معمولی اختلاف ہے ہم بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ (اہلحدیث) بھی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔[1]

چونکہ یہ رائے آپکی عام (پبلک) جلسہ میں نہ تھی اس لئے قصبہ مذکور میں میں نے پہونچکر آپکو مباحثہ کی دعوت دی تو آپ نے وہاں بھی اپنے معمولی حیلے بہانوں سے کام لیا بلکہ اُن سے بھی بڑھکر گہری چال چلے کہ میں تو اپنے ضروری مشاغل کو چھوڑکر مع اپنے احباب کے منگل کے روز پہونچا جو مباحثہ کا مقررہ دن تھا مگر آپنے ہماری جواب میں زبانی تو یہ کہا کہ ہم جمعہ کو مباحثہ کرینگے لیکن بعد میں جب سمجھا ہوگا کہ گو یہ عدیم الفرصت ہیں تاہم ممکن ہے کہ جمعہ تک ٹھیر جائیں اس لئے صبح ہی ایک تحریر بھیجدی کہ اتوار کو مباحثہ کرینگے جسکا صاف صاف مطلب یہ تھا کہ نہ تو ہم چار پانچ روز تک بیکار بیٹھ سکینگے نہ مباحثہ کی نوبت آویگی ہر چند منت و سماجت بھی کرائی مگر یہی جواب آتا رہا کہ ہم تاریخ نہیں بدل سکتے۔ آخر جب خطرہ ہوا کہ [illegible] سے نکلجائیں گے تو جمعہ کے روز بعد عصر پیغام بھیجا کہ ہم عیدگاہ کے میدان میں جاتے ہیں آجاؤ۔ لطف یہ کہ ہمیں اُسوقت ایک [illegible]

لکھا کہ اگر آپ مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ مجھے اطلاع دیں کہ ہر دفعہ کی تقریر کے لئے فریقین کو دس دس منٹ ہونگے۔ یعنے ایک کی تقریر کیوقت دوسرا بالکل خاموش رہیگا۔ یہ بھی لکھا کہ آپنے جالندھر والے اشتہار میں جو میاں نظام الدین صاحب کے نام سے آپ نے جاری کرایا تھا اس شرط کو منظور کیا ہوا ہے پس اب بھی منظوری سے اطلاع دیں مگر افسوس کہ آپنے کوئی جواب نہ دیا اور نہ مباحثہ کیا۔

یہ ہے آپکی مختصر سی واقعات۔ اب ان واقعات مسلسلہ کو لکھکر بڑے ادب سے عرض ہے کہ آپ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمادیں۔ انکو اتفاق واتحاد کا سبق پڑھادیں انکی ضروریات انکو سمجھادیں فضول رسومات قبیحہ سے انکو نفرت دلادیں۔ اور اگر آپ کو واقعی اہلحدیث کے مذہب کی سمجھ آجتک

[1] اسی طرح آپکے بھائی یا پیر ومرشد مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے جو تمام عمر اہلحدیثوں کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے رہے آخر کار عمر کو کہدیا کہ مقلدوں غیر مقلدوں میں غالباً اختلاف جزئیات کا ہے (دیکھو فتح رحمانی صفحہ ۳) یہ ہیں ان حضرات کے ہتھکنڈے کہ تمام عمر تو سب وشتم میں گذاری آخر بات نکلی تو جزئیات کی (خدا انکے حال پر رحم فرماوے) *

ahmadimuslim.de

نہیں آئی یا آپ انکو ابھی اپنے علم میں غلط اور جھوٹا جانتے ہیں تو میں آپکو مذہب اہلحدیث سمجھانے کے لئے حاضر ہوں۔ پس آپ حسب وعدہ امرتسر میں تشریف لاویں۔ انتظام مباحثہ میرے ذمہ ہوگا۔ یا جالندھر میں خود انتظام کر کے مجھے بلائیں یا ان دونوں شہروں کے علاوہ شہر فیروزپور میں تشریف لانا منظور کریں وہاں کا انتظام اہالی فیروزپور کرنیکو تیار ہیں۔ میرے خیال میں شہر فیروزپور میرے اور آپ دونوں کے حق میں بہتر ہوگا۔ کہ ہم دونوں بلا تکلیف ذمہ داری کے مباحثہ کر سکینگے۔ پس امید ہے کہ آپ ذاتی مفاد کیلئے قومی نقصان کو گوارا نہ کرینگے۔ مولوی صاحب! میں آپکی منظوری کا منتظر ہوں +

دوستوں کو اطلاع - مولوی صاحب جالندھری جہاں جائیں۔ اگر مسلمانوں کو مسائل اسلامی سمجھائیں۔ اخلاق بتلاویں تو بڑی خوشی سے سب سنیں اور ان کی خاطر بھی کریں اور اگر حسب عادت شریفہ مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کرنے کی کوشش کریں تو فوراً ان سے مباحثہ کا تحریری وعدہ لیکر میرے پاس بھیجدیں۔ مگر اس تحریر میں یہ شرط بھی مذکور ہو کہ مباحثہ میں دونوں فریقوں کو تقریر کے لئے برابر وقت ملیگا۔ اور ایک کی تقریر کے دوران میں دوسرا بالکل خاموش بیٹھیگا۔ ایسی اقرار کے بعد مجھے اطلاع دیں +

ابوالوفاء

سید جماعت علی شاہ کی نسبت چند سوال

بخدمت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب تسلیم۔ اخبار اہل فقہ کے متعدد پرچہ جات کے مضامین میں جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے متعلق ملاحظہ کئے گئے چونکہ شاہ صاحب دو ماہ سے یہاں مقیم ہیں اور پبلک انکی ذات سے بدظن ہو گئی ہے۔ سنی شیعہ اہلحدیث مرزائی وغیرہ کل انکے مخالف ہیں اور منٹگمری اور کنور میں خلاف اہل سنت وعظ کیا۔ لہذا مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش (پیر بہرام) نے انکی تردید میں سہ رسائل تصنیف فرما کر تقسیم کئے جنمیں سے ایک رسالہ "چار مسئلوں کی تحقیق" ارسال خدمت ہے اور حیدر شاہ صاحب نے جماعت علی شاہ صاحب کو متعدد دفعہ بالمشافہ گفتگو کے لئے خطوط روانہ کئے اور زبانی کہلا بھیجا۔ مگر شاہ صاحب نے صاف مباحثہ سے لوگوں کے روبرو انکار کر دیا اور خطوط کا بھی جواب نہیں دیا۔ اور آٹھ دن سے لال مسجد میں وعظ ہو رہا ہے جسمیں اہلحدیثوں کو کافر وغیرہ سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور چند عقیدہ بھی بیان کیا کہ میں نے امرتسر میں تین چار دفعہ ثناء اللہ صاحب کو مباحثہ

کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آئے دم خشک ہوگیا یہ ہوگیا وہ ہوگیا غرض جو دل میں آیا کہتے گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی کافر قرار دیا اور ان کے کل مریدوں کو بھی کافر قرار دیا اسی لئے عبدالحق صاحب مرزائی نے بھی آپکو مباحثہ کا ایک خط روانہ کیا جو اثنائے وعظ میں ایک شخص نے شاہ صاحب کو دیا لیکن شاہ صاحب نے اس مباحثہ سے بھی صاف انکار کر دیا۔ اور بیان فرمایا کہ میں نے خود مرزا کو مباحثہ کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آیا۔ میں خود اسی سے مباحثہ کرونگا تمہارے سے کچھ کام نہیں اور اپنی کتاب "فیضان علی پور" میں بھی تحریر کیا ہے کہ سنہ ١٩٠٣ء میں جب مرزا صاحب قادیانی سیالکوٹ آیا اس وقت انہوں نے بذریعہ اشتہارات رجسٹری مباحثہ کے لئے بلایا پھر وہ نہ آیا وغیرہ وغیرہ غرض مندرجہ ذیل امورات جواب طلب ہیں لہذا از راہ مہربانی اپنے پرچہ کے ذریعہ جواب شائع فرمائیگا۔

(۱) جماعت علی شاہ کا مذہب کونسا ہے؟

(۲) یہ اپنے آپ کو محدث کہتے ہیں یہ سچ ہے یا غلط؟

(۳) آیا امرتسر میں جماعت علی شاہ نے آپکو مباحثہ کے لئے بلوایا یا نہیں۔ اگر بلوایا تو آپنے جواب کیا دیا؟

(۴) سیالکوٹ میں انہوں نے مرزا قادیانی کو مباحثہ کے لئے بلوایا ہے یا نہیں اگر بلوایا ہے تو جواب کیا پایا؟

(۵) جماعت شاہ ندوہ کے سرپرست مقرر ہونے کے آگے ندوہ کے ممبر تھے یا نہیں

(۶) انہوں نے کبھی کسی سے مباحثہ کیا یا نہیں؟

(۷) جماعت علی شاہ نے اپنے کسی وعظ میں بنگلور کو کفرستان کہا ہے (کیونکہ یہاں کے کل لوگ مخالف ہیں) آیا ایسا کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۸) کسی وعظ میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ حلقہ مریدی میں شامل ہوں وہ مسلمان ہیں اور جو انکار کریں وہ کافر ہے۔ ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں؟

(۹) جماعت علی شاہ کا بیان ہے۔ کہ دودھ بھی۔ ترکاری وغیرہ ہنود کے ہاتھ کی چھینٹا اسکی پکائی ہوئی چیز کا کھانا حرام ہے۔

(۱۰) آیا جس شخص کے ایسے اعتقاد ہوں اس سے بیعت کرنی جائز ہے یا انکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔ بینوا توجروا (محمد علی حسین خان)

جوابات

(۱) شاہ صاحب حنفی مذہب کے مدعی ہیں مگر انکا عقیدہ اور عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے

(۲) محدث تو نہیں لیکن حدیث جانتے نہیں نہ پڑھی نہ پڑھائی۔ ورنہ سند تعلم بتلاویں

(۳) محض جھوٹ صریح کذب ہے وہ بھلا کس کو مباحثہ کے لئے کیا بلائینگے؟

(۴) سیالکوٹ میں جب مرزا قادیانی گیا تھا تو انہوں نے اور انکے مریدوں نے عوام میں جوش پھیلا کر مریدوں کے نام سے اشتہار بازی کی تھی جسکا جواب مرزائیوں نے کچھ نہ دیا تھا کیونکہ عام شورش تھی۔

(۵) ندوہ کے ارکان انتظامیہ میں تو نہ تھے البتہ عام ہوا خواہوں میں تھے چنانچہ امرتسر کے جلسہ ندوہ میں انہوں نے تقریر بھی کی تھی۔

(۶) خدا نخواستہ۔

(۷) یہی تو ہمارے بیان کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے مخالف ہے۔ حنفی مذہب میں ہے لا نکفر اهل القبلة (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے)

(۸) حضرت مجدد صاحب سرہندی جنکی طرف شاہ صاحب اپنی نسبت کرکے مجددی بنتے ہیں (۵) لکھتے ہیں روز قیامت از شریعت خواہند پرسید از تصوف نخواہند پرسید" پس سوچ لو کہ شاہ صاحب کا قول صحیح ہے یا مجدد صاحب کا۔

(۹) یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ شاہ صاحب کا طریق عمل حنفی مذہب کے خلاف ہے حنفی مذہب میں ہے کہ کفار کی نجاست اُن کے دلوں میں ہے بدن پر نہیں۔

(۱۰) مروجہ بیعت کی اول تو ضرورت نہیں اگر ہو بھی تو کسی ایسے شخص سے چاہئے جسکو دل میں توحید و سنت کی قدر ہو۔ شاہ صاحب موصوف تو اپنے اعتقادات اور طرز عمل میں حسب فتوے علماء حنفیہ اس قابل نہیں (دیکھو شرح فقہ اکبر) نماز تو ہر ایک نیک و بد کے پیچھے جائز ہے۔ جو لوگ اختلاف عقائد کی وجہ سے نماز کے عدم جواز کا فتوے دیتے ہیں اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق مفصل مضمون اہلحدیث کے کسی آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔

۲؍ داخل غریب فنڈ

غریب فنڈ

بقایا سابقہ	۱۲؍
آمدنی ہفتہ از عبدالغنی صاحب ازجموں جیا	۲؍
از فتوے فنڈ	۲؍ ۴
کل	۶؍ ۵

درخواستیں

نمبر ۸۳ – حافظ محمد ابراہیم امام مسجد گنج شہیداں قصبہ اگوہرہ ضلع پنچ محل گجرات

نمبر ۸۴ – قادر بخش طالب علم از احمد پور شرقیہ مدرسہ اسلامیہ ریاست بہاولپور

نمبر ۸۵ – غلام رسول طالب علم باکی پور ڈاکخانہ ہنڈرو محلہ درگاہ۔ بمکان ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب

سائل قواعد کے پابند ہیں یا تو مرا خود دیدیں یا ایک خریدار متقل بنا دیں۔

سید محبوب شاہ حسنی فوا ضلع ہزارہ کی ہتھ نا لگی

میں نے بحوالہ اخبار اہلحدیث ۲۶ ذی الحجہ سید محبوب شاہ حسنی حنفی قادری داتہ ضلع ہزارہ کو ۳ فروری کے روز ۴؍ کے ٹکٹ لفافہ میں برائے منگانے کتاب "محکما للاسلام" بھیجے ہیں۔ بعد کچھ انتظار کے پھر ۱۰ فروری کو لکھا کہ کتاب جلد ارسال فرمائے اور انعام کی فکر کیجئے کتاب پہونچنے پر انتظار اور جلد معقول جواب لکھا جاویگا۔ مگر آجتک نہ کتاب آئی نہ کسی جواب سے اطلاع ملی۔ شاید میرے اتنا لکھنے سے ہی سید صاحب کو خاموش رہکر شکایت کا نشانہ بنایا ہو۔ میرے خیال میں سید صاحب نے یہ تماشا کر کے مشتہر کرایا ہو گا کہ اہلحدیثوں کے ساتھ اور تو کچھ بن نہیں آتی بس دہوکہ کر کے ان کے چار چار آنہ کے ٹکٹ ہی اینٹھ لئے جائیں۔ واہ صاحب پہلی دفعہ ہی آپ کی قلعی کھل گئی کاش آپ صاف کہدیتے کہ مجھ کو ٹکٹوں کی ضرورت ہے تو شاید آپکو رسالہ سے کچھ زیادہ بھی مل جاتا۔ میدان میں بجز اہلحدیث ہی کے سامنے آئے حضرت کیا کر سکتے ہیں ہر ایک سائل کو لکھتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ نہیں کہ کوئی پرسان نہ ہو۔ آپ تو اپنی ذات میں جناب صاحب ورنہ کتاب یا رسال فرمائیے ورنہ میرے ٹکٹ واپس بھیجدیجئے خیرات کے مستحق یہاں بھی بہت ہیں۔

منتظر الجواب محمد عبدالکریم عفی عنہ امام مسجد جامع شادیوال ضلع گجرات پنجاب

نائب اڈیٹر – اسی مضمون کا ایک اور خط بھی مولوی عبدالخالق صاحب موضع کارائے بریلی سے دفتر اہلحدیث میں موصول ہوا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سید محبوب شاہ کو ۴؍ کے ٹکٹ کتاب کے لئے بھیجے اور خط بھی لکھا مگر آجتک نہ کتاب آئی نہ ٹکٹ واپس پہنچے۔

مسلمان

اخبار اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا اس لئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائے جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہ ہونگے بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول تردید ہوا کریگی۔ یہ رسالہ دفتر اہلحدیث امرتسر سے ماہوار شائع ہوا کریگا۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے سردست قیمت سالانہ مع محصولڈاک عہ ممالک غیر سے عہ ناظرین درخواستیں بھیجنے میں جلدی کریں۔ – خاکسار ابوالوفا

اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کی ضرورت

گزشتہ سے پیوستہ

خیر قیامت کا تو کچھ ایسا خوف نہیں کیونکہ ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہے

لیکن افسوس زیادہ ہے تو موحدوں کا ہے کہ کہیں ان ڈھکوں اور مشرکوں کے سحر اور تماشا کو ہماری بربادی اور مٹانا اس ذکر دیں تو بڑی خرابی یہ لازم آئیگی ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم + نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تو اس کے بچاؤ کی صورت کوئی ایسی ہونی چاہئے کہ جس میں عوام جہلا جس طرح دام تزویر میں محبوس و مقید ہیں نکلنے نہ پاویں اسوجہ سے بالذات بالتبع اور حقیقت مجاز ان چار لفظوں کو اوٹ اور پردہ نہایت ہی مناسب اور موزون سمجھا بس یہی وجہ ہے کہ جب کوئی پڑھا لکھا موحد ملحوظ کر دینے لگتا ہے جب ہی بالذات و بالتبع اور حقیقت - مجاز جیسا موقع پیش آتا ہے گانے لگتے ہیں جی ہاں ہم تو مجازاً کہتے ہیں بالحقیقت نہیں سمجھتے اور میرا مقصود تو بالتبع ہے بالذات نہیں کہتے - جہلا ان قسم کی مکاری اور شعبدہ بازی کل قیامت کے دن احکم الحاکمین کے اجلاس میں تمام اڑ جائیگی اور جاتا رہیگا سو آہ افسوس اسی دن کے لئے سرور کائنات فخر موجودات رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے پیارے اصحاب کو نصیحت کیا کرتے تھے لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ بن مریم فانما انا عبدہ ورسولہ (بخاری) یعنے مجھے حد سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے ابن مریم حضرت عیسیٰ کو حد سے بڑھا دیا پس ہم تو اس کے بندے اور رسول ہیں - اور کبھی یوں طرح فرمایا کرتے لا تفضلونی علی موسیٰ (بخاری) یعنی حضرت موسیٰ پر مجھے فوقیت مت دو۔

اللہ اللہ آنحضرت کی ایسی دوراندیشی اور ایسی بلندخیالی کہ اپنے اصحاب کبار کو ایسی پاک نصیحت اس خیال سے فرماتے کہ مبادا ہماری پیاری امت اگلی اہل کتاب کی طرح شرک و کفر کے مہلک عارضہ میں مبتلا نہ ہو کہ جس سے ان پر جنت کی دائمی عیش و عشرت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے ؎

بارد رحمت سر سبزار عطش + بر تربت آں دیار یار رشش

لیکن آپ کی خیرخواہ امت نے بدنصیب اہل کتاب کے محدود شرک سے بھی تجاوز کرکے کئی گونہ نمبر بڑھا دیا شاباش - پس امت ہو تو ایسی ہو - اب یہ بھلا کس منہ سے اپنے اخبار ہنود اور یہود نصاریٰ پر لعنت اور ملامت کو جائز سمجھتے ہیں جبکہ خود بدولت ایسے ناگفتہ بہ مہلک شرک و کفر کے عارضہ میں مبتلا ہو کر جاں بلب ہو رہے ہیں ؎ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

مجھکو ہنسی تو اس بات پر آتی ہے کہ باوجود ایسے ایسے ناپاک عقائد کے اہل قبریہ - شرکیہ - بدعیہ - اباحیہ ہونے کے عوض اپنے کو حنفی بتاتے ہیں تو اس کے جواب میں سوائے اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہے ؎ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ اور ساتھ ہی اس کے طرفہ تماشا یہ ہے کہ بڑے تپاک سے عشق محمدی اور شوق احمدی کا دم بھرتے ہیں اور وجد اور کیفیت کی صورت میں آکر گھوم گھوم کر یہ اشعار بھی پڑھتے ہیں ؎

ما عاشقانِ جلوۂ روئے محمدیم + دلبستگانِ رشتۂ موئے محمدیم

ما را شمیم پیرہن کس عزیز نیست + دلدادگان نکہت و بوئے محمدیم

آب حیات خضر بکام دلم چہ سود + ما تشنگان آن لب جوئے محمدیم

اور عشق محمدی اور شوق احمدی کی جہت دیکھو تو سبحان اللہ رسول اللہ کے فرمودہ سے صریح انکار آں جناب فداہ آب تو یہ ارشاد فرماتے ہیں لا تشرک باللہ شیئاً وان قتلت وحرقت یعنی کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھیراؤ اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جاوے اور مدعیان عشق محمدی کا یہ گندہ فہم اور پلید خیال کہ شرک و کفر کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور اپنے زعم فاسد اور باطل میں اسی کو توحید اور سچی مسلمانی تصور کرتے ہیں - ذرہ انصاف تو کیجئے وہ ان کا دعوے اور یہ دلیل العیاذ باللہ ان کچھ بھی لگاؤ ہے لاحول ولا قوۃ -

پس ہمارے معزز ناظرین جبکہ پیارے اسلام کی ایسی نازک حالت ہے اور اسوقت اسلام کی وہی حالت نازک نمایاں ہے جیسے حضور انور صلعم کے مبعوث ہونے کے قبل تھی اسوقت شرک و کفر سے اس قدر لوگ بھر گئے اسی طرح معدوم ہو رہا تھا کہ توحید بیچاری کی ہستی زیادہ ظلم تک آتی نہ تھا جسکو مولوی الطاف حسین حالی نے یوں لکھا ہے ؎

قبیلہ قبیلہ کا بت اک جدا تھا + کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا

یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا + اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

لیکن اسوقت تو خدا کی خاص دستگیری یہ ہوئی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپکی مسیحائی علاج نے جنکو شرک و کفر مہلک عارضہ سے اپنی کمال تندہی کے ساتھ صبح و شام کا دھیان بنا دیا تھا ہر کسی طرح جنکو کرکے شراب توحید و سنت سے سرشار کر دیا کہ ہنوز انکا نام نامی اسم گرامی حدیث کی کتابوں میں زندہ ہے اور الی یوم القیامۃ زندہ رہیگا۔

ahmadimuslim.de

آپ پھر آں حضرت کی رحلت کے زمانہ دراز کے بعد ہی کہنہ عارضہ (شرک و کفر) نمودار ہو کر لوگوں کی ہڈیوں تک پہونچکر ناسور کی شکل پیدا کر دی ہے کہ جس سے زیست آنحضرت کی امید نہیں معلوم ہوتی ہے۔

کیا عجیب ہے کہ یہ عارضہ فی حد ذاتہ متعدی ہو تو ازالہ کی بابت حفظ ما تقدم یہ امر ضروری اور لابدی ہے کہ اپنی توحید ایمانی صحت کے لئے کوئی مقویات کا استعمال رکھنا چاہئے تو ہماری تحقیق قاصر اور تشخیص ناقص میں ہر ہفتہ اہلحدیث پرچہ کے مطالعہ کے برابر کوئی چیز مفید تر نہیں۔

خادم الطلبہ غلام رسول حنفی تکیہ شاہ ارزاں۔ پٹنہ

بوسہ قبر

گذشتہ سے پیوستہ

(اور تم کہتے ہو) شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی وہابیہ جنکی بار بار سند لاتے ہیں وہ بھی ایسا ہی کہتا ہے بلکہ اس سے زائد فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ کوئی حنفی وہ فہم و تفقہ کا نہیں رکھتے ہیں حجۃ الہند شاہ ولی اللہ صاحب کا یہ مسلک نہیں ہے اور نہ وہ اسکو جائز سمجھتے ہیں انتباہ میں بذیل اذکار و اشغال چشتیہ طواف کو عمل کشف قبور میں رسالہ عزیزیہ سے عبد العزیز چشتی سے نقل فرمایا ہے چونکہ بنا اس کتاب کی اوپر ذکر سلاسل و اذکار و اوراد صوفیہ بطریق رد و طرد اس کے ہے لہذا کسی چیز کا ذکر دلیل اسکی مقبولیت کی نہیں ہو سکتی ہے شاہ صاحب کا جو مسلک خاص ہے اسکو حجۃ اللہ البالغہ میں ذکر فرماتے ہیں غور سے سنو! محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ صدق رسول اللہ صلعم حیث قال لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموہم قالوا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن الآن اصفکم ما احدثہ منافقوا امۃ من وجوہ الشرک واغضبوا قلب عیسی وضیقوا صدر حامل وحیہ فقد راینا رجالا فی صنیف المسلمین یتخذون الاحبار والرہبان اربابا من دون اللہ یجولون حول قبورہم ویحجون الی قبورہم وآثارہم واتلالہم کما کان الیہود والنصاری یفعلون کذلک انتہی یعنے آں حضور نے سچ فرمایا ہے کہ تم اپنے پہلوں کی چال چلوگے بالشت بالشت بھر۔ ہاتھ ہاتھ بھر یہانتک کہ اگر وہ سوراخ میں گوہ کے گھسے ہونگے تو تم بھی ایسا ہی کروگے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہود و نصاری کی چال چلینگے تو آں حضور نے فرمایا کہ پھر کون ہیں انہی کی چال چلینگے اس حدیث کے بعد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ تم سے بیان کرتا ہوں جو اس امت کے منافقوں نے وجوہ شرک کے پیدا کرکے انکو وحی کے قلب میں غصہ دلایا اور اس کے حامل وحی کے صدر کو تنگ کیا۔ میں نے بہت مردوں کو دیکھا جو مسلمانوں کے بھیس میں ہیں انہوں نے اپنی مولویوں اور درویشوں کو سوائے خدا کے رب بنا لئے ہیں وہ لوگ انکی قبروں کے گرد گھومتے ہیں یعنی طواف کرتے ہیں اور ان کے آثار و اطلال اور قبروں کا حج کرتے ہیں جیسا کہ یہود و نصاری کرتے ہیں شاہ جی تم نے دیکھا کہ حضرت حجۃ الہند تمہاری کیسی تکذیب کرتے ہیں اور اسی مضمون کی جو انتباہ میں بعض پیرزادوں سے منقول ہے کیسی تردید فرما رہے ہیں اور طواف قبور کو گور پرستی و شرک فرما رہے ہیں اور قبر کی طرف حج کرنیوالوں کو (یعنی بقصد سفر کرکے زیارت قبر کے لئے جانا اور قبر کا طواف کرنا اور قبر کا بوسہ لینا وغیرہ وغیرہ اعمال شرکیہ و بدعیہ جو گور پرست کرتے ہیں) یہود و نصاری کی چال چلنے والے کرنیوالوں کو منافق فرماتے ہیں شرم کرو کیا اپنے استاذ دادا و شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی وہابیہ کہوگے نمک خوردن و نمکدان شکستن اسی کو کہتے ہیں اور مولوی موسی کا قول جو تم نے نقل کیا ہے انکا قول کس شمار میں ہے جس اجتہاد پر اس مسئلہ کی مولوی موسی نے بنا رکھی ہے وہ اجتہاد انکا غلط ہے لم یذہب الیہ احد من سلف الامۃ اگر شارع علیہ السلام کی طرف سے حیلولت قبر کی درمیان زائر اور مزور کے غیر معتبر ہوتی تو آں حضور کا یہ ارشاد سراسر رشاد کیوں ہوتا ولا قبرا الا سواہ یعنی نہ چھوڑے کسی قبر کو مگر اسکو برابر کرے اس صورت میں حسب فہم و تعلیل مجتہد موسی کے اس تسویہ قبر میں جو کچھ ایذا و تکلیف مردہ کو متصور ہے انکا عشر عشیر قبر پر تکیہ کرنے اور قبر پر چلنے اور اسپر بیٹھنے میں نہیں ہے حالانکہ ان سب کی ممانعت سنت میں موجود ہے پس تعلیل مولوی موسی کی کہ حیلولت قبر درمیان زائر و مزور اعتبار نہ ہونے سے بے اعتبار ہوگی علاوہ اس کے یہ قول مولوی موسے کا آپکے نزدیک بھی مردود ہے کیونکہ آپ اسی مضمون بوسہ میں لکھتے ہیں (اب یہ بھی واضح ہو کہ بوسہ قبر کے متعلق جو میرا عندیہ ہے تنہا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق و علی العموم جائز ہے) اور مولوی موسے کے تحریر سے عموما اسکا جواز مفہوم ہوتا ہے اور نیز جتنی عبارتیں آپنے متعلق بوسہ قبر کے نقل کی ہیں ان سب کا قول بھی مولوی موسے کے خلاف ہے۔ کما لا یخفی علی ما تقدم۔

باقی دارد

فتاویٰ

س نمبر ۹۳ ۔ زید مسلمان متقی ہے وہ اگر مشرک و بدعتی و کافر و ہندو کے یہاں کا کھانا کھالیوے تو ایمان میں اس کے خلل آتا ہے یا نہیں۔ اگر کھا دے تو ساتھ کراہیت کے یا بلا کراہت کے۔ ان کے علاوہ ہندو کی کن کن قوموں کے یہاں کھا دے اور کن کن قوموں کے یہاں نہ کھا دے جن جن کے یہاں کھانا چاہئے اور جس جس کے یہاں نہ کھانا چاہئے نام بنام اقوام کے تحریر فرما دیں (شیخ محمد عبد الستار ادا براہیم پور ڈاکخانہ دل پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۹۳ ۔ جس قوم اور جس شخص کے برتن اور ہاتھ پاک صاف ہوں اس کے ہاں سے کھانا جائز ہے جس کے ناپاک ہوں ناجائز ہے خواہ نمازی بھی ہو۔

س نمبر ۹۴ ۔ زید اپنے تئیں سید و آل رسول کہتا ہے۔ مگر کوئی خصلت و بو سید کی نہیں پائی جاتی اور مشرک و بدعتی ہے تارک الصلوٰۃ و تارک الصوم ہے اور عالموں فاضلوں کو چتریا کے ہینڈوا کہتا ہے۔ اگر اس کو ہدایت کرے یا حدیث کیوا سطے بلا دے تو کہتا ہے جاؤ تمہیں کو بھی مشہور جبر کریگا و تمہیں جنت کو جانا ہمیں دوزخ میں جاوینگے ایسے سید کا ادب تعظیم کرے یا کہ نہیں اور نماز جنازہ پڑھیو یا نہیں اور مقابر مسلمانوں میں دفن کرے یا نہیں اور دست و توہین ایسے سید کی کرنا روا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴ ۔ ایسا آدمی نہ سید ہے نہ اسکی کوئی تعظیم ہے بلکہ اس کے ایمان میں خلل ہے اگر اس تو بھی لفظ کہنے کے بعد اس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا ہے تو جنازہ اس کا جائز ہے نہیں تو نہیں۔ حدیث شریف میں ہے من ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه یعنی جو بداعمالی کیوجہ سے پیچھے رہیگا وہ نسب کیوجہ سے آگے نہ بڑھ سکیگا۔

س نمبر ۹۵ ۔ زید کے کل متعلق اہل بیت داخل خانہ پچیس آدمی عورت مرد ہیں۔ کیا ایک گائے قربانی کرنے سے سب کو ثواب برابر ہے یا کمی بیشی اور پچیس آدمیوں کا کار بار کھانا پانی لین دین سب ایک ہی میں ہے۔ اور سب کا ولی زید ہے سب کی طرف سے ایک گائے یا ایک بکرا کافی ہے یا کہ ہر ایک کی طرف سے ایک بکرا یا گائے کا ساتواں حصہ ہونا چاہئے اگر ہر ایک کی طرف سے تو تین گائے سالم اور چار بکرا ہو تب ہر ایک کی طرف سے قربانی پورے طور سے ہوتی ہے۔ اب آپ یہ فرمائیے زید سب کا ولی ہے تو ولی ہی پر قربانی واجب ہے یا کہ سب پر۔ اگر ولی ہی پر واجب ہے تو قربانی کا ثواب ولی ہی کو ہوگا۔ اور ولی کے کل ذمہ دار ثواب ہو محروم رہیں یا اُنکو بھی ہوگا (ایضاً)

ج نمبر ۹۵ ۔ قربانی کا حکم سب کے ادا ہو جائیگا کیونکہ ایک خانہ پر ایک ہی قربانی ہے اگر زید کے سوا دوسرے بھی کرنا چاہیں تو بغرض تحصیل ثواب کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۹۶ ۔ زید کہتا ہے کہ قبر میں تختہ دیا لکڑی عرف بنگا اتنے اوپر میت سے رکھو کہ اگر میت اُٹھ کر بیٹھے تو تختہ سر میں نہ لگے اور بکر کہتا ہے کہ میت سے اتنے اوپر تختہ رکھو کہ میت کی بدن تختہ میں نہ چھو جائے۔ اب زید حق کہتا ہے یا کہ بکر دونوں کی تفصیل عنایت ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۶ ۔ زید اور بکر دونوں کی باتیں بے ثبوت اور بے دلیل ہیں۔ کسی آیت یا حدیث میں اس قسم کا ذکر نہیں آتا۔ کہ اتنا اونچا تختہ رکھنا چاہئے۔

س نمبر ۹۷ ۔ زید کہتا ہے کہ اگر گائے میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں۔ تو بہت زبردست اور بھاری گائے ہو تب شریک ہو کر قربانی درست ہوگی ورنہ نہیں یعنی اتنی بڑی ہو کہ سات آدمی کا بوجھ اُٹھا سکے اگر ساتوں کو نہ اُٹھا سکے تو اسکی قربانی نہ ہوگی۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۷ ۔ اس کا ثبوت بھی قرآن و حدیث میں نہیں ہے بلکہ عام حکم ہے کہ جس قسم کی گائے ہو سات کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے البتہ عیب دار نہ ہو۔

س نمبر ۹۸ ۔ زید قربانی کی کھال کی قیمت گائے کی قیمت میں دیا جسکی قربانی کی ہے اب زید کی قربانی درست ہوئی یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۸ ۔ زید نے جس قربانی کی کھال گائے کی قیمت میں دی ہے۔ وہ قربانی تو ہو گئی البتہ گائے کو حصے میں، اسکی قربانی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس نے کوئی چیز اپنے پاس سے حصے میں نہیں دی اور اگر اس سوال کا مطلب کچھ اور ہے تو واضح کر کے لکھو۔

س نمبر ۹۹ ۔ زید اگر میت کی طرف سے قربانی کرے تو قربانی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں اور وہ گوشت قربانی کا جو میت کی طرف سے ہوگی زید کو کھانا روا ہے یا نہیں یا کہ تصدق کرے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۹۹ ۔ بموجب حدیث شریف پہونچتا ہے اور وہ خود بھی کھا سکتا ہے جیسے اپنی قربانی کو کھا سکتا ہے۔

س نمبر ۱۰۰ ۔ زید اپنا عقیقہ خود کیا اب زید کو اپنے عقیقے کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں اور زید کے ماں باپ و دادا دادی و نانا نانی و دیگر اقارب کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۰ ۔ سب کھا سکتے ہیں مثل قربانی کے جائز ہے۔

انتخاب الاخبار

دہلی کی قوت برق مہیا کرنیوالی کمپنی کے ایک یوروپین انجینیر کو دو ہزار روپے کے برنجی تار خورد برد کرنے کی پاداش میں ٩ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

پایہ تخت روس کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ٹرکی و ایران کی سرحدی کمیشن نے بباعث عدم موافقت رائے فی الحال کارروائی ملتوی کر دی ہے اور اوس کے ممبر اپنی اپنی گورنمنٹوں سے مزید ہدایات کا استفسار کر رہے ہیں۔

قسطنطنیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی فوج نے ہنوز مقام سوچ بلاغ کو خالی نہیں کیا۔ خالی نہیں کیا جسے تخلیہ کو حکم بھیجا گیا تھا کہتا ہے کہ جب تک ایران کی طرف سے سنیوں کی حفاظت کی ذمہ داری نہ کی جائیگی یہاں سے نہ ہلیگا۔

مراکو میں فرانسیسی فوج اور قبائل مراکو کے مابین ہنوز لڑائی جاری ہے۔ ٣٠ جنوری سے فرانسیسی فوج کے ٥٠ آدمی ہلاک ہو چکے جنمیں ٦ افسر تھے اور ١٠٤ مجروح ہوئے۔

سفرائے دول یوروپ نے سلطان المعظم سے درخواست کی تھی کہ تجارت اور ڈاک کے جہازوں کی آمد و رفت کیلئے آبنائے دانیال دن کی طرح رات کو بھی کھلی رکھے مگر یہ التماس سلطان معظم نے منظور نہیں کیا۔

اخبار ترجمان حکومت راوی ہے کہ آجکل سلطان المعظم حجاز میں تعلیم کی اشاعت پر بیحد متوجہ ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں چند ابتدائی و ثانوی مدرسے اور ایک مدرسہ عالیہ قائم کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ایک مدرسہ حضرت حمزہ کی مسجد کے قریب قائم ہوا ہے۔ حجاز کے دیگر مقامات میں بھی مدارس قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

مراکو کے علماء اور امراء نے بالاتفاق مولانا حفیظ کو یہ صلاح دی ہے کہ مراکو اور ٹرکی کے درمیان از سر نو اتحاد پیدا کیا جائے۔ مولانا حفیظ نے اس غرض سے اپنا ایک قائم مقام قسطنطنیہ کو روانہ کیا ہے۔

پایہ تخت روس میں ایک سرکاری مراسلہ بدین مضمون شائع ہوا ہے کہ روس و ٹرکی میں جنگ ہونے کی افواہ بالکل بے بنیاد ہے اور دو سلطنتوں میں نہایت دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ روس نے سرحد پر کوئی غیر معمولی جنگی کارروائی نہیں کی۔

ذیل کے چار مسلمان فوجی افسر آئندہ موسم گرما میں حضور ملک معظم کی اردلی کے لئے روانہ ولایت ہونگے۔ رسالدار میجر محمد امین خان۔ رسالدار ظہیر اللہ خان۔ صوبیدار میجر سرفراز خان۔ اور صوبیدار میجر طرہ باز خان۔

ریوٹر کا نامہ نگار طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ ایک جنگ گلی کے احمد شاہ معظم کی موٹر گاڑی کی چھت پر دو بم کے گولے پھینکے گئے۔ پہلا گولا ہوا میں پھٹا اور دوسرے سے تین سوار مرے اور شاہی موٹربان اور ہمیں اور آدمی زخمی ہوئے۔ شاہ معظم اسوقت موٹر گاڑی میں نہ تھے۔ بلکہ پیچھے کچھ فاصلہ پر ایک گاڑی میں تھے اور محل میں بحفاظت تمام پہنچ گئے ہیں۔ ملزموں کی تلاش کی کوشش بے سود ثابت ہوئی۔

سینٹ پیٹرز برگ میں ایک کورٹ مارشل نے ٩ مفسدوں کو جو حال ہی میں گرفتار ہوئے تھے سزائے موت دی۔ ان میں دو عورتیں اور ایک اطالی اخبار نویس کال ہیلینو نامی ہے۔

٢٥ فروری کو ٩ بجے شب کے ٢٠ پٹھانوں کا ایک غول شہر پشاور کے اسٹیشن میں داخل ہوا اور پارسل آفس وغیرہ میں گھس گیا۔ اور بندوقیں دکھا کر روپیہ مانگا۔ پارسل کلارک کے گلے میں رسی باندھ دی۔ اس کے بعد اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں گئے مگر صرف ٥٥٠ روپے ان کو مل سکے۔ یہ لوگ مسلح تھے۔ اسٹیشن ماسٹر شنکر پرشاد اور ایک چوکیدار زخمی ہوا۔ ریلوے پولیس نادار تھی۔ شہر کی پولیس کو آتا دیکھکر یہ لوگ بھاگ گئے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی مینجنگ کمیٹی نے ٢٠ فروری سے معائنہ حساب کتاب کے لئے ایک محرر پچیس روپیہ ماہوار کا مقرر کر کے عام اشتہار دیدیا ہے کہ جو صاحب انجمن کے حساب کتاب کا معائنہ کرنا چاہیں وہ ہر روز صبح کے ٧ بجے سے ٩ بجے اور شام کے ٣ سے ٥ بجے تک دفتر انجمن میں آکر بخوبی معائنہ کر سکتے ہیں اور محرر مذکور انجمن کو حساب کی کتب ان کے سامنے پیش کریگا۔ بالفعل یہ انتظام ایک ماہ کے لیے ہوا ہے۔

جیمز ڈگلس کی نسبت افواہ ہے کہ عنقریب واپس آئینگے۔

چین کی شہنشاہ بیگم نے ایک فرمان جاری کیا کہ صوبہ منگولیا میں چینی فوج کی از سر نو ترتیب کر کے اس کو ایسی قواعد دان اور لائق بنا دینے کا حکم دیا ہے جیسی آج کل یوروپین سلطنتوں کی فوج ہے۔

انگلستان اور سلطنت متحدہ امریکہ میں ایک ثالثی عہدنامہ کے اقرار و پیمان ہو رہے ہیں کہ آئندہ ان دو سلطنتوں کے تنازعے جنگ سے نہیں بلکہ پنچایت سے طے ہوا کرینگے۔

مسٹر جیتش گربی جو ایک معزز بنگالی برہمن خاندان سے ہیں انہوں نے باوجود خاندانی مزاحمت کے اپنی بیوہ لڑکی کا دوسری مرتبہ نکاح کر دیا ہے۔ لڑکی کے پہلے سسرال والوں نے بہت کوشش کی اور عدالت تک بھی پہنچے مگر ایک پیش نہ گئی۔ مسٹر گربی ١٠ اپریل کے آخر میں انگلستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(موضع سوکل ضلع لاہور میں ایک جاٹ برہام سنگھ۔ مسلمان ہو کر غلام نبی بنا۔)

مومیا

[illegible] بے شمار خواص ہیں [illegible] خوب ۔ [illegible] مختصراً یہ کہ

[illegible] مقوی دل [illegible]

گردہ و مثانہ ۔ کمزو [illegible] سینہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے ۔ جناب مولانا ابوالوفا

ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں ۔

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے

خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ)

قیمت ایں ہمہ اوصاف صرف عہ مع محصولڈاک وغیرہ

سرتی سلاجیت | بچپن کی غلطیوں کا بہترین علاج اور مجرب نسخہ ہے ازکار رفتہ صاحب منگوا کر استعمال کریں اور فائدہ

اٹھاویں قیمت صرف [illegible] مع محصولڈاک وغیرہ

جیوت قبض کشا | ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور ۔ قیمت [illegible] مع محصولڈاک

المشتہر

منیجر دی میڈیسن ایجنسی ۔ کٹرہ قلعہ ۔ امرتسر

فہرست کتب

فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی | پوری کیفیت اس تفسیر کی تو تفسیر ہذا کے دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے ہو سکتی ہے ۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت

کی نظر سے دیکھی گئی ہے ۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ با محاورہ

کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر ہی کے تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی

میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات جا بجا عقلیہ نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید

تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت

کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو ۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہوگی جن میں سے پانچ جلدیں

سردست طیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے ۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲

جلد سوم " مائدہ ۔ انعام ۔ اعراف " ۱۲

" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲

" پنجم " فرقان تک " ۱۲

فتوحات اہلحدیث | چیف کورٹ ۔ ہائیکورٹ ۔ پنجاب ۔ اودھ ۔ بنگال و انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں ۔ قیمت ۴

دلیل الفرقان | بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲

حق پرکاش | آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں انکا مفصل اور مکمل جواب ۔ قیمت ۸

ترک اسلام | جناب دہرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب ۔ قیمت ۶

تغلیب الاسلام | بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال نہایت عمدہ اور دلچسپ ۔ جلد اول قیمت ۵ جلد دوم قیمت ۱۲

ہر چہار حصہ مکمل | جلد سوم ۵ جلد چہارم ۵ چاروں جلدیں اکٹھی خریدار کو ۲ علاوہ محصول

مباحثہ نگینہ | مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور ما بین اہل اسلام اور آریوں کے ہوا تھا ۔ قابل دید ہے ۔ ۶

ادب العرب | صرف و نحو عربی کو ایسے آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب سمجھے اور کامیاب ہو ۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶

مرقع دیانندی | اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تے آریوں کے مباحثات کے متعلق معلومات کا ایک کافی ذخیرہ ہے قیمت ۳

مباحثہ دیوریا | یہ مباحثہ مقام دیوریا ضلع گورکھپور ما بین اہل اسلام و آریہ سماج ہوا تھا ۔ قابل دید قیمت ۴

المشتہر

منیجر مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ۔ کٹرہ سفید

ahmadimuslim.de

باہتمام مولوی فاضل کے حسب الارشاد مطبع اہلحدیث امرتسر میں طبع ہوا ۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. N. 352)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... للعہ

والیان ریاست سے ... للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۴؍۱۲

ششماہی ... ۴؍

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خطوط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

اخبار اہلحدیث

امرتسر

بیچ نہ بیچ مصطفےٰ کی سنت + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + ... عمل کرو تو نقل کو ... یاں وہم و خطا کا ...

نمبر ۱۹ ... جلد پنجم (۵)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ ۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

امامت اور اقتدا

قابل توجہ علماء کرام

دل بیکہ کند اقتدا قبلہ یکی امام دو

جس قدر حیرانی اس قائل کو اقتدا کرنے میں دو اماموں کی وجہ سے پیش آئی ہے اس سے زیادہ حیرانی آجکل مسلمانوں کو اقتدا کے مسئلہ میں پیش آ رہی ہے۔ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔ فرقوں کے اختلاف کے علاوہ ہر ایک شخص دوسرے کی اقتدا سے مانع ہے۔ اس دھکا پیلی کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو اسلام پر آٹھ آٹھ آنسو نہ روئے۔ کون دل ہے جو اہل اسلام کی حالت زار پر نہ پسیجے۔ آہ ان فرقوں اور اشخاص کے اس اختلاف کو دیکھنے والا باور کر سکتا ہے کہ یہ سب لوگ ایک رسول ایک خدا اور ایک کتاب کے ماننے والے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک فریق اسی آیت یا روایت سے استدلال کرتا ہے جس سے اسکا مخالف کرتا ہے تو وہ اس استدلال کو بڑی حقارت سے سنکر ہنسی اڑایا کرتا ہے۔

معروفی لوگوں کا اختلاف اور ترک اقتدا تو اتنا تعجب انگیز نہ تھا کیونکہ ان میں تو بہ اوقات فہم کی غلطی یا ضد نفسانی کا احتمال بھی ہو سکتا ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اس زمانے کے متنبی مہدی۔ بناوٹی مسیح اور کرشن گوپال قادیانی دجال بھی با وجود دعوے جنیں دجال کے اسی تھیلے کے چٹے بٹے نکلے۔ شروع زمانہ میں انکا عام دستور اور فتوے تھا کہ مخالفوں کے پیچھے اقتدا کرنا درست ہے مگر اب جو کسی قدر جال چلنے لگے یا تو جہت سے ... کسی مخالف کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اسے روشنی طبع تو ہین بالفدی۔

اس لئے میں مدت سے اس اختلاف کو سن سن کر دل ہی دل میں شرمندہ اور کڑھتا تھا کہ آجکل مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ عبادت الٰہی میں بھی شرکت جائز نہیں جانتے تو اور کسی کام میں انکی شرکت کیونکر ممکن ہے۔ انہی اثناء میں ایک شخص نے سوال بھیجا کہ رافضی۔ خارجی۔ نیچری۔ مرزائی وغیرہ فرقوں کا امام ہو تو اسکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ میں نے بعد غور و فکر اپنی دیانت کے مطابق اگر وہ واقع میں غلط ہوں جواب دیا کہ درست ہے۔ اسپر بعض حاسدوں کو اور بعض سطحی لوگوں کو شور

گمشدہ پرچہ پہلا اور دوسرا ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت گر تیسرے ہفتہ قیمت اداہ ... بعد ۲ ارفی پرچہ۔ شکایتی خط میں اخبار گمشدہ کا نمبر اور نمبر

ahmadimuslim.de

بچانے کا ایک موقع ملا۔ گو میں انکی مخالفت کی تو چنداں پرواہ نہیں کرتا اس لئے کہ ایک تجربہ کار کا قول ہے ؎

سواد جمع الحساد داد فانہ ٭ اذا حل فی قلب فلیس یحول

مگر چونکہ تحقیق مسئلہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اسلئے میں اپنی ناقص تحقیق اس مسئلہ (اقتدا) میں پیش کرکے اہل علم ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو بغور ملاحظہ فرما کر اپنی رائے (مخالف یا موافق) سے مجھے اطلاع بخشیں گے۔ آجکل عموماً یہ سوال ہوتا ہے کہ فلاں فرقہ یا شخص میں یہ یہ عیب ہیں اس لئے چونکہ امور کی اپنی نماز قبول نہیں تو ہماری اس کے پیچھے کیونکر ہوگی۔ میرے خیال میں اس میں ایک کم فہمی کی بنیاد ہے۔ پس ناظرین بغور سنیں کہ بعض امور نماز کے ارکان ہوتے ہیں یعنی اس کی ماہیت میں داخل ہیں ان کے سوا نماز کا وجود شرعی نہیں ہو سکتا۔ انکی تفصیل تو یہ ہے۔ نیت۔ قبلہ رو۔ قیام۔ قرات۔ رکوع۔ سجود۔ قعدہ وغیرہ۔ انکے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جنکو شروط کہتے یا موقوف علیہ۔ غرض وہ امور جن پر باوجود ارکان کی تمامیت کے نماز موقوف ہے جیسے وضو۔ طہارت۔ ثیاب (کپڑوں کا پاک ہونا) وغیرہ۔ ان امور کی درستی سے نماز شرعی ہے۔ ان کے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جو باوجود ان سب کے آجانے پر قبولیت کے مانع ہیں یعنی ان کے ہونے سے نماز قبول نہیں ہوتی جیسے سوء الاخلاق وغیرہ۔ قرآن و احادیث اور بزرگان دین کے اقوال صحیحہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کا تعلق ان ارکان اور شروط سے تو ہے جنکا نماز کے وجود میں تعلق ہے لیکن ان امور میں مقتدی اور امام کا تعلق اور ربط نہیں جو قبولیت کے لئے موقوف علیہ یا شرط ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ملکر نماز پڑھیں دونوں اپنے اپنے ارکان ادا کریں۔ مگر امام میں ایک بات [illegible] جو مانع قبولیت ہو بد اعتقادی یا [illegible] جسکا ذکر حدیثوں میں آتا ہے (جنکی مثالیں میں آگے چلکر بیان کرونگا) اسوجہ سے امام کی نماز تو قبول نہ ہو مگر مقتدی کی نماز میں خلل نہ آئے۔

میں جانتا ہوں کہ میری یہ رائے سطحی خیال والوں کو نئی معلوم ہوگی۔ لیکن راسخ علما اگر میری وجوہات سنیں گے تو انشاء اللہ میری رائے کو مؤید اور مرجح پاوینگے۔

اب میں ذرہ تفصیل سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے دعوی کا ثبوت (کہ ارکان نماز میں مقتدی اور امام کا ربط ہے) دینے کی حاجت نہیں کیونکہ ہر ایک فرقہ کا وہ مسلمہ اصول ہے۔ تاہم بطور اثبات تھوڑا عرض کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے الامام ضامن یعنی امام مقتدی کی نماز کا بھی ذمہ دار ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا فعل کرے جو نماز کے وجود پذیر ہونے کو مانع ہو تو مقتدی کی نماز کا نقصان بھی اسپر ہوگا۔ ایسا ہی اس حدیث کا مطلب ہے کہ امام اسی لئے مقرر

انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا سجد فاسجدوا الحدیث (ابو داؤد اصلہ فی الصحیحین)	ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جاوے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

غرض اس مضمون میں سب کو اتفاق ہے کہ امام اگر کوئی رکن چھوڑ جائے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوگی اس لئے اس دعوے کے متعلق مجھے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ نہ یہ دعوے متنازعہ ہے البتہ دوسرے دعوے میں کلام ہے۔ پس بہتر ہے کہ میں اسی کا ذکر کروں۔

قام فہم کرنیکو میں اپنا دعوی پھر سنا دوں وہ یہ ہے کہ بعد تمامیت ارکان شرائط نماز امام میں کوئی امر مانع قبولیت ہے تو مقتدی کی نماز میں اسکا اثر نہیں ہو سکتا۔ اس دعوے کے ثبوت میں منہ بجہ ذیل ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔

(۱) بموجب حدیث شریف بدعتی کی نماز قبول نہیں۔

(۲) دو مسلمان جو آپس میں لڑے ہوں انکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۳) جس شخص کی امامت پر مقتدی بوجہ شرعی ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۴) جسکا لباس یا وجود پاک صاف ہونے کے حرام کمائی سے ہو اس کی نماز بھی قبول نہیں۔

(۵) غلام جو مالک سے بھاگا ہو۔ اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۶) ماں باپ کے بے فرمان کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے افراد ایسے ہیں کہ انکی نمازیں باوجود صحیح ہونے کے قبول نہیں ہوتیں مگر ان کے پیچھے پڑھنے والے کی ہو جاتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک باب تجویز کیا ہے جسکا نام ہے باب امامۃ المفتون والمبتدع اس میں وہ حضرت حسن بصری کا قول لائے ہیں کہ صل و علیہ بدعتہ یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کر انکی بدعت انکی گردن پر ہے تمہیں تو نہیں لگیگی۔ سید المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محاصرہ کی حالت میں پوچھا گیا کہ باغی ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا الصلوۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم واذا

ahmadimuslim.de

اسا ؤا فاجتنبوا اساءتہم یعنی نماز لوگوں کے سب کاموں سے اچھا کام ہے پس جب وہ اچھا کام کریں تو اُن کے ساتھ ملجاؤ اور جب کوئی بُرا کام کریں تو اُنکی بُرائی سے دور رہو۔ حضرت حسن بصری اور امیر المؤمنین حضرت عثمان کے اس قول سے ہمارے دعوے کی دو طرح سے تائید ہوتی ہے ایک تو صریحاً یہ کہ بدعتی اور باغی کے پیچھے نماز جائز ہے حالانکہ اُنکی اپنی نماز قبول نہیں۔ دوئم یہ کہ مقتدی اُن کے پیچھے پڑھنے سے بوجہ شرعی کراہت کرتے تھے اسلئے بھی بوجب ہو رہا کہ اُنکی نماز قبول نہوگی تاہم دونوں حضرات نے اُنکی اقتدا کا حکم فرمایا۔

علیٰ ہذا القیاس باہمی نارض مسلمانوں کے پیچھے بھی یہی حکم ہے کسی آیت یا حدیث سے منع ثابت نہیں ہوتا۔ نہ کسی امام یا مفتی نے یہ کہا ہے کہ ایک شخص موحد صحیح الاعتقاد ہو مگر لباس اسکا حرام کمائی سے ہو لیکن پاک ہو تو اُس کے پیچھے اقتداء درست نہیں۔ اس موقع پر فقہ صاحب ہدایہ کی زبانی وہ فہرست بتاتا ہوں جنکے پیچھے نماز مکروہ لکھی ہے اُن میں بھی یہ لوگ نہیں ہیں جو ہمیں سے پیش کئے ہیں۔ صاحب ممدوح لکھتے ہیں:۔

یکرہ تقدیم العبد والاعرابی والفاسق والاعمیٰ وولد الزنا وان تقدموا جاز یعنی غلام ۔ دیہاتی ۔ بدکار ۔ اندھے اور حرامزادے کو امامت کے لئے آگے کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر وہ خود آگے بڑھ جائیں تو اُنکے پیچھے بھی جائز ہے۔

اس کلام سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ اس فہرست میں ہمارے پیش کردہ اشخاص نہیں ہیں نہ کسی اور فقہ یا حدیث کی کتاب میں ملتا ہے کہ انکے پیچھے نماز جائز نہیں دوسری یہ کہ یہ لوگ بھی جنکے ساتھ اقتدا کرنا مکروہ لکھا ہے امامت کراتے ہوں تو انکے پیچھے بھی نماز جائز ہے اسکی دلیل میں صاحب ہدایہ نے وہی مشہور حدیث لکھی ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اس حدیث کی سند فرداً فرداً گو ضعیف ہیں مگر حافظ زیلعی نے اس کی تمام سندات کو جمع کیا ہے جو اس قدر ہیں کہ یقوی بعضہا بعضاً کی وجہ سے صحیح لغیرہ کے درجہ تک پہونچ سکتی ہیں۔

مجھے اس موقع پر امام ابو حنیفہ کا ایک قول یاد آتا ہے تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ کیا آجکل کے حنفی اسی امام کے مقلد ہیں! مشہور امام ابو حنیفہ سے تو انکو کچھ بھی نسبت نہیں اُن سے جب پوچھا گیا کہ اہل سنت کون ہیں تو انہوں نے اہل سنت کی تعریف بتلانے میں چار لفظ بولے کہ تفضیل الشیخین وحب الختنین ونری المسح علی الخفین ونصلی خلف کل بر وفاجر جسکا مطلب یہ ہے کہ اہل سنت وہ ہے جو

حضرت ابو بکر اور عمر کو باقی صحابہ سے افضل جانے اور حضرت عثمان اور حضرت علی سے محبت رکھے اور موزوں پر مسح جائز جانے اور ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے (شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۲)

کیا اس امام کے مقلد و متبع وہ ہو سکتے ہیں جو بات بات پر بگڑیں اور فاسق فاجر تو الگ رہے موحدوں کے پیچھے بھی نماز ناجائز بتلادیں۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

اس موقع پر مجھے حافظ ابن حزم کا کلام بھی یاد آیا جو انہوں نے مسئلہ امامت کے متعلق عام قاعدہ کے طور پر فرمایا ہے۔

حافظ ممدوح ملل والنحل میں یہ لکھکر کہ تمام صحابہ تمام تابعین اور تمام فقہاء فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ فرماتے ہیں:۔

ثم انہ لم یتخلف قط احد من الصحابۃ الذین ادرکوا المختار بن عبید والحجاج وعبید اللہ بن زیاد وحبیش بن دلجۃ وغیرہم عن الصلوٰۃ خلفہم وہؤلاء افسق الفساق واما المختار فکان متہما فی دینہ مظنونا بالکفر (جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)

کہ صحابہ میں سے جس جس نے مختار بن عبید ۔ حجاج ابن زیاد (قاتل امام حسین) اور حبیش بن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ اُن کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہ رکتے تھے حالانکہ یہ لوگ تمام دنیا کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے اور مختار پر تو کفر کا اتہام بھی تھا۔

پھر یہ لکھکر عام قاعدہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

قال تعالیٰ اجیبوا داعی اللہ فوجب بذالک ضرورۃ ان کل داع دعا الی خیر من صلوٰۃ او حج او جہاد او تعاون علی بر وتقوی ففرض اجابتہ وعمل ذالک الخیر معہ لقولہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان وان کل داع دعا الی شر فلا یجوز اجابتہ بل فرض رد قولہ ومنعہ

سچ کی طرف پکارنے والے کی بات مانو پس ضرور ہے کہ جو کوئی کسی نیک کام کی طرف بلائے۔ نماز ہو یا حج جہاد ہو یا کوئی اور نیک کام تو اس کی پیروی کرنی فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور جو کوئی بُرے کام کی طرف بلاوے اُسکی پیروی نہ چاہئے۔ بلکہ اسکا روکنا فرض ہے۔

حافظ ممدوح کے اس عام قاعدہ کو دیکھئے جو انہوں نے مسئلہ اقتداء میں کہا ہے اس عام قاعدہ کا مفاد صاف ہے کہ نماز چونکہ ایک نیک کام ہے جو کوئی امامت کرائے اُس کے ساتھ پڑھ لینی چاہئے اُس کے باقی افعال کو ہرگز نہ دیکھنا چاہئے۔

ahmadmuslim.de

کہ وہ کیا کہتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔ یہ ہے عام قاعدہ ہمارے دعوے کا بہت بڑا مؤید ہے۔

بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ انکو کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے انہیں بغیر مستثنیٰ فتوے لگایا ہے اس لئے انکی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر انکے پیچھے ہماری کیونکر ہو گی؟ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ وہ ایک ہی مسجد کے ساتھ ملکر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتوے سے یہ سمجھ کر کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہو گی تو ان کے فتوے کفر میں بھی تخفیف آ جاتی ہے بہ پردہ خیال کرتے ہیں مجھ کو اور میری تحریروں کو دیکھتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جو مرزا اور مرزائیوں کا ایسا مخالف ہے کہ مرزا کے ساتھ اس کی جا بجا زبردست بازی لگی ہوئی ہے وہ بھی ان کے ساتھ ملکر نماز پڑھنے کا فتوے دیتا ہے اچنبھا ہی سہی۔ اس پر میں نے کئی دفعہ بعرض خدمت عرض کیا ہے کہ جواز اقتدا سے نہ ان کے اعتقادات کا صحیح ہونا نہ ان کے کفر میں تخفیف ہوتی ہے۔ کیا امام بخاری نے جو بدعتی کے پیچھے اور حضرت عثمان نے باغیوں کے پیچھے جواز اقتدا کا فتوے دیا تو بدعتی یا باغیوں کی برائی میں کوئی تخفیف آ گئی ہرگز نہیں۔ اسی سوال کے دفعیہ کی طرف میں پہلے ہی اشارہ کر آیا ہوں اب اسی کو ذرا تفصیلی طور پر عرض کرتا ہوں۔ ذرہ غور سے سنئے!

ایک بات کسی چیز کی ماہیت میں داخل ہوتی ہے ایک چیز اسکی قبولیت کے لئے شرط ہوتی ہے۔ پس اگر اس کام کے ارکان ماہیت پائے جائیں تو وہ کام شرعی طور پر وجود پذیر ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اس کی قبولیت کے لئے کوئی امر مانع نہیں تو قبول بھی ہوتا ہے اور اگر کوئی مانع ہے تو قبول نہیں ہوتا بلکہ ضائع ہو کر ھباءً منثوراً ہو جاتا ہے۔ پروردگار نے کفار اور مشرکین کے اعمال حسنہ کو حبط کے لفظ سے اظہار فرمایا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ حبط اور احباط وہی کام ہوتے ہیں جنکا وجود ظہور پذیر ہو کر ضائع ہوا ہو۔ پس وہ امر جو قبولیت کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اسی کے لئے ہی مقتدی اگر ہے تو اس کے لئے ہے اس میں دونوں کا کوئی ربط و ضبط نہیں نہ اس میں مقتدی امام کی نماز کو قبول کرانے کا ضامن ہے نہ امام مقتدی کے لئے متکفل۔

پس محل بحث صرف یہ امر ہے کہ امام کی نماز بعد تمامیت ارکان کے اگر کسی وجہ خارجی سے قبول نہ ہو تو مقتدی پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے یعنی ناقص تحقیق ہیں مقتدی پر کوئی اثر نہیں۔ اگر کسی صاحب کے علم میں اس کے خلاف کوئی دلیل ہو تو مجھے اطلاع فرماویں۔

کسی خبطی نے اخبار اہل فقہ میں ایک مضمون میرے اس دعوے کے برخلاف شائع کر دیا ہے اس نے اس مضمون میں جس قدر بے سمجھی سے ٹھوکریں کھائی ہیں اس کے واقف حال اصحاب کی نظروں میں تو کوئی امر مستعجب نہیں۔ ایام طالب علمی سے جو لوگ اس کے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس بے چارے کو فہم و فراست کا کبھی حصہ ملا ہی نہیں اسے ابھی تک یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ میں نے کیا کہا ہے اور کہنا کیا تھا۔ اس سے پہلے بھی اس نے ایک مضمون میرے برخلاف لکھا تھا تو جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا تھا کہ وہ بڑا گندہ ہے میں نے اسے کہا کہ تم مت لکھو تم اس کے اہل نہیں۔ ناظرین کی تضییع اوقات کے خیال سے اس کی تمام ہفوات کو تو میں نہیں چھیڑتا کیونکہ اس کی تحریر اس قدر طویل اور وسیع خرافات میں حد سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ منددجہ ذیل شعر کا سماں باندھ دیتی ہے:

جزی ربه عنی عدی بن حاتم ✤ جزاء الکلاب العاویات وقد فعل

ان بطور مشتے نمونہ از خروارے ایک آدھ مثال بتلاتا ہوں۔

آپ حضرت حسن بصری کے قول مذکورہ بالا کا جواب دیتے ہیں کہ خواجہ حسن بصری نے بدعتی کے پیچھے نماز جائز بتلائی ہے اس سے بدعت حسنہ مراد ہے۔ پھر اس بدعت حسنہ کی مثال نماز تراویح بتلا کر آخر میں کہا ہے کہ ایسے امام بدعت حسنہ کرنیوالے کے پیچھے اقتدا کی جاوے تو جائز ہے گو خلاف اَولیٰ ہے (اہل فقہ ۸ محرم صفحہ کالم ۳)۔

اب ناظرین ذرہ غور سے دیکھیں کہ اس خبطی نے کچھ سوچا ہے کہ اس تحریر کا اثر کہاں تک پہونچا اور نتیجہ کیسا بھلا نکلا۔ سنو! ہم بتلاتے ہیں کہ اس تحریر کے مطابق اس کے باپ کے پیچھے بھی نماز پڑھنا اچھا نہیں کیونکہ نماز تراویح وہ بھی پڑھتا ہے اس لئے کہ اس کی اس تحریر سے دو امر ثابت ہوئے ہیں ایک تو یہ کہ تراویح بدعت حسنہ ہے دوسرے یہ کہ بدعت حسنہ کرنے والے کے پیچھے ترک اقتدا (نماز نہ پڑھنا) اَولیٰ اور افضل ہے جس کے صاف معنی ہیں کہ جتنے لوگ تراویح پڑھتے ہیں ان سب کے پیچھے ترک اقتدا افضل ہے نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مفضول کے پیچھے اقتدا کرنا چاہیے جو تراویح کو سرے سے جواب دے دیتے ہیں بہت خوب ہے

میرے پہلو سے گیا پالا تھا گھر سے جیا ✤ مل گئی اے دل تجھ کو فراغت کی سند

بعض خبطی گھبرا کر اس دعوے پر یہ آیت پیش کیا کرتے ہیں جس میں حضرت ابراہیم

علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ۔ اس سے پہلے مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم سے خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تجھکو امام بناؤنگا انہوں نے عرض کیا کہ میری اولاد کو بھی امام بنائیو۔ خدا نے فرمایا ظالموں کو یہ منصب نہیں پہونچیگا۔ کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گمراہ شخص امامت کے لائق نہیں ہے اسلام کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے کہ اس کے علماء اس کے جاننے کے دعویٰ بھی اسکو نہیں جانتے۔ ان کے خیال کے مطابق حضرت ابراہیم کی دعا کا مطلب یہ ہوا کہ خداوندا میری اولاد کو بھی کسی مسجد کا امام بنائیو۔ واقعی دعا تو بڑی ضروری اور زبردست ہے بلکہ ایسی دعا حضرت ابراہیم کی اولوالعزم طبیعت کے مناسب حال بھی۔ کیوں نہو المرء یقیس علے نفسہ ؎

اس نے لف پہ بھیتی خسب دیجور کی سوجھی ✦ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

اسکا جواب ہم کئی ایک دفعہ دے چکے ہیں کہ امام کا لفظ تین معنوں میں آتا ہے (۱) نبوت (۲) خلافت حکومت (۳) امامت صلوٰۃ۔ ان سب معانی کی ماہیات الگ الگ ایک دوسرے سے متباین ہیں ایسے مواقع میں علم اصول کا قاعدہ ہے کہ لفظ کو یا تو ان سب معانی میں مشترک کہا کرتے ہیں یا حقیقت مجاز مانتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے یہ کہتے ہیں کہ الحقیقت والمجاز اولیٰ من الاشتراک (مسلم وغیرہ) یعنی حقیقت مجاز کہنا مشترک کہنے سے اچھا ہے۔ حضرت ابراہیم کی دعا میں جو امام مطلوب ہے وہ امامت نبوت ہے یعنی اسکا مطلب ہے کہ خداوندا امامت نبوت جیسی مجھکو مرحمت ہوئی ہے میری اولاد کو بھی مرحمت ہوا کرے چونکہ اولاد کا لفظ جمع کا صیغہ تھا حالانکہ اولاد ابراہیمی میں سب لوگ منصب نبوت کے اہل نہوئے تھے چنانچہ فرمایا وَمِنْ ذُرِّیَّتِہِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ مُبِیْنٌ اس لئے جناب باری نے فرمایا کہ منصب نبوت ظالموں یعنی بے فرمانوں کو کسی طرح نہ پہونچیگا۔ اب ظاہر ہے کہ اس آیت کو امامت صلوٰۃ سے کوئی تعلق نہیں۔ اہل علم جانتے ہیں کہ سلب حقیقت سے سلب مجاز لازم نہیں آتا۔ کیا یہ لازم ہے کہ ہم کسی مقام میں شیر (درندہ) کی نفی کریں تو بہادر کی نفی بھی ہو جائے۔ واللہ ایسے اقوال کے قائل کو تو فتوے نویسی سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرانا مقدم ہے۔ ناظرین کے ملال طبع کے خوف سے میں اتنے ہی پر قناعت کرتا ہوں۔ اور اپنا ما فی الضمیر پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ میں ارکان صلوٰۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا۔ اس لئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں۔ گو اعتقادی فتور کیوجہ سے امام کی نماز قبول نہو تاہم مقتدی کی قبول ہوجائیگی

یہی مطلب اُس حدیث کا ہے جسکو امام بخاری نے روایت کیا ہے فان اخطأوا فلکم وعلیھم یعنی امام اگر قصور کرینگے تو یہ گناہ اُنپر ہوگا تمہاری نماز ہوجائیگی ایک حدیث میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواز اقتدا کی انتہا خود اپنے الفاظ میں بیان فرمادی ہے صلوا معھم ما صلوا القبلۃ (ابوداؤد) یعنی جبتک امام قبلہ کی طرف نماز پڑھیں اُس کے ساتھ پڑھ لیا کرو۔ اہل علم اس مشروط عامہ سے اصل مطلب سمجھ سکتے ہیں کہ صحت صلوٰۃ کے لئے کیا کیا امر ضروری ہے۔

پس اگر کسی صاحب کے علم میں میرے دعوے کے خلاف کوئی دلیل ہو تو انکا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں انکی دلیل کو بھی اخبار میں درج کرکے پبلک کی روشنی میں لاؤنگا۔ والعلم عند اللہ۔

تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۱۲ ذی الحجہ جو ۸ ذی الحجہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس میں دربارہ زکوٰۃ جنسی کے آپکا ایک فتوے دیکھا جس میں آپ فرماتے ہیں۔ "جس زمین کی مالگذاری واجب ہے اسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبیانہ نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبیانہ نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے۔" یہ فتوے مطالب بالدلیل ہے۔ کیونکہ شریعت میں دو ہی صورت عشر اور نصف العشر مجھکو معلوم ہے چاہے صورتیں جو آپنے لکھی ہیں انکی کیا دلیل ہے۔ دوسرے (لفظ مالگذاری واجب ہے) تفصیل طلب ہے اگر یہ مطلب ہے کہ مالک زمین سے باجرت معینہ لوگ زمین لیکر کھیتی کرتے ہیں اور کرایہ اس زمین کا دیتے ہیں تو ایسے زمین کے پیداوار میں فی ما سقت السماء والعیون نصف العشر وفیما یسقی بالنضح ربع العشر چار صورت شریعت میں کہاں وارد ہوا۔ براہ کرم اس کے جواب سے جلد اخلاج کا رفع فرماتے۔

عبداللہ از ضلع دربھنگہ۔

جواب۔ چونکہ عشر اور نصف کی بنا محض آسانی پر ہے اسی لئے معمولی اخراجات پر بھی نصف عشر کا حکم فرمایا گیا ہے تو پھر ایسے اخراجات کو کیوں نظر انداز کیا جائے جو ان اخراجات سے زیادہ ہونیکی وجہ سے عشر سے نصف تک نوبت پہونچی ہے۔ یعنی سرکاری مالگذاری جسکا اندازہ ربع پیداوار تک ہے حالانکہ حدیث میں وارد ہے اذا بعثتم میسرین کیا یہ مقام غور نہیں کہ ربع پیداوار تک تو سرکار وصول کرے جیسا کہ بندوبست کے کاغذات سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر شریعت کی طرف سے مالک زمین پر اسکا کوئی اثر نہو۔ یہ قرین فہم نہیں معلوم ہوتا۔ واقعی اس خرچ کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ یہ میرا فہم ہے۔ ممکن ہے غلط ہو

حقیقت نبوت اور تقلید ملخص [illegible]

ایک مسلمان کے چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ رسول اللہ سلام علیہ و دیگر بزرگان دین جو گذر چکے ہیں یا ہماری نظروں سے غائب ہیں انکو حضرت یا حضرت اقدس کے خطاب سے یاد کرنا قرآن حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اور صحابہ نے تمام عمر رسول اللہ سلام علیہ کو کبھی اس لقب سے پکارا ہے یا نہیں اور حضرت مصدر ہے اور محل مصدر بذریعہ مشتقات ہی کلام عرب میں ... تو حضرت کے معنی حاضر ہونے والا یا حاضر کیا گیا ہوتے ہیں جب ہم رسول اللہ سلام علیہ یا کسی اور بزرگ کو اس وصف میں مانا اور انکو حاضر جانا جو وصف اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ہے تو اس کہنے سے شرک فی الصفات تو لازم نہیں آتا۔ اگر نہیں آتا تو مولود کی محفل میں جو رسول اللہ سلام ... کو لوگ حاضر جانتے ہیں اور کھڑے ہو کر آپکی تعظیم کرتے ہیں۔ انکو کیوں مشرک کہا جاتا ہے اور حضرت کا لفظ بزرگوں کے نام کے ساتھ لگانے کا اول کون موجد ہے اور مرزا صاحب کی جماعت کے لوگ بھی مرزا صاحب کی غیبوبت میں مرزا صاحب حضرت اقدس ہی کہکر نام لیتے ہیں اس کی دلیل قرآن و حدیث میں کیا ہے؟

جواب۔ حضرت کا لفظ گو اصل لغت میں مصدر ہے مگر اردو و فارسی محاورہ میں بلکہ عربی میں بھی جب نام کے ساتھ آتا ہے تو اس وقت اس کے معنے صرف ایک تعظیمی لفظ کے ہوتے ہیں جیسے جناب کا لفظ۔ اس اصطلاح کی وجہ یہ ہے کہ حضرت بمعنے مفعول ہے جسکے معنے ہیں حاضر کیا گیا یعنے ایسا شخص جس کے پاس لوگ آ کر حاضر ہوتے ہیں چونکہ ایسا شخص جس کے پاس لوگ جمع ہوتے ہوں صاحب عزت ہوتا ہے اس لئے بطریق استعارہ یہ لفظ محض تعظیم کے معنے میں لیا گیا چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرو ارشاد ہے تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ پس یہ لفظ حضرت یا جناب اسوجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے حق میں جائز ہے کہ تعظیمی ہے۔ حاضر ناظر اس سے نہیں سمجھا جانا چاہیے اردو محاورے میں جناب کے لفظ سے نہیں سمجھا جاتا حالانکہ جناب اور حضرت کے معنے ایک ہی ہیں۔ اول موجد اسکا معلوم نہیں مگر استعمال صحیح ہے۔ گو صحابہ کے زمانہ میں نہ تھا مگر چونکہ عربی قدیم اور جدید کے محاورات میں بھی گونہ تغیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ آج کل مصر وغیرہ بلاد میں کہا جاتا ہے المرجو من حضرتکم یا من حضرت الاستاذ العلامہ حالانکہ عربی قدیم میں یہ محاورہ نہیں ملتا۔ متنبی کے اشعار جو چوتھی صدی کی یادگار ہیں بھی اس قسم کے محاورات سے خالی ہیں اس لئے اس قسم کے محاورات گو زمانہ صحابہ میں نہ ملیں تو محض نہ ملنا انکی غلطی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں کہ زمانہ صحابہ کے بعد کی ایجاد بدعت ہوگی بلکہ یہ محاورہ زبان سے تعلق رکھتا ہے پس جس زمانے میں جو لفظ تعظیمی ہوگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے لئے بولا جائیگا۔ مرزا صاحب کی جماعت اگر صرف حضرت ہی بولتی تو کہا جاتا کہ ان کے اعتقاد میں چونکہ مرزا صاحب واقعی بزرگ ہیں اس لئے یہ لفظ بولنا انکی اعتقاد پر متفرع ہے مگر وہ تو غضب یہ کرتے ہیں کہ حضرت کے ساتھ اقدس کا لفظ بھی بڑھاتے ہیں۔ واقدس اسم تفضیل کا صیغہ ہے جسکے معنے ہیں سب سے زیادہ پاک اور مقدس اس کے معنے کی وسعت یہانتک پہنچتی ہے کہ مرزا صاحب کے سوا جتنے نبی رسول اور بزرگان دین ہیں ان سب پر مرزا صاحب کو تقدس میں برتری ہے چنانچہ مرزا صاحب خود بھی لکھتے ہیں میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کیگئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵) یعنی میں سب سے اعلیٰ اور ارفع ہوں مگر یہی وہ جہالت اور گمراہی ہے جس کے روکنے کو پروردگار نے فرمایا ہے۔ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى یعنی تم اپنے نفسوں کو پاک نہ سمجھا کرو خدا خود متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ (باقی دارد)

اہل قرآن لاہور کے ٹکڑے

فرقہ اہل قرآن لاہور کے حالات خلاصہ مزید بدلتے رہتے ہیں کہ منشی انشاء اللہ صاحب بانی فرقہ جدیدہ نے مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے مقابل ایک نئی نماز قرآن شریف سے تیار کر کے اپنے فرقہ کو دی جو وہی فرقہ اول کی نماز سے اگر بڑھکر نہیں تو برابر ضرور ہے۔ غرضیکہ ... نماز ... ہو گئی تو اس نے پھر ایک تیسری نماز تیار کر لی اور اپنے فرقہ جدیدہ کو ... سمجھایا کہ اصل بات یہ ہے کہ کوئی مضمون نماز کا قرآن شریف میں مقرر نہیں ... ہر شخص اپنی ... کے مطابق بنا تیار کر سکتا ہے مگر دقت یہ ہے کہ ایسے مضامین کو ہر شخص استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ جب ایک شخص نے اپنی سردردی کی دعائے خیر کا نماز میں مضمون بیان کیا تو اور پڑھنے والے اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لہذا اصل نماز کا مضمون اور دعائیں وہی ہو سکتی ہیں جو سب کی مطلب برآری پر حاوی ہوں اسلئے وہ نماز جو پہلے سب مسلمان

لے واہ سبحان اللہ کیا عمدہ اردو محاورہ ہے۔ (اہلحدیث)

پڑھتے چلو تُسٹے ہیں وہی ہر ایک عاپر عادی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نماز کے مضامین کو اس نے قرآن شریف سے ثابت کر کے بھی مجھو دکھا دیا۔ چنانچہ ابھی سوا اہل قرآن کے پانچ فرقے ہیں جب کھلبلی پڑ گئی۔ تب سب نے ملکر مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جاوے؟ پہلا قرار پایا کہ سب یکلخت کے جمعہ کی نماز مسجد چینیاں والی میں اہل حدیث کے ساتھ ملکر پڑھیں تب تو سب کے سب اصلی التثلیث یعنی ایک کے تین فرقے ہو گئے چنانچہ چند نفر میں سے چار۔ پانچ نے تو منشی انشاء اللہ کے ساتھ اس خیال سے جمعہ کی نماز پڑھی ہے۔ کہ جب تم خود اہلحدیث کی مسجد میں چلکر نماز پڑھو گے تو ہم بھی چلینگے۔ اور پانچ سات نے کہا مگر ہم تو نماز میں ہی پڑھینگے اور نماز ہمارے ہیں۔ اور تیسرے نمبر کے پانچ چار نے چپکے چپکے چینیاں والی مسجد میں آکر جمعہ پڑھا۔ ادھر پہلے فرقے کے باقی ماندہ چند اشخاص نے جو مولوی عبداللہ و میاں چٹو کے ساتھ جمعہ پڑھا تو اوپر سے اخبار اہل حدیث ہی آدھمکا سب نے اپنے فرقہ اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا" مضمون پڑھکر کھلبلی پڑ گئی لگو ایک دوسرے کا منہ تکنے کہ ہیں! یہ پتھر کس ظالم نے مارا؟ کہ فرقہ اہل قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے!

تب میاں چٹو نے خود منشی انشاء اللہ سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا کام ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ اس شیطان (مولوی عبداللہ) کا کام ہے تب میاں چٹو نے کہا کہ نہیں بلکہ تمکو اصلاح کرنی چاہئے اور وہ یوں ہو سکتی ہے کہ تم کہدو کہ یہ باتیں بالکل غلط ہیں جس پر منشی انشاء اللہ نے کہا کہ دس ہزار لعنت ہے ایسی اصلاح پر۔ مولوی عبداللہ کا ترجمہ در ترجمہ اور حاشیہ در حاشیہ دار قرآن شریف بھی بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب اپنی ہی لوگ اس سے بیزار ہو گئے ہیں فقط

نیازمند محمد ابراہیم سیٹھ وکیل اسلام محلہ سادھیاں لاہور

آگ کس نے بھڑکائی؟

آگ پانی میں لگاتی ہیں لگانیوالے!

اصلاح ایک پرچہ ہے جسکو شائع ہوتے آج دس برس ہوتے ہیں۔ ابتدا میں یہ پرچہ پٹنہ کے محلہ گدری سے شائع ہونا شروع ہوا۔ جسوقت اسکا ابتدائی پرچہ نکلا ہم پٹنہ میں موجود تھے ہمارے پاس بھی پہونچا ہم نے اوپر کی لوح دیکھکر سمجھا کہ اڈیٹر صاحب شیعہ ہیں یہ پرچہ آپ نے اس غرض سے نکالا ہے کہ اس سے شیعوں کی اصلاح کریں شاید آپ کی تحقیق میں بھی شیعوں میں عموماً زنا کی کثرت بے حیائی کی لت۔ سود خواری اور نشہ خواری کی عادت بہت ہو۔ مونچھیں بڑھانی داڑھی معاف کرانی بٹیر بازی۔ مرغ بازی کبوتر بازی عمل خلاف فطرت۔ اسراف فضول خرچی۔ تعزیہ پرستی۔ اوہام پرستی بہت ہے لیکن خیر سے یہ سب امور مذکورہ بالا اڈیٹر صاحب کے نزدیک قابل اصلاح نہ تھے آپ نے اپنی قوم کی اصلاح سے آنکھ بند کر کے ایک دوسری قوم کی اصلاح کے پیچھے پڑے ہمکو معلوم نہیں۔ شاید یہی پیشہ آبائی ہو۔

شیعوں کے اصلاح کی ضرورت نہیں

اڈیٹر صاحب نے دیکھا کہ انکی اصلاح کیجائے انکی ضرورت؟ کیونکہ زنا سے شیعوں کو روکا جائے وہ تو متعہ کے مبارک نام سے متبرک اور حلال طیب ہے؟ بے حیائی سے روکا جائے وہ تو عین عبادت ہے۔ امام جعفر صادق کا برہنہ ہو کر ستر عورت پر چونہ لگا کر نماز پڑھنے کی حدیث آپ کو یاد ہوگی نشہ خواری سے روکا جائے کیونکہ شراب کی تجارت انکے امام نے جائز کر دی کتب اربعہ شیعہ کو آپنے ملاحظہ فرما لیا ہوگا۔ سود خواری تو بالکل حلال ہے کیونکہ اسکی حرمت سنیوں کے قرآن ایڈیشن عثمانی یعنی موجودہ قرآن میں ہے لہذا اسکی ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ عمل خلاف فطرت سے روکا جائے کیوں؟ وہ آیت آتی بشئتم سے ثابت ہے اور مجتہدین کی آجتک برتی سی ہے۔ داڑھی صاف کرانے مونچھیں بڑھانی میں سنیوں کی مخالفت کا ثواب ہے۔ نماز ترک کرنا یہ کوئی ایسا گناہ نہیں۔ غرض اسی طرح اسراف فضول خرچی تعزیہ پرستی وغیرہ وغیرہ جسقدر ایسے گناہ ہیں سب شیعوں سے معاف ہیں کیا شیعہ بے بہا جنت میں داخل ہونگے کیونکہ امام حسین علیہ السلام کے غم میں دو قطرے آنسوؤں کے بہانا کافی ہیں امام حسین مثل حضرت عیسیٰ کے شیعوں کے گناہوں کے کفارہ ہو گئے اور ترقی درجات کے لئے متعہ کافی ہے۔ پانچویں بار متعہ کرنے سے حضرت علی کے درجہ سے بڑھکر رسالت کا درجہ ملجاتا ہے نو سے میں حمزہ اور قربت میں حج کا ثواب ملتا ہے غسل کرنے میں ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اللہ اکبر شیعوں کے درجات کا کیا پوچھنا ہے سنی جہٹ سے جہنم کو دیکر نکالے جائینگے اور شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر تھوپے جائینگے۔

غرض امور مذکورہ بالا پر نظر کرکے اڈیٹر اصلاح نے اہل سنت کی اصلاح بنانا شروع کی اور اپنے ایمان لئے آئے ٹائیٹل پر لکھکر وہ آفت مچائی کہ الامان۔ شیعے سنیوں کے مباحثے تو مدت سے دبے پڑے تھے کوئی انکا نام بھی نہیں لیتا تھا۔ یہ آگ مدت سے دبی ہوئی تھی جو کچھ چھیڑ چھاڑ دونوں کی آپس میں ہو چکی تھی انکا ذکر مذکور بھی نہیں تھا۔ اصلاح نے اسمیں اسپرٹ دیکر دہونکنا شروع کیا۔

اصلاح کا طرز عمل

ahmadmuslim.de

آپ نے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث و احناف پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفائے راشدین انہیں بھی خاصکر سیدنا فاروق کو اور ام المومنین حضرت عائشہ کو اپنی گندہ دہنی اور شرافت کا نشانہ بنایا کوئی پرچہ اس دس برس کے عرصہ میں نہیں نکلا ہوگا جسمیں ان مقدسین امت پر سب و شتم لعن و طعن نہ ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی توہین نہ ہوئی ہو۔ امام بخاری امام ابوحنیفہ یا دیگر ائمہ پر بھی لعنت و سست نہ کہا گیا ہو

اہلحدیث کو مخاطب کرکے

یہاں اڈیٹر صاحب نے لکھا کہ آپ کہتے تو ہو حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم تو فلاں فلاں مسئلہ کو آپ کے پیش کیا جاتا ہیں کیونکہ معتقدین تو یہ کرکے اسکے ہم جانتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں۔

اہلحدیث کو بہکایا

منجملہ ان مسائل کے مسح قدمین کا مسئلہ ہے آپ نے اس میں ایک رسالہ لکھ ڈالا جسکا جواب نہایت لاجواب اہلحدیث کی طرف سے دیا گیا اس رسالہ کا نام (ایک شیعہ کا جواب) ہے آرہ مدرسہ احمدیہ سے ملتا ہے۔ آپ نے کلوخ عمری کے تلاش میں بڑی محنت کی۔ اس میں بھی ایک رسالہ لکھا ہے اسکو جواب بھی نہایت پرزور اہلحدیث کی جانب سے شائع ہوا جسکا نام دمغ الجحادہ ہے اور یہی کلوخ عمری ایسا شیعوں کے سر پر لگایا گیا کہ ابتک جواب کی تاب نہ ہوئی ہے شب قدر کے متعلق ایک تحریر نکلی جسکا جواب مولانا عبداللہ مرحوم نے لکھا۔ یہ سب مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملتا ہے۔

اس کے بعد آپکا قلم چلا تو مت پوچھو کسی کو ابھارنا کسی کو لڑانا کسی کو سب و شتم کسی کو کوسنا کسی پر لعن طعن یہانتک کہ وہ حضرات شیعہ جنکی نظر وقتی اصلاح پر ہے (مثلاً غلام الحسنین وغیرہ) ان کو بھی آپ نے نہ چھوڑا حضرات علیگڑھ نواب محسن الملک وغیرہ وغیرہ کوئی انکی دریدہ دہنی سے بچا ہے اہلحدیث یا الگ احناف یا الگ

بھلا ہے کوئی اہل انصاف

کیا کوئی اہل انصاف ہے جو انصاف کرے کہ اس وقت جو اہل سنت و شیعہ میں چھیڑ چھاڑ ہے اسکا بانی کون ہے۔ یہ آگ کس نے بھڑکائی۔ اسکا بادی کون ہے۔ کوئی اہل انصاف ہے کہ دیکھے کہ یہ اصلاح اصلاح کرتا ہے یا افساد؟ اہل سنت کئی برس تک خاموش رہے کوئی پرچہ یا رسالے ان کی دریدہ دہنی روکنے کیلئے نہیں نکالے۔ لیکن جب معاملہ دگرگوں نظر آیا اور دیکھا گیا کہ بد اعتقادی ایمان والے لوگوں میں پھیلانے کے لئے بے طرح کوشش کی جارہی ہے۔ تو اہلحدیث والنجم نے اس طرف قدم بڑھایا بالخصوص النجم نے اسکا التزام کیا اور نہایت تہذیب سے اس پاک فرقہ روباہ صفت کا جواب لکھنا شروع کیا۔

شیعوں کے متعدد پرچے

اصلاح کے بعد متعدد پرچے اس پاک گروہ کے شائع ہونا شروع ہوئے۔ اثنا عشری الحکم۔ الشمس۔ الشیعہ۔ وہ تمام فخر الذکر نے اصلاح سے اپنا نمبر اس پاک فعل دریدہ دہنی اور جوہر شرافت دکھانے میں بڑھا دیا ہر پرچہ میں اپنی پوری شرافت کا جوہر دکھاتے ہیں

اسکا الزام کس پر ہے

اب اگر اہلحدیث یا النجم میں ان ناپاک حملوں کی روک تھام کیجاتی ہے اور وہ الزامات جو حسب معتقدات شیعہ ان کے ائمہ پر لگائے جاتے ہیں تو اسکا جوابدہ کون ہے؟

یہ مقبول احمد صاحب شیعہ

جن کے فتنہ کی آگ سے ہندوستان چیخ اٹھا کون ہے؟ النجم اہلحدیث اور اصلاح کی تاریخ اشاعت ملا کر دیکھو اور انصاف کرو۔

اصلاح نے جو آگ بھڑکائی ہے

ہم نہیں سمجھتے اسکا انجام کیا ہوگا؟ اور ان دونوں فرقوں کے نصیب میں کیا ہے! اور جس فتنہ کی بنیاد اصلاح نے ڈالی ہے کہاں تک اپنا اثر دکھلا کر رہیگا۔ حضرات اہل سنت ابتک سکوت سے کام لے رہی ہیں اہلحدیث یا النجم کے کچھ الزامی جوابات سے کیا ہوتا ہے۔ ان کی گندہ دہنی دریدہ دہنی اور ناپاک حملوں کے ترکی بترکی جواب کون دے سکتا ہے! اور کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ وہ مقدسین امت جنکو ذریعہ ہم تک اسلام کی کتاب پہنچی جنکو دین اسلام نصیب ہوا اور وہ رسول کریم جنکی حرمت بچانے کے لئے ہمکو جان دینا لازم ہے ان برادران کے ازواج مطہرات پر ناپاک اور ناگوار اور بیہودہ حملے ہم کیونکر برداشت کر سکتے ہیں ؎

فان ابی و والدہ و عرضی ✦ لعرض محمد منکم وقاء

یہ شعر میرے باپ اور ماں اور میری آبرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچانے کے لئے تم سے اے شیعو! سپر اور ڈھال ہیں۔

آپکے میاں فخر الحکماء نے تنقید بخاری لکھی اسکو انہوں نے پہنچی تو ساری کتاب کا موضوع یہ ہے کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث لی اور حضرت عمر و حضرت صدیقہ و امام بخاری پر تبرا لکھنا شروع کیا۔ تنقید بخاری کے معنے ہم نے تبرا کے ابتک نہیں جانا تھا لیکن میاں فخر الحکماء نے بتادیا جس طرح یہ لوگ تقیہ کے معنی دیوثیت اور بےحیائی کے

کیا کرتے ہیں ایسی ہی یہاں بھی ہیں۔

اصلاح اور شیعوں کے پرچے کی نیک نامی

معزز وکیل امرتسر رقمطراز ہے یہ بہار کے دو ماہوار رسالے خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان لوگوں نے قدامت کی اس غلطی کو اچھی طرح محسوس کیا کہ دائرہ تبرا چند اشخاص تک محدود ہے اُن کے توسن فرافت کے لئے وسیع میدان کی ضرورت تھی سو حقوق طلبی استحقاق حق اور آزادی سے مستفیض ہونیکا یہ مطلب سمجھا گیا کہ اس ضرورت کو پورا کیا جائے۔ ہم کشادہ دلی سے تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ ضرورت اچھی طرح پوری کی کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جو مصنفین کے جوہر شریعت اور حق پژوہی کا نمونہ نہو۔ انکو مخالفین اہل سنت سے حصے میں جو صدیوں سے گالیاں اور بددعائیں آرہی ہیں مگر پہلو ان کی تو ضیح کو فقریوں میں محدود تھی۔ اب علانیہ دی جا رہی ہیں اکا ادیب اور اکتساب و بہتان سے کافی مدد لیکر دشنام کے فرض کو انجام دینا مشکل کام ہے مگر وہ اسکو انجام دے رہے ہیں اور اچھی طرح۔ اتحاد تو جب ہو جب دونوں طرف سے آمادگی ہو لیکن جب ایک فریق یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتا کہ ہم سنیوں کو ہندوؤں سے بدتر سمجھتے ہیں" تو پھر اتحاد کی کیا معنے۔ اصلاح اور شیعہ جیسے فساد انگیز رسالوں کو گالیوں سے دیتے ہیں یہ عنقریب اگلا (اسوقت تک نہ کسی انجمن کے جلوس سے ایسا فراہم اور نہ کسی بے خبر کی مجدد بانہ آرزو میں" وکیل ۸۱ جلد ۱۳ ۱۸ جنوری ۱۹۱۳ء

ہمعصر دکن ریویو حیدرآباد رقمطراز ہے اڈیٹر اصلاح ہمیشہ نوک قلم سے نوک سنان اور نیزہ کا کام لیتے ہیں حضرت نقاش دکن ریویو کی ایک غزل میں فرماتے ہیں ؎

شیعہ و اصلاح سے النجم اور اہلحدیث ＋ کوئی نسبت کہتے سب و شتم کرنی نہیں

(باقیدارد)

عبدالسلام عفی عنہ مبارک پوری از صادق پور۔ پٹنہ

رسالہ الفیض

اس رسالہ کی جامع مانع تعریف تو یہی کہ یہ رسالہ علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی تاریکی شاغنے میں اپنے رنگ کا صرف ایک پرچہ ہے۔ اس خوبی اور اتنے بڑے حجم کا کوئی رسالہ ہندوستان میں جاری نہیں ہوا۔ اسکا مقصد حمایت اسلام اور اشاعت علوم اسلام ہے اسمیں مندرجہ ذیل مضامین مسلسل ہر مہینے شائع ہوتے ہیں۔ علم اصول۔ اصول حدیث۔ تحقیق مسائل۔ تصوف۔ تردید آریہ سماج۔ تردید نصاریٰ روایت اہل اسلام۔ فضائل اسلام۔ تاریخ اسلام۔ علوم اسلام۔ خبریں۔

فیض آباد سے اس رسالہ کے صرف ۴ نمبر شائع ہوئے تھے کہ بعض وجوہ معرض التوا میں آگیا اور اشاعت کچھ دن رک گئی۔ اب اسکا دفتر فیض آباد سے منتقل ہو کر لکھنؤ آگیا ہے اور اسکی اشاعت کا معقول انتظام کیا گیا ہے پس ہر دیندار کو لازم ہے کہ وہ اس رسالہ کے دیدار سے اپنی چشم ایمان کو پرنور کرے اور اس گوہر بے بہا کی خریداری میں ہرگز تاخیر نہ کرے۔ قیمت سالانہ بلغ ۳ روپیہ عہ محصولڈاک۔

لکھنؤ میں دفتر الفیض کے منتقل ہونے اور الفیض کے استحکام اور ترقی کی خوشی میں ہم وہ درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی اُنسے تہائی قیمت یعنی بجائے ۳ روپے کے صرف عہ ۲ سالانہ معہ محصولڈاک لیا جاویگا۔

المشتھر

محمد یوسف شمس مدیر الفیض لکھنؤ

اڈیٹر۔ آپ نے الفیض کا پہلے بھی اشتہار دیا تھا بلکہ جاری بھی کیا تھا مگر پھر بلا اطلاع بند کر دیا۔ اب بھی خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ بہرحال انتظام سے کام شروع کریں۔

غربیہ فنڈ

ابو غنی احمد صاحب سب اوورسیر خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ	عہ
میاں صدر الدین صاحب گھنٹے کے بانگر ضلع گورداسپور (رسائل)	عم
مولوی غلام محمد مدرس دیہاتی ڈوڈورہ ڈاکخانہ یارو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۸ر
دین محمد صاحب امرتسری (رسائل)	۸ر
بقایا سابقہ	۱۲ر
میزان کل	للعہ

تین اخبار بنام مولوی غلام محمد مدرس وڈورہ و صدر الدین گھنٹے کے بانگر و دین محمد امرتسری جاری کئے گئے۔ ۸ عہ باقی ۱۵ عہ ر

درخواستیں

میاں اللہ جوایا امام مسجد کوٹ دینا ڈاکخانہ شرقپور ضلع لاہور

عبدالجبار طالب علم زیر مسجد امام علی سوداگر محلہ سبزی منڈی لکھنؤ

نور محمد طالب علم خادم مسجد موضع انس ڈاکخانہ محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ

سید محمد شاہ از دو پور والے ڈاکخانہ ظفر گڑھ ضلع گورداسپور

* رتنا مبالغہ اہل علم کی نظر میں وقعت کھوتا ہے۔ خائب اڈیٹر

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۱۔ عورتوں کو زیورات سونے چاندی کے پہننا سنت ہے یا کہ خلاف سنت؟

(محمد عبدالستار از ابراہیم پور ڈاکخانہ دلی پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۱۰۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے زیورات طلب کئے تھے۔ اس پر آیت نازل ہوئی تھی تعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا (آؤ میں کچھ دیکر تمکو چھوڑ دوں) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیورات چاندی سونے کے پہننے جائز ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ کے گلے کا ہار کہیں گم ہو گیا تھا۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیور کا پہننا جائز ہے۔ بعض حدیثوں میں سونے کا زیادہ پہننا منع بھی آیا ہے۔ ان احادیث کی تطبیق جمہور علماء نے یوں دی کہ بطور فخر دکھانے کے پہننا منع ہے۔

س نمبر ۱۰۲۔ مردوں کو سونا چاندی بھی پہننا حرام ہے یا کہ تانبا پیتل گلٹ وغیرہ بھی۔ یا کہ تانبا پیتل گلٹ سے جو تمام زنجیر انگوٹھی پہننا جائز ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۲۔ مردوں کو سونا تانبا پیتل وغیرہ کا پہننا حرام ہے۔ چاندی کے جو تھوڑے الیسے منع نہیں۔ گلٹ بھی منع نہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

س نمبر ۱۰۳۔ بے قلعی کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں مثلاً تانبا پیتل گلٹ پھول وغیرہ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۳۔ شرعی طور پر تو منع نہیں البتہ طبی طور پر مضر ہے۔

س نمبر ۱۰۴۔ لوگوں کو ہدایت کیلئے مولود کا نام رکھکر بلانا اور جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نام مولود کا اور بیچ میں شرک و بدعت کی بیہودگی۔

ج نمبر ۱۰۴۔ کچھ حرج نہیں مولود کے صحیح صحیح واقعات بھی ضمناً بیان کئے جائیں تو جائز ہے۔ البتہ غلط سلط روایات اور قیام وغیرہ منع ہے۔

س نمبر ۱۰۵۔ دس پانچ عورتیں اس سے کم زائد یوم جمعہ ایک جا ہو کر جماعت سے نماز پڑھتی ہیں آیا جمعہ کی نیت کرکے نماز پڑھیں یا کہ ظہر کی۔ اگر جمعہ کی نیت کرکے پڑھینگی تو کیا بدون خطبہ کے جمعہ ہوگا؟ کیونکہ خطبہ پڑھنا کوئی نہیں جانتی ہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۵۔ ظہر کی نیت سے پڑھیں خطبہ جمعہ کے لئے ضروری ہے۔

س نمبر ۱۰۶۔ خاکسار عرصہ پندرہ یا سولہ سترہ سال سے مجذوم ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں پروردگار کا مشکور ہوں اسی حالت میں کتب اسلامی جاری کیا۔ طلب تنخواہ کچھ مقررہ نہیں ہے۔ اگر کسی نے دیا تو لے بھی لیا۔ نہ دیا تو طلب بھی نہیں کرتے۔ اس میں خاکسار کے لئے کیا منفعت ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۶۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ یعنی جو کوئی قرآن شریف پڑھے اور پڑھا دے وہ مسلمانوں میں سب سے بہتر ہے بس یہی ثواب آپکو ہے۔ ایک حدیث میں ہے اذا اعطیت بلا اشراف نفس فخذہ و تمول جب تم کو بلا طلب اور بغیر سوال کے ملے تو تم لے لیا کرو۔

س نمبر ۱۰۷۔ شہادت حضرت امام حسین رضہ کی تیغی ہے یا وبائی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۷۔ امام حسین تلوار سے شہید ہوئے تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

س نمبر ۱۰۸۔ مولوی عبدالمجید صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ ساکن حال بلرام پور کہتے ہیں کہ چار مصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیسویں سنہ ہجری کے بعد قائم ہو گئے تھے۔ یہ کہنا انکا کہاں تک ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۸۔ مولوی صاحب موصوف کا یہ قول بالکل غلط ہے۔ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں کہ چار سو سال کے بعد مذہبی تفریق ہوئی ہے۔ چالیسویں سنہ میں تو ائمہ اربعہ میں سے کوئی امام دنیا میں بھی نہ آیا تھا۔ سب سے اول امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے ہیں۔ حالانکہ امام ممدوح کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی ہے۔ امام مالک ان سے پندرہ سال چھوٹے تھے۔ باقی امام تو ان سے بھی پیچھے پیدا ہوئے۔ ۱۵ ارقیس فتویٰ فنڈ دخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۰۹۔ زید نوکر ہو کر ایک مسجد میں ۔۔۔ اور نماز پڑھاتا ہو مگر اب جماعت کے لوگوں میں سے دو فریق ہو کر زید کے شامل نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور دوسرا فریق انہی سے نماز پڑھوانا چاہتا ہے۔ اب یہی بات کو لیکر مسجد میں سخت فتنہ و فساد ہو نیکا اندیشہ ہے اب سوال یہ ہے کہ عند اللہ و عند الرسول مسجد کو فتنہ و فساد سے بچانا چاہئے یا نہیں؟ دوسرا امام مقرر کرنے ہی سے مسجد فتنہ و فساد سے بچتی ہو اس صورت میں دوسرا امام مقرر کرنا چاہئے یا نہیں؟ (دستخط وت حسین علی عنہ)

ج نمبر ۱۰۹۔ بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہیں جو لوگ فتنہ و فساد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے حدیث شریف میں ہے صلوا معہم ما صلوا القبلۃ یعنی امام جبتک قبلہ کی طرف نماز پڑھے اس کے ساتھ پڑھتے رہو۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت نے کعبہ کی طرف تھوک ڈالنے پر امام کو ہٹا دینے کا حکم فرمایا تھا وہ معزول نہ تھا بلکہ معطل کیا تھا معزول ہوتا تو اس حدیث میں نہ فرماتے کہ صلوا معہم ما صلوا القبلۃ۔

۱۰ ر دخل غریب فنڈ۔

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں جناب مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا مخلص مؤذن حکم الدین جو ابھی حج سے آیا تھا ۹ مارچ کو انتقال کر گیا۔ مرحوم نے چالیس سال لِلّٰہ اذان دی اپنا گذارہ اپنے کام دیاں بانی سے کرتا تھا۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے۔ اللھم اغفر لہ۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے معترضین کے جواب میں ایک پمفلٹ شائع کیا ہے اہلحدیث آئندہ بھی اسپر رائے دیگا۔

دار الامراء میں لارڈ لانس ڈاؤن نے لارڈ کرزن کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ برطانیہ ایران سے اب امر کا مطالبہ کر رہی کہ ... انگلستان کے جنوبی ایالات [illegible] میں اجرائے ریلوے کی کچھ امید نہیں ہے۔

تازہ عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ مشہور مصری محب ملک مصطفےٰ کامل پاشا کے جنازہ کے ہمراہ تین لاکھ آدمی تھے اور سرکاری فوج کی ایک کثیر تعداد بھی ساتھ تھی چونکہ جنازہ اس حیثیت سے عام گذرگاہوں سے نہیں گذر سکتا تھا اسلئے ۷ میل کے چکر سے مدفن میں پہنچایا گیا (کیوں نہو۔ عاشق کا جنازہ ہے ذرہ دہوم سے نکلے)

ہم زکا خیل کی تمام فوج جمرود سے میر کے روز پشاور پہنچ گئی اور عنقریب انہوں اپنے ہیڈ کوارٹروں کو روانہ کر دی جائیگی۔ (بہت اچھا ہوا ہے فائدہ کشت و خون زیادہ نہ ہونے پایا گما (ایڈیٹر) بلا ڈاکو مارے اس ہفتہ بھی پشاور میں ڈاکہ پڑا)

سرحد پشاور پر ڈاکہ پڑنے اور خاص شہر پشاور کو ان ڈاکوں سے محفوظ رکھنے کو مسئلہ پر سول اور ملٹری حکام غور کر رہے ہیں (تعجب ہے کہ یہ مسئلہ بھی قابل غور سمجھا گیا ہے)

ایام محرم میں بمقام ڈاکہ پولیس کے سپاہیوں اور مسلمانوں میں جو تنازع پیدا ہو گیا تھا اس کے متعلق ایک یوروپین ٹاؤن انسپکٹر پولیس اور چار سپاہی معطل کئے گئے (محرم کی برکت)

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے پانچہزار پانچسو دو آدمی ہلاک ہوئے وارداتیں ۶ ہزار ۴۷ تھیں اور پنجاب میں طاعون سے پچھلے ہفتے ۸ مرے صوبجات متحدہ میں ۱۲۳۶ اور بمبئی میں ۲۶۸ ۔ (مرزا قادیانی صاحب! کیا کہتے ہو)

اخبار نیر اعظم مراد آباد کے مالک و اڈیٹر ایس ابن علی کو بجرم لائبل ۳ ماہ قید کی سزا دیگئی ہے علاوہ قید کے ۴۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ نصف رقم لالہ ل بنارسی مستغیث کو بطور ہرجانہ دلائینگے (مقام عبرت)

موجودہ خشکسالی اور چارہ کی کمیابی کیوجہ سے مظفر گڈھ کا میلہ اسپان و مویشیان ملتوی کیا گیا ہے۔

بودھ مذہب کی ایک شاخ انگلستان میں قائم کرنے اور اس مذہب کے اصول کی اشتہار کرنے کے لئے بودھ سوسائٹی کے پریزیڈنٹ معہ ۲۵ معتقد اور متمول برمیوں کے عنقریب رنگون سے لنڈن جانے والے ہیں (مسلمانوں کے لئے باعث شرم)

کوئٹہ میں ۱ و ۲ حال کو بارش اور ژالہ باری ہو کر ۳ کو برف باری ہوئی اس برفباری اور ژالہ باری سے میوہ کی فصل کو کچھ نقصان پہونچا۔

کلکتہ میں تار کے چپراسیوں نے ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا کم تنخواہ اس ہڑتال کا سبب ہے ۱۰۰ شاپن کے سپاہی ہر روز تار کو شہر میں تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔

ریاست میسور [illegible] میں اسٹامپ سے ۰ لاکھ ۵۰ ہزار ۲ سو ۸۳ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

جزیرہ مایسورم میں کشتی رانی کے قابل نہر بنانے پر گورنمنٹ آف انڈیا کا کل خرچ ہونے سات لاکھ روپے ہوگا۔

پولیس کے سواروں کو لکھنؤ میں ڈاکو اور بھاگتے ہوئے مجرموں کے گلے میں رسی کا پھندا ڈالکر پکڑنے کا کام سکھلایا گیا ہے۔

برما میں اس کے سرحدی ضلع بھاموں کے کافور کے درختوں کی کاشت کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔

کلکتہ کے پوسٹل کلرکوں نے اضافہ تنخواہ کی جو درخواست کی تھی وہ منظور ہو گئی۔

ایڈمبرا کی ہندوستانی نمائش (میلہ) سے جملہ اخراجات وضع کرنے کے بعد ۲۵۰ پونڈ کی آمدنی ہوئی ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم مہاراجہ وزیانگرم نے عطا کی ہے اس سب رقم سے اڈمبرا میں ہندوستانی طالبعلموں کیلئے بورڈنگ ہوس تعمیر ہوگا۔

وینز ویلہ کی گورنمنٹ نے سلطنت متحدہ امریکہ کے ساتھ اپنے تنازعہ کو ثالثی میں پیش کر دینے سے انکار کر دیا۔ اب انکا باہمی تنازع جنگ سے فیصل ہوگا۔

فرانس نے مراکو میں ۲۰۰۰ فوج اور بھیجدی ہے مراکو کی مشکلات سلطنت فرانس ابھی تک رفع نہیں کر سکی۔

کناڈا کی گورنمنٹ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا پسند نہیں کرتی اس نے برٹش گورنمنٹ پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا بند کر دے۔

(مولوی عبد الحکیم صاحب جالندھری فوت ہو گئے۔ غیب کی اشد حاجت (خدا سب بخشے)

مومیائی

یہ مفصل اوصاف تو کتب طبیہ میں مرقوم ہیں مختصراً یہ ہیں
کہ مقوی باہ مقوی دماغ - مولد خون ہے - درد کمر
ضعف گردہ و مثانہ - کمزوری بدن وسینہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے - جناب
مولینا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں :-
"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت
بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے۔" (ملاحظہ ہو اخبار
اہلحدیث مورخہ ۱ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱)
قیمت ۱ تولہ ... - محصول ڈاک ...

برقی بسٹ

بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ
ہے - ازکار رفتہ اصحاب منگوا کر استعمال کریں
اور فائدہ اٹھاویں قیمت ... محصول ڈاک وغیرہ

حبوب قبض کشا

ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور -
قیمت فی شیشی ۳۲ گولیاں ... محصول ...

مینیجر دی میڈیلین ایجنسی - کٹڑہ قلعہ - امرتسر پنجاب

فہرست کتب فروختنی
موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے
معلوم ہو سکتی ہے - یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف
حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ
قرآنی مع ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو
تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات
بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید - تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے
جسمیں کہ ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت
دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے
کے چارہ نہو - ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں درست
تیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے -

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم " آل عمران و نساء " ۱۲
" سوم " مائدہ - انعام اعراف " ۱۲
" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲
" پنجم " قرآن تک " ...
پانچوں جلدوں کے ایکبار خریدار کو علاوہ محصول ... میں ملینگی

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ - ہائیکورٹ - پنجاب - اودھ -
بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیث کی
تائید میں قیمت ...

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ
نماز کا کامل جواب قیمت ...

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے
اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے
لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ...

ترک اسلام

مہاشہ دھرمپال نو آریہ کے لیکچر ترک اسلام کا معقول اور
مفصل جواب قیمت ...

تغلیب الاسلام مکمل
ہر چہار جلد

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ نہایت
مدلل اور دلچسپ ہے
جلد اول قیمت ... جلد دوم قیمت ...
" سوم " ... " چہارم " ...
چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے ... علاوہ محصول ...

مباحثہ دیوریا

دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور و معروف ... آریہ
سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا - مسلمانوں نے اس میں
آریوں کے چھکے چھڑا دئیے تھے - قیمت ...

مناظرہ نگینہ

یہ مناظرہ ماہ جون سنہ ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں
اور آریوں میں ہوا تھا اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو
مسلمانوں کے دین میں آگئے - قیمت ...

مرقع دیانندی

اس کتاب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی
دیانند کرتے کچھ تھے اور کہتے کچھ تھے قیمت ...

المشتہر مینجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ ...

مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب کے حسب الحکم

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ ۔ ۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

" " ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۔ ۔ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۔ ۔ ۔ ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات کا

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پنجاب

ہمیشہ ہے میرے مصطفی کی گفتار ÷ مت دیکھ کسی کا قول و کردار ÷ اعمال میں ہو نبی کی سنت ÷ اقوال میں وحی اور ہو گفتار ÷ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ÷

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ÷

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ÷

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے ÷

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگی ÷

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

امرتسر مورخہ ۱۶ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

فرقہ مرجیہ

ہمارے مہربان اہل فقہ کے اڈیٹر نے ہمکو مخاطب کر کے بار بار یہ مضمون لکھا کہ تمہاری جماعت کے علماء نے تم کو اہلحدیث سے خارج کر دیا ہوا ہے پہلے تو ہم اسکو ایک عامیانہ تقریر سمجھکر خاموش رہے مگر جب اُس نے اپنی بساط سے باہر ہونا چاہا تو ہم نے محض اُس کے سمجھانے اور قدر عافیت معلوم کرانے کو اتنا لکھا تھا کہ ہماری جماعت کے جن لوگوں کا میری نسبت یہ خیال ہے یہ لوگ تو اُس پایہ کے نہیں جس پایہ کے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ہیں حضرت ممدوح نے حنفیوں کو فرقہ مرجیہ میں شمار کیا ہے جو ایک غیر ناجی بدعتی فرقہ ہے ۔ میری غرض اس سے یہ نہ تھی کہ میں بھی حنفیوں کو مرجیہ یا معتزلہ جانتا ہوں ۔ میری ذاتی رائے تو اس قسم کی تفریقات کے بالکل مخالف ہے میں تو اس اصل پر ہوں کہ جو مسئلہ کسی قوم یا شخص کا غلط ہو بس اُس کو غلط کہدینا کافی ہے اسکا نام رکھنا یا اُسکو ایک فرقہ بنانا یا مشہور کرنا میرے اصول کے بالکل برخلاف ہے جبتک وہ خود اپنے آپ کو اُس فرقے میں شامل نہ کراوے لیکن اپنے مخاطب کی تفہیم کے لئے مجھے یہ واقع بتلانا پڑا تھا کہ اُس کو بھی اس قسم کے فتووں کی قدر معلوم ہو ۔

خیر یہ تو ہوا جو ہوا اہل فقہ کے اڈیٹر کو تو یہ نسخہ مفید پڑا کہ اُس نے پھر اس قسم کی تحریر نہیں لکھی لیکن اُس کے ایک بھائی کو دور بیٹھے ہوئے غصہ آیا تو اُس نے سراج الاخبار میں ایک مضمون لکھوایا جس میں اُس نے مجھپر بہت بُری طرح زہر اُگلا ۔ کاش کہ وہ مجھ ہی پر زہر اگلتا تو پرواہ نہ تھی کمال یہ کیا کہ میرے ساتھ ہی حضرت امام الدنیا امام بخاری کو بھی کوسنا شروع کر دیا لطف یہ کہ کہلانے کو حنفی اور اہل سنت ۔ مجھپر تو یہ خفگی ظاہر کی کہ میں نے حضرت پیر صاحب کی عبارت میں تحریف کی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں :۔

"غنیہ کی اصل عبارت یوں ہے منہا الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ و رسولہ و بما جاء من عندہ جملۃ علی ما ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ ۔ اس عبارت کا مطلب تو صاف ہے کہ حنفیوں میں سے کسی بعض شخص کا یہ زعم ہے کہ ایمان صرف معرفۃ اور اقرار کا نام ہے اور یہ صرف برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں لکھا ہے لیکن اڈیٹر اہلحدیث کی خیانت قابل افسوس ہے کہ اُس نے بعض ۔۔

گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسری ہفتہ قیمت ارسال فرمانا ہوگا ۔ ہر ایک خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ضرور رکھنا ۔ نمونہ مفت بھیجا جاتا ہے

لفظ اصل عبارت سے بالکل اڑا دیا اور مرجیہ کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کر لیا۔

(سراج الاخبار جہلم ۱۸ فروری ۱۹۱۸ء)

جواب۔ خفگی تو آپ نے بہت کی مگر افسوس کہ اصل تحقیق سے دور دور ہی رہے آیئے ہم آپکو بتلاؤں کہ اصل تحقیق کیا ہے اور کہاں حضرت پیر صاحب نے حنفیوں کو مرجیہ کہا ہے۔ غور سے سنئے۔ حضرت ممدوح فرماتے ہیں:۔

اما المرجئة ففرقها اثنا عشر فرقة الجهمية × × والحنفية الی آخرہ (غنیہ لاہوری ص۲۲۵ مصری ص۸۰) یعنی مرجیہ فرقہ بارہ گروہوں میں تقسیم ہے جن میں ایک حنفی ہیں۔

پھر آگے چلکر ان بارہ فرقوں کی تفصیل بتلائی ہے انہی میں لکھا ہے کہ:۔

اما الحنفية فهم بعض اصحاب ابی حنیفة النعمان بن ثابت زعموا ان الایمان هو المعرفة والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملة علی ما ذکر البرهوتی فی کتاب الشجرة (غنیہ لاہوری ص۲۲ مصری ص۸۰)

یعنی حنفی جو مرجیہ ہیں وہ امام ابو حنیفہ کے بعض اصحاب ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت اور خدا و رسول اور جو کچھ اللہ کے پاس سے آیا ہے اُس سب کا اقرار کرنا ہے۔

اب اس عبارت میں غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت پیر صاحب نے جو ان بعض کو مرجیہ میں شمار کیا ہے تو کیوں کیا ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے ایمان کی تعریف بیان کی ہے جو ذکر ہوئی اور پیر صاحب خود اس تعریف کو صحیح نہیں جانتے چنانچہ آپ اپنا اعتقاد وہی لکھتے ہیں جو محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کا مذہب ہے۔ غور سے سنئے:

نعتقد ان الایمان قول باللسان ومعرفة بالجنان وعمل بالارکان یزید بالطاعات وینقص بالعصیان ویقوی بالعلم ویضعف بالجهل۔

(لاہوری ص۱۲۷ مصری ص۶۸)

یعنی ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایمان زبان کا قول اور دل سے خدا کو جاننا اور اعضاء سے عمل کرنیکا نام ہے جو عبادات سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے گھٹتا ہے علم سے قوت پاتا ہے اور جہالت سے ضعیف ہوتا ہے۔"

اس کلام ہدایت نظام سے معلوم ہوا کہ حضرت پیر صاحب کا فتویٰ ان بعض پر صرف اُن کے اس اعتقاد کی وجہ سے ہے اُن کی ذات کی وجہ سے نہیں اب ہم آپکو بتلا دیں کہ یہ اعتقاد صرف اُن بعض ہی کا ہے یا سب حنفیوں کا۔ ہمارا منا طب (وہ شرح عقاید کو سامنے رکھکر دیکھیں جو حنفی عقاید کی اہم مصنف لکھتا ہے:۔

الایمان هو التصدیق بما جاء من عند اللہ والاقرار به فاما الاعمال فهی تتزاید والایمان لا یزید ولا ینقص (شرح عقاید ص۱۰۸ مطبع انوار محمدی)

یعنی ایمان صرف اُن احکام کو مان لینے کا نام ہے جو خدا کی طرف سے آئے ہیں اعمال کم و بیش ہوتے ہیں اور ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔"

ناظرین! اور نامہ نگار صاحب انصاف سے کام لیں کہ اسی عقیدہ پر حضرت پیر صاحب نے فتویٰ دیا ہے یا اُن کو ان بعض سے کوئی خاص خصومت ہے۔ پس نامہ نگار مذکور کا یہ کہنا کہ بعض اشخاص کے مرجیہ ہونے سے ساری قوم کو ڈیڑھ اینٹ سے کیونکر ملزم بنا سکتے ہیں" بالکل بے محل ہے۔ بعض کیوجہ سے کل کو اس لئے ملزم بنایا جاتا ہے کہ کل بھی وہی اعتقاد رکھتے ہیں جو بعض کا ہے۔ پھر کیوں نہ وہی الزام کے ملزم ہوں۔

آئیے! اب ہم آپ کو اس سے بھی زیادہ اُنس کرنے میں لے چلیں جہاں پہنچکر آپ کو اس شبہ کی ظلمت بھی دور ہو جائیگی جو آپ نے بھی معمولی الفاظ میں پیش کیا ہے کہ غنیہ حضرت پیر صاحب کی تصنیف نہیں۔ ذرہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی نکالکر دیکھئے جہاں لکھتے ہیں:۔

اما ما وقع فی الغنیة للشیخ عبد القادر الجیلانی قدس سرہ فی عدد الفرق المغیرة الناجیة حیث قال منهم القدریة وذکر اصنافا فامنهم ثم قال ومنهم الحنفیة (الی) اصحاب ابی حنیفة فانہ زعم ان الایمان هو المعرفة والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملة علی ما ذکر البرهوتی فی کتاب الشجرة (ص۸۰)

یعنی شیخ عبد القادر جیلانی نے غنیہ میں غیر ناجیہ فرقوں میں قدریہ کو گن کر کہا ہے کہ انہی (غیر ناجیہ یعنی بدعتیوں) میں حنفی بھی ہیں جو امام ابو حنیفہ کے پیرو ہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ نے زعم کیا ہے کہ ایمان صرف معرفت اور اقرار کا نام ہے کہ خدا۔ رسول اور تمام احکام کو جو اللہ کے پاس سے آئے ہیں تسلیم کریں جیسا کہ برہوتی نے ذکر کیا ہے۔"

ملا علی قاری نے جو حضرت پیر کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے ہمیں اُس سے مطلب نہیں نہ وہ ہمارے کسی طرح مخالف ہے ہم نے تو صرف یہ دکھانا ہے کہ حضرت پیر نے حنفیوں پر بوجہ اس اعتقاد کے کہ حنفی اعمال کو ایمان میں داخل نہیں جانتے مرجیہ کا فتویٰ لگایا ہے۔ ملا علی قاری کا اس منقولہ عبارت سے اس

(۱۹) ... فی اعجاز القرآن ... قیمت ۲ ... [illegible]

ahmadimuslim.de

اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ علاوہ اس کے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غنیۃ واقعی حضرت پیر صاحب کی کتاب ہے جو لوگ اس میں شک کرتے ہیں انکا شک بلا دلیل اور بلا وجہ ہے۔

نامہ نگار صاحب! آپ ہی سمجھ ہوا نہیں کہ ہم نے جو دعویٰ کیا تھا اسکا ثبوت کیا ہے اگر کچھ کسر ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔

مگر یہ یاد رہے کہ ہماری غرض اس ساری تقریر و تحریر سے صرف اپنے مخاطب کو قدر عافیت بتلانا ہے تاکہ آئندہ کو وہ یہ نہ کہا کرے کہ فلاں شخص ہمکو مرزائی کہتا ہے اور فلاں ہمکو نیچری کہتا ہے۔

امید ہو لیسے ایسا نہ اعتراض کرنے سے وہ آئندہ کو پرہیز کریگا۔ افسوس اُسے معلوم نہیں کہ ؎

ما لكل الدنيا متى انت مقصر * على الحر حتى لا يكون له ضدُ

نامہ نگار مذکور نے اپنے بھائی اہل فقہ کی سنت کے موافق امام بخاری پر بھی بڑے زور سے بزدلانہ حملہ کیا ہے افسوس ہے یہ لوگ کہلاتے تو اہل سنت الجماعت ہیں مگر محدثین خصوصاً امام المحدثین سے انکو ایسا کچھ بغض ہے کہ رافضیوں کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ باانصاف ناظرین ذرہ غور سے نامہ نگار کے کلام کو سنیں اور دیکھیں کہ کس حامیانہ طریق سے امام المحدثین پر طعن کرتا اور بہتان لگاتا ہے۔ لکھتا ہے کہ:

"وہاں اس موقع پر یہ بھی بتا دینا بیجا نہ ہوگا کہ اڈیٹر اہلحدیث نے عبارت غنیہ سے لفظ بعض کا ہضم کر جانے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنت ادا کی ہے کہ جب وہ ۲۵۰ھ میں نیشاپور میں رونق افروز ہوئے اور وہاں ایک روز بہت بڑے مجمع علماء و فضلا میں ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ قرآن کے الفاظ مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ افعالنا مخلوقۃ و الفاظنا من افعالنا۔ اس کو اہل مجلس یہ سمجھ کہ آپ الفاظ قرآنی کے مخلوق ہونے کے قائل ہو گئے۔ آپ کو ایسے بد اعتقاد ہو گئے کہ بجز مسلم بن حجاج اور احمد بن سلمہ کے تمام محدثین نے آپ سے قطع تعلق کر لیا جس سے آپ نیشاپور سے نکلکر اپنے وطن کو لوٹ آنے پر مجبور ہوئے جسکا مفصل ذکر مقدمہ فتح الباری کے صفحہ ۴۹۰ لغایت ۴۹۱ میں مفصل درج ہے۔ سو اسپر آپ اس خیال سے کہ شاید آپ کو ایسا سلوک امام محمد بن یحییٰ ذہلی نیشاپوری کے مشورہ سے ہوا ہے۔ آپ امام ذہلی سے جو آپکے شیخ و استاد تھے ایسا خفا ہوئے کہ جو احادیث و روایات ان کو سنکر اپنی صحیح میں قریب ۴۰ کے درج کی ہوئی تھیں انکو تو ترک کرنا اور نکالنا مناسب نہ سمجھا لیکن اپنے غصہ کا اظہار اس طرح پر فرما دیا۔ کہ ان احادیث کے سلسلہ سند میں امام ذہلی کے نام کو تشہیر ہونے دینے کے خیال سے کہیں تو صرف انکے نام محمد پر اکتفا کیا اور کہیں انکے دادا عبد اللہ اور کہیں پردادا خالد کا نام لکھدیا اور ان کے والد یحییٰ کا نام (جنکی نسبت سے ان کے نام کی شہرت تھی) ایک جگہ بھی نہ لکھا۔ چنانچہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ میں لکھا ہے۔

محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد بن فارس بن ذؤيب ابو عبد الله الذهلي النيسابوري روى عنه البخاري في الصوم والطب والجنائز والعتق وغير موضع في قريب من ثلاثين موضعا ولم يقل حدثنا محمد بن يحيى الذهلي مصرحا و يقول حدثنا محمد ولا يزيد عليه و يقول محمد بن عبد الله ينسبه الى جده و يقول محمد بن خالد ينسبه الى جد ابيه والسبب في ذلك ان البخاري لما دخل نيسابور شغب عليه محمد بن يحيى الذهلي في خلق اللفظ وكان قد سمع منه فلم يترك الرواية عنه ولم يصرح باسمه۔ یعنی

اگر امام بخاری نے امام ذہلی کے باپ کا نام عمداً اس وجہ سے ترک کر دیا کہ انکی شہرت نہ ہو تو اڈیٹر اہلحدیث کا انکی تقلید و اتباع میں عبارت غنیہ سے لفظ بعض اس وجہ سے اڑا دینا کہ تمام حنفیوں کے ذمہ الزام عائد ہو کونسا محل تعجب ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (اخبار مذکور صفحہ ۱۰)

جواب ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

اے جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے روایت سے تو کچھ واقفیت حاصل کی ہو مگر درائت سے آپ بالکل بے بہرہ ہیں اگر درایت سے بھی آپکو حصہ ہوتا تو آپ ایسی ٹھوکر نہ کھاتے اور ہمکو یہ کہنا نہ پڑتا کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمناں خارست

سنئے! مورخ جو بات بیان کرتے انکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تو کسی واقع کا اظہار ہوتا ہے دوسرا انکی فہم و فراست کا نتیجہ ہوتا ہے اظہار واقع تو تسلیم مگر فہم و فراست کا نتیجہ غیر مسلم پس علامہ عینی جو امام بخاری کی نسبت یہ کہا ہے کہ امام ممدوح نے انکو محمد کو ابن یحییٰ اور ذہلی نہ لکھا تھا کہ ان سے رنجش تھی یہ علامہ عینی کے فہم و درایت کا اپنا نتیجہ ہے کسی امر واقعی کا اظہار نہیں ہے۔ عینی کو امام بخاری کے دل کا حال کیونکر معلوم ہو گیا؟ کیا امام ممدوح نے عینی کے کان میں یہ راز کہدیا تھا؟ یا اس راز کے لئے کوئی قرینہ بتلایا تھا جسپر اہل علم کیونکر باور کر سکتے ہیں کہ علامہ عینی

ahmadimuslim.de

نے جو کچھ کہا ہے واقع میں ایسا ہی ہوا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی باتیں بیان کرتے ہیں مگر علما خصوصاً حنفی علما ان باتوں کو درایت راوی میں شامل کر کے دلیل نہیں سمجھتے۔ اسی لئے علما اصول کے ہاں روایت اور درایت کے احکام الگ الگ ہیں۔ مگر جو لوگ علم اصول کو ایک ردی کا دفتر ناقابل استعمال جانیں انکا کیا علاج۔

علاوہ اس کے علامہ عینی (غفرلہٗ) اور آپکے کلام میں آپ کے دعوے کی تردید بھی ہے آپ کہتے ہیں کہ:-

"امام بخاری کو امام ذہلی سے یہ خفا ہوئی کہ جو احادیث و روایات ان سے سنکر اپنی صحیح میں قریب ۳۰ کے درج کی ہوئی تھیں الخ"

آپکے کلام میں آپ نے علامہ عینی کی تقلید میں چھپکر کھلے لفظوں میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ امام بخاری کی ذہلی سے شکر رنجی بعد تصنیف صحیح بخاری کے ہوئی۔ یعنی صحیح بخاری پہلے تصنیف ہو چکی تھی اور شکر رنجی بعد میں ہوئی تھی تو بتلاؤ کہ اس شکر رنجی کا اثر تصنیف کے وقت کیونکر ظاہر ہو سکتا تھا کہ امام بخاری نے ذہلی کے نام کو صرف محمد کہنے پر قناعت کی۔ کیا آپ کے اعتقاد میں امام بخاری غیب دان بھی تھے کہ وہ جانتے تھے کہ صحیح بخاری تصنیف کرنے کے بعد امام ذہلی کی مجھ سے کشیدگی ہوگی اور وہ مجھ سے حسد کرینگے اسلئے میں ابھی سے ان کے نام مشہور الفاظ میں لکھوں۔ واللہ اگر آپکو امام بخاری سے ایسی حسن ظنی ہے تو ان کو غیب دانی کا درجہ دینے پر بھی آپ طیار ہیں تو معاف کیجئے ہم آپکی رائے سے متفق نہیں۔ نامہ نگار صاحب! بے سمجھی سے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ نامہ نگار؎

میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

حنفی دوستو! ذرہ انصاف سے کہنا کہ بقول نامہ نگار حنفیہ کی عبارت میں تو اڈیٹر اہلحدیث نے تحریف کی۔ بہت اچھا اسکا جواب یہ تھا کہ اڈیٹر مذکور کو پانی پی پی کر کوستے مگر امام بخاری نے کیا قصور کیا تھا کہ انکی چھیپی بھی ساتھ ہی لگا دی کیا اس برتے پر بھی کوئی مان سکتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں محدثین اور اماماں دین کی کچھ عزت ہے؟ افسوس؎

تمہیں تقصیر اُس بت کی بجا ہے میری خطا نکلی۔

مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

حدیث نبوی اور تقلید شخصی قیمت ۲ر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کانفرنس

کی طرف سے ایک واعظ مولوی حافظ محمد صاحب بغرض اشاعت توحید وسنت مقرر کئے گئے ہیں جس علاقہ میں اس قسم کی ضرورت ہو وہاں کے لوگ سکرٹری کانفرنس کو اطلاع دیں۔ صرف آمد ورفت کا کرایہ انکو دینا ہوگا۔ امید ہے کہ احباب اہلحدیث اس خدمت سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ابوالوفا ثناءاللہ سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

ایک مسلمان کی چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۳۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ الآیۃ میں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خبر دیتا ہے کہ میں اور میرے ملائکہ نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تم بھی اے مومنو! اس نبی پر صلوٰۃ وسلام کیا کرو اس آیت کی تعمیل میں اسلامی فرقے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الخ آخری قعدہ نماز میں پڑھ لیتے ہیں۔ جسکے معنے یہ سمجھے ہیں کہ اے اللہ یہ تیرا ہی کام ہے کہ تو نبی اور آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوٰۃ بھیج۔ مولوی صاحب اللہ تعالیٰ نے تو حکم دیا تھا کہ اے ایمان والو تم نبی پر خود صلوٰۃ وسلام کہو۔ اسلامی فرقوں نے آپ تو نبی پر صلوٰۃ وسلام نہ کیا بلکہ الٹا خدا تعالیٰ پر اپنے سے چار حصہ زیادہ حکم لگا دیا کہ اے اللہ تو نبی و آل نبی اور اصحاب نبی اور ابراہیم اور انکی آل پر صلوٰۃ کہہ۔ حالانکہ آیۃ مصدرہ میں آل اور اصحاب اور ابراہیم و آل ابراہیم کا کوئی ذکر ہی نہیں تھا ان چاروں کو اپنی طبع سے ملا دیا گیا اور زیادتی کتاب اللہ پر کی گئی اور نیز اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ وسلام ہر دو کا حکم دیا تھا اسلامی فرقوں نے اللھم صل علی محمد الخ کہکر صلوٰۃ کا حکم بعینہٖ خدا تعالیٰ پر لگا دیا اور سلام کا حکم تخفیف کر دیا اور کہا کہ اے اللہ تو ان پانچوں پر صلوٰۃ بھیج مولوی صاحب یہ مقام بہت غور طلب ہے آپ یہ فرمائیں کہ اسلامی فرقوں کا کیا حق تھا کہ خدا تعالیٰ سے عرض کریں کہ تو ہی درود بھیج حالانکہ اللہ تعالیٰ تو پہلے ہی خبر دے چکا ہے کہ ہم بھی اور ہمارے ملائکہ بھی نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اب بندوں کی درخواست کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے بجز سرکشی کے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بحکم رب العالمین اپنی امت کو حکم دیا کہ جہاد کو چلو اس قوم نے بوجہ سرکشی انکا خدا تعالیٰ اور نبی پر ہی

ahmadimuslim.de

حکم لگا دیا کہ اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ جس طرح یہ لوگ مجرم ہیں کیا اسی طرح صَلُّوا کے امر اللھم صل کہکر مجرم ہوسکتے ہیں یا نہیں اور نیز خدا تعالےٰ اور ملائکہ اور انبیا خدا بندوں کی صلوٰۃ کے الفاظ اور اوقات صلوٰۃ قرآن و حدیث میں کیا کیا ہیں وصلی علیہم نبی کو حکم ہے۔ رسول اللہ مسلمانوں پر کس طرح صلوٰۃ کہتے تھے اُس کے الفاظ کیا ہیں؟

جواب - یہ سوال دراصل صیغہ امر کے نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ علماء اصول نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ اور سلام جب مخلوق کی طرف منسوب ہو یعنی مخلوق کو اسکا فاعل بنایا جائے تو معنے اُس کے درخواست اور دعا کے ہوتے ہیں اور جب خالق کی طرف منسوب ہو تو معنے انکا رحمت کے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید پر غور کیا جائے تو یہ اصل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں یہ صیغہ کئی ایک جگہ پر آیا ہے۔ پیغمبر خدا کو مخاطب کرکے فرمایا ہے صَلِّ عَلَيْهِمْ۔ اپنی نسبت فرمایا هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ۔ پہلے مقام پر یقیناً معنے ہیں کہ اے نبی! تم اُن کے لئے خدا سے دعا کرو یعنی کہو کہ خداوندا! ان پر رحمت کر اور فضل کر وغیرہ۔ دوسرے مقام پر یہ معنے بالکل غلط ہیں کیونکہ ترجمہ یہ ہوگا کہ خدا کہتا ہے اے خدا مومنوں پر رحم فرما۔ حالانکہ خدا کا خدا کوئی نہیں جس سے وہ درخواست کرے بلکہ صحیح معنے یہ ہیں کہ خدا نظر رحمت کیا کرتا ہے۔ اس قاعدے سے آیت پیش کردہ میں جو بصیغہ صَلُّوا ہم مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم ہوا ہے اُس کے معنے ہی یہ ہیں کہ مسلمانو! تم یوں کہو کہ خداوندا نبی علیہ السلام پر رحمت کر۔ پس ہم جو اس حکم کی تعمیل ان لفظوں میں کرتے ہیں کہ اللھم صل علی محمد تو درحقیقت ہم اُسی صَلُّوا کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں لیکن بنی اسرائیل نے جو اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ کہا تھا کہ اے موسیٰ تو اور تیرا پروردگار جاکر لڑو انہوں نے ان کہنے میں کسی حکم کی تعمیل نہ کی تھی بلکہ حکم عدولی کی تھی اسلئے ہم کو اور اُن کو ایک سا جاننا دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنے پر مبنی ہے۔ اس تقریر سے یہ سوال بھی اُٹھ گیا کہ اسلامی فرقوں کا حق نہ تھا کہ خدا کو کہیں کہ تو درود بھیج کیونکہ جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا کے حکم کی تعمیل ہے صَلُّوا کے حکم کے معنے ہی یہ ہیں کہ ہم خدا سے التماس کریں اللھم صل علی محمد وسلم۔ آل و اصحاب کو درود میں ساتھ ملانا گو قرآن مجید کا حکم نہیں مگر حدیث کا ہے اور قرآن سے مستنبط ہے غور سے دیکھو هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حکم ہے کہ زکوٰۃ لانیوالوں پر درود پڑھو اُس کے الفاظ بھی یہی ہیں اللھم صل علی فلان۔ (باقی آئندہ)

بقیہ
گذشتہ سے پیوستہ

آپ ایسے باہوش ہیں کہ اقوال متعارض نقل کئے جاتے ہیں جن سے یک دوسرے کی تکذیب ہوتی ہے وانتم لا تشعرون۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے جو آپنے جواز بوسہ قبر نقل کیا ہے تو جبتک اُس کے راویوں کی تعدیل و توثیق علی شرائط المحدثین نقل نہیں کرینگے پایۂ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ وہ ملفوظات خود مولانا کی تصنیف نہیں اور نہ وہ مشہور و معروف ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ غیر مقلدوں کے امام جناب قاضی شوکانی صاحب ہیں کس خندہ پیشانی سے جواز کو نقل فرما کر اس پر سکوت کیا ہے (ہم نے اسکا مفصل جواب مضمون بوسہ قبر میں دیدیا ہے۔ مگر آپ بار بار بلا رد جواب وہی مہمل کلام کہ سکوت رضا پر دلیل ہے بکے جاتے ہیں) قاضی شوکانی کو مجوزین بوسہ قبر میں شمار کرنا صریح کذب بیانی یا ابلہ فریبی ہے سنو! علامہ شوکانی در النضید میں فرماتے ہیں ولھذا اتفق العلماء علی انہ من سلم علی النبی صلعم عند قبرہ انہ لا یمسح بحجرہ ولا یقبلہا لانہ انما یکون لارکان بیت اللہ فلا یشبہ بیت المخلوق ببیت الخالق کل ھذا تحقیق التوحید الذی ھو اصل الدین و راسہ الخ اور اُسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں والقصد باجماد ذبح و اعوادہ والاستعانۃ بہ الی قولہ ھذا ھو الشرک بعینہ الخ اب آپ بخندہ پیشانی اسکو تسلیم کرینگے یا نہیں کہ سکوت رضا پر دلیل نہیں ہے۔ اور علامہ شوکانی آپ کی تکذیب کررہے ہیں یا نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اکتیس علماء سلف و خلف کے نام ہائے گرامی تو سردست لکھے گئے ہیں (اسکا جواب بھی گذر چکا ہے کہ انکو جواز بوسہ کے قائلین سے تصور کرنا آپ کے سردست کی خوبی و چالاکی ہے۔ آپ لکھتے ہیں دینی وضع ہے کہ بوسہ قبر کے متعلق یہ تو میرا نہ دعوےٰ تھا اور نہ ہے کہ بوسہ قبر علی الاطلاق و علی العموم جائز ہے الخ) میں کہتا ہوں کہ آپکی تحریر کی رو عجب پریشان اور فریب دہ ہے آپنے ابتدا مضمون بوسہ قبر میں یہ لکھ مارا کہ یہاں مجھ اس جواب پر بحث کرنے سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بوسہ قبر کوئی ضروری و مسنون و مستحب شئے ہے اور نہ میرا یہ دعوےٰ ہے کہ بوسہ قبر مطلقاً جائز ہے) اور دلائل میں جسقدر مضمون آپ لائے ہیں وہ جواز بوسہ قبر کی دلیل ہیں جس سے آپ یک لطیف ذریعے پیرایہ میں مثبت جواز ہیں چنانچہ ابو ایوب انصاری کے فعل سے جواز کو آپنے استنباط کیا اور یہ بھی لکھتے ہو کہ علامہ عینی زین الدین عراقی سے تقبیل اماکن شریفہ و قبور صالحین وغیرہ کے جواز و استحباب کے متعلق طولانی بحث کی ہے الخ جس میں بوسہ قبر کے مستحب ہونے کو لکھ مارا یہانتک کہ حافظ ابن حجر کے سکوت کو رضا کی دلیل

ahmadimuslim.de

تغیر کر جواز بوسہ قبر پر حجت سمجھا اور ایں پرچہ ثانیہ میں جس کی تردید پیش نظر ہے لکھتے ہو اور ہم نے عامہ بزرگان سلف کے خلاف بوسہ قبر کو بیان کیا ہے، اور آخری مضمون آپکا جہاں اپنے برادران احناف کو تنبیہ کرتے ہوئے یہ لکھتے ہو کہ ہماری حنفی بھائی متاخرین فقہاء وغیرہم سے اقوال عدم جواز بوسہ قبور پیش کر دیتے ہیں) یہ سب مضمون آپکا بلند آواز سے ندا کرتا ہے کہ تم مطلقاً جواز بوسہ کے قائل ہو اور درپردہ اس کے [illegible] ہو۔ اب یا تو آپ ان سب مضمون کا مطلب نہیں سمجھتے ہو یا جانکر جھوٹ بولتے ہو یا میری پرزور تحریر سے گھبرا کر اب سر سے یہ مرغ خجالت کے لئے انکار کرتے ہو۔ مگر ناظرین منصفین بھی اس تحریر کو ملاحظہ فرما کر آپ کی راست گوئی کا اندازہ کرلیتے ہونگے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جتنی عبارتیں وہ اقوال علماء و فقہاء کے آپ نے عدم جواز میں پیش کئے ہیں کسی قول سے بوسہ کا شرک کفر و مشابہ بشرک ہونا جیسا کہ خیال کا زعم فاسد ہے ثابت و مذکور نہیں بلکہ مکروہ وغیرہ لکھا ہے) آپ اپنی کم سنی کی وجہ سے کوئی بات سمجھتے نہیں ہیں یا سمجھکر بچوں کی طرح مکر جاتے ہو۔ سنو! علامہ ابن قدامہ صاحب المغنی اور علامہ ابو محمد مقدسی و ابن الحاج مالکی کے اقوال سے بوسہ کا مشابہ شرک ہونا مفہوم ہوتا ہے صاحب در مختار اسکو صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ لانہ یشبہ عبادۃ الوثن اور صاحب مجالس الابرار کے قول سے بھی مشابہ شرک ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور علامہ ابوالوفا ابن عقیل کے قول سے اسکا شرک و کفر ہونا مفہوم ہے۔ و علامہ خفاجی کی عبارت سے اسکا کفر ہونا مفہوم ہوتا ہے دیکھو مضمون بوسہ قبر۔ انتہی ہمارے مخاطب کے فہم فاسد میں اسکا مشابہ شرک و شرک و حرام ہونا آگیا ہوگا پس بدعتیوں کا قول باطل ہوا اور میرا مدعا ثابت ہوا والحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً۔

آپ ایک ضروری گذارش ہیں یہ گذارش کرتے ہیں کہ (جن جن کتب کی عبارتیں ہم نے پیش کی ہیں سب کا حوالہ مع تصریح جلد و مطبوعہ غیر مطبوعہ و صفحہ وغیرہ لکھدیا ہے) اس میں بھی آپ اپنی غلط بیانی اور فریب دہی سے باز نہیں آئے۔ جمع الاسرار مؤلفہ شیخ عبدالغنی نابلسی کے صفحہ و مطبوعہ و غیر مطبوعہ کا نشان نہیں دیا اور ملفوظات مخدوم شرف الدین و فوائد الفواد نظام الدین اولیا و خزانہ جلالیہ مخدوم جہانیان اور لطائف اشرفی اشرف جہانگیر سمنانی قدس اسرارہم کا نشان نہیں دیا صفحہ و مطبوعہ وغیرہ سب کہاں ہے اور خزانۃ الروایات کے صفحہ و مطبوعہ وغیرہ کا نشان نہیں دیا اور معتقد کو بھی بے نشان چھوڑا باوجود اس کثرت متروکات الصفحہ و مطبوعہ وغیرہ کے تم کس منہ سے دعوے کرتے ہو کہ ہم نے سب کا حوالہ مع تصریح صفحہ وغیرہ لکھدیا ہے ایسے سفید جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتے ہو شرم شرم پھر اپنے خصم سے ایسی شکایت تمہاری بالکل نازیبا ہے تمہارے خصم نے ضرور ہر جگہ پتہ و نشان کتاب کا بتلا دیا ہے صرف دو جگہ انہوں نے تمہاری وسعت نظر کے اندازہ کرنے کو نہیں بتلایا۔ آپ سنو: علامہ ابن قدامہ کا قول فتح المجید سے نقل کیا گیا ہے اور علامہ ابو محمد مقدسی کا قول اغاثۃ اللہفان سے منقول ہے اور لکھتے ہو ایسی صورت میں گمان ہو سکتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ اس کے پیش کردہ کتابوں کے بعض نام حوالہ محض فرضی و کذب و افترا ہوں اس لئے بہتیری بے سروپا باتیں ادھر ادھر کی لکھ ماری ہیں) افسوس صد افسوس کہ ہماری شاہ جی کذب و افترا و بلا ثبوت کہنے میں بھی پیر ہیں بلکہ پیران پیر ہیں۔ سنو صاحب میری تحریر کی تو تم تصدیق کر چکے ہو چنانچہ تمہارا اقرار کہ ان ضروری ہے کہ اکثر علما و محدثین الاحکام [illegible] اس پر شاہد ہے پھر تمہارا بے سروپا کہنا اور ادھر ادھر کی لکھ مارنے کی نسبت کرنی خود اپنی تکذیب کرنی ہے۔ اگر ایسا ہی ظن و گمان کا باب مفتوح ہو تو پھر یہ سب تحریر و مواجہات تمہاری کیا اس امکان سے باہر ہیں؟ شرم کرو بلاوجہ کسی کی نسبت کذب و افترا کی نسبت کرنا یہ بھی کذب و افترا ہے۔ میری تحریر کی نسبت اگر کسی نقل کا بھی کذب ہونا ثابت کرو تو مبلغ [illegible] آپکی نذر کرنے کو حاضر ہوں ورنہ ایسے افترا سے باز آؤ اور توبہ کرو۔ ہاں ہم تمہارے کذب ثابت کرنے کو طیار ہیں آپنے علامہ سمہودی کی طرف جو جواز بوسہ قبر کی نسبت کی ہے محض کذب ہے اور باوجود تنبیہ تم تحریر ثانی میں باز نہیں آئے اور نہ کوئی ثبوت دیا اسی طرح علامہ عز بن جماعہ کی طرف نسبت جواز بوسہ قبر کی کذب ہے کما مر ذکرہ اور تم جو یہ لکھتے ہو کہ مضمون نگار نے یہ سارے اقوال علما و عبارات کتب اسی کتاب سے نقل کئے ہیں) یہ تمہاری وسعت نظر پر کامل دلیل ہے جسکی صواعق آلہیہ مشہور و مشہور کتاب پر بھی نظر نہ ہو وہ بیچارہ وسعت نظر کی کیا لن ترانیاں کرتا ہے۔ باوجودیکہ میں نے بعض عبارات کی نسبت حوالہ مائۃ مسائل کا بھی دے دیا ہے۔ مگر دروغ گو را حافظہ نباشد صاحبزادہ کے خیال سے گذر گیا میں نے مضمون کو میں اغاثۃ اللہفان اور مدخل و مجالس الابرار و صراط المستقیم وغیرہ وغیرہ کتابوں سے نقل کیا ہے تمہاری صادق و کاذب ہونیکا عمدہ میزان یہ ہے کہ جتنی عبارتیں متعلق بوسہ میں منقول ہیں اگر صواعق آلہیہ سے سب کا منقول ہونا ثابت کر دو تو بازی تمہارے ہاتھ ہے ورنہ وعید لعنت اللہ علی الکاذبین کو صفحہ دل پر نقش کرکے اس کذب و افترا سے باز آؤ۔ اور صواعق آلہیہ کے نسبت تمہارا جو خیال خام و گمان فاسد ہے کہ وہ غیر معتبر ہے اور بہتیری جگہ محض غلط حوالہ دیا گیا ہے

قابل دید
بدور السافرہ
کا اردو
یہ کتاب امام العلامہ جلال
سیوطی کی تصنیف
قرآن کریم کے
کتاب پلصراط
میزان نشر اعمال
کو ثابت کیا ہے عقلی
کتاب الروح کا
یہ کتاب ایک مصری
دلچسپ اور قابل
اسمیں روح انسانی
تحقیق اور
جمع کیا گیا ہے جو
سے ہی حاصل ہوتا ہے
انوار قدسیہ
یہ کتاب امام المتقین
شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
فی زمانہ جبکہ مرشد
کا ملنا دشوار ہے
قلب کیواسطے اکسیر
کا اکسیر ہے۔ یہ کتاب
ہر مسلمان کے پاس
داغ دل
خواہشمند کو اس کتاب
ضروری ہے اسکی
کے وہ ضروری نسخے
بیوی کی خانہ آبادی
ہو سکتے ہیں۔ قیمت
علم الدین شاہ [illegible]

جنکا اُن کتابوں میں پتہ نہیں) سو یہ بھی تمہاری غلط گوئی ہے بلا ثبوت و بینہ قابل
تسلیم نہیں اگر تجھ سے جواں مرد و شمشیر بہادر ہو تو اسکو ثابت کرو یہانتک آپ
کے سارے دعاوی لاطائل مدلائل عاطل کے ساتھ ابحاث تھو جو ہباءً منثورا
ہوگئے فالحمد للہ علی اتمام الحجۃ علی اہل البدعۃ واحیاء السنۃ واماتۃ
الفتنۃ -

الراقم العاجز ابو عبداللہ مولا بخش خان بہاری عفا عنہ ربہ الباری مقیم جالندھر

کھگول کا جلسہ

مخدومنا مدظلہ - یہ مختصر سی تحریر آپ کے اخبار ہدایت آثار میں تھوڑی سی جگہ کی درخواست کرتی ہے - امید کہ منظور فرماوینگے -

کھگول کا سالانہ جلسہ مظہر الاسلام عنقریب منعقد ہونیوالا ہے کیا عجب کہ یہ جلسہ مارچ میں ہو -

گذارش ضروری یہ ہے کہ جلسہ نے بفضلہ تعالیٰ شانہ پانچویں سال میں قدم رکھا ہے لیکن میری دانست میں ہنوز اس جلسہ سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا سوائے اس کے کہ ہر سال علماء کرام کو تکلیف ہوتی رہی -

ہاں ایک بہت بڑا فائدہ یہ ضرور ہوا کہ آریہ جاشوں کی گیدڑ بھبکیاں ہوگا ہے ماہے ہو جایا کرتی تھیں وہ موقوف ہوگئیں - اب آئیے دن کی خلش جو دل میں لگی رہتی تھی باقی نہ رہی - اس سے گونہ اطمینان ہوگیا بس اور کچھ نہیں -

ہم جہانتک خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اگر ممبران جلسہ کی یہی حالت رہی (خدا نہ کرے) جیسی کہ آج کل ہے - تو آئندہ خدا ہی حافظ ہے - سخت افسوس تو اس بات پر ہے کہ چھوٹے تو چھوٹے بڑے سبحان اللہ کا مضمون ہو رہا ہے - ممبروں میں کسی کو بھی جماعت کی پابندی کا مطلق خیال نہیں - انہیں کوئی حضرات باستثناء جمعہ کسی وقت کی نماز مسجد میں باجماعت ادا نہیں کرتے - خانہ خدا ایک دم ویران رہتا ہے - شاید ہی مغرب کے وقت ممبروں کی دو تین صورتیں نظر آتی ہیں - عشاء اور صبح کا نام بھولے سے نہیں لیتے - ظہر و عصر کی جماعت گاہ گاہ ہے دو تین آدمیوں کی تعداد میں ہو جاتی ہے - البتہ اتوار کے دن گرچہ حاضری دینے لوگ آجاتے ہیں وہ بھی صرف مغرب کے وقت -

باوجود یکہ انہیں چند ایسے حضرات بھی ہیں جو کہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرسکتے ہیں اور چند ایسے جنکو تین وقت مغرب عشا صبح میں کوئی عذر نہیں - منجملہ اُن کے ایک وہ حضرت بھی ہیں جو مسجد کے بالکل متصل بلکہ مسجد کے گود میں رہتے ہیں اُن کی صورت تو کبھی کسی وقت مسجد میں دکھلائی نہیں دیتی - امام مسجد یہ بزرگوار بھی صرف ایک وقت مغرب کا مغرب تشریف لاتے ہیں اور وقتوں کی خیریت اُن سے بالمشافہ دریافت کر لیجیئگا - ساتھ ہی انہی لوگوں کے خادموں میں ہیں -

ناظرین اہلحدیث اس تحریر سے ہمارے ممبران جلسہ کو بے نمازی نہ خیال کرینگے بحمد للہ سب پابند صوم و صلوٰۃ ہیں - علاوہ اس کے اور دینی امور میں ماشاء اللہ بالکل چست خیال فرماویں کہ اس چار سال کے درمیان میں ان لوگوں نے ایسے معرکۃ الآرا کاموں کو اس مستعدی کے ساتھ کیا ہے کہ باید و شاید - اور پھر بھی بدستور مستعد ہیں اور ان شاء اللہ تا حین حیات مستعد رہینگے -

لیکن انہیں اگر شکایت ہے تو صرف پابندی جماعت کی وہ بھی انشاء اللہ دور ہی ہو جاتی ہے -

راقم یکے از خدام جلسہ کھگول ضلع پٹنہ

سوالات از شیعہ

حضرات شیعہ کا یا اُن کے مرشد اعلیٰ (ابن سبا) کا سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے عالی نسب اسد اللہ کی کونسا قصور کیا تھا کہ ان لوگوں نے اعدائے کے ہمخیال ہو کر آپ کو دنیا سے بھی زیادہ بے حیا بزدل اکینہ دیوث بنانے کی سعی کی حضرات شیعہ خود فرمادیں یا شیعوں کے داماد مسٹر باقر یا میاں شیخ علی یا میاں زرارہ یا میاں ابو بصیر کی زبان بکمال کر فرمائیں کیا یہ خیال میں آسکتا ہے کہ شیر خدا جنکی رگوں میں خون ہاشمی جوش زن ہو جنکی ایک ڈانٹ پر تمام فوج تھراتی ہو جس سے حضرت جبرئیل خائف ہوں جن کے ایک ضرب ذوالفقار کی ایسی جرأت ہو جسکو لکھنؤ کے شاعر مستند شیعہ نے یوں نغمہ سرائی کی ہو جسکا ایک ایک مصرعہ وحی آسمانی ہے پڑھنے کے وقت ایسی کی ایسی صدائیں بلند ہوتی ہیں کہ سننا مشکل ہوتا ہے ؎

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے ❊ رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے
رستم کا بدن زیر کفن کانپ رہا ہے ❊ ہر قصر سلاطین زمن کانپ رہا ہے
شمشیر بکف دیکھکے حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ہیں سمیٹے ہوئے پر کو

اور آگے چلکر فریق مقابل کی زبان سے ؎

اب جاؤ کہ بچنو کا کوئی طور نہیں ہے ❊ عباس ہے عباس ہے کوئی اور نہیں ہے

ایسے شخص کی محترمہ بی بی بنت رسول اللہ کو اُسی شیر خدا کے آگے ایک بزدلا منافق جو جنگ میں نہ ٹھیر سکتا ہو لات مار کر بے حرمت کرے (معاذ اللہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں) اور شیر خدا بزدلی اور بے حیائی سے تاکتا رہے۔

اسپر سوال یہ ہے کہ کیا اس سے بڑھکر دیوثی - بے حیائی - بے غیرتی ہو سکتی ہے کیا اس دیوثی کی کبھی نظیر مل سکتی ہے۔ کیا امام وقت کو آیت والحرمات قصاص یاد نہ رہی تھی؟

کیا کسی ذی فہم کسی ذی عقل کے خیال میں یہ بات آسکتی ہے کہ ایسا واقعہ ہوا ہوگا صحیح حدیث میں وارد ہوا من قتل دون عرضہ فہو شہید جو شخص اپنی آبرو بچانے میں مارا گیا وہ شہید ہے۔ شیر خدا کو اس موقع پر شہادت قبول کرنی تھی اور جان جاتی تو جان دینا لازم تھا لیکن اپنا نام قیامت تک کے لئے اول الدیوثین کی فہرست کے سرنامہ سے کٹانا تھا۔

سوال دوم

جو شخص اپنی محترمہ بی بی سیدہ بنت رسول اللہ کے ساتھ ایک بزدلے بددین منافق کو ایسی بے حرمتی کرتے دیکھے اور سکوت اختیار کرے اور قوت رکھتے ہوئے اپنی محترمہ بی بی کی حمایت نہ کرے اور ان کو ظلم سے نہ بچائے تو وہ شخص مخلوق خدا کی حمایت کیا کریگا - اور مخلوق خدا سے ظلم کیونکر دفع کریگا - پس ایسا شخص خلافت کے لائق کیونکر ہوگا - حالانکہ خلیفہ کا یہی فرض ہے۔

سوال سوم

جو شخص باقوت ہو اور خلیفہ بلا فصل خدا کا بنایا ہوا نسل رسول کے ہو اسکی محترمہ بیٹی غصب ہو جائے غصب کرنیوالا بزدلا بے دین منافق ہو اور خلیفہ صاحب قوت رکھتے ہوئے سکوت اختیار کریں اور آئندہ اماموں کے لئے اول فرج غصبناہ فرمانا پڑے فرماویں وہ خلافت کے لائق کیونکر کہے جا سکتے ہیں کیونکہ خلیفہ کا کام یہی ہے کہ خدا کی مخلوق میں انصاف کریں۔

سوال چہارم

کیا جو شخص باوجود قوت کے دفع ظلم نہ کرے وہ ظالم نہیں ہے حالانکہ وہ دفع ظلم پر مامور من اللہ ہو اور اس کی قوت رکھتا ہو۔

سوال پنجم

جو شخص خدا کا بنایا ہوا امام ہو نسل رسول کے اور اس کو حق پھیلانے کی قوت ہو اس کے پاس صحیح صحیح خدا کی کتاب ہو اور اس کی اشاعت کی قوت رکھتا ہو

ایسا شخص غلط دین شائع ہوتے دیکھے غلط قرآن شائع ہوتے دیکھے اور باوجود اس کے تقیہ اور سکوت سے کام لے وہ شخص منصب امامت کے لائق کیونکر ہوا کیونکہ امام کا کام تو یہی ہے کہ باوجود قوت کے حق پھیلانے میں اور ناحق کی اشاعت کے روکنے میں کوشش کرے اور تقیہ کی آرام طلبی سے احتراز کرے۔

اگر کسی کے خیال میں آئے کہ شیر خدا خدا کے حکم کے تابع تھے جب حکم ہوا کہ سکوت کرو تقیہ اور صبر کرو اُس وقت صبر و تقیہ اور سکوت سے کام لیا اور جب حکم ہوا کہ جنگ کرو - اُس وقت قوت و شجاعت حیدری سے کام لیا - اسی وجہ سے بی بی کی بے حرمتی کے وقت جو ایک بزدلے سے ہوئی سکوت کیا - بیٹی کے غصب کے وقت سکوت و صبر سے کام لیا غلط قرآن اور غلط دین شائع ہوتے دیکھکر تقیہ سے اور صبر سے کام لیا اور جب حکم ہوا امیر المؤمنین سے لڑ پڑے۔

تو جواب اس کا یہ ہے کہ کیا حضرات شیعہ کا خدا ایسا ہے کہ نسل رسول کے امام تو بنا دے اور امام وقت میں قوت خداداد اسقدر ہو کہ ساری دنیا میں اس کی نظیر نہ ہو باوجود قوت کے بے دینی پھیلتے دیکھے غلط کتاب شائع ہوتے دیکھے اور حکم دے صبر و تقیہ کا - بیٹی غصب ہو جائے - بی بی کی ایسی بے حرمتی ہو جائے جسکی نظیر دنیا میں نہ ہو اُسوقت بھی صبر و سکوت ہی کا حکم دیا اور جب تمام دنیا میں بے دینی شائع ہو جائے غلط قرآن شائع ہو جائے اور اسقدر بے حرمتی ہو لیوے تو اُس وقت کہے امام صاحب اُٹھو اب خونریزی کرو سبحان اللہ شاید شیعوں کے خدا کو بدا ہوا ہوگا اُس کو کیا معلوم کہ آئندہ کیا ہوگا۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر کی شان میں ایسے ایسے قصے ان کے غاصب ظالم بے دین بنانے کے لئے اگلے شیعوں کا تصنیف کرنا عجیب لطف دیتا ہے۔ ان اگلے جیتے بزرگوں کو کیا معلوم تھا کہ ان بیچارے [illegible] والوں پر کیا مشکل پڑیگی جنہوں نے متعدد پرچے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث کی دل آزاری کے لئے نکال رکھے ہیں اور بجائے اتحاد اختلاف بجائے اصلاح افساد پھیلاتے ہیں۔

واضح ہو کہ اصلاح نمبر ۱۹ جلد ۱ میں میاں اڈیٹر صاحب رسالہ نے لکھا ہے کہ ہمکو بڑا فخر ہے کہ حضرت محسن کا سقط ہوا اور حضرت [illegible] کے گلے میں رسی ڈالی گئی میاں اڈیٹر صاحب مجھے فخر نہیں ہے - آپکی عقل پر رونا آتا ہے بریں عقل و دانش بباید گریست - اسی عقل پر آپ اہلحدیث کو بے عقل کہتے ہیں؟

ناظرین! اشعار مرقومہ بالا اور شیر خدا کی شجاعت و قوت و اُس واقعہ

اہلحدیث کا مذہب - جماعت موحدین کے عقائد قیمت ۳ / پتہ - مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

دونوں کا اندازہ کریں اور حضرات شیعہ کی عقل کی داد دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تعزیہ پرستی صریح بت پرستی نے [illegible] الشیطان من المس بنا دیا ہے ایران میں رہ کر تو آتش پرستی کی وہاں سے نکلے تو تعزیہ پرستی کی۔

اور میاں ایڈیٹر صلاح اسی نمبر میں لکھتے ہیں کہ خدا اور رسول کے ساتھ اس سے بڑھکر کیا گیا ہے خدا کو چھوڑ لوگوں نے بت پرستی کی اور خدا کچھ نہ کرسکا۔

ناظرین حضرات شیعہ کی عقل کا موازنہ کریں مطلب آپکا یہ ہے کہ حضرت علی بھی خدا تھے حضرت علی کے سکوت کو خدا کے سکوت پر قیاس کرنا چاہتے ہیں افسوس یہ ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ لوگ مسلوب العقل ہو گئے ہیں شیعہ تم اور میاں ایڈیٹر صاحب قرآن پر عقیدہ رکھکر قوم ثمود۔ قوم عاد۔ قوم نوح۔ قوم لوط جسکی بھائی بندی آپکو ہے۔ قوم فرعون۔ قوم تبع کے غارت ہونیکا حال پڑھو اور یہ آیت پڑھو [illegible] اللہ [illegible] اشرکوا۔ اور آیت بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر کو ملاحظہ کیجئے اور آیت کریمہ وکم اھلکنا من القرون من بعد نوح وکفی بربک بذنوب عبادہ خبیرا بصیرا کو پڑھئے ان آیتوں میں اسکا ثبوت جا بجا ہے کہ اللہ تعالی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی دیتا ہے اصل سزا و جزا کی جگہ آخرت ہے۔ ان سب پیغمبروں کی تکذیب یا ان پر ظلم ہوا۔ انکی سزا دنیا میں دی گئی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں مبارکہ [illegible] ہوئے یا دیگر بے حرمتی کی سزا خدا نے دیدی کوئی کافر ملک عرب میں نہ رہ سکا سب تباہ و برباد کر دیئے گئے ان شانئک ھو الابتر۔ آپکی تعزیہ پرستی و بے حرمتی اہل بیت کی جزا و سزا بھی آخرت ہے۔ (باقی آئندہ)

عبدالسلام مبارکپوری از صادقپور پٹنہ

مبارکہ بیگم اور نواب

بدر اور الحکم جواب دیں

اہلحدیث اور مرقع قادیانی کے مواخذات سے تنگ زبردست ہیں اور مرزائی عمارت کو منہدم مسمار اور تہ و بالا کر رہے ہیں واقعی

۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء کے قیامت خیز زلزلہ سے بڑھکر ہیں جسقدر مرزائی پارٹی کو اپنے مہدی اور کرشن۔ ابن اللہ اور بابو الہی علیحضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ناز ہوا کرتا ہے۔ اہلحدیث اور مرقع اسی قدر اسانی سے ان سب کے پرخچے اڑ رہے ڈالتے ہیں۔ اور انکی تہ تک پہونچکر ان دجاجلہ کے شرمناک اور کذب مجسم کا نا محدود کی قلعی کھولکر پبلک کی روشنی میں لے آتے ہیں جس سے کرشن پنتھیوں کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ناظرین کئی بار دیکھ چکے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم علیگڈھی والے مرزائی مباہلہ کے متعلق مرزا جی کے جھوٹے۔ کاذب بلکہ اکذب الناس ہونے کا بین ثبوت دیا جا چکا ہے۔ ایسا ہی ڈاکٹر ڈوئی امریکن کے معاملہ کے متعلق سب کی سب تحریریں چھانٹ کر مرزا جی کا جھوٹ اظہر من الشمس کیا گیا ہے۔ لیکھرام کے بارہ میں کرشن قادیانی کا صریح کذب دکھلایا گیا۔ اور اس کے نافرمان مرید الحکم کی فریبانہ چالاکی جو اس نے جور و ستم کے ساتھ ڈالے کا لفظ اضافہ کرنے کی تشت از بام کیگئی۔ ان مواخذات سے تنگ آکر اب مرزائی اخباروں نے اعلیحضرت کرشن کی مقتدر پیشگوئیوں کو بلا حوالہ درج کرنا شروع کر دیا ہے۔ گویا ہمارے مواخذات سے بچاؤ کے لئے یہ روبہانہ چال نکالی ہے۔ مثال کے طور پر تازہ واقعہ سُننے کہ ۲۰ فروری کو مرزا صاحب کی دختر نیک اختر مبارکہ بیگم کا نکاح محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا ۲۷ فروری کا بدر اس کے متعلق ایک پیشگوئی بلا حوالہ یوں بیان کرتا ہے کہتا ہے:۔

"مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔ اُن میں سے صرف ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارہ میں اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی اور نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی مرحومہ وسالم ان کے گھر میں آباد تھی اور وہ الہام یہ ہے۔ نواب۔ مبارکہ بیگم۔ یہ الہام دو الگ الگ فقروں میں ایک نواب دوسرا فقرہ مبارکہ بیگم۔ اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل رکھکر پیشگوئی کیگئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی"

(بدر ۲۷ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ کالم ۱)

پہلے تو ایڈیٹر بدر کا صریح جھوٹ دیکھو کہ مبارکہ بیگم کیواسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے "دیکھو یہ بات تسلیم کے قابل ہے؟ کہ الہام تو مرزا جی کو ہوں اور وہ بھی بہت سے مگر مرزائی اخباروں میں درج نہ ہوں تو وہ اخبار کاہے کیلئے رکھی ہیں؟ اور وہ اخبار ایسے فضول اور بے معنی ہیں انہوں آپ کو کرشن کی جوتیوں کا غلام بتلاکر سمجھتے ہیں کس مرض کی دوا ہیں کہ حضرت اقدس کی قادیان میں جوتیاں کھا [illegible] بیٹھے ہیں جائیں ایسے اخباروں اور اخبار والوں پر یہ بات کسی طرح تسلیم نہیں کیجا سکتی۔

ف۔ نافرمان مرید اس سے کرکے بعض معتقد کرشن جی کی حکم عدولی بھی کر دیا کرتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ بتلا گیا اور باوجود مرزا کی [illegible] دفعہ فہمائش و حکم کے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا خط مرزا جی کے نام لکھ کے آیا۔ جس کے باعث مرزا جی نہایت ناراض ہوئے یہ مفصل واقعہ مولوی سرور شاہ مرزائی سے دریافت ہو سکتا ہے (اہلحدیث)

(۱) یہ الفاظ مرزا جی کے الہام ہیں انت منی بمنزلۃ اولادی۔ انت منی وانا منک۔ انت من مائنا وغیرہ جو نکلتے ہیں یعنی ہم نے زبردستی تمہیں بیٹا بنا لیا بلکہ وہ خود ان القاب کو اپنے ادبیات میں [illegible]

ahmadimuslim.de

کے گدھی جب بوجہ ذم اٹھائیں گے تو چارہ کہاں سے کھائیں گے ؟ جنبد اور ریچھ قلندر کی ڈگڈگی پر نہ ناچیں گے تو انکی بھلا خیر کہاں ؟

اور سنئے ! کہتے ہیں کہ "صرف ایک الہام ۱۹۰۱ء میں الحکم میں شائع ہوا تھا" یہ بھی صریح کذب معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی الہام ہے اور وہ الحکم میں شائع بھی ہو چکا ہے جیسا کہ تم نے اس کے الفاظ نقل کئے ہیں کہ "مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی" تو کیوں اس الحکم کا پورا حوالہ صفحہ معہ تاریخ وماہ کے نہیں بتایا ؟ اسی سے تمہاری کذب ۔ فریب اور چالاکی کا پتہ لگتا ہے۔

ہم وثوق سے کہتے ہیں اور ہمارا یہ دعوے اصول صحیح تجربہ کی بنا پر ضرور صحیح ہوگا جو عموماً مرزا جی اور مرزائی اخبار کے بات بات پر جھوٹ بولنے سے ہمیں حاصل ہو چکا ہے کہ ضرور ہی یہ الہام جھوٹا شائع کیا گیا ہے۔ اگر بدر اپنے دعوے میں سچا ہے تو الحکم ۱۹۰۱ء کے مندرجہ بالا الہام والے پرچہ کا پورا پتہ بتلاوے اور اگر اسے نہ مل سکے تو اڈیٹر الحکم کو بھی اس دینی کام میں اپنے ساتھ ملالے ۔ اور دونوں ملکر پورا حوالہ بتلادیں۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ ۔ (نائب اڈیٹر)

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ وصول ہوا

جناب قاضی محمد علی صاحب موضع مان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور (سائل) ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر

جناب قاضی معین الدین صاحب خطیب پوہ باکم ضلع اکولہ ملک برار (سائل) ۸ر

بقایا سابقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵ر ۱۴

میزان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵ر

ایک اخبار بنام قاضی محمد علی صاحب (سائل) جاری کیا گیا باقی ۷ر

دس روپے انعام

علاوہ سفر خرچ کے جو میرے لڑکے مسمی صادق علی کو جو پانچ یوم سے مفقود الخبر ہے میرے پاس لاوے دیا جاویگا۔

حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر قریباً ۱۲ سال ۔ رنگ گورا ۔ جسم لاغر ۔ سر میں بوجہ چوٹ ایک چھوٹا سا گڑھا ۔ اردو مڈل تک تعلیم یافتہ ہے۔

علی بخش مدرس میونسپل بورڈ سکول ڈاب بستی رام امرتسر

مسلمان

ہمارا اہلحدیث میں اگرچہ ہر ایک مذہب کے متعلق مضامین لکھے جاتے ہیں تاہم بوجہ عدم گنجائش مخالفین اسلام (آریہ اور عیسائی وغیرہ) کی تحریرات کا کافی جواب نہیں دیا جا سکتا ۔ اس لئے ایک الگ رسالہ اس مضمون کا نکالا جائیگا جو خالص اسلام کی روشنی دکھلائیگا جس میں اسلامی فرقوں کے تنازعات نہ ہونگے ۔ بلکہ صرف مخالفین اسلام کی معقول و مدلل تردید ہوا کریگی۔ یہ رسالہ دفتر اہلحدیث سے ماہوار شائع ہوا کریگا ۔ اس کا نام مسلمان رکھا گیا ہے۔ سر دست قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ایک عمر ممالک غیر ہند سے عیہ ۔ **ابوالوفاء**

مسلمان کے متعلق ہمارا ارادہ ہے کہ جہانتک ہو سکے بہت جلد جاری کیا جائے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ باوجودیکہ یہ نوٹس چھپتے ہوئے کئی ہفتے ہو گئے ہیں تاہم ابھی تک اس قدر خریداروں کی درخواستیں وصول نہیں ہوئیں جو مسلمان کے اجرا کیلئے کافی ہوں ۔ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ اہلحدیث کے خریداروں میں ایسے بہت کم لوگ ہیں جن کو مخالفین اسلام سے پالا پڑتا ہو۔ یا ان کی تحریرات جو اسلام اور اہل اسلام کیلئے زہر ہلاہل سے کسی طرح کم نہیں ۔ دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہو ۔ جن مسلمانوں کو عیسائیوں کی تجلی اور آریوں کا اندر اور آریہ مسافر دیکھنے کا موقع ملا ہوگا وہ ان کے برے اثر سے بخوبی واقف ہونگے ۔ اور اس بات کی ضرورت واقعی طور پر محسوس کرینگے کہ اسلام کی طرف سے بھی ایسے مجاہد اور رفاہ نیکی اسلام رسالے جاری ہونے نہایت ضروری ہیں جو ایسی زہریلی اور سم قاتل تحریروں کے مقابلے میں تریاق کا کام دے سکیں چنانچہ مسلمان کے اجراء کی خبر چھپتے ہی کئی ایک اصحاب نے جو اسکی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں بڑی خوشی اور کشادہ پیشانی سے اسکو لبیک کہا ۔ اگر اسی قدر اس کے قدردان اور پیدا ہو جائیں تو یقین ہے کہ مسلمان فی الفور جاری کر دیا جائیگا ۔ ادہر سے کوئی دیر نہیں ارادہ مستقل ہو چکا ہے ۔ قدردانوں کی تعداد کم از کم اتنی ہونی چاہئے کہ رسالہ اپنا خرچ آپ نکال سکے ۔ تا عدم ملی بکری ایسا نہ ہو کہ بعد میں ایسے وسیع میدان میں قلم رکنے کی مزاحمت کے باعث منزل مقصود سے پیچھے رہ کر راستے ہی میں ڈیرہ ڈالنے پڑیں ۔ اسلئے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں تاکہ جلد از جلد مسلمان شائع ہو جائے ۔ المشتہر ثناء اللہ مینجر

الاعتذار

چونکہ مولانا ابوالوفاء صاحب و مولوی نور محمد صاحب جالندھری بغرض مباحثہ کے بمقام زیرہ ضلع فیروز پور تشریف لے گئے ہوئے ہیں لہذا فتوے نہیں لکھے گئے ۔ (خاکسار نائب اڈیٹر)

الہامات مرزا ۔ قادیانی مشن کی بڑی بھاری پونجی کی تردید قیمت ۵ر ۔ پتہ ۔ اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

نواب صاحب بہاولپور مرحوم کی والدہ محترمہ نے دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔ ہم ندوہ کو اس کامیابی پر مبارکباد و بشیر باد بھیجتے ہیں۔

حضور وائسرائے ۱۶ مارچ کو موٹر کار پر بیٹھ کر بارکپور کو تشریف لیجا رہے تھے کہ راستہ میں ایک گاؤں سے اون پر پتھر پھینکے گئے۔ واپسی پر بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک [illegible] ہے۔ [illegible] تحقیقات [illegible] ہے۔

[illegible] ۱۸۸۸۱۹ تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں پانچ لاکھ کے قریب صرف صوبجات متحدہ میں ہیں۔

جسٹس ڈرائیور علی [illegible] سے گذشتہ اکتوبر میں لاہور کے متصل کوٹ لکھپت کے اسٹیشن پر حادثہ ہوا تھا اسکو عدالت سے [illegible] قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

[illegible] کام کریں۔ ۲۰ ہزار مکہ معظمہ کی طرف اور ۲ ہزار رابغ کی جانب۔ اون کی مدد کو ۱۸۰۰ ترکی سپاہی آرہے ہیں۔

جنوری کے دوسرے ہفتہ میں ایک جہاز نیپرا اندے اور دو سرا [illegible] سے بھی [illegible] ساتھ لدا ہوا رابغ اور جدہ کو روانہ ہوا۔ اور ۱۰ جنوری کو ۲ جہاز [illegible] کی فوجوں سے لدے ہوئے رابغ اور جدہ کی جانب ملک یمن سے آرہے تھے۔ بحکم سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ یکم فروری تک ۵۰ ہزار ترکی سپاہی جدہ میں۔ ۲۰ ہزار مکہ مکرمہ میں۔ ۱۰ ہزار رابغ میں۔ ۳۰ ہزار شرفا میں اور ۱۰ ہزار مدینہ منورہ میں سٹی کا کام کرنے کو موجود ہونگے۔ مدینہ منورہ کے اولو العزم شہریوں میں سے ۸ ہزار پہلوان اس مبارک جہاد میں حصہ لینگے۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء تک یہ پاک ریلوے ختم ہو جائیگی۔

بمبئی کے جس حاتم وقت سیٹھ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں اپنے خرچ سے جدہ سے لیکر مکہ معظمہ تک ریلوے بناؤنگا اب اس نیک مسلمان نے سفیر عثمانیہ سے بمبئی میں ملاقات کی ہے۔ خداوند کریم سب مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ اس ثواب کے کام میں حصہ لیں۔

روسی جنرل سٹوسل کی سزائے موت دس سال قید میں تبدیل کی گئی۔

بلوچستان کے مقام شرینغ میں ۲۱ مارچ کی رات کو ۹ بجے سے صبح کے پانچ بجے تک زلزلہ کے ۱۳ جھٹکے محسوس ہوئے۔ بازار میں کئی مکان گر گئے۔ ریلوے سٹیشن کے مکانات کو صدمہ پہونچا۔ اس زلزلہ کا صدمہ مقامات درگی اور خوست میں بھی محسوس ہوا۔

کنا ڈا کے شہر وانکوور میں ۱۵ ہندو گرفتار کر لئے گئے۔ کناڈا انگریزی علاقہ میں ہے مگر وہ بھی ہندوستانیوں کی کثرت درآمد سے ٹرانسوال کی طرح نالاں ہے۔ ہندوستانیوں کو اب ایشیائی ملکوں میں قسمت آزمائی کرنی چاہئے۔

قیصر [illegible] کا خرچ ۳۰ لاکھ روپیہ سے زائد ہو گا۔

مسٹر جان ڈی راک فیلر جس کی بے شمار دولت کا اندازہ دس کروڑ پونڈ یعنی ایک [illegible] آخر اوس نے اپنی حیرت انگیز قابلیت اور محنت سے اس قدر دولت کمائی کہ بلحاظ تمول روئے زمین کا کوئی بادشاہ اوس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس نے یہ تمام دولت و ثروت تجارت کی بدولت پیدا کی۔

پشاور میں ۱۶ مارچ کو [illegible] بجے شام کے ۱۵ آفریدیوں نے [illegible] ہندوستانیوں اور سامہو کاروں کی دکانات لوٹنا شروع کر دیں [illegible] جس نے ساٹھ نوجوان آفریدیوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ اس کشمکش میں ایک آفریدی کا گولی لگنے سے مارا گیا۔ ان آفریدیوں میں سے [illegible] کی شرائط معلوم کرنے صاحبزادہ عبد القیوم خان بہادر اسسٹنٹ پولیٹکل آفیسر درہ خیبر کے مکان پر گئے تھے۔ اونہوں نے کل آٹھ ہزار روپئے لوٹے۔

متھرا [illegible] ریلوے سے پر ہر تپور میں ایک عورت اور اوس کے دو بچوں نے ہو کر [illegible] جان دیدی۔

کلکتہ کے عیسائی سکولوں اور کالجوں کے افسر [illegible] کرتے ہیں [illegible] غیر معمولی طور پر اضافہ کر دیا ہے۔

لالہ پنڈی داس کے [illegible] لالہ [illegible] ۔ ۱۰ مارچ کو اپنے تئیں خود بخود [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی کورٹ میں حاضر کر دیا۔

۱۹ مارچ کی شام کو [illegible] ایک کوٹھی اور [illegible] پڑا سنا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار روپیہ کا نقصان [illegible] پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

صاحب وزیر ہند نے سرکاری سال ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء کے اندر تعمیر ریلوے کے [illegible] روپیہ منظور کیا ہے۔

۸۰ منٹ کو تقسیری ہے

ahmadmuslim.de

موميائی

مقوّی — کے مفصل اوصاف تو کتب ہو…

دماغ — کمزوری بدن وسینہ کے مرض

ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل فرمایا

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۹ء صفحہ

قیمت … اوصاف صرف … آدہ پاؤ … محصولڈاک

بستی سٹ

بچوں کی خطرناک بیماریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے — ان کا رفقہ احباب منگوا کر استعمال کریں

حبوب قبض کشا

ایک گولی کھا لینے سے قبض دور … قیمت فی شیشی … گولیاں … محصول

المشتہر مینیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ … امرتسر

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی ونقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جن سے پانچ جلدیں سردست طیار ہیں اور چھٹی زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ وبقرہ قیمت ۱۲
جلد دوم " آل عمران ونساء " ۱۲
" سوم " مائدہ انعام اعراف " ۱۲
" چہارم " نحل ۱۴ پارہ تک " ۱۲
" پنجم " فرقان تک " ۱۲

پانچوں جلدیں یکبار ایک ساتھ خریدنے پر علاوہ محصولڈاک کے مبلغ للعہ

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودہ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں قیمت ۴

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸

ترک اسلام

مہاشہ دہرم پال نو آریہ کے لیکچر ترک اسلام کا معقول ومفصل جواب قیمت ۶

تخلیب الاسلام مکمل چہار جلد

بجواب تہذیب الاسلام دہرم پال نو آریہ۔ نہایت مدلل ودلچسپ ہے۔
جلد اول قیمت ۵ — جلد دوم قیمت ۵
" سوم " ۵ — " چہارم " ۵
چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے علاوہ محصول ۱ع

مباحثہ دیوریا

دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور ومعروف جو ابین آریہ سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا۔ مسلمانوں نے اس مباحثہ میں آریوں کے چھکے چھڑا دیے تھے۔ قیمت ۲

مناظرہ نگینہ

یہ مناظرہ ۱۰ جون ۱۹۰۹ء کو بمقام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں اور آریوں میں ہوا تھا۔ اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو آریہ مشرف باسلام ہوگئے۔ قیمت ۶

مرقع دیانندی

اس کتاب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی دیانند کا قول کچھ اور تھا اور فعل کچھ اور۔ قیمت ۳

المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352)

اخبار اہلحدیث

امرتسر

جلد ۵   نمبر ۲۱

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ .. عـہ

والیان ریاست سے " .. ـــــ

رؤسا و جاگیرداران سے " .. للعہ

عام خریداروں سے " .. ۱۲ر

" " ششماہی .. ۱۲ر

ممالک غیر سے سالانہ .. ۵ شلنگ

" " ششماہی .. ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وصول نہیں ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند درج اخبار ہونگے ورنہ واپس نہیں کئے جائینگے +

امرتسر مورخہ ۲۳ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

مذاکرہ علمیہ

امامت اور اقتداء

کے مسئلہ کے متعلق جو اہلحدیث مورخہ ۱۳ مارچ میں مفصل لکھکر علماء کرام سے استفتاء کیا تھا۔ اس سے غرض باتباع سلف صالحین مسئلہ کی تحقیق کرنا منظور تھا۔ چنانچہ بحمد اللہ جن جن علماء نے اس دینی کام کی طرف توجہ فرمائی ہے انکی آراء بشکریہ کے درج ذیل ہیں۔ اکثر تو اُن میں موافق اور خاکسار کی تحقیق کی مؤید ہیں۔ بعض مخالف بھی ہیں جو بغرض تحقیق و اظہار حق سب درج ہونگی۔ جن حضرات نے آج تک توجہ نہیں فرمائی اُن کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنی اپنی رائے سے بہت جلد اطلاع بخشیں تاکہ باقاعدہ مسئلہ کی تحقیق ہو سکے۔ سلسلہ آراء درج ذیل ہے:-

جناب اُستاد مکرم مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی

تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کا مسئلہ ملاحظہ کیا۔ اگرچہ میرا یہ مشرب نہیں لیکن ماخذ آپکا اور وجہ استدلال مجھکو بہت پسند ہے اور منصف ہے بہت سے اہل علم کا یہی مذہب ہے"

جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ تحریر

فرماتے ہیں:-

یہ مسئلہ امامت و اقتداء میں ترتیب سے نہیں منقول ہے میرا یہی خیال ہے کہ ہر ایک نیک کام جس میں شرکت و معاونت ممکن ہو اُس میں شرکت و معاونت جائز ہے۔ امام کوئی بھی ہو نماز بھی ایک ایسا ہی نیک کام ہے تو اس میں بھی شرکت و معاونت جائز ہے امام کوئی بھی ہو اس کے دلائل یہ ہیں۔ پہلی دلیل آیہ کریمہ تعاونوا علی البر والتقوی ہے۔ اور دلیل دوم حدیث شریف یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان اخطاؤا فلکم وعلیھم۔ دلیل سوم حدیث شریف صلوا خلف کل بر و فاجر ہے اور اس کے مؤیدات ہیں۔ جیسے خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قول الصلوۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معھم اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول صل وعلیہ بدعتہ ہے۔ اور میرا یہی خیال ہے کہ جہاں کسی کو امام کے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا ہو وہاں کسی ایسے شخص کو حسب تفصیل مندرجہ حدیث شریف منتخب کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مولانا ابو ذر محمد غضنفر صاحب مولوی فاضل مقیم

گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت بھیجا جائیگا۔ بعد ازاں بعد ۲ ہفتہ فی پرچہ قیمت لی جائیگی خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریدار کا نمبر ضرور لکھنا چاہئے

ahmadimuslim.de

لکھتے ہیں:-

"جناب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس ہفتہ کے اخبار اہلحدیث میں جو اہل بدعت کی اقتدا جائز لکھی ہے یہ درست ہے۔ واللہ اعلم"

جناب شمس العلماء مولانا محمد یوسف صاحب صادقپوری

از کلکتہ تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا خط مع اخبار اہلحدیث مورخہ ۸ صفر سنہ رواں پہونچا۔ امامت اور اقتدا کی بحث سے جو مضمون آپ نے لکھا ہے اس کو از اول تا آخر دیکھا گیا اس مسئلے میں جو کچھ آپ کی رائے ہے۔ اس سے میں پورا پورا متفق ہوں۔ اور ہر ایک امام کے پیچھے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو یا کیسے ہی اعمال رکھتا ہو نماز پڑھنا جائز سمجھتا ہوں۔ والسلام"

جناب مولانا عبد التواب صاحب امام اہلحدیث موتی مسجد علیگڈھ

لکھتے ہیں:-

"یہ مسئلہ امامت و اقتدا کے بارہ میں جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے وہ نہایت صحیح اور مدلل ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ امامت اور اقتدا میں رابطہ ہے تو ارکان کا ہے نہ قبولیت کا۔ مقتدی اپنا سجدہ اپنا رکوع اپنا قیام سب کچھ بجا لاتا ہے پھر کیا وجہ کہ مقتدی کی نماز قبول نہ ہو۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے قبول نہ ہو تو پڑا ہو۔ ہمیں اس سے کیا بحث؟ باقی دلائل آپ نے خود عمدہ تحریر کئے ہیں جزاکم اللہ۔ بعض بادی الرائے علماء سے اس مسئلہ میں اتفاق گفتگو کا ہوا ہے مگر کوئی جواب معقول انکی طرف سے نہیں ملا۔ جو خیال کہ میں نے ظاہر کیا ہے یہی خیالات میرے استاد مولانا مولوی عبید اللہ صاحب نے بھی لکھے ہیں۔ آپ کی رائے بہت صحیح ہے۔ خداوند کریم آپکی عمر میں برکت کرے۔ آمین"

اطلاع عام باوجودیکہ عام اور خاص طور سے علماء کرام کی خدمت میں گذارش کی گئی تھی کہ مخالف موافق رائے سے اطلاع بخشیں بہتوں کو اخبار کے ساتھ کارڈ بھی بھیجے گئے۔ تاہم بہت سے تو خاموش ہیں اور بعض وعدہ نبھا دینے کا مانگتے ہیں پس حضرات ساکتین عامہ مسلمین کے حق میں اپنے سکوت کا ضرر محسوس کریں اور حضرات طالبین وعدہ یاد کریں کہ ہر قسم کی تحریریں اس مسئلہ کے متعلق درج کیجاوینگی کیونکہ یہ مسئلہ بہت ضروری قابل تصفیہ ہے مگر دلائل قرآن و حدیث و ائمہ مجتہدین کے اقوال کی تائید سے ہوں (باقی آئندہ)

آریوں سے مباحثہ کی خط و کتابت

اور

مسافر آگرہ کی کرکری

تھے گھڑی سو شیخ جی شیخی بگھارتے ◆ وہ ساری انکی شیخی جھڑ گئی گھڑی کے بعد

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست مسافر آگرہ کو جانتے ہونگے کہ کس طرح کے بھلے مانس ہیں۔ ایک کمال تو انہیں خوب ہے کہ گالیاں بڑی مزیدار دیتے ہیں ایسی کہ مشہور پیشہ وروں کو بھی ماند کر دیتے ہیں۔ خیریت سے اہلحدیث کے حال پر تو انکو خاص نظر عنایت ہے کیوں نہ ہو۔ اہلحدیث ہی تو انکے گھر کا بھیدی ہے۔ خیر اس قصے کا تو یہاں ذکر نہیں مطلب کی بات یہ ہے کہ آپ الجھتے الجھتے یہاں تک پہونچے کہ خاکسار سے تقریری مباحثہ کے لئے طیار ہوئے اور شیخی میں آکر اخبار مسافر ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں لکھ مارا کہ ہم آج ہی سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو تحریر کرتے ہیں کہ مناسب و معقول پیرایہ میں طے کر لیویں۔" جب آپکی اس تحریر کو مدت گذر گئی اور امرتسر کی سماج نے آپکی اس تحریر پر توجہ نہ کی تو اہلحدیث مورخہ ۲۰ دسمبر میں ایک مضمون لکھا گیا جسمیں "مسافر آگرہ کی کرکری" کے عنوان سے یہ ذکر کیا گیا تھا کہ پنڈت بھوجدت جی اڈیٹر مسافر آگرہ کی سخت ہتک ہوئی کہ انکی درخواست کی نسبت آریہ سماج امرتسر نے "باشد خموشی" پر عمل کیا۔ پس مسافر کو جوش آیا اور اس نے پھر جلدی سے سکرٹری آریہ سماج امرتسر کو خط لکھا چنانچہ سکرٹری نے جبراً و قہراً خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا جو درج ذیل ہے۔ ناظرین اس سلسلہ کو بغور پڑھیں اور نتیجہ پر پہونچیں کہ پنڈت جی کی وقعت سماج میں کیا ہے۔ اس تحریری سلسلہ کے علاوہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا زبانی بیان یہ ہے کہ ہم تو پنڈت جی کا اخبار بھی نہیں پڑھا کرتے یونہی بند کا بند پڑا رہتا ہے سخت کلامی کے سوا اس میں ہوتا ہی کیا ہے۔ اسی اثناء میں میرے دوست ماسٹر آتمارام جی امرتسری بازار میں مجھ سے ملے تو میں نے کہا پنڈت بھوجدت جی آتے ہیں ماسٹر جی نے کہا آپکو مبارک ہو۔ میں نے کہا مہمان اور دوست تو آپکے اور مبارک ہمکو؟ ماسٹر جی نے کہا ہم سخت گوؤں کے دوست نہیں۔ چنانچہ وہی ہوا کہ پنڈت جی کو امرتسر کی سماج نے ایسا عزت سے دھتکارا کہ کسی استاد کا شعر آپ ہی کے لئے موزوں ہے کہ پنڈت جی آریہ سماج کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن ◆ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

ارمغان ... خاتمۃ الخلاف ... ضرورت نہیں۔ قیمت ۴ر
منیجر اہلحدیث سے طلب کرو

خیر بہرحال ناظرین ہمارے بیان پر اعتبار نہ کریں بلکہ اصل خط و کتابت ملاحظہ کریں جو ذیل میں بعینہ درج کی جاتی ہے۔

پہلا خط

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحب آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۵ اکتوبر و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء منگوا لیں اور مباحثہ کے نیم (قانون) طے کرکے مجھے مطلع کریں اس لئے آپ ہر دو مذکورہ بالا پرچہ جات بدست حامل ہذا ارسال فرما دیں اور شرائط مباحثہ سے اطلاع دیں۔

ماجھیال (سکرٹری آریہ سماج امرتسر) از امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء

جواب نمبر ۱

لالہ ماجھیال جی سکرٹری آریہ سماج امرتسر۔ تسلیم۔ آپکا خط مورخہ ۱۵ جنوری پہونچا۔ آپ کی تحریر کے بموجب پرچہ جات ارسال ہیں گو یہ پرچے بھیجنے پنڈت بھوجدت جی کا کام تھا لیکن اخلاقی طور پر میں ہی نے ان کے اس فرض کو ادا کر دیا۔

(۲) آریہ سماج سے آج ہمارا کوئی نیا مباحثہ نہیں ہونے لگا کہ شرائط میں خدانخواستہ کوئی نزاع ہو۔ تاہم چونکہ پنڈت جی کی وکالت میں آپنے یہ بات پیش کی ہے اسلئے میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے دو ممبر تجویز کر دیں اور دو ہی ادہر سے ہونگے وہ ایک جگہ بیٹھکر جو تصفیہ شرائط کا کر دیں منظور ہوگا۔ اور جس میں اختلاف رہیگا وہ میں اور پنڈت جی خود فیصلہ کر لینگے کیونکہ ممکن ہے ادہر ادہر سے تحریرات آنے جانے میں بہت سا وقت ضائع ہو اور نتیجہ مفید نہ نکلے امید ہے کہ آپکی معقول پسند طبیعت اس تجویز کو پسندیدگی سے دیکھیگی اجلاس کے لئے اگر آپ منظور کرینگے تو دفتر اہلحدیث بھی حاضر ہے اور نہیں تو آپکے مکان سے بھی انکار نہیں۔

ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء

از امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء

دوسرا خط

جناب مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب نمستے۔ آپ کا خط مورخہ $\frac{1}{18}$ ۱۵ کا آیا ہے دو عدد پرچہ اہلحدیث ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء و ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء وصول ہوئے۔

(۲) آپنے تحریر کیا ہے کہ فریقین کی طرف سے دو دو آدمی شرائط مباحثہ طے کریں مجھے یہ شرط منظور ہے۔ اس لئے میں نے پنڈت بھوجدت صاحب کو آگرہ میں لکھ دیا ہے کہ آپ میرے پاس یہ لکھکر بھیجدیں کہ اس مباحثہ کے متعلق جو شرائط ہم طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے ہونگے لہذا آپ بھی اس امر کو منظور کریں کہ آپ کی پارٹی ندہی (ممبر) جو شرائط اس مباحثہ کے متعلق طے کرینگے وہ آپکو منظور کرنے پڑینگے۔

(۳) تاوقتیکہ جملہ امور متعلق مباحثہ طے نہ ہو لیویں پنڈت بھوجدت صاحب کو امرتسر میں نہیں بلوایا جائیگا کیونکہ میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے کہ وہ امور جنکا فیصلہ کمیشن نہیں کرینگے۔ آپ اور پنڈت صاحب وقت مباحثہ میں یا ایک روز پیشتر کریں ممکن ہے کہ وہ امر اسوقت طے نہ ہو ویں اور مباحثہ نہ ہو۔ اور پنڈت صاحب کو آنے جانے کی تکلیف ہو اور آپ کو بھی اس لئے نہایت ضروری ہے کہ تمام امور متعلقہ مباحثہ پیشتر طے ہو جانے چاہئیں

آپکے جواب کا منتظر ماجھیال

امرتسر دفتر اہلحدیث $\frac{1}{8}$ ۱۸

جواب نمبر ۲

جناب لالہ صاحب تسلیم۔ میں آپکی رائے سے متفق ہوں میری مراد بھی یہ نہ تھی کہ پنڈت جی کو بغیر تصفیہ شرائط تکلیف دیجائے بلکہ مطلب یہ تھا کہ جو شرط ہمارے ممبران سے طے نہ ہو یا اختلاف رہے اسکو میں بذریعہ خط و کتابت پنڈت جی سے طے کر لونگا اور جب میں اپنے ممبر بھیجونگا تو انکو وکالت نامہ دیکر بھیجونگا۔ آپ وہ وکالت نامہ ان سے لے لیجئے گا اور اپنا وکالت نامہ انکو دیدیجئے گا۔

ابوالوفا ثناء اللہ

از امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

تیسرا خط

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ نمستے۔ پنڈت بھوجدت صاحب نے آپکی طرح اپنے پرتی ندہیوں (ممبروں) کی قرار دادہ شرائط کو تسلیم کرنے کے لئے تحریر فرمایا ہے اس لئے جس روز آپ مناسب خیال فرما دیں آپکے دو ممبر غریب خانہ پر تشریف لے آویں یا مجھے یاد فرما دیں تاکہ پیشتر تشریف آوری آپ کے ممبروں کے مجھے ایک روز پیشتر وقت تشریف آوری آپکی سے اطلاع دیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر ہمارے ممبر بھی موجود ہوں۔ ہماری طرف سے بندہ اور بابو لاہوری مل صاحب ہونگے آپ اپنی طرف سے ممبروں کے نام تحریر فرما دیں۔

ماجھیال

امرتسر $\frac{1}{8}$ ۲۳

جواب نمبر ۳

لالہ صاحب۔ تسلیم۔ میں آپکی کوشش کا مشکور ہوں بروز اتوار بعد مغرب ۸ بجے ہمارے ممبر مع سند وکالت آپکے مکان پر پہونچ جائینگے امید ہے آپ اپنا انتظام کر رکھینگے۔ اگر یہاں تشریف لانا منظور ہو تو اطلاع دیجئے۔

ابوالوفا ثناء اللہ

(غرض ادہر سے دو وکیل مولوی علم الدین اور بابو سردار خان پہونچ گئے اور شرائط

پیارے نبی کے پیارے حالات ہر دو حصہ قیمت ۱۲ پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

ذیل تصفیہ ہوئیں جولالہ صاحب کے دستخطی ہمارے پاس موجود ہیں)

نمبر ۴ شرائط مباحثہ مابین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ۔

(۱) یہ مباحثہ ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸ فروری ۱۹۱۷ء کو بمقام امرتسر ہوگا - ۱۵-۱۶ فروری کو ۲ بجے دن سے ۵ بجے دن تک ہوگا اور ۱۷-۱۸ فروری کو سات بجے شام سے ۱۰ بجے رات تک یعنی ہر روز ۳ گھنٹہ ہوگا۔

(۲) فریقین دس دس منٹ تقریر کے لئے لیا کریں گے۔

(۳) پہلے روز ابتدائی تقریر مولوی صاحب کی ہوگی اور آخری پنڈت جی کی - دوسرے روز یعنی ۱۶ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کی ہوگی اور آخری مولوی صاحب کی - اسی طرح سے ۱۷ فروری کو ابتدائی تقریر مولویصاحب کرینگے اور آخری پنڈت جی اور ۱۸ فروری کو ابتدائی تقریر پنڈت صاحب کرینگے اور آخری مولوی صاحب۔

(۴) بغرض انتظام جلسہ میرمجلس دو ہونگے یعنی ایک مولوی صاحب کی طرف سے اور ایک پنڈت صاحب کی طرف سے جنکا انتخاب فریقین وقت شروع ہونے مباحثہ سے دس منٹ پیشتر کرینگے اور دونوں میرمجلس ہر دو مباحثہ کرنے والوں سے الگ الگ بیٹھینگے - ایک میرمجلس کا حکم قابل تعمیل نہ ہوگا جبتک دونوں ملکر حکم نہ دینگے۔

(۵) کسی فریق کو جو کوئی شکایت ہوگی تو وہ بذریعہ تحریر میرمجلسوں کو مطلع کر سکتا ہے جسمیں جتنا وقت لگیگا وہ شکایات سے خرچ ہوگا۔

(۶) میرمجلسوں کو جب باہمی کسی امر میں اختلاف ہوگا تو وہ جس صاحب کو بالاتفاق ثالث بنانا مناسب سمجھینگے بنائینگے۔

مذکورہ بالا شرائط ہمیں منظور ہیں دستخط لالہ ماجد یال و لاہوری مل بھگتی مرحوم پنڈت بھوجدت جی آگرہ والہ - مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء

Lahori mall   ماجدیال

(چونکہ امرتسری آریوں کی معرفت تصفیہ شرائط مشکل معلوم ہوتا تھا اس لئے براہ راست پنڈت جی کو خط لکھا گیا جو درج ذیل ہے - (اڈیٹر)

جواب نمبر ۴

بنام پنڈت بھوجدت جی آگرہ

مہربان پنڈت جی - تسلیم - آپ کے وکیلوں سے بمشکل چند شرائط طے ہوئی ہیں باقی کے لئے آپکو تکلیف دیتا ہوں - آپ از راہ انصاف جس شرط کو کم و بیش کرنا چاہیں براہ راست مجھے اطلاع دیں یا بذریعہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر مطلع کریں۔

تفصیل شرائط مباحثہ مابین پنڈت بھوجدت جی و مولوی ثناء اللہ امرتسری

(۱) چار مضمونوں پر چار روز مباحثہ ہوگا۔

(۲) دو مولویصاحب منتخب کرینگے اور دو پنڈت جی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا۔

(۴) اگر تحریری منظور نہ ہو تو تقریری مباحثہ کی رپورٹ کوئی فریق شائع نہ کریگا بجز اتنی خبر کے کہ مباحثہ ہوا حاضرین نے لطف پایا اور حق و باطل کو سمجھا غرض فریق ثانی کا بیان اور اپنا جواب کوئی فریق شائع نہ کریگا۔

(۵) ایک روز دونوں مذہبوں کی تعلیم پر مقابلہ میں لیکچر ہونگے جن میں کوئی فریق دوسرے کا ذکر یا حملہ نہ کریگا بلکہ صرف اپنے مذہب اور کتاب کی خوبی بحوالہ کتاب سنائیگا۔

(۶) ہر فریق شائستگی اور تہذیب سے بغیر دل آزاری کے گفتگو کریگا - (دل آزار لفظ کا تصفیہ میرمجلسوں کے اختیار میں ہوگا جس فریق کے خلاف تصفیہ ہوگا - وہ معافی مانگیگا)

(۷) مضامین کی تعیین اشتہار میں کردی جائیگی جو کم از کم تین روز قبل از مباحثہ فریقین یا اُن کے وکیلوں کے نام سے شائع ہوگا۔

ابوالوفا ثناء اللہ - ۲ فروری ۱۹۱۷ء

نمبر ۵

از دفتر مسافر آگرہ - ۵ فروری ۱۹۱۷ء

نوازش فرمائے بحال احقر مولوی صاحب زاد عنایتہ

تسلیم - مزاج شریف - والانامہ شرف صدور لایا - مشکور فرمایا - جواباً عرض ہے کہ قبل ازیں سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کی خدمت میں عرض کرچکا ہوں کہ میں مباحثہ بطریق احسن مباحثہ ہوا نہ ہو چاہتا ہوں چنانچہ مباحثہ ہذا کے لئے بھی میں نے شرائط ذیل

(۱) مباحثہ چھ روز تک جاری رہے اول تین روز تک مولوی صاحب حسب دلخواہ ویدک مسائل پر اعتراض فرماتے رہیں میں بجواب دہ ہونگا - بعدش تین روز میں مسائل اسلام پر معترض ہوں اور مولویصاحب مجیب - اگر اسکی خلاف ورزی کی جاویگی تو ذلیل شکست۔

(۲) مباحثہ میں مولویصاحب وکیل اسلام اور میں وکیل آریہ سماج متصور ہو کر ہر ایک مسائل اسلام اور آریہ سماج پر جو مناظرین معین کریں بحث ہوگی۔

ترسیل کرکے استدعا کی تھی کہ شرائط مندرجہ صدر منظور قرار دی جاویں - باقی شرائط بلحاظ مقامی حالات آپ خود طے فرما لیویں چونکہ شرائط مرسلہ آنجناب اس قسم کی شرائط نہیں ہیں کہ جنکو وکیل مسافر طے نہ کرسکیں میں نہیں سمجھا کہ میرے پاس کس غرض سے اپنے ترسیل کی تکلیف فرمائی ہے - خیر اگر آپ بجائے چھ روز - چار یوم قبول فرماتے ہیں

ل ناظرین بغور دیکھیں کہ پنڈت جی کے وکیل تو تین روز مباحثہ دو دن تک تحریر کرنے کی شرط پاس کر چکے ہیں مگر آپ چھ روز لگاتے ہیں اسی کو کہتے ہیں ؎ من چہ گویم و طنبورہ من چہ گوید (اڈیٹر)

تو مجھکو کیا عذر ہے الا اسقدر ترمیم کرنا چاہتا ہوں کہ مسائل زیر بحث کا اظہار دقت بحث کیا جاوے تاکہ بجائے مصنوعی تیاری کے بخوبی لیاقت وصداقت کا اظہار ہووے باقی کی نسبت یہ عرض ہے کہ مباحثہ تقریری بضبط تحریری ہوگا جسکو فریقین کر مہر لکھتے جاینگے اور بعدہٗ اشاعت کا اختیار فریقین کو ہوگا-

آٹھ شرط نمبر ۵ کی بابت اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اپنوں اپنے مقامات پر لیکچر ہووے یا نہ ہووے- میدان مباحثہ کو میدان لیکچر بازی نہ بنایا جاوے- اس سے بجز اس کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے کہ آپکے ہمراہی نعرہ سبحان اللہ سے آپ کی داد دیویں اور میرے ہمراہی میری داد دیویں- میری نگہ میں یہ امر فضول[۱] ہے-

نسبت شرط ۵ ضروری ہے کہ ہر پہلو تہذیب وشائستگی کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے اگر کوئی شخص تجاوز کرے میر مجلس کا روکنا ہی اس کے لئے کافی تصور کیا جاوے- الا تہذیب وشائستگی وشائستگی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے- جسکی نسبت عرض ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسئلہ مقبولہ کسی فریق کو اپنی مذہب کے فقرات میں ادا کر رہا ہو جسکا اس کو تعلق ہے- تو گو فریق ثانی کو انکا اظہار ناگوار گذرتا ہو مگر نا مہذب یا ناشائستہ کے ذیل میں نہیں آوینگے- الا اگر کوئی شخص علاوہ فقرات مقبولہ منجانب خود فقرات تمسخر وہتک آمیز پیش کریگا یا کسی مسئلہ کو حلہ آور وحقارت آمیز رد میں پیش کریگا وہ موجب شرمساری ہوگا-

علاوہ ازیں یہ شرط خاص آپ کی ذات سے تعلق رکھتی ہے کہ مناظرہ کو زنانہ شعر خوانی پر طفل بستان نہ بنایا جاوے بجز مضمون زیر بحث شعر گوئی یا دیگر حرکات خلاف آداب سے تضیع اوقات کرنا مناظر کے لئے باعث شرم ہوگا اور اس کی کمزوری ظاہر ہوگی-

فی الجملہ میں بعد اظہار رائے خود امید کرتا ہوں کہ آپ میری رائے مندرجہ عریضہ ہذا کا اظہار بشمولہ عریضہ ہذا میرے وکیلوں پر کر کے شرائط نامہ کا حصہ تیار فرما کر میری آگاہی کیلئے ترسیل فرما کر مشکور فرماویں- دیگر اگر آپ ناراض نہ ہوویں تو آپ کی نسبت یہ تحریر کرنا بیجا ہوگا کہ قبل از مرگ واویلا مچانا سخت نادانی ہے شرائط ہنوز زیر بحث ہیں آپ کا نام خبروں میں تاریخ مباحثہ[۲] مشتہر کر رہی ہیں- بھلا سوچیں یہ کون دانائی ہے-

جناب من میرا آپکا مباحثہ ایسی شان سے ہونا چاہئے جس شان کے آپ مدعی ہیں- کسی معاملہ میں خوردہ گیری سے کام نہ لیا جائے- چونکہ میں آجکل بوجوہات چند درجند کل ملیچ کا کام تنہا سر انجام دے رہا ہوں اور ساتھ ہی تقریری پرچار کا بار بھی اپنے ذمہ لیا ہوا ہے- ۹ ماہ حال سے کو شہر عظیم الشان کے لئے جانا ہے- بعدش ماہ اپریل میں دو تین جلسوں کی دعوت قبول کر چکا ہوں- اندریں صورت مصلحت سمجھا کہ بعد انفصال شرائط مناظرہ- تقریری تاریخ کے لئے مجھ سے مصالحت کر لیجاوے تاکہ میرے ان کاموں میں کسی قسم کا حرج واقع نہ ہووے اور میں باطمینان آپکی خدمت کے لئے حاضر ہوں امید کہ ہر ایک امر کو بعد غور وپرداخت تکمیل فرما کر مجھکو جواب باصواب سے مشکور فرماوینگے پس ازیادہ کیا عرض کروں-

جواب نمبر ۵

آپکا خط ملا آپکے وکیل نے تواریخ مقرر کی تھیں اسلئے ہم نے شائع کر دیں یا ہمکا فرض تھا کہ آپ سے آپکی فرصت معلوم کرتا اور تصفیہ کی اطلاع دیتا- بہتر ہے آپکو جب فرصت ملے تب ہی سہی مگر میرے خیال میں آپکی مراد پوری ہونی مشکل ہے- اچھا ہم کیوں کہیں آپ خود ہی جان جائینگے- پس آپ امرت سر سماج کو لکھئے کہ اپنے اہتمام میں آپکا مباحثہ کراؤ اور شرائط کا تصفیہ کرے کا حصہ ہے اور جسکو جناب منشی جیمل رام صاحب طے ہو سکیں گے- آجتک تو سکرٹری سماج یہی کہتا ہے کہ سماج کو اس سے کچھ تعلق نہیں آپ بطور خود اس کام کو کرتا ہوں-

مذکور کو اس سے سماج کو اس میں مسیح- وسب حال ہم

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری بقلم مشہور فردی

خط نمبر ۶

از دفتر مسافر آگرہ ۱۶ مارچ

مولوی صاحب تسلیم- خط آپ کا پہونچا- چونکہ قبل ازیں سکرٹری صاحب آریہ سماج امرتسر کو اسباب میں لکھ چکا ہوں بنابراں آپ مدد کرتا ہوں کہ آپ شرائط مباحثہ پیشکردہ سکرٹری صاحب منظور فرما کر مشکور فرماویں گے- چونکہ بیتا بلاطے ہونے شرائط مشتہر کرنا آپکی سراسر غلطی[۳] ہے- لہذا آئندہ احتیاط رکھنی ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ فروری

اگر آپ نے شرائط سکرٹری امرتسر منظور کریں تو میں ۱۶ اپریل کے بعد جلسہ آریہ سماج حافظ آباد سے فارغ ہو کر امرتسر پہونچکر آپ کے جوہر دیکھ سکتا ہوں- جیسے آپ ہو مجھکو امید ہے ظہور آنے پر جو کچھ ہوگا وہ آپ پر روشن ہو جاویگا- مجھکو امید نہیں کہ آپ میدان مباحثہ میں آئیں[۴] ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ آپ دفعہ سکرٹری آریہ سماج امرتسر کا وقت ضائع فرماویں اور ایک شرط بھی طے نہ کریں- آپ تو

---

[۱] کیا مجمع میں ایسا نہ ہوا تھا؟ کیا اس لئے فضول ہے کہ مقابلہ میں اہل تعلیم کی خوبی دکھائی پڑتی ہے جو آریہ اور بہرحال دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بے خودی بے سبب نہیں غالب دیکھو تو بھی کچھ پردہ داری ہے

[۲] ناظرین شرائط منظور کردہ کو پھر سرسری نظر سے دیکھیں کہ اول ہی شرط میں تواریخ کا تقرر ہے یا نہیں پنڈت جی عینک لگا کر پڑھو اور حواس باختہ نہ ہو- میدان مباحثہ میں تو ابھی آپنے قدم نہیں رکھا

[۳] سچ ہے کبھی آئے نہیں نہ (ایڈیٹر) پھر وہی بات جب مضمون معلوم ہووے تو (ایڈیٹر)

[۴] پھر ایسی بے جا گھبراہٹ کیوں ہے؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

دفتر اہلحدیث میں جلسے تھے اب امرتسر سماج کا سہارا کیوں ڈھونڈھنے لگو؟ خوشی خوشی میں منظور کیجئے۔ پھر دیکھئے میری مراد پوری ہوتی ہے یا نہیں منظوری نا منظوری سے جلدی جواب دیں۔

خط نمبر ۷ از امرتسر ۲۹ فروری ۱۹۱۰ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے۔ آپ کی طرف سے جو دو اصحاب شرائط مباحثہ طے کرنے کے لئے مقرر ہوئے تھے۔ وہ شرائط ذیل میں سے چند ایک کو منظور نہیں کرتے اس لئے آپ تحریر فرمادیں کہ آپ شرائط ذیل کو منظور فرماتے ہیں یا نہیں؟

(۱) مباحثہ میں شعر خوانی نہ ہو۔

(۲) فریقین ذات خاص پر اعتراض نہ کریں۔

(۳) تہذیب اخلاق اور شائستگی سے گرے ہوئے الفاظ کے استعمال کرنیوالا فریق بٹھایا جاوے یعنی اُسے مباحثہ سے خارج کیا جاوے۔

(۴) اصل مضمون سے بھاگ کر ان ہی تقریر کرنے والا مغلوب خیال کر کے بٹھایا جاوے۔

(۵) فریقین اپنی اپنی طرف سے ایک ایک مضمون مباحثہ کے لئے پیش کریں۔

(۶) ہر ایک مضمون پر دو دو دن بحث ہو۔

(۷) فریق ثانی کو فریق مخالف کی آخری تقریر تک بیٹھے رہنا ضروری ہوگا۔

(۸) جلسہ کا تمام انتظام آپ کریں اور اگر آپ نہ کر سکیں تو آپ اگر ۵۰ مربع فٹ سرٹیفکیٹ بھیجا دیں پنڈت صاحب انتظام جلسہ خود کریں گے۔

آپ کے جواب کا منتظر۔ مُلّا فتح جیدیال

جواب نمبر ۷ لالہ صاحب۔ تسلیم

جواب ارسال ہے۔

بقیہ شرائط

(۱) مباحثہ میں فحش اور خلاف تہذیب شعر نہ پڑھے جائیںگے۔

(۲) فریقین ذاتیات پر حملہ نہ کریںگے۔

(۳) خلاف تہذیب کرنیوالے کو پریذیڈنٹ دو دفعہ متنبہ کر کے تیسری دفعہ اسکو تقریر کرنے سے روک دینے کے مجاز ہونگے۔

(۴) اصل مضمون سے الگ جانیوالے کو بھی پریذیڈنٹ دو دفعہ ٹوکینگے اگر باز نہ آیا تو تیسری دفعہ اسکی تقریر کو روکنے کے مجاز ہونگے۔

(۵) ہر ایک مضمون ایک روز ہوگا۔ چار دنوں میں چار مضمون ہونگے۔

(۶) فریقین اپنی اپنی طرف سے دو دو مضمون پیش کرینگے۔

(۷) جبتک پریذیڈنٹ جلسہ برخاست نہ کریں ناظرین کو بیٹھنا لازم ہوگا۔

(۸) جلسہ کا انتظام حسب دستور قدیم آریہ سماج کرے اگر نہ کر سکے تو حسب دعوت دفتر اہلحدیث حاضر ہے۔

ابو الوفا ثناء اللہ ۲۹ فروری ۱۹۱۰ء

خط نمبر ۸ از امرتسر ۶ مارچ ۱۹۱۰ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے۔ خط آپ کا ۲/۱۹ کا پہونچا جسکے جواب حسب ذیل ہیں۔

آپ کی شرطوں میں سے شرط نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۷ مجھے منظور ہیں لیکن شرط نمبر ۱ و ۵ و ۶ و ۸ سے میں اتفاق نہیں کرتا۔

(۱) یعنی شرط نمبر ۱ مباحثہ میں شعر خوانی بالکل نہ ہو۔

(۲) یعنی شرط نمبر ۵ ہر ایک مضمون دو روز ہو تاکہ کافی بحث ہو سکے۔

(۳) یعنی شرط نمبر ۶ آپ اپنی طرف سے وہ مضمون پیش کریں جس پر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں

(۴) یعنی شرط نمبر ۸ بحث آپکی اور پنڈت صاحب کی ہے نہ آریہ سماج کی نہ اہل اسلام کی اس لئے آپ کسی خاص مکان کا انتظام کریں کیا آگے بحثیں دفتروں میں ہوا کرتی ہیں ہیں۔

آپکے جواب کا منتظر۔ صاحب دیال

جواب نمبر ۸ لالہ صاحب۔ تسلیم

میں آپکی تحریر سے حیران ہوں کہ آپکی تصدیق کروں یا پنڈت جی کی۔ پنڈت جی تو کہتے ہیں کہ میں آریہ سماج کا وکیل ہونگا اور تم اسلام کے۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ یہ بحث تمہاری ذاتی ہے۔ بہت خوب میں آپکی تحریر کی تعمیل کرتا ہوں بس جبکہ یہ بحث (بقول آپکے) میری اور پنڈت جی کی ذاتی ہے اسلئے دفتر اہلحدیث ہی مناسب ہے۔ اس سے پہلے جتنی بحثیں ہوئی ہیں وہ ذاتی نہ تھیں۔ بلکہ قومی تھیں ہاں اگر آپ جلسہ میں مباحثہ کرانا چاہتے ہیں تو پنڈت جی کو سماج کا وکیل تصور کریں۔ پھر مکان کے انتظام پر غور کیا جاویگا۔ باقی شرائط پھر طے ہونگی۔

۷ مارچ ۱۹۱۰ء ابو الوفا ثناء اللہ

خط نمبر ۹ از امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۱۰ء

مولوی ثناء اللہ صاحب

نمستے۔ خط ۷ مارچ ۱۹۱۰ء آیا جواب حسب ذیل ہے۔

مجھے آپ اُس وکالت نامہ کی نقل ارسال کریں جسمیں تمام اہل اسلام نے آپ کو اسلام کا وکیل مانا ہے۔ اور اگر یہ وکالت نامہ چند ایک مسلمان یا چند ایک مسلمانوں کی طرف سے

ہے تو آپ انکے وکیل ہیں نہ تمام اہل اسلام کے۔ اور آپکو کیا معلوم نہیں کہ بہت سے اہل اسلام کے بھائی آپ کے برخلاف ہیں اس لئے خود بخود اپنے آپ کو اسلام کا وکیل ظاہر کرنا آپکا اختیار ہے اور نیز پنڈت صاحب بھی آریہ سماج کے وکیل نہیں ہیں بلکہ آریہ سماج کے اپدیشک ہیں اور نیز یہ بحث وہ اور آپ خود کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے آریہ سماج یا اہل اسلام نے ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ اگر یہ بحث آپ لوگوں کو دکھانا چاہتے ہیں تو فراخ مکان ہونا چاہئے اگر نہیں تو آپ دونوں کے ہاتھ میں اخبار ہیں اخبار ہی میں کرو۔ میں پیشتر اس کے بھی اطلاع دے چکا ہوں کہ یہ بحث آپ کی اور پنڈت صاحب کی ہے۔

صاحب دیال

نتیجہ اس ساری خط و کتابت کا ناظرین پا گئے ہونگے کہ پنڈت جی تو آریہ سماج کے سرچڑھکر آنا چاہتے ہیں مگر آریہ سماج امرتسر آپکو اپنا منشاء اور وکیل بنانا نہیں چاہتی جسکا ہمیں بھی افسوس ہے۔ اسی لئے ہم نے پیشتر بھی عرض کیا ہے ہم پھر کہتے ہیں کہ پنڈت جی اخبار اہلحدیث میں آجاویں تاکہ ناظرین بھی تناول فرماویں اور مباحثہ بھی کریں۔ اب بھی یہی عرض ہے۔ (اڈیٹر)

اس زمانہ میں بھی روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں اور یہی سبب ہے کہ ہم سب نبیوں کو چھوڑ کر اسی ایک مقدس اور مطہر نبی کو زندہ[1] مانتے ہیں ہزاروں درود ہوں ایسے پاک نبی پر انکی آل پر۔ اور خلفائے کرام پر۔

مسلمانوں کی ایسی یہودیت کی ایک تازہ مثال ہم آپکو سناتے ہیں جو مسلمانوں کی ادبار تباہی۔ **بدبختی۔ نااتفاقی اور پھوٹ** کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

جو پور میں ایک مولوی صاحب ہیں جو آمیر والے مولوی صاحب کر کے مشہور اور غالباً فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان بیچارے مولوی صاحب نے جیسا کہ ہر ایک مذہب حق دعوے رکھتا ہے اپنے اصولوں کا وعظ کہنا شروع کیا جمیں قبر پرستی پیر پرستی۔ تعزیہ پرستی وغیرہ مراسم مسلمانان ہند کی تردید **قرآن پاک و حدیث** قدسی سے کرنا شروع کی۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام مسلمانوں کا مادہ یہودیت ہیجان میں آگیا نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ نہ یہ خیال کیا کہ اس سے اسلام کو کیا نقصان پہونچیگا اور بہر حال ایک مسلمان بھائی کی بدنامی ہوگی اور غیر قوم والے ہنسینگے۔ جھٹ بذریعہ فوجداری بیچارے مولوی صاحب کا مچلکہ لوا لیا۔ جمیں زیادہ تر جو پور کے مشہور و ... **صاحب حال وقال منشی ..... صاحب سررشتہ دار** کے کارکنان ... صاحب بڑی خدمت دین سمجھتے ہیں مگر ہم نہیں سمجھتے کہ حقیقت ہے اور جسکو جناب منشی ... کیا؟ تو کیا ان کے نزدیک **قبر پرستی** کے سررشتہ دار صاحب مذکور کو اس ... **غیب** اور بالائی آمدنی سے کے خلاف وعظ کہنا سررشتہ داری کے **وسنے** والے کو حضرت لوط سے بھی زیادہ برا ہے؟ کیا وہ **پیر پرستی** کے خلاف وعظ ... کو اچھی طرح کان علیہ السلام کے مردود امتی کے برابر بھی نہیں سمجھتے؟ منشی صاحب ... بلکہ ہم ان کھول کر سن لینا چاہئے کہ ہمیں ان کے **کچے چٹھے** سے پوری واقفیت ہر ... کے حالات کے **حافظ** ہیں۔ اگر وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئیں گے تو ان کے پوشیدہ کے ٹانکے تمام ادھیڑ کر رکھدیئے جاویں گے۔

کیا ان کو اسوقت ذرا بھی شرم نہ آئی جب انہوں نے ایک کلمہ گو کی (گو وہ ان کا مخالف ہی ہو) ایک **غیر مذہب** کے حاکم کے سامنے شکایت کی منشی جی! دنیا چند روزہ ہے اور وہاں آپکو جانا ہے جہاں نہ تو آپکا **حال وقال** آپکے کام آئیگا نہ وہاں **حافظ قرآن** مطلب برآری کرینگے۔ بلکہ وہاں تو صرف آپکے عمل آپ سے دریافت کئے جائینگے۔ پھر نہ سمجھنا کہ ابھی آپ جوان ہیں اور **موت** سے دور۔ کیا آپکو

[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم زندہ ہے لیکن آپ خود انتقال فرما چکے ہیں غالباً راقم مضمون کا آنحضرت کو زندہ لکھنا انہی معنی سے ہے۔ (اہلحدیث)

ریاست جی پور اور امت محمدیہ میں یہودیت

کتب احادیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ **قول** پاک متعدد اور معتبر راویوں کے ذریعہ آیا ہے کہ آخر زمانہ میں میری امت یہود صفت ہو جائیگی اور اسپر **یہودیت** کا اسقدر غلبہ ہوگا کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہوگا تو میری امت کا کوئی **خبیث** طینت شخص بھی اس فعل **قبیحہ** کا **مرتکب** ہوگا اور یہی سبب ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو دانا و بینا ہے اور تمام زمانوں کا ذرہ ذرہ علم رکھتا ہے۔ امت محمدیہ کو اس ابتلائے عظیم سے بچنے کیلئے ایک دعا سکھلائی ہے جو ہر مسلمان نماز میں پڑھتا ہے یعنی: - اے خدا ہمیں ان لوگوں کے رستہ سے بچا جنپر تیرا غضب نازل ہوا یعنی یہود اور جو گمراہ ہوئے یعنی نصاریٰ۔ مگر ہم نہایت افسوس سے دیکھتے ہیں اور خوش بھی ہیں کہ مسلمانوں نے یہودیت کا بدنما رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا۔ افسوس تو مسلمانوں کی گری ہوئی حالت کو دیکھکر ہے اور خوشی اس لئے ہے کہ ہمارے عظیم الشان نبی صلعم کی تمام **پیشگوئیاں**

نہیں معلوم کہ نئے نئے قسم کی وبائیں پھیل رہی ہیں - تابڑ توڑ زلزلے آرہے ہیں - اب بھی آپ اپنے عمل درست کرلیں اور نیک لوگوں کو تنگ نہ کریں ورنہ ہمارا تو کچھ نہ بگڑیگا - آپ ہی گھاٹے میں رہینگے - ہم یہ جانتے ہیں کہ اس نوٹ کو پڑھکر منشی ... صاحب کو ازحد طیش آئیگا اور وہ اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے سخت دشمن ہوجائینگے - مگر ہم خوش ہیں کہ امرتسر ریاست جے پور کے حلقہ فوجداری سے بہت دور ہے اور وہ ہمارا اڈیٹر صاحب کا کچھ نہیں کرسکتے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ منشی صاحب بجائے غصہ ہونے اور طیش میں آنے کے اس نوٹ پر ٹھنڈے دل سے توجہ فرماکر غور کرینگے اور اسی طرح تمام اہل جے پور اس کے پھوٹ کو چھوڑ دینگے - خدا کرے ایسا ہی ہو -

راقم ایک حنفی مسلمان

حسابِ دوستاں در دل

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ۱۰ اپریل تک ختم ہے لہٰذا اطلاع [illegible] ہے کہ ۱۰ اپریل کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا - اگر کسی صاحب کو خریداری منظور نہ ہو یا چند روزہ التوا چاہتے ہوں تو وہ بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے -

الملتمس خاکسار منیجر

۲۸۱	ہردوئی	
۲۸۲	کاریجیلارڈ	
۲۸۳	سیندوربنا	
۲۸۵	کیمپ بنگلور	
۲۹۱	وطوہ	
۲۹۶	باقرانی رڈ	
۳۰۲	پچکٹوا	
۵۱۲	علی گڑھ	
۵۱۳	فرخ نگر	
۵۲۳	رڑکی	
۵۲۴	مدراس	
۵۲۹	کلکتہ	
۵۳۰	کلکتہ	
۵۹۶	مراد آباد	
۶۶۳	کیوڑہ	
۷۵۹	ایپل	
۷۶۶	بنارس	
۷۷۱	کینسو	
۷۷۵	راولپنڈی	
۷۷۸	ڈیہہ	
۷۷۹	رانی ساگر	
۷۸۱	چک ۲۴۲	
۷۸۳	چپرا	
۷۸۶	منڈلہ	
۷۸۸	سیکوری	
۷۸۹	اوبل	
۷۹۱	پٹیالہ	
۹۰۳	سیوڑہی	
۹۳۳	سیالکوٹ	
۹۴۸	وچا	
۹۶۱	سوٹی والی ہان	
۱۰۹۸	جالپور	
۱۱۰۲	منچن آباد	
۱۱۰۳	بنول	
۱۱۰۴	چندہ آباد دکن	
۱۱۰۵	لوہاپور	
۱۱۰۶	جہلم	
۱۱۰۸	تلاٹی	
۱۱۱۱	قریشی	
۱۱۱۲	متربانی	
۱۱۱۳	چراغ نگر	
۱۱۱۴	اسلام پور	
۱۱۱۵	گجرات	
۱۱۱۷	گنگیری	
۱۱۱۸	مہو	
۱۱۱۹	کلکتہ	
۱۱۲۱	گوگیرہ	
۱۱۲۷	کھیری	
۱۱۳۲	ہندی ٹانگہ	
۱۱۳۳	برج کہن گنگہ	
۱۱۳۶	مروڑی	
۱۱۴۹	امرکٹک	
۱۱۹۹	بہاولپور	
۱۲۵۳	خرطوم وسوڈان	
۱۲۶۰	ہوڑہ	
۱۲۶۳	سوٹی والی ہان	

جالندھری سوئج زیرہ میں ڈوب گیا

از واقف حال

ناظرین اس عنوان کو ایک پہیلی سمجھیں گے اسلئے انکو یاد رکھنا چاہئے کہ جالندھری سوئج خود ساختہ شمس العلماء مولوی ولی محمد جالندھری ہیں مولوی صاحب موصوف کی تمام عمر اہلحدیثوں کو کوسنے میں گذری - آپ نے ضلع فیروزپور کے اطراف میں فتوے دیا کہ وہابی جس مسجد میں آجائیں اس کو دھوڈالو ان سے سلام کلام ترک کردو - یہ لوگ ایسے ہی ویسے ہیں چنانچہ ضلع فیروزپور کے اہلحدیثوں نے شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو کئی دفعہ طلب کیا - لیکن جالندھری صاحب غائب ہوتے رہے مگر خوش قسمتی سے اب کی دفعہ ۱۶ مارچ کو آپ بمقام زیرہ ضلع فیروزپور تشریف لے گئے شیر پنجاب نے بڑے مجمع میں سوال کیا کہ آپ جو ہمکو اہل سنت سے خارج کہتے ہیں پہلے تو وہ اہل سنت

کی تعریف تو کسی اپنی مستند کتاب سے دکھا ئیے۔ بس پھر کیا تھا حسب عادت شریف سوال پر سوال کرنے لگے گر شیر ببر نے سب کو توڑ دیا۔ یہاں تک کہ جالندہری صاحب نے سنت کی تعریف کی تو وہ بھی مولانا صاحب نے توڑ دی۔ یہ بھی فرمایا کہ آپ تو شمس العلماء بنے پھرتے ہیں کیا شمس اسی طرح بے نور ہوتا ہے۔ غرض دو اڑھائی گھنٹے گذر گئے مگر جالندہری صاحب نے اہلسنت کی تعریف نہ کی۔ آخر لوگ سمجھ گئے کہ جالندہری سورج کو زینہ میں غروب ہونا مقدر تھا جو ہو گیا افسوس۔ اب بھی جالندہری صاحب کو کچھ دعویٰ ہے کہ اہلحدیث (غیر مقلدین) اہلسنت سے خارج ہیں تو وہ مجلس میں سامنے بیٹھکر اہلسنت کی تعریف کسی معتبر کتاب سے دکھا دیں پھر اُسکے مطابق دیکھا جائے کہ اہلسنت کون ہے۔

خاکسار حکیم محمد آلدین امرتسری شریک جلسہ

نائب اڈیٹر:- جو لوگ بنچ جٹیلے پن میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں کہ بلا سوچ [illegible] جنکی سنتی ہوتی ہے۔ [illegible] اور [illegible] کا ثبوت یا دلائل نہیں [illegible] چنانچہ اسکی مثال موجود ہے۔ جالندہری کے واقعہ سے ملتی ہے۔ یہ فتوے تو اہلحدیثوں پر ہی لگایا گیا ہے۔ کہ اہلحدیث لوگ اہل سنت سے خارج ہیں۔ اس سے پہلے اڈیٹر اہل فقہ نے اپنے حنفی بھائیوں پر فتوے لگایا تھا کہ اڈیٹر النجم۔ علماء گنگوہ۔ دیوبند۔ میرٹھ۔ سہارنپور۔ اور مراد آباد وغیرہ (جو مروجہ بدعات اور علم غیب انبیاء و اولیاء سے منکر ہیں) سب کے سب مذہب حنفی سے خارج ہیں۔ مگر جب اہلحدیث میں اس سے یہ سوال ہوا کہ تم ذرہ حنفی مذہب کی جامع مانع تعریف معتبر کتب سابقہ سے بتلاؤ تو اُس کے دانت ہل گئے جواب دینے سے ایسا عاجز ہوا کہ توبہ ہی بھلی۔ پھر بھلا ایسے نااہل لوگوں کے بے معنے فتووں کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے۔ خدا مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی توفیق بخشے +

انجمن حمایت اسلام لاہور

کے متعلق خود اُس کے بعض ممبران نے مخالف آواز اٹھائی تھی جسکا عنوان یہ رکھا تھا کہ انجمن کی اصلاح مقصود ہے۔ سخت الزام یہ تھا کہ انجمن حساب و کتاب نہیں دکھاتی اسکی جواب میں انجمن کی طرف سے ایک ٹریکٹ باضابطہ شائع ہوا ہے جسمیں دکھایا گیا ہے کہ جتنے الزامات انجمن موصوف پر لگائے جاتے ہیں عموماً سب آج سے پہلے طے شدہ ہیں حساب کتاب بھی انجمن نے بار ہا باقاعدہ دکھایا ہے اور اب بھی دکھانے کو طیار ہے۔ ایک یہ الزام یا اصلاح بھی پیش کیجاتی تھی کہ انجمن کے ملازم یا ٹھیکہ دار انتظامی رکن نہ ہیں اسکا جواب بھی انجمن نے اپنے پہلے فیصلوں میں دکھایا ہے کہ کسی قاعدہ انجمن کے خلاف نہیں۔ گو ہم تو اس قسم کے نزاعات کے پہلے ہی سے مخالف ہیں لیکن یہ الزام جو عموماً اسلامی انجمنوں پر لگایا جاتا ہے بلکہ بعض انجمنیں بھی اس سے متاثر ہو جاتی ہیں کہ کوئی ملازم تنخواہ دار خواہ وہ کیسا ہی فہمی اور تجربہ کار ہو اسکو ممبر نہ بنایا جائے دوراندیشی سے نہایت ہی بعید ہے۔ اسکا ثبوت نہ اسلامی تاریخ میں ملتا ہے نہ جدید پولیٹیکل اکانومی اسکی مؤید ہے۔ بجائیکہ گورنمنٹ کی کونسل کے جتنے اعلیٰ ارکان ہیں سب تنخواہ دار ہیں۔ ہاں یہ بہت مناسب ہے کہ جسوقت کسی تنخواہ دار ممبر کے متعلق کوئی کارروائی پیش ہو اسوقت اُس کو شریک نہ کرنا چاہئے۔ بہرحال یہ شورش گو کسی نیت سے کی گئی (جسکا علم خدا کو ہے) تاہم بحکم فی الحرکۃ برکۃ ایک حد تک مفید ہوگی کہ کارکنان انجمن ذرہ زیادہ بیداری سے پھونک پھونک کر قدم رکھیں گے۔ ہماری رائے کو کوئی صاحب تجربہ سولویانہ ڈھکوسلہ سمجھے تو ہم یہ کہنے سے باز نہیں آسکتے کہ کام کرنا مشکل ہے اعتراض کرنا آسان ہے۔ ہاں ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ کارکنان انجمن سے ممکن ہے کئی قسم کی غلطیاں ہوئی ہونگی لیکن انسان کی فطرت ہی جب ایسی ہے کہ خدا کے سامنے عبادت میں کھڑا ہو کر بھی سہو و نسیان اس سے نہیں چھوٹتا تو اور کس وقت الگ ہو سکتا ہے۔ تو انکی تلافی بھی نرمی اور صلح جوئی سے ہو سکتی ہے نہ کہ بدگوئی اور جنگجوئی سے۔ بہرحال ہم ممبران انجمن کو نیک صلاح دیتے ہیں کہ

جنگ کے دی آشتی کن نے اگر زندہ عاقلاں + ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

(اڈیٹر)

غریب فنڈ

اس ہفتہ مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی۔

مولوی الٰہ بخش صاحب واعظ نظام والہ ضلع فیروزپور (سائل)	۸/
مستری عبدالرحمان عبید اللہ صاحب صندوق ساز امرتسر	۴/
منشی سراج الدین صاحب لداخ	۱۲/
منشی امیر الدین گرداور بردد ریاست کوٹہ	۳/
عبدالرحمان عرف ودا داکٹرہ رام گڑھیاں امرتسر (سائل)	۸/
فتوے فنڈ	۱/
بقایا سابقہ	۵/

* پھر ایسی بے جا گھبراہٹ کیوں ہو؟ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا (اڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۱۰۔ بوقت دعا بحرمت یا بوسیلہ یا بطفیل کے لفظ پکار کر اور اشارہ کسی اولیا کرام یا صحابہ کرام وغیرہ کی طرف رکھکر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

مستری عبدالحق کنٹریکٹر از جہلم

ج نمبر ۱۱۰۔ بطفیل یا بحرمت کہنے میں علماء کا اختلاف ہے مگر راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں چاہئے کیونکہ کسی آیت یا حدیث میں ایسا نہیں آیا کہ خدا یا رسول نے ایسا کہنے کی تلقین فرمائی ہو۔

س نمبر ۱۱۱۔ بوقت جماعت نماز ایک آدمی رکوع صحیح میں داخل ہوا اسکی رکعت بھرا ہوگی یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۱۔ رکوع میں ملنے سے رکعت کے ہونے میں علماء کا اختلاف ہے جمہور علماء رکعت کا شمار کرتے ہیں۔ خاکسار راقم اس رکعت محسوب نہیں کرتا کیونکہ دو رکن (قیام اور قرأت) کا عدم ہوتا جو منصوص ہیں۔

س نمبر ۱۱۲۔ نیلامی کا مال لینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۲۔ نیلامی کا مال لینا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نیلامی کی تھی۔ اسکو بیع من یزید کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۱۳۔ جماعت میں قرأت کے وقت امام سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھکر کوئی سورت اول سے یا بعد سے جوڑ سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۳۔ جوڑ سکتا ہے۔ موجودہ ترتیب قرآنی کا لحاظ رکھنا یعنی اسی طرح پڑھنا کوئی فرض واجب نہیں۔

س نمبر ۱۱۴۔ نماز کے فرضوں کے بعد بیٹھکر دعا یا ورد وظائف پڑھنے میں بہت عرصہ بیٹھا رہنا حالانکہ نماز ابھی باقی ہے جائز ہے یا ناجائز؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۴۔ جائز ہے۔ فرض اور سنتوں میں وقفہ کرنا سنت ہے وقت کے اندر اندر پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ ارکے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۱۵۔ اکثر لوگ آریا کہتے ہیں کہ تمہارے آدم علیہ السلام کو کل سات ہزار سال کا عرصہ ہوا ہے اور ہمارے وید کروڑوں سال سے لکھے آتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اسلام نیا مذہب ہے اور ویدک قدیم مذہب ہے۔

الراقم شہاب الدین از بھیم کرن

ج نمبر ۱۱۵۔ کسی آیت یا صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت آدم کو پیدا ہوئے سات ہزار یا آٹھ ہزار سال ہوئے ہیں اور اگر ہوئے بھی تو اس سے کیا بنتا۔ دنیا کی پیدائش اور چیز ہے مذہب کی سچائی اور چیز ہے۔ ویدوں کی کروڑہا سال کی عمر کا بھی کچھ ثبوت نہیں مفصل بحث ہمارے رسالہ حدوث دنیا میں دیکھو۔

س نمبر ۱۱۶۔ ڈاڑھی منڈانیوالا مسلمان کہلا سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۶۔ ڈاڑھی منڈانیوالے کو اگر خدا و رسول پر ایمان ہے تو مسلمان کہلا سکتا ہے مگر گنہگار ہے۔

س نمبر ۱۱۷۔ جو شخص سونے کا زیور پہنکر نماز پڑھتا ہے اسکی نماز قبول ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اگر نماز نہ ہو جاتی ہے تو ایسے کے ساتھ مسلمانوں کو السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۱۷۔ سونے کا زیور پہننا مردوں کو سخت گناہ ہے مگر نماز میں شاید خرابی نہ ہوگی۔ ارکے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۱۸۔ اپنا دوست بکر ناخواندہ کے ہمراہ زید نے کسی گاؤں کا رستہ لیا اور وہاں جاکر زید نے اپنی برادر زادی کا نکاح بدون طلاق خاوند اول عمر سے کرا دیا ہے۔ عمر تو پہلے نکاح سے ناواقف ہی تھا۔ زید باوجود قاضی دوگانوں کا اور نابینا اور امام مسجد اور حافظ قرآن شریف ہونے کے اب اسکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا امام ہو سکتا ہے۔ نیز ہمراہ شدہ دوست بکر ناخواندہ کا نکاح جو وقت نکاح عمر کے وابستہ شامل تھا اور زید کا نکاح جو دوبارہ نکاح عمر کے ساتھ پڑھانے سے فسخ ہوا۔ کب اور کس صورت سے پڑھایا جا سکتا ہے اور تعزیر شرعی زید اور بکر ناخواندہ کے حق میں علیحدہ علیحدہ کیا ہے؟

محمد نصیب بمرقہ قاضی چک ضلع گورداسپور

ج نمبر ۱۱۸۔ اس قسم کے مسئلوں میں جبتک فریق ثانی کا بیان نہ سنا جائے صحیح فتوے نہیں دیا جا سکتا۔

س نمبر ۱۱۹۔ زید مر گیا اور اس نے چھوڑا دو پوتا اور دو پوتی اور ایک دختر متوفی کے مال سے کتنا کتنا کس کو ملیگا؟

ج نمبر ۱۱۹۔ زید کے مال کے حصے تفصیل ذیل ہونگے

میت ۱۲

یعنی کل مال کے حصے ۱۲ ہونگے جنمیں سے ۶ یعنے نصف مال دختر کا اور باقی نصف پوتے پوتیاں کا۔ پوتے کو پوتی سے دوگنا۔

فتوحات احمدیت ... انگلستان ... پنجاب ... بنگال ... (قیمت ۲ ر)

انتخاب الاخبار

افسوس کہ اہلحدیث کے ایک قدردان بابو محمد حسین صاحب سوہانپوری فوت ہو گئے۔ آپ کے صاحبزادہ ناظرین سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

محمد اسحاق حسین صاحب تیلی باڑہ اپنے والد کیلئے ناظرین اہلحدیث سے نماز جنازہ اور دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔

شہر پشاور میں ۱۰ ماہ حال کو پولیس نے ۴۱ آفریدیوں کو لوٹ مار کے جرم میں گرفتار کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ان میں سے صرف ۲۰ چالیس آدمی آفریدی جرگوں میں سے تھے۔ باقی سب ضلع پشاور کے بدمعاش تھے۔ جرگہ کے اقرار کرنے پر کہ جسقدر لوٹ میں افریدیوں نے نقصان کیا ہے وہ تین ہفتہ کے اندر ادا کر دیا جائیگا۔ یہ ۲۰ آفریدی رہا کر دیئے گئے۔ ۱۰ ماہ حال کی لوٹ مار کے بعد سب آفریدیوں کو ریلوے ٹرین میں سوار کر کے جمرود پہنچا دیا گیا جہاں سے وہ اپنے علاقہ کو چلے گئے۔ (یہ خاطر کس خدمت کے عوض ہے؟)

ناگہ جھنسی میں بارش ہونے کے بعد قحط زدہ علاقوں میں جو فصل ربیع بوئی گئی تھی اس کے لئے بارش کی ضرورت ہے اگر بارش نہ ہوئی تو یہ فصلات برباد ہو جائینگی۔ پنجاب کے جنوبی اور وسطی اضلاع میں بارش کی نہایت سخت ضرورت ہے

نیشنل کانگریس کی کنونشن کا جلسہ ۱۷ اور ۱۸ ماہ اپریل آئندہ کو الہ آباد میں منعقد ہوگا

جاپان اور چین کا جھگڑا طے ہو گیا چین نے جاپانی جہاز "تسومارو" چھوڑ دیا۔ مگر سامان جنگ نہیں چھوڑا۔ اوس کی قیمت معہ تاوان جاپان کو ادا کر دی۔ جاپان نے یہ اقرار کر لیا کہ وہ چین میں ناجائز ہتھیاروں کی تجارت کو بند کر دیگا۔ جب رہا شدہ جہاز نے جاپانی جھنڈہ بلند کیا تو چینی جہازوں نے حسب قاعدہ مستمرہ سلامی دی۔

باب عالی نے مقدونیہ میں غیر ملکی افسروں کو سات سال تک ملازم رکھنا اور منظور کر لیا

طاعون ہفتہ مختتمہ ۲۲ ماہ رواں میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۶۸۳۹ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۱۶۵۹ موتیں ہوئیں۔

کلکتہ قحط فنڈ میں پچاس ہزار روپے چندہ جمع ہو گیا۔ مہاراجہ دربھنگا نے ۱۲ ہزار روپے چندہ میں دیئے۔

مصر کے صوبہ بربرا میں مولشیوں کے چرنے پر ایک انگریز مسمی ہلبرٹ اور بدوؤں کا تنازعہ ہو گیا۔ بدوؤں نے مسٹر ہلبرٹ کو قتل کر ڈالا۔

ایک شریف اور فیاض انگریز نے علی گڑھ کالج کو ایک ہزار روپے کا چندہ دیکر پانسو تعمیر مسجد میں اور پانسو روپے محسن الملک فنڈ میں داخل کئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس فیاض انگریز نے اپنا نام ظاہر کرنے کی مخالفت کر دی۔ واقعی سچی فیاضی اسی کا نام ہے۔

مولائے حفیظ کے عہد و پیمان کی نسبت فرانسیسی جنرل کو شبہ ہے۔ اوس نے کہلا بھیجا ہے کہ اپنے معتبر قائد عہد و پیمان کے متعلق گفتگو کرنے کی غرض سے ہمارے کیمپ میں بھیجدو۔

ایک روسی مسلمان اخبار نویس اسلامی دنیا کی سیاحت کی غرض سے روانہ ہوا ہے۔ اوس کا ارادہ ہے کہ وہ اپنے دوران سفر میں ایک سفری اخبار نکالتے رہیں۔ جس کا پروگرام یہ ہوگا۔ کہ سرزمین مصر سے عربی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ایران سے فارسی زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار۔ ہندوستان کے کسی بڑے شہر سے اردو زبان میں دس پرچہ ہفتہ وار شائع کئے جائیں گے۔ اس کا مقصد اصلی عام اسلامی کانفرنس کی دعوت شائع کرنا ہوگا۔ چنانچہ عنقریب مصر سے اخبار نکالنے کا سامان کیا جا رہا ہے۔

برہمو سماج لاہور نے غریب و نادار بیواؤں کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا۔

بمبئی میں پچھلے دنوں چار پٹھان نقب لگا کر سات ریوالور چراتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ عدالت نے ان میں سے دو کو دو دو سال قید اور ۲۵ ضرب بید اور ایک کو دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

پشاور میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ مرض کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

لودھوال (لدھیانہ) کے مقدمہ حادثہ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو دو سال قید کی سزا ہوئی۔ اور سگنلر بری ہو گیا۔

پشاور کے ساہوکاروں مہاجنوں اور دوکانداروں وغیرہ نے ملک صاحب چیف کمشنر کی خدمت میں ایک عرضداشت بدین مضمون پیش کی ہے کہ ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک زبردست فوجی گارد شہر میں متعین کیا جائے۔ سنا ہے کہ اسپر پولیس کے سو سپاہی اور بڑھا دیئے گئے۔

صوبہ مدراس کے مقام تنادلی میں ۱۲ مارچ کو سخت ہنگامہ ہوا۔ پولیس کے فیروں سے چار آدمی قتل ہوئے۔

کانپور کی ڈسٹرکٹ کمیٹی نے امداد قحط زدگان کیلئے ۳ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

ضلع کھیری میں ایک جلسہ ہو کر امداد قحط زدگان کیلئے ۲ ہزار روپیہ کا چندہ فراہم ہوا

اٹلی کے ایک مقام گنونا میں ایک شخص مسمی گاٹاٹو نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔ اسکا لباس قدیم وضع کا ہے اور نہایت جوش اور روانی کے ساتھ تقریر کرتا ہے۔ اوسکے پیروں کا طبقہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد (۲۰۰)

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھدئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دئے جائینگے بشرطیکہ وہ کم از کم ایک پاکٹ کیس ادویات بھی خرید ے۔ معمہ یہ ہے :-

یہ اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو نہر قاتل کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے ؟

نوٹ :- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۸ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کردیا جاویگا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو معمہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہوسکتا۔

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کردینے کے اس شخص کو دیا جاویگا۔ جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کرے۔ اگر (مدائے کرے) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب قانون وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

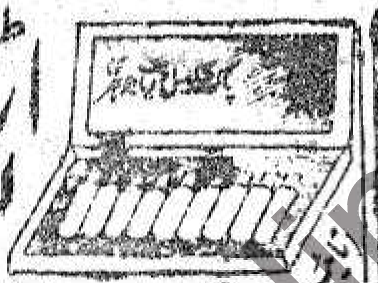

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آجتک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس نہ ہو اسے الامکان بہتر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کیلئے بہترین دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب ... ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ ... انگریزی و یونانی ادویات ... [illegible]

... جو خلق خدا کو نفع پہنچا ... [illegible]

امراض [illegible]

سابقہ انعامات حل معمہ جات

[illegible]

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

[illegible]

ملنے کا پتہ ڈاکٹر جوہر ایل ایم رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر امرتسر (پنجاب)

مطبع ... امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. No 352.

اخبار اہلحدیث امرتسر

ہے پیروی مصطفیٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + [illegible] نقل کیا ہے + یاں وہم و خطا کا [illegible]

جلد ۵ — نمبر ۲۲

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۱۲

" " " ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ... ۵ شلنگ

" " " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں +

امرتسر مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳ اپریل ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتدا

مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۹ صفر ۱۳ مارچ کا خلاصہ یہ تھا کہ جو امام

نماز فرض جانکر بہ نیت ادا و فرض پڑھے اور ارکان نماز پوری ادا کرے اُس کے پیچھے نماز جائز ہے خواہ اُس کے اعتقادات کچھ ہی ہوں خواہ اُسکی بد اعتقادی کی وجہ سے اُسکی اپنی نماز قبول نہ ہو تو بھی اُس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ اس مضمون پر مفصل بحث کر کے اہل علم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ اپنی اپنی راؤں سے (مخالف ہوں یا موافق) خاکسار کو اطلاع دیں۔ اگر اُن کے خیال میں کوئی دلیل (آیت یا حدیث) اس کے خلاف ہو جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ جس امام کی اپنی نماز قبول نہیں اُس کی اقتدا بھی درست نہیں تو مہربانی کر کے اُس سے مطلع فرما دیں چنانچہ گزشتہ پرچوں میں بعض حضرات کی رائیں تائید میں درج ہوئی ہیں آج بعض حضرات کی رائیں تردید میں لکھی جاتی ہیں۔ چونکہ ہماری غرض اس مذاکرہ سے تحقیق حق ہے اسلئے ہر ایک صاحب علم کا حق ہے کہ جو کچھ اُنکی تحقیق ہو بلا تردد بھیجدیں بابر درج کی جائیگی۔ مگر ایک دفعہ مضمون مذکورہ کو بنظر غائر دیکھ لیں جسکا خلاصہ میں پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ ادا ارکان میں تو میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں انکا کوئی تعلق نہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ امام کی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اُسکی نماز قبول نہ ہو مگر مقتدی کی قبول ہو جاوے۔ بہرحال اس دعوے کو یاد رکھکر جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مقیم دہلی کی تحریر پڑھئے جو درج ذیل ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:—

محقق فی اللہ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اہلحدیث مطبوعہ ۹ صفر پہنچا اور کاتب جواب طلب بھی موصول ہوا۔ مضمون امامت و اقتدا دیکھا گیا۔ خاکسار کو اُس کے ایک حصہ سے اتفاق ہے اور دوسرے حصہ سے اتفاق نہیں چنانچہ اس کے متعلق جو کچھ ذہن ناقص میں آیا وہ مختصر طور پر عرض کیا جاتا ہے واضح ہو کہ جو شخص اعمال کے اعتبار سے بدعتی یا فاسق ہے اور عقیدہ کے لحاظ سے اسکی وہی حالت ہو جو مسلمانوں کی ہونی چاہئے اور کفر و الحاد کی علامتوں میں سے کوئی علامت اُس میں بطور التزام کے نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اگر کوئی اس قسم کی بات پائی جاتی ہو تو بطور لزوم کے یعنی التزام کفر نہیں بلکہ صرف لزوم کفر پایا جاتا ہو تو

ahmadimuslim.de

گم شدہ پرچہ پہلی اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت بعد گزرنے کے قیمت ارادر ذان بعد محصول ہو۔ شکایتی خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور خریداری کا نمبر ضرور لکھنا چاہئے

ایسے شخص کو ہر چند قصداً امام بنانا جائز نہیں لیکن اگر اس کے پیچھے نماز ادا کیجائے تو وہ صحیح و درست ہوگی۔ امید دلائل لکھنے کی ضرورت نہیں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا وہ کافی ہے۔ لیکن یہاں پر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نماز کی صحت کا دارومدار اس پر ہے کہ ارکان مخصوصہ و شرائط مقررہ کے ساتھ ادا کی جائے اور کوئی رکن و شرط فوت نکیا جاوے اور عنداللہ مقبول ہونے پر مدار صحت نہیں کیا وجہ ہے کہ عمل فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز صحیح ہو جائے اور بدعقیدہ منافق کے پیچھے نماز صحیح نہ ہووے بلکہ دونوں حالتوں میں جبکہ ارکان مخصوصہ اور شرائط پائے جاویں نماز صحیح ہونی چاہیئے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری اعتبار سے انکو صحیح و قابل قبول قرار دیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ فی الواقعہ اور عنداللہ لغو و مردود ہوتے ہیں جیسے قضا قاضی کہ اسکا نفاذ ظاہرا ہوتا ہے۔ باطناً نہیں ہو سکتا مثلاً کسی نے جھوٹا دعوے جعلی مقدمہ قاضی کے روبرو پیش کیا قاضی نے دعوٰی کو سچا سمجھکر اسکو ڈگری دیدی تو اس صورت میں مدعی کو ظاہری و دنیاوی اعتبار سے حصول دعوٰی کا استحقاق ہو سکتا ہے لیکن عنداللہ اور دینی لحاظ سے ہرگز نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ یعنی منافق لوگ تمہارے روبرو جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم انکا اعتبار کرو اور رضامند ہو جاؤ اگر تم رضامند ہو گئے تو اللہ ہرگز رضامند ہونیوالا نہیں یعنے ظاہر میں تمہارا ان کے حق میں فیصلہ کرنا اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہو سکتا۔ اور جیسے ریا و سمعہ کی غرض سے نماز وغیرہ ادا کرنا یا سود خواری کی حالت میں زکوٰۃ دینا وغیرہ ظاہری اعتبار سے صحیح ہوگا۔ اور واقع میں لغو و مردود اور بعض اعمال اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ظاہری و دنیاوی اعتبار سے بھی لغو و بیکار ہوتے ہیں۔ اور واقع میں بھی غلط اور بےاعتبار مثلاً کوئی شخص تقرب لغیر اللہ کی وجہ سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے اور ذبح کیوقت حکم شرع کے موافق اللہ کا نام لے تو وہ ذبیحہ کسی طرح پر حلال نہ ہوگا چنانچہ کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہے لیکن قول محقق اور صواب یہی ہے کہ ذبیحہ مذکورہ حرام و ناجائز ہے جیسا کہ کتب مشہورہ میں مذکور ہے لان مسلما لو ذبح ذبیحة وقصد به التقرب لغير الله صار مرتدا و ذبيحته ذبيحة مرتد حدیث نبوی سے بھی اس قول کی تائید پائی جاتی ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب و مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید کی تحریرات اس بارہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ

عقیدہ اور بنیاد خراب ہوتی ہے تو ظاہری آثار کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے منافقین و کفار کے بارہ میں فرمایا کہ انکی اعمال دنیا و دین کے اعتبار سے لغو و بےاعتبار ہیں چنانچہ سورہ توبہ میں ہے الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ پھر اس کے آخر میں فرمایا ہے أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی ان لوگوں کے اعمال نہ دنیاوی و ظاہری اعتبار سے صحیح ہیں اور نہ اخروی اعتبار سے اور منافقوں کے بارہ میں ارشاد فرمایا إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ الیٰ قولہ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ مضمون اسکا یہی ہے منافقوں کا ظاہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت رسالت و نبوت کا اقرار بالکل غلط اور لغو و بےاعتبار ہے اور جس شخص کا عمل نہ ظاہری اعتبار سے صحیح و درست ہے اور نہ واقعی و دینی لحاظ سے تو اس کے پیچھے نماز کسی طرح صحیح نہ ہوگی اور اسکا اقتدا ہرگز جائز نہ ہوگا جیسے مرزا قادیانی خیالی مسیح اور اس کے ہم جنس لوگ کہ وہ سراسر ملحد اور ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم ہیں۔

اور حجاج بن یوسف کے پیچھے بعض صحابہ کا نماز ادا کرنا اسی وجہ سے تھا کہ وہ عملی فاسق و فاجر نظر آتے تھے اور ملحد و ضروریات دین کے منکر اور کفر کے ملتزم معلوم نہ ہوتے تھے۔ واللہ اعلم۔

خاکسار۔ اس ساری تقریر کا اصل مطلب زیر خط عبارت میں ہے کہ جنکی اپنی نماز درست نہیں اس کے پیچھے بھی درست نہیں حالانکہ خاکسار نے کئی ایک مثالیں عرض کر دی تھیں جنکی نمازوں کی عدم قبولیت حدیثوں میں آ چکی ہے۔

میں نے اس مسئلہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مفصل بحث کی تھی۔ ایک حصہ تو صحت کے متعلق تھا جسکو اور ارکان سے نامزد کیا تھا اس میں تو امام اور مقتدی کا رابطہ ضبط کیا تھا۔ دوسرا حصہ قبولیت اور عدم قبولیت سے تعلق رکھتا تھا پس یہی مدار بحث تھا۔ اور اسی پر آیت۔ حدیث مطلوب تھی جو ہنوز مفقود زیر بحث ہے۔ (باقی آئندہ)

انجمن ہدایت اسلام دہلی کا سالانہ جلسہ بڑی کامیابی سے ۲۸-۲۹ مارچ کو ختم ہوا۔ اس سے بعد تمام لیکچرار آریوں کے مباحثہ کے لئے آگرہ پہنچے۔ مولوی ابوالوفا بھی شریک تھے۔ مفصل آئندہ

الرفیق — خلاصۃ الصلوٰۃ — اسلام ... منیجر اہلحدیث سے طلب کرو۔

مرزا صاحب قادیان

اور

آریہ سماج کا ھذیان

وہ فتنے اُٹھا کر ہوئے بے خبر جنکو نیند آتی ہے۔
تڑپ کر رہ جاؤ گے کا ٹپ اُٹھو گے مُنکو دہتا یہی

جب سے لاہور میں آریوں نے گزشتہ نومبر میں مذہبی کانفرنس کر کے مرزا جی کو بلایا اور اپنے لیکچر میں حضرات انبیاء علیہم السلام پر عموماً اور حضرت مسیح اور جناب رسالت مآب فخر عالم افتخار دو عالم سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی نسبت خصوصاً بزدلانہ حملے کئے ہیں مرزائی اخبارات چیخ رہے ہیں کہ آریوں کا یہ برتاؤ اخلاقی تعلیم سے بالکل برخلاف ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو قادیانی اخباروں نے یہاں تک لکھا ہے کہ مسلمانوں نے صبر و شکیبائی کا ثبوت دیا ہے ورنہ ایسے تیز و اشتعال مضامین پر خون کی ندیاں بہ جاتیں ہم نے آجتک اس پہلو پر کچھ نہ لکھا۔ کیونکہ صحیح واقعات ہمارے سامنے پیش نہ ہوئے تھے۔ بلکہ راویان کلام محض اپنی آرا ہمارے سامنے پیش کرتے رہے جنکو ہم حسب قواعد علم روایت کافی نہ جانتے تھے۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ انتظار رفع ہوا۔ آج قادیان کا رسالہ ریویو ہمارے سامنے ہے جسمیں اس واقعہ کو الفاظ ذیل میں لکھا ہے جو ناظرین کی واقفیت کیلئے ہم اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ وھو ھذا:۔

"ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح کی پیدائش پر ایک سخت ناگوار حملہ کیا جسکو خواہ کسی طرح زنگ یا تحمل پر پیش کیا گیا ہو۔ مگر صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ نعوذ باللہ گویا انکی ولادت ناجائز طور سے ہوئی تھی۔ اس اعتراض کرنے میں اس نے آریہ سماج کے بانی کی اتباع کی ہے اگرچہ وہ الفاظ جو اس نے استعمال کئے تھے لفظ بلفظ ستیارتھ پرکاش سے نقل نہ کئے گئے ہوں مگر تاہم اس کا بیان اس عبارت سے بہت مشابہ تھا اور مضمون دونوں کا واحد تھا۔ ستیارتھ پرکاش میں متی باب اول آیت ۱۸ سے ۲۰ پر سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے یوں حاشیہ چڑھایا ہے (اور وہ یہ الفاظ ہیں جنسے آریہ لیکچرار نا واقف نہیں ہو سکتا کیونکہ خود اس نے اس کتاب ستیارتھ پرکاش کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے) "کوئی تعلیم یافتہ آدمی کبھی بھی ایسی باتوں پر یقین نہیں کر سکتا جو کہ شہادت کی تمام اقسام اور قوانین قدرت کے برخلاف ہوں۔ صرف وحشیانہ حالت کے لوگ ایسی باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جو خدا کے قوانین کو توڑ سکے ...... اگر یسوع کی پیدائش کی کہانی سچی تصور سمجھا دو تو ہر ایک غیر منکوحہ لڑکی جو حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے وہ یہ بھی جھوٹ بول سکتی ہے کہ خداوند کے فرشتہ نے اس کو خواب میں بتلایا ہے کہ جو اس کے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے .... صرف ایسے لوگ جو عقل نہیں رکھتے اور صرف روپیہ رکھتے ہیں ان باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں اور آسانی سے توہم پرست بن سکتے ہیں۔ یہ اس طرح سے وقوع میں آیا ہوگا کہ (نعوذ باللہ) مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی اور اس طرح سے حاملہ ہوئی ہوگی"

اب جائے غور ہے کہ ایک صدیقہ کو آریہ سماج نے کیسی تہمت لگائی ہے۔ حالانکہ قریباً نصف دنیا اسکو صدیقہ اور راستباز یقین کرتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ اوروں نے بھی اس بات سے انکار کیا ہے کہ مریم روح القدس سے حاملہ ہوئی لیکن آریہ سماج کے حامی طرز بیان ایسا ناپاک اختیار کرتے ہیں جس سے ناحق کا دکھ دینا مقصود ہوتا ہے۔ اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو وہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا کہ بغیر کسی فرد بشر کا دل دکھانے کے عیسائیت اور اسلام کے کسی خاص عقیدہ پر بڑے زور سے حملہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ کہنا کہ مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی" یا یہ کہ "کوئی غیر منکوحہ لڑکی جو اتفاق سے حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے" گویا یہ مریم پر بالفاظ دیگر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دہریہ لوگ ایسے الفاظ حضرت مریم اور عیسےٰ علیہما السلام کے متعلق استعمال کرتے ہیں لیکن کیا یہ دلیرہ اختیار کرنا ایک مذہبی پیشوا کو مناسب ہے؟" (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳)"

آریہ کانفرنس کی رپورٹ چھپ گئی ہے مگر اس مضمون پیش کردہ ریویو کا اس میں پتہ نہیں ملتا۔ ہاں اس میں اتنا لکھا ہے کہ:۔

"مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا اور اس حمل کا نتیجہ یسوع مسیح کا پیدا ہونا۔ اب یہ ایسی بات ہے کہ جسکو کوئی بھی عالم موجودہ معلوم شدہ قوانین قدرت کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا اور جبتک کوئی عیسائی عالم ایسا کوئی قانون قدرت دریافت نہ کرے کہ جس کے مطابق مسیح کی پیدائش ثابت ہو جاوے تب تک عیسائی لوگ ہم کو ایسی باتوں کے ماننے سے معذور سمجھیں گے (رسالہ الہام یعنی مجموعہ مضامین کانفرنس آریہ سماج صفحہ ۱۱۱)

مرزائی اخبار چیختے ہیں کہ آریوں نے جو مضمون سنایا ہے خوف کے مارے وہ درج نہ کرینگے بلکہ اسمیں بدل ڈالیں گے۔ بہت خوب۔ پس مضمون جیسا ہے ہم مرزائیوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی آریوں نے اپنے مضمون میں تحریف کی ہے تاہم مرزا جی بھی اس الزام کے ملزم ہیں جسکی تفصیل بتلانا ہمارا کام ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں سنکر بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں بھی رنج ہے اور ہر ایک مسلمان کو رنج ہونا چاہئے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج نے جس قسم کی گالیاں اور ہتک آمیز باتیں استعارہ کے طور پر نقل کرکے اور لپیٹ کر حضرت مسیح کو دی ہیں جناب مرزا صاحب کی اُن سے بڑھکر دی ہوئی ہیں جنکا ثبوت درج ذیل ہے۔

جناب مرزا صاحب (خود بدولت) رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً غور سے سنیں۔

"یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئینگے قحط پڑینگے لڑائیاں ہونگی۔ پس اُن دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اسکی خدائی پر دلیل ٹھیرائیں۔ اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں آتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں انکو کوئی معجزہ دکھلایا نہیں جائیگا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرامکار اور بدکار بنکر اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جسمیں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجائے بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنتا اور کہتا کہ مجھ کو وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا آخر ہر ایک وظیفہ خواں کو یہی کہنا پڑا تھا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں۔ اپنا پیچھا چھوڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا یہی آپ کا طریق تھا۔ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپکی قوت شجاعت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپکو اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہیں باغی ٹھہرا کر پکڑا نہ جاؤں سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا اس جگہ بھی وہی کارروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ یہودیوں کے لئے یہودی بادشاہ چاہئے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے۔ شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کی بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپکو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنے ادنے بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپکی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپنے بیان فرمایا ہے اُن کتابوں میں اُنکا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپکے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں۔ اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپنے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپکی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے مونہہ پر طمانچہ مار رہی ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپنے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپکو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اُس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اُس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی و عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے ہو گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی طیار ہو گئے تھے۔

آپ کی انہی حرکات سے آپکے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور اُنکو

اہلحدیث کا مذہب - مومن مسلمانوں کے معتقدات کا مدلل بیان - قیمت ۴/

ahmadimuslim.de

یقین تھا کہ آپکے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالےٰ شفا بخشے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اسدن سے کہ آپنے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھیرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور انکو کچھ اثر نہیں ہوگا بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ آجکل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہیں۔ ایک پادری کو کیا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ [illegible]

ممکن ہے کہ آپنے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپکا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپکے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس ہے کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپکی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہونگے کہ میں پھر واپس آجاؤنگا۔ حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس ۱۹ نسلیں انکے بعد بھی انیس صدیوں میں مر چکیں مگر آپ ابتک تشریف نہ لائے خود تو وفات پا گئے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کلنک ابتک پادریوں کی پیشانی پر لگا ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ و ۶ و ۷ و ۸)

مرزائیو! غور سے دیکھو کوئی شریفانہ یا غیر شریفانہ گالی ہے جو تمہارے پیر مغان نے حضرت یسوع کی شان والا شان میں اٹھا رکھی ہو۔ پھر تم کس منہ سے کہتے ہو۔ کہ آریوں نے مسلمانوں کے دل دکھائے اور کس منہ سے گورنمنٹ کو آریوں کے برخلاف اکساتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی؎

ذرہ انصاف تو کیجیے بھلا کس نے شر پہلے

ہاں اگر تم یہ کہو کہ مرزا صاحب نے جو برا بھلا کہا ہے تو اسکی وجہ مرزا صاحب نے خود ہی بتلا دی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

کہ وہ مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالےٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئینگے پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔ (ایضاً صفحہ ۹)

جواب۔ یہ بھی مرزا صاحب کی ایک ایلہ فریبی ہے جس سے انکی غرض تمہاری آنکھوں میں مٹی نہیں بلکہ کنکر ڈالکر تمہاری جیبیں کترنے کی ہے۔ آؤ ہم تمہاری آنکھوں سے کنکر نکالیں ذرہ **تحفہ قیصری** نکالکر پڑھیے جسمیں اول صفحہ ہی پر لکھا ہے کہ:-

"یہ عاجز جسکو مبارکباد کی اس شخص کیطرف سے ہے جو یسوع مسیح کے نام سے آیا ہے (صفحہ ۱) × × اس (خدا) نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا (صفحہ ۳) × × اس (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے × × × میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے (صفحہ ۱۱) × × خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جسکا نام یسوع ہے (صفحہ ۱۲) اسجگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اسلئے ضرورت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے

یسوع مسیح کی زبان سے سنیں ××× ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہوکر باادب التماس کروں ××× کیا خوب ہو کہ جناب ملکہ کو اس چھپی ہوئی توہین پر نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کیجاتی ہے (ص۱) ××× آخر جو موحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا وہ نابود ہو گیا (ص۸)۔

حالانکہ انجام آتھم کے آخر میں جو آپ نے یسوع مسیح کی نسبت مغلظ الفاظ درج ہیں ××× انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے اور یہ تحریر مئی ۱۸۹۷ء کی ہے ××× جس شخص کی نسبت جنوری میں ایسے فحش الفاظ لکھ گئے تو اس کی نسبت چار ماہ بعد اسقدر تعظیمی الفاظ لکھے گئے اور یہ خیال بھی ذات شریف کو نہ آیا کہ ابھی چار ماہ ہوئے ××× [illegible] ××× یسوع کو خدا کا رسول مقبول اور رسول ظاہر کرتا ہوں کیا دانا ہے جو اسے نہ کہیں گے کہ ؎

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دیکر + جوان نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس سے بڑھکر افسوس ایڈیٹر ریویو پر ہے کہ وہ بھی باوجود دعوے چنیں و چناں کے آنکھیں بند کرکے اپنے پیر مغاں کی طرح بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ سوائی دیانند کی جگہ میں خود ہی یسوع کا لفظ نقل کرتا ہے۔ پھر خود ہی اسکو مسیح کے ہم معنے بھی کر لیوں لکھتا ہے کہ :-

"اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو یہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا"

دیکھئے۔ بقول "جادو وہ جو سر پر بولے" خود ہی مان گئے کہ یسوع اور مسیح ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ مرزائیو! دیکھا نہ ؎

مگر سیرو ورش ہم تیرا قتل + جو آنکھ ہی سے نہ دیکھے تو وہ اندھا کیا ہے

مختصر یہ ہے کہ آریوں کی بدزبانی پر ہر ایک مسلمان کو رنج ہے مگر اس رنج میں ہم واقعات کو نہیں چھپا سکتے۔ واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس الزام کے زیادہ ملزم ہیں جنہوں نے باوجود تسلیم رسالت مسیحائی اور نبوت عیسائی کے حضرت ممدوح کی شان میں گستاخیاں کی ہیں ××× [illegible]

گئے کہ اسلام میں پاپی ناک دہیر + خدا خواستہ گر شکیں ہوتے تو کیا کرتے

قادیاں میں صاحب فنانشل کمشنر

صاحب فنانشل کمشنر بغرض دورہ ۲۱ مارچ کو قادیاں میں پہنچے مرزا صاحب نے آنکی خاطر تواضع کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ اپنے مریدوں میں برگزیدہ اصحاب کو دور دور سے جمع کیا اور بتکلف دعوت دی خود ملنے گئے۔ ملاقات کے وقت مرزا صاحب نے گورنمنٹ کے حق میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت کی۔ یہی ایک نسخہ قادیانی دجال کے پاس ہے کہ جب کسی پولیٹکل تقریر میں حکام کو دھوکہ دیتے ہیں تو بس یہی ایک تکا چلا دیتے ہیں کہ میں جہاد کا مخالف ہوں۔ او ظالم! جہاد کو مع شرائط کس نے منع کیا اور کون دجال ہے جو اس کو منسوخ کرے او ظالم تم ہمیشہ کہتے ہو کہ میں نے جہاد کو منسوخ کر دیا ہے میرے آنے کے بعد اشاعت اسلام کے لئے جہاد جائز نہیں۔ او ظالم! تم کفار کو موقع دیتے ہو کہ وہ اعتراض کریں کہ تم سے پہلے اس قسم کا جہاد جائز تھا ××× [illegible] ××× ہیں۔ تمہارا الہام تھا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے کیا یہی برکت ہے کہ بادشاہ کے ایک ادنیٰ ملازم فنانشل کمشنر کی خوشامد کرتے ہوئے تم خود اس کے ڈیرہ پر ملنے گئے اور نہایت لجاجت سے قدمبوسی کی۔ ہمارے خیال میں صاحب فنانشل کمشنر کو تمہاری دعوت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے مگر صرف لفظی شکریہ نہیں بلکہ عملی شکریہ جسکی صورت ہم بتلاتے ہیں کہ صاحب موصوف گورنمنٹ میں تمہارے لئے خطاب ملنے کی سفارش کریں کیونکہ تم کو سالہا سال سے خطاب کے لئے الہامات ہو چکے ہیں جو بہنوز معرض التواء ہی میں ہیں اور خطاب کی تعیین ہم سے کرائیں تو ہم ایسا خطاب بتلا دیں کہ جسپر آپکے کسی حاسد کو حسد بھی نہ ہو۔ اور کوئی اسمیں شریک بھی نہ ہو سکے۔ یعنی "خناس" ؏ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

آریہ گزٹ لاہور

لکھتا ہے کہ :-

"کلکتہ کے کانسٹرہال میں لڑکیوں کو انعام تقسیم کرنے کے لئے حال ہی میں ایک جلسہ ہوا ہے اس کی تقریب پر ایک بڑی بھاری سوشل اصلاح کے نمودار ہوئی ××× [illegible] ××× تھی حالانکہ بنگال تعلیمی اور دماغی لحاظ سے ہندوستان کے سارے صوبجات میں

آٹا پیسنے کی مشین اعلیٰ اور سستے بیلنے - مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

ایک سرکردہ صوبہ متصور ہوتا ہے اس مبارک تقریب میں بردوان کے رہنے
دھیراج بجے چند مہاتاپ بہادر اور مہارانی ادھیرانی رونق افروز تھیں - علاوہ ازیں
دو سو کے لگ بھگ معزز صاحبان مع دو سو لیڈیز اور ڈیڑھ سو طالب علمان
[illegible]
آنریبل جگندرو ناتھ گھوش - مسٹر اور مسز ناگ اور مسز چوہدری جیسے شرفا آئے ہوئے
تھے - علاوہ ازیں شہر کے اور رؤسا اور شریف عورتیں موجود تھیں - سب سے اچنبھے
کی بات یہ ہے کہ اس جلسہ تقسیم انعامات کی وجہ سے بنگال میں جو قدیم سے پردہ
کی بری رسم چلی آتی تھی دور ہوگئی -

پردہ نشین مہارانی ادھیرانی نے پہلے اپنی مبارک شال کی یعنی آپ کا گھونگٹ
یا دوپٹہ ۲ پلہ آپ کے سر کے تاج تک ہی تھا - اس سبب کی سب بنگال کی
برہمو اور ہندو استریوں نے اپنا اپنا گھونگٹ اٹھا دیا اور مہارانی ادھیرانی کی تقلید
کی - حالانکہ اس وقت تک وہ بہ بابر پردہ کی بری رسم کو رواج دیتی آئی تھیں
چونکہ یہ سب سے پہلا موقعہ تھا اس لئے کھلم کھلا منہ سے پردہ اٹھانے میں ذرا وہ
جھجکتی تھیں - مسز ڈی - این رائے نے جو اپنی خوبصورتی میں ایک مشہور لیڈی ہیں
اپنی کنپٹی تک آنچل رکھو رکھا - مسز چوہدری جنہوں نے ولایت میں تعلیم پائی ہے
پاس کیا ہوا ہے اور ایم اے بھی ہیں اپنے ابرو تک کپڑا رکھا اور باقی استریوں
نے بھی تھوڑا بہت پردہ اٹھایا - مہارانی ادھیرانی نے بوجہ لجا اور شرم کے کچھ تقریر
تو نہ کی مگر مہاراجہ ادھیراج نے آن کی طرف سے کھڑے ہو کر چند الفاظ کہے اور آپ نے
سب استریوں کی اس اخلاقی دلیری پر تعریف کی -

فی الحقیقت ہماری استریوں کی عموماً یہی حالت ہے اور اسکا بڑا بھاری اثر یہ ہے
کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے - جوں جوں تعلیم میں ترقی کرتی جائینگی اپنے اپنے منصبی
فرائض کو محسوس کرتی ہوئی دکھلاوے کی بری رسوم کو ترک کرتی جائینگی "
(دار یہ گزٹ لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

جواب - آہ! زمانہ کا کیسا انقلاب ہے کہ آج پردہ کی مخالفت میں وہ لوگ بھی سر
اٹھاتے ہیں جنکو گرو مہارشی نے لکھا ہے کہ لڑکے لڑکیاں نابالغ ہی الگ رہیں اور لڑکیاں
کے مدرسہ میں پانچ سال کا بھی نہ جانے پاوے (ستیارتھ صفحہ ۴۳) یہی لکھا ہے کہ عورتوں
اور مردوں کے اجتماع سے زناکاری پھیلتی ہے (ستیارتھ صفحہ ۴۱۹) یہ بھی لکھا ہے کہ مرد
عورت ... [illegible] ... (ستیارتھ صفحہ ۱۲۹) بلکہ ... [illegible]

ہیں اور منوجی کے قول سے تائید لائے ہیں کہ آنکھوں کو خوب قابو رکھنا چاہئے - کیونکہ
آنکھیں ماں اور ساس اور لڑکی سے بیجا نہیں کرتی - (ایڈیشن منجری صفحہ ۱)

صوفی جماعت علی شاہ کی بابت چند سوال

بخدمت مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب - السلام علیکم چند سطور داخل اخبار کرکے مشکور فرما
کے ممنون و مشکور کریں - آپکا اخبار مورخہ ۲ صفر دیکھا گیا جسمیں جماعت علی شاہ صاحب
علی پوری کے متعلق چند سوال تھے جنکی ذیل میں عمدہ اور مفید مختصر جواب مرقوم تھا - فی الواقع
جماعت علی شاہ سے عام طور پر بدظنی ہوگئی ہے کیا سنی کیا اہلحدیث کیا مرزائی سب مخالف
ہیں مگر بعض جاہل انکی متبع ہیں - عام طور پر بدظنی کا ظاہری سبب یہ ہے کہ جماعت
علی شاہ گوشہ والے نوجوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں اور بے پردگی
سے تعلیم دیتے ہیں اور دو مسجدوں کے درمیان انکی اقامت ہے اور ان علانیہ سنتے
ہیں علانیہ مسجدیں اگر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے جو مرید اذان سنکے مسجد کو جانے کا
قصد کرتا ہے اسکو صاف روکدیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیر کی دیدار ومحبت نماز اور
جماعت سے بڑھکر ہے - جب اسکا وعظ بیاری کی مسجد میں ہوا اُس نے علانیہ کہا کہ
جو مرید نہیں مسلمان نہیں اور میرے جتنے مرید ہیں وہ صحابہ کرام کا رتبہ رکھتے ہیں اور
میرے مریدوں میں منشی غلام احمد اڈیٹر اخبار اہل فقہ ہے جو بڑے صحابی کا رتبہ رکھتا ہے
یہ خرافات سنتے ہی لوگ پراگندہ ہوگئے اور انکا وعظ اس مسجد میں موقوف ہوگیا -
شاہ صاحب کا رسالہ **فیضان علی پور** جو مطبوعہ امرتسر ہے اُس کے ۶ ویں صفحہ
میں شجرہ عربی نمبر ۲ کا مندرج ہے اسمیں لکھا ہے اللہم صل وسلم علی محمد و
سیدنا و ھادینا و مرشدنا و مقتدانا حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب
درود میں اپنا نام داخل کیا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر
لفظ سیدنا و دیگر القاب نہیں کہاں تک بے ادبی و بے علمی دلنوق ہے اور اس شجرہ
میں صحابہ کرام و دیگر بزرگوں کے نام پر فقط صاحب لکھا ہے - جیسا ابوبکر صاحب
و سلمان صاحب و قاسم و جعفر الصادق صاحب علیٰ ہذا القیاس جیسا کہ بادیان
محمد صاحب لکھتے ہیں مسلمان مسمی جس جماعت علی شاہ کا وعظ ہوا تھا - آپ کا نام
... سے تغیر کیا نعوذ باللہ منہ ... شخص بڑا جاہل اور منہ دراز ہے یہ دیکھ کر لاالہ

ahmadimuslim.de

والوں سے تین روز سے مولانا مولوی سید عبد الرب صاحب الفقہ دری البخاری اور مولانا مولوی اکبر شریف کا اسکی تردید میں وعظ کرا رہے ہیں بڑا مجمع عظیم ہو رہا ہے جماعت علی کی خوب تردید ہو رہی ہے غرض کہ آپ مندرجۃ الذیل سوالات کے جوابات بذریعہ اخبار عکیم ہم کو ممنون و مشکور فرمائینگے۔

(۱) جماعت علی شاہ جو جوان عورتوں کو بے پردگی سے بیعت لیتے ہیں شرعاً و طریقۃً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جماعت علی شاہ جو علانیہ جماعت پنجگانہ کا تارک ہو اسکا کیا حکم ہے اور جماعت واجب شرعی ہے یا نہیں؟

(۳) جماعت علی شاہ بوقت حضوری آپکے مرید کو جو نماز شرعی سے روکتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) جماعت علی شاہ اپنے مریدوں کو اصحاب کرام کے برابر جو کہتا ہے صحیح ہے یا غلط؟

(۵) اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو جو بڑے صحابی کی نسبت کہتا ہے کیا حکم؟

(۶) درود میں آنحضرت کے نام کے ساتھ بغیر ذکر آل و اصحاب اپنا نام مندرج کرنا طریق فقہا کے خلاف ہے یا نہیں؟

(۷) اصحاب کرام جو جانشین آنحضرت ہیں انکو صاحب سے یاد کرنا جیسا کہ عام لوگ کو کرتے ہیں طریق ادب سے خارج ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا

محررہ سائل سیدہ ولی محمد مقیم لال مسجد معسکر بنگلور

جواب - ان واقعات کی ہم تصدیق تو نہیں کر سکتے واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہیں - لیکن بطور تسلیم جواب دیتے ہیں -

(۱) بے پردگی میں عورتوں سے بیعت لینا جائز نہیں - حدیثوں میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملایا -

(۲) تارک جماعت کوئی بھی ہو سخت گنہگار ہے - جماعت سے نماز پڑھنا امام احمد وغیرہ کے نزدیک فرض ہے حنفیوں کے نزدیک سنت موکدہ قریب واجب کے ہے - حدیث شریف میں حضور علیہ السلام کا فرمان ہے - اگر نابالغ بچوں کا خیال نہ ہو تو جماعت سے پیچھے رہنے والوں کے مکانوں کو آگ لگا دوں تاکہ وہ بھی ساتھ ہی جل جائیں -

(۳) نماز سے روکنے والا سخت مجرم ہے بلکہ خوف کفر ہے اَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ -

(۴) مرزا قادیانی اپنے مریدوں کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کہتا ہے

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) جو شخص اپنے مریدوں کو صحابہ کرام کے برابر کہے وہ گویا مدعی نبوت ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے خیر القرون قرنی -

(۵) اگر یہ بیان صحیح ہے تو اس لئے کہا ہوگا کہ اڈیٹر مذکور شاہ صاحب کی ہوا باندھنے بہت کچھ کام دیتا ہے کیونکہ ؎ پیراں نمی پرند مریداں ہمی پرانند -

(۶) بیشک خلاف طریقہ سب فقہا اور علماء کے ہے البتہ سنت مرزائیہ کے موافق ہے -

(۷) کسی شخص کی نسبت "صاحب" کا لفظ بولنا زبان کے قواعد پر مبنی ہے جس شخص کے نام پر "صاحب" لگانا اردو قاعدے کے مطابق ٹھیک ہو وہاں تو جائز ہے مثلاً پیر صاحب - امیر صاحب - مولوی صاحب وغیرہ اور جس نام کے ساتھ جائز نہ ہو وہاں ناجائز ہے مثلاً سلطان المعظم صاحب یا حضرت ابوبکر صاحب وغیرہ غرض صاحب کے لفظ لگانے میں محاورہ زبان اور نیت پر مدار ہے -

(ف) اگر صوفی صاحب نے عربی شجرہ میں ان اسماء کے ساتھ "صاحب" کا لفظ لکھا ہے تو آپکی ولایت اور علمیت کا راز کھل گیا - کیونکہ عربی میں "صاحب" کا لفظ ان معنے کے لئے نہیں ہے جن معنے کے لئے اردو اور فارسی میں آتا ہے پس ہم نے جو صوفی صاحب کی محدثیت اور علمیت جانچنے کے لئے طریقہ لکھا تھا کہ ہماری پیش کردہ عبارت بمقدار ایک صفحہ پڑھ دیں اب اسکی حاجت نہ رہی ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا -

مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ
اور
کتاب تقویۃ الایمان

آہا خوب یاد آیا اہلحدیث نمبر ۱۳ میں جہاں پر ہم نے سید احمد خان اور ڈپٹی نذیر احمد صاحب کو بطور شہادت کے پیش کیا ہے وہاں پر مکرمی مولانا الفاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام مدفیوضہم دربار ہم اڈیٹر اخبار ہذا نے مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے -

"مولانا رشید احمد مرحوم کو اپنے گواہوں میں پیش کرتے تو سب پہ ہم کو ڈگری ملجاتی آئندہ سہی"

بنا بریں اب ہم اس کے متعلق کچھ لکھتے ہیں - اہل بصیرت خوب واقف ہیں کہ زیادہ معتبر اور نہایت قوی شہادت اس شخص کی ہوتی ہے جو یا تو فریقین کا مخالف و معاند ہے

یا موافق و معتقد۔ پس ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا دونو گواہ بوجہ نیچریت[1] کے فریقین (اہل حق و اہل بدعت) کے مخالف ہیں کسی فریق کے معتقد و مقتدا نہیں اس خیال سے ان دونوں کو گواہی میں پیش کیا تھا اگر کوئی شخص محض اس وجہ سے کہ انکی شہادت اہل حق کے موافق ہوئی اہل حق کا مقتدی یا پیشوا خیال کر بیٹھے تو یہ انکی خوش فہمی ہے کیا عجب کہ فقیہ صاحب ایسا ہی خیال کریں مگر حضرت مولانا صاحب گنگوہی علیہ الرحمہ تو فریقین کے مقتدی و پیشوا ہیں اور نہ مخالف و معاند یہی وجہ ہے کہ ہم نے جناب کی شہادت کو وہاں پر نظر انداز کر دیا تھا کہ حضرت مولانا کی شہادت سے اہل بدعت پر کچھ اثر نہیں پڑیگا۔ اب ہم یہاں پر صرف اہل فقہ کی خاطر (حسب منشا نوٹ مندرجہ بالا) [redacted] متعلق مولانا شہید اور تقویۃ الایمان درج ذیل ہے۔

فتوی

وہ مولوی محمد اسماعیل صاحب عالم صالح متقی بدعت کے قلع و قمع کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے اور سنت کے جاری کرنیوالے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے اور خلق کو ہدایت کرنیوالے تھے تمام عمر اسی حال میں رہے اور آخر جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جسکا ظاہر حال ایسا ہو وہ ولی و شہید و جنتی ہے حق تعالی فرماتا ہے اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ نہیں اولیاء اللہ کے مگر متقی۔ سو موافق اس آیت کریمہ کے مولوی صاحب ممدوح ولی ہوتے ہیں اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ کے وہ شہید جنتی ٹھیرے پس جو کوئی ایسا ہو کہ ساری عمر تقوی کے ساتھ رہے اور فی سبیل اللہ شہید ہو دے وہ قطعی اہل جنت ہے اور ولی و شہید ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مومن کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حق تعالے فرماتا ہے من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب ترجمہ جس نے عداوت کی میرے ولی کی تو میں اطلاع کرتا ہوں اسکو اپنی لڑائی کرنے کی۔ پس دیکھو حق تعالے سے لڑائی کرنیوالا کون ہوتا ہے۔ بہرحال ایسے عالم مقبول کو مردود کہنا سب اللہ کے نزدیک قریب کفر کے ہے اور حق یہ ہے کہ مولوی صاحب سے اہل بدعت کو اسواسطے عداوت ہے کہ انہوں نے بدعات کو اکھاڑا اور بدعتیوں کے بازار کو بے رونق کر دیا اس لئے سب و شتم کرتے ہیں جیسا روافض شیخین اور اہل سنت میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب اور اہل تسنن پر رد روافض کو لعن کرتے ہیں سو مولوی محمد اسماعیل صاحب کو لعن کرنے والے ملعون ہیں کیونکہ حدیث میں ہے جو کوئی کسی کو لعن کرتا ہے اگر وہ محل لعن نہیں تو کرنیوالے پر لعنت آ لگتی ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مہبط رحمت الہی ہیں تو بالضرور لعنت کرنیوالے انکی ملعون ہیں۔ واللہ تعالی اعلم۔

[redacted] تو اسکا قصور نہیں ہے کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب را چہ گناہ؟

بڑے بڑے عالم اہل حق اسکو پسند کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اسکو برا کہا تو وہ خود خیال اہل ہے فقط واللہ تعالی اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاوی میلاد وغیرہ صفحہ ۳۱ و ۳۲)

اور سنئے حضرت مولانا صاحب مرحوم اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ:۔

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اسکا مؤلف ایک مقبول بندہ تھا اور مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی ولی کامل محدث و فقیہ مقبولین حق تعالے سے تھے جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بدجانتا ہے وہ خود شیطانی ملعون حق تعالی کا ہے" (فتاوی رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۳۲)

یہ ہے حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کی شہادت۔ دیکھنا ہے کہ اب ہمارے معزز دوست فقیہ صاحب اپنے اُن الفاظ کا جو مولانا ممدوح کی شان میں کسی سابقہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کس قدر پاس و لحاظ کرتے ہیں۔ (کیا خوب) ؎

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں + لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

حضرات ناظرین! معاف فرمائیے۔ آپ کا وقت تو بہت صرف ہوا اور مضمون بھی بہت طویل ہوگیا لیکن ذرا ٹھیر کر چلئے ایک شہادت اور سن لیجئے۔ پھر آپکا اختیار

[1] دونوں کو نیچری کیوں کہتے ہو مولوی نذیر احمد صاحب تو حنفی ہیں نیچری نہیں (اڈیٹر)

[illegible]

ہے جنکو چاہیں ڈگری دیں۔ یہ گواہ جناب عمدۃ الواعظین مولانا مولوی عبدالرب صاحب دہلوی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ جزاہ اللہ کا حال جو بیٹے والد ماجد مولوی عبدالخالق صاحب مرحوم نے علماء سے جو سنا گیا وہ ایسا ہے کہ یہ صفحہ قرطاس انکی تحریر کو وفا کرے۔ حضرات کو ان کے اشتیاق ہیں یہ تحفہ شناسا ہے؎

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب جنکو دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

اور ان کے وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت اور ظاہر ہوتے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ ایسے شخص کو برا کہنے والا وہ کمال خسران وضلال میں ہے [illegible]

اگر فقیہ صاحب یا فقیہ صاحب کے کسی ہم آواز کا یہ خیال ہو کہ یہ فتویٰ مولوی عبدالرب صاحب واعظ دہلوی کا نہیں ہے بلکہ جعلی ہے تو وہ براہ مہربانی ذرا کتاب جامع حدیث المعروف بگلزار آسیہ مولفہ مولوی عبدالرب صاحب کے ملاحظہ دیکھنے کی تکلیف گوارا کریں جہاں کئی ایک مرتبہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کے کیسے کیسے تعریف کی ہے۔ اگر کسی صاحب کو مولوی عبدالرب صاحب کی حنفیت میں تردد ہو تو انشاءاللہ وہ بھی اسی کتاب گلزار آسیہ سے رفع ہو جائیگا۔ المختصر؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مری حق میں + زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اچھا تو اے ناظرین ہم تو اب خاموش ہو کر فقیہ صاحب کے جوابوں کا انتظار کرتے ہیں۔ آپ اپنی طبیعت کے مختار ہیں جو جی چاہے فیصلہ کیجئے اگر دل چاہے تو ہمکو بھی اپنے فیصلہ سے اطلاع دیجئے۔ فقط

خاکسار احمد اللہ حنفی صدر بازار ہردوئی

نائب اڈیٹر:۔ جس زمانہ سے اہل فقہ میں مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ بہتان شائع ہوا تھا اس کو آج پانچ ۱۰ ہفتے ہو چکی ہیں مگر ان پانچ ماہ کے عرصہ میں جو درگت اس بہتان کی ہوکر بدنامی ہوئی ہے خوب سلجھ سے وہی جانتا ہے۔ اس سے زیادہ ذلت انکی کیا ہوگی کہ وہ اس فیصلہ کیلئے اپنے ہی مذہب کے علماء مولوی حاجی احمد علی صاحب حنفی اور مولوی شاہ سلیمان صاحب حنفی پھلواری کو منصف ماننے کی جرأت نہ کر سکا۔ بے در بے انعام حاصل نہ کر سکا۔ آپ جیسے حنفی نامہ نگار آجتک اسکی خبرگیری کر رہے ہیں۔ اور وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آجتک تو یہ

لوگ موحدین کی نسبت اولیاء اللہ کی۔ بے ادبی کی بدظنی پھیلا رہے تھے۔ مگر خدا نے انہیں کی نیتوں اور دلی جذبات کا اظہار کھلم کھلا کر دیا۔ اولیاء اللہ اور شہیدوں کو بہتان لگانا اور بدنام کرنا کوئی معمولی بات نہیں جو شخص مقربان خدا کو برا کہتا وہ خدا کا پہلا دشمن ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ من عادٰی لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب بالکل سچ ہیں اور ایک صادق مصدوق افضل الرسل کی پاک زبان سے نکلے ہوئے ہیں جنکو سچے ہونے کی شہادت وہ عظمت اللہ تبارک وتعالیٰ نے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى کے پاک کلمات سے کر دی ہوئی ہے۔ اب اس بدگوئی کا اثر دنیا ہی میں اہل فقہ پر پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ کیونکہ اخبار مذکور کی وہ پہلی سی آب وتاب جاتی رہی ہے کہانی چھپائی کی نحوست اخبار پر نظر پڑتے ہی سامنے آجاتی ہے۔ مضامین تو ردی ہوتے ہیں اور ابھی اس کی حالت آگے آگے دیکھئے کیا ہوگی یہ خدا کے نیک بندوں کی بدگوئی کا نتیجہ ہے؎

اے شوخ جو دیکھنے تری آگئی آنکھیں + کیا دیکھے دکھا کیا مزا پا گئی آنکھیں

مسلمان

خبردار ہو جاویں کہ حفاظت اسلام کو خدا نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ والا وعدہ اپنی سچائی کا تیرہ سو سال سے برابر ثبوت دے رہا ہے۔ اور یہی دلیل اسلام کے سچا مذہب اور خدائی دین ہونے کے لئے کافی ہے۔ اسلام کا خود ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ بہت سے مخالفین اس کے مٹانے کے درپے ہوتے رہے ہیں مگر بقول؎

چراغ را کہ ایزد برفروزد + ہر آنکہ تف زند ریشش بسوزد

منہ کی کھاتے رہے ہیں اور خدا اپنے دین کی حفاظت کا سلسلہ بدستور قائم رکھے ہے۔ زمانہ حال میں آریہ۔ عیسائی اور ہندو اقوام نے کئی ایک کتابیں لکھوا کر ہاں اس پیارے اسلام کی تردید میں شائع کیں جس نے بطحا کی مقدس سرزمین میں نشو ونما پائی۔ حامیان اسلام کی طرف سے انکو ترکی بہ ترکی ایسے دندان شکن جواب دئے گئے کہ بایدو شاید۔ اب معاندین کی طرف سے اسلام پاک کی مخالفت میں کئی ایک ماہوار رسالے اور اخبار جاری ہیں جن میں وہ اپنے دلی جذبات کا کھلے بندوں اظہار کرتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کی سچی ہدایت کو زود باد حملوں سے روکنا چاہتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہوا کہ اہل اسلام کی طرف سے بھی ایک رسالہ ماہوار جاری کیا جائے جو ایسے زہریلے رسالوں کے برے اثر کو بخوبی روک سکے۔ سو وہ رسالہ آجکل میں جاری ہوا ہے جسکا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سول اینڈ ملٹری نیوز میں یہ خبر پڑھکر سخت افسوس ہوا کہ حکیم دوست محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار الکیمیا مالیرکوٹلہ کا بعارضہ بخار انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے الکیمیا کے شائع کرنے اور طب یونانی کی طرف خاص رغبت و قابلیت ہونے کے سبب سے بہت ناموری و شہرت حاصل کر لی تھی۔ مخلوق خدا کو اون کے مطب اور اون کی مجرب ادویات سے بہت نفع پہونچتا تہا۔ مرحوم نہایت خلیق اور پابند وضع شخص تھے۔ اللہ تعالی اون کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ مرحوم کا انتقال بعارضہ بخار سنکر بے ساختہ ابو العتاہیہ کا یہ شعر زبان پر جاری ہوا کہ ؎

ما للطبیب یموت بالداء الذی + قد کان یبرئ منه فیما قد مضی

اللھم اغفرلہ وارحمہ - (نائب اڈیٹر)

ہزہائینس نظام دکن نے تین لاکہہ روپیہ بطور چندہ حجاز ریلوے میں عطا کئے۔

ضلع باریسال کے باشندوں نے کہانڈ کا استعمال قطعی بند کردیا۔ اس لئے کہ سوادیشی کہانڈ کی شناخت ناممکن ہے۔ اب سب لوگ صرف گڑ اور شیرا استعمال کرتے ہیں۔

اب تک روسی ایلچی جاپان میں رہتا تھا۔ اب چونکہ جاپان اول درجہ کی طاقت ہوگئی ہے اس لئے ایلچی کے عہدہ کو بڑہا کر اب سفارت کردینا ضروری خیال کیا گیا۔ چنانچہ روس کی پارلیمنٹ (ڈوما) میں روسی سفیر کے جاپان میں تقرری کی نسبت ایک قانون بنایا گیا۔

وزیر اعظم انگلستان سر ہنری کیمبل بنرمین عارضہ استسقا سے سخت علیل ہیں جانبری کی امید کم ہے۔

میسور میں پاشا متوفی کی جگہ سلطان المعظم نے رفعت بے کو ترکی سفیر متعینہ لنڈن مقرر فرمایا۔

ایک جرمن مسمی جان سپی شنر نے ایک قسم کے پر ایجاد کئے ہیں جو چمگادڑ کے پروں کے مشابہ ہیں اور جن کے ذریعہ سے آدمی پرندوں کی طرح ہوا میں باسانی اڑ سکتا ہے۔

پورٹ آرتہر کے ہیرو جنرل اسٹوسل کو قلعہ پیٹر اینڈ پال میں مقید کیا گیا۔

پیرس کے ایک مشہور اخبار کے سابق ایڈیٹر کے پرائیویٹ قلم ۲۱۶۰ کو فروخت ہوئے۔

یونان نے بابعالی سے باضابطہ درخواست کی ہے کہ ایک ریلوے لائن تعمیر کرنے کی اجازت دیجائے:

تنہا دلی میں چھ ماہ کے لئے تعزیری پولیس قائم کی گئی۔

مولانا شبلی کے بھائی مولوی محمد اسحاق صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ الہ آباد کے زنانخانہ میں اتفاقیہ بندوق چل جانے سے اون کی شیرخوار نواسی اور برادر زادہ کے ضرب آئی۔ لڑکے کا انتقال ہوگیا کیونکہ صدمہ سخت تہا

معاملہ پورٹ آرتہر کے متعلق جنرل سمرناف اور جنرل فاک میں جنگ ڈوئل ہوئی جسمیں جنرل سمرناف مہلک طور پر زخمی ہوا

جرمن پارلیمنٹ کے ایک سرکاری افسر نے اخبار نویسوں کو ایک موقع پر سور کی تمثیل دی تھی۔ اسپر تمام اخبار نویسوں نے ایکا کر لیا کہ پارلیمنٹ کی کارروائی شائع نہ کرینگے۔ مجبوراً اُس افسر نے اخبار نویسوں سے معافی مانگی تب اخبار نویسوں نے پارلیمنٹ کی کارروائی پھر شائع کرنی شروع کردی غیرت ہو تو ایسی

گورنمنٹ مدراس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ انٹرنس پاس کو سرکاری ملازمت نہ ملا کرے۔ بلکہ ایک امتحان انٹرنس سے کچھہ مشکل مقرر کیا ہے کم سے کم اُس کے سند یافتہ کو سرکاری ملازمت مل سکیگی۔

کابل سے خبر آئی ہے کہ ایک روسی مسمی زالاکوف کو ہرات کے نزدیک افغان حکام نے گرفتار کرلیا۔ زالاکوف نے ملا کا بھیس بدل رکھا تہا اور ہرات کے قرب و جوار کے دیہات کو دیکھتا پھرتا تہا۔ گرفتاری کے وقت اُس کے پاس سے کئی نقشے نکلے۔ اون میں سامان رسد اور پانی کی مقدار جو وہان مل سکتی تھی لکھی ہوئی تھی اور مرو ریلوے لائن کے سٹیشن اشک آباد اور ہرات کے درمیان مختلف راستے بھی نقشوں پر دکھلائے گئے تھے۔

سلطنت متحدہ امریکہ کی ریاستہائے لیوزیانا۔ مسس سپی اور الابامامیں تند ہوا اور سخت بارش کے طوفان نے غضب کردیا۔ مال و جائداد کا بیحد نقصان ہوا سینکڑوں آدمی مرگئے۔ کئی چھوٹے چھوٹے قصبے نیست و نابود ہوگئے۔

مٹسو ہارو نام ساحلی حفاظت کا ایک جاپانی جہاز دوسرے جہاز سے ٹکرا کر ہاکوڈاٹی کے قریب غرق ہوگیا کپتان معہ ۴۳ ملازمان جہاز ڈوب گیا۔ ۲۴۳ مسافر جہاز میں تھے اون میں سے بہت ہی کم بچے باقی سب غرق ہوگئے۔

بمبئی میں طاعون سے اموات کی تعداد فی ہفتہ ۴۰۰ تک پہونچ گئی ہے۔

(جاپان میں بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے ہیں - مفصل آئندہ ہفتہ)

خواجہ کمال الدین [illegible]

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھے ہیں جو اس معمہ کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ وہ کم از کم ایک پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔
اس اشتہار میں ایک تین حرفہ لفظ درج ہے جس کو صحیح کر کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ ہے۔ وہ لفظ ایسے معنے دیتا ہے اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل۔

نوٹ:- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپیہ قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵ اپریل ۱۹۱۶ء تک بنام مینیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے بھیجنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء کو دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اصحاب نے صحیح جوابات بھیجے تو انعام حصہ رسدی تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

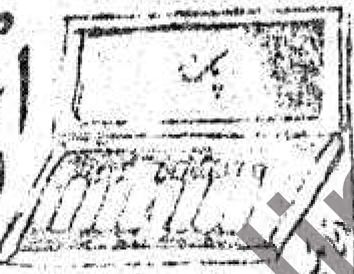

[illegible]

امراض

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت [illegible] مشتہر کو دیا جاوے گا جو [illegible] پاکٹ کیس کی ادویات کو بغیر مفید اور [illegible] ثابت کر دے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی [illegible] واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ دینے سے انکار کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی موقعہ ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دیئے گئے۔
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible] سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام ایڈیٹر [illegible] بذریعہ [illegible]

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر پنجاب

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہی

Registered. L. 9. 352.

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۳ جلد ۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... ۲۰ع
والیان ریاست سے ... ۱۰ع
رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۶ع / ۱۲
" " ششماہی ... ۳ع ۴ر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہی
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئی

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی آنی چاہئی +
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگی مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

امرتسر مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت و اقتدا کا خلاصہ مطلب جیسا کہ کئی دفعہ سابقہ پرچوں میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ ارکان نماز میں تو امام اور مقتدی کا ربط اور ملاپ ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ امام اگر ارکان نماز میں کچھ خلل ڈالے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوگی مگر ادا ارکان صحیح کر کے اگر اسکی بد اعتقادی یا کسی اور وجہ سے اسکی نماز قبول نہیں تو اسکا اثر مقتدی تک نہیں پہونچتا۔ اس خلاصہ کو یاد رکھکر جناب مولوی ابوالحسن غلام مصطفےٰ صاحب حنفی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل پڑہئے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

بعد باسمہ اللہ العزیز۔ ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب بعد سلام التماس یہ ہے کہ آپکا مرسلہ پرچہ اخبار اہلحدیث معہ رقعہ متضمن سوال جواب ملا تبار ان چند مسائل سلسلہ پیش کرتا ہوں۔ وہی ہذہ

ہمارے حنفی مذہب میں فاسق دو طرح کا سمجھے جاتے ہیں ایک وہ کہ اس کا فسق وخروج از اطاعۃ اللہ واطاعۃ الرسول سے کفر تک نہ پہونچا ہو۔ دوسرا وہ کہ اس کا فسق کفر تک واصل ہوا ہو اول قسم کے پیچھے نماز کا پڑھنا حنفیہ نا مکروہ ہے رہا کہ صاحب المذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے سو جواز ہوتے کراہت متحقق ہو سکتی ہے انہیں منافات نہیں ہے دیکھو کتب فقہ و اصول۔ دوسرے قسم فاسق کے پیچھے نماز پڑہنی اقتدا علم و فنا جائز ہے دیکھو در مختار و رد شامی وغیرہما۔ اگر کہا جاوے کہ امام حسن علیہ السلام نے مروان یا اور کسی نے باغیوں کے پیچھے نماز پڑہی ہے تو اسکا جواب بالکل سہل ہے۔ ایک جماعت مسلمانوں کی جب باغی ہو جائے تو وہ بوجہ بغی کے اسلام سے خارج نہیں ہو سکتی دیکھو قرآن شریف میں باغی جماعت کو مومن ہی کہا گیا ہے پس اگر ایسے لوگوں کے پیچھے کسی نے نماز پڑہی بھی ہو گو وہ در اصل مکروہ تھی مگر بوجہ ضرورت دفع فساد و مقاتلہ اسکی نماز بلا کراہت ہو گئی مختار کا کفر مظنون و موہوم ہی تھا اور یہ خود ابن حزم کی عبارت نص جو آپکے پرچہ مذکورہ میں منقول ہے ظاہر ہے پس ایسے امور و حالات کو کافروں کے پیچھے بھی جواز اقتدا کے لئے دلیل گرداننا قابل تعجب امر ہے زیادہ تر باعث تعجب یہ امر ہے کہ آپنے عمل صحابہ کو حجت

گم شدہ پرچہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر بلا قیمت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال بعد ۲ فی پرچہ۔ شکایتی خط میں اخبار گم شدہ کا اور خریداری کا نمبر ضرور لکھنا

ahmadimuslim.de

گردانا حالانکہ آپ بجز قرآن و حدیث کے کسی امر کو قابل حجت نہیں جانتے اور ذرا سوچئے کہ آپکا دعویٰ ہے کہ کافروں کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور دلیل میں جگہ جگہ مسلمانوں کی امامت پیش کرتے ہیں فاین ھذا من ذالک مولوی صاحب تقریب ندارد ہے۔ قادیانی کے تمام دجالی اقوال کو چھوڑ دیجئے صرف انکا قول لیجئے کہ میں نبی ہوں رسول ہوں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت تشریعی ہیں نہ خاتم مطلق نبوت " کیا آپ اس قول کو اسلامی قرار دینگے یا خلاف اسلام اور خروج کا باعث اطلاق قرآن و حدیث بلکہ اجماع اہل قبلہ اس کا بالبداہت مخالف ہے کوئی دکھلا سکتا ہے کہ قرآن نے یا احادیث نے ایسا بتلایا ہے۔ ہرگز نہیں۔ باقی قادیانی و من یحذو حذوہ کا ہذیان کہ بر تقدیر تسلیم ختم نبوت خدا کی رحمت پر مہر لگتی ہے اس قسم کا اعتراض نبوت تشریعی کے مختوم ہونے کی تقدیر پر وارد ہو گا بل بالطریق الاولیٰ۔ مولوی صاحب یہ خوب کہی کہ قادیانیوں کے پیچھے خواہ انپر حکم کفر کا ہی لگا ہو نماز درست ہے کیونکہ وہ فرائض و لوازمات نماز کو مرعی رکھکر نماز پڑھتے ہیں اور خود بھی نماز گو باطل ہی ہو مگر مقتدی کی درحقیقت مسلمانوں کی ہوگی یہ عجب خیال ہے آجتک میرے خیال میں کبھی کوئی خیال نہیں آیا آپکے قول سے لازم آتا ہے کہ اگر کوئی نبوت موسے وابراہیم دشمنان اور اکثر صفات باری سے منکر ہو بلکہ مخالف اسلام سراسر ہو مگر نماز کی خوبی کو مانتا ہو گو فرضیت سے منکر ہو لوازمات نماز کو مرعی رکھے اور امام بنے تو اسکی اقتدا بھی جائز ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ امامت کیا ہوئی ایک حقیر چیز ہوئی آپ تمام باتوں کو چھوڑیں اور اتنا تو خیال کریں کہ امامت اعزاز ہے یا تحقیر و تذلیل۔ تحقیر و تذلیل تو کہہ نہیں سکتے ورنہ رسول خدا صلعم اور صحابہ وغیرہم نہیں چھوڑینگے بلکہ خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض ہو گا کہ اس نے ارشاد وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ فرما کر امام و مقتدی کو ذلت و حقارت کی راہ بتلائی نعوذ باللہ منہ پس لا محالہ ماننا پڑیگا کہ امامت عزت والا عہدہ اور امام بنانا اعزاز ہے بناءً علیہ آپ خود انصاف دیں کہ کافر امامت کے قابل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں کما لا یخفی۔ الحاصل ہمارا خیال اور مذہب یہ ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور بلا ضرورت اسکی اقتدا نہ چاہیئے اور کافر یقینی کی اقتدا حرام ورنا جائز ہے وقس علیہ حال صلاۃ مقتدیاؤ۔ اب آپ اس تحریر کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھیں یا رد کریں میں نے اپنا خیال ظاہر کر دیا۔ اللہ یغفر لنا ولکم آمین ؎

خاکسار ... ناظرین؛ مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے آپ لوگوں کے سامنے ہے

میں چاہتا تھا کہ اصل بحث اور موضوع مسئلہ پر کوئی آیت یا حدیث پیش کیجاتی جسکا مضمون یہ ہوتا یا اُس سے بپابندی قواعد علم اصول (عبارت النص۔ اشارت النص۔ دلالۃ النص اور اقتضاء النص وغیرہ) یہ سمجھا جاتا کہ جو امام ارکان صلوٰۃ بخوبی ادا کرے مگر بوجہ کسی مانع کے اسکی نماز قبول نہ ہو تو انکی اقتدا درست نہیں۔ اس قسم کی دلیل تو مولانا صاحب نے پیش نہیں کی۔ ہاں یہ فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہو کر پڑھا دے تو کیا تم اُس کے پیچھے بھی جائز کہوگے مگر مولانا صاحب نے میری سابقہ گذارش پر غور نہیں فرمایا کہ میں نے یہ لکھا تھا کہ جو کوئی نماز کو فرض جانکر ادا و ارکان کرتا ہے اُس کے پیچھے جائز ہے۔ مگر جو فرض ہی نہیں جانتا۔ اسکی تو نیت ہی صحیح نہیں۔ نیت کے معنے تو بس یہی صحیح ہیں کہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو۔ ہاں میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امامت اعزاز ہے۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں کہ امام کی انتخاب کیوقت وہی اصول ملحوظ رہیگا جو حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجعلوا ائمتکم خیارکم یعنی نیک بختوں کو اپنا امام بنایا کرو۔ لیکن میری غرض اس سے یہ ہے کہ جس طرح فقہاء نے ایسے لوگوں کی فہرست دیکر جنکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ ایسے لوگوں کو امامت کے اعزاز سے معزز نہ کرو تاہم یہ لکھا ہے کہ وان تقدموا جاز (ہدایہ وغیرہ) یعنی ایسے لوگ آگے بڑھکر پڑھا دیں یا پڑھا رہے ہوں تو انکی اقتدا جائز ہے بس میں آجکل کے مکفرین کو یعنی جن لوگوں پر علماء نے کسی وجہ سے کفر کا فتویٰ دے رکھا ہے انکو بھی اسی مد میں شمار کرتا ہوں جنکا حکم صاحب ہدایہ وغیرہ نے تقدم کی حالت میں جائز بتلایا ہے۔ مجھے انکے کفر اور اسلام سے اس جگہ بحث نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ علماء نے انپر فتویٰ کفر کا دیا ہے لیکن جناب مولانا کافر اور مکفر میں آخر کچھ فرق بھی تو ہے؟ وہ کیا ہے یہی کہ کافر واقعی اسلامی تعلیمی سے منکر ہوتا ہے اور مکفر اسلامی تعلیم سے خود انکار نہیں کرتا۔ بلکہ انکار انکو لازم آتا ہے یا لازم کیا جاتا ہے پس آجکل کے فرقہائے مکفرہ گو کیسے ہی بنائے ہیں مگر جب نماز پڑھینگے تو اُس کو فرض جانکر ہی پڑھینگے۔ پس انکو کام میں ہماری شرکت ان سے ہو سکتی ہے۔ ہاں یہ بھی جناب نے خوب فرمایا کہ صحابہ کے قول سے دلیل لاؤ جسکو تم دلیل نہ سمجھتے تھے اے جناب میں ہی کیا جمہور فقہا محدثین اور اصولیین صحابہ کے اقوال کو دلیل نہیں جانتے شرح نخبہ۔ نور الانوار وغیرہ ملاحظہ ہو میں نے بھی اقوال صحابہ کو تائید میں نقل کیا ہے دلیل میں نہیں علاوہ اس کے میرا تو سوال ہی یہ ہے کہ قبولیت اور عدم قبولیت میں امام اور مقتدی کے ربط کی کوئی دلیل ہو تو پیش کیجئے ورنہ حرمت کا حکم نہ لگائیے کیونکہ کوئی حکم شرعی دلیل شرعی کے بغیر صحیح نہیں جو کچھ آپ نے

انجمن اشاعت اسلام علی گڑھ کی طرف سے ڈاکٹر اشرف خانصاحب کی مکان پر ۲۰ مارچ کو ایک جلسہ ہوا جسمیں انجمن حمایت اسلام لاہور کے فیور میں ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

فرمایا تھا یہ تو میں جانتا ہوں کہ صاحب درمختار نے بھی یہی لکھا ہے مگر دلیل اسپر کوئی پیش نہیں کی صرف فقہاء کا قول بے دلیل اصل میں سند نہیں مانا گیا۔ جہاز کے ہی کافی ہے تعاونوا علی البر والتقوی فاعتبروا یا اولی الالباب

جناب مولوی محمد ادریس صاحب از راج کوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"آپنے جو امامت اور اقتدا کا مضمون اپنے اخبار میں تحریر کیا ہے وہ از حد مفید ہے۔ اسوقت مسجدوں کے مولویوں کا دور امر نہایت زور پر ہے ایک تو کسی کے پیچھے نماز نہ ہو نیکا دوسرے اسلام سے خارج کرنیکا جس سو فتوے صدہا ہیں اگر وہ خود انصاف کو کام میں لاویں تو ان کے پاس ایسے فتووں کی کوئی دلیل نہیں" (باقی آئندہ)

ایک مسلمان کے چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۳ – قرآن مجید میں وہ اسلام کونسا ہے جو بعد وفات رسول اللہ کو تسلیم کیا گیا کہ جبکی تاثیر سے مختلف فرقے ایک ہی اسلام کے پابند ہوکر ایک ہی نام مسلمان اور اخوة اسلامی و اتفاق قومی میں ضرب المثل ہوگئے تھے اور اسوقت وہ اسلام اور وہی نام مسلمان اور وہی ہمدردی اور اخوة اسلامی اور اتفاق قومی ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة کے مصداق کونسا اسلامی فرقہ دنیا میں موجود ہے؟

جواب۔ یہ سوال دو حصوں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ لوگ اپنا نام فقط مسلمان ہی کیوں نہیں مانتے؟ کیوں اپنے نام مع حنفی شافعی شیعہ وغیرہ کہلاتے ہیں؟ دوسرے یہ کہ وہ اعتقادات اور اعمال کیا ہیں جنکا نام اسلام ہے پہلے حصے کا جواب یہ ہے کہ بیشک مسلمان ہی پر قناعت چاہئے میں آپکو اطلاع دیتا ہوں کہ میں قرآن و حدیث کا عامل مسلمان ہوں اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ لیکن موجودہ تفریق جو مسلمانوں کی آگر ہوئی ہے کچھ تو اختلاف مسائل پر مبنی ہے کچھ عناد اور فساد پر۔ جو کسی سے کچھ اختلاف ہوا آمسے ہی اسکو ایک نئے فرقے سے منسوب کر دیا۔ سب سے اول فساد و الفیصل [illegible] کی طرف سے ہوا ہے۔

اس سے بعد حضرت [illegible] ہوئے تو یہ صورت ہوئی کہ ایک شیعہ تھا اور دوسرا فریق غیر اہل سنت۔ جنہیں رافضی۔ خارجی معتزلہ اس سے بعد بقول استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ پانچویں صدی بھی پیچھے اور ایک سے پانچ ہوگئے یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اہلحدیث حسب بیان حضرت شاہ صاحب قدس سرہ وغیرہ محققین سلف تک یہی طریقہ تھا کہ عوام علماء سے قرآن و حدیث کے احکام پوچھ لیا کرتے تھے۔ اس میں کسی صحابی کی یا امام کی ذی کی پابندی نہ تھی۔ صرف قرآن و سنت کی تلاش تھی اور بس۔ پس اس بیان سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسوقت کس فرقے میں یہ طریق عمل ہے۔ مجھ سے اگر پوچھیں تو یہ طریق عمل صرف اہلحدیث میں ہے۔ شائد آپ اہلحدیثوں کا نام سنکر چونکیگے کہ یہ بھی تو ایک تفریق ہے سو آپ کو واضح ہو کہ یہ تفریق نہیں ہے کیونکہ اس نام میں کسی غیر کی طرف نسبت نہیں ہے بلکہ اس کے معنے ہی یہ ہیں کہ وہ گروہ جو ٹھیٹھ اسلام یعنی بغیر کسی امام کی تقلید کے قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹوں کو وصیت کر جائے کہ تم سب ملکر اسی میری دوکان پر تجارت کرنا یہی نام رکھنا۔ اسی میرے طریق پر چلنا۔ مگر اس کے بعد اس کے پانچ بیٹوں میں سے چار تو الگ الگ ہوگئے اور ایک اصل دوکان میں رہا۔ ایک ناواقف کی نظر میں تو یہ دوکانیں پانچ ہیں مگر محقق آدمی غائر نظر سے معلوم کرے کہ جو بھائی اصل دوکان میں ہے اسکی طرف سے تفریق نہیں ہے بلکہ علیحدگی کی ہے انکی وجہ سے ہے۔ اہلحدیث اصل طریق پر ہیں جیسا شروع سے ہے کہ انہوں نے جیسی اعمال میں کوئی فرعیت پیدا نہیں کی اپنے نام میں بھی کوئی تغیر نہیں کیا۔ کیونکہ انکا قول ہے سہ

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہینگے ہم

آج اگر دنیا کے کل مذاہب اہلحدیثوں کی طرح اپنی اپنی نسبتیں ہٹا لیں تو اہل اسلام کی صورت اتحاد کی اور تفرقہ بہت کم ہو گو میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اہلحدیث میں [illegible] اختلاف ہے مگر یہ قدر تو انکی سمجھ کا ہے اور کسی قدر تعصب کا جنکا ہمدرد اور مذہب بیزار ہے آپکا سوال جو عملی پہلو سے ہے جسکی طرف آپنے ویؤثرون علی انفسهم [illegible] کیا ہے افسوس ہے کہنا پڑتا ہے کہ وہ نصیب اعداء ہو گیا ہے [illegible] شریعت کے جو حصے بیان کرتے ہیں + وہ دنیا کے سب اہل مذہب [illegible]

ahmadimuslim.de

دعوت مرزائیہ اور اسکا جواب

از مولوی محمد ادریس صاحب وکیل چک ہسپور

کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدین میں سے کسی بزرگوار قاضی حبیب اللہ نام مقیم دولت کہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کیطرف سے ایک تحریر ہمارے پاس پہونچی تھی جسمیں ہم کو کاتب تحریر نے اپنے مذہب کی طرف مدعو کیا تھا۔ اور اسکا جو کچھ جواب ہم نے بوساطت شیخ میران بخش صاحب موصوف دیا تھا اسکی نقل زیر عنوان مندرجہ صدر ۲۱-۲۲-۲۵-جون ۱۹۱۲ء کے پرچجات روزانہ اخبار لاہور کے ذریعہ سے ہدیہ ناظرین ہوچکی ہے اور ان تحریرات سے جو بعد اشاعت مضمون مذکور لاہور وغیرہ مقامات سے ہمارے پاس پہونچیں اس جواب کا قابل اطمینان ہونا ظاہر ہے بلکہ شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے (جو اس معاملہ میں ہمارے اور قاضی صاحب کے درمیان حکم قرار دئیے گئے تھے) صاف لفظوں میں ہمارا حق پر اور ان لوگوں کا طریقہ باطل پر ہونا لکھا ہے۔

قاضی حبیب اللہ صاحب نے اگرچہ اس پر کچھ لکھا پڑھی نہیں کی لیکن انکی سکوت سے ظاہر ہے کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں رہا۔ ورنہ وہ ضرور بطرز لب کشائی کرتے اس لئے کہ انکو لکھا گیا تھا کہ جو دریافت کرنا ہو۔ بلا تکلف لکھیں۔ انکی اطمینان کے لئے کافی سامان موجود ہے۔ اب ایک مدت عرصہ کے بعد اسی مضمون کے متعلق مرزا صاحب کے دوسرے مریدین کیطرف سے دو تحریریں میرے پاس پہونچی ہیں جن میں سے :-

(۱) منجانب محمد حسین صاحب جنہوں نے بیس صفحہ سیاہ کر کے بھیجے ہیں اور اپنا قیام لاہور میں لکھا ہے مگر پتہ نہیں لکھا جو ان کے نام پر براہ راست جواب بھیجا جاسکے۔

(۲) منجانب عبد اللہ خانصاحب دوم مدرس عربی ہمندر کالج ۔ پٹیالہ ریاست۔

پہلی تحریر میں ایک ایک بات کو کئی دفعہ دہرا کر طول دینے کے علاوہ فحش اور گستاخانہ الفاظ بھی بھرے ہوئے ہیں اور اسپر صاحب مضمون کی خواہش ہے کہ اول انکی تحریر کسی اخبار میں شائع کرائی جائے اور اس کے بعد جواب چھپوایا جائے۔ یہ خواہش انکی ایسی ہے کہ ہرگز پوری نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کہ مجھکو ایسا کوئی اخبار نظر نہیں آتا جو اس قسم کے مضامین کے لئے ناحق اپنے کالم چھپنوں تک وقف رکھے

دوسری تحریر اگرچہ تحریر اول کی طرح فحش اور عامیانہ الفاظ میں نہیں ہے۔ لیکن مضمون دونوں کا قریب قریب یکساں ہے اسلئے دونوں تحریروں سے جس قدر سوالات پیدا ہوتے ہیں انکے جوابات لکھے جاتے ہیں۔

اگر دونوں تحریر لکھنے کا تبوں یا انکے ہم مشربوں میں سے کسی کو اور بھی کوئی خدشہ ہو تو ہم بفضلہ تعالیٰ اس کے رفع کرنے کو ہر وقت طیار ہیں۔

ان جوابات کی ایک نقل مولوی عبد اللہ خانصاحب (کاتب دوم) کے پاس براہ راست بھیجی گئی ہے اور دوسری نقل بذریعہ اخبار ہذا ہدیہ ناظرین ہے۔ اسی سے کاتب اول (محمد حسین صاحب) کو بھی جواب سے اطلاع ہو جائیگی۔ اگر وہ اپنا مفصل پتہ لکھدیتے براہ راست بھی انکو مطلع کیا جاسکتا تھا۔ وباللہ التوفیق وھو خیر الرفیق

سوالات ماخوذ از تحریر نمبر ا مع جوابات

سوال نمبر ا۔ ہر ایک نماز میں بطور دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پڑھنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے جس میں گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست ہے اور گروہ مذکور میں (دوسرے مقام پر) انبیا۔ صدیق۔ شہدا اور صالحین کا شامل ہونا بیان ہوا ہے۔ اگر یہ مدارج نماز پڑھنے والوں کو نہ مل سکیں تو ایسی دعا کیوں تعلیم فرمائی جاتی؟

جواب نمبر ا۔ اس سوال کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو سورہ فاتحہ کا ترجمہ غلط بتایا گیا ہے۔ اس میں ہرگز گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے بلکہ اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک میں ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی جن و انس صرف عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ نماز بھی ایک عبادت ہے اسی حکم کی تعمیل میں نماز پڑھی جاتی ہے اور شروع میں یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرینگے۔ چونکہ کوئی کام بدون اعانت خداوندی کے پورا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا جاتا ہے۔ کہ ہم تجھ ہی سے اعانت چاہتے ہیں۔ مگر عبادت کرنے میں بھی کئی طرح کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں شامل ہیں (اور جنسے مراد انبیاء علیہم السلام و صدیقین و شہدا و صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں) دوسرے وہ لوگ جو مغضوب علیہم یا گمراہ ہیں۔ اور انسان میں بالطبع سہو و نسیان کا مادہ ہے اسلئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ ہمکو وہ طریقہ عبادت بتا جو گروہ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا ہے اور اس رستہ پر نہ چلا جو مغضوب علیہم اور گمراہوں کا ہے۔ اسمیں کہیں جگہ مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے اور نہ ایسی درخواست کیجا سکتی ہے کہ انسان انسان ہونے کی حیثیت سے بجز عبادت کے

ahmadimuslim.de

لئے پیدا کیا گیا ہے تو عبادت کرنا اسکا فرض منصبی ہوا۔ اور فرض منصبی پر کسی انعام و اعزاز کا خواہشمند ہونا داخل حماقت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ادائے فرض منصبی پر بھی حسب رضا و ارادہ خداوندی کوئی درجہ ملجاوے۔ مگر کوئی شخص استحقاقاً اس کی خواستگاری نہیں کرسکتا۔ کاتب تحریر نمبر ۱ نے اس دعا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ ہم پر وہ نعمتیں نازل فرما جو گروہ انعمت علیہم پر نازل کی ہیں۔ یہ ترجمہ بالکل غلط ہے نہ تو قواعد عربیہ کے موافق صحیح ہوتا ہے اور نہ اُن ترجموں اور تفسیروں کے مطابق ہے جو مسلمانوں میں مروج ہیں پس جبکہ یہ سوال ایک غلط ترجمہ کی بنا پر کیا گیا ہے۔ اور مدارج منعم علیہم کی کوئی درخواست ہی نہیں کیجا سکتی۔ نہ مدارج کے حاصل نہ ہونے پر شکایت کا موقعہ ہے تو یہ سوال ہی فضول ہے۔

سوال نمبر ۲۔ جبکہ گروہ انعمت علیہم (انبیاء علیہم السلام و صدیقین و شہداء و صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین) میں قبل ازیں بندگان خدا داخل ہو چکے ہیں تو اب کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب نمبر ۲۔ اس سوال کے متعلق ہم پہلے سوال کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ استحقاقاً تو کوئی شخص کسی درجہ کا مدعی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور فضل خداوندی انکی رضا اور اس کے ارادہ پر منحصر ہے۔ جیسا وہ جس شخص کے لئے اس نے چاہا ان مدارج سے معزز ہوا اور جسکو چاہے آئندہ بھی معزز کر سکتا ہے یہ اس کے قبضہ قدرت و اختیار میں ہے انکی قدرت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن گروہ انعمت علیہم میں سے درجہ انبیاء علیہم السلام کا بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل ہونا محالات سے ہو گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتی کہ معاذ اللہ خداوند تعالیٰ میں قدرت نہیں رہی اور اب وہ مجبور محض ہے جیسا کہ کاتب مضمون نے طنزاً براہ گستاخی لکھا ہے۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی عہدہ دار کی جگہ دوسرے عہدہ دار کا تقرر محض انہیں دو صورتوں پر ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ عہدہ دار مذکور مر جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے عہدہ سے معزول کر دیا جائے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں یہ دونوں باتیں نہیں کہی جا سکتیں۔ لہذا جناب باری عز اسمہٗ نے انکو خاتم النبیین فرمایا اور خود انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ ایسی حالت میں اگر بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کو درجہ نبوت حاصل ہو تو کلام الٰہی و ارشاد رسالت پناہی کا کاذب ہونا لازم آتا ہے۔

اس موقع پر یہ بھی کہدینا ضروریات سے ہے کہ گو مسلمانوں میں یہ مسئلہ متنازع فیہ ہو چکا ہے۔ آیا اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف کرنے پر قادر ہے یا نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ قادر نہیں ہے اور اکثر قادر تو کہتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خلاف فرمودہ او تعالیٰ شانہ کا واقعہ ہونا محالات سے ہے۔ بہرصورت تمام مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ خلاف ارشاد الٰہی و فرمودہ رسالت پناہی ہرگز واقع نہیں ہو سکتا اس لئے درجہ نبوت تو ہی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا رہی باقی مدارج (صدیقین۔ شہداء اور صالحین کے) وہ مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہیں اور اب بھی بارادہ و رضائے خداوندی محض تفضلاً حاصل ہو سکتے ہیں۔ استحقاقاً نہ پہلے کوئی شخص ان مدارج پر فائز ہوا نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ ہمیشہ کہ مرتبہ الوہیت و ربوبیت اسکا شایان نہیں ہے کہ کوئی بات جناب باری عز اسمہٗ پر واجب ہو۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں کرتا۔ اس کے کسی فعل کی بابت کوئی شخص جواب طلب کرنیکا مجاز نہیں ہے اور کوئی درجہ عنایت کرنا اسکا فضل ہے اگر دے تو عنایت ہے ورنہ شکایت نہیں ہو سکتی۔ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَهُوَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ۔

خداوند تعالیٰ کے ایسا کرنے یا نہ کرنے کو ظلم سے بھی تعبیر نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ ظلم دو معنوں میں مستعمل ہے۔

ایک یہ کہ دوسرے کے ملک میں تصرف کیا جائے۔

دوسرے کسی چیز کا استعمال بے موقع کرنا۔ پہلی صورت تو ظاہر طور سے محال ہے کہ جو کچھ ہے خداوند تعالیٰ کی ملک ہے وہ ہر طرح تصرف کر سکتا ہے اور دوسری صورت اس لئے محال ہے کہ وہ حکیم ہے اور حکیم کا کوئی فعل خلاف حکمت نہیں ہو سکتا اگر وہ مرزا صاحب کو یا اُن کے مریدین کو کوئی درجہ نہیں دیتا تو اس میں بھی کوئی حکمت ضرور ہوگی جسکو ہم دریافت نہیں کر سکتے مگر دنیا ایسے پاک نفوس سے خالی نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳۔ جو لوگ اللہ جلشانہ کو اپنا رب کہتے ہیں اور اُسپر ہمیشہ مستقیم رہتے ہیں انکی نسبت کلام الٰہی میں وعدہ ہے کہ اُنپر فرشتے نازل کئے جائینگے کہ وہ کچھ خوف و حزن نہ کریں اور انکو جنت کی بشارت دی جائیگی پس جبکہ مومنین پر بھی فرشتوں کے نازل ہونیکا وعدہ ہے اور نبیوں پر بھی فرشتے نازل ہوتے رہے ہیں تو کیا یہ نبیوں کی برابری نہیں ہے؟

جواب نمبر ۳۔ یہ سوال فرشتوں کے نزول کے اسباب کی ناواقفیت کے سبب سے کیا گیا ہے۔ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتوں کے متعلق جدا جدا خدمات ہیں بعض بارش پر۔ بعض رزق پہونچانے پر۔ بعض قبض ارواح پر متعین ہیں۔ آسمانی وحی پہونچانے پر بھی ایک فرشتہ متعین تھا۔ سلسلہ نبوت ختم ہونے سے صرف فرشتہ وحی کی آمد بند ہوئی ہے نہ کہ کل فرشتوں کی۔ ایسی صورت میں [illegible]

ahmadimuslim.de

کو بوقت مرگ دکھلائے کہ استقامت کا یقین وقت مرگ سے پہلے ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر بذریعہ ملائکہ قبض ارواح اطمینان اور جنت کی بشارت دی جاوے تو کون بڑی بات ہے۔

قابض روح کے نزول کو فرشتہ وحی کے نزول پر قیاس کرنا عقل کے خلاف ہے۔ مگر یہ دھوکہ مرزا صاحب کے مریدین کیطرح پہلے بھی بعض بھولے آدمیوں کو ہو چکا ہے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک شخص کا باپ بیمار تھا اور حکیم صاحب نے کوئی آیت کا نسخہ لکھدیا۔ عطار کی دوکان کی طرف جاتے ہوئے اس شخص کو ایسے مقام سے گذرنا پڑا جہاں کوئی مولوی صاحب وعظ فرما رہے تھے۔

ذکر یہ تھا کہ جس مکان میں کتے یا تصویریں ہوں فرشتے نہیں آتے۔ چونکہ یہ صاحب ایک خوش عقیدہ بزرگوار تھے گھر کو واپس لوٹ آئے اور جاتے ہی کتے کو پکڑ کر اپنے والد ماجد کے پلنگ سے باندھ دیا اور اس خیال سے کہ اب فرشتہ تو آ ہی نہیں سکتا جو بڈھے میاں کی روح قبض کریگا۔ نسخہ پھاڑ کر باطمینان سو رہے۔ تھوڑی سی رات گذری تھی کہ غل مچا یا۔ پلنگ کو ادہر ادہر گھسیٹا۔ ان صاحبزادے نے جو دیکھا بڈھے میاں صبح کو مردہ پائے گئے۔ اب اس شخص کو سخت حیرت ہوئی اور مولوی صاحب سے شکایت کی کہ فرشتہ مکان میں داخل نہیں ہوا تو بڈھے میاں کیسے مرے۔ اسکی وجہ بتلائیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میاں اس کمبخت کی جان بھی تو کوئی فرشتہ نکالتا ہے جس کو حکم دیا ہوگا۔ ایسے مکان پر صرف ملائکہ رحمت نازل نہیں ہوتے۔ مگر اور قسم کے فرشتے بھی۔

بہرحال جو فرشتہ وحی لیکر آتا تھا وہ اور تھا۔ اور جو صاحب استقامت پر بوقت مرگ نازل ہونگے وہ دوسرے ہیں۔ دونوں موقعوں کی صورت جداگانہ ہے اور اس لئے حضرات انبیاء علیہم السلام سے کسی حالت میں کسی صاحب استقامت کی (جو نبی نہ ہو) برابری لازم نہیں آسکتی۔

سوال نمبر ۴ - اگر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کا نبی ہونا غیر ممکن تھا تو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کیسے فرمایا گیا؟

جواب نمبر ۴ - اس سوال میں جو حدیث بیان کی گئی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی صحت میں محدثین کو کلام ہے۔ مدعا مریدین مرزا صاحب سے وہ کوسوں دور ہے اس لئے کہ اسمیں صرف علماء کو انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جس چیز کو جس چیز سے تشبیہ دی جاوے وہ بالکل ایک ہو جاوے مثلاً کسی شخص کو مثل شیر کے کہا جائے تو سننے والا شخص مذکور کی نسبت یہ خیال ہرگز نہیں کر سکتا کہ وہ اس صحرائی مخلوق کا ہم جنس ہو گیا ہے جو درندہ کہلاتا ہے اور انسانیت سے بالکل نکل گیا ہے بلکہ یہ خیال کریگا کہ وصف بہادری میں اسکو بھی ایک حصہ حاصل ہے۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دینے کا حاصل بھی یہی ہوگا کہ وہ علماء ہرگز نبی نہ ہونگے ہاں انبیاء میں جو وصف ہدایت مخلوق اور کثرت اتباع تھا وہ انہیں بھی حاصل ہوگا یعنی مثل انبیاء کے وہ لوگوں کو ہدایت کرینگے اور ایک جماعت کثیر انکی تابع ہوگی چنانچہ اسلام میں بے تعداد علماء ایسے ہو گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو صرف ہدایت مخلوق کے لئے وقف کر دیا ہے اور لاکھوں آدمی انکی پیروکار ہیں مثال کے لئے بہت سے ائمہ شریعت و بزرگان طریقت کے نام لئے جا سکتے ہیں اور جن سے ہر شخص واقف ہے۔

کاتب مضمون نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی عالم درجہ نبوت حاصل نہیں کر سکتا تو اس مشابہت سے انبیاء علیہم السلام کی جناب میں کیوں گستاخی نہ ہوگی اسکا جواب اسقدر کافی ہے کہ ایسی عام تشبیہوں سے بظاہر کوئی گستاخی لازم نہیں آسکتی۔ اسلئے کہ اگر عام طور سے یہ کہا جائے کہ دیہات کے چودھری و نمبردار ایسے ہی ہیں جیسے اپنے علاقہ میں ڈپٹی کمشنر و کمشنر تو کسی ڈپٹی کمشنر یا کمشنر کی اس سے توہین نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر کسی خاص چودھری کو کسی ڈپٹی کمشنر سے مشابہت دی جائیگی تو اسوقت بے شک ایسی تشبیہ دینے والے کو توہین کا مرتکب سمجھا جا سکتا ہے مثلاً اگر یوں کہا جائے کہ علماء انبیاء کے وارث و جانشین ہیں تو کوئی بیجا نہیں لیکن مرزا صاحب کے مریدین کی طرح جب مرزا صاحب یا کسی دوسرے کو مثل مسیح علیہ السلام وغیرہ کہا جائے تو یہ صریح گستاخی اور بے ادبی ہے اور اسی وجہ سے علماء دین منع کرتے ہیں کہ مرزا صاحب یا کسی دوسرے شخص کو بالکل مثل مسیح علیہ السلام یا ان سے بہتر کہا جائے مثلاً مرزا صاحب کی ذریات کے لئے لفظ خاندان رسالت تجویز کرنا یا معاذ اللہ یوں کہنا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

یا پناہ بخدا یوں کہنا ؎

کل اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل — یہ مصطفے ہمارا یہ دلربا ہمارا

سوال نمبر ۵ - بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ امام مہدی (جو درحقیقت مرزا صاحب ہیں) بہت سے انبیاء سے بڑھکر ہونگے تو پھر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی کا نہ ہو سکنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟

جواب نمبر ۵ - یہ سوال مذہب سنت و جماعت کے مقابلہ میں ہرگز پیش ہونے کے قابل نہیں اسلئے کہ انکے نزدیک تمام انبیاء علیہم السلام بہترین مخلوقات ہی ہیں۔ لہذا ثواب اور اس قرب و منزلت میں جو انہیں درگاہ خداوندی میں حاصل ہے کوئی غیر نبی

آٹا پیسنے کی ہاتھی مشین اور مکا دبیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش غلام حسین مقام بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتی ہیں

انکا مثال نہیں ہو سکتا۔ ان سے افضل ہونا تو کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

کاتب مضمون نے کوئی حدیث پیش نہیں کی اور نہ کتب مستندہ اہل سنت سے وہ ایسی حدیث پیش کر سکتا تھا۔ غالباً اس نے کسی اہل تشیع بزرگ سے سنکر یہ بات لکھدی ہے اسلئے کہ بعض فرق شیعہ ضرور اس امر کے قائل ہیں کہ غیر اولو العزم انبیاء سے ائمہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین افضل ہیں مگر جمہور علماء مذہب امامیہ کا بھی یہ عقیدہ ہرگز نہیں انبیاء علیہم السلام اپنی جگہ ہیں۔ ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اپنی جگہ۔ دوسرے کو اول پر ترجیح دینا سخت بے ادبی ہے اور پھر امام مہدی بھی کسکو بنایا جاتا ہے مرزا صاحب کو جنکے حالات ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور آئندہ بھی لکھنے والے ہیں۔ اگر ایسے ہی بزرگوار کے لئے یہ تمام بشارتیں تھیں تو یہ شعر کسی شاعر نے غالباً اسی موقع کے لئے بنایا ہوگا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

اگر ایسے ایسے ذات شریف انبیاء علیہم السلام سے نعوذ باللہ افضل ہوں تو انبیاء کی حالت کا دشمنان اسلام کے آگے کیا اندازہ ہوگا اور وہ اسلام کی نسبت کیسا برا خیال قائم کرینگے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسے لغو عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے دنیا چندروزہ ہے۔

سوال نمبر ۶۔ جبکہ خدا وہی خدا اور وہی انکی قدرت ہے تو یہ کس سے ممکن ہے کہ ایک وقت میں تو لوگوں کو نبی اور رسول بنادے اور پھر ایسا نہ کر سکے؟

جواب نمبر ۶۔ یہ سوال آریوں کے اعتراضات کی بنا پر کیا گیا ہے مگر ہمارا مخاطب اپنے کو مسلمان بتلاتا ہے۔ اگر وہ آریہ ہونے کا مدعی ہوتا تو ہم انکو دوسری طرح سے سمجھا سکتے تھے لیکن موجودہ حالت میں بجواب سوال نمبر ۲ جو کچھ ہم نے لکھا ہے۔ وہ کافی ہے اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۷۔ کلام الٰہی میں ارشاد ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اے نبی کریم لوگوں سے کہدو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریگا۔ اس صورت میں اتباع نبوی سے درجہ محبوبیت حاصل ہو سکتا ہے اور محبوب سے بخل غیر ممکن ہے۔ بول چال شروع ہو جائیگی اسلئے نبوت بھی حاصل ہو جائیگی۔ اسکو کیوں محال سمجھا جائے۔

جواب نمبر ۷۔ اس سوال کا جواب بھی نمبر ۲ میں گذر چکا ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت کا حصول کیوں محال ہے۔ اب رہی محبوبیت اس کے لئے صرف اس قدر لکھدینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے سے مراد صرف اسقدر ہے کہ اس بندہ کی بندگی درگاہ الٰہی میں مقبول ہو جاتی ہے یہ دنیاوی محبوبیت ہرگز مراد نہیں ہے جسکی وجہ سے محب اپنے محبوب سے اضطراری معاملات کرنے لگتا ہے اور جب اختیار کا معاملہ ہے تو اپنے بندے سے ہم کلام ہونا نہ ہونا رضا و ارادہ خداوندی پر منحصر ہے۔ اور جس حالت میں کہ اس نے سلسلہ نبوت کو آئندہ کے لئے بند کر دیا تو کسی کی محبت اسکو اپنے حکم کے خلاف کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی اسلئے جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی شخص کو حاصل ہونا بھی غیر ممکن ہے۔ ہاں دوسرے طرق الہام والقا ایسے ہیں جنکے ذریعہ سے بزرگان دین کو کبھی کبھی یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ الہام والقا میں وہ حفاظت نہیں ہوتی۔ جو وحی کے لئے ہوتی تھی اور بزرگان دین انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم بھی نہیں ہیں۔ اس لئے جو بات الہام۔ القا سے معلوم ہو بروئے شرع شریف خود ملہم علیہ شخص کو بھی جبتک کہ وہ احکام کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو۔ اسپر یقین کرنا درست نہیں۔ پھر دوسرے لوگوں کو تو اسپر یقین کر لینا کیسے درست ہوگا۔

سوال نمبر ۸۔ چالیس پچاس سال کی ان تھک کوشش کے بعد اگر کسی کو خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک کے ذریعہ سے بتلائے کہ تو نبی اور رسول ہے اور وہ تحدیث بالنعمت کے طور پر بموجب حکم خداوندی اعلان کرے تو کیا وہ کافر ہوگا؟ اگر یہ شخص کافر ہے تو ایسے لوگ بہت گذرے ہیں جنہوں نے نہ صرف نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ نام بنام انبیاء علیہم السلام کی نسبت کہا کہ میں وہ ہوں انکی نسبت کیا کہا جائیگا؟

جواب نمبر ۸۔ اس سوال کا جواب پہلے جوابوں سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے۔ جسطرح کہ حصول نبوت کا محال ہونا سوال نمبر ۲ کے جواب میں ثابت ہو چکا ہے اور سوال نمبر ۷ کے جواب میں عرض ہو چکا ہے کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی کو وہ شرف حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب شخص مذکور سوال کو بجز اس کے کہ الہام یا القا سے معلوم ہوا تھا اور کوئی صورت نہیں ہے اور الہام سے جو کچھ معلوم ہو جبتک کہ کتاب وسنت کے موافق نہ ہو قابل یقین نہیں ہو سکتا لہذا شخص مذکور کو اگر اپنا نبی اور رسول ہونا معلوم ہو تو وہ بوجہ خلاف کتاب وسنت ہونے کے لائق اعتبار نہیں۔ بلکہ وسوسہ شیطانی ہے اور ایسی حالت میں وہ خود بھی اسپر عمل کرنیکا مجاز نہیں۔ چہ جائیکہ دوسروں کو گمراہ کرے۔ نہ دوسرے لوگوں کو اس کے کہنے پر عمل کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ وہ شخص کافر ہوگا یا کیا۔ اسکی نسبت علماء دین سے فتویٰ طلب کریں۔ ہم اپنی زبان سے کسی کلمہ گو کی تکفیر پسند نہیں کرتے۔ مگر اسمیں شک نہیں کہ ختم نبوت کا اعتقاد ضروریات دین میں سے ہے اور اسکا منکر کافر ہوتا ہے۔

ahmadimuslim.de

دوسرے بزرگوں کی نسبت جو لکھا ہے کہ انہوں نے نام بنام انبیاء علیہم السلام کی جگہ اپنے کو ظاہر کیا مثلاً آدم میں ہوں۔ شیث میں ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کلمات غلبہ حال میں کسی بزرگ کی زبان سے نکل گئے ہونگے۔ بے اختیاری میں جو کچھ منہ سے نکل جائے وہ اول تو قابل گرفت نہیں ہو سکتا۔ دوسرے جن بزرگوں کی جانب ایسے قصے منسوب ہیں ان میں سے حضرت سلطان بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی نسبت مشہور ہے کہ جب ہوش آنے پر انہیں اطلاع کی گئی۔ تو انہوں نے توبہ ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسے کلمات منہ سے نکلیں تو قتل کر ڈالنا۔ چنانچہ لوگوں نے جب دوبارہ وہی الفاظ سنے تو تلواریں ماریں۔ مگر کرامت سے زخم نہیں لگے۔ پس کجا وہ حالت اور کجا یہ خواہ مخواہ و بد ستی علانیہ نبوت کا دعوے ہو رہا ہے اور جہاں کسی نے کچھ کہا اور اس کے مقابلہ میں رسائل و اشتہار چھپنے شروع ہو گئے۔ ایسا مقابلہ شرع شریف سے کسی بزرگ نے کیا ہو تو اسکا پتہ دیا جائے۔ یہ کام سوائے کسی انتہا درجہ کے دشمن دین کے کسی بزرگ تو کیا ادنیٰ مسلمان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند تعالیٰ ایسے مدعی کاذب اور اس کے معتقدین کو ہدایت دے۔ آمین۔

سوال نمبر ۹ - ہمنے اپنے ابتدائی مضمون میں لکھا تھا کہ انبیاء کے مدارج ملنے کی خواہش کرنے میں علاوہ دوسری خرابیوں کے بے ادبی بھی ہے اسلئے کہ اپنے باپ کی نسبت یہ خواہش کرنا کہ اسکا اعزاز مجھ کو مل جاوے۔ سخت گستاخی ہے اور اسکی وجہ یہ بھی کہ ہمارے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام مسلمانوں کے دینی باپ ہیں بروئے عقیدہ اہل سنت بلحاظ اپنی تعلیم کے زندہ ہیں اور انکی نبوت بھی ابدالآباد کے لئے ہے ایسی صورت میں نبوت کا درجہ نبوت کا بجز اس کے اور کوئی منشا نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نبوت سے معزول ہوں اور وہ انکی جگہ قائم ہو۔ اسپر کاتب نمبر ا نے کئی ورق سیاہ کئے ہیں اور ہمکو دل کھول کر برا بھلا کہا ہے مگر ہم اس کی بدزبانی پر صبر کرتے ہیں اور اس کے شبہات کا حسب ذیل جواب دیتے ہیں۔

جواب نمبر ۹ - (۱) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہے بیشک صحیح ہے مگر پیروی اور چیز ہے اور انکا درجہ مانگنا اور شئے۔

(۲) ہر شخص اپنے باپ کا رتبہ حاصل کرنیکا خواہشمند ہوتا ہے۔ ہاں ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ کہ جیتے جی۔ اس کے معزول ہونے اور اپنے قائم ہونے کی خواہش کرنا ہے تو ایسا فعل کسی ناخلف سے سرزد ہو سکتا ہے۔ لائق اولاد کبھی ایسا نہیں کر سکتی (۳) تمام بزرگان دین نماز پڑھتے تھے کیا برابری کے خیال سے ایسے ہی جیسے دیا جاتا اسے برابری کی خواہش کرنا نہیں کہتے۔ یہ عین بزرگان دین کا اتباع ہے۔ اتباع

کو کوئی منع نہیں کرتا۔ بلکہ منع جس فعل سے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ درجہ نبوت کے حاصل ہونے کی خواہش نہ کی جاوے وہ علاوہ طلب محال کے گستاخی بھی ہے۔

سوالات ناخود از تحریر نمبر ۲ معہ جوابات

سوال نمبر ۱۰ - اس زمانہ میں کونسا شخص امامت کے رتبہ پر فائز ہے اسکا پتہ دیا جائے۔

جواب نمبر ۱۰ - اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر یہ بتلا دینا ضرور معلوم دیتا ہے کہ مذہب سنت والجماعت میں لفظ امام کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جنکو مسلمان اپنے میں سے بغرض انجام دہی مہمات دینی و دنیوی رئیس بنائیں۔ ایسے امام خلفائے راشدین اور وہ سلاطین ہوئے ہیں جنہوں نے پابندی شریعت سلطنت کی ہے۔

دوسرے پیشوایان دین جیسے ائمہ اربعہ فقہ میں اور امام غزالی و امام رازی عقائد کلام میں نافع اور عاصم قرأت میں اور بہت سے بزرگان دین علم حدیث میں امام ہوئے ہیں اور اسی طرح ائمہ اہلبیت جو ان تمام علوم اور بالخصوص ہدایت باطن اور ارشاد طریقت میں یکتا تھے۔

تیسرے کبھی ہر ایک مسلمان بادشاہ کو بھی وقتیاً امام کہا جاتا ہے اسلئے کہ بادشاہ ہر چند کہ خوش سیرت نہ ہو۔ لیکن بعض امور دینی مثل اقامت جمعہ و جماعت و اعیاد وغیرہ میں وہی پیشوا ہوتا ہے۔

اس صورت میں سائل کو یہ لکھنا چاہیئے تھا کہ وہ کس قسم کے امام کی تلاش میں ہے اگر قسم اول کا پتہ پوچھتا ہے تو وہ اس ملک میں کیا دنیا بھر میں مفقود ہے اور قسم سوم کا امام اس ملک میں کوئی نہیں۔

البتہ قسم دوم کے امام جنسے پیشوایان مذہب مراد ہیں بفضلہ تعالیٰ دنیائے اسلام میں ہر جگہ موجود ہیں۔ گو ان کو لفظ امام سے یاد نہ کیا جاتا ہو۔ دور کیوں جائیے پنجاب اور صوبجات متحدہ کے شہروں اور قصبوں کے علما کی فہرست منگا کر دیکھئے اور ان میں سے جس شخص کو بڑا عالم اور زیادہ پرہیزگار دیکھیں اسی کو امام سمجھئے۔

سوال نمبر ۱۱ - کیا امام کے لئے ملہم۔ کلیم اللہ صاحب الوحی ہونا شرط نہیں ہے اگر نہیں ہے تو اس نے الہام سے لیا ہی کیا؟

جواب نمبر ۱۱ - یہ سوال بھی عقائد کی لاعلمی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک صاحب الوحی ہونا تو درکنار یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ امام اپنے تمام معصر سے افضل ہو۔ یہ عقیدہ حضرات اہل تشیع کا ہے اور انہوں نے خلفائے ثلاثہ کو امامت

ahmadimuslim.de

خارج سمجھنے کے لئے اس قسم کی قیدیں بڑہائی ہیں۔ پہلے قسم کے امام کے لئے زیادہ تر انتظامی قابلیت کا ہونا ضروریات سے ہے۔ اگرچہ دوسری باتوں میں کم ہو۔ اسلئے کہ بہت سے ولی کامل وعلماء متبحر ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کا بھی انتظام نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی دینی ودنیوی ضرورتوں کا احساس تو انکو کیا ہو سکتا ہے۔

اور قسم دوم کے امام کیواسطے اس فن میں کامل ہونا چاہئے جسکا وہ امام ہو رہا مُلہم۔ کلیم اللہ۔ صاحب الوحی ہونا۔ اس میں سے صاحب الوحی ہونا تو قطعاً محالات سے ہے جیسا کہ جواب نمبر ۲ وغیرہ میں ہو چکا ہے۔ ملہم۔ کلیم اللہ بذریعہ الہام ہونا گو ممکن ہے اور بزرگان دین اس سے مشرف بھی ہوتے ہیں مگر چونکہ محض الہام کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات دہوکہ ہونے سے موجب گمراہی ہوجاتا ہے اسلئے امام کے لئے اسکا مشرف ہونا کسی طرح ضروری نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہماری ہدایت کے لئے کتاب وسنت موجود ہے تو اس غیر ضروری تے (الہام) کی قید بھی لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اسلام میں الہام والہا کو بنسبت دیگر فضائل کے شرف دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات جوگی۔ رمال اور بعض صحیح الخیال انگریز ایسے ایسے واقعات بتا دیتے ہیں جو وہم وگمان میں بھی نہیں آتے۔

سوال نمبر ۱۲۔ اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصداق ہو تو وہ مستقل نبی نہ ہوسکے لیکن بفحوائے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل نبیوں کی شان کیوں نہیں ہو سکتا اور آنحضرت کے رنگ میں رنگین ہو کر انا النبی کیوں نہیں کہہ سکتا اور ایسی حالت میں انکو امتی اور نبی کیوں نہیں کہہ سکتے۔ اس سوال کے متعلق نمبر ۹ میں لکھا جا چکا ہے۔

جواب نمبر ۱۲۔ صرف تشبیہی لفظ کے استعمال سے کسی کی حقیقت نہیں بدل سکتی۔ ایسی صورت میں وہ عالم عالم ہی رہیگا اور اس کو ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا کہ وہ کلمہ انا النبی کا بحالت ہوش وحواس کرے۔ غلبہ حال میں اگر منہ سے نکل جائے تو وہ امر دیگر ہے مگر ہوش آنے پر انکو توبہ کرنی چاہئے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔

سوال نمبر ۱۳۔ کیا آیت وافی ہدایت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ناسخ الادیان ہے کسی دوسرے مذہب میں وجود انبیاء محالات سے ہے اور آنحضرت کی نبوت کے رنگ میں رنگین ہونے سے نبیوں کا سا لقب نبیوں کی سی وحی حاصل ہو سکتی ہے۔

جواب نمبر ۱۳۔ معلوم نہیں کہ سائل نے یہ سوال کس تفسیر کی بنا پر کیا ہے۔ آج تک کسی مفسر نے ایسا نہیں لکھا۔

بظاہر یہ تفسیر بالرائے معلوم ہوتی ہے جسکا نتیجہ کفر ہے جس حالت میں کہ سلسلہ نبوت ختم ہو چکا اور دین مکمل ہوگیا۔ تو وحی اور دوسرے نبی کی ضرورت ہی کیا باقی رہی۔ اسی قرآن شریف سے تمام ضروریات رفع ہو سکتی ہیں۔ آئندہ وحی کی ضرورت تو اسوقت ہو سکتی ہے جب قرآن میں کمی ہو۔ یہ معاملہ شریعت ہے اسمیں تشریح جدید کی ہرگز گنجائش نہیں۔ نہ مولانا روم علیہ الرحمۃ کے اس مصرعہ کو نبی وقت باشد اے پسر سے آپکو کچھ مدد مل سکتی ہے اس لئے کہ عام طور سے تشبیہی لفظ کے استعمال میں چنداں حرج نہیں لیکن خاص شخص کی نسبت یہ لفظ　　بطور تشبیہ کے نہ حقیقتاً استعمال کیا جائے تو بالضرور ممنوع ہوگا۔

سوال نمبر ۱۴۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبوت مستقلہ کے دعویدار نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ کی ماتحت نبوت کے مدعی ہیں۔ اگر کسی کو خداوند تعالیٰ ایسی نبوت عطا کرے تو کیا تعجب کی بات ہے۔

اس بارہ میں کئی مرتبہ کہا جا چکا ہے نبوت کا ہونا محالات سے ہے اور اسکا مدعی خدا ورسول کو (معاذ اللہ) جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے لہذا نبوت تو درکنار انکو مسلمان سمجھنا بھی مشکل ہے خواہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی کا بظاہر کیسا ہی ادعا کرتا ہو۔

سوال نمبر ۱۵۔ سیکڑوں بہشتی کوچہ وگلیاں ہندوستان میں ہیں اگر قادیان میں بہشتی مقبرہ بنے تو کون استبعاد ہے؟

جواب نمبر ۱۵۔ اس میں استبعاد یہی ہے کہ ابھی تو جنت البقیع اور جنت المعلےٰ کا مقابلہ ہے لیکن آئندہ کعبہ بھی قادیان میں نہ بننے لگے؂

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　+　آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

ایک آریہ کا سوال اور ہمارا جواب

سوال	جب مسلمانوں کا دعوے ہے کہ ہم پاک چیزیں کہاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسلمان گوشت کہاتے ہیں جسکی اصلیت ایک ناپاک قطرہ ہے؟
جواب	اہل اسلام کا یہ دعویٰ بہت صحیح ہے درحقیقت مسلمان ناپاک چیز نہیں کہاتے ہیں آپکا قیاس بالکل غلط ہے۔ نیز گوشت کی اصلیت قطرہ

ahmadimuslim.de

ناپاک جزو ہو لیکن اس سے گوشت ناپاک نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو نباتات اور ڈاکٹری کی مس بھی نہیں ہے یاد رکھو کہ اصل اور فرع میں بہت فرق ہوتا ہے نیز دفلسفہ شاہد ہے دیکھو ایک تخم (وریں) ترش و تلخ ہوتا ہے لیکن اسکا پھل شیریں و خوش گوار ہوتا ہے۔ ایک تخم صورت و سیرت میں اچھا ہوتا ہے لیکن اسکا پھل بد مزہ اور خراب ہوتا ہے۔ یہ مشاہدات ہیں انکا انکار ہو نہیں سکتا۔ پھر قطرہ ناپاک گوشت کیواسطے علت بعیدہ ہے ورنہ ظاہر میں گوشت کھانے پینے سے بنتا ہے نہ کہ صرف قطرہ ناپاک سے ہی خود بخود بلا مدد غیرے نشوونما پاکر جانور بن جاتا ہے۔ غرضکہ محض قطرہ ناپاک کیوجہ سے گوشت کو ناپاک کہدینا بہت بڑی جہالت اور غلط فہمی ہے۔

اور طریق سے سنو! انقلاب عالم یا بالفاظ دیگر سائنس ولاجک کا مسئلہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل ہیئت وکیفیت بدلنے پر دوسرے حکم میں آجاتی ہے ڈاردن صاحب کے نزدیک دنیا میں انسان کی اصلیت حیوان سے اور حیوان کی نباتات وغیرہ۔ ہاں ہر ذی روح کی اصل بھی ناپاک قطرہ ہے لیکن کیا اطلاق اسکا کسی پر بھی کیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اصطلاح منطق میں حیوان ناطق اور حیوان مطلق انسان و حیوان میں تمیز کرانے والے الفاظ ہیں۔ کیوں آخر نطفہ کے نام سے کیوں نہیں پکارے گئے۔ ظاہر ہے کہ بوجہ تبدیل ہیئت وکیفیت کیا کوئی قوم انسان کو ناپاک سمجھتی ہے ہرگز نہیں۔ کیوں جواب ہوگا بوجہ تبدیل ہیئت وکیفیت۔ پیشاب کی اصل کیا ہے پانی لیکن پیشاب ناپاک۔ کیوں وہی جواب یاد کرو۔ خون ناپاک اور دودھ پاک۔ کیوں وہی جواب کھانا پاک اور غلاظت ناپاک۔ کیوں وہی جواب۔ ہاں یہاں نطفہ ناپاک لیکن جورو و بچہ کا منہ پاک۔ کیوں جو ہر وقت اس کو چاٹا کرتے ہو کبھی نطفہ کو بھی چاٹتے ہو وہی جواب تبدیل ہیئت وکیفیت۔

اور سنئے اگر کسی کے کپڑے میں ذرا سی غلاظت لگجاوے تو وہ فوراً دھوتا پھرے لیکن آپ نے دیکھا کہ کھیتوں میں برابر غلاظت پڑتی ہے لیکن کیا کوئی پیداوار کو ناپاک سمجھتا ہے جواب دو۔

ہاں یاد رکھو کہ اگر بقول تمہارے گوشت بوجہ اصلیت کے ناپاک ہو [illegible] کو ناپاک کہو تو ناپاک خوری ہے تم بھی بری نہیں کیونکہ دودھ و گھی کی اصلیت بھی وہی ناپاک قطرہ ہے جسکو تم غٹ غٹ پی جاتے ہو۔ دودھ چہ معنے دارد تم تو گائے کا بول و براز بھی خیر اسکا طرح شرپ کر جاتے ہو۔

الحاصل یہ کہ علت بعیدہ کا اثر گویا کالعدم ہے۔ ہر چیز ہیئت کیفیت بدلنے سے دوسرے حکم میں آجاتی ہے اسلئے گوشت کو بوجہ اصل کے ناپاک کہنا کام عقلا کا نہیں ہے تمام مذاہب معتبرہ میں گوشت خوری جائز ہے۔ جواز گوشت خوری کی بہت بڑی دلیل تو صرف یہی کافی ہے کہ جو شے جسکی غذا ہے وہ اسی کو ہضم ہوتی ہے۔ کنکر پتھر لوہا تانبا وغیرہ۔ اگر انسان چھٹانک آدھ پاؤ بھی کھالیگا تو فوراً بیمار ہو جائیگا۔ لیکن گوشت بلا روٹی کے شکم سیر ہو کر کھایا جا سکتا ہے اور کبھی کچھ نقصان نہیں کرتا اور یوں تو کیسی ہی ملائم اور زود ہضم غذا کیوں نہ ہو جو زیادہ کھائی جائیگی وہی نقصان کریگی۔

اچھا رخصت۔ (ابوالفاروق احمد الصمد ہردوئی)

سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی

شکر احمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ✦ آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید۔

شرک وبدعت کا بحر مواج جس طرح موجزن ہے وہ کسی بینا و بصیر سے مخفی نہیں۔ ایسے وقت میں سخت ضرورت تھی کہ ایک ایسی انجمن قائم کیجاوے جسکی طرف سے وقتاً فوقتاً رد شرک و بدعت میں مدلل رسائل و اشتہارات وغیرہ طبع ہو کر خلق خدا میں مفت تقسیم ہوا کریں۔ جسکے ممبر کسی خاص مقام کے مسلمان نہ ہوں بلکہ تمام موحدین (خواہ احناف ہوں یا اہلحدیث) اس کے ممبر ہوں۔ انجمن کو تقلید و عدم تقلید آمین و رفع یدین وغیرہ کے جھگڑوں سے کچھ سروکار نہ ہو۔

الحمد للہ کہ خاکسار نے اس قسم کی انجمن قائم کر دی جسکا نام زیب عنوان سلسلہ اشاعۃ التوحید ہے جسکا اعلیٰ مقصد صرف بطریق احسن کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ترویج و اشاعت ہو۔

مجھکو امید ہے کہ تمام مسلمان حامیان توحید وسنت جو حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور کتاب تقویۃ الایمان کے معترف ہیں بہت جلد لبیک کہکر اس سلسلہ کے ممبر بن جاوینگے۔ چندہ ممبری کم از کم ۲ر ماہوار رہیگا۔

انجمن ہذا کیطرف سے پہلا رسالہ موسوم بہ "معین الاسلام" چھپکر تیار ہے۔ جو الہ [illegible] میں کیا ہے۔ اسلام پاک کی خالص توحید کی خوبیاں اور شرک و بدعت کی مذمت بیان کیگئی ہے۔ منواست ایک جز۔ قیمت لاگت سے بھی کم صرف [illegible] بغرض تقسیم فی سیکڑہ [illegible] اخبارات میں صحائف انجم۔ وکیل۔ وطن۔ اگرچہ اخبار ہذا وغیرہ سے امید ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس تحریک کو اپنے اپنے اخبار میں درج کر دینگے۔ والسلام

(راقم ابوالفاروق احمد اللہ غفرلہ مہتمم سلسلہ اشاعۃ التوحید ہردوئی)

جاپان میں اسلام

زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

گزشتہ ایام میں جاپان کے اندر اشاعت اسلام کا ایک عام چرچہ تھا - یہانتک کہ دل چلوں نے یہ بھی اڑا دی تھی کہ مکاڈو شاہ جاپان خود مسلمان ہوگیا ہے۔ ایسی خبروں کو عموماً اس وقت بے وقعتی کی نگاہ سے سنا گیا تھا - خدا کی شان آخر کار مشہور مقولہ سچ [illegible] کہ مردم نگویند چیزہا - اس خبر کی اصلیت اب کھلی - علامہ علی احمد جرجاوی ایڈیٹر اخبار ارشاد مصری نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے جسکا نام الرحلۃ الیابانیہ یعنی سفرنامہ جاپان - اس میں علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ میں ١٣ھ میں بمبئی - کولمبو - اور ہانگ کانگ سے ہوتا ہوا یوکوہامہ (بندرگاہ جاپان) پر پہونچا - وہاں سے ٹوکیو (دارالسلطنت جاپان) میں گیا وہاں مجھکو سید سلیمان چینی اور محمود روسی سے ملاقات ہوئی - بعد ازاں سید حسین عبدالمنعم ہندی بھی ملے - یہ سب صاحبان کئی کئی مہینوں سے بغرض اشاعت اسلام جاپان میں پڑے تھے - ہم سب لوگ مکر میسٹو دجاذنیف، جاپانی سوداگر کے مکان پر ٹھیرے - جب اسکو ہمارے ارادے سے اطلاع ہوئی تو اس نے اسلامی خیالات سننے چاہے - مصری فاضل نے اسلامی تعلیم کا ایک بشارت نامہ عربی میں لکھا اور سید عبدالمنعم ہندی نے اسکا ترجمہ انگریزی میں کرکے جاذنیف کو سنایا - نتیجہ آخر یہ ہوا کہ مسٹر جاذنیف مسلمان ہوگیا - پھر تجویز ہوئی کہ ایک بہت بڑے وسیع مکان میں جلسہ کیا جاوے چنانچہ حسب قرارداد تجویز ہوکر اشتہار دیا گیا لوگ جوق جوق آئے لیکچر کی ترکیب یہی ہوئی کہ مصری فاضل عربی میں مضمون لکھتا ہندی فاضل انگریزی میں اسکا ترجمہ کرکے مسٹر جاذنیف جاپانی مسلمان سے جاپانی زبان میں ترجمہ کراتے جسکو مسٹر جاذنیف ہی مجلس میں سناتا - اسی طرح انکو اٹھارہ لیکچر ہوئے جسکا نتیجہ علامہ مصری لکھتا ہے کہ بارہ ہزار جاپانی مسلمان ہوگئے - آخر ہم سب لوگ بوجہ اپنی اپنی ضرورتوں کے گھروں کو واپس آگئے کلکتہ - سندرا پٹی میں امام مسجد ناخدا کے پاس اس کتاب کے کئی ایک نسخے آگئے ہیں ہمارے کرم دوست قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جو گزشتہ ایام میں جاپان گئے تھے انہوں نے جاپان میں کسی مذہبی کانفرنس کے وجود سے انکار کیا تھا کوئی صاحب یہ نہ سمجھے کہ علامہ علی احمد مصری کی یہ رپورٹ قاری صاحب کی تکذیب کرتی ہے - ہرگز نہیں - بلکہ علامہ مصری نے جو رپورٹ کی ہے وہ انکی ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے نہ مذہبی کانفرنس کا - پس ہم ان دونوں صاحبوں کی محنت کی داد دیتے ہیں اور دل سے دعا کرتے ہیں کہ ان صاحبوں کی کوشش بارآور کرے - جزاہم اللہ خیر الجزاء

انتخاب الاخبار

اہلحدیث کانفرنس کیطرف سے حافظ محمد الدین صاحب بغرض اشاعت توحید و سنت واعظ مقرر ہوکر پہلے ضلع گورداسپور میں دورہ کر رہے ہیں - انکے دورہ کی رپورٹ حسب ذیل ہے وہ لکھتے ہیں:-

یہ خاکسار نے مقامات ذیل کا دورہ کیا ہے - موضع گھمن میں کئی ایک دن وعظ کیا جس سے دل سے توحید و سنت کی اشاعت کی - اکثر لوگوں سے حقہ اب کبائر پر حلفاً عہد لیا - پھر موضع درک میں حتی المقدور احکام خداوندی کی منادی کی گئی کئی ایک مردوں نے نماز شروع کی پھر موضع بھاگوال میں جاکر چند مسلمانوں کو نماز وغیرہ کی ہدایت کی مسجد میں لیجا کر آواز بلند اذان کہی اور باجماعت نماز پڑھائی خطا لکھا اس سے پہلے مسجد بالکل ویران تھی اور کوئی نمازی نہ تھا - اور اہل ہنود نماز سے مانع تھے - پھر بہرام میں لوگوں کو نماز و اتفاق وغیرہ کی ترغیب دی - علی ہذا القیاس کلانور کی مسجد اور بازاروں میں احکام اسلام سنائے گئے - بہت لوگوں کو کوشش سے نماز پڑھائی اور بیہودہ اشغال سے توبہ کرائی - اب بندہ موضع میاں کوٹ و دلیل پور میں پہونچا جمعہ کے وقت لوگوں کو احکام اسلام سے آگاہ کیا - کذب و غیبت کے ترک پر پختہ وعدہ لیا - اب کل کو موضع راجک کو روانہ ہونگا - والسلام (حافظ محمد از کوٹ میاں صاحب)

مولوی عبدالرحیم صاحب خریدار اہلحدیث از ضلع بیر بہوم اپنے ایک دیندار دوست منشی زیارت علی صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر لکھکر ناظرین اہلحدیث سے انکیلئے جنازہ غائب اور دعاء خیر کے ملتجی ہیں - اللہم اغفر لہ

فرانس کی فوج پر ایک فرنچ جریدے یہ الزام لگایا کہ فرنچ توپخانہ نے مراکو میں مرد عورتوں اور بچوں پر گولہ باری کرکے انکو قتل کردیا - یہ بڑا سفاکانہ اور ظالمانہ کام کیا - افسوس آجکل کی مہذب عیسائی قوموں کی یہ تہذیب ہے مگر اسلامی شریعت ایسی ظالمانہ کارگذاریوں کی سخت مخالف ہے یہ ہمارے دین نہیں - اسکا نام بزدلی ہے - خلفائے راشدین کی نسبت تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ وہ جہاں اپنی فوجیں بھیجتے تو

راجپوتانہ کی ریاست بھرتپور کے علاقہ میں جو ایک لاکھ مسلمان راجپوت آریہ ہونیوالے تھے وہ انجمن ہدایت اسلام دہلی کی وہ غلطو کے پیتا ثیر مواعظ حسنہ کی باعث آریہ بننے سے باز رہے اور آریہ لوگ اپنا سا منہ لیکر واپس آگئے۔ یہ اب میں دفتر میں آگیا ہوں - ابوالوفا)

ahmadimuslim.de

حل طلسم معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ [illegible] ادویات بھی خرید ے

[illegible] اشتہار میں ایک تین حرفہ لفظ درج ہے جس کو صحیح وسالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اُڑا دیا جائے تو نہ ہر قاتل [illegible] بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

[illegible]:۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے بقیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء تک بنام مینجر شفاخانہ جوہر امرتسر [illegible] آنے چاہئیں جن کے وصول ہوتے ہی ہر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کردیا جاوے گا۔ اور دوسو روپیہ انعام ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو [illegible] دے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ [illegible] رائے پر منحصر ہے حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص [illegible] مستحق نہیں ہو سکتا۔

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

[illegible] شہنشاہ [illegible] ایران [illegible] وزیران [illegible]

[illegible] ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آپ تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ کیس ہو اسکو حتے الامکان [illegible] اور [illegible] کا تردد [illegible] کرنا پڑے گا۔ جس عیال دار کے پاس یہ کیس ہو اسکو کسی حکیم [illegible] اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف [illegible] سے زیادہ [illegible] دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال [illegible] ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آجائے۔ [illegible] جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر [illegible] تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے [illegible] امراض کی شکایت رہتی ہے واسطے [illegible] ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو [illegible] تقسیم کرتے ہیں غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے [illegible] حکمت ان لیاقت جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج [illegible]

امراض [illegible] درد کان [illegible] درد سر [illegible] طاعون [illegible] درد دانت [illegible] درد اعصاب [illegible] جذام [illegible] بچوں کی پسلی چلنا [illegible] ہر قسم ضیق النفس [illegible]

قیمت پاکٹ کیس [illegible] نہایت خوبصورت [illegible]

[illegible] محصول [illegible] محصول [illegible]

کا پتہ:۔ ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

[illegible] ہزار روپیہ نقد

[illegible] قیمت واپس کردیتے کے اس [illegible] گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو [illegible] اور اور ادویات سے سو ثابت کرے [illegible] قیمت واپس [illegible]

[illegible] انعامات حل معمہ جات

[illegible]

[illegible] ساگر شفاخانہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. N. 352)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے " " ... سے

رؤسا و جاگیرداران سے - للعہ

عام خریداروں سے " " ۱۲/۶

" " ششماہی ... ۱۲/

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے +

اخبار اہلحدیث

جلد ۵

امرتسر مورخہ ۲۲/۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ اپریل و یکم مئی سنہ ۱۹۰۸ء

مذاکرہ علمیہ

۹ صفر - ۱۳ اپریل کے پرچہ اہلحدیث میں مسئلہ امامت و اقتدا لکھکر علماء کرام سے استدعا کی گئی تھی کہ اپنی اپنی آراء موافقہ یا مخالفہ سے اطلاع بخشیں چنانچہ کئی ایک حضرات نے مہربانی کر کے توجہ فرمائی ہے - مسئلہ کا بالاجمال بیان یہ ہے کہ امام اور مقتدی کا ارکان نماز میں ربط ہے - قبولیت - عدم قبولیت میں نہیں - یہ ہے موضوع بحث - پس ناظرین اس کو ملحوظ رکھکر جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی امرتسری کی تحریر مندرجہ ذیل بغور پڑھیں - جناب موصوف فرماتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - مولوی ثناء اللہ نے اپنی اخبار مسمی اہل حدیث مورخہ ۹ صفر ۱۳۲۶ھ میں ایک کالم کے احقر کے پاس بذریعہ ڈاک رسال کی جسمیں مولوی صاحب کی عبارات متعلقہ امامت و اقتدا کے مندرجہ ذیل ہیں -

بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس درجہ تک پہنچے ہیں کہ کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے انپر کفر کا فتوے بھی دیا ہے پس ان کی تو اپنی

نماز جائز نہیں پھر انکے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی - دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملکر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے - اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتوے سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہوگی تو انکے فتوے کفر میں بھی تخفیف آجائیگی - اسلئے میں انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جواز اقتدا سے نہ میں انکی اعتقادات کا صحیح ہوں نہ انکے فتوے میں تخفیف ہوتی ہے - میں ارکان صلوٰۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا - اسلئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں گو اعتقادی فتور کیوجہ سے امام کی نماز قبول نہ ہو تاہم مقتدی کی قبول ہو جائیگی "

احقر سے توافق و تخالف مائے مسئلہ مذکورہ میں پوچھا اور وعدہ موکد بشہادۃ اللہ کیا کہ جو کچھ آپ متعلق مسئلہ امامت و اقتدا کے لکھیں گے بلا کم و کاست درج اخبار کرونگا - احقر نے اسپر

سلہ اسی تحریر پر بعض جگہ پر غلط رسم الخط کو بھی صحیح نہیں کیا تاکہ کہیں الفاظ کا تغیر نہ ہو جائے (اڈیٹر)

کے اصرار اور مولوی ثناء اللہ کے لکھنے سے اس بارہ میں جو کچھ معلوم تھا لکھا۔ فان یکن صوابا فمن اللہ وان یک خطا فمنی ومن نفسی واللہ ورسولہ بری منہ ۔

خاکسار کو مولوی صاحب کے قواعد موضوعہ اور اصول مخترعہ کے مدت سے سروکار نہیں۔ علماء محققین خود وزن کر سکتے ہیں کہ صحیح ہیں یا غلط۔ فقط مسئلہ کے متعلق کچھ لکھتا ہوں میں نہیں جانتا ہوں کہ اہل سنت میں بلکہ اہل اسلام میں کوئی صاحب علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت وہوا اگر جنکی بدعت حد کفر وشرک تک پہنچتی ہو اور ضروریات دین سے منکر ہو اس کے پیچھے اقتدا جائز اور نماز پڑھنی صحیح ہے جسقدر اقوال سلف صالحین وکتب فقہیہ مذاہب اربعہ جو میری زیر نظر ہیں کلہم یک زبان اس پر متفق ہیں کہ عقاید کفریہ والے کے پیچھے نماز پڑھنی صحیح نہیں اس جگہ پر نمونہ از خروارے کچھ ازہزار نقل کرتا ہوں۔ منصف مزاج وعدالت پسند کو اسی قدر کافی ہے۔

اقوال فقہاء حنفیہ

محقق ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

الاقتداء باھل الاھواء جائز الا الجھمیۃ والقدریۃ والروافض الغالی والقائل بخلق القرآن والخطابیۃ والمشبہۃ وجملتہ ان من کان اھل قبلتنا ولم یغل حتی لم یحکم بکفرہ یجوز الصلوٰۃ خلفہ وتکرہ ولا تجوز الصلوٰۃ خلف منکر الشفاعۃ والرؤیۃ وعذاب القبر والکرام الکاتبین لان کافر۔

اہل ہوا کے پیچھے نماز جائز ہے سوائے قدریہ وجہمیہ وروافض غالیہ وخلق قرآن کے قائل اور خطابیہ اور مشبہہ کے خلاصہ کلام یہ کہ اہل قبلہ کی بدعت اگر حد کفر تک نہ پہنچی ہو تو اسکے پیچھے نماز مع الکراہۃ جائز ہے اور شفاعت ودیدار الٰہی وکراما کاتبین وعذاب قبر کے منکر کے پیچھے نماز ناجائز ہے اسلئے کہ وہ کافر ہے۔

محقق زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں لکھتے ہیں۔

قال المرغینانی تجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبہ ومن یقول بخلق القرآن وحاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ یجوز مع الکراھۃ والا فلا۔

اہل ہوی اور اہل بدعت کے پیچھے نماز مع الکراہۃ جائز ہے۔ اگر انکی بدعت حد کفر تک نہ پہونچی ہو جیسا کہ رافضی وجہمی وقدری ومشبہہ اور جو خلق قرآن کے قائل ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے

الکراھۃ فی تقدیم الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق من حیث العمل لان فسقہ اعتقادی فان کان

فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے اور اگر بدعتی کی بدعت کفر تک پہنچتی ہو تو اس کے پیچھے مطلقاً نماز

الاقتداء بالمبتدع یجر الی الکفر لم یجز الاقتداء بہ مطلقا | جائز نہیں۔

اقوال علماء شافعیہ

امام نووی منہاج میں لکھتے ہیں۔

لا یصح اقتداءہ بمن یعلم بطلان صلوٰتہ | جسکی نماز کفر یا حدث سے باطل ہو اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں۔

شارح منہاج اس عبارت منہاج پر لکھتے ہیں۔ ککفرہ وحدثہ

اور منہاج میں ہے۔ ولو بان امامہ (بعد الصلوٰۃ) امرءۃ او کافراً معلنا قیل او مخفیا وجبت الاعادۃ قلت الاصح المنصوص وقول الجمھور ان مخفی الکفر ھنا کمعلنہ شیخ محمد رملی شافعی عبارت مذکور کی شرح میں لکھتا ہے لان الکافر غیر اھل للصلوٰۃ بحال

اگر امام کے نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ امام عورت یا کافر معلن تھا تو نماز کا اعادہ واجب ہے کیونکہ کافر نماز کا اہل نہیں۔ قول صحیح و مذہب جمہور یہی ہے کہ کافر معلن ہو یا مخفی اعادہ واجب ہے

حافظ ابن قیم جیوش میں لکھتے ہیں

قول الشافعیۃ فی وقت الامام ابی بکر محمد بن محمود فقیہ نیسابور لا اصلی خلف من ینکر الصفات ولا خلف من یقول بقول اھل الفساد ولا خلف من لم یثبت القرآن فی المصحف ولا یثبت النبوۃ قبل الماء والطین المدعم الاثبت ولا یقر بان اللہ تعالیٰ فوق عرشہ بائن من خلقہ

اپنے وقت کے امام محمد بن محمود فرماتے ہیں جو شخص صفات کا منکر ہو یا اہل ہوی کے قول کا قایل ہو یا قرآن شریف کو مصحف میں ثابت نہیں جانتا ہے یا نبوت کو پانی وکیچڑ کے قبل ثابت نہیں کرتا یا اللہ کی فوقیت علی العرش وبینونت عن المخلوقات کا قائل نہیں اسکے پیچھے میں نماز نہیں پڑھتا ہوں

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے

واستثنی الشافعیۃ مما سبق منکری العلم بالجزئیات وبالمعدوم ومن یصرح بالتجسیم فلا یجوز الاقتداء بھم کسائر الکفار۔

جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات ومعدومات کا علم نہیں یا اللہ تعالیٰ کیلئے جسم ہے تو شافعیہ اس کے پیچھے نماز کو ناجائز جانتے ہیں جیسا کہ کفار کے پیچھے ناجائز کہتے ہیں۔

امام مالک اور مالکیہ کا مذہب تو مشہور ہے کہ امامت کیلئے آپ عدالت کو شرط جانتے ہیں آپ تو فاسق کے پیچھے بھی جائز نہیں جانتے ہیں مبتدع جسکی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو اسکا تو کیا ذکر ہے۔

قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتا ہے

خلافاً للمالكية حيث قالوا بعدم صحة الصلاة خلف الفاسق بالجارحة و قال ابن بزيزة منهم المشهور اعادة من صلى خلف صاحب كبيرة واما الفاسق بالاعتقاد كالحروري والقدري فيعيد من صلى خلفه في الوقت على المشهور

مالکیہ کہتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز صحیح نہیں ابن بزیزہ مالکی نے کہا ہے کہ مالک کے مذہب میں مشہور قول یہ ہے کہ صاحب کبیرہ اور فاسق اعتقادی کے پیچھے جو شخص نماز پڑھے وہ اسکا اعادہ کرے۔

اقوال حنابلہ

موفق الدین ابن قدامہ مقدسی مقنع میں لکھتے ہیں۔

وهل تصح امامة الفاسق بحديث جابر مرفوعاً لا تؤمن امرأة رجلا ولا اعرابي مهاجرا ولا فاجر مؤمنا الا ان يقهره بسلطان يخاف سوطه وسيفه رواه ابن ماجة و لا فرق بين ان يكون فسقه من جهة الاعتقاد او من جهة الافعال من حيث ان يعلن ببدعة ويتكلم بها ويدعو اليها او لم تصح والثانية يصح مع الكراهية

فاسق کی امامت میں حنابلہ کے دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث مرفوع میں ہے کہ عورت مرد کی اور اعرابی مہاجر کی اور فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر جب مجبور کرے اسکو ایسا بادشاہ کہ جسکی تلوار کا خوف ہو اور فسق عملی و اعتقادی میں فرق نہیں جب بدعتی بدعت کے ساتھ اعلان کرتا ہے اور اسپر بحث و مناظرہ کرتا ہو اسکی امامت صحیح نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ صحیح مع الکراہتہ ہے۔

پھر ماتن لکھتا ہے۔

ولا تصح الصلوة خلف كافر ولا اخرس

اسپر شارح لکھتا ہے

لانها تفتقر الى النية والوضوء وهما لا يصحان من الكافر

گونگے اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ نماز نیت اور وضو کی طرف محتاج ہے۔ اور یہ دونو کافر سے صحیح نہیں۔

علامہ موسی بن احمد مقدسی اقناع میں (جو حنابلہ کی فقہ میں معتبر کتاب ہے) لکھتے ہیں

ولا يصح امامة فاسق بفعل او اعتقاد ولو كان مستورا او لو مثله اذا علم

شارح لکھتا ہے۔

اذا علم فسق امامه واختار الشيخان البطلان مختص بظاهر الفسق دون خفيه . قال في الوجيز لا تصح خلف الفاسق

عملی فاسق ہو یا اعتقادی اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ مستور ہو مگر اسکا فسق معلوم ہو۔

شیخین نے بطلان نماز کو فاسق معلن کے ساتھ خاص کیا۔ فاسق مخفی کو نکالا اور وجیز میں ہے کہ فاسق مشہور کے پیچھے نماز

المشهور فسقه لكن ظاهر كلامه وهو المذهب مطلقا قاله في المبدع

پھر اقناع والا لکھتا ہے۔

ولا تصح خلف كافر ولو ببدعة مكفرة ولو اسره - شارح لکھتا ہے اى الكفر فجهل المأموم كفره ثم تبين له لان صلوته لا تصح لنفسه فلا تصح لغيره ولعموم قوله عليه الصلوة والسلام لا يؤمن فاجر مؤمنا

تقی الدین محمد بن شیخ الاسلام احمد حنبلی منتہی اور اسکا شارح شرح میں لکھتے ہیں۔ ولا تصح صلوة خلف اخرس ولو باخرس لانه لم يأت بفرض القراءة ولا بدلها ولا تصح خلف كافر ولو مع جهل كفره ثم علم لانه لا تصح صلاة لنفسه فلا تصح لغيره سواء كان اصليا او مرتدا من جهة بدعة او غيرها

صحیح نہیں مگر مذہب اور آپکے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ مطلقاً فاسق کے پیچھے صحیح نہیں اسی طرح کتاب مبدع میں ہے۔

کافر اگرچہ بدعت کفرہ سے ہو اگرچہ اپنا کفر پوشیدہ رکھتا ہو اسکے پیچھے نماز صحیح نہیں کیونکہ اسکی نماز اپنی واسطے صحیح نہیں دوسرے کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر مومن کی امامت نکرے گونگا اور کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں گونگے کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ وہ قراءت جو فرض ہے ادا نہیں کر سکتا۔ اور کافر کے پیچھے اسلئے صحیح نہیں کہ اسکی اپنی نماز صحیح نہیں تو غیر کیواسطے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے اصلی کافر ہو یا بدعت وغیرہ سے کافر ہوگیا ہو۔

یہ روایات تو دریا سے قطرہ ہیں اگر کل نقل کیجاویں تو ایک بڑی کتاب بنجاویگی غرضیکہ احقر کو آجتک معلوم نہیں کہ اہل سنت جماعت بلکہ اہل اسلام میں کوئی بھی اہل علم اس بات کا قائل ہو کہ اہل بدعت (اگرچہ انکی بدعت حد کفر اور ارتداد تک پہونچی ہو) انکے پیچھے نماز جائز ہے تعجب ہے کہ ہلام جو صحت نماز وغیرہ اعمال کیواسطے شرط ہے اسکا تو کچھ اعتبار ہی نہو اور پاکی بدن وجامہ کہ نماز کا دار ومدار ہو۔ نماز کی فرضیت کا اقرار تو صحت نماز کیواسطے شرط ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید و تقدیس و صفات کا اقرار شرط نہ ہو۔ امام کی نجاست بدن یا کپڑے سے تو مقتدی کی نماز فاسد اور باطل ہو اور عقیدے کی نجاست و خباثت سے جو بحکم آیۂ کریمہ اولئك الذين حبطت اعمالهم في الدنيا والآخرة موجب حبط اعمال ہے اُس سے مقتدی کی نماز کو نقصان نہ ہو۔ والد خاکسار نے کتب اسلامیہ کی کسی کتاب میں یہ فرق نہیں دیکھا کہ امام کے اعتقادات اگرچہ کفریہ ہی ہوں مقتدی کی نماز کو ضرر نہیں دیتے۔ اور اگر افعال شرائط نماز میں قصور کرے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوتی بلکہ بالعکس روایات موجود ہیں فان اصابوا فلكم ولهم وان اخطأوا فلكم وعليهم۔ یہ حدیث بھی افعال نماز کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اعتقادیات کا بیان ذکر ہی نہیں اسواسطے تو امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث پر یہ باب وضع کیا۔ باب اذا لم يتم الامام واتم من خلفه

اسی سیاق و الفاظ حدیث بھی اس پر تصریح کرتے ہیں جیسا کہ احمد کی روایت میں ہے۔ فان صلوا الصلوۃ لوقتہا و اتموا الرکوع والسجود فھی لکم و لھم وان اخطأوا فلکم وعلیھم غرضیکہ یہ حدیث جائز کہنے والے کی دلیل نہیں بلکہ اس پر رد اور اُن کے اصل کو توڑنے والی ہے۔ اور آیہ کریمہ وتعاونوا علی البر والتقوی میں بھی مخاطب ایمان والے ہیں نہ منافق و مشرک یعنی ایمان والے باہم بر و تقوی پر معاون رہیں نہ کہ مشرک و مومن باہم بر و تقوی میں شریک ہیں۔ آیۃ کریمہ ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھدین علی انفسھم بالکفر اولئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون و آیہ فان رجعک اللہ الی طائفۃ منھم فاستاذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین و حدیث شریف انا لا نستعین بمشرک سے منافق و مشرک بر و تقوی کی شمولیت سے کیوں روکے گئے اور امام حسن بصری نے جو فرمایا صل و علیہ بدعتہ سے تو بدعت عملی مراد ہے جیسا کہ عید میں نماز پر خطبہ کو مقدم کرنا اور جمعہ کے دن عیدگاہ پر منبر لیجانا اور اذان کے بعد اعلان ثانی کرنا اور جنازے کیواسطے جماعت جماعت کا پکارنا وغیرہ وغیرہ۔ نہ بدعت اعتقادی غیر مکفرہ کیونکہ اگر بدعت مکفرہ مراد ہوتی تو کہتے صل و علیہ کفرہ۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے قول میں اذا احسن اللہ فاحسن معھم من الفتنہ مہدی ہے اُنکی مراد ناس سے باغی لوگ نہیں کیونکہ ہم پیچھے سوال باغیوں کا تھا جن کے پیچھے اسوقت کے لوگ نماز کروہ جانتے تھے مگر عثمان رضی اللہ عنہ جائز جانتے جیسا کہ سیف کتاب الفتوح میں یوسف العاری سے روایت کرتا ہے کرہ الناس الصلوۃ خلف الذین حصروا عثمان الا عثمان۔ کہاں بادشاہ سے باغی ہونا اور کہاں بدعت کفرہ میں پھنسجانا۔ وہ گناہ ہے اور یہ کفر و زندقت جائز کہنے والے کے پاس یہی چار دلیلیں ہیں جو پیش کرتا ہے مگر درحقیقت اُس کو دعوی کی کوئی بھی مؤید و مفید مطلب نہیں۔ اور حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر تو باتفاق محدثین ضعیف ہے چونکہ جہمیہ بدعات اعتقادیہ کے احمال بحکم احادیث صحیحہ نبویہ کے غیر مقبول ہیں اور حدیث ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم رواہ الحاکم مقتدی کی قبولیت نماز کا مدار امام کی خیریت (اہل سنت ہونے) پر ہے اور حدیث لا یؤمن فاجر مؤمنا رواہ ابن ماجۃ و حدیث لا تؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ رواہ ائمۃ اھل البیت فی کتبھم عن علی رضی اللہ عنہ میں ہونا اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت کے دلائل ہیں۔ ہرچند یہ روایات محدثین کے نزدیک ضعف سے خالی نہیں۔ مگر اہل علم کا اتفاق مبتدع کے پیچھے اقتدا کی کراہت پر دلیل بین ہے کہ ان احادیث کیواسطے اصل ہے جیسا کہ شوکانی نیل میں کہتا ہے واعلم ان محل

النزاع انما ھو فی صحۃ الجماعۃ بعد من لا عدالۃ لہ واما انھا مکروھۃ فلا خلاف فی ذلک کراہت بھی تحریمی ہے۔ عمدہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔ الکراھۃ فی تقدیم الفاسق تحریمیۃ وکذا المبتدع فانہ اشد من الفاسق فی العمل۔ سچ پوچھو تو دلائل کے بعد سے امام مالک و محققین حنابلہ کا قول کہ اعتقادی مبتدع کے پیچھے نماز صحیح ہی نہیں۔ راجح اور قوی معلوم ہوتا ہے اور بہت سلف صالحین سے یہی مروی ہے۔

اقناع اور شرح اقناع میں جو فقہ حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں لکھا ہے۔

ولا یصح امامۃ فاسق بفعل کزان وسارق وشارب خمر ونمام ونحوہ او اعتقاد کخارجی ورافضی ولو کان مستورا لقولہ تعالی افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون

فاسق عملی مانند زانی و چور و شرابی و چغلخور وغیرہ و فاسق اعتقادی مانند خارجی و رافضی وغیرہ کے پیچھے نماز صحیح نہیں اگرچہ فسق اُسکا مشہور نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے مومن اور فاسق برابر نہیں۔

اور منتہی اور اسکی شرح میں ہے۔

ولا تصح امامۃ فاسق مطلقا ای سواء کان فسقہ بالاعتقاد او بالافعال المحرمۃ ویعید من صلی خلف فاسق مطلقا۔

فاسق کی امامت مطلقاً صحیح نہیں فسق اُسکا عملی ہو یا اعتقادی۔ جو کوئی فاسق کے پیچھے نماز پڑھے اُس نماز کا اعادہ کرے۔

اور اقناع اور شرح اقناع و منتہی اور اسکے شرح کی عبارات پہلے نقل کر چکا ہوں یہ سب مذہب حنابلہ میں معتبر کتابیں ہیں۔ امام بخاری خلق افعال العباد میں لکھتے ہیں۔

وقال علی بن عبد اللہ القرآن کلام اللہ من قال انہ مخلوق فھو کافر لا یصلی خلفہ قال عبد اللہ بن عائشۃ لا تصل خلف من قال القرآن مخلوق ولا کرامۃ لہ وقال سلیمان بن داود الہاشمی وسہل بن مزاحم من صلی خلف من یقول القرآن مخلوق اعاد الصلوۃ وسئل عبد اللہ بن ادریس عن الصلوۃ خلف الجہمیۃ قال ھؤلاء لا یصلی خلفھم ولا ینا کحون ما علیھم التوبۃ

علی بن عبد اللہ نے کہا کہ قرآن شریف اللہ تبارک و تعالی کی کلام ہے جو کوئی اُسکو مخلوق کہے وہ کافر ہے اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے اور عبد اللہ بن عائشہ نے کہا جو کوئی قرآن شریف کو مخلوق کہے اُسکی عزت نہیں اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ سلیمان بن داود ہاشمی اور سہل بن مزاحم فرماتے ہیں جو کوئی نماز پڑھے اُس شخص کے پیچھے جو قرآن شریف کو مخلوق کہتا ہے نماز کا اعادہ کرے۔ عبد اللہ بن ادریس سے کسی نے جہمیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت پوچھا آپنے فرمایا اُنکے پیچھے نماز پڑھی جاوے اور نکاح دیا جاوے اُنپر توبہ لازم ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں

ما ابالی صلیت خلف الجہمی والرافضی ام صلیت خلف الیھود والنصاری لا

یسلم علیہ ولا یعادون ولا یعودون ولا یناکحون ولا یشہدون ولا یؤکل ذبائحہم

یہ سب عبارات امام بخاری کی خلق افعال العباد کے ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ جس جہمی رافضی کے پیچھے نماز پڑھی اور یہودی و نصرانی کے پیچھے پڑھی برابر جانتا ہوں نہ انکو سلام علیکم کہا جائے نہ بیمار پرسی کیجاوے نہ ان سے نکاح کیا جاوے نہ گواہ بنایا جائے اور نہ انکے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا جاوے۔ منہ

ابوداؤد میں ربیع بن خالد سے روایت ہے۔

قال سمعت الحجاج یخطب فقال فی خطبتہ رسول احدکم فی حاجتہ اکرم علیہ ام خلیفتہ فی اهلہ فقلت فی نفسی للہ علی ان لا اصلی خلفك صلوٰة ابدا وان وجدت قوما یجاهدونك لاجاهدنك معهم۔

میں نے حجاج سے سنا کہ اپنے خطبہ میں کہتا تھا کہ کسی کا بھیجا ہوا اپنے کام میں بہت عزت والا ہوتا ہے اسپر جسکو اپنے گھر میں خلیفہ چھوڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم پھر کبھی تیرے پیچھے نماز نہیں پڑھونگا اگر میں نے کسی قوم کو تیرے ساتھ لڑنے والا پایا میں انکے ساتھ ہوکر تیرے ساتھ لڑونگا۔

ھذا ما ظھرلی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

(دستخط) عبد الجبار عفی عنہ

جواب ۔ جناب مولوی صاحب کے اس مضمون کو دیکھکر کون باور کر سکتا ہے کہ کسی اہل حدیث عالم اور محدث کا لکھا ہوا ہے۔ اہلحدیث کے اصول کہ ؎

آنچہ نہ قال ست نہ قال الرسول + فضل بود فضل مخوان اے فضول

ملحوظ رکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ مضمون مذکورہ اہلحدیث کے ایک امام کا لکھا ہوگا۔ میں بھی اس مضمون کو شاید یہی سمجھتا کہ کسی مقلد متبع اقوال الرجال کا ہے۔ مگر ایک تو اسپر مولوی صاحب غزنوی کے دستخط ثبت ہیں۔ دوم ایک معتمد آدمی دفتر اہلحدیث میں آکر خود دیگیا۔ خیر بہرحال مولوی صاحب نے اپنا مافی الضمیر ظاہر فرمایا ہے جس میں انکا شکر گذار ہوں۔ مجمل جواب اسکا یہ ہے کہ مولانا! ان سب علماء کو آپ ایک قطار میں کھڑا کر دیجئے تو میں ان سب سے پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو یہ حکم لگایا ہے اسکی دلیل قرآن و حدیث سے کیا ہے کیا آپ جانتے نہیں امام دار الہجرت مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک کا سوال ہو سکتا ہے کہ یہ بات تم نے کہاں سے کہی۔ خدا فرماتا ہے فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ... (اگر تم کسی بات میں تنازع کرو تو خدا اور رسول کے حکموں کی طرف رجوع کرو) اب سنئے بمفصل جواب۔ جناب نے اقوال فقہاء کے نہ ماننے میں بھی محققین کی روش کو اختیار نہیں کیا۔ محققین کی یہ شان

نہیں کہ جو کچھ قیل و قال ہو سب کو صحیح مان لیا جائے بلکہ تحقیق کا طریق ہر فن میں یہ ہے کہ ہر بات کو اس فن کے قواعد عامہ سے جانچ کیا جائے۔ اہلحدیث اور محدثین کی اصول عامہ تو بس یہی ہیں کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن + پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اسی طرح مقلدین کا اصول بھی یہ ہے کہ الفتوی علی قول الامام مطلقاً (در مختار) یعنی فتوے ہمیشہ امام ابوحنیفہ کے قول پر ہونا چاہئے۔ پس اس اصول کو ملحوظ رکھکر ایک حنفی محقق بھی آپ کی اس تحریر کو کافی نہیں مان سکتا۔ آپنے تقلیداً بحوالہ فتح القدیر بدعت کی دو قسمیں کی ہیں ایک وہ کہ درجہ کفر تک نہ پہونچے۔ دوسری وہ جو درجہ کفر تک پہونچے۔ (متاخرین عموماً ایسا کہتے ہیں)، لیکن محققین اس تقسیم کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہیں۔ علامہ ابن عابدین صاحب رد المحتار انہی فرقوں (جہمیہ قدریہ وغیرہ) کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ :-

والراجح عند اکثر الفقهاء والمتکلمین انهم فساق عصاة ضلال ونصلی خلفهم ونصلی علیهم ونتوارثهم مع المسلمین الخ۔ قال المحقق ابن الهمام فی شرح الهدایة یقع فی کلام اهل المذاهب تکفیر کثیر منهم ولکن لیس من کلام الفقهاء الذین هم المجتهدون بل من غیرهم ولا عبرة بغیر الفقهاء والمنقول عن المجتهدین عدم تکفیرهم (رد المحتار مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

اکثر فقہاء اور متکلمین کے نزدیک راجح یہ بات ہے کہ یہ فرقے کافر نہیں بلکہ فاسق۔ بے فرمان اور گمراہ ہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا اور انکا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ انکی وراثت مسلمانوں میں جاری کیجاویگی۔ محقق ابن الہمام نے شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ بعض علماء مذاہب کے کلام میں ان فرقوں میں سے بہتوں کی تکفیر کا ذکر آتا ہے مگر وہ فقہاء مجتہدین کا کلام نہیں بلکہ غیر مجتہدین کا فتوے ہے اور غیر مجتہدین کا اعتبار نہیں۔ مجتہدین انکو کافر نہیں کہتے۔ (عوام پڑھتے کہیں انکا اعتبار نہیں)

مولانا بغور ملاحظہ فرمائیے کہ آپ ہی کے پیش کردہ گواہ علامہ ابن الہمام اس تفریق کو کس حقارت سے رد کرتے ہیں اور علامہ ابن عابدین اس کو کس خوبی سے نقل کرتے ہیں۔ اسی لئے امام ابوحنیفہ صاحب کا عام اصول ہے لا نکفر اهل القبلة۔ جن متاخرین نے اس زرین قول کو محدود اور مقید کیا ہے وہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے امام ممدوح اس رائے کے پابند نہیں (واضح رہے کہ مجھے اس جگہ مرزائیوں وغیرہ کو کفر و اسلام سے بحث نہیں نہ میری یہ غرض ہے کہ میں ان کے فتوے کفر کو بتاؤں بلکہ

المنار الفرقان (جواب اہل القرآن) یعنی مولوی چکڑالوی کی کتاب نماز کا مفصل و معقول جواب۔ قیمت ۲؍ پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

یہ سب کچھ مولانا غزنوی کے پسندیدہ طریق کا جواب ہے جو انہوں نے اقوال الرجال سے کام لیا ہے ورنہ اگر وہ اصل مدعا پر صاف صاف کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے تو مجھ بھی اس ذکر سے مطلب نہ ہوتا)

ابھی ایک اصل سے عمدہ شرح وقایہ کا جواب بھی حاصل ہو گیا (ابھی دوسرا جواب ان اقوال کا باقی ہے جو آگے آتا ہے)

امام نودی کا قول بھی میرے مخالف نہیں اُسکا مطلب یہ ہے کہ کافر ملتزم الکفر کے پیچھے نماز جائز نہیں یعنی ایسے امام کے پیچھے جو قرآن مجید کو کلام الٰہی نہ مانتا ہو جیسے آریہ ہندو عیسائی وغیرہ ایسا شخص اگر کسی وقت دھوکہ دیکر کسی مسلمان کو نماز پڑھا دے اور معلوم ہو جائے کہ یہ آریہ وغیرہ تھا تو نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے چنانچہ آپ خود بھی اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ کافر نماز کا اہل نہیں یعنی مخاطب نہیں (کفار کے مخاطب ہونے پر بحث آگے آئیگی) لیکن مرزائی - نیچری وغیرہ آریوں کی طرح قرآن شریف سے منکر نہیں گو خلاف پر ہوں - پس امام نودی کا قول بھی بحث سے خارج ہے ایسا ہی ابو بکر محمد بن محمود کا قول منقولہ حافظ ابن تیم بھی کسی آیت حدیث سے مؤید نہیں - ایسے اقوال پر اگر مدار حکم ہو تو جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی جیسے اہلحدیث کے پیچھے بھی نماز جائز نہ ہوگی کیونکہ انکا اعتقاد بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ مخلوق سے بائن نہیں ہے دیکھو اشاعۃ السنہ جلد ۲) امام بخاری نے جہاں باب تجویز کیا ہے کہ امامۃ المفتون و المبتدع اسی بحث کی شرح میں قسطلانی خود لکھتے ہیں بدعۃ تبیحۃ تخالف الکتاب والسنۃ والجماعۃ یعنی ایسے بدعتی کے پیچھے بھی نماز جائز ہے جو بدعت سیئہ کا معتقد ہو جو قرآن و حدیث اور جماعت مسلمین سب کے مخالف ہو - یہی ایک جواب تمام اقوال کا جواب ہو سکتا ہے - مالکیہ کے مذہب کہ فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں اسکا جواب آگے آئیگا - حنبلیوں کے اقوال بھی بے دلیل ہیں (بشرطیکہ وہ معنے لئے جائیں جو آپ نے سمجھے ہیں گو ہم انکا اصلی محل آگے چلکر بیان کرینگے) مولانا میں آپکو ذرہ ان بزرگان کے فتووں کی حقیقت دکھا دوں تاکہ آپ جو روش اہلحدیث کے خلاف انہی اقوال الرجال سے ہر جگہ کام لیتے ہیں اور انہی پر جو بلا دلیل محقق کی نگاہ میں ہیچ و نارزد کے مصداق ہیں یہاں تک مصر ہوا کرتے ہیں کہ تفریق اور شقاق کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے - ان اقوال کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں غور فرمائیے یہی آپکے شاہد عدل مصنف منتہی لکھتے ہیں کہ تصح خلف اعمی اصم یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے کسی قسم کی کراہت کا ذکر نہیں کیا مگر مصنف اقناع نے ایک چیپی اور ساتھ لگا دی کہ و کرھت یعنی اندھے بہرے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے

حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ابن ام مکتوم مدینہ میں امام رہے - اور مصنف اسی اقناع میں لکھا ہے کہ ان اتم المسافر کرھت یعنی مسافر اگر پوری نماز پڑھے تو مکروہ ہے حالانکہ حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ذات الرقاع سے واپسی کے وقت سفر میں پوری نماز پڑھی[1] کیا کوئی ان مصنفین سے یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتا کہ جو کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو اُس کو مکروہ کہنے کا انکو کیا حق حاصل ہے - یہ جوابات تو آپکے سمجھے ہوئے معنے کے لحاظ سے تھے - اب سنئے اصل معنے -

جہاں کہیں اس قسم کے اقوال آتے ہیں وہاں یہ مراد ہوتی ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو امام نہ بنانا چاہئے - تعجب ہے کہ انہی آپ کے پیش کردہ اقوال میں اس توجیہ کا قرینہ بینہ موجود ہے چنانچہ آپنے عمدہ شرح وقایہ کی عبارت نقل کی ہے کہ الکراھۃ فی تقدیم الفاسق جسکا صاف ترجمہ یہ ہے کہ فاسق کو امام بنانا مکروہ ہے - اس میں مجھ بھی نزاع نہیں جس پر میں مرآت کرآت لکھ چکا ہوں کہ انتخاب امام کیوقت ان لوگوں کو منتخب نہ کرنا چاہئے - بلکہ میرا دعوے تو صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اگر نماز پڑھا رہے ہوں تو ان کے ساتھ ملکر پڑھنے سے نماز ہو جائیگی - الگ بیٹھ رہنا جائز نہیں - پس آپنے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ میرے دعوے کے خلاف نہیں - علاوہ اس کے میں انکو مستند بھی نہیں سمجھتا - میرے مذہب میں سوائے قرآن و حدیث کے کوئی قول حجت شرعی مثبت دعوے نہیں -

آپ نے جو صحت صلوٰۃ اور قبولیت میں فرق بتلایا ہے آپنے اسپر بہت ہی حقارت آمیز استعجاب ظاہر کیا ہے - اور جناب اسی فرق کو واضح کرنے کے لئے تو میں نے کئی ایک مثالیں دی تھیں کہ (۱) بدعتی کی نماز قبول نہیں - (۲) ماں باپ کے نافرمان کی قبول نہیں (۳) دو متہاجرین مسلمانوں کی نماز قبول نہیں وغیرہ مگر ان لوگوں کی اقتدا جائز ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ امام اور مقتدی کا ربط صحت صلوٰۃ میں ہے قبولیت میں نہیں - صحت سے مراد میری وجود شرعی ہے اور قبولیت اُس کے بعد ہے جناب کو وہ حدیث یاد ہوگی جس میں ذکر ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور! میں جو ایام کفر میں کوئی کار خیر کیا کرتا تھا انکا اجر بھی مجکو ملیگا؟ حضور نے فرمایا اسلمت علیٰ خیر یعنی ملیگا - کیوں؟ اسلئے کہ وہ اعمال بوجہ فی سبیل اللہ ہونے کے صحیح وجود پذیر تو ہو چکے تھے مگر بوجہ مانع شرک کے قبولیت کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتے تھے لیکن جب اُس نے شرک چھوڑ دیا تو مانع رفع ہو نے سے اصل وجود نے اپنا اثر دکھایا

[1] مشکوٰۃ - باب صلوٰۃ الخوف - حدیث جابر رضی اللہ عنہ -

الذکر الحکیم نمبر ۶ - یعنی ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب کا تصنیف کردہ رسالہ "کانا دجال" قیمت ۲/ پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

مولانا! اس قسم کی مثالیں تو بکثرت ہیں کہ صحت اعمال اور چیز ہے قبولیت اور چیز۔ آپ میں ذرہ آپکو آپ سکے دعوے کی کہ فاسق کی اقتدا درست نہیں، نقیض بنادیں حافظ ابن حزم مرحوم اپنی کتاب ملل والنحل میں لکھتے ہیں کہ تمام صحابہ۔ تمام تابعین

ذهبت طائفة الصحابة كلهم دون خلاف من احد منهم وجميع فقهاء التابعين كلهم دون خلاف من احد منهم واكثر من بعدهم وجمهور اصحاب الحديث وهو قول احمد والشافعي وابي حنيفة وداود وغيرهم الى جواز الصلوة خلف الفاسق الجمعة وغيرها وبهذا نقول وخلاف هذا القول بدعة محدثة فما تأخر قط احد من الصحابة الذين ادركوا المختار بن عبيد والحجاج وعبيد الله بن زياد وحبيش بن دلجة وغيرهم عن الصلوة خلفهم وهؤلاء افسق الفساق واما المختار فكان متهما في دينه مظنونا به الكفر۔

اکثر تبع تابعین اور محدثین۔ امام احمد شافعی۔ ابوحنیفہ اور داؤد وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز درست ہے۔ یہی ہمارا (اہلحدیثوں کا) مذہب ہے اور اس کے خلاف کہنا بدعت ہے صحابہ کرام میں سے جس کسی نے مختار بن عبید حجاج۔ ابن زیاد (قاتل امام حسین) ابن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ انکو پیچھے نماز پڑھنے سے نہ ہٹتے تھے۔ حالانکہ یہ لوگ دنیا بھر کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے۔ مختار پر تو کفر کا اشتباہ بھی تھا۔ (جلد ۴ صفحہ ۱۷۰ مصری)

پھر اس دعوے کو حافظ ممدوح نے عقلی اور نقلی دلیلوں سے ثابت کیا ہے آپ کے پاس اگر علم نہیں ہے تو مجھ سے منگا کر دیکھ لیجئے تاکہ ایسا دعویٰ آپکے منہ سے نہ نکلتا جسکی تردید صحابہ۔ تابعین بلکہ کل محدثین اور مجتہدین پہلے کر چکے ہیں۔

حافظ ممدوح نے بہت بڑی بسیط تقریر کرکے آخر یہ کہا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا

قال تعالى اجيبوا داعي الله فوجب بذلك فرضا ان كل داع دعى الى خير من صلوة او حج او جهاد او تعاون على خير وتقوى فغرض اجابته وعمل ذلك الخير معه لقول الله تعالى تعاونوا على البر والتقوى (جلد ۴ صفحہ ۱۰۶)

ہے کہ اللہ کی طرف بلانے والے کی بات کو مانا کرو پس جو کوئی کسی نیک کام نماز حج۔ جہاد وغیرہ کسی نیک امر کی طرف بلائے تو اسکا کہا ماننا فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے نیکی کے کاموں پر ایک دوسرے کی بات مانا کرو۔

حافظ ممدوح کے عموم استدلال کو دیکھو اور اپنی تنگ خیالی کو ملاحظہ فرمایئے کہ بقول آپکے تعاونوا علی البر کے مخاطب خاص مسلمان ہیں۔ دلیل یہ کہ جو آیات لاتے ہیں وہ بھی عجیب تر ہیں۔ آیت اول کا مطلب تو صاف ہے کہ چونکہ وہ لوگ مشرک تھے اور شرک کی پیشی سے انتزام کرتے تو اسلئے منع فرمایا کہ مشرکوں [illegible]

کی آبادی جو منظور الٰہی ہے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو ان مساجد میں شرک ہی کرینگے جو اصل غرض کے مخالف ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً مشرکوں کی نماز بھی کعبہ کے پاس یہی ہے کہ سیٹیاں بجاتے ہیں اور تالیاں پیٹتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کا فعل بری (دیکھی) نہیں تھا اس لئے ان کو روکا گیا مگر نماز تو مسلمہ بری دیکھی ہے۔ پھر اس سے اس کو کیا تعلق۔

دوسری آیت بھی اول مطلب سو بالکل اجنبی ہے اور مولانا صاحب نے یونہی جلدی میں لگا دی اس میں بصیغہ نفی منافقوں کے جہاد کو نکلنے کا ذکر ہے یعنی تم اے منافقو! ہمارے ساتھ کبھی نکلو گے کیونکہ اس سے پہلے تمہارا تجربہ ہو چکا ہے اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ کے ساتھ ملکر نماز جائز نہیں۔ ہاں یہ ثابت ہوا کہ جن کسی کا تجربہ ہو چکا ہو کہ وقت پر کام نہیں کیا کرتا انکی نسبت یہ کہا کریں کہ تم آئندہ کو بھی نہ کرو گے تمہاری یہی شان ہے کہ ــــ

علاوہ اسکے قسم مجھ سے کہلائی جاتی ہو ✦ الگ ہر ایک سے جاہت بتائی جاتی ہو

ایسا ہی آپ نے جو حدیث سے استدلال کیا ہے وہ تو عجیب تر ہے اس حدیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ مشرک چونکہ اپنے ہر ایک عمل میں بوجہ شرک کرتا ہے کامل اخلاص سے انکا کوئی کام نہیں ہوتا چنانچہ مشرک کا لفظ ہی یہی مطلب بتلاتا ہے تو ایسے بد اخلاص آدمی کی ہمراہی میں کوئی کام کرنا گویا اپنے آپ کو بھی آلودہ کرنا ہے اسلئے آنحضرت نے فرمایا ہم مشرکوں سے مدد نہیں چاہتے۔ اس سے کہاں ثابت ہوا کہ مرزائی نیچری وغیرہ جو نماز کو غرض آلہی سمجھ کر پڑھیں ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنی چاہئے۔ ہاں اگر ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ جو شخص نماز بھی کسی غیر معبود کے لئے پڑھے یعنی اسکی نیت ہی یہ ہو کہ اس نماز کے ذریعہ سے میں فلاں نبی یا ولی کی عبادت کروں تو اس کے ساتھ ملکر پڑھنا ہم بھی نہیں کہتے۔ لہٰذا نسبت سمجھو نہیں

آپنے جو حضرت حسن بصری کے قول کی تاویل کی ہے اسکا جواب قسطلانی شارح بخاری کے قول میں آچکا ہے کہ بدعت سے مراد وہ بدعت ہے جو قرآن وحدیث اور اجماع کے خلاف ہو نہ یہ کہ معمولی معمولی باتیں جو آپنے پیش کی ہیں۔ اس سے تو بہتر تھا کہ آپ ان تمام مثالوں کو چھوڑ کر صرف خطبہ کے وعظ کو مثال میں پیش کرتے۔ شائد آپکو نہیں پیش کیا کہ آپ تو ایک زمانہ میں خطبہ میں وعظ کہنے والوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت حسن بصری نے علیہ کفرہ کے بجائے علیہ بدعتہ اسلئے فرمایا کہ ایک تو سوال میں بدعت کا لفظ تھا دوم ان بزرگوں کے مذہب میں کسی کلمہ گو کی نسبت کفر کا لفظ بولنا [illegible]

ahmadmuslim.de

کیونکہ آپ کے نزدیک [illegible] بقیہ مناظرین [illegible] ہے ایک [illegible] دوسری [illegible]
یہ تو ظاہر ہے کہ تقسیم دونوں اقسام [illegible] ہوتا ہے [illegible] جواب [illegible]
کا [illegible] ہے نقصان نہیں۔

آج میں آپ کی پیش کردہ احادیث [illegible] ایک تو ضعیف ہیں جنکا ضعف آپ بھی تسلیم کرتے ہیں دوم الحاکم آنخاب امام کی [illegible] ہے جیسا دوسری حدیث میں آتا ہے [illegible] اس صورت میں [illegible] نزاع تو اس میں ہے کہ کسی مقام پر ان فرقوں کا امام مقرر ہو یا جماعت کرا [illegible] جائز ہے یا نہیں [illegible] نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے امام [illegible] تو ان کے پیچھے بھی جائز ہے۔ [illegible] آپکو اخیر میں ان روایات کی بابت محدثین کا فیصلہ سناؤں۔

صاحب سبل السلام لکھتے ہیں فلما ضعفت الاحادیث [illegible] صحة صلوته [illegible] في المأثر انه قال ادركت عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يصلون خلف ائمة الجور الخ

یعنی دونوں طرف کی روایات تو ضعیف ہیں [illegible] اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جسکی اپنی نماز صحیح ہے اسکی امامت بھی صحیح ہے اور صحابہ کرام [illegible] کے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔

اسی فیصلے کو جناب مولانا شمس الحق صاحب [illegible] عون المعبود میں پسند فرمایا ہے۔ [illegible] یہ احتمال تحقیق ہے کہ [illegible] صحت [illegible] میری دانست ناقص میں صحت نماز سے مراد وجود شرعی ہے [illegible] پر موقوف ہے قبولیت یا عدم قبولیت امر دیگر ہے۔ [illegible] وجود شرعی طور پر [illegible]

حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری جناب مولوی صاحب غزنوی کے جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

هذا الجواب صواب لكن الكافر ليس بمخاطب بالصلوٰة ونحوها من الفروع الا ترى قوله صلى الله عليه وسلم	یہ جواب ٹھیک ہے مگر [illegible] کافر تو مخاطب ہی نہیں ہے نماز وغیرہ [illegible] فرمایا [illegible] تو نہیں دیکھتا کہ قول

حين امر رسوله وقت توجيهه الى تعليم الكفار التوحيد اولا والصلوة بعده والحديث معروف ولا احفظ لفظه والوقت لا يسع التفتيش۔ (دستخط) احمد اللہ عفی عنہ	علیہ السلام جب اپنے رسول کو حکم دیا ایک قوم کفار کو تعلیم دینے کا تو پہلے توحید کی ہدایت کرو جب وہ مسلمان ہو جاویں تو پھر نماز کی تلقین کرنا۔ حدیث معروف ہے۔ اسوقت مجھے لفظ یاد نہیں ہیں اور وقت تنگ ہے ورنہ کتاب سے نقل کر دیتا۔

جواب۔ مولانا کے اس کلام کو ہم تو کیا کوئی بھی اہل علم نہ سمجھ سکیگا کہ اس نزاع سے اسکو کیا تعلق ہے مطلب انکا تو یہ ہے کہ مرزائی نیچری وغیرہ چونکہ کافر ہیں اسلئے انپر نماز فرض ہی نہیں کیونکہ کافروں کو نماز کا حکم نہیں۔ اس صورت میں اگر ہم یہ بات ثابت کر دیں کہ انپر نماز فرض ہے تو غالباً مولانا کو انکی اقتدا میں کلام نہ ہوگا پس مولانا بغور ملاحظہ فرمائیں۔

یہ مسئلہ علم اصول میں عام طور پر معرکۃ الآراء ہے کہ کفار مکلف بالفروع ہیں یا نہیں یعنی انپر نماز روزہ فرض ہے یا نہیں۔ جمہور اصولی حتی کہ محققین حنفیہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ کفار مکلف بالفروع ہیں صاحب مسلم الثبوت لکھتے ہیں الكافر مكلف بالفروع عند الشافعية خلافا للحنفية یہ کہکر پھر حنفیوں میں سے بھی بہت سے علماء کو شافعیوں کا ہمرا بتلایا ہے۔ اخیر میں اس رائے کو ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے۔

وللتقبت الآيات لم نك من المصلين و [illegible] ولم نك نطعم المسكين [illegible] الذين لا يؤتون الزكوة [illegible] يا ايها الناس اعبدوا ربكم [illegible] مسلم الثبوت (مع شرح)	یعنی کفار کو مکلف بالفروع کہنے والوں کی دلیلیں یہ آیتیں ہیں جن میں ذکر ہے کہ قیامت کے روز کفار کہیں گے کہ ہمیں اسلئے عذاب ہے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے نیز زکوٰۃ نہ دیتے تھے اور وہ آیت بھی انکی

دلیل ہے جس میں عام طور پر ذکر ہے کہ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو یہ دلائل دیکر صاحب مسلم [illegible] ہونے کے فیصلہ دیتے ہیں کہ ان آیات کی تاویل کرنا بعید از انصاف ہے۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ کفار کو مکلف بالفروع کہنا کوئی اجماعی اصول نہیں بلکہ بعض غیر محققین حنفیہ کا خیال ہے

اب مولانا صاحب نے جو حدیث پیش کی ہے وہ بھی قابل غور ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بحکم الاہم فالاہم کفار کو پہلے توحید سکھانی چاہیے کیونکہ یہ اصل اصول اور قبولیت اعمال فرعیہ کے لئے شرط ہے۔ جب وہ توحید کو مان جائیں تو ان کو باقی احکام

[illegible]

اور زیادہ مدد ملے گی۔

جسطرح علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغ اسلام بھی ہر اوس شخص کے لئے جس کا سرمایہ نجات توحید رسالت جو دو اجابت سے ہے ضروری ہے۔ سرور کائنات صلعم کی بعثت کی غایت یہی تھی کہ دنیا کو شرک کی آلائشوں سے پاک کر کے روحانیت کو وحدانیت میں سمویا جائے اور اس طور پر انسان کو حقیقی اور اصلی معنوں میں افضل الکائنات بنایا جائے۔ حسب سے مبارک اور مقدس ترکہ جو مسلمانوں کے لئے حضور اقدس نے چھوڑا ہے وہ اسی مقصد کی اشاعت ہے لیکن افسوس ہے کہ تیرہ صدیوں کے مرور اور ہم لوگوں کی شامت اعمال کے متفقہ اثرات نے اس مقصد کو ہماری آنکھوں کے سامنے سے ہٹا دیا اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہم اغیار و اجانب کو حلقۂ اسلام و دینہ سے پیوستہ کر کے حضور ختمی مآب کے اس فخر کو کم کر رہے ہیں جو آپ کو روز محشر کے سامنے اپنی امت کی کثرت پر ہوگا بلکہ اون پاکیزہ اصولوں سے دست بردار ہو کر جو قرون اولی کے مسلمانوں کی خصوصیات میں داخل تھے اپنے آپ کو ننگ اسلام ثابت کر رہے ہیں۔

ہمارے علمائے کرام کو جن کی شان میں جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک ایک بہ لحاظ علو مدارج و بلندی مراتب بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسا ہے اور جو درحقیقت احیا و اعلائے دین کے کفیل رہتے اپنے ہی جھگڑوں سے اتنی فرصت نہیں کہ بیرونی اجزاکی تالیف تو در کنار اسلام ہی کے شیرازہ کو جو بکھرا چلا جا رہا ہے ایک جگہ باندھیں۔ جو اکا دکا کوششیں تبلیغ اسلام کے متعلق علما کی طرف سے عمل میں آتی بھی ہیں وہ ایسی ادھوری اور اس درجہ غیر منضبط اور بے قاعدہ ہیں کہ ان سے کسی مستقل اور دیرپا نتیجہ کی امید نہیں اور علما بھی بیچارے معذور ہیں۔ جب حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی تو علما کی قدر ہوتی تھی۔ وہ معاش کی طرف سے فارغ البال تھے۔ رات کے وقت نماز کی نیت باندھتے وقت اونہیں اس کی فکر نہ ہوتی تھی کہ صبح کو اون کے بال بچے کیا کھائیں گے۔ اس لئے وہ دلجمعی سے دین کی خدمت گزاری میں مصروف رہتے تھے اور اون کی کوششیں بار آور ہوتی تھیں اب یہ حال ہے کہ اکثر دین کی خدمت کرنیوالے محض متوکل علی اللہ نظر آتے ہیں۔ توکل اچھی چیز ہے بشرطیکہ اس میں نظری اور عملی دونوں شانیں جلوہ گر ہوں لیکن افسوس کہ اس لفظ کے یک طرفہ تصور نے علما کو پریشان حال کر دیا اور اسلام کے چہرہ کی رونق مٹا کر دنیائے اسلام کو افلاس و جہالت کا مرکز بنا دیا۔

ہو درست بھی اسی لئے نہیں کہ نادر شاہ کی طرح کیطلی پیکا ... پانیس اٹھانے میں۔ ایڈیٹر

خیر جو ہوا سو ہوا۔ سانپ نکل گیا اور لکیر رہ گئی۔ لکیر پیٹنے سے فائدہ اور گذشتہ شان و شوکت کی مرثیہ خوانی سے حاصل؟ سوال یہ ہے کہ جس مقصد عظمی کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے اوس کے احیا و تکمیل کی کیا سبیل ہونی چاہئے کیونکہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ہم سوتے سے جاگ اٹھیں اور اس عام چل چل میں حصہ لیں۔ جو اسوقت دنیا کے اطراف و جوانب میں پڑی ہوئی ہے اور جس نے دوسری قوموں کو دیکھتے دیکھتے حضیض تنزل سے نکال کر بام رفعت پر پہونچا دیا ہے۔

جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب جو تبلیغی اعتبار سے اسلام کے حریف و رقیب ہیں اطراف و اکناف عالم میں نہایت استحکام و استقلال سے اپنا قدم جماتے چلے جا رہے ہیں اور جو مذاہب کہ غیر تبلیغی تھے اون میں سے بھی بعض نے فطرت انسانی کے اوس زبردست اقتضا سے متاثر ہو کر جو ہر انسان کو اپنے خیالات کے ایک وسیع دائرہ کا مرکز بننے پر آمادہ کرتا ہے آریہ سماج کی طرح خلاف روش قدیم غیر مذاہب کے معتقدین کو کامیابی کے ساتھ اپنی طرف بلانا شروع کر دیا ہے اور ساتھ ہی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی تبلیغی بے اعتنائی نے دوسری مذاہب کو مسند اشاعت کو عنان گستہ بنا دیا ہے تو بجز کف افسوس ملنے کے اور کچھ بن نہیں پڑتا۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ شرم کا مقام نہیں ہے کہ اون کے اسلاف نے توحید کی جو آگ کن کن جتنوں سے ہندوستان کے اطراف و اکناف میں جلائی تھی وہ اصلاح کے ایندھن کے نہ میسر آنے سے راکھ کا ڈھیر ہوتی جائے یہاں تک کہ کئی سوا انگیٹھیاں جن میں ایمان کی دبی دبائی کچھ چنگاریاں ابھی تک باقی تھیں وہ اس زمانہ میں آریہ سماج کی عنایت سے بالکل ہی بجھ جائیں۔ مسلمانوں کے لئے کیا یہ امر باعث تاسف و عبرت نہیں ہے کہ ہندوستان کے قریہ قریہ میں جو مشنریوں کی شبانہ روز کوشش سے وہ سر بفلک عمارت تیار ہو رہی ہے جسے کسی زمانہ میں نیست و نابود کر دیا تھا یہاں تک ہو چکا کہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے منبر بننے کا جو حصہ ہے۔

جو بات مناسب ہے کہ وہ حاصل نہیں کرتے جو ہیچ گرہ میں ہے اوسکو بھی رہی میں پے علم بھی ہم لوگ ہیں نفلت بھی پے ہماری افسوس کہ اندھی بھی ہیں اور سو بھی رہے ہیں

کہا یہ جاتا ہے کہ مسیحی دنیا میں مادہ پرستی بہت پھیل گئی ہے اور اہل مغرب روحانیت سے مطلقاً معرا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ خیال گو ایک بڑی حد تک صحیح ہو لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ باوجود اوس سودائے حب جاہ و انہماک در زخرفات دنیاوی کے جو یورپ اور امریکہ ہی کا حصہ ہے مسیحی مشنریاں دن رات

دین عیسوی کی تبلیغ میں سرگرم نظر آتی ہیں کروڑوں روپیہ ان مشنوں کے اخراجات کے لئے عیسائیوں کی جیبوں سے کھنچا چلا آتا ہے حکومت کی طرف سے ان کو ہر قسم کی مدد ملتی ہے۔ خود پادریوں کے جوش قومی اور حرارت دینی کی یہ کیفیت ہے کہ اپنے مقصد کی انجام دہی میں نہ دن کو دن سمجھتے ہیں نہ رات کو رات۔ وہ اپنے تبلیغی سفر کی راہ میں پہاڑوں کی چوٹیوں کو میدان کی سطح جانتے ہیں۔ اور لوؤں کی لپٹ کو باد بہار کا جھونکا۔ افریقہ کے آتشبار صحراؤں کے کونے کونے میں ان کے صلیبی مستقر موجود ہیں اور ایشیا کا چپہ چپہ ان کی تبلیغی کوششوں کی جولانگاہ بنا ہوا ہے۔ عرب کی سرزمین جہاں سے اول اول توحید کا صاف اور پاکیزہ چشمہ ابلا تھا۔ جو صرف اسلام اور اسلامیوں کے لئے مخصوص سمجھی جاتی تھی۔ جس میں کبھی صرف مسجدیں ہی مسجدیں نظر آتی تھیں اب مسیحیت کے ایک ایسے دائرہ سے متمیز ہو گئی ہیں جسے اسلام کو روز بروز مرکز کے قریب لانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ عیسائی مشنوں کی پیہم اور مسلسل مساعی نے عرب کے جنوبی و مشرقی ساحل کو بصرہ سے لیکر عدن تک بلکہ جدیدہ بلکہ اس سے بھی پرے یمن کے دور دراز مقامات تک مسیح کے خون سے رنگ دیا ہے اور اگر مسلمان بیدار نہ ہوئے تو کوئی دن جاتا ہے کہ (خاکم بدہان) ان مقامات میں بھی جہاں توحید کا علم بلند ہے

ہندوستان میں جہاں آج سے سو سال پہلے بمشکل چند ہزار عیسائی ہونگے آج انہیں مشنوں کی کوشش سے کئی لاکھ عیسائی نظر آ رہے ہیں اور یہ کوششیں دریا کی روانی کی طرح ان تھک اور کوشش نقل کے افق کی طرح اٹل ہیں۔ مسلمان ان کوششوں پر نظر ڈالتے ہوئے یہ کہکر ہی خوش کر لیا کرتے ہیں کہ مسیحی مشنوں کو ہندوستان کی صرف پنچ قوموں ہی کے عیسائی بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ڈھیڑوں، چماروں، بھنگیوں کے سے اراذل وانفار۔ ہی نے مسیح کے گلہ کی بھیڑوں کی تعداد بڑھائی ہے اور یہ کہکر بھی جی ہی جی میں خوش ہو لیتے ہیں کہ مسیحیت کا اسلام کے مقابلہ میں روحانیت اور اخلاق کے لحاظ سے بمراتب کم ہونا اس سے ظاہر ہے کہ باوجود اس قدر جد و جہد کے صرف کثیر کے اتنی مدت دراز میں اتنے کم لوگ دائرہ مسیحیت میں داخل ہوئے حالانکہ اسلام باوجود ان تمام مساعی اور سامان تحریص و ترغیب کے نہ ہونے کے خود بخود پھیلتا چلا جاتا ہے۔ یہ خوشی ظاہر کرتے وقت مسلمان شاید خرگوش اور کچھوے کی حکایت کی طرف سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں اور خرگوش سے تو کچھوے کو سبقت خیر شرط بھی نکلوائی تھی مسلمانوں کو عیسائی مشنوں کی مسابقت کا خیال تک نہیں، تاہم اپنے وہی سکتا ہے ہو

پر لبیں آنے سوتے رہنا اور اشاعت اسلام کے لئے محض اسلام کے اندرونی محاسن کو کافی سمجھکر خود ہاتھ پاؤں نہ ہلانا ہمارے اسلام کے اس روشن اصول کی نفی کرنا ہے کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ بلکہ حضور سرور کائنات کے عمر بھر کے کارنامہ پر پردہ ڈالنا ہے۔ مسلمانوں کی خوشی اسوقت حق بجانب ہو جب وہ بھی پادریوں کی طرح شمار و اعداد سے ثابت کر سکیں کہ اتنے عرصہ میں ان کی کوششوں سے اتنے غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے خواہ وہ غیر مسلم بھنگی اور چمار ہی کیوں نہ ہوں۔

آنریبل مسٹر گوکھلے نے چند دنوں اپنی ایک تقریر میں یہ ظاہر کیا تھا کہ ہندوستان کی چوبیس کروڑ ہندو آبادی کا چوتھا حصہ اس رذیل طبقہ کو ظاہر کرتا ہے جس پر ہندو تہذیب کسی طرح اپنی روشنی ڈال کر اسے اپنے آغوش عاطفت میں نہیں لے سکتی۔ بہ الفاظ دیگر تقریباً چھ کروڑ پنچ قوم کے شدر ایسے ہیں جنہیں برہمن، چھتری اور ویش اپنی ذات برادری میں مذہباً شامل نہیں کر سکتے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد مسٹر گوکھلے نے مسلمانوں کو صلائے عام دی تھی کہ ان اراذل وادانی کو جنہیں مسیحی مشنیں اپنا گرویدہ بنانے میں مصروف ہیں اسلام کے دامن میں پناہ دی جائے اور انہیں ملک کے لئے مفید بنانے کی کوشش کی جائے۔

ہمارے خیال میں وہ وقت آگیا ہے کہ مسٹر گوکھلے کے مشورہ پر کاربند ہو کر بجائے اس کے کہ مصر، عرب اور دیگر غیر ہندی قوموں کو مسلمان بنانے کی دور دراز کوشش میں اپنا وقت روپیہ اور محنت صرف کی جائے خود اپنے ہی گھر کی اصلاح کا بیڑا اٹھا کر ابنائے وطن ہی کو اسلامی برادری میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے اور اس مبارک کام کو خدا کا نام لے کر بلا تاخیر مزید شروع کر دیا جائے۔

اس کام کے مبارک اور مقدس ہونے میں کسی شخص کو جو خدا کو ایک جانتا ہو اور محمد کا کلمہ پڑھتا ہو کلام نہ ہوگا لیکن اس کے آسان ہونے میں ہر شخص کو کلام ہوگا۔ ہم جو تجویز اسوقت قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ بہت دشوار پسند کے تقاضے کے مجبور ہو کر بزرگان ملت کی خاص توجہ کی محتاج ہے

ہماری رائے ناقص میں وہ وقت آگیا ہے کہ ملت بیضا کی اشاعت کا کام ایک صدر جماعت کے سپرد کیا جائے جسکا انتخاب اس غرض کے لئے شاہیر و اکابر قوم میں سے عمل میں آئے اور جس کا صدر مقام ہندوستان کا کوئی ایسا شہر قرار دیا جائے جو موقعہ کے لحاظ سے اس کام کا مرکز ہو۔ اس صدر جماعت کا نام انجمن اعلائے کلمۃ اللہ یا کوئی اسی طرح کا اور موزوں نام ہو جسے بزرگان قوم تجویز کریں اور جس کا کام ہو کہ لائق واعظوں اور استادوں کو جو ضروریات زمانہ سے واقف ہوں بعوض تنخواہ یہ دیگر

ahmadimuslim.de

اطراف واکناف ملک میں اسلام کی تلقین کے لئے بھیجے اور چونکہ یہ زمانہ مسابقت اور مقابلہ کا ہے اسلئے شریعت شریف کے اوامر و نواہی کو مدنظر رکھکے بعد اس قسم کی تمام جائز کوششوں کو دین اسلام کے پھیلانے کے متعلق عمل میں لائے جو مسیحی مشنیں آجکل عمل میں لارہی ہیں اس کام کے لئے بہت بڑے سرمایہ کی ضرورت ہوگی جس کے لئے حسب معمول چندہ کرنا ہوگا۔ اور امید ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو دامے درمے اس کام میں حصہ نہ لے بشرطیکہ اُسے یقین ہو کہ جن لوگوں نے یہ کام شروع کیا ہے وہ بھروسے کے لائق ہیں اور بیل منڈھے چڑھنے والی ہے لیکن اگر دو ہزار روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی کا انتظام ہوجائے تو اس کام کو ایک چھوٹے سے پیمانہ پر شروع کیا جاسکتا ہے۔ نتائج جس وقت حسب دلخواہ نکلنے لگیں گے تو اس سے سوگنا چندہ ہوجانا ممکن ہے۔ ممالک محروسہ سرکار نظام کی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے جس میں کوئی بارہ لاکھ مسلمان ہیں باقی ہندو ہیں۔ ہندوؤں میں سے بھی دس بارہ لاکھ ہی اونچی ذاتوں کے لوگ ہیں باقی وہی ادانی و اقاصی ہیں جنکا ذکر مسٹر گوکھلے نے اپنی تقریر میں کیا تھا۔ عیسائی مشنیں ان لوگوں کو مسیحیت کے دائرہ میں لانے کے لئے جابجا قائم ہیں اور ان کی کوششیں دل دادہ باوجود ہورہی ہیں خصوصاً جس زمانہ میں قحط کی بلا ملک پر نازل ہوتی ہے سیکڑوں یتیم لاوارث بچے ان کی بادشاہت میں داخل ہوجاتے ہیں۔ اس لئے انجمن اپنی تبلیغی کوششوں کا آغاز دکن ہی سے کرسکتی ہے۔ اور اسلام کی اس تہذیب کی روشنی کو جو ہندو اور عیسائی تہذیب کے مقابلہ میں بمراتب نظر افروز اور بہ مدارج دل آرا ہے ملک میں پھیلا کر مساوات حقوق اور اخوت کے اُن برکات کی لوگوں کو صلائے عام دے سکتی ہے جنکا دوسروں کو صرف ادعا ہی ادعا ہے لیکن جن سے ہم نے اغیار کو مستفید کرکے دکھایا ہے اور دکھا سکتے ہیں۔ اس اصول کو مدنظر رکھکر کہ ہر کام پہلے چھوٹے پیمانے سے کرنا چاہئے۔ ہماری مجوزہ انجمن پہلے محروسہ سرکار عالی کے صرف ایک ضلع کو اپنی کوششوں کے لئے منتخب کرے گی۔ انجمن کا نمائندہ خود ایک مددگار کے کے ساتھ جاکر وہاں اپنا مستقر اور اس کی مختلف تحصیلات و دیہات میں اپنے مشن کی شاخیں قائم کریگا۔ اس کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ وہاں کے مسلمانوں کی حالت درست کرے۔ انہیں روزہ نماز کا پابند بنائے انہیں حلال و حرام کی تمیز سکھائے کیونکہ افسوس ہے کہ خود مسلمانوں کی حالت بھی جہالت اور اوہام پرستی کی وجہ سے بت پرستی کے قریب قریب پہنچی ہوئی ہے اس کے بعد وہ دوسری ملت کے لوگوں کو وحدانیت اور رسالت کا سبق پڑھا کر نجات کا رستہ دکھانے کی کوشش کریگا مسجد میں وعظ کریگا۔ شوارع عام پر توحید کی منادی کریگا۔ مکتب میں جسکا قیام وہاں پہونچنے کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ ہر قوم و ملت کے بچوں کو بلا کر بلا فیس تعلیم دیگا۔ پھر وہ ضلع کے اطراف واکناف میں دورہ کریگا۔ اور دہ بدہ قریہ بقریہ اسلام کی مشعل ہاتھ میں لئے چکر لگائیگا۔ ضلع کے مضافات میں جہاں جہاں مشن کی شاخیں ہونگی اُنکی کارروائی کی نگرانی کریگا اور انکی کارگذاری کی ہفتہ وار رپورٹ طلب کریگا اور ہر مہینے کل ضلع کی صدر رپورٹ انجمن کے پاس بھیجیگا۔ اور جب ایک سال کے بعد انجمن کو معلوم ہوجائیگا کہ اس کی کوششیں بارآور ہورہی ہیں جو ناممکن ہے کہ بارآور نہ ہوں تو دو تین اور اضلاع کو اس کام کے لئے منتخب کریگی یہاں تک کہ کچھ زمانے کے بعد کل کے کل حدود اس کے لئے تنگ ہوجائینگے اور وہ برٹش انڈیا میں قدم رکھیگی اور پھر وہاں کی ہر بستی اور تمام ہندوستان کو پیسر کرتی ہوئی دوسرے ممالک کا رخ کریگی بلحاظ ضرورت انجمن ملک کے اطراف واکناف میں اپنے وفود بھی بھیج سکے گی تاکہ اگر ملک کے کسی خاص حصہ میں اسلامی برادری کے قائم شدہ حقوق کے غصب کرنے کی کوئی کوشش کسی دوسرے مذہب کے شیدائیوں کی طرف سے عمل میں آئے تو فوراً اس کا سدباب کرے۔

لیکچرار اور واعظ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے انجمن کو ایسے مطلوب ہونگے جو ضروریات زمانہ سے باخبر ہوں یعنی علوم دینیہ میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ مغربی علوم سے بھی بہ قدر وافی بہرہ اندوز ہوا ہو تاکہ اُن پر تنگ خیالی ہونے کا اعتراض عاید نہ ہوسکے اور وہ اُن ہتھیاروں سے مسلح ہوں جو بیسویں صدی کے ہر اُس عالم کے زیب بدن ہونے چاہئیں جو سائنس کے پیدا کئے ہوئے سفسطہ اور تشکک کا قلع قمع کرنیکا آرزومند ہے ایسے علما افسوس کہ اول تو ہم میں موجود ہی نہیں اور جو موجود ہیں بھی تو اُن کے نام انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں اور ہم اُن کی خدمات سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتے اسلئے بالفعل انجمن کو پرانی روشنی ہی کے جوشیلے اور اسلامی غیرت و حمیت رکھنے والے منادوں پر کہ اُن کی ایک معقول تعداد دیوبند۔ آرہ کے مدارس اور دارالعلوم ندوہ سے بہم پہونچ سکتی ہے۔ قناعت کرنی پڑیگی لیکن انجمن اس قسم کے علما کے بہم پہونچانے کی فکر سے غافل نہ ہوگی جن کی آجکل ضرورت ہے اسکے لئے انجمن یہ تدبیر کریگی کہ رفتہ رفتہ جب اس کے پاس خاطر خواہ سرمایہ ہوجائے تو ایک دینی دارالعلوم قایم کریگی جس میں اُن مسلمان گریجویٹوں کو جن کی سیکنڈ لینگویج عربی ہو چار سال تک فقہ و حدیث اور کل علوم قرآنی کی تعلیم دینے کے ساتھ دوسرے مذاہب کے اصول و مسلمات سے بھی باخبر کیا جائے تاکہ اُن میں سے ہر ایک اپنے وقت کا غزالی و رازی

ahmadimuslim.de

بلکہ ان حملوں کو جو اسلام پر کئے جاتے ہیں بخوبی رد کرنے پر قادر ہو سکتے اور اسلام کا جھنڈا اُن دلوں پر باسانی گاڑ سکتے جن تک ایسے علماء کے موجود نہ ہونے کے باعث توحید و رسالت کے رموز کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ یہ ممکن ہے کہ انجمن خود یہ مدرسہ قائم نہ کرے بلکہ آنریری سکرٹری مدرسۃ العلوم مسلمانان علیگڑھ سے خط و کتابت کرکے یہ انتظام کرے کہ جیسا معلوم ہوا ہے وہاں ایک کلاس الٰہیات کی قائم کیا جائے اور چار سال تک عربی دان گریجوایٹ اُس میں انجمن کی طرف سے وظائف پاکر علوم دینیہ کی تکمیل کیا کریں اور چار سال کے بعد جب وہ ڈاکٹر آف ڈیوینیٹی بن کر نکلیں تو انجمن فوراً اُن کی معقول تنخواہیں مقرر کرکے اپنے کسی ضلع کا دینی پیشوا یا منادی بنا کر بھیجدے ہماری رائے ناقص میں یہ تجویز زیادہ آسان اور عملی پہلو لئے ہوئے ہے اور ہمیں امید ہے کہ نواب وقار الملک جیسا باخدا اور جوشیلا بزرگ جس کی رگ رگ میں اسلامی محبت بھری ہوئی ہے اس تجویز کا نہایت خوشی سے خیر مقدم کریگا۔

حال میں دکن ریویو میں ایک اسی قسم کی تجویز جسے ہم نے مفصل عرض کیا ہے مولوی تسلیم حیدر صاحب جن کے سر (الفضل للمتقدم) کا سہرا ہے مجملاً پیش کی تھی۔ اس پر ہمارے فاضل ہمعصر وکیل امرتسر نے ٢٦ فروری کی اشاعت میں [illegible] اعتراضات کرتے ہوئے لکھا ہے: "سوال یہ ہے کہ اگر کوئی انجمن ایسی قائم بھی ہو جائے تو کام کرنیوالے کہاں سے آئینگے۔ ہندوستان میں اسوقت دو گروہ موجود ہیں۔ تعلیم قدیم کے مرغوب خاطر اور تعلیم جدید کے علم بردار۔ پہلی جماعت سے علاوہ ختم عبارت میں کم اُن کو دفاع اسلام کی بحث سے فرصت نہیں رہی۔ رہی دوسری جماعت بلا شبہ اس سے بڑی بڑی امیدیں کیجاتی تھیں۔ مگر نصف صدی کے تجربہ نے بتا دیا ہے کہ یہ پہلے گروہ سے بھی گئی گذری ہے۔ پس جب علمائے ملت صدہا اور تاحنفی مباحث کی ورق گردانی کرتے ہیں اور تعلیم یافتہ گروہ کو شکم پرستی کے سلسلوں سے فرصت نہیں تو عقائد اسلامیہ کی حفاظت کون کرے اور علم کلام کی تدوین کی کس سے امید ہو۔"

اس مرض کے علاج کے متعلق دکن ریویو اور وکیل کو تو رد ہوا ہے۔ وکیل کا خیال ہے کہ علوم عربیہ و اسلامیہ کی تعلیم اور باقاعدہ تعلیم سے ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو بقدر ضرورت انگریزی بھی جانتے ہوں۔ [illegible] ہم نے وضاحت سے درج کیا ہے۔ [illegible] البتہ خالط انگیز ہیں۔ بیسویں صدی کے مسلمان عالم کو نہ صرف انگریزی بلکہ اگر ممکن ہو تو جرمن اور فرنچ میں بھی دستگاہ کامل حاصل ہونی چاہیئے۔

بہرحال ہم کو اس خیال سے کہ کام کرنیوالے موجود نہیں مایوس ہونا اور ہاتھ پر ہاتھ

دھر کے بیٹھ رہنا بلحاظ مسلمان ہونے کے جس کا اصول لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہے کسی طرح زیبا نہیں۔ ہمیں کام کرنیوالے پیدا کرنے چاہئیں۔ انجمن کے انعقاد کے بعد سرمایہ بہم پہنچانے اور پرانی روش کے علماء کی مدد سے اعلائے کلمۃ اللہ کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ کاش مجوزہ انجمن کا سکرٹری جسمیں علمی و عملی شانیں بحسن و خوبی جلوہ گر ہوں لازم ہیں علامہ شبلی کا ہم دان اور جوشیلا بزرگ ہو لیکن اگر اس کام کے لئے علامہ ممدوح ہمیں میسر نہ آسکیں تو پھر کسی ایسے باعمل اور روشن خیال عالم کا تقرر اس خدمت پر ہونا چاہیئے جس کے دل میں جوش اسلام کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو اور جو اس کام کا صلہ اہل دنیا سے نہ چاہتا ہو۔ بلکہ اسے اپنا فرض سمجھ کر انجام دے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں حیدرآباد دکن میں چند ایسے بزرگ مل گئے ہیں جنہیں ہماری اس تجویز سے پورا اتفاق ہے اور جو دل و جان سے اس مبارک کام میں مدد دینے کے لئے تیار ہیں منجملہ ان اصحاب کے ایک بزرگ نواب بشیر الدین احمد خاں صاحب وظیفہ خوار سرکار نظام ہیں جو ایک سچے جوشیلے اور روشن خیال مسلمان ہیں انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جہاں تک اُن سے بن پڑیگا اس مقدس مقصد کی تکمیل میں ساعی ہونگے۔ چونکہ اس اہتم بالشان مقصد کی تکمیل کا مدار علیہ زیادہ تر سرمایہ ہی ہے اس لئے ہم نے تعہد کر لیا ہے کہ چندہ خود ہی وصول کرنا شروع کر دیں اور جبتک کہ انجمن کا باقاعدہ انعقاد نہ ہو لے اس دینی سرمایہ کے امین ہو کر اسے بنک آف بنگال میں جمع کراتے رہیں اور انجمن کے ترکیب پذیر ہونے پر کل رقم مجتمعہ خازن انجمن کے حوالہ کر دیں۔ ممکن ہے کہ اس انجمن کا سرمایہ معہودہ جو ابھی قوت سے فعل میں بھی نہیں آئی پچاس روپیہ ماہانہ کی تعداد تک اسی وقت پہنچ گیا ہے جو اس کے حق میں ایک مبارک فال ہے۔

اہلحدیث

اس کام کے لئے کسی مستقبل زمانے کا انتظار کرنا ٹھیک نہیں جبکہ حال میں کام کا موقع ملتا ہے۔ دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام اسی غرض سے قائم ہو چکی ہے۔ گو وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے لیکن اگر بہی خواہان اسلام اسکی طرف توجہ کرینگے تو کامیاب بن سکتی ہے۔ ہمارے خیال میں کارکنان انجمن کو بھی ذرا فراخ حوصلگی سے کام لیکر انجمن کو وسعت دینا چاہیئے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ مقامی خصوصیت کو اٹھا کر کل ملک سے حامیان اسلام کو ارکان انتظامیہ میں شریک کرکے کام چلائیں۔ اور کل مسلمانان ہند کو انجمن ہدایت الاسلام سے دلچسپی لینا چاہیئے بس یہی انجمن ایک مرکز ہو باقی شاخیں۔

امید ہے کہ ارکان انجمن ہمکو بہت جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرما دینگے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

ahmadimuslim.de

غریب فنڈ

مندرجہ ذیل چندہ غریب فنڈ کی امداد میں وصول ہوا:-

مولوی محمد حسین صاحب کوئلہ فروش دہلی عمہ

گذشتہ فنڈ ... ... اا/

بقایا سابقہ ۶/

میزان ... ... للہ/

ایک اخبار بنام امام الدین خان ہیم ۸/ جاری کیا گیا

باقی ... ... عہ

حساب دوستانِ فضول

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہوگئی ہے اطلاعاً گزارش ہے کہ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روزہ التوا رکھنا چاہتے ہوں تو وہ جوابی کارڈ اطلاع دیں تاکہ ان کے نام وی پی نہ بھیجا جائے۔

الملتمس خاکسار مینیجر

۲	امرتسر
۵۱	شام کوٹ
۵۹	انبالہ
۶۷	لکھنؤ
۷۰	رحیم آباد
۷۱	ناگپور
۸۲	چک نمبر ۱۹
۸۸	ناگپور
۱۰۵	لکھوکے
۲۰۷	مدراس
۱۲۳	قادیان
۱۵۳	کیتھل
۱۹۰	مینچہ کلاں
۲۷۲	بلاسپور
۳۱۵	لاڈلپور
۳۲۰	گوجر گہن
۳۵۲	امروہہ
۳۱۶	چھبیرہ
۵۳۰	سیالکوٹ
۵۴۳	سونگھا (دراچی)
۵۴۵	سیہوڑہ
۵۳۶	سہارنپور
۵۵۴	پٹیالہ
۵۶۰	جالپور
۵۶۱	آرہ
۶۸۰	وزیرآباد
۶۸۲	قلعہ میاں سنگھ
۶۹۳	گھٹہ
۶۹۴	جالندھر
۶۹۹	نیابت بھاگ
۸۰۴	دہلی
۸۰۵	دواری
۸۰۷	ایوت محل
۸۲۶	مرادآباد
۹۳۶	بہشیا
۹۵۴	لکھنؤ
۹۵۹	کلیانت پور
۹۶۰	مروت پور
۹۶۲	وانمباڑی
۹۷۹	بہارکپور
۹۸۱	پنڈوری ڈیرہ بابا
۹۸۹	کوٹ سیجور
۹۹۱	بھیرہ
۹۹۵	گیا
۱۰۹۷	ساکت کوٹری
۱۱۲۰	گوگیرہ
۱۱۲۸	چیرکانی
۱۱۲۹	انگلسپور
۱۱۳۴	بلدی باڑی
۱۱۳۵	علیگڑھ
۱۱۳۹	بردوان
۱۱۴۱	ٹانڈہ
۱۱۴۲	نورچک
۱۱۴۳	سیالکوٹ
۱۱۴۴	جگہ
۱۱۴۵	بجوانی
۱۱۴۶	قلعہ میاں سنگھ
۱۱۴۷	جبلپور
۱۱۴۸	ٹپی
۱۱۵۱	سرگودھا
۱۱۵۳	پیکوالہ
۱۱۵۴	تلشی پور
۱۱۵۵	پیرالیوالہ
۱۱۵۶	چکوال
۱۱۵۷	جوگی پور
۱۱۵۸	باگھی پور
۱۱۵۹	برج
۱۱۶۳	چانرہ
۱۱۶۴	بہاگلپور
۱۱۶۵	پھلور
۱۱۶۶	الحمید (برہما)
۱۱۶۷	آروی
۱۱۶۸	پٹیالہ
۱۱۷۰	کھیم کرن
۱۱۷۱	سنبلپور
۱۲۲۴	دیناگر
۱۲۴۳	عیلانی
۱۲۹۱	بنگاؤں

فتاویٰ

اطلاع مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں۔ عام اجازت ہے (ایڈیٹر)

س نمبر ۱۲۷۔ زید کی زوجہ نے اپنی عین حیات بحالت تندرستی اور ہوش و حواس کے بجا چوسٹے پر خاوند کو اپنی خوشی سے گواہوں کے روبرو اپنا مہر بخشدیا بعد وفات زوجہ زید اسکے ورثاء زید سے مہر کے معافی کا دعویٰ و تقاضا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(عبد الحق از علاقہ ...)

ج نمبر ۱۲۷۔ زوجہ متوفیہ نے اگر خوشی سے مہر بخشدیا ہے تو ورثاء کا دعویٰ صحیح نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ہے فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا۔

س نمبر ۱۲۸۔ ہندہ متوفیہ کا کل مال منقولہ اس کے والد کے پاس رہ گیا اس کے والد نے ایک سال تک اس کے مال کو ورثاء ہندہ میں تقسیم نہ کیا اپنے پاس رکھ لیا۔ باوجودیکہ ورثاء تقسیم کا دعویٰ اور تقاضا کرتے رہے۔ آیا یہ تاخیر اس کے والد کا شریعت کے حکم میں جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۲۸۔ بلا وجہ اگر اس نے روکا ہے تو گناہگار ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ مطل الغنی ظلم

س نمبر ۱۲۹۔ ہندہ متوفیہ کا مال منقولہ سب کچھ بعد وفات ہندہ اس کے والد کے پاس رہ گیا ہوا تھا۔ بعد جب ہندہ متوفیہ کے ورثاء خاوند وغیرہ نے تقسیم مال ہندہ کا تقاضا کیا تو اس کے والد نے چند حیلے شروع کئے یہاں تک کہ ایک سال گذر گیا۔ بعد یہ اظہار کیا کہ کل مال اسکا چوری گیا پولیس کی تحقیقات میں چوری ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ خود والد ہندہ متوفیہ کی جعلسازی اور جھوٹی رپورٹ ثابت ہوئی۔ غرض یہ بات حاکم کے روبرو بھی جھوٹی ٹھیری تو پھر ہندہ متوفیہ کے ورثاء بغیر اس کے خاوند وغیرہ پیا اپنا حصہ والد ہندہ سے لینے کے مستحق ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۲۹۔ اگر اسکا دعویٰ غلط ہے تو ورثاء ہندہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۱۳۰۔ ہندہ متوفیہ کے والدین و خاوند و لڑکے موجود ہیں پس ان میں ترکہ ہندہ کس طرح تقسیم ہونا چاہیئے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۰۔ متوفیہ کا ترکہ مندرجہ ذیل صورت سے تقسیم ہوگا۔

میت ۱۲				هنده
باپ	ماں	خاوند	لڑکا	لڑکا
۲	۲	۳	(۲½(۵)۲½)	

یعنی بارہ حصوں میں سے دو دو والدین میت کو ملینگے اور تین یعنی چوتھائی خاوند کو اور پانچ حصے دو بیٹوں کو۔ والعلم عند اللہ

سوال نمبر ۱۳۱۔ بندوق جو وقت شکار پر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر چلائی جائے خواہ اس میں گولی ہو یا چھرہ اور شکار ہاتھ لگنے سے پہلے اسی صدمہ سے مر جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا ناجائز۔ اور اگر زندہ ملے تو ذبح کیا جائے یا وہی پہلی تکبیر کافی ہوگی؟

(محمد افضل خاں مینیجر انجمن قرض حسنہ ٹونک)

جواب نمبر ۱۳۱۔ شکار بندوق کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ خاکسار کے نزدیک راجح معلوم ہوتا ہے کہ شکار بندوق جائز ہے اگر مرے نہیں تو ذبح کر لیا جائے اور تکبیر کافی ہے۔

سوال نمبر ۱۳۲۔ ہرن پر بندوق چلائی یا میل گائے وغیرہ پر اور اسکو ذبح کیا جب پیٹ چاک کیا تو سالم بچہ نکلا جس میں بالکل جان نہیں بسبب مر جانے اپنی ماں کے تو مردار ہے یا حلال حالانکہ ماں کو حلال کیا ہے۔ اور اگر زندہ بچہ نکلے تو اسکی ماں کا ذبیحہ کافی ہوگا یا اسکو علیحدہ ذبح کیا جائے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۲۔ حدیث شریف میں ہے کہ ماں کا ذبح بچہ کا بھی ذبح کافی ہے پس بچہ حلال ہے۔

سوال نمبر ۱۳۳۔ میں نے ایک انجمن قرض حسنہ قائم کی ہے اس میں بلا کسی منافع دنیوی کے لوگوں کو انکا مال گروی رکھ کر یا ضمانت جبراں پر قرض دیا جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سودی لینے سے تو یکطرح کا مال کا نقصان سمجھکر لوگ اجتناب کرینگے اور جب تم ایسا بلا روک کے کارخانہ جاری کرتے ہو تو گویا قرضدار بناتے ہو اور قرضدار کے جنازہ کی نماز آنحضرت نے نہیں پڑھی؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۱۳۳۔ حدیث شریف میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو قرض حسنہ دیوے جبکہ اسکو وہ قرض دیکر دے تو اللہ کو صدقہ کا ثواب ... پس جو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ انکی غلط فہمی ہے۔ قرضدار بنانا اور ہے اور ضرورت کے وقت قرضہ دینا اور ہے قرضدار بنانا تو یہ ہے کہ کسی شخص کو ناجائز ترغیب دیکر انکا مال و اسباب عیاشی وغیرہ ناجائز کاموں میں لٹوا دیں یہاں تک کہ جب اس کے پاس کچھ نہ رہے تو اسکو

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں اعلان ہوا ہے کہ تخمیناً پچیس ہزار روپیہ نقد چندہ ہوا اور تیس ہزار کے وعدے ... اور منی آرڈر کو ملحوظ رکھکر بہت بڑی کامیابی ہے۔

اس ہفتہ امرتسر لاہور کے درمیان سپیشل ٹرین میں رات کے وقت ایک شخص زنانہ لباس پہنکر زنانہ کمرے میں گھس گیا اور چھری دکھا کر زنانہ مسافروں کو دھمکا کر زیور اتروا لیا۔ آخرکار پکڑا گیا۔

گورنمنٹ مشرقی بنگال و آسام نے کان کنی و ریشم بافی کی تعلیم کے لئے ۱۵۰ پونڈ سالانہ کا وظیفہ دو سال کے لئے اس طالب علم کو دینا منظور کیا ہے جو ہندوستان سے باہر کسی ملک میں ان فنون کی تعلیم حاصل کرے۔

دولت برطانیہ کی خواہش تھی کہ دولت عثمانیہ کی طرف سے جو سفیر لندن میں مقرر کیا جائے وہ عیسائی مذہب کا ہو۔ تاکہ وہ اور اس کی بیوی ہر قسم کے سرکاری جلسوں [illegible] ان کی بیوی روسی ہے اور عیسائی مذہب پر قائم ہے۔ اس طرح دونوں سلطنتوں کی خواہش پوری ہو گئی۔

آسٹریلیا کے ایک دولتمند نے دو ہزار پونڈ کی رقم حجاز ریلوے کے چندہ میں دی ہے۔

باشندگان بمبئی نے پیسہ فنڈ میں ایک ایک پیسہ چندہ دیکر اس قدر روپیہ جمع کر لیا ہے کہ اب اس سے شیشہ سازی کا ایک کارخانہ جاری کرنا چاہتے ہیں۔

جناب مولوی غلام قادر صاحب بھیروی مقیم لاہور کا ۲۱۔ اپریل کو انتقال ہو گیا مرحوم بڑے پائے کے اہل علم تھے۔ آپ نے اپنی مسجد پر ایک بورڈ لگا رکھا تھا۔ کہ وہابی نیچری وغیرہ اس مسجد میں نہ آئیں ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

ناظرین سے دعائے خیر کی امید ہے۔

مشرقی افریقہ کے علاقہ یوگنڈا میں سونے کی بیماری سے آجکل ۱۰۰۰ آدمی مبتلا مرض ہیں۔ ان کا علاج ہو رہا ہے مگر ان کو نیند سے ہوش نہیں آتا۔ گورنر یوگنڈا نے ان مریضوں کی امداد کیلئے ایک چندہ کا فنڈ قائم کیا ہے۔

بھوپال میں ریاست کی جانب سے پارچہ بافی اور پنبہ ریسی کا ایک کارخانہ قائم ہونے والا ہے۔ کپاس اوٹنے اور روئی دبانے کا کارخانہ پہلے سے جاری ہے۔

پشاور کی خبر ہے کہ ۲۴ مارچ کو موضع سارکھو میں جو کہ تھانہ شابارا اودہ کے پاس واقع ہے ایک ہندو کے گھر میں لٹیروں نے چھاپہ مارا۔ مقتول ایک مہاجن تھا۔ اس بیچارے کے دو لڑکے بھی قتل کئے گئے اور تمام بہیات جلا دی گئیں۔ تھانہ میں رپورٹ ہونے پر تحقیقات ہو رہی ہے۔

بلوہ تناولی میں وہاں کی میونسپلٹی نے بھی ۲۰ ہزار کا نقصان اٹھایا۔ یہ بھی باشندوں سے وصول کرینگے۔ ۹۳ بلوائیوں پر فرد جرم لگائی گئی۔

لکھنؤ کی قحط کمیٹی نے امداد غربا کیلئے شہر میں ارزان غلہ کی اور چار دوکانیں کھولیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے نے بھی ادنےٰ ملازموں کو گرانیٔ غلہ کا الاؤنس دینا منظور کیا ہے۔

گورنر بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ جو ہندوستانی کارخانہ ہندوستانی سامان [illegible]

آیا جس سے دو ہزار آدمی غرق ہوئے۔

چندرنگر کلکتہ کے قریب فرانسیسی علاقہ ہے وہاں کے مسٹر ایم مارویل نے چندرنگر میں سودیشی کے جلسوں کے منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس ممانعت سے ناراض ہو کر دیسیوں نے ان پر بم کا گولا پھینکا۔ ایم مارویل بال بال بچ گئے۔

مراکو کے لٹیروں کو برٹش گورنمنٹ نے مطلع کر دیا ہے کہ اگر تم کسی برٹش رعایا کو قید کر لیا کرو گے تو آئندہ سے اس کی رہائی کے لئے زر فدیہ نہیں دیا جایا کرے گا۔

فرانس کے دارالخلافہ شہر پیرس میں ایم۔ ڈی لاگرینج نے ایک غبارہ بنایا۔ اس نے ۶½ منٹ میں ۲۹۲۵ میٹر تک اوپر اڑ کر اپنی مرضی سے فضا ہوا میں غبارہ کو چلایا۔ آج تک اس سے بہتر غبارہ نہیں بنا۔

کلکتہ کی ٹکسال میں آجکل ۹ لاکھ پیسے روزانہ مسکوک ہوتے ہیں یہ پیسے قحط زدہ اضلاع کے قحط زدوں کو مزدوری تقسیم کرنے کے کام آئیں گے۔

سگنلروں کی تنخواہ میں ۱۲ جولائی سے اضافہ کر دیا جائیگا۔

ahmadimuslim.de

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد

دو سو روپیہ نقد دفتر میں اخبار لاہور میں امانت رکھ دیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ وہ کم از کم ایک عدد پاکٹ کیس ادویات بھی خرید کرے۔ معمہ یہ ہے:-

[illegible] اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو سو گز کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر [illegible] کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ:- [illegible] ادویات بذریعہ منی آرڈر [illegible] پیشگی آنے چاہئیں [illegible] وصول ہونے پر پاکٹ کیس [illegible] بذریعہ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور [illegible] دیا جاوے گا۔ اور اگر [illegible] زائد اصحاب نے صحیح [illegible] تو انعام حصہ رسدی تقسیم ہوگا [illegible] کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ یاد رہے کہ [illegible] تک قیمت [illegible]

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اس شخص کو دیا جاوے گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو [illegible] اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (خدانخواستہ) میں قیمت واپس نہ کروں یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

سابقہ انعامات حل معمہ جات

[illegible] اصحاب کو دیئے گئے:-

[illegible] بنام سردار [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible]

[illegible] لاہور

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ

[illegible] بنام [illegible] صاحب [illegible]

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

[illegible]

امراض [illegible]

[illegible]

کا پتہ:- جوہر ایل ایم ایس برجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

ahmadiyyamuslim.de

مزار پر ناک رگڑنے والوں کو مایوسی ہوئی تو تنگ آکر پیچھا چھوڑا۔ ہاں البتہ اتنا تو ضرور کرتے ہیں کہ اتفاقاً ایک دو موقع کبھی راستہ جاتے ہوئے دوچار ہو گئے تو وہاں لوہابی نیچری بک دیا اور کچھ نہیں۔ اس موقع پہ یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ چند اشخاص ایسے بھی تھے کہ دکھانے کے لئے موحد بن گئے تھے تاکہ اُن کو خدا و رسول کی رضامندی پر اپنے عزیزوں اور علاقہ داروں کی رضاجوئی مقدم اور لابد معلوم ہوئی وہ پھر اپنے وہی باپ دادا کے طریقہ پر آگئے مگر ایسے منافقوں کی تعداد صرف انگلیوں پر شمار کرنے کے لائق ہے۔

خدائی بہتری کی عجیب شان ہے کہ جہاں پر توحید و سنت کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا۔ وہیں پر ایک جماعت موحدین متبعین سنت رسول امین کی قائم ہو جائے۔ اور باوصف کسی وسکم طاقت [illegible] تو تعلیمی [illegible]

[illegible]

وہ قریزی کی آنکھ ان کا نام یہ ہیں محمد سکندر خان۔ عبدالعلیم خان اور منشی حمزہ خان گو تینوں صاحب طالب علم اور نوعمر ہیں لیکن حوصلہ جلیل رکھتے ہیں منشی حمزہ خان صاحب کو تو مذہبی معلومات اسقدر حاصل ہیں کہ کوئی بدعتی مولوی تاب نہیں لاتا کہ گفتگو کرے۔ علانیہ وقت پر گریز کر جاتے ہیں انہیں تینوں اشخاص کی سعی اور خاص سعی اللہ محنت کا یہ ثمرہ ہے کہ اس مشرکوں اور بدعتیوں کے ہیڈ کوارٹر میں توحید و سنت کے جھنڈے گڑ گئے۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ شاں۔ خداوند عالم ان لوگوں کی ہمت و حمیت دینی میں ترقی بخشے اور سب کا خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین۔ (نامہ نگار از برار)

پیسہ اخبار کا عجیب جواب

اڈیٹر پیسہ اخبار سے کسی دیندار مسلمان نے پوچھا کہ کوا حلال ہے یا حرام۔ اس کے جواب میں اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے:

"یہ دنیا کدہر جا رہی ہے اور مسلمان بیچارے کس ذہن میں لگے ہوئے ہیں" (۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

اڈیٹر صاحب کا جواب ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کیا مطلب رکھتا ہے۔ جہانتک ہم نے غور کیا یہ سمجھا کہ حلال حرام کا مسئلہ پوچھنا پڑ نا رنگی ہے۔ اللہ اکبر یہ زمانہ بھی مسلمانوں پر آنیوالا تھا کہ مسلمانوں کے لیڈر اور اسلام کی کشتی کے ناخدا اور مسلمانوں کے بہی خواہ کسی مسلمان کے حلال حرام کا مسئلہ پوچھنے پر خفا ہوں کہ تم کیا بیہودہ کام کر رہے ہو جسکا مطلب یہ ہے کہ حرام۔ حلال کی تمیز ہی اٹھا دو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے بہتر تھا کہ اڈیٹر صاحب یہ کہتے کہ علماء دین سے پوچھئے۔ یہ سوال کو عبث بتلاتے خطرہ ہے کہ کل کوئی مسلمان یہ پوچھے کہ خنزیر حلال ہے یا حرام تو اڈیٹر صاحب اسپر بھی خفا ہو کر فرما دینگے کہ یورپ میں تو یہ تمیز نہیں مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ حلال حرام کے سوالات نہیں چھوڑتے۔ ہمارے خیال میں اڈیٹر صاحب کا یہ جواب اُنکی حیثیت اور شان سے بہت گرا ہوا ہے۔

رپورٹ واعظ اہلحدیث کانفرنس

[illegible] ۔۔۔ گردونواح میں اس مہینہ میں دورہ ہوا۔ مسلمانوں نے از خود جو خدمت کی وہ خرچ ڈاک وغیرہ عہ باقی ۳ر میرے پاس ہے۔ (حافظ محمد) بنگلور

دو گھر کی مسلمانی آجکل بھی آنا کانی

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ حضرات! علماء کرام حنفیہ دام مجدہم کے خدمت میں نہایت تہذیب و تواضع کے ساتھ سوال مندرجہ تحریر کر کے جواب کی [illegible] امید کی جاتی ہے۔ اور علماء فریقین کے جناب میں التماس یہ ہے کہ سوال کے علاوہ مضامین میں انکو خاص توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرما دیں اگر لائق عمل ہو تو قبول فرما کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

سوال۔ تقلید شخصی کسکو کہتے ہیں اور حنفی کی کیا تعریف ہے۔ آیا حنفی کی تعریف یہ ہے کہ جمیع احکام شرعیہ میں اصولاً و فروعاً جناب امام اعظم حضرت سیدنا و مولانا ابو حنیفہ کے تحقیق و اجتہاد کا پابند ہو تو ایسی تقلید بنظر و [illegible] حنفیت حقیقی صفت ہے۔ [illegible] امام صاحب کے خود شاگردوں نے دیکھئے دلائل میں امام ہمام کی علمی عظمت و اجتہادی دقت ہم لوگوں کے اعتبار سے بدرجہا زیادہ ہونگی [illegible] مسائل فروعیہ و اصولیہ میں دلیل مخالف قوی تر پاکر سے امام صاحب کی مخالفت کی ہے اور انکی

ahmadimuslim.de

بعد بھی علمائے محققین مسائل کتابیہ کے خلاف میں حدیث صحیح یا قیاس جلی پاکر اپنے تحقیق پر عمل کرتے اور فتوے دیتے رہے ہیں جن کے نظائر کتب فقہیہ میں بکثرت موجود ہیں جن میں متقدمین کے فتوے حدیث شریف کے موافق ہیں لیکن متاخرین نے بحسب اقتضائے مصلحت زمانہ ان کے خلاف فتوے قائم کئے۔ مولوی جی کی اجرت حدیث شریف کے مطابق متقدمین کے نزدیک حرام تھی اور متاخرین نے بمصلحت زمانہ اس کو جائز قرار دیا ہے [illegible] جناب امام صاحب کے شاگردان امام محمد و امام ابو یوسف [illegible] ائمہ متقدمین و متاخرین رحمہم اللہ [illegible] بہت سے مسائل میں [illegible] کے مخالف ہیں [illegible] تعریف مذکور اگر صادق ہے آتی اصحاب حنفی نہیں ہیں تو بہت سے علمائے کرام [illegible] متاخرین کی وجدان بزرگوں کو جو حنفی کہے [illegible] لازم آویگی اور اگر حنفی کا یہ معنے ہے کہ جناب امام عالی مقام علیہ الرحمۃ والغفران کو بزرگ و پیشوا مانکر اپنی تحقیق کو استعمال میں لاوے جو مسائل مستنبطہ آپ کے اس کے فہم میں قرآن وحدیث کے موافق ہوں ان میں آپ کی پیروی کرے سوا اس کے دیانت میں جو مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہو اس میں اپنی تحقیق پر عمل کرے تو حنفی کی یہ تعریف اہلحدیث خصوصاً متبعین مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ پر بخوبی صادق آتی ہے کیونکہ بجز چند مسائل مثل آمین بالجہر و رفع الیدین وغیرہ کے مسائل فقہیہ میں جناب امام اعظم کے پیرو ہیں اور جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ کو بزرگ و امامنا الاعظم کے لفظ سے یاد کرتے ہیں شیخ الکل جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب کی معیار الحق ملاحظہ فرمائیے اور جناب مولانا صدیق حسن خاں صاحب کے تحریروں میں بھی ایسا ہی پائیگا۔

اب تمام انصاف یہ ہے کہ سماع موتی جس سے قرآن پاک و مذہب حنفی انکار کرے یہ حدیث کے اشارہ سے جائز سمجھنے والا اور راگ و باجا جسکو حنفی مذہب حرام کہتا ہے حلال جاننے والا اور تعزیہ مہندی وغیرہ شرک و بدعات میں مبتلا ہو کر توحید و اتباع سنت میں (جسکی کہ حنفی مذہب میں بہت زیادہ ہے) رخنہ ڈالنے والا۔ الغرض مذاق تصوف کے حیلہ اور مصلحت زمانہ کے بہانہ سے محرمات و ممنوعات یہاں حضرت امام علیہ الرحمۃ کی سخت مخالفت کرنیوالا سچا حنفی اور آپ کا مخلص دوست قرار دیا جائے اور اہلحدیث چند سنتوں میں اختلاف کرنیوالے حالانکہ وہ سنتیں حنفی مذہب میں بھی معلوم ہیں جنکی نسبت کہ وہ سنتیں منسوخ ہیں حضرت امام علیہ الرحمۃ کے مخالف اور وہابی سمجھے جائیں اور مساجد سے جن میں یہود و نصاریٰ اپنے مذہب کے موافق نماز پڑھنے کے مجاز ہیں دھکے دیکر نکالدیئے جائیں افسوس ہے [illegible] گورنمنٹ سے مدد لینے کی حاجت ہو

اور ہزاروں روپیہ طرفین کے تلف و نقصان کئے جائیں اور جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امام اعظم رحمۃ اللہ کا ارشاد [illegible] اجر متروک العمل سمجھا جائے کیا یہی اسلام اور [illegible] ہے۔

تقلید شخصی کے چھوڑنے والے صوفی اور اہلحدیث دونوں بزرگ ہیں صوفیوں نے کیفیات اور وجد کے بڑھانے اور جذب عشقی میں جوش و خروش پیدا کرنے کے لئے [illegible] اللہ اکبر راگ و باجا کو جو حنفی مذہب میں [illegible] حرام [illegible] قرار دیا اور اس شعر سے

در رہ [illegible] حسن [illegible]

کو [illegible] بنایا اور اہلحدیث نے حسب عقل اور اتباع سنت کے شوق و ذوق میں آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ چند سنتوں کو جو مذہب حنفی میں مرجوح و منسوخ ہیں [illegible] ترجیح و قوی سمجھ کر اپنا دستور العمل قرار دیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ بعض مسائل حنفیہ کے اندر تقلید شخصی چھوڑنے میں حنفی و اہلحدیث دونوں صاحب شریک و متحد الغرض (طلب رضائے الٰہی) ہیں اگر فرق ہے تو صرف تعلق بزرگان اہلحدیث جو عمل بالادب فرماتے ہیں اور حضرات اہل تصوف عمل بالاحتیاط [illegible] حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین بہاری علیہ الرحمۃ نے خوان پر نعمت میں (دیکھو [illegible] مطبوعہ مطبع احمدی پٹنہ) اور حضرت فخر الدین زرادی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ والغفران نے اصول السماع میں (دیکھو [illegible] مطبوعہ مسلم پریس [illegible]) میں کیا خوب تقریر فرمائی ہے اور ترک تقلید شخصی کو جمہور صوفیہ کرام اہل اللہ کا مذہب قرار دیا ہے حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی میزان کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مقلدوں کا [illegible] نہیں ہو سکتا اور تصوف کے اس مسئلہ پر جو اعتراضات وارد ہیں ان کے تشفی بخش جواب دیئے ہیں دیکھو عبارت منقولہ میزان کبریٰ بارشاد تصنیف حکیم ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری [illegible]۔

باقی رہے مسائل جزئیہ ان کے اختلافات کو رد کرنا تو تقاضائے فطرت کا مقابلہ کرنا ہے جیسا افراد انسانی صورت سیرت۔ رنگ روپ۔ اوضاع۔ اطوار۔ دنیا کے [illegible] وغیرہ امور جزئیہ میں مختلف ہیں تو مسائل جزئیہ میں ان کے تحقیقات ضرور مختلف ہونگے ان میں بجمیع الوجوہ اتحاد و اتفاق عادۃً محال ہے [illegible] دریا ناپید اکنار میں غوطے [illegible] کرنا ممکن العمل [illegible] کرنا جنون و دیوانگی ہے [illegible] اور اختلافات جزئیہ کو [illegible] ایک دوسرے کی تضلیل و تفسیق و تکفیر کرنی اور ایک فریق دوسرے فریق کو یہود و نصاریٰ بنانا بلکہ اس سے بھی بڑھا دینا [illegible]

گالی گلوچ ہے۔ شراب خوار، تاڑی باز لوگ حالت نشہ میں ایسی ہی دھینگا مشتی کرتے ہیں اور
حضرات علماء تعصب و ناعاقبت اندیشی کے جوش و خروش میں آکر کافر و منافق وغیرہ
الفاظ سے اپنے حریف کو یاد فرماتے ہیں۔ یاد رکھو اور خوب سمجھو کہ اختلافات جزئیہ افراد
انسان میں ایسے لازم ممتنع الانفکاک ہو رہے ہیں جن سے حضرات صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم
اجمعین) جو وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا کے سراپا عامل تھے محفوظ نہیں رہ سکے حضرت
عبد اللہ ابن مسعود (جنکی روایت سے حنفیہ نسخ رفع الیدین کے مسئلہ میں بہت زور
لگاتے ہیں) جمہور صحابہ کے خلاف رکوع میں تطبیق کرتے یعنی بجائے گھٹنے پر ہاتھ
رکھنے کے دونوں کف دست کو ملا کر دونوں رانوں کے بیچ میں رکھتے اور جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی اور رویت الٰہی اور زندوں کے
رونے سے مُردوں کے عذاب میں حضرت بی بی عائشہ رضی
کا سخت اختلاف ہے حضرت عمر رضی ... میں تیمم کو
اور حضرت عثمان رضی قِران کو جائز نہیں رکھتے
تھے اور جمہور صحابہ کے نزدیک یہ امور جائز
بلکہ حدیث مرفوع بھی ان میں وارد ہے
اسی طرح بہتیرے مسائل میں صحابہ کرام
کے اختلاف ہے اور وہی اختلاف علمائے
مجتہدین کے اختلافات کے ماخذ ہیں لیکن
ایسے اختلافات جزئیہ میں اگر ان میں نبرد آزمائی
ہوتی تو اسلام عرب کے ریگستان میں پھنس کر رہ جاتا
اور اس کی روشنی فارس، مصر، روم وغیرہ اطراف اکناف
عالم میں نہیں پھیلتی۔ ہم لوگ ادبار و تنزل کے خندق میں گر گئے
ہوئے ہیں اتنا خفیف اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں
طرفین سے تفسیق تضلیل تکفیر وغیرہ کی گولیاں و توپیں چل رہی ہیں لیکن نشانہ ہی سخت
خطا کرتی ہیں۔ خود گولہ انداز و نشانہ باز اپنے فیروں سے مجروح بلکہ ہلاک ہو رہے ہیں حدیث
شریف میں وارد ہے لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت
علیه ان لم یکن صاحبه کذلک (بخاری) یعنی اگر کوئی شخص کسی شخص کو فاسق
یا کافر بناتا ہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو وہ فسق و کفر کہنے والے پر لوٹتا ہے ... علیم
میں جنگ آوران فریقین خود تو ہلاک ہی ہو رہے ہیں اس سے زیادہ حسرت و تاسف کا
مقام تو یہ ہے کہ حضرات صوفیہ کرام و محدثین عظام کے شان میں سخت سے سخت بے

ادبیاں ہو رہی ہیں علماء مجتہدین محدثین متصوفین شکر اللہ سعیہم نے اپنے اپنے فن میں نہایت
جانفشانی کے ساتھ کوششیں کر کے ہم لوگوں کے لئے اسلام کا رستہ جہالت و شرک و بدعت
کے خس و خاشاک سے پاک صاف کر دیا۔ ہم کو انکے احسانات کا ممنون و مشکور ہو کر انکے
حق میں دعا خیر کرنا چاہئے۔ نہ کہ اپنی فہم کے مخالف مسائل و مقامات خطائی اجتہادی
سے اپنے خیال کے موافق لازم نکالکر ان کو اتباعین مذہب قرار دینا اور ان کے
شان میں کلمات بیہودہ و ناشائستہ استعمال کرنا جس فریق سے ہو نہایت بیہودہ ہے
علمائے متقدمین میں حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور متاخرین میں حضرت مولانا شاہ
اسماعیل شہید علیہما الرحمہ کی کوششیں توحید و سنت کی حمایت میں نہایت ہی قدر
کے لائق ہیں اسی طرح حضرات صوفیہ کرام میں حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرت نظام الدین اولیاء وغیرہ کا پردہ ... رحمہم
احسان و اخلاص ... باطن کے تعلیم
میں مدارج عالیہ رکھتے ... دونوں
بزرگوں ... کسی بزرگ کی توہین
اپنے کو ... سمجھنا ہے
سب ... کے علو فریقین
اور اس مادہ میں کوئی فریق
کے قابل نہیں ہے لیکن حضرات
اس عداوت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں
اختیارات کے صرف کرنے میں ... نہیں
نہ کرتے۔ سلطنت انکے ہاتھ میں ہے نہیں کہ قتل
... شہر بدر کے احکام نافذ کریں سکونت کے حساب
گورنمنٹ کے ... شہروں اور دیہاتوں میں موجود ہے ... کے نام
ٹیکس جو کیداری ... اس وجہ سے انہیں مداخلت و مزاحمت ... کی
گنجائش نہیں۔
باقی رہیگی ادقاف مساجد جن پر ان حضرات کی تعداد زیادہ ہوتی ہے
کو دیکھے ... نکالتے ہیں اور ... کو ... تصور کرتے ہیں۔ اور یہ شعر
سے پڑھتے ہیں ؎
من آن رستم گرد روئین تنم + کہ وہ پا ... دست خود
... نہیں رستم ... سہراب ... ایسا ... نمازیوں کو
صاحب کی

اطلاع

آئندہ ہفتہ اہلحدیث سٹاف کو کئی روز ضروری کاموں
میں مصروفیت ہے۔ اخبار کی طیاری میں خطرہ تھا اس لئے
ایک ہفتہ پیشتر ہی ارسال ہے ناظرین مطلع رہیں۔

مینیجر

... گر لکھنؤ
... حد اہل قناعت
... ہے یعنی دین اسلام
... کی حمایت توحید
... ت۔ منکرین قرآن
... بث کی ہدایت شرک
... اور اہل بدعت کی
... دید۔ عام مناظرات
... لا وہ ہر مہینے میں ۲
... بھی مسلسل شائع
... مسائل جو
... سلیم میں قبول آئینہ
... گے غرض اہل الذکر
... ظلمتوں کو توحید و
... پھیلا کر ... [illegible]
... عام سے
... تھے
... قیمت ۲ اور کا اعلان
... کیا گیا ہے
... مگر بعض احباب کے
... ربیع الاول کے اختتام
... جاتا ہے اس سے
... اس رعایت سے
... امید رکھیں۔
... شتہر
... محمد ... احسن ... سار
... ر لکھنؤ

اور خانہ خدا کو ویران کرے بفضلہ تعالیٰ حضرات اہلحدیث مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ کے مصداق ہونے سے محفوظ ہیں کبھی ایسا نہ ہوا کہ اہلحدیث نے اپنی محلہ کی مسجد سے باوجود جم غفیر و تعداد کثیر کے کسی حنفی کو کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہو بڑے شرم کی بات ہے کہ حکام انگریز تو حنفی اور اہل حدیث دونوں کو سنی المذہب متحد المذہب سمجھیں اور بعض خفیف باتوں میں طول دیکر ایک دوسرے کی تضلیل و تکفیر کرائیں چنانچہ مسجد شاہ گنج وکبسویا محلات شہر پٹنہ میں حنفی کے گواہوں نے بیچارے اور بعد انکار کے بھی کوشش بہ اہل حدیث کو کافر ثابت کرنے میں خوب زور لگایا لیکن حکام نے انکی پوچ و لچر دلیلوں کو کچھ بھی نہیں سنا مفصل ہے صدر تک پہنچا جیسا کہ نفس الامر میں تھا انکو مسلمان سنی المذہب قرار دیا اور حنفی اہلحدیث باہمی کو بعض امور جزئیہ تصور کر کے اہلحدیث کو ڈگری دیدی۔

بس صد افسوس اسلمان تعصب اور نشہ میں سرشار اور بدمست ہو کر مساجد سے نکالنے کو دیکھئے مرتکب کو خدا وند عالم نے بہت ظالم فرمایا ہے اپنی جوانمردی سمجھیں اور حکام انگریز مظلوم نمازیوں کی دستگیری کر کے انکو مساجد میں داخل کریں۔

فریقین کی خدمت فیضدرجت میں دست بستہ التماس ہے کہ آئندہ مرزا عوں سے احتیاط رکھیں اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کے تعمیل میں سرگرم رہیں۔ حضرات علماء کی خدمت میں اس ناچیز تحریر کو پیش کرنا آفتاب کو آئینہ یا چراغ دکھانا ہے۔

گل آورد سعدی سوئے بوستان * بشوخی چوفلفل بہندوستان

بعض منظر خیر اندیشی بہ اوطان اسلام اس تحریر کی جرأت ہوئی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

خادم الطلبہ غلام رسول حنفی از تکیہ شاہ ارزان۔ پٹنہ

(اڈیٹر) ۔ آپ تو سچ کہتے ہیں مگر جن لوگوں کا گذارہ ہی نزاع کرنے اور جھگڑا بڑھانے میں چلتا ہو وہ کیا کریں۔

مرزا تو نہیں دیکھیں وہ تو ایسی دعوے بے بنیاد سے بہری ہیں اور جا بجا یہی لکھا ہے کہ میں مرسل ہوں نامور ہوں اللہ کی وحی مجھ پر آتی ہے اور میری وحی دخل شیطانی سے منزہ ہے اور اس دعوے کے ماننے والے بھی عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے بہتیرے ہیں خداوند کریم مرزا اور اس کے مقلدین کو راہ راست پر لائے آمین ثم آمین

آؤ ہم آپ کو واضح کر کے سمجھائیں کہ مرزا اپنے دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا سو جمیع اہل اسلام پر یہ امر مخفی نہیں کہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور خود آں حضرت نے بھی فرمایا ہے لا نبی بعدی اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے پیچھے کئی مجھوٹے ہونگے جو نبی ہونیکا دعویٰ کرینگے اور یہ بھی آں حضرت سے مروی ہے کہ میرے پیچھے اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ضرور ہوتا لیکن میرے پیچھے کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور زیادہ تر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نبی میں مومن ہونا ضروری ہے کافر کبھی نبی نہیں ہوتا اور مرزا صاحب جب سرے سے مومن ہی نہیں تو پھر آپکو عہدہ نبوت ملنا کیا معنے رکھتا ہے پہلے اپنا ایمان ثابت کرے ازاں بعد نبوت کا دعویدار بنے کیا خدا تعالیٰ نے ایسے شخص کو جسمیں ایمان ہی نہ ہو نبوت کا عہدہ ذی شان بخشتا ہے حاشا وکلا اور مرزا کا کفر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے چنانچہ فتوے تکفیر ہندوستان اور پنجاب کے علماء سے مرتب ہو کر چھپ چکا ہے اور یہ کہنا کہ علماء کرام نے ضد اور عناد سے یہ فتوے دیا ہے صحیح نہیں کیونکہ جب تک مرزا نے عقائد باطلہ شائع نہ کئے تھے اس وقت تک علماء عظام انکے مؤید اور مداح و محب تھے چنانچہ ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو براہین احمدیہ پر اس امر کا شاہد ہے اور کسی نے علماء میں سے کفر کا فتویٰ نہ لگایا تھا۔ اگر اب علماء نے فتوے لگایا ہے تو محض اسواسطے کہ مسلمان مرزا کے شر سے بچ جائیں اور انکی تقلید میں اپنا ایمان ضائع نہ کریں۔

دیگر امر یہ کہ مرزا نے نبوت کا دعوے صحیح کرنے کیواسطے بہتیری پیشگوئیاں کیں لیکن بفضل اللہ تعالیٰ ومنہم ایک بھی پوری نہ ہوئی اگر میرے اس امر کی تصدیق چاہتے ہو تو الہامات مرزا مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب دیکھو۔

راقم عبد الحئی از تلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ

چودھویں صدی کا مسیح یعنی مرزا قادیانی

کی سوانحعمری دلچسپ۔ قیمت ۲/ معہ محصولڈاک

مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت

یہ اس عنوان کو دیکھ کر ہی تعجب ہو گا کہ مرزا اور نبوت یہ کیسی بے جوڑ بات ہے۔ ایسے شخص کو نبوت سے کیا نسبت۔ آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کیا آپنے مرزا کی

نے چاہئے اگر حدیث شریف کے الفاظ کو غور سے دیکھیں تو یہ مدعا بلا تاویل خود انہی سے ثابت ہوتا ہے الفاظ حدیث بروایت ترمذی یہ ہیں بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اہل کتاب فادعہم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم صدقۃ اموالہم فان ہم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالہم یعنی معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تو اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس پہنچیگا تو پہلے انکو توحید و نبوت کیطرف بلائیو اگر وہ ان لینگے تو انکو معلوم کرائیو کہ رات دن میں انپر پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے بعد یہ معلوم کرائیو کہ انپر مال کی زکوٰۃ فرض ہے۔"

اس حدیث سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ توحید اور نبوت کی تصدیق کرا کر فروعات کا سبق دیا جائے۔ یہ نہیں کہ فروعات کا امر واجب ہی نہیں۔ واجب تو ہیں مگر تعلیم موخر ہے۔ اگر اس حدیث کی طرز بیان ... [illegible] ... ایک مسلم کے حق میں [illegible] کی فرضیت [illegible] کا فاصلہ ہے حالانکہ نہیں۔

علاوہ اس کے ابھی مولانا کی [illegible] تو دریافت ہے کہ یہ اصول اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو ان کفار کے حق میں جو منکرین نبوت محمدیہ ہیں یعنی ملت الکفر قرآن مجید [illegible] توحید سے انکاری۔ نہ یہ کہ [illegible] تو ان سب باتوں کو مانتے ہوں مگر بوجہ کسی بداعتقادی کے علاوہ [illegible] دیا ہو۔ ایسے کافروں کے حق میں تو [illegible] کا یہ قول نہیں۔

میرے خیال میں اگر مرزائی [illegible] فیصلہ پڑھیں پائینگے کہ مولانا صاحب نے فتوے دیا ہے کہ ہم پر نماز فرض نہیں [illegible] مولانا ممدوح کے بہت شکر گذار ہونگے۔ اور بطور تحریر مولانا صاحب کو لکھ بھیجینگے کہ ؎

تم سلامت رہو [illegible] ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

جناب مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع بڈا نوالہ ضلع فیروزپور تحریر فرماتے ہیں

امامت اور اقتدا [illegible] سوائے فرقہ اہل سنت والجماعت کے یعنی مرزائی و چکڑالوی و بدعتی [illegible] کے پیچھے فتنہ اور حالت اضطراری میں جائز ہے۔ اور امام بخاری کا باب [illegible] والمبتدع واثر عثمان رضی اللہ عنہ وقول الزہری لا نرے ان [illegible] الا من ضرورۃ لا بد منہا بھی اسکا موید ہے۔

منہاج السنہ صفحہ ۶۲ میں ہے ولہذا کان ابو حنیفۃ والشافعی وغیرہما یقبلون شہادۃ اہل الاہواء ویصلون الصلوٰۃ خلفہم۔ ومما یدل علی ذلک ان الصحابۃ لم یکفروا الخوارج وانہم یصلون خلفہم۔ اور فتح الباری میں ہے قال المہلب فیہ جواز الصلوٰۃ لیکن حالت اختیاری اور بلاخوف فتنہ کے اقتدا ایسے لوگوں کی نہ چاہئے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لیؤمہم اقرأہم لکتاب اللہ الی اخرہ اور حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کی امامت موقوف کر دی جس نے بیت اللہ کیطرف تھوک دیا۔ [illegible] یہ ہے کہ ایسے عقائد باطلہ اہل زیغ سے پرہیز اولیٰ ہے۔"

خاکسار بھی آپ کی رائے سے متفق ہے مگر حالت اضطراری کی [illegible] آپنے نہیں جو میں کچھ دیتا ہوں غالباً آپکی مراد بھی یہی ہوگی کہ جہاں پر [illegible] جماعت کرا رہا ہو۔

جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری لکھتے ہیں

ہر مسلمان کی اگرچہ گنہگار ہو اقتدا جائز ہے لحدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر رواہ ابو داؤد۔"

اطلاع آئندہ پرچہ ہمارے آنریبل جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب مدظلہ کا زبردست مضمون نکلیگا۔ ناظرین ابھی سے اس کے لئے خوشہ چیں رہیں۔ ناظرین کی بے تابی رفع کرنے کو ہمیں جناب کے مضمون کا خلاصہ ابھی سے لکھ دینا پڑا کہ ؎

بدم گفتی وخرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

ایک سوال اور اسکا جواب

بخدمت فیضدرجت جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بذریعہ اخبارات جناب معلوم ہوا کہ جناب نے ازراہ ہمدردی اسلام جلسہ اہل اسلام میں بہائے تبلیغ الاسلام اپنی زندگی مبارک کو وقف فرمایا ہے لہذا اسلام نیازمند کو مفصلہ ذیل سوالات کا جواب مرحمت فرما کر امید ہے کہ جناب نیازمند از حد مشکور ہوگا۔

(۱) کیا یہ اخبار مخبر سچا ہے؟

ahmadimuslim.de

(۲) اگر یہ خبر سچ ہے تو، کیا آپ انجمن ہدایت الاسلام کی سرپرستی یا ماتحتی میں تبلیغ اسلام کے فرائض ادا فرمائینگے یا حسب معمول و عادت آزادانہ طور پر زندگی وقف ہے؟

(۳) جس قدر زندگانی اپنی جناب اس سے پیشتر تبلیغ اسلام پر صرف فرما چکے ہیں بمقابلہ اسکے اس وقف کردہ زندگانی میں کوئی خصوصیت کا لحاظ ہوگا؟

(۴) آریہ قوم کے جن رہنماؤں نے اپنی زندگانیاں اپنے قومی کاموں کے لئے وقف کی ہیں انکا حال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے بال بچوں کو خود کو اپنی قوم کے حوالہ کیا ہے انکا اور حال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے بال بچوں کو چند شہر بشہر اپنی قوم کی خاطر اپنا چلتا ہوا کام چھوڑ رکھا ہے۔ امیری چھوڑ فقیری اختیار کر لی ہے۔ ان کے مقابلے میں آپنے اپنی قوم و ملت کے لئے کیا کچھ چھوڑا اور آئندہ خاطر کس بوجھ کو سر پر اٹھایا ہے؟ بہرحال امید وار ہوں کہ خلاصہ مطالب سے ضرور مضمون فرما دیجئے۔ ہماری پنجابی سوسائٹی میں جو پیشگوئیاں کا کلام۔ مجھے جناب سے ہدایت معلوم کرنے کی فرمائش کی گئی ہے۔

عبد الرحیم وکیل اسلام محلہ ساوہ پوان لاہور

جواب۔ اس واقعہ کی تو صرف اتنا ہے کہ جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے اپنی تقریر میں علماء کو انجمن کی طرف متوجہ کیا تھا جس پر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ اسلام اور انجمن کو اس وقت صرف دو قسم کے علماء کی ضرورت ہے ایک تو ان علماء کی جو مسلمانوں کو نماز روزہ عقاید وغیرہ کے مسائل سکھا دیں۔ دوسری قسم کے علماء وہ چاہئیں جو مخالفین سے جنگ (مناظرہ) کریں۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں چونکہ ایک فریق یعنی مناظرہ کا کسی قدر مجھکو ڈھب ہے جسکو ثبوت میں مباحثہ دیوریا اور نگینہ پیش ہو سکتی ہے اسلئے میں انجمن کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر کہیں ایسے کام کی ضرورت پڑ جائے جس کو آنجمن علاوہ میں ذکر سکیں تو ایک ہفتہ یا کم از کم چار یوم پیشتر اطلاع آنے پر میں حاضر ہو جاؤنگا۔

یہ بیان تو صرف اتنا ہے جس پر میں بصدق دل قائم ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے قائم رکھو آمین۔ اخباروں کا بیان مجھے معلوم نہیں کیا ہے۔ میں نے دیکھا بھی نہیں۔ ان اخباروں میں دیکھا تھا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اسلامی خدمت کے لئے آپ کو وقف کیا ہے۔ پس اگر اس وقف کی تفصیل یہی ہے جو میں نے اوپر کہی ہے تو ہے اگر کچھ اور ہے تو میں اسکا ذمہ دار نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

مرزائی اخباروں نے لکھا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ میرے گھر میں لڑکا ہوگا آخر لڑکی پیدا ہوئی۔ گو ہمارے خیال میں مرزائیوں کا اس واقع پر اعتراض کرنا بیجا ہے کیونکہ لڑکے سے لڑکی ہو جانے کی تو قادیانی واقعات میں بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں تاہم مولوی صاحب نے اس بات کی تکذیب کرنے کو ایک مختصر سا مضمون اہلحدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"اخبار الحکم اور البدر میں جو لکھا ہے کہ ابو سعید محمد حسین نے مرزا کو لکھا تھا کہ مجھے خواب یا الہام سے معلوم ہوا ہے کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا یہ صریح بے فروغ ... الہام کا دعویٰ کیا ہے نہ مرزا کے مقابلہ میں ... ہے نہ لڑکے کا نام مظہر اسد رکھا ہے ان چاروں اکاذیب کو وہ واپس لینگے یا بتقل میرے اصل الفاظ کے انکا ثبوت پیش کرینگے تو پھر میں بتاؤنگا کہ میں نے مرزا کو کیا لکھا تھا اور کس نیت سے لکھا تھا اور وہ غلط ہوا یا وہ صحیح ہوگا بالفعل میں بحکم وقولو للناس حسنا پر عمل کرتا ہوں۔ ابو سعید محمد حسین۔ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء"

(اڈیٹر۔ مناسب تھا کہ مرزائیوں کے جواب کی انتظاری نہ کیجاتی بلکہ از خود اصل الفاظ شائع کر دئے جاتے۔ آئندہ ہر کس مصلحت خویش نکو میداند۔)

مرزا اسد اللہ بیگ الملک پیسہ اخبار
گذشتہ سے پیوستہ

جبکہ منع النقل اور توحید و سنت ثنا خوانوں نے دیکھا کہ یہ سب کوششیں رائگاں گئیں تو دیکھی دیتے تھے کہ ان الاہلحدیث کو کوئی اپنی لڑکی نہ دے اوران سے رشتہ داری آخر اس میں بھی کامیابی کچھ نتیجہ نہ نکلا تو یہ اور گذشتہ تھا کہ ان بیٹیوں کی تجہیز و تکفین نہ جائے۔ مُردوں کو کوئی ٹھکانہ لگانے مگر جونکہ ان موحدین کی تعداد معقول ہو اس میں بھی کامیابی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی اور گروہ موحدین برابر طریق توحید و سنت ثابت قدم ہے اور تعمیل احکام خدا اور رسول میں اپنے والدین اور مرشدوں کی بھی کچھ نہ مانتا۔ اب جبکہ سب طرف سے فضل صاحب کے پوجاریوں و مدار صاحب کے

ahmadimuslim.de

جاننے عیسائیوں کی کوشش اہل اسلام کی موجودہ ترقی کو روکنے میں ٹھکانے لگے مسلمان لوگ عیسائی طاقت کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں لوگ جو ہماری طرح خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں ان ہو نہیں سکتا کہ عیسائی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں اور نہ ممکن ہے کہ مسلمان عیسائیوں کو نیست و نابود کر دیں کیونکہ دونو طاقتیں جیتی جاگتی ہیں ایک نے زمانہ حال کو موجودہ رنگت دی ہے اور دوسری اسوقت کے شائستہ ہتھیاروں سے اپنے آپ کو مسلح کرکے دور پکڑنا چاہتی ہے۔ یعنی اس ساری کشمکش یہ ہیں کہ ہندو اور بعض دیگر قومیں جو ہندوؤں کی طرح اپنی ذمہ واریوں سے غافل ہیں ہاتھوں میں زمانہ آئندہ میں انجیل دی جاوے یا قرآن ۔

ہمیشہ تو دست بدعا ہے ؎

اس طرح ہند کو اسلام سے بھر دے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

یادداشت بخدمت جمیع مسلمانان ہند

(از رسالہ دکن ریویو حیدرآباد دکن)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج ہم ایک نہایت اہم مسئلہ کے متعلق جس کے ساتھ ہماری رائے ناقص میں ان کی فلاح وابستہ ہے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جو کچھ ہمیں عرض کرنا ہے اس بات و اس امر کی مقتضی تھی کہ کسی ہم سے زیادہ حیثیت اور ہم سے بڑے اسلئے خود قوم کے سپرد عرض مدعا کی خدمت سپرد کی گئی ہوتی تاکہ قائل کی جلالت اس کی گذارش کے لئے التفات و اعتنا کا سامان پیدا کر دیتی۔ لیکن کچھ اسلامی حریت کے اثر سے متاثر ہو کر جس نے ایک ادنے مزدور کو ہمپایہ بنا دیا ہے اور کچھ اس درد دل اور جوش طبیعت سے مجبور ہو کر جو ہماری بے بضاعتی اور بے سروسامانی کا احساس نہیں اٹھانا چاہتا ہم یہ پیغام اپنے ہم وطن دینی بہن بھائیوں تک اس امید پر پہونچانے کی جرأت کرتے ہیں کہ انظر الیٰ ما قال و لا تنظر الیٰ من قال کا اصول ہماری ناچیز گذارش کو بے اعتنائی سے بچا لیگا۔
یوں تو اس عالم کون و فساد میں آئے دن انقلاب ہوتے رہتے ہیں کوئی ساعت ایسی نہیں کہ دنیا میں کوئی نئی تبدیلی نہ ہوتی ہو اور کوئی لمحہ ایسا نہیں کہ اجزائے کائنات میں کوئی نیا تغیر نہ ہوتا ہو لیکن آجکل جو انقلابات ہمارے دیکھتے دیکھتے بپا ہو رہے ہیں وہ ایسے ہیں کہ تاریخ اقوام اون کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ جسطرح دریا کسی پہاڑی سوت میں سے نکلکر اول ایک چھوٹی سی پایاب ندی کی شکل میں خاموشی اور آہستگی کے ساتھ بہتا ہے مگر رفتہ رفتہ اطراف و جوانب کے کوہستانی نالوں کی مدد سے اپنے پاٹ کو چوڑا اور دھار کو گہرا کرتا ہوا بڑے جوش و خروش سے موجیں مارنے لگتا ہے اور جب آبشار بن کر گرتا ہے تو اوس کے تلاطم اور زخاری میں شان قیامت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح انسان نے بھی قرنہا قرن تک ارتقا کے مختلف اور گوناگون مدارج طے کرکے بیسویں صدی عیسوی کے شروع میں اوس ترقی کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے جو سرعت میں برق کو شرماتی اور حدت میں ریڈیم کو مات کرتی ہے ایشیا جو صدیوں سے غفلت کی چادر تانے سو رہا تھا یکایک بیدار ہو کر اٹھ بیٹھا ہے۔ وہ بھٹی جو مدتوں سے سرد پڑی تھی دفعتہً گرما گئی ہے۔ ہر ملک میں حرکت پیدا ہو چلی ہے۔ ہر قوم میں حیات کے آثار نمودار ہو گئے ہیں جسطرح ایک بے نور اور بے حرارت آسمانی جرم جو ہزار ہا سال سے اپنے محور اور اپنے مدار پر گردش کر رہا تھا کسی گم کردہ راہ کوکب سے ٹکرا کر از سر نو روشن اور زندہ ہو جاتا ہے اسی طرح آسمان ایشیا کے ایک چھوٹے سے تارے (جاپان) میں یورپ کے ایک بھولے بھٹکے شہاب ثاقب (روس) کے ساتھ ٹکرا لینے کے باعث حرکت اور حیات کی وہ آگ روشن ہو گئی جو یورپ کی انگیٹھیوں میں دہک رہی ہے۔ اسی سوز قومی نے چین سی خفتہ بخت سلطنت کو یک بیک آتش بجان کر دیا۔ اسی کی کچھ چنگاریاں ایران کی مشعل افروزی کا باعث ہوئیں۔ اسی کا دھواں حجاز ریلوے کے انجنوں کا سرمایہ بنا۔ اسی کے شعلے افغانستان سے جا بلند ہوئے اور اسی کا نور آجکل ہندوستان میں جگمگا رہا ہے۔
جاپان کا نام بر سبیل استعارہ آگیا تھا۔ سچ پوچھو تو یہ آگ جس حد تک ہندوستان سے تعلق ہے انگلستان کی لگائی ہوئی ہے۔ انگلستان انسانی آزادی اور مساوات حقوق کا سبق پڑھاتا تو نہ یہ بھٹی جو آجکل اہل ہند کی رگ رگ میں موجود ہی ہے وجود میں آتی مگر اس سے کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ضرب المثل والی اوس آگ کی طرح جس نے سو سال کی پرستش پر بھی گبر کو جلا دیا تھا یہ آگ بھی انگلستان کو جلا دیگی۔ اس آگ کی روشنی میں تو وہ احسان جو انگلستان نے ہندوستان پر کئے ہیں اور زیادہ نمایاں ہو جائیں گے اور چشم امتنان کو اپنے محسن کی صورت کے پہچاننے میں

کون جیتے گا؟

مذہب عیسوی یا مذہب اسلام

مندرجہ بالا عنوان سے آبیگرٹ لکھتا ہے ؛

معلوم ہوتا ہے۔ اسلام نے مذہب عیسوی کے مقابلہ کی اب اچھی طرح ٹھان لی ہے انیسویں صدی میں عیسائی مذہب تعداد میں بڑھا ہوا تھا اور اسلام سویا پڑا تھا۔ آج بیسویں صدی کے شروع میں اگرچہ عیسائیوں نے اپنی ہمت اور کوشش کو کم نہیں کیا لیکن دین محمدی کے پیرو اپنی خواب غفلت سے بیدار نظر آتے ہیں اس لئے عیسائی لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ دنیا کے مذہبی میدان میں اب وہ اکیلے نہیں بلکہ ان کے مقابلہ پر ایک ایسی طاقت آ کھڑی ہوئی ہے جسے وہ آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اسلامی کام کو شروع ہوئے ابھی کچھ … زیادہ عرصہ نہیں ہوا تاہم اس کے پھیلاؤ کو دیکھ کر عیسائی دنیا ابھی سے دہشت زدہ نظر آتی ہے … کیونکہ پچھلے چند سالوں سے مذہب اسلام برابر اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کے … جہاں مذہب اسلام کا نام موجود تھا آج محمدی جھنڈے کے نیچے نظر آتے ہیں۔ اس کے پیروؤں کی تعداد بنگال، بہار، جنوبی ہند، مغربی افریقہ، یوگنڈا اور دیگر ممالک اور جزائر میں لگاتار بڑھ رہی ہے جنوبی ہند کے ساحل مغربی پر لوگ صاحبان نہایت گرمجوشی سے دین کی تعلیم دے رہے ہیں چنانچہ ۱۸۹۱ء اور ۱۹۱۱ء کے درمیان مسلمان آبادی ان علاقوں میں ۹۱۲۰۸۱ سے ۱۲۹۰۰۰۰ تک پہنچ گئی تھی اور آج اس سے بھی زیادہ ہو گئی ہوگی۔

اہل اسلام کی یہ سب ترقی عیسائی صاحبان کے لئے باعث خوشی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ اسے لاپرواہی کی نظر سے دیکھ سکتے ہیں اسلئے عیسائی اخبارات زبردست مضامین مذہب اسلام کی ترقی کو روکنے اور انجیل کے پرچار کو بڑھانے کیلئے لکھ رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کے مشنری عیسائی دنیا کو اسلامی خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے نہایت پرزور اپیلیں اس امر کیلئے کر رہے ہیں کہ دین محمدی کا جھنڈا افریقہ کے ان علاقوں میں جا کر نہ گاڑا جائے جہاں ابھی تک پہونچنا اسے نصیب نہیں ہوا کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر ایک دفعہ بھی اسلامی جھنڈا … اس جگہ پہونچ گیا تو پھر افریقہ کی … آبادی کو عیسائی بنانا تو درکنار وہاں کے پہلے عیسائی شدہ لوگوں سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا اور افریقہ کا ہی کیا ذکر ہے۔ ہندوستان میں جو کام مسلمان لوگ کر رہے ہیں وہ بھی عیسائیوں کے سامنے ہے بنگال میں مسلمان آبادی ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ دوسرے صوبجات میں چھوٹی ذاتوں کے لوگ تبدیل مذہب کیلئے تیار بیٹھے ہیں کیونکہ ان کے اپنے بھائی مجبوری ذاتوں کے ساتھ … رکھتے ہیں ان کے ساتھ سلوک کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔

امریکہ کا مشہور اخبار کرسچن ہیرالڈ اسی اسلامی خطرہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک اور ثبوت اسلامی گرمجوشی کا "پین اسلام ازم" کی تحریک ہے مسلمانوں کے اپنے قول کے بموجب اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کے اہل اسلام میں پولیٹکل اور سوشل اتحاد پیدا کر کے انہیں تمام عیسائی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جاوے پچھلے کئی سالوں سے "معلومات" اور "شریعت" دو نہایت مستند اور باتصویر اخبارات قسطنطنیہ سے شائع ہو کر عیسائی طاقتوں کے برخلاف جو اہل اسلام پر حکمران ہیں جہاد کر رہے ہیں۔ ہندوستان، افریقہ، ملایا میں دینداروں کو اپدیش ہو رہا ہے کہ وہ ہونیوالے جنگ کیلئے تیار رہیں۔ یہ اخبارات بمعہ قاہرہ کے "المؤید" جیسے اخباروں کے ان تمام اصلی یا فرضی ظلموں کو جو اہل اسلام پر عیسائی طاقتوں کی طرف سے ہوتے ہیں ہر وقت مشتہر کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ترکی گورنمنٹ نے ایک دفعہ "معلومات" کا اپنے مقبوضات میں آنا بند کر دیا تھا باوجود اس کے اس کی ہزاروں کاپیاں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ کہتے ہیں کہ … سوسائٹیاں لنڈن، پیرس، جنیوا، ممالک متحدہ امریکہ اور دیگر غیر ممالک میں موجود ہیں۔ یہ سوسائٹیاں اسلامی ممالک میں کیسی اچھی حالت میں ہیں ہم بہت کچھ نہیں جانتے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اس وقت ۱۲ اخبارات … کے خیالات کا پرچار دنیا میں کر رہے ہیں جن میں سے ۸ صرف مصر کے دارالخلافہ قاہرہ سے نکلتے ہیں۔

عیسائی چرچ کا فرض ہے کہ اس تحریک کے مذہبی پہلو کا مقابلہ کرے چاہئے کہ ہم پین اسلام ازم کا مقابلہ اپنے پرچار کے کام سے کریں۔ ہمیں مخالفوں کو … تک پہنچنا چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم عربستان میں جاویں۔ ہمیں کہ ہم سوڈان اور وسطی ایشیا میں پہنچیں اور وہاں جا کر ان لوگوں کو … ورنہ اپنے عیسائیوں کو مجبور کرینگے وہ لوگ آگ کی طرح دنیا میں پھیل کر مذہب عیسوی کو ہلاک … کر دینگے۔

عیسائی لوگ اہل اسلام کی لہر کو روکنے کی تیاری کر رہے ہیں اور مسلمان … پریس، سوسائٹیوں اور کتابوں کے اوزاروں سے مسلح نظر آتے ہیں … جیتتا ہے؟ اہل اسلام یا عیسائی۔

دونوں پارٹیاں اس وقت اپنے اپنے مشن کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہی

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. N. 352)

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۲۸

جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی تقویت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط مفید درج ہونگے ورنہ واپس کرکے نہ دینگے۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عـــہ

والیان ریاست سے ... سے

روساء و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ۴ ؎

شش ماہی ... ۲ ؎

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

شش ماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

علماء سلف میں تبادلہ خیالات و مسائل کی تحقیق کا یہ طریق تھا کہ ایک دوسرے سے دریافت کیا کرتے تھے اس رسم کی بنا سب سے اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں رکھی تھی اس کے بعد بھی علماء سلف میں دستور رہا۔ آجکل بفضلہ تعالیٰ وہ سامان میسر ہیں کہ سابق میں نہ تھے گذشتہ زمانہ میں علماء کا جمع کسی خاص تقریب پر ملتا تھا۔ جس سے تبادلہ خیالات ہو سکتا مگر اس زمانے میں اخبارات اور رسائل کے ذریعہ سے بہت آسانی کے ساتھ تبادلہ ہو سکتا ہے اسی لئے خاکسار نے مسئلہ امامت و اقتدا کے سامنے پیش کرکے آراء علماء کی درخواست کی تھی مگر ناظرین یہ سنکر کچھ متعجب ہونگے کہ باوجودیکہ ہر ایک صاحب کی تحریر میں سے الفاظ میں کبھی جاتی ہے تاہم اس مذاکرہ علمیہ پر بعض اصحاب سخت ناراض ہیں عجیب عجیب الفاظ میں خفگی کا اظہار کرتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ آجکل کے علماء میں یہ حس ہی نہیں کہ کسی مسئلہ میں تبادلہ خیالات کر سکیں یا اپنے خلاف منشاء سن سکیں جو نہایت ہی افسوس کا مقام ہے میری غرض اس مسئلہ کے چھیڑنے سے یہ تھی کہ فریقین کے دلائل مخفیہ کا اظہار ہو جائے۔ یہ غرض نہ تھی کہ جو کچھ میں سوال میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ بھلا اگر یہ غرض ہوتی تو میں مخالف آراء کو کیوں درج کرتا۔ باوجود اس کے میں اب بھی اعلان کرتا ہوں کہ ناظرین فریقین کے دلائل سنتے جائیں جس صاحب کو جو دلیل پسند ہو اسی پر عمل کرے۔ میں نہیں کہتا کہ بغیر سنے فریق مخالف صرف میرے بیان کو صحیح جانیں۔ حاشا و کلا۔ غرض میں نے جو کچھ کیا میری نیت کو خدا جانتا ہے انکل امرتسری۔

مسئلہ مذکورہ کا خلاصہ بارہا لکھا گیا جو صرف دو حرف ہے کہ نماز اور مقتدی میں (دا) ارکان میں تو ربط ہے مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ربط نہیں۔ اسکی تشریح ۳ صفر ۱۳۔ مارچ کے پرچے میں مفصل لکھی گئی۔ ناظرین اس دعوے کو ملحوظ رکھکر ہمارے آنریبل مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی تحریر بغور پڑھیں۔

واضح رہے کہ مولانا کی پر شوکت تحریر حسب شرائط مشتہرہ اس قابل تو نہ تھی یا یوں کہئے کہ اخبار اہلحدیث اس قابل نہ تھا کہ اس میں درج ہوتی کیونکہ ساری تحریر میں بجز تو تو میں میں کے اور جو کچھ ہے ناظرین خود ہی دیکھ لینگے اسی لئے جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری جیسے حلیم سلیم بزرگ نے تحریر مذکورہ دیکھکر

یہ رائے ظاہر کردی تھی کہ قابل اندراج نہیں۔ لیکن میں نے اس کو اس لئے درج کیا ہے کہ ایک تو ناظرین میری بے تعصبی کا اندازہ لگاسکیں دوئم مسئلہ کے ضعف و قوت کا امتحان کرنیکا انکو موقع ملے کہ ایسے بڑے بڑے علماء بھی جب اس کے متعلق کوئی صحیح آیت یا حدیث پیش نہیں کرسکتے تو پھر کون کریگا ؎

یہ مان لیا ہم نے کہ چھیننے سے سوا ہو ✦ جب جانیں کہ درد دل پاش کی دوا ہو

بہر حال مولانا صاحب بٹالوی جو کچھ فرماتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

ایک مسلمان کو دو امام ایک مسلمان دوسرا مرتد از اسلام

وَلَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

دوئی بد جب عشاق معنوی کفر است ✦ خدا یکی و محمد یکی و امام یکے

اخبار مسمی اہلحدیث ۵ صفر ۱۳۲۲ھ (۱۳ اپریل ۱۹۰۴ء) میں ایک حیرت انگیز تعجب خیز مضمون بعنوان امامت و اقتدا درج ہوکر شائع ہوا ہے جسکی نسبت ایڈیٹر مذکور نے اپنی عادت قدیمہ کا خرق و خلاف کرکے بغرض طلب جواب و اظہار رائے صواب و بوعدہ اندراج اخبار ہمارے پاس بھی بھیجی ہے اس مضمون کا ماٹو یہ مصرعہ بنایا گیا ہے ؎ دل بکے کن اقتدا قبلہ یکے امام دو۔

اس ماٹو کے مقابلہ میں ہم نے اپنے مضمون کا عنوان سند رتبہ بالا قائم کیا ہے اور دکھلا جاتا ہے وہ بیت ہے جسکو ہم نے زیب عنوان بنایا ہے اور وہ بیت جو ہم قرآن سے مستفاد و مستنبط ہے ایڈیٹر اخبار مذکور نے جو کچھ اپنے مضمون میں بیان کیا ہے وہ من اولہ الی آخرہ محض مغالطات و مزخرفات ہیں دیگر ہیچ۔

ہم اپنے مضمون میں ان سب مغالطات سے قال اقول والی بحث کرنا اور انکی نسبت اپنی مخالفانہ رائے کو ظاہر کرنا فضول سمجھتے ہیں کیونکہ ان مغالطات میں بلا طائل تطویل عمل میں آتی ہے اور ہم ایسے بے شغل و بیہ کار نہیں کہ ان سب کے متعلق قال اقول والی بحث کرکے ویسی ہی تطویل کے مرتکب ہوں اور اس بیت کے مصداق بنیں ؎

فارغ مباش کچھ کیا کر ✦ ٹانکے ہی ادہیڑ کے سیا کر

لہذا ہم بطور مشتے نمونہ خروارے از ہزارے صرف تین مغالطے اس مضمون کے ظاہر کرتے ہیں اور ان مغالطات کے متعلق اپنی رائے باؔدلیل ظاہر کرتے ہیں جس سے اس کے سب مغالطات باطل و بیکار ہو جاتے ہیں اور کوئی فقرہ کوئی عبارت کوئی دلیل اس کی ایسی باقی نہ رہی جس کے جواب دینے کی حاجت باقی رہجاوے اور دیکھتے ہیں کہ ایڈیٹر اخبار مسمی اہلحدیث ہمارے مضمون باؔدلیل کو حسب وعدہ درج اخبار کرتا ہے یا علی سنۃ القدیمہ اس وعدہ کے خلف[1] سے مصداق مصرع

وما مواعیدھا الا الاباطیل بنتا ہے۔

مغالطہ اول

یہ مضمون درحقیقت ٹوکرشن ثانی مسیح زمانی مرزا غلام احمد قادیانی دجلیہ کی حقیقت کی تائید اور اسکو لائق امامت[2] بناکر اس کے اسلام و ایمان کی تصدیق کے لئے لکھا گیا ہے مگر راقم مذکور نے اپنے دام افتادہ احمقوں میں سے کوئی نہ کوئی عقل کا اندھا گانٹھ کا پورا اس کو سیدھا کرنے کے لئے شروع مضمون میں مرزا کو بھی اپنا مخالف مخاطب بناکر اس الزام کا مورد ٹھیرایا ہے کہ اس نے بھی اپنے پیروؤں کو یہی فتوے دیدیا ہے کہ اپنے مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو تاکہ احمق اور بے علم اہلحدیث و رد مرزا کے شائقین اس کے اخبار کے ناظرین یہ سمجھ لیں کہ یہ مضمون مرزا کے مقابلہ میں لکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے اسکے اخبار کو خریداروں کی تعداد بڑھا دیں اور وہ مرزا و مرزائیوں پر سخا دیں اور ایڈیٹر کا کیسہ بھر دیں جو ایسے ہر ایک کارنامہ میں مصرعہ ایں از تو آنست کہ زر سلطانی

---

[1] مولانا معاف فرمائیگا یہ تو اپنا عکس آپ نے مجھ میں دیکھا ہو۔ آجتک تو آپکے مطبوعہ وعدہ کئے ہوئے بھی بخلاف آپ کے بھلے بند ہی گیا۔ کیا میرے متعلق آپ نے علماء وارہ کے فیصلے کو منظور کرنیکا وعدہ نہ فرمایا تھا؟ ہوا آجتک آپکی اشاعۃ السنہ جلد ۲۰ میں بعنوان درج ہے۔ پھر کیا آپ نے ان کے فیصلے کو منظور فرمایا؟

بعد ازاں تین علماء (مولانا محمد بشیر صاحب۔ مولانا خلیل احمد صاحب۔ مولانا عبد الحق صاحب دہلوی) کو آپنے منصف مانا ان سے بھی آپنے فیصلہ کرایا؟ پھر میں نہیں جانتا کہ کس قلم سے آپ مجھکو خلاف کرتے ہیں جبکہ آپ میں ہی ابوالوفا ہے۔

؎ مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں۔ (ایڈیٹر)

[2] یہ محض افترا ہے میں نے مرزا کی اقتدا کا کبھی فتوے نہیں دیا آپ اپنی دلیل میں سمجھو میں تو حوالہ پیش کریں بلکہ ۵ اپریل کے اہلحدیث میں اور اس سے آگے پیچھے بھی میں نے بالتصریح لکھدیا ہے کہ مرزا دہریہ ہے وہ تو میرے حوالات میں خدا کو بھی نہیں مانتا تو نماز کو فرض کیا جانتا ہوگا (ایڈیٹر)

[3] مولانا اگر میں زر طلب ہوتا تو تھوڑی سی سرکاری امید پر امام مہدی کا انکار کر دیتا (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳[illegible]) اور محمد چٹو لاہوری اہل قرآن کو چھپیس ہزار کا علیہ [illegible]

[4] [illegible] مولانا کا یہ [illegible] کرکے ہم نے اس دلیل بیان کرنیکا ارادہ کیا ہوگا اور اگلا پچھلا سب مطابق آپکی تحریر کے مقابلہ کیجئے گا۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کا مصداق بن رہا ہے گو دنا اہلحدیث بھی (بے علم ہی کیوں نہوں) تمام مضمون کو پڑھکر یا سنکر سمجھ جاوینگے اور یہ کہہ اٹھینگے ؎

بہر رنگیکہ آئی مے شناسم ✤ بہر رنگیکہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت را مے شناسم ۔

اور صاف کہینگے کہ جب اس مضمون میں مرزا وغیرہ ملحدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز کیا گیا ہے[ھ] تو پھر یہ الزام حقیقۃً[ع] اور در پردہ مرزا کے حق میں ایک انعام ہے اور اسکا مطلب اور دوسرا پیرایہ و عنوان یہ ہے ۔ مرزا صاحب! میں تو آپکی امامت کو بیہودہ جائز بتا کر آپ کو مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتا ہوں آپ اپنے پیروؤں کو اقتدا مسلمانوں سے منع کرکے مسلمانوں سے علیحدہ کیوں ہوتے ہیں ۔ آپ ذرا صبر و تحمل کو کام میں لا دیں اور میری حکمت عملی اور گہری پالیسی کو بایک نگاہ سے دیکھتے رہیں کہ کس حکمت سے مسلمانوں کو آپکے ساتھ ملا دیتا ہوں[س]۔

مغالطہ دوم

پھر اس مضمون میں نماز کی صحت اور قبولیت میں فرق بیان کرکے کہا ہے کہ اس کی صحت تو اس کے ارکان (رکوع سجود) اور شرائط (طہارت بدن و لباس وغیرہ) کے ادا اور پورا کرنے سے پوری ہو جاتی ہے اس کے پورا ہونے میں ان امور کا کچھ دخل اور کچھ اثر نہیں جو اس کی قبولیت کے شروط ہیں اور اس کی قبولیت ان امور اخلاقی اعتقادی کے ماننے و بجا لانے سے ہوتی ہے جنکو تمامیت نماز میں کچھ دخل نہیں ہے ۔ ان ہی امور عدم قبولیت سے خوش اعتقادی کو بیان کیا ہے اور اس خوش اعتقادی کی ضد بد اعتقادی کو مانع قبولیت نماز ٹھیرایا ہے نہ مانع صحت و تمامیت نماز تو یہ ایک زہریلا اور مہلک اور دین و ایمان کا مبطل و بیخ کن مغالطہ ہے کہ جو شخص اس مغالطہ میں پھنس جائیگا وہ ایمان و اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھیگا۔

اور اس جلی بیت مشہور کا عامل ہو جائیگا ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام ✤ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اور بعید نہیں کہ ناظرین و معتقدین اخبار مسمی اہل حدیث جو اکثر بے علم مجتہد ہیں اور بعض عالم ہو کر اپنے علم و فضل کو خیر باد کہکر اس اخبار کے ایسے مضامین پر چپکے سکوت میں ہیں اور اڈیٹر کے ایسے ہفوات پر انکو متنبہ نہیں کرتے اس مغالطہ میں پھنس گئے ہوں اور سمجھتے اور کہتے ہوں کہ شیر پنجاب اور ہژبر میدان مناظرہ نے کیا باریک فرق نکالا ہے جس سے ہمکو تقلید مذاہب اہل سنت و جماعت سے آزاد کرکے ہر ایک مذہب والے کے پیچھے نماز پڑھنے میں آزاد و خود مختار کر دیا ہے ۔

اگر واقعی اس فرقہ کے لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے تو حسبۃً للہ انکی خدمت میں یہ ناصحانہ التماس ہے کہ اس مغالطہ سے بچنے کے لئے اس شیر بہادر سے پوچھیں کہ خوش اعتقادی و بد اعتقادی سے جو نماز کی قبولیت و عدم قبولیت کے موجب ہیں نہ انکی تمامیت میں دخیل تمہاری کیا مراد ہے؟ اگر خوش اعتقادی سے صرف عقیدہ اہل سنت والجماعت اور بد اعتقادی سے اس کے مقابلہ میں عقیدہ بدعت مفسقہ غیر مکفرہ مراد ہے تو یہاں اس فرق کے بیان سے آپ کوئی دور کی کوڑی نہیں لائے جس سے اس قسم کا فائدہ مرزا وغیرہ ملحدین کے جواز اقتدا کو پہنچ سکے ۔ مرزا اور اس کے معتقدین بدعت مفسقہ غیر مکفرہ کے معتقد و مرتکب نہیں بلکہ وہ تو معتقد و مرتکب کفریات قطعیہ ہیں (جیسے انبیاء خصوصاً خاتم النبیین اور حضرت مسیح علیہما السلام کی توہین[ش] دوزخ بہشت کے آلام و نعیم سے انکار وغیرہ وغیرہ)

ھ اس جھوٹ کا وہی جواب ہے جو قرآن مجید میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (اڈیٹر)

ع ناظرین! مولانا کے مضمون کا ایک حصہ تو ختم ہوا آپ لوگ ذرہ دوبارہ اس پر نظر ڈالیو کہ مولانا صاحب نے میری درخواست پر اپنے وعدہ کے موافق امر تنازع پر کوئی دلیل ابھی دی ہے اسکا فیصلہ آپ لوگوں کی رائے پر ہو (اڈیٹر)

س مولانا! آپ خفا تو بہت ہوئے ہیں مگر دلیل کوئی بھی پیش نہیں کی آخر کو دین و ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھینگے۔ خیر ناظرین سنتے جائیں شاید آگے چلکر کچھ ملجائے۔ ان کے

پاس ایک ہی بہانا او نا رہ ہے جس سے ہر میدان میں آپ کام لیتے ہیں کہ اپنے مخالف راؤں کو بے علم و جاہل ۔ خراسانی ملا وغیرہ لکھکر دبا ڈالا کرتے ہیں مگر جناب یہ واضح رہے کہ اب اس قسم کے ہتھیار کوڑی دام نہیں پاتے اب تو دلیل سے کام چلتا ہے نہ کہ زبانی لفاظی میں ۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ۔ (اڈیٹر)

ش مرزا نے جو حضرت مسیح کی توہین کی ہے اسکی بابت تو ہم اخبار [illegible] اپریل کے اہلحدیث میں لکھ چکے ہیں لیکن بغور دیکھا جائے تو اس ظالم کے مجنونانہ اور بانی بھی آپ حضرات ہی ہیں جنہوں نے اشاعت السنۃ میں قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح میں تفریق کرکے دو رنگ ٹانگ اڑنگے کھاکر بد زبانی کی بنیاد ڈالی ۔ پھر اسی پر مرزا دجال نے عمارت بنائی اور حضرت مسیح کو یسوع کے نام سے خوب سنائیں

جس کی نظر سے علماء ہندوستان و پنجاب نے انپر فتوے کفر لگایا ہے۔ اور اسکا ذکر تم نے خود اس مضمون میں کیا ہے اسکو جواب میں اگر وہ یہ کہیں کہ اس فتوے سے میں متفق نہیں ہوں اور مرزا کو بدعت مفسقہ کا معتقد و مرتکب جانتا ہوں اور معتقد کفریات اور کافر نہیں جانتا تو پھر آپ لوگ اسکو بھی مرزا کا بھائی اور چھپا مرزائی خیال کریں اور مرزا سے اسکی مخالفت ظاہری کو جنگ زرگری سمجھیں اور اس کے رسالہ مرقع قادیانی وغیرہ کو ہاتھی کے دانت خیال

ہم اس موقع پر ناظرین کو منتظر رکھنا نہیں چاہتے اس لئے آپ دونوں (مرزا اور مولانا) کے اصل اقوال سامنے رکھکر اہل انصاف سے انصاف چاہتے ہیں۔

مولانا بٹالوی صاحب نے ۱۸۹۳ء میں ایک مضمون "عصمت انبیاء" لکھا تھا جس میں سے بعض فقرات درج ذیل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"انجیلی مسیح کے جلالی کو جو ذکر ہوئے قرآنی مسیح خداوند قرآن نے غلط قرار دیا ہے وہ غلط جو مسیح کے مقابلہ میں ہوتا ہے بلکہ یہاں غلط سے گمراہی و سرکشی و فساد کیشی مراد ہے۔ لہٰذا اس مسیح کو عصمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱ سنہ ۱۸۹۳ء)"

اس مضمون میں مولانا بٹالوی نے اس تفریق (قرآنی مسیح اور انجیلی مسیح) کی داغ بیل قائم کردی ہے۔ اسی بنا پر دجال قادیانی نے ایک قبیح عمارت بنانے کی یوں بنا ڈالی کہ:

"یہ خدائے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی ... ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹)"

ہمارے اس دعوے کا ثبوت کہ دجال قادیانی نے یہ تفریق مولانا بٹالوی سے سیکھی ہے اور اس تفریق کے بانی اور اس توہین کے اول مجوز مولانا بٹالوی ہیں خود اسی سے ثابت ہے کہ مولانا کا مضمون ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا ہے اور قادیانی کا مضمون جنوری ۱۸۹۷ء میں نکلا ہے اس تقدم تاخر ہی سے یہ نتیجہ صاف برآمد ہوتا ہے کہ

الفضل للمتقدم مولانا مسیح ہے؟ ع

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا • پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

خدا آپ کو اس نیک رسم کے اجرا کی جزا دیوے من سن سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا و وزر من عمل بھا۔ (اڈیٹر)

ہم کا ذکر کیا کافر سوا اتحاد دہریہ جانتا ہوں۔ آگے چلئے (اڈیٹر)

کریں جو کھانے کو اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ (کیا معتقدانہ دلیل ہے؟ اہلحدیث)

اور اگر خوش اعتقادی سے تمہاری مراد اسلام ہے اور اس کے مقابل میں بداعتقادی سے کفر مراد ہے تو پھر تمہارا اسلام کو داخل ارکان نماز نہ کہنا صرف قبولیت نماز کی شرط قرار دینا اس امر کو تجویز کرتا ہے کہ مسلمان کو اپنی نماز میں ایک پادری یا پنڈت کو یا کسی یہودی یا دہریہ کو اگر وہ وضو کر کے روبرو قبلہ ہو کر نماز پڑھے اور اس میں رکوع سجود وغیرہ ارکان ادا کرے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اس کے جواب میں اگر صاف طور پر کہو کہ ہاں مسلمان کو پادری یا پنڈت یہودی یا دہریہ کے پیچھے بھی نماز پڑھ لینا جائز ہے تو پھر تمہارا اختیار ہے اس کو مسلمان اہل حدیث سمجھکر اس کے ساتھ رہو خواہ اس سے الگ ہو جاؤ ہم بالفعل اسپر کچھ بحث کرنا نہیں چاہتے ہمارے نزدیک کوئی مسلمان تجویز نہ کریگا کہ پنڈت اور پادریوں کو نماز میں امام بنانا جائز ہے اور جو ایسا کہے وہ خود بھی ہمارے نزدیک مسلمان نہیں ہے۔

مغالطہ سوم

اس مضمون میں میرے ایک عزیز اور میرے ایک معزز و مخلص دوست اہل علم

نے بھی آپکی اس رائے سے متفق ہوں مگر اے جناب آپ کو جواب لکھنے کی کیا جلدی تھی ایک دفعہ میرا مطلب تو سمجھ لیتے۔ اہلحدیث مورخہ ۱۵ اپریل میں بھی لکھ چکا ہوں اور اب بھی عرض کرتا ہوں کہ صحت نماز کے لئے ادعاء اسلام کی ضرورت ہے اور قبولیت کے لئے حقیقت اسلام کی۔ پس جو شخص دعوی اسلام کرتا ہو۔ اس کے پیچھے نماز جائز سمجھتا ہوں مگر مرزا قادیانی کو اس سے مستثنیٰ جانتا ہوں کیونکہ اس کے بیرونی قرائن سے پایا جاتا ہے کہ وہ ادعاء اسلام محض ابلہ فریبی کی غرض سے کرتا ہے نہ کہ اسلام کو حق جانکر۔ پس آپ کو پادری اور پنڈت جی کی کتھا کی کیا حاجت اور کیا اعتراض۔ جب وہ اسلام کے مدعی ہی نہیں ہیں تو صحت نماز کیسی ہوگی لہٰذا آپکا اعتراض سطحی ہے۔

آپ نے اس مقالہ میں بھی غلطی کھائی ہے کہ خوش اعتقادی سے مراد اسلام ہے اور بداعتقادی سے مراد کفر ہے جیسا آپنے پادری اور پنڈت کی نظیر پیش کر کے مثال دی ہے۔ حالانکہ پنڈت اور پادری تو اسلام کی قید ہی سے خارج ہیں۔ پس بداعتقادی سے مراد ہے باقرار اسلام غلط اعتقادات کا معتقد ہونا جو اسلام کی سچی تعلیم کے برخلاف ہوں ایسے شخص کے پیچھے میں جواز اقتدا کا قائل ہوں۔ کوئی دلیل میرے خلاف ہے تو لائیے۔ (اڈیٹر)

ahmadmuslim.de

سے فرزند کی تحریرات مضامین متعلقہ امامت مبتدعین و ملحدین کو بے اعتبار ٹھیرانے کے لئے اس خاکسار کی نسبت اس کا یہ کہنا ہے کہ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسکو چنیں و چناں الفاظ (مکروہ) سے یاد کیا ہے یہ بھی ایک دروغ آمیز دھوکہ دہی اور ابلہ فریبی ہے خاکسار نے ان مضامین[1] اور تحریرات مذکورہ کی نسبت ناپسندیدگی ظاہر نہیں کی اور نہ انکو حق میں ایسے الفاظ ناشائستہ کہنے جائز رکھتا ہے ان مضامین تحریرات کے اصل مدعا سے مجھکو کلی اتفاق ہے گو بعض دلائل و طرز استدلال میں اختلاف ہو۔ جو الفاظ میں نے اس عزیز کے حق میں کبھی کہے ہونگے[2] وہ شفقت و نصیحت کی نیت سے کہے ہونگے۔ ان الفاظ سے وہ چند بڑھکر ہیں جو ایڈیٹر اخبار مسمی اہل حدیث کے حق میں کہے ہیں اگر میرے الفاظ ایڈیٹر مذکور کے نزدیک کوئی اثر رکھتے ہیں تو ان کا اثر اس کو اپنے حق میں بھی تسلیم کرنا پڑیگا ورنہ عزیز مذکور پر ان الفاظ کا الزام دھوکہ دہی اور ابلہ فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

تتمہ مضمون

ہمارے اس مضمون کے اس الزام کہ "اگر اعتقاد و اسلام شرط صحت نماز نہیں تو چاہیے کہ ایک ہندو پنڈت یا عیسائی و یہودی کے پیچھے بھی مسلمانوں کو نماز پڑھ لینا جائز ہو" کے جواب میں اس نے اخبار وکیل ۲۰ مارچ میں مشتہر کر دیا کہ یہی ایک موضوع بحث کا ہے کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر بنیت ادا و فرض نماز پڑھے اُس کے پیچھے اقتدا جائز ہے خواہ وہ کسی فرقہ کا اور کسی خیال کا ہو اس جواب میں اُس نے اپنے دام افتادہ احمقوں کو دکھوادیا کہ علماء ہیں اور در حقیقت فقہ فی الدین سے محروم اور الفاظ قرآن و حدیث میں صرف سطحی[3] نظر رکھتے ہیں، یہ جتایا ہے کہ پنڈت عیسائی یہودی نماز کو فرض جانکر کبھی نماز نہ پڑھینگے لہذا انکی امامت کو فرض کر لینے سے مجھپر الزام کیونکر قائم ہو سکیگا۔

اس کے جواب میں ہم ایسے ہی شخص کو جو نماز کو فرض جانکر بنیت ادا فریضہ ارکان نماز ادا کرے انکی بحث کا موضوع تسلیم کر کے ان ہی لوگوں کو پیش کرتے ہیں جو نماز کو فرض جانکر بہ نیت ادائے فریضہ ارکان نماز کو ادا کرتے ہیں اور بعض فرائض کے علاوہ پچھلی رات کو اٹھکر رو رو کر تہجد بھی ایسی پڑھتے ہیں کہ انکی نمازوں کے مقابلہ میں راشد مسلمانوں کی نمازیں ہیچ و حقیر مصداق حدیث یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتہ وصیامہ مع صیامہ نظر آتی ہیں معہذا انکو عقائد میں ایسے امور کفر موجود ہیں جو راشد مسلمانوں کی نظر میں انکو دائرہ اسلام سے خارج اور مصداق یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ میں داخل کرتے ہیں اور راشد علماء اسلام ان امور کی نظر سے ان پر فتوی کفر لگا چکے ہیں ایسے لوگ ایڈیٹر اخبار مذکور کی بحث کا موضوع تو یقیناً ہیں پھر کیا وہ ان لوگوں کے پیچھے بھی اقتدا کو جائز رکھتا ہے۔ اگر جائز رکھتا ہے تو صاف الفاظ میں ظاہر کرے کہ اس کے نزدیک اعتقاد و اسلام اور اجتناب اعتقاد کفر شرط صحت

---

[1] تم نے بھی ان مضامین کی نسبت نہیں کہا تھا آپ مضمون زیر بحث کو بغور پڑھ کر بھی

[2] مولانا! دور بھی اچھی نہیں۔ زبان دبا کر کیوں تسلیم کرتے ہیں آپنے میرے مکان پر دریچہ کے پاس بیٹھکر ظہر کے وقت اس بے چارے کو گدھا نہیں کہا تھا تو صاف کہدیجئے اگر کی حاجت کیا۔ ہاں میری بابت جو آپنے فرمایا ہو سو مجھے یاد نہیں کہ ایسے کریہہ الفاظ سے مجھے کبھی آپنے یاد کیا ہو گو آپکی شان اور عادت شریفہ سے بعید نہیں کیونکہ جس طرح مرزا قادیانی کا اصول ہے کہ جو میرا مخالف ہے وہ حرامزادہ ہے اسی طرح جناب کا بھی گویا عام اصول ہے کہ جو آپکا مخالف رائے ہے وہ جاہل ہے گدھا ہے۔ مسکین ملا ہے۔ واعظ ہے وغیرہ ہے تاہم مجھے یاد نہیں کہ مجھے آپکے ان خطابات سے کبھی اعزاز حاصل ہوا ہو۔ اگر ہوا بھی ہوگا۔ تو مخالفانہ لہجہ میں جو قابل سند نہیں لیکن عزیز مذکور سے تو آپ کو رنج نہیں بلکہ وہ آپ کو اپنا امام جانتا ہے اور آپ اس کو اپنا عزیز کہتے ہیں لہذا یہ قول آپکا اس کے حق میں قطعی فیصلہ ہے (ایڈیٹر)

[3] کیا ہی خلاق کریمانہ ہیں۔ مولانا ہمیں افسوس سے وہی کہنا پڑتا ہے جو ایک زمانہ میں جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کی طرف سے آپکو لکھا گیا تھا کہ ؎

ہم شیخ کی سنتے ہیں مریدوں ہی زبانی ٭ جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

آپکے اخلاق کی نزاکت سمجھیں تو آواز آتی ہے کہ کوئی نئی بات نہیں کیا آپنے اسی میں کامیابی سمجھی ہے کہ ہر مخالف کی آواز اٹھائی جائے۔ افسوس جبل گرد و جبلت نگردد مولانا! زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے ؎

شیخ صاحب زمانہ نازک ہے ٭ دونوں ہاتھوں سے تھامئے دستار

مگر آپکی یہ عادت قدیمہ ہے جو طبیعت ثانیہ ہو رہی ہے کہ اپنے مخالف کو جھٹ سے جاہل۔ بے وقوف۔ خراسانی ملا وغیرہ لکھا کرتے ہیں مگر کیا مولانا آپ اپنی اس عادت شریفہ میں تبدیلی گوارا نہ فرماوینگے؟ واللہ سخت غلطی کرینگے۔

(ایڈیٹر)

نماز نہیں ہوتی ہے اس سے پھر اسی الزام پنڈتوں عیسائیوں یہودیوں کو پیچھے نماز پڑھنے کی تجویز کا رشتہ قائم ہوگا کیونکہ جیسے نام سے مسلمان نمازیوں اور پنڈتوں عیسائیوں میں کچھ فرق نہیں ورنہ اس سے وہ شخص فرت من المطر ووقف تحت المیزاب کا مصداق بن جائیگا۔ یا وہ صاف الفاظ میں یہ اقرار کرے کہ وہ مسلمان کہلانے والوں اور مسلمانوں کی طرح نمازیں پڑھنے والوں میں عموماً کسی شخص کو اور خصوصاً جناب مرزا مولوی گوپال کرشن قادیان نائب الدجال کو اور اس کے اعتقادات کفریہ کے معتقدین کو کافر نہیں جانتا اور بظاہر وہ اس سے مرتع قادیانی وغیرہ میں مخالفت کرے ایسے وہ جنگ و جدل کو اور اتفاق کے داعی ہیں اور وہ بحقیقت وہ ان کو اپنا دینی بھائی اور ہم اعتقاد مومن جانتا ہے۔ اس اظہار اقرار کے بعد ہم اڈیٹر مذکور کو اور انکو موافقین سمیت فتوے سلفی علماء کو ثابت کر دکھائینگے کہ مسلمان کہلانے والوں اور نماز پڑھنے والوں میں بہت کافر ہوتے ہیں جنکو اقوال خدا اور

سلہ صاف صاف کیا واضح و صریح کہتا ہوں کہ مسلمان اسلام کے پیچھے وبا ستثنا (مرزا) اقتدا درست ہے مگر آپ مغالطہ نہ دیں کہ اعتقاد اسلام شرط صحت نماز نہیں۔ ھل ھذا الا فتراء صریح او غباوۃ قبیحۃ۔ میں اپنا دعا عبارات و کلمات واضح کر چکا ہوں کہ بیعقائد دیکھا دعا اسلام صحت نماز کے لئے ضروری ہے جنکو دوسرے لفظوں میں یہ سمجھو کہ جو شخص نماز کو بحکم اسلام عبادت جانکر پڑھتا ہے اس کے پیچھے اقتدا درست ہے گو اس کی اپنی نماز بوجہ کسی مانع کے قبول نہ ہو۔ اسکا اثر مقتدی تک پہونچنا اگر کچھ ہے تو دلیل لائیے (اڈیٹر)

شلہ آپ کیا ثابت کر دکھائینگے ہم خود مانتے ہیں۔ پس آپ تکلیف نہ فرماویں اگر تکلیف گوارا ہو تو اصل مسئلہ پر بحث کیجئے۔ لیکن حسب عادت شریفہ اگر ذاتیات پر حملہ ہوا جیسا کہ اس مضمون میں ہوا ہے تو درج نہ ہوگا۔ (اڈیٹر)

معذرت۔ ہمارے مہذب اور شائستہ مزاج احباب ہماری اس جواب سے کشیدہ خاطر ہوں تو وہ اس میں ہمیں معذور سمجھیں کیونکہ مولانا کے جواب میں ہم مجبور ہیں آپ ہی تمام عمر کا اندوختہ کمال ہم نے صرف یہی پایا ہے کہ فریق مخالف کو جاہل بے علم نا فہم مجتہد بلکمین ملا۔ خراسانی عربی نویس۔ گدا وغیرہ لکھکر مشیر سیری سے فتحیابی کر لیا کرتے ہیں۔ یہ تو ممکن نہیں کہ مولانا صاحب کا ہم بوجہ ہم سادگی سے [illegible]

[illegible]

سے پہر اس کے رسول مقبول نے پھر خود ان حضرات نے کافر کہا ہوا ہے ابھی ہم انکی فہرست کو پیش کرنا نہیں چاہتے بلکہ بصیغہ راز اسرار رکھنا مناسب سمجھتے ہیں ؎

فرقۂ کیست بسو محرم اسرار کجاست ✦ مرداں انجمنیں کاشف استار کجاست

ابو سعید محمد حسین

مولانا صاحب کو اگر اصل مسئلہ پر کچھ لکھنا ہو تو بخوشی بسر و چشم ہم درج کرنے کو حاضر ہیں اور اگر اسی طرح کے ذاتی حملے ہیں تو معافی کے خواستگار۔ (اڈیٹر)

مولوی محمد ابو القاسم صاحب بنارسی لکھتے ہیں:۔

"مسئلہ امامت و اقتداء کے متعلق جو آپنے ارقام فرمایا تھا پہلے اس میں مجھکو کلام تھا۔ پھر کئی ہفتوں تک جب میں نے موافق و مخالف تحریریں دیکھیں بعد آپکی تحریر پر غور کیا تو مجھے آپکی رائے صائب معلوم ہوئی اور امام کی عدم قبولیت کے اثر کو مقتدی پر پہونچنے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ لہذا میں بھی آپکی رائے سے اتفاق کرتا ہوں"

قادیانی دجّال لاہور میں

بدر قادیانی لکھتا ہے کہ:۔

"میرے آقا میرے سیدو مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۲۷ اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لے گئے۔ مہاجرین قادیاں پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جنمیں خدا کا نبی موجود ہو۔ چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل ہے اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں" (بدر۔ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

خدا کی شان ایک زمانہ تھا کہ بڑے زور سے گائی جاتی تھی کہ:۔

چہ گویم باتو از آں جاہ و قادیانی ✦ ز دامنی قضا ہمی خوردہ از دار الامانی

آج اسی دار الامان سے نکلکر لاہور جیسے (بقول مرزا صاحب) مغضوب شہر میں بغرض تحصیل صحت جاتے ہیں۔

مرزائیو! کیا اب ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم تمہارے شعر مذکور کی یوں ترمیم کریں

چہ گویم [illegible] ✦ [illegible]

ے فرق نہو تو آپ مرزائیوں اور نیچریوں کے سامنے جو احکام شرعیہ کا استدلال کیا کرتے ہیں اسی طرح کسی پنڈت یا پادری کے سامنے بھی قرآن سے دلیل لاکر انکو قائل کرتے ہیں۔ مولانا! اگر آپ اس موقع

[illegible]

دینانگر میں آریوں سے مباحثہ

قصبہ دینانگر ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک انجمن نصرت الاسلام ہے جو سالانہ جلسہ پر مخالفین اسلام کو بھی اعتراضات کرنے کا موقع دیا کرتی ہے چنانچہ اس دفعہ ۲۵ اپریل کے جلسہ پر بھی اس نے مخالفوں کو دعوت دی تو دو آریوں نے اعتراضات کرنے کی درخواست بھیجی۔ ایک اعتراض تھا کہ اسلام کی تعلیم اخلاق اور نیچر کے خلاف ہے جواب دینے کے لئے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب منتخب ہوئے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اخلاق ہر ملک اور ہر قوم کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ پہلے آپ اخلاق کی تعریف کریں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام کی تعلیم کس ملک کے اخلاق کے مخالف ہے آریہ صاحب نہ تعریف کریں نہ کچھ بتلا دیں۔ آخر بعد مشکل اتنا بولے کہ دیکھو لغت میں لکھا ہے کہ اخلاق عمدہ خصلت کو کہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ عمدہ خصلت بھی تو ہر ملک کی جدا جدا ہے۔ آخر کار آریہ نے اعتراض کیا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ تمہاری لونڈیاں اگر زناکاری سے بچنا چاہیں تو تم ان کو زنا پر مجبور نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بھی زنا پر راضی ہوں تو بیشک کرا لیا کرو۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ قرآن نے خدا کو مکار۔ فریبی وغیرہ کہا ہے۔ اس کے جواب میں مولانا صاحب نے کہا کہ زناکاری کے متعلق قرآن مجید نے عام طور پر ارشاد فرمایا ہے

یعنی خدا تعالیٰ زناکاری اور بدکاری سے منع فرماتا ہے چونکہ قرآن مجید نے زناکاری کی ممانعت کا عام اصول مقرر کیا ہے۔ اسلئے اوس آیت کے معنی جو تم نے پیش کی ہے یہ ہیں کہ عرب کے مشرکوں کو بطور عار دلانے کے سمجھایا جاتا ہے کہ تمہاری لونڈیاں تو زناکاری سے بچنا چاہتی ہیں مگر تم اون کو زناکاری پر مجبور کرتے ہو یہ تمہاری حرکت نہایت ہی نازیبا ہے۔ اس سے مشرکوں کو عار دلانا مقصود ہے۔ اس کا مفہوم یہ نہیں کہ لونڈیاں اگر زناکاری پر راضی ہوں تو تم بھی زنا کی ان کو اجازت دیدو۔ ہرگز نہیں۔ اور خدا کی مکاری کی نسبت کہا کہ اردو میں مکار اسکو کہتے ہیں جو بظاہر چاپلوسی کرے اور خفیہ داؤ چلائے لیکن خدا تعالیٰ میں یہ بات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نسبت جو مکر کا لفظ آیا ہے اسکے معنی ہوتے ہیں کہ مخلوق کی بیخبری میں اس کے برخلاف حکم نافذ کرنا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک قوم اور شخص کے حق میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مخالف احکام جاری ہوتے ہیں تو ان کی بیخبری ہی میں ہوتے ہیں۔ غرض ایسے معقول جواب آریوں کو ملے کہ دانت مل گئے۔ اس کے بعد دوسرے معترض صاحب اٹھے جو نسبتاً مہذب معلوم ہوتے تھے۔ لیکن انہوں نے پہلے کی نسبت زیادہ تہذیب کی مٹی خراب کی۔ ہم نے کوئی آریہ ایسا مناظر نہیں دیکھا۔ مولوی صاحب کی تقریر ختم نہ ہونے دے۔ درمیان ہی میں بول اٹھے۔ کبھی کچھ کہے۔ کبھی پریزیڈنٹ کو مخاطب کرے کبھی مناظر کو۔ غرض ایسا جلدباز کہ خدا کی پناہ۔ مگر شیر پنجاب کو ایسی گیدڑ بھبکیوں سے کیا ہوتا تھا۔ آریہ کا سوال تھا کہ اسلام کا انجام اچھا نہیں۔ پہلے تو خیریت سے اسی پر اڑے کہ اس کا ثبوت میرے ذمہ نہیں۔ میں نافی ہوں۔ آخر کار جب قائل کیا گیا تو اعتراض کیا کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کا مذہب ہے کہ آلہ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر ماں۔ بہن کے ساتھ جماع کر لینا جائز ہے یہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مولوی صاحب نے کہا۔ اسلام نام ہے قرآن شریف کی تعلیم کا۔ دیکھو تمہارے گورو نے جہاں اسلام پر اعتراضات کئے ہیں وہاں پر لکھا ہے کہ یہ اعتراضات صرف قرآن پر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی متفق ہیں۔ پس اگر کوئی اعتراض ہے تو قرآن شریف پر کریں۔ اس سوال کا جواب بھی میں دے سکتا ہوں کہ یہ قول امام ابوحنیفہ صاحب کا نہیں ہے مگر میں اس جانب آنا ہی نہیں چاہتا کیونکہ یہ سوال آپ کے دعوے کے برخلاف ہے۔ آخر اس پہلو میں آریہ صاحب جب تنگ ہوئے تو جنت کی نعمتوں پر اعتراض شروع کئے۔ جنت پر جو معمولی اعتراضات آریوں کے ہیں وہ تو ناظرین سنتے ہی رہتے ہیں۔ دینانگر آریہ نے ان میں ایک جدت پیدا کی کہ جنت چونکہ محدود مکان ہوگا اسلئے قید خانہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ یوں تو ساری دنیا بھی غیر محدود نہیں تو پھر یہ بھی قید خانہ ہے۔ لائق مناظر نے بڑی خوشی سے تسلیم کیا کہ دنیا ساری قید خانہ ہے گویا اون کے نزدیک ہر مکان محدود ہو خواہ کتنا ہی بیحساب لمبا چوڑا ساری دنیا جتنا ہو وہ بھی قید خانہ ہے۔ اسی ضمن میں۔ سائے مباحثہ کی جان وہ دو شعر تھے جو فریقین نے ایک دوسرے کے مقابل پڑھے آریہ مناظر نے جنت اور جنتیوں کی حقارت کرنے کو ذوق کا شعر توڑ پھوڑ کر یوں پڑھا

زاہد کو کون کہتا ہے خدا پرست ہے + حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

مولانا صاحب نے اوسی وقت اٹھتے ہی فرمایا کہ شعر اصل میں یوں ہے ؎

ویدی کو کون کہتا ہے ایشور پرست ہے + نیوگن پہ مر رہا ہے وہ شہوت پرست ہے

اسپر تو آریہ ایسے گھبرائے کہ کبھی نہ گھبرائے ہونگے۔ — —

نہایت افسوس جو اس مباحثہ میں ہم کو اور حاضرین کو ہوا وہ ایسا ناقابل برداشت ہے کہ گو تم مشکل ورنہ گو تم مشکل۔ جب آریہ نے امام ابوحنیفہ صاحب کا قول پیش کیا تو جانے کان میں بکثرت یہ آوازیں آئیں کہ یہ سوال آریہ کو دینانگر کے ایک حنفی مولوی نے بتلا رکھے ہیں۔ اس گمان کو رادیان کلام نے یوں مدلل کیا کہ آریہ اوس

مولوی صاحب کا شاگرد ہے اور یہ کتاب بھی انہی مولوی صاحب نے دی ہے۔ اس پر سوال ہوا کہ ان مولوی صاحب کو کیا غرض پڑی تھی کہ اپنے مذہب کی توہین کرتے۔ راویان کلام نے جواب دیا کہ اس سے ان کی بڑی بھاری غرض یہ تھی کہ انجمن کے ارکان بھی چونکہ اہلحدیث ہیں اور مولانا ابو الوفا صاحب بھی اہلحدیث ہیں۔ مولانا صاحب اس سوال کو غنیمت کبریٰ سمجھ کر خوب رنگ آمیزی کریں گے اور حنفی مذہب کی تردید میں دو چار اور سنا دیں گے جس سے شہر کے حنفی لوگ انجمن کو سخت مخالف ہو کر چندہ وغیرہ امداد روک لیں گے مگر ان کو معلوم نہیں تھا کہ پالا کس سے پڑا ہے جس کا ہو دعویٰ کرے

قاصد کے آتے آتے میں خط اور لکھ رکھوں۔ میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

بہرحال یہ خوش مند اور نیتی باتیں ہیں۔ ہم کو اغیب دان نہیں مگر مقامی حالات سے پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ [illegible] ہاتھ تھا۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کا [illegible] [illegible] یہ مخالف ہے خدا کرے ایسی مسلمان قوم دنیا سے بہت جلد بیخ و بن سے اکھڑ جائے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر بجائے مولانا ابو الوفا صاحب کے کوئی اور مناظر ہوتا تو آج شہر دیا مگر مسلمانوں کے باہمی لڑائی کا دنگل ہوتا۔ (رقم [illegible] عاجز [illegible])

تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۔۔ فروری میں سوال نمبر ۔۔ [illegible] وہ بیان نہیں ہے جس میں دو ... سے سوال ہوا کہ [illegible] میں مذکور ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا چاہئے لہذا گذارش ہے کہ مشکوٰۃ باب الاضحیہ حدیث متفق علیہ بایں لفظ مذکور ہے۔

عن انس قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ اور نووی شرح صحیح مسلم میں ہے فیہ استحباب التکبیر مع التسمیۃ فیقول بسم اللہ واللہ اکبر ص ۔۔ جلد ۲ (عبد اللہ رحیم آبادی)

اڈیٹر: آپ کا فرمانا بجا ہے۔

اہل قرآن لاہور

کے امام میاں چٹو نے اخبار اہلحدیث کے متواتر مضامین لیے اہل قرآن لاہور کی پھوٹ و نیست و نابود ہونے کی [illegible] کوشش کی کہ کسی طرح سے مندرجہ مضامین اہلحدیث

کی اپنے منشی انشاء اللہ صاحب کی قلم سے ہی تردید کرا دے چنانچہ اسی خاطر اس کو طرح طرح کی لالچیں اور دھمکیاں یہاں تک دیں کہ خلاف قانون منشی انشاء اللہ کی مقفل الماری کے اوپر ایک اپنا تالا بھی لگا دیا مگر جب اس نے خدا کو حاضر ناظر جان کر میاں چٹو کی اس بیجا زیادتی کی پرواہ نہ کی تو اپنے ڈھائی ممبروں کی انجمن اہل قرآن کے سمجھانے سے اس کا تالا خود ہی کھولدیا اور جملہ ڈھائی ممبروں کا مشورہ میاں چٹو کو یہی تھا کہ اگر منشی انشاء اللہ منتقل کیا تو اہل قرآن لاہور کی رہی سہی مٹی پلید ہو جائیگی۔

لیکن اہلحدیث کے ذریعہ جو مضامین ملک کے ہر چہار جانب کی مخلوقات میں پہنچ کر لاہور کے اہل قرآن کا تختہ پلٹ چکے ہیں اس کا علاج میاں چٹو کو سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوجھا کہ خود ہی ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو اوروں سے لکھوا کر جھوٹ کی گٹھری اپنے ہی سر پر اٹھائے۔ لہذا بوڑھے میاں چٹو جی نے اپنے رسالہ اشاعت القرآن کے اسی حال میں اپنی جانب سے ایک لمبی چوڑی تحریر شائع کرا کر جھوٹی شیخی بگھاری ہے [illegible] اپنی ذات کی نسبت اپنی علو شان میں لکھی ہیں۔ تردید کی تحریر میں لانے کو بھی [illegible] اس کو شائع کرنے کا وعدہ فرمائے یا خود میاں چٹو جی اپنے رسالہ اشاعت القرآن (بر عکس نہند نام زنگی کافور) میں شائع فرمانے کا وعدہ دیں مگر ان سب لغو باتوں کو چھوڑ کر میں ناظرین اہلحدیث کو فقط اسی قدر آگاہ کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ جس سے اہلحدیث کے شائع شدہ مضامین اہل قرآن لاہور کی نسبت جو کچھ میاں چٹو نے تردید کی ہے۔ تاکہ ناظرین پر اہلحدیث اور اس کے نامہ نگاروں کی صفائی و سچائی معلوم ہو سکے اور نیز یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ لاہور کے اہل قرآن کے امام میاں چٹو باوجودیکہ ٹانگیں قبر میں لٹکائے ہوئے ہیں پھر بھی کس قدر جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ سب سے اخیری تحریر جو ۱۔۔ اپریل گذشتہ کے اہلحدیث میں میری طرف سے شائع ہوئی ہے اس کی نسبت فرماتے ہیں کہ جس طرح اور لوگوں کا آپس میں اختلاف ہے اسی طرح سے چند اہل قرآنوں کا بھی آپس میں کئی مسئلوں میں اختلاف ہے۔ اب ناظرین ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ میری سب سے پہلی تحریر جو اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا کے عنوان سے آپ کے ملاحظہ میں آ چکی ہو گی تو ہی میاں چٹو جی نے کیسے صاف صاف اپنی پھوٹ کو مان لیا لیکن اس سے بڑھکر صریح جھوٹ اور کیا ہو سکتا ہے جو میاں چٹو جی لکھتے ہیں کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف ہے حالانکہ اختلاف ہرگز نہیں بلکہ وہ لوگ اہل قرآن کے مذہب سے بیزار ہو کر اس فرقہ سے یکدم قطع تعلق کر چکے ہیں اور دوسرے مسلمان فرقوں میں جا ملے ہیں۔ ہنگ نمازیں حنفیوں اور اہلحدیث کے ساتھ

* ذاتیات کی بحث کا وعدہ مشکل ہے (اڈیٹر)

اخبار

ahmadimuslim.de

مگر شرم ہے کہ پھر ایسی حالت ہوتے ہوئے میاں چٹو کا یہ کس قدر صریح جھوٹ لکھکر وہ اہل اس
گروہ کو دھوکا دیا اور مغالطے میں ڈالتا ہے کہ چند اہل قرآنوں کا آپس میں کئی مسئلہ میں اختلاف
ہے۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ موجودہ چند اہل قرآن لاہور میں جو باقی بچے کھچے ہیں۔
وہ ضرور تذبذب کی حالت میں ڈگمگا رہے ہیں اور بیشک انکا آپس میں سخت اختلاف
ہے چنانچہ میاں چٹو نے خود مولوی عبداللہ پر (قرآن شریف کا فیصلہ نامنظور کر کے)
انگریزی عدالت میں نالش کر دی۔ موجودہ اہل قرآن میاں چٹو کے بالکل برخلاف ہیں
کیونکہ باوجود مکان مسجد کی رجسٹری کرا کر کے وقف کر دینے کے بعد بھی میاں چٹو
نے میونسپل کمیٹی لاہور میں درخواست مرمت دیتے وقت خود کو مکان کا مالک لکھوایا
اور میاں امیر الدین مرشد اہل قرآن کو ابتک حساب چندہ وغیرہ نہیں دیا۔ خود مولوی عبداللہ
بیچارہ مسجد میں سارا دن چارپائی پر اکیلا جیسے کسی اندھے کو مسجد میں بٹھلا جاتی ہے بیٹھا
مکھیاں مارا رہتا ہے مگر میاں چٹو کے اس جھوٹ کی کوئی انتہا نہیں جیسا کہ لکھتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد میں اسی طرح رونق ہے اور انشاء اللہ دن
بدن ترقی ہوگی۔ کیا یہ اہل قرآنی جھوٹ نہیں۔ کیا میاں چٹو گذشتہ سال بھر میں ایک
آدمی بھی ثابت کر سکتے ہیں جو کسی دوسرے فرقے سے نکلکر اہل قرآن لاہور میں آ ملا ہو
ہرگز نہیں تو دن بدن ترقی لکھتے ہوئے کچھ بھی غیرت نہ آئی! ناظرین ملاحظہ ہو یہ
میاں چٹو کا چٹا جھوٹ۔

میاں چٹو فرماتے ہیں "اور وہ پانچ آدمی جو ہیں وہ بھی مسجد اہل قرآن میں برابر آتے
ہیں" کیا دلیل تو بڑی زبردست دی ہے۔ تو کیا جو کوئی اہل قرآن کی مسجد میں آجائے وہ بھی
اہل قرآن ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو میاں چٹو بھی جب آریہ سماج اور دیگر مجالس
میں گئے اور جاتے ہیں تو پھر آپ بھی آریہ ہو گئے ہونگے۔ پھر کیا میاں چٹو جی ایسی دھوکہ
کی تحریر لکھکر اپنی دنیاوی عزت بنانے کی خاطر آپ کو اس قدر جھوٹ بولتے ہوئے
شرم نہیں آئی؟ اور یہ جو آپ نے شیخی بگھاری ہے کہ درس و تدریس میں بھی شامل ہوتے
ہیں کیا یہی ایمانداری ہے؟ اور بالفرض اگر کوئی درس و تدریس میں شامل ہو جاوے
تو وہ کیا اہل قرآن ہو جاویگا؟ آپ جواب کے کانفرنس میں کراچی گئے تھے تو کیا آپ
بھی نیچری ہو گئے؟ یہ میں خود ان سے پوچھ چکا ہوں کہ پہلے دنوں یہ سب لوگ ملکر مولوی عبداللہ
پر سوالات کی بوچھاڑ کر کے تھکتے رہے ہیں۔ مگر کیا ان میں سے کسی ایک کی تسلی بھی ہوئی؟
ہرگز نہیں۔ پھر یہی وجہ ہے کہ ہر کوئی مولوی عبداللہ کے ساتھ دست و گریبان ہو کے
تو آپ کے پاس چلا جاتا ہے پھر یہ آپ کا میاں چٹو جی لوگوں کو مغالطہ دیکر ناجائز فائدہ
مرزا قادیانی کی طرح اٹھانا کس قدر قرآن پاک کی پاک تعلیم کے خلاف ہے۔ افسوس

یہی وجہ ہے کہ تمہیں سیدھا راستہ ابتک نہ سوجھا۔ آؤ بیٹھو اور دل سے منشی انشاء اللہ
کی طرح محض سچائی اور اسلام کی ہمدردی کی خاطر آپ کے خیالی عقیدہ اہل قرآن کو
سلام کر کے چھوڑ دیا ہے آپ بھی اس کو خیرباد کہو یعنی جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ گو چٹو کے
تینوں حرفوں کی طرح میں آپ کے تین جھوٹے سفید جھوٹ ثابت کر چکا ہوں مگر یہ چوتھا
جھوٹ تو بخدا آپنے ایسا سیاہ جھوٹ بولا ہے کہ قیامت کے روز تک اگر آپ نے توبہ
نہ کی تو (تسود وجوہ) یعنی آپ کا منہ کالا کر کے چھوڑیگا۔ دیکھئے آپ کیسا صریح جھوٹ
بولتے ہیں اور کتنا بڑا دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ "منشی انشاء اللہ بھی دفتر اشاعت القرآن
میں برابر کام کرتا ہے" جی ہاں میں نے کب کہا کہ دفتر میں کام نہیں کرتا۔ مگر کیا وہ
آپ کے عقیدہ پر ویسا ہی ہے؟ اس کا جواب صاف دیتے تو شرافت تھی۔ آپ
اپنے اقرارنامہ کے مطابق اس کی سال بھر کی تنخواہ دیدو اگر پھر آپ کے دفتر میں
بیٹھکر مفت کام کرے تو ہمارا ذمہ۔ کیا منشی شمس الدین شائق اور منشی مولا بخش
وغیرہ دفتر کا کام نہیں کرتے؟ پھر کیا وہ بھی اہل قرآن ہی ہو گئے؟ یہ لوگ تنخواہ دار
ہیں اپنی مزدوری کرنے کو دفتر میں برابر آتے رہینگے۔ پھر یہ کس قدر خلاف بیانی ہے
کہ رسالہ کا نام تو اشاعت القرآن رکھا ہے مگر اس میں ایسا جھوٹ بنا بنا کے جھوٹی
اشاعت کی جاتی ہے۔ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم و انتم تتلون
الکتاب افلا تعقلون۔ بھلا لوگوں کو نیک بننے کی خواہش کرتے کرتے اپنے آپ کو
بھلائے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ آپ قرآن شریف پڑھ پڑھ کے سناتے ہیں۔ پھر کیا عقل
نہیں آتی (کہ بیدریغ جھوٹ پر کمر باندھ لی ہے)

کیا یہی آپ کا سچ اور قیامت پر یقین اور خدا پر ایمان ہے کہ خلق خدا کو گمراہ کرنے
کی غرض سے لوگوں کو ایسا دھوکہ دیتے ہو اور لکھتے ہو کہ کسی قسم کی مسجد مذکورہ
میں بے رونقی نہیں۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادھواں)

غریب فنڈ میں مندرجہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی

جناب مولوی محمد احمد صاحب اعظم گڑھ [illegible]

نذیر محمد صاحب نوادہ شیخان ہوڑی (رسائل) [illegible]

متفرق فنڈ [illegible] بقایا سابقہ [illegible]

دو اخبار سال بھر کیلئے (ایک بنام عبدالرحمن عرف ... امرتسر دوسرا بنام ...) بریلیم جاری کئے گئے باقی ۱۲ اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔

کیمیا

... روزہ اخبار جسکو
... کے موجودہ علم کو دوبارہ
... گیا ہے۔ جسمیں
... کے متعلق
... کے علاوہ ہندوستان
علماء و اطباء کے مضامین
... ہوتے ہیں اور ...
... کو مشورہ دینے
... سوالات کے
... کے علاوہ کیمیا ...
... ہے کہ جن کا
... جانے والے پرشاق
... علماء و حکماء نے اس
... قدر اخبار ... ہے
... ملاحظہ فرمائیں
... مصور ...
... کتاب مجربات

مالیر کوٹلہ

فتاوے

س نمبر ۱۳۴ - حدیث شریف میں ہے لا توتروا بثلاث اوتروا بخمس او بسبع ولا تشبھو بصلوۃ المغرب - تین رکعت وتر جو تین طرح سے پڑھنا منقول ہے پڑھنا کیسا ہے -

س نمبر ۱۳۵ - حضرت مغرب کی سنت کے بارے میں فرماتے اجعلوھا فی بیوتکم - اور جب بنی عبد الاشہل کے لوگ بعد نماز مغرب مسجد میں نماز کے واسطے مشغول ہوئے - آپ فرمائے ھذہ صلوۃ البیوت - اور حدیث میں ابن ماجہ کے ہے - اِرکعوا ھاتین فی بیوتکم - اور عام فرمان ہے ایھا الناس صلوا فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ - اور نیز امام مروزی اور ابوداود مسجد میں یہ دو رکعت گزارنیوالیکو گنہگار کہتے تھے - اب اگر کوئی یہ دو رکعت مسجد میں ادا کرے تب اس کے واسطے کفایت کرتی ہے یا نہیں -

س نمبر ۱۳۶ - ایام وبا یا قحط سالی میں دعا قنوت نماز میں پڑھنا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں -

س نمبر ۱۳۷ - جسکو احتلام کی شدید شکایت ہو کپڑا بغیر شہوت کے ناپاک ہوجاوے جلد جلد غسل کرنے سے ذکام آجائے - رات کو ہمیشہ غسل کرنا تکلیف معلوم ہو سرما اور بارش زور شور سے ہو اور سردی سے خوف کرتا ہو - تب فقط وضو سے تلاوت کرسکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں

س نمبر ۱۳۸ - سلام کا جواب دئے بعد تحیۃ الوضو پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں اور اگر مسجد میں وضو کی جائے (احاطہ مسجد میں) تب داخل المسجد کے تحیۃ الوضو ادا ہوسکتا ہے یا نہیں

س نمبر ۱۳۹ - بعض اصحاب وبا کے حملہ اور تعاقب سے محفوظ رہنے کے واسطے اذان دیتے ہیں کیا اس کو شریعت اجازت دیتی ہے -

س نمبر ۱۴۰ - ہر ماہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ میں آنحضرت روزہ رکھتے تھے جو شخص اس ترتیب سے روزہ نہ رکھ سکے تو پھر کس طرح رکھ سکتا ہے - (ابو المصباح محمد عبد الواحد)

ج نمبر ۱۳۴ - حدیث ضعیف ہے - تینوں وتر پڑھنے جائز ہیں مگر مغرب کی نماز سے کچھ تمیز کرنے کے خواہ دعا قنوت کے ساتھ خواہ ترک قعدہ وسطی کے ساتھ -

ج نمبر ۱۳۵ - امر استحبابی ہے - اور اسنت مسجد میں بھی ہوسکتا ہے - صحابہ پڑھا کرتے تھے -

ج نمبر ۱۳۶ - صحیح ترمذی میں ہے کہ جائز ہے -

ج نمبر ۱۳۷ - کرسکتا ہے - لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا

ج نمبر ۱۳۸ - بعد وضو کو سلام دینے یا کسی ضروری بات کرنے سے تحیۃ الوضو میں کوئی خلل نہیں آتا

ج نمبر ۱۳۹ - ایام وبا میں اذان دینا شریعت میں ثابت نہیں -

ج نمبر ۱۴۰ - ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں ہر ماہ میں روزہ رکھنا سنت ہے - اگر ان تاریخوں میں نہ رکھ سکے تو دوسری تاریخوں میں رکھ سکتا ہے -

س نمبر ۱۴۱ - طاعون کے بارہ میں حدیث ہے فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ فاذا وقع بارض وانتم فیھا فلا تخرجوا منھا فرارا منہ - اگر طاعون یا وبا کسی ہمسایہ کے ہاں یا قریب کے محلے میں واقع ہو تو اس کی عیادت کو جانا اور اس کے کفن دفن اور جنازہ میں شریک ہونا روا ہے یا ناروا - اور اگر اپنے ملک میں وبا کی کثرت ہے تو دوسرے ملک کو یہاں سے ضرورتاً جاسکتا ہے یا نہیں - اور اگر اپنی ہمسائگی میں کسی کی موت لاحق ہو تو اس کے دفن ہونے تک کھانا نہ کھانا کہاں کی بات ہے اور ایام کسوف اور خسوف میں کھانا کھانے کی جو ممانعت ہے وہ شرعی ہے یا کیا

ج نمبر ۱۴۱ - طاعون والی زمین سے نکلنا منع ہے مگر طاعون سے بھاگنے کے ارادہ پر اگر کسی اور کام کو جائے تو منع نہیں - ایسا ہی عیادت مریض وغیرہ بھی منع نہیں بیشک کرے بلکہ ضرور کرے - مردے کے دفن ہونے تک کھانا نہ کھانا - ایک بیہودہ رسم ہے - کسوف خسوف میں کھانے کی کوئی ممانعت نہیں -

س نمبر ۱۴۲ - حدیث شریف میں توبہ و استغفار کی بہت فضیلتیں آئی ہیں - چنانچہ حضرت فرماتے ہیں یا ایھا الناس توبوا الی اللہ - فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ - اور بھی ہے - واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ وغیرہ وغیرہ - مگر اسکا معلوم کرنا ہے کہ آنحضرت بعینہ کن کن الفاظ سے ہمیشہ استغفار کرتے تھے اور لگاتار کس عدد تک یا ستر مرتبہ فرماتے تھے - تا نوبت بنوت -

ج نمبر ۱۴۲ - آنحضرت کا استغفار عموما استغفر اللہ - کے الفاظ سے تھا - اور کبھی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - سے تمہارا مطلب جس لفظ سے طلب بخشش کے معنی ہوسکیں - لگاتار ستر اور سو عدد پورا کرتے تھے -

س نمبر ۱۴۳ - عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں جو حدیث آیا ہے اس میں یہ دو الفاظ ویدق الصلیب ویقتل الخنزیر ہیں - ان سے کیا مفہوم ہوتی ہے؟ (عبد الوحید باغیرہ اوڑیسہ)

ج نمبر ۱۴۳ - حضرت عیسیٰ والی حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ کام اون کے حکم سے ہونگے جیسے بادشاہوں کے حکم سے کام ہوا کرتے ہیں - (رباقی آئندہ) سید فضل

... سلام ... سکتا ہے - عام اجازت ہے - ابو الوفا

انتخاب الاخبار

مرزا صاحب قادیانی جب سے لاہور گئے ہیں آپکی مخالفت میں جلسے ہو رہے ہیں ملا محمد بخش کا ان جلسوں کے انعقاد میں بہت حصہ ہوتا ہے۔ افسوس ہے مرزا صاحب نے دارالامان چھوڑ کر آرام نہ پایا۔

امرتسر میں قمار بازوں نے ایک جواری پر مٹی کا تیل ڈالکر جلا دیا جس سے وہ مرگیا۔ دیکھا گورنمنٹ امرتسر کی قماربازی پر اب بھی توجہ نہ کریگی؟

نورالدین احمد صاحب ضلع دربھنگہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے دوست منشی عبدالجلیل صاحب پھلپھوری کا انتقال ہوا ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے اللھم اغفر لہ۔

فاس (مراکو) میں اہل مراکو نے غضب و طیش میں آکر فرانسیسی ڈاکخانہ کو تباہ کردیا اور انگریزی و جرمنی ڈاکخانوں کے باہر جو [illegible] نصب تھے انہیں توڑ ڈالا سلطان نے بعد میں معافی مانگ لی۔

کابل کے تاجروں نے ہز میجسٹی امیر افغانستان کی خدمت میں ایک عرضداشت بدیں مضمون پیش کی ہے کہ تجارت برآمد و درآمد کے محصول میں تخفیف کیجائے۔ انہوں نے امیر ممدوح کو وہ عہد یاد دلائے ہیں جو تخت نشینی کیوقت کئے گئے تھے اور انکو ان کی طرف توجہ دلائی ہے۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب (سکرٹری علی گڈھ کالج) کو گورنمنٹ کی طرف سے نواب کا خطاب عطا ہوا۔ نواب صاحب کو اس خطاب ملنے کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں ہوگیا۔

امیر صاحب کی علالت کی خبر کی کابل سے سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی مگر پشاور میں عام یقین ہے کہ ہز میجسٹی بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں (خدا کرے غلط ہو)

القاہرہ (مصر) میں مدرسہ صنائعیہ خدیویہ کے علاوہ صنعت و حرفت کا ایک اور عالیشان مدرسہ قائم ہونے والا ہے جس میں وہ صنعتیں و حرفتیں سکھائی جائینگی جنکی تعلیم مدرسہ صنائعیہ خدیویہ میں نہیں ہوتی۔

بابعالی نے حکم دیا ہے کہ جزیرہ قبرص میں سے پانچ طلبا ہر سال قسطنطنیہ کو داخلہ میں لئے جایا کریں اور ان کی تعلیم کا کوئی خرچ نہ لیا جائے۔

روس کی پارلیمنٹ کے ممبروں نے ایک مسودہ اس تجویز کے متعلق تیار کرنا شروع کیا ہے کہ غیر روسی گروہوں کی اولاد کو انہی گروہوں کی زبان میں تعلیم دی جایا کرے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور میں جو ناخوش آیند تنازع تھا شکر ہے کہ ۴ مئی ۰۸ء کو ممبروں کی موجودگی میں قریباً ختم ہوگیا۔ ممبروں نے بعض مطالبات کو جائز رکھا اور بعض کو رد کردیا۔ سکرٹری انجمن نے کہا کہ جو کچھ فیصلہ آپ لوگ کر جائینگے ہم اسکو انجمن میں پیش کرینگے ہم موجودہ پانچ کس انکو منظور یا نامنظور نہیں کرسکتے۔ ہاں امید ہے کہ انجمن بھی منظور کرے گی۔ متنازعین کی صفائی ہونے کے بعد سکرٹری نے چندہ حالات میں نقصان کا ذکر کرکے چندہ کی تحریک کی تو تخمیناً دو ہزار روپیہ چندہ بھی ہوا الحمدللہ ہم انجمن کو اس مصالحت پر مبارکباد دیتے ہیں اور آئندہ کیلئے فریقین کو نصیحت کرتے ہیں کہ سمجھکر چلیں ورنہ دیوار گوش دارد۔

سکھ ہائی سکول گوجرانوالہ کے بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ عطا کئے (اسکا نام ہے شاہی توجہ)

کلکتہ میں مفسدانہ اشتہار پائے گئے تار کے بلو سپر پر اشتہار لگے ہوئے ملے ہیں چار یا پانچ انچ مربع کاغذ پر نہایت خوبصورتی سے شائع کئے گئے ہیں انکا عنوان تھا "خوش خبری" ان میں یہ لکھا ہوا تھا کہ "اٹھو اٹھو مسلح ہوجاؤ انگریزوں کو جہنم واصل کرو" ہم نے ایکسو اسی نقلیں چھپائی ہیں اور انگریزوں کو ہرگز نہیں دینگے۔ (یہ کسی غیر ہندی کا کام ہے کوئی ہندی جسکے دماغ میں ذرہ سی بھی عقل ہوگی یہ حرکت نہ کرے گا)

امرتسر سے انبالہ تک ریلوے لائن دوہری بننے کی کارروائی شروع ہوگئی۔

واعظ اہل حدیث کانفرنس لکھتے ہیں کہ میں مقامات ذیل میں پہونچا۔ ضلع گوجرانوالہ جس میں اکثر نیک آدمیوں کو دیکھا۔ وہاں سے بخشی والا پھر سلیم پور ہرا کے مقام پر احکام اسلام سنائے گئے۔ ۲۵۔ اپریل کو جلسہ دینا نگر پر پہونچا۔ امید ہے کہ کل شام کو کسی طرف کو جانا ہوگا۔ دیگر گذارش یہ ہے کہ بندہ نے ۱۵ مارچ کو یہ کام شروع کیا تھا۔ ۱۴ اپریل کو مہینہ ختم ہوا۔ اب خاکسار کا یہ ارادہ ہے کہ ۳۰۔ اپریل تک کام کیا جائے۔ اس کے بعد یکم مئی سے اخیر جون تک ملتوی رکھا جاوے۔ کیونکہ ان دنوں میں صبح سے لیکر شام تک کاروبار سے کوئی خالی نہیں ہوتا۔ کسانی فصل میں مشغول رہتے ہیں۔ (دعا فقیر محمود واعظ اہلحدیث کانفرنس)

امیر صاحب نے اپنی رعایا کو ہندوستان [illegible] سے منع کردیا۔ اس مخالفت سے خاطر خواہ نتیجہ پیدا ہوا جسکے اب یقیناً شورش اور [illegible] کرنے سے باز رہینگے دیکھا گیا (کہاں [illegible] ہے)

ڈاکٹر اور انگلستان میں گذشتہ ہفتہ برف [illegible] انگلستان میں موٹر کا رستہ [illegible] گئی۔

اہلحدیث امرتسر [illegible] ۳

حل جواب معمّہ کی دو سو روپیہ نقد

(۲۰۰)

دو سو روپیہ نقد ... لاہور میں امانت ... ہیں جو معمّہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ ...

... پاکٹ کیس ادویات ...

... اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل ...

نوٹ: ... پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک شفاخانہ جوہر امرت ... کے ... پاکٹ کیس ادویات بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو ... تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی ... حل کنندگان معمّہ ... اطلاع کریں ... پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی۔ کوئی شخص ... انعام ... نہیں ہو سکتا

ایک ہزار روپیہ نقد

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

یعنی پاکٹ کیس ادویات یونانی

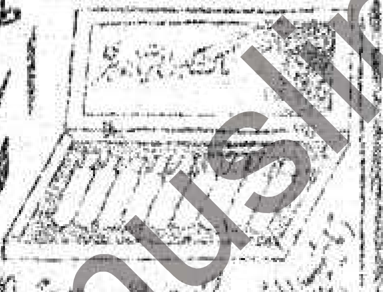

... پاکٹ کیس ... ادویات ... موجود ہیں ... انعام ...

سابقہ انعامات حل معمّہ

... لاہور

انعام بیسویں سالگرہ

...

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر ... لاہور

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے +

(Registered L. 01.352)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ
والیان ریاست سے " ... عہ
روساء و جاگیرداران سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... ۱۲ر
ششماہی ... ۱۲ر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اخبار اہلحدیث

[illegible] کسی کا قول درکار [illegible] ہم [illegible] نقل کیا ہے + یاں [illegible]

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً
دینی و دنیوی خدمات کرنا +
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی
نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

قیمت پیشگی آنی چاہئے +
بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +
[illegible] مفت
[illegible] واپس [illegible]

امرتسر - مورخہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء - یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے بہت سے علماء کرام [illegible] آمادہ ہیں کہ سے قوم کو فائدہ پہنچتا ہے [illegible] اس مسئلہ کا ذکر کرنا فتنہ [illegible] بعض حضرات کچھ کشیدہ خاطر بھی ہیں وہ [illegible] عرض کر چکا ہوں اور اب بھی گذارش کرتا ہوں (زاد اللہ حسبی) اس مذاکرہ سے فتنہ [illegible] نہیں بلکہ یہ غرض ہے کہ فریقین کے دلائل [illegible] ہو جائیں پھر جو طریق کوئی اختیار کرے [illegible] علیٰ وجہ البصیرت اختیار کریں [illegible] کسی کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں بلکہ میں خود بھی اپنی تحقیق کو [illegible] من الخطا و غلطی سے مبرا نہیں جانتا ... یہ بات ہے علماء کرام پر واضح ہے کہ ایک ہی کام کی نیات مختلف ہوتی ہیں ... نیک بھی اور بد بھی اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ [illegible] مانوی ... ہر ایک کا بدلہ وہی ہے جو اس نے نیت کی ہوگی ... اگر بقول بعض حضرات فتنہ اٹھایا ہے تو اسکا بدلہ مجھکو ملیگا [illegible] دلائل سے اس فتنہ کو مٹا دیں ... یہ کیا بات ہے کہ الگ الگ سرگوشیاں کیجاتی ہیں کہ اسکا جواب مستقل [illegible] کی صورت میں ہونا چاہئے کیا ایسے حضرات یہ نہیں جانتے کہ جواب دینے سے [illegible] مسلمانوں کو [illegible] غلطی سے بچانے کی ہے تو انکو مستقل رسالے سے کیا فائدہ ہوگا۔ غلطی تو لگی ہوئی [illegible] اہلحدیث [illegible] علم ہیں ان حضرات کو نہیں ہے کہ کہاں کہاں کس کس ملک اور کس [illegible] بھیجتے ہیں تو ان تک وہ رسالہ کیسے پہونچیگا اور یہ حضرات کیا [illegible] پہونچ کر [illegible] فائدہ ہوا۔ اس کی مثال تو وہی ہوئی کہ درد تو سر میں اور علاج پاؤں میں [illegible] خیالات جو رسالہ میں یہ حضرات روپیہ لگا کر شائع کریں گے اور [illegible] بغیر کسی قسم کے خرچ کرنے کے مفت میں شائع [illegible] پہونچیں گے جہاں اہلحدیث کے مضامین [illegible]

[illegible] کا اندیشہ ان حضرات کو ہے

اخبار اہلحدیث کسی خاص شخص کی خیالات کا [illegible] نہیں بنا ہے بلکہ ہر ایک صاحب علم کو موقع دیتا ہے کہ [illegible] خیالات ظاہر کریں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس مسئلہ [illegible] کی وجہ کیا تھی - یہ سوال [illegible] مضمون سے بھی عجیب ہے ... جناب جب یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ فلاں شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور فلاں کے پیچھے جائز نہیں ہے اور اخبار اہلحدیث ایک مذہبی

۱۵ - ۱۰ - ۱ مئی سے جاری ہو گیا ہے جو صاحب چاہیں جوابی کارڈ بھیجکر نمونہ منگوالیں - مینیجر

اخبار میں تو پھر یہ مسئلہ اس کے موضوع سے خارج کیونکر ہوا۔ علاوہ اس کے آپ حضرات نے آج تک ملاحظہ نہیں فرمایا کہ یہ مسئلہ تمام علماء کو جنہیں آپ حضرات بھی ہیں۔ فرداً فرداً پیش آتا رہا ہے بعض علماء کے فتاوی مطبوعہ میں ان میں بھی یہ سوال ملتا ہے حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم مغفور سے بھی سوال ہوا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز جائز ہے حضرت ممدوح نے فرمایا اگر مفسدات صلوٰۃ کی رعایت رکھیں تو جائز ہے (فتاوی رشیدیہ جلد ۲) علی ہذا القیاس آپ سب حضرات سے یہ سوال پیش ہوتا رہتا ہے۔ جماعت اہلحدیث کو ہمارے مقلدین بھائی آج تک اس لئے اپنی مسجدوں میں گھسنے نہیں دیتے کہ ان کے علماء نے فتوی دے رکھا ہے کہ انکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ان واقعات کو ملحوظ رکھکر اس مسئلہ کی تحقیق کی اہمیت جو ثابت ہوتی ہے محتاج بیان نہیں۔ بہر حال میں نے جو اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو میری نیت کا علم خدا کو ہے۔ اب جو کچھ ہو گیا تو اس حالت میں حضرات علماء کی خاموشی غور فرمائیں کہ کیا نتیجہ دیگی بس جو صاحب علم اپنے پاکیزہ خیالات سے قوم کو مستفید کرنا چاہیں وہ توجہ فرمائیں ۔۔۔ ۔۔۔ اس سے چند کی تحریرات بغیر کسی خاص ۔۔۔ [illegible]

۔۔۔ [illegible]

اور فریضہ اپنی نماز ادا کرے اس کے پیچھے نماز درست ہے اگر وہ بداعتقاد ہے تو اسکی اپنی نماز قبول نہ ہوگی مگر اس کی عدم قبولیت مقتدی کی نماز ۔۔۔ نہیں ہوگی۔ پس اس اصول کو یاد رکھکر مندرجہ ذیل حضرات کی تحریرات پڑھئے۔

جناب مولانا مکرم مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلے مدرسہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں:-

پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۔۔ صفر سنہ ۔۔ میں اقتدا کے متعلق جو آپنے تحریر فرمایا ہے میری ناچیز رائے میں آپ کی رائے اور تحریر بالکل صحیح ہے۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم نے بھی ارکان اربعہ میں اسکی تائید کی ہے۔ انکی عبارت سے وہی سمجھا جاتا ہے جو آپنے تحریر فرمایا ہے۔ ارکان اربعہ مطبوعہ مطبع علوی ۔۔ ملاحظہ فرمائیے۔ میرا خیال یہ ہے کہ عدم مقبولیت یا مقبولیت میں اقتدا نہیں ہوتی یہ چیز فیما بینہ و بین اللہ ہے۔ البتہ ارکان و افعال میں اقتدا ہوتی ہے جسکے لئے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ والسلام

جناب مکرم مولانا مولا بخش خاں صاحب بہاری حال مقیم جمال پور ضلع مونگیر تحریر فرماتے ہیں:-

وہ یہ ہے کہ جہانتک مسئلہ امامت و اقتدا میں غور کیا اور جس حد تک میری نظر پہنچی مدرک ہوا کوئی برہان و دلیل کتاب و سنت سے ایسی معلوم نہ ہوئی کہ فاسق و فاجر و اہل بدعت کی اقتدا کی امامت صحیح نہیں اور انکی اقتدا باطل ہے جہاں تک علم ہے صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین میں اس مسئلہ کی بابت کوئی نزاع نہ تھا۔ بل کلھم اجمعون متفقون علی صحۃ امامتہم ملا علی قاری حنفی اقتدا بالمخالف میں تحریر کرتے ہیں۔ لم یروعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا عن احد من اصحابہ الکرام ولا عن احد من الائمۃ الاعلام انہ لا یجوز الاقتداء بالمخالف ویکرہ بل ورد صلوا خلف کل بر و فاجر وھو بظاہرہ یفید العموم انتہٰی یعنی آنحضور اور کسی صحابہ اور ائمہ سے ایسی روایت نہیں آئی ہے کہ مخالف کی اقتدا جائز نہیں ہے بلکہ حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو اور بظاہر یہ تعمیم کو مفید ہے اور پھر ملا صاحب اسی رسالہ میں فرماتے ہیں ولہذا کان السلف الصالح یقتدون بالمبتدعین والحجاج وزیاد وسائر ارباب الظلم والفساد وکامراء ۔۔ منھم الولید بن مغیرۃ لما ولاہ عثمان بن عفان الکوفۃ ۔۔۔ [illegible] تکفیرہم فہم ھذا کلہ لم یجوزوا ترک الجماعۃ ۔۔۔ ما فیہ من التفرقۃ بین جماعۃ المسلمین فان ۔۔۔ رحمۃ والفرقۃ عقوبۃ ویشیر الیہ قولہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا الآیۃ واستمر الامر علی ذلک فی زمن ۔۔۔ ومالک والشافعی واحمد وسائر المجتہدین ھنالک فلم ینقل عن احد من الائمۃ ان منع الاقتداء بالمخالف من اہل الملۃ انتہٰی یعنی سلف پیچھے نماز پڑھتے تھے مثل یزید اور حجاج اور زیاد اور تمام ارباب فساد اور اسی طرح امراء بنی امیہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے انہیں ولید مغیرہ کا بیٹا تھا جسکو حضرت عثمان نے کوفہ کا حاکم کیا تھا اور اس نے شراب پیکر نشہ کی حالت میں صبح کی چار رکعت پڑھائی اور مقتدیوں سے پوچھا کہ نماز زیادہ کافی ہے سو باوجود ان باتوں کے سلف نے ترک جماعت کو روا نہ رکھا اور جب حالت یہ تھی تو جماعت مسلمین کی حفاظت چاہی کہ وارد ہوا ہے کہ جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے ۔۔ اسکی طرف اشارہ کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو ۔۔

* ۔۔ ہمارے سُنی بھائی جو اہلحدیث کے پیچھے نماز اقتدا کرنا جائز نہیں جانتے وہ اس ۔۔۔

تفرقہ نہ ڈالو (آخر آیت تک) اور یہ بات ایسی حالت پر چلی آئی امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی و امام احمد اور باقی مجتہدین کے زمانہ سے ابتک پس کسی امام سے یہ منقول نہ ہوا کہ انہوں نے مخالف مذہب کے اقتدا سے منع کیا ہو۔ البتہ متاخرین میں اس مسئلہ کی بابت اختلاف پیدا ہوا اور ہرایک نے اپنی رائے اور تیزی طبع سے اس مسئلہ میں چون وچرا پیدا کر کے رشتہ جمعیت کو توڑ دیا پس ایسی صورت میں کہ جب اختلاف کسی مسئلہ میں ظاہر ہو وقال بعض ان یکون کذا وقال الآخرون یکون کذا فالحکم بین العباد ھو کتاب اللہ وسنۃ رسولہ کما قال سبحانہ وان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ ورسولہ وما اختلفتم من شیٔ فحکمہ الی اللہ وفلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم الخ فہذہ الآیات ونحوھا تدل ابلغ دلالۃ وتفیدا عظم فائدۃ ان المرجع مع الاختلاف الی حکم اللہ ورسولہ پس جو کچھ ادلہ کتاب وسنت سے اس مسئلہ میں وارد ہیں ان سے جواز ہی مستفاد ہوتا ہے قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اس آیت سے تفرقہ کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور عدم جواز صلوٰۃ خلف فاسق موجب تفرق ہے۔ اور ہر موجب تفرق شرعًا ممنوع ہے پس اور سید المرسلین سے جو وصف امام میں مذکور ہے اور دو اوین اسلام میں مسطور وہ یہ ہے یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاقدمھم سنا وفی روایۃ سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ رواہ مسلم واصحاب السنن اس حدیث میں جو آنحضرت نے صفت امامت وامام کی بیان فرمائی ہے۔ تو اس میں حسن قرات اور علم سنت وقدم ہجرت وکبرسن کا اعتبار فرمایا اور عدالت وورع وعدم فسق کا اعتبار نہ فرمایا اگر امامت اہل بدعت وفاسق وبدعقیدہ کی موجب بطلان نماز مقتدی ہوتی تو آنحضرت ایسے امر عام البلوٰی میں کہ ہر روز پانچ مرتبہ ہوا کرتا ہے ہرگز تذکرہ نہیں فرماتے اور بحکم بطلان نماز کی اقتدا میں ضرور فرماتے واذ لیس فلیس پس جس کسی کی نماز کتاب وسنت کے بیان کے مطابق صحیح ہے اسکی امامت واقتدا صحیح ہے یعنی من صحت صلاتہ لنفسہ صحت لغیرہ اور صحابہ کا فعل اور آنحضور کا فرمان اسکو مؤید ہے امام بخاری اپنی

تاریخ میں لکھتے ہیں کہ عبدالکریم نے کہا کہ میں نے دس صحابہ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھتے تھے پیچھے ظالم اماموں کے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضور نے فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا اسوقت کہ تم پر امرا ہونگے تاخیر کرینگے نماز کو وقت سے یا مار ڈالینگے نماز کو اس کے وقت سے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ مجھکو کیا فرماتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ تم نماز اپنے وقت پر ادا کرو پھر اگر تم پاؤ نماز کو ساتھ انکو تو پڑھ لو یہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ دیکھو آنحضور ایسے فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو نماز کو بے وقت پڑھتا ہے اگر نماز بے وقت جو یقینًا مقبول صحیح نہیں ہے مقتدی کی نماز میں فساد پیدا کرتی تو آنحضور اسکو کیوں فرماتے کہ یہ نماز تیری نافلہ ہوگی۔

پس جو کوئی امامت میں یہ شرط کرتا ہے کہ امام کا عادل ہونا اور فاسق ومخل العدالۃ نہ ہونا مشروط ہے فعلیہ الاثبات بالادلۃ الصحیحۃ ولا یوجد فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسولہ حرف واحد یدل علی ما ادعی من کون ہذہ الامور شروطا لصحۃ صلوۃ المقتدی یعرف ھذا کل عارف بالکتاب والسنۃ وکل متصف بصفۃ الانصاف

اور فقہا حنفیہ کی یہ تحریر کہ بدعتی کی بدعت اگر مکفرہ ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہے اور اگر اسکی بدعت مکفرہ نہیں ہے تو صحیح ہے بلا حجۃ دلیل قابل تسلیم نہیں ہے لانا اذا عرفت ھذا الامر لک ان القائل بصحۃ ان قال باشتراط کون الامام غیر مکفر ببدعۃ یرد علیہ من نفاۃ مع انہ صلعم لم ینہ عن اقتداء المنافقین مع کثرتھم ووجودھم فی زمنہ صلعم فان المنافقین کان یعاملھم صلعم معاملۃ المسلمین فی جمیع الاحکام عملا بما اظہروہ من الاسلام وجریا علی الظاہر"

اہلحدیث اور اہل فقہ

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو۔
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی۔

ہماری معزز حنفی دوست ہمیشہ خفا ہوتے ہیں کہ تم اہل فقہ کو کیوں خطاب کرتے ہو۔ کیونکہ وہ اپنی نگاہ میں اس قابل نہیں کہ انکو خطاب کیا جائے چنانچہ ایک دوست کی تحریر بعینہ درج ذیل ہے:۔

بہ مخدوم ومکرم بندہ جناب .... زاد خدا شکر ما السلام علیکم۔ جو کچھ کوشش بمقابلہ آریہ سماج اور دیگر تصنیف وتقریر منجانب جناب ظاہر ہو رہی ہے خدا اسکا اجر

عطا فرمائیگا اور اہل اسلام جس قدر ممنون ہوں کم ہے مگر بندہ پرور آریہ مذہب اور قادیانی سے جناب کی توجہ مبذول فرمانے میں کافی تھی ایسی حالت میں اہل فقہ کو مخاطب کرنا اور دست وگریبان ہونا بالکل خلاف مصلحت ہے امید ہے کہ اس گذارش پر توجہ فرماوینگے ۔" (از تقویۃ)

اسی طرح بہت سے احباب نے تقریری تحریری مجھے اس مقابلہ سے روکا ہے آپکو میں نے آہستہ آہستہ اس طرف سے توجہ ہٹالی ۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ان مخلص ناصحان کو اپنی توجہ کرنے کے وجوہات بھی ذرا سناؤں امید ہے کہ یہ حضرات ذرا ٹھنڈے دل سے میری جگہ بیٹھکر میری معذوری کے اسباب پر غور فرماوینگے ۔

اہل فقہ کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا کہ گویا یہ اخبار خاص میری تذلیل اور تحقیر ہی کے لئے جاری ہوا ہے ۔ کہیں میری ذات خاص پر حملہ ہے کہیں میرے علم پر نکتہ چینی ہے کہیں میرا نام حقارت کے طور پر مسٹر اے ڈبلیو ثناء اللہ رکھا جاتا ہے ۔ (۲۲ رمضان ۱۳۲۷ھ صفحہ ۳) کہیں یہ عنوان ہے ثناء اللہ کی دہوکہ دہی " (۲۹ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ) جب ان واہیات سے بھی پرواہ نہ کی تو ڈیڑا اہل فقہ اور اس کی پارٹی نے یہانتک ترقی کی کہ مولانا اسمٰعیل شہید جیسے بزرگ کو بھی کوسنا شروع کیا اور آپکی کتاب تقویۃ الایمان کو تخریب الایمان اور اس کے کلمات کی فہرست کفریات کی (۱۹ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ ۳) اسی کتاب کے حوالہ سے ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ غیر مقلد حضرات انبیاء علیہم السلام کو چوہڑے چماروں سے بدتر جانتے ہیں (۲۰ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ)

مولانا ممدوح سے گذر کر امام المحدثین زبدۃ المجتہدین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کوسنا شروع کر دیا اور پے در پے الجرح علی البخاری کے عنوان سے مضامین شائع ہوئے ۔ اسی بنا پر لکھنؤ کے ایک حنفی اخبار النجم نے لکھا تھا کہ اہل فقہ تو دو حنفی اخبار ہے جسپر اڈیٹر صاحب اہل فقہ نے لکھا کہ ہم وہابیوں کی تردید اس لئے کرتے ہیں کہ آریوں اور شیعوں سے انکا خطرہ زیادہ ہے (۲۲ فروری ۱۹۱۰ء صفحہ) اسی ضمن میں ایک عجیب نظم نکلی جس کے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں ؎

تھہا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری	کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
عبد وہاب کا بیٹا جو تھا شیخ نجدی	اسکی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اک شرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید	جس کے ہر نقش سے ہے چہرہ قسمت تیری
ترجمہ اسکا جو تھا تقویۃ الایمان نام	جس سے ہے ورد میں حق جلوہ بدعت تیری

(دہ غیرہ ۲۰ شوال ۱۳۲۷ھ صفحہ)

یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین کو آنحضرت سے عناد ہے اور شقی ازلی ہیں (۳ ذی قعدہ ۱۳۲۷ھ صفحہ) یہ بھی لکھا کہ غیر مقلدین روافض خوارج بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں (۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ صفحہ) یہانتک بڑھے کہ اہلحدیثوں کے ساتھ ہی علماء گنگوہ ۔ دیوبند وغیرہ حضرات کو بھی حنفیت سے خارج کیا (۱۷ رمضان ۱۳۲۷ھ صفحہ ۳) ان سب مظالم کا لب لباب ایک مضمون ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین ایسے پکے کافر ہیں کہ جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے ۔ چونکہ یہ مضمون اپنے مرتبہ پر نہایت ہی پر لطف ہے کیونکہ اس کے اثر سے ہندوستان ۔ عربستان بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں پر کفر برابر تقسیم ہوتا ہے اس لئے وہ سارے کا سارا نقل کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مخلص ناصح اندازہ لگا سکیں کہ ہم بحیثیت ایک اہلحدیث (یا بقول مخالف غیر مقلد) ہونے کے کہانتک اسکا جواب دینے پر مجبور ہیں ۔ ہمارے ناصح مشفق ذرہ اس مضمون کو بغور پڑہیں ۔ جو یہ ہے:

"تمیز فرقہ وہابیہ | وہ کونسا[۱] مفتی حنفی مذہب ہے جو غیر مقلدین حضرات پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتا ۔ اور وہ کون عالم ہے جو فرقہ وہابیہ کو منافق یا علم فقہ حدیث کے رد سے کفر پر آمادہ نہیں جانتا ۔ بلکہ ان کی تمام تقریر و تحریر ہی آپ انکو کفر پر دلیل کر رہی ہے ۔ میں زیادہ اس میں طول طویل لکھنا نہیں چاہتا ۔ صرف چند نظائر پیش کر کے ان کو مشرک اور دن بدن کفر پر کمر بستہ ہونا ثابت کر دیتا ہوں اگرچہ ان کی تصنیفات میں سینکڑوں بلکہ لاکھوں بکواس درج ہیں ۔ مگر میں سب کو چھوڑ اور مشتے نمونہ خروارے پبلک کے پیش کرتا ہوں پہلے یہ جو غیر مقلدین اولیاء اللہ و انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی زیارت اور بوسہ قبر اور ان سے مدد مانگنا کفر اور شرک کہتے ہیں حالانکہ تمام فقہ کی کتابوں میں اور احادیث نبویہ سے قبر کی زیارت جائز بلکہ امید ثواب جزیل اور ان سے مدد مانگنے میں لاکھوں ثبوت ہیں ۔ تو پھر وہی کلمہ کفر جو غیر مقلدین نے مسلمانوں پر کہا تھا ۔ پھر کر انہیں پر آگیا وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ فی الصحیحین لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک نہ رمی کرے کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ ساتھ کفر کے ورنہ عود کرتا ہے وہ کلمہ طرف قائل کے اگر نہ ہو مخاطب لائق اس کے علاوہ اس کے بعض افعال و اقوال واجبات و سنن مستحبہ کو ان وہابیوں نے کفر و شرک قرار دیا ہے ۔ نعوذ باللہ من ہذا الفرقۃ وہابیہ ۔ اسی طرح وہی کلمہ عود کرتا ہے اور خود اس کے وارث بنا بیٹھے ہیں جس سے خود مشرک اور کافر ہو چکے ہیں ۔ اور میری مراد مطابق خیال عاقلان کے یہی ہے پس یہ کافر ہیں ۔ بلکہ کافر دوں ۔ ۔۔۔ ۔

اور جو ان کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور کیوں نہ انکو کافر کہا جاوے جو انکا ہی ۔۔۔

[۱] اس مضمون کی عبارتی غلطیوں کے ہم ذمہ دار نہیں جیسا ہم کو ملا ہے ویسا ہم نے نقل کر دیا ہے (اڈیٹر)

قرآن مجید کے حرف کو عمداً اپنی طرف سے بدلکے بجائے ضاد کے ظاد پڑھتے ہیں اور ظاد پڑھنا قرآن مجید میں بجائے ضاد کے کفر ہے۔ (شرح محمدیہ بروایت عمادی)

اور کیوں نہ انکو کافر مانا جاوے۔ جن بزرگوں کے نام کا بکرا تکبیر سے ذبح کیا ہوا مثل خنزیر کے کہتے ہیں حالانکہ فی زمانہ جو نذر باولیا اللہ مشہور کی جاتی ہے۔ اسکا ارادہ عوام کو اصل میں ایصال ثواب بروح بزرگان ہوتا ہے۔ (تفسیر رؤفی وغیرہ) خدا کی حلال چیز کو حرام کر جاننا اور حرام کو حلال کر جاننا کفر ہے۔

اور غیب دانی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر اور عصمت انبیاء سے منکر اور یا رسول اللہ کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ اور حیات النبی سے منکر اور آنحضرت کا علم شیطان کے علم سے کم بولتے ہیں اور آنحضرت کا درجہ بڑے بھائی تک ہی اور خدا تعالیٰ کا عرش پر مکان ثابت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو لامکان کہنے والے کو کافر کہتے ہیں یہ سب اقوال عمداً کرتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے قیاس کو شیطان کے قیاس کے برابر جانتے ہیں اور زیارت روضہ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کہتے ہیں اور تھوڑی اور بہت پانی طہارت میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ بیت افعال محمدی

فرق نہیں وچ تھوڑے بہت دو قلے یا گھٹ پانی۔
جان اس رنگ مجو نہ ہوسی پاک حدیثوں جانی

پاک اور پلید میں کچھ پرہیز نہیں کرتے۔ ان کے کپڑے پلید انکی شستے پلید وہ خود پلید اور بہت سے افعال و اقوال انکو کفر کے متعلق ہیں پس صریح معلوم ہوا کہ یہ کافر ہیں اور شیخ احمد صاحب فرماتے ہیں۔

عالمان چار مذہب متفق گشتہ بریں ✦ کہ سزا این گروہ قتل است چوں کفار زمیں

پس بڑا افسوس کہ مولوی حاجی عبداللہ صاحب حنفی لاڈوی نے یہ فتوے دیا کہ فرقہ وہابیہ کو کافر کہا جاوے انکو ساتھ جنازہ نماز پڑھ لیا جائے اور ساتھ کھانا کھا لیا جائے اور ساتھ کھانے میں کوئی ممانعت نہیں سو وجہ ہو۔

جسے کفر دی یک وجہ اسلام ✦ فتوے دیہ نہ کفر دا رسی نہیں اسلام

پس ان مولوی صاحب پر بڑا سخت افسوس ہے کہ یہ بیت کہاں اور اسکا مطلب کہاں۔ یہ حکم لاش مردہ پر ہے جو دریا یا جنگل میں مسلمانوں کو ملے اور نہ معلوم ہو وے کہ یہ کافر ہے یا مسلم۔ اگرچہ اسکا ایک ہی نشان اسلام کا ملے تو جنازہ اسپر پڑھنا فرض ہے۔ مولوی صاحب! آپ اس بیت کا مصداق فرقہ وہابیہ پر لگا رہے ہیں۔ یہ فتوے آپکا احناف کو ہرگز ہرگز منظور و قبول نہیں۔ اور میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ یہ کافر ہیں اور جو انکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ اور علاوہ اس کے عدم ثبوت کفر وہابیوں پر وہی علماء تو دیتے ہیں جو ادھر سے بھی کھالی چاٹ لیتے ہیں ورنہ باتفاق علماء عرب و عجم فرقہ نجدیہ وہابیہ سخت کافر ہے دین اسلام سے خارج۔ ان وہابیوں کے بارہ میں دیکھو۔ کہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عالم کیا کیا فتوے دیتے ہیں دیکھو فتاوی حرمین برجف ندوۃ المین عربی ہندی حرمین شریفین کیا فرماتے ہیں اور اس فرقہ وہابیہ کے حق میں کیا کیا ارشاد ہوئے۔

وہابی سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں۔ ظالم ہیں ہالک ہیں۔ انہوں نے دین کو ویران کر دیا۔ انکی اہانت واجب اور توقیر حرام ہے مفسد ہیں۔ انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ مسلمانوں پر انکا فتنہ کافروں سے زیادہ ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ ان سے دور بھاگو۔ انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا دیں۔ وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔ وہ بیمار پڑیں تو انکی عیادت کو نہ جاؤ مریں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ انکے ساتھ نماز نہ پڑھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں انپر جہاد کا فرمان ترک و دیلم پر جہاد کی مثل ہے انکو تمام امت کی خرابی ہے انکا نماز روزہ حج عمرہ فرض نفل کچھ قبول نہیں۔ یہ سب جہنمی ہیں۔ ان سے خدا کی پناہ مانگو آمین بیان ختم ہوا

بھلا مولوی صاحب اگر حنفی ہیں تو اس فتوے کو منظور کر لیں۔ ورنہ ہمارے زمرہ حنفیہ سے برکنار۔ ہاں اگرچہ آپکا ارادہ ترک عدم ثبوت کفر فرقہ وہابیہ پر بحث کا خیال ہو۔ تو بلا تامل جہاں آپکی خوشی۔ خواہ باولی شریف حضرت صاحب کے روبرو چلکر فیصلہ کرلو۔ وما علینا الا البلاغ۔ (۲۳ و ۳۰ صفر ۱۳۲۶ھ)

شکر ہے کہ اس مضمون میں وہابیوں کو کافر کہنے کی وجوہات بھی ساتھ ہی بتلادی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ بجز ایک کے کوئی صحیح نہیں سے بعض افترا ہیں ۹ ور باقی غلط۔

خدا کی شان یہ اس امام والا مقام کے مقلد ہیں جنکا عام اصول تہا لا نکفر اہل القبلہ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے) جنہوں نے یزید پر بھی لعنت کرنا روا نہ رکھا۔ انہی حضرات کے اعلیٰ مضامین کی داد دیتے ہوئے انکی پارٹی کا ایک رکن لکھتا ہے کہ۔

یہی ایک اخبار (اہل فقہ) ہے جو مذہب حنفیہ کی حمایت کرنیوالا اور اخبار اہلحدیث کی منہ پھٹ تحریروں کا دندان شکن جواب دینیوالا اور اہلحدیث کے زنانہ حملوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنیوالا ہے (اہل فقہ بابت اپریل ۱۹۰۸ء)

منتظمین ندوۃ العلماء کے معزز ممبروں سے درخواست ہے کہ ~ اے عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں ✦ تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل (اڈیٹر)

لکھنؤ
ماہواری اشاعت قرآن
دین اسلام اور مذہب
توحید و سنت کی
قرآن و مخالفین
شرک و بدعت کی
بدعت کی کافی تردید
مباحث کے علاوہ
تحقیق مسائل کے
ہوتے رہینگے اور
قرآن حدیث و عقل
کے دکھائے جائینگے
شرک و بدعت کی
سنت کے انوار پھیلیگے
اور قیمت سالانہ
زمین سے ہے
قیمت ۱۲ اسکا اعلان
سکے نہ کیا گیا ہے
بعض احباب کے
الثانی کے اختتام تک
ہے۔ اس ہو بعد
اشاعت سے فائدہ
دیکھیں۔
مہتمم
محمد احسن مالک رسالہ
لکھنؤ

سکیوں نہ ہو ؎

صائب دو چیز مے شکند قدر شعر را ✦ تعریف ناشناس و سکوت قدر شناس

خیر ہمیں ان کے اس نیک رویہ سے مطلب نہیں نہ جانیں اور ان کا خدا جانے ہر ایک نے خدا کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے جہاں کوئی کسی کا وکیل نہیں ہوگا نہ کوئی کسی کا ... بلکہ ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ ہمیں ان کی طرف سے ہم پر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم و بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ایسے سخت حملے ہوں مگر ہم کو مقابلہ پر ایسے خاموش رہیں کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں تو کیا اس صورت میں ہم قرآن شریف کی اتباع کرینگے جس نے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا کو جائز رکھا ہے یا انجیل کے پیرو ہونگے جس نے ... ہونے کو حکم دیا ہے کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو تمہاری ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اسکی طرف پھیر دو تمہارا کرتہ اتار لے تو پاجامہ بھی اتار دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہم نے جو کچھ لکھا ہے اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے ہم نے کبھی امام ابو حنیفہ صاحب یا ان کے کسی شاگرد پر حملہ نہیں کیا۔ ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے کہ ہم امام ممدوح پر کبھی حملہ کریں بلکہ ہمارا تو یہی قول ہے کہ ؎

بو حنیفہ بُد امام با صفا ✦ آں سراج امتان مصطفیٰ

ان ہمارے اہل فقہ پارٹی کے ممبروں نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں وہ ان کے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں۔ کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری کی توہین ہے کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسماعیل شہید پر گالیوں کی بوچھاڑ ہے کہیں اہلحدیثوں کو رافضی و خارجی بنایا جاتا ہے تو کہیں یہودیوں سے بدتر بتایا جاتا ہے کہ جو ... کا فرد ہے وہ ... کافر نہیں معلوم جو ... ہے وہ ... کافر ہے یا ... ختم ہمارے خیال میں تو ختم نہ ہونا چاہئے تاکہ دنیا بھر میں اہل فقہ کی نگاہ میں کوئی بھی مسلمان نہ رہے یہاں تک کہ آسمان سے ایک گونجدار آواز آئے کہ ؎

کسے نماند کہ دیگر بتیغ ناز کشی ✦ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

پس ان واقعات کو محفوظ رکھکر ہمارے مخلص دوست و بنا مہربان مشفق خود ہی غور ... [illegible] ... ایسا ہم سے کہا ہے ؎

بیرنے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر ✦ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اہلحدیث کا مذہب — جس میں اہلحدیثوں کے عقائد اور مسائل کا بیان ہے ۳/

مرزا صاحب قادیانی کی موت

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید ✦ ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

دنیا میں ہزاروں لاکھوں آدمی مشہور زمان ہوئے مگر آج انکو کوئی جانتا بھی نہیں۔ آہ دنیا! تو کیسی بے وفا ہے آخر تو وہی ہے جسکی بابت کہا گیا ہے ؎

زال دنیا چوں عروس آراستہ است ✦ در درون دوست شوئے دیگر خواستہ است

آج ہم پنجاب کے ایسے مشہور شخص کی موت کا ذکر کرتے ہیں جنکی شہرت قریب قریب شیطان کی شہرت کے سب لوگوں میں پہونچی ہوئی ہے آہ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارا اس خبر کے شائع کرنے سے دل دکھتا ہے مگر کیا کریں واقعات کا اظہار بھی ہمارا فرض ہے۔ اسی وقت اس خبر کے سننے سے پہلے تعجب ہوتا تھا جب مرزا صاحب نے اپنا آخری وصیت نامہ شائع کیا تھا جس میں اپنے خدادی بہشت (بہشتی مقبرہ) کا اعلان تھا کہ جو شخص ہمارے اس مقبرہ میں دفن ہوگا وہ بخشا جائیگا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی اس خدادی بہشت میں جگہ پانا چاہے وہ اپنی جائداد میں سے کم از کم دسواں حصہ ہمارے اس بہشتی مقبرہ کے لئے وصیت کرے کہ ... یہ بھی کہا تھا کہ مجھ کو خدا نے متنبہ کر دیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے نفس کم جہاں پاک۔" لیکن تاہم ہم قانون خداوندی ويَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ پر نظر ڈالکر ایسے جلدی کے متوقع نہ تھے جتنی جلدی کی خبر ہوا آج ہمارے دوست ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالوی نے سنائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرماکر ممنون فرماویں

(۱) مرزا ۲۱ساون ۱۹۶۵ء (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہوکر ہلاک ہو جائیگا۔

(۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی شریر عورت کہ اَلْاٰءَ عورت مر جائیگی"

اس سے پہلے ڈاکٹر صاحب کا ایک الہام ہے کہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ تک مرزا صاحب مر جائینگے جسکی میعاد ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء تک ہے"۔

گو مرنا جینا ایک معمولی بات ہے لیکن ایک ایسے شخص کا مرنا جو اسی دنیا کے لئے تمام ... [illegible] ... پر طرح طرح کے بہتان باندھے ہوں جیسی زندگی کا الزام ... ؎

عاقبت کی خبر خدا جانے ✦ اب تو آرام سے گذرتی ہے

اسکی موت دنیا پر دل لگانے والوں کے لئے کافی سے زیادہ موجب ہدایت ہے۔

... غلام حسین ... مرزا ... کے بیٹے ... [illegible]

ahmadimuslim.de

مرزائیو! ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے جو قرآن شریف نے ہمکو بتلایا ہے کہ اِن یَّکُ کَاذِباً فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِن یَّکُ صَادِقاً یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ۔ اگر جھوٹا ہے تو اُس کی گردن پر وبال ہے اور اگر سچا ہے تو اُسکا بتلایا ہوا عذاب تم پر ضرور آئیگا۔ لیکن تم لوگوں کو تو جہاں کرشن قادیانی نے یہ سکھا رکھا ہے کہ دیندار آدمی کو ایسا ہونا چاہئے کہ الہام کے آگے یوں نرم ہے دانا در طبع اول صفحہ ۱۱۔ پس اس لحاظ سے گو ہم تو سوا قرآن شریف کے کسی الہام کے معتقد نہیں لیکن تم لوگوں کو تو خوف زدہ ہونا چاہئے کہ پردہ کتم عدم سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے ۱۵-۱۱ اس لئے کہ مرزا صاحب کا الہام یہی ہے ۔ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

پس ہم انکو اسی الہام کی طرف توجہ دلا کر ایک شعر سناتے ہیں ۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا * دیر گیرد سخت گیرد مر ترا ۔

انجمن صادقین

کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۴- اپریل میں کیا گیا تھا جسکا انعقاد دہلی میں ہوا تھا جسکے ممبروں کا فرض یہ ہوگا کہ وہ خود بھی کبھی جھوٹ نہ بولیں اور حتی المقدور دوسرے لوگوں کو بھی جھوٹ سے منع کریں اُس کے متعلق باضابطہ کارروائی ہونے والی ہے سردست اُس کے ممبروں کے نام لکھے جاتے ہیں سوائے اُن ممبروں کے جو اہلحدیث مورخہ ۲۴- اپریل میں درج ہو چکے ہیں ۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری ۔ بابو دین محمد امرتسری ٹیلیگراف اسٹیشن لاہور ۔ حکیم نبی بخش رسول نگر ضلع گوجرانوالہ ۔ منشی عبدالرحمان صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسری ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۔ مولوی حشمت علی صاحب مقیم دہلی ۔ منشی جیون علی صاحب ساکن سوجانپور ضلع گورداسپور ۔ میاں عبدالعزیز صاحب زرگر دینانگر ۔ میاں حبیب اللہ صاحب کوٹلی جہاراں ضلع سیالکوٹ ۔ مولوی خدابخش صاحب واعظ [illegible] ضلع امرتسر ۔ حافظ محمد صاحب کلانوری ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب دینانگری ۔ مولوی محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ انجمن نصرۃ الاسلام دینانگر ۔ مولوی محمد خداداد صاحب مقیم دہلی ۔ مولوی محمد ابوالصباح عبدالوحید صاحب مدرس مدرسہ ضلع سکول ملک اڑیسہ ۔ مولوی ابو ظفر محمد عمر صاحب واعظ اسلام اڑیسہ

ضلع مظفر گڑھ سے تناسخ کے متعلق ایک سوال اخبار میں چھاپنے کیلئے آیا ہوا ہے وہ مع جواب آئندہ درج کئے جائینگے ۔ انشاءاللہ ۔ (نائب ایڈیٹر)

اعلان

انجمن تبلیغ الاسلام علی گڈھ کو جید ذی علم اور خوش بیان واعظوں کی ضرورت ہے ۔ جو اسلام کے اصول اور فروع سے پوری طرح واقف ہونے کے علاوہ دیگر مذاہب کے اصول وعقائد سے ضروری واقفیت رکھتے ہوں ۔ انکا یہ کام ہوگا کہ انجمن کی ہدایت کے مطابق مختلف مقامات کا دورہ کریں ۔ اور اُن غریب مسلمان بھائیوں کو جو بوجہ جہالت اور بے علمی کے اسلامی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں ۔ ضروری عقائد اور مسائل تلقین کریں اور فرائض مذہبی ادا کرنیکی ترغیب دیں اور اسلام کی خوبیاں انکے سامنے بیان کریں ۔ ضروری شرط یہ ہے کہ انکے دل میں قوم کا درد ہونا چاہئے ۔ اور وہ اس خدمت کو خدمت اسلام کا ایک مقدس فرض سمجھکر انجام دیں ۔ درخواستیں راقم کے پاس آنی چاہئیں ۔ تنخواہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوگی ۔

راقم محمد عبداللہ بی اے ایل ایل بی وکیل علی گڈھ ۔

مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں ہمارے پہونچنے کی آریہ بھائیوں کو رسید

ناظرین اہلحدیث ایک مدت سے آریہ اخبارات کے ذریعہ لاکھا نومسلم راجپوت لوگوں کی شدھی کا زور شور سُن رہے تھے لہذا آپکو معلوم ہو کہ یہ آپکے قدیمی ہمدرد و نیازمند نے مقام ڈیگ ریاست بھرتپور میں پہونچکر بفضلہ تعالی اپنی اصلاحی منادی شروع کر دی ہے الحمدللہ کہ بعد دو ہی دفعہ وعظ کرنے کے خداوند کریم نے یہاں کے جملہ اہل اسلام کو اپنے کلام پاک کی عظمت و برکت یوں دکھلا دی ہے کہ بروز جمعہ آج بعد نماز کے جامع مسجد ڈیگ میں جناب لالہ چمن لال صاحب ولد کلا مل ذات چوہان ٹھاکر نے نیازمندان کے ہاتھ پر خود کو مشرف باسلام فرمایا ۔ اور آپکا نام اب عبداللہ رکھا گیا اور مسلمان ہونے سے پیشتر تھانہ ڈیگ میں انہوں نے [illegible] رپورٹ برضا و رغبت خود دین اسلام قبول کرنے کی لکھوا دی ہے جس آریہ بھائی کو کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو وہ براہ راست تھانہ ڈیگ سے اس امر کی تصدیق کر لیوے ۔ اب اللہ کے فضل سے ہماری اصلاحی منادی شروع ہو گئی ہے جملہ اہل اسلام اطمینان فرماویں ۔ یہاں کے ریاستی ملازمین آریوں کی بیتابی کا مرقع مع مفصل کیفیت بہت جلد عنقریب خدمت اقدس میں پیش کیا جاویگا ۔ [illegible]

اہلحدیث مذہب کی قدامت

(از محمد ابوالقاسم الغفی اللہ عنہ بنارسی)

سنو صاحب! مجھے اس امر کی ضرورت نہ تھی کہ اس شرعی مسئلہ پر کچھ خامہ فرسائی کروں اس لئے کہ اس کا قدیم ہونا آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے لیکن ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

علاوہ بریں میرے مکرم مولوی ابوالنعیم حیدرآبادی نے بھی بارہا اس مضمون پر عمدہ تحریر سے اخبار کو مزین کیا ہے۔ مجھے ایک کنجاہی دوست سے یہ معلوم ہوا کہ امرتسر کے جلسہ حنفیہ میں جناب مولوی احمد علی صاحب میرٹھی نے اثنائے تقریر میں بیان فرمایا کہ آج کل کے اہلحدیث فرقہ جدید ہیں۔ دہلی کے غدر سے پہلے ان کا وجود نہ تھا۔ اس کو سن کر بہت تعجب ہوا۔

اتفاقاً میں ایک سال کی مجلد اخبار اہلحدیث کو سرسری نظر سے دیکھ رہا تھا کہ نمبر [illegible] میں شرعی انجمن حنفیہ امرتسر پر نظر پڑی جس کو پڑھنے سے قول مذکورہ کی تصدیق ہو گئی اور مولوی صاحب موصوف سے ایسی بات کے صادر ہونے پر تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔

آہ کشتی اسلام باد مخالف سے طوفان تنزل میں آگئی ہے اور جہاز شوکت حکومت کا لنگر ٹوٹ گیا ہے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ستون گر چکا ہے روز بروز [illegible] علماء وصحابی کا دور ہوا جاتا ہے۔ فتنوں کا مینہ برسنا شروع ہو گیا ہے جب تک امام [illegible] [illegible] تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ زمانہ قرون مشہود لہا بالخیر کا منقضی ہونا ہی تھا کہ بقول [illegible] لنکا ڈھائے بعض مدعیان اسلام اسلام کی تخریب کے درپے ہوئے۔ کوئی موجد ہوا کسی طریقہ خوارج و روافض ہوا کوئی کچھ بنا کوئی کچھ۔ فی الجملہ اسی طرح بہتر فرقوں نے اسلام کی بربادی میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا حسب فرمان عالیشان سرور کائنات صلعم ایک فرقہ اہلحدیث کا برابر حق پر چلا آیا گرچہ اس کے مخالفوں نے اس فرقہ کی مخالفت میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور اس فرقہ کے مٹانے میں بہت [illegible] سب کوششیں رائیگاں گئیں۔ اہلحدیث ہمیشہ منصور رہے اور دشمن ان کے مقہور ہوئے۔

چراغے را کہ ایزد برفروزد ٭ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

گرچہ اہل حدیث کے اصول و فروع بارہا مفصل واضح و براہین لائحہ اوراق کے ذریعہ میں منضبط ہیں لیکن [illegible] کو نہیں دیکھتے مثلاً ان کے [illegible] دیکھو کہ اہلحدیث فرقہ جدید ہے دہلی کے غدر سے پہلے اس کا وجود نہ تھا۔ سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔

جناب مولوی حیدرآبادی نے تو امام نووی، حافظ ابن حجر وغیرہ محدثین کے اقوال نقل فرمائے ہیں۔ احناف اپنی ہی کتابیں کیوں نہیں دیکھتے۔ تو تمہاری خاطر ہم بھی دکھلاتے ہیں ذرا چشم کی عینک لگالو اور ہدایہ کے ماسٹر علامہ ابن الہمام حنفی کی فتح القدیر جلد اول مطبوعہ مطبع نولکشور صفحہ ۱۸۵ میں ملاحظہ کرو۔ ان القنوت للنازلة مستمر لم ينسخ وبه قال جماعة من اهل الحديث۔ یعنی دعاء قنوت نزول آفت و مصیبت کے وقت ہمیشہ سے چلی آتی ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ یہی قول ایک جماعت اہل حدیث کا ہے۔ اس عبارت کو غور کرو کہ اس میں جماعت کا لفظ ہے پس خود ہی فیصلہ کر لو کہ کتنی اہلحدیث کا وجود ثابت ہے۔ اب بتلاؤ کہ شیخ ابن الہمام صاحب دہلی کے غدر کے مابعد ہوئے ہیں یا ماقبل۔ ظاہر ہے کہ بہت ماقبل ہیں جیسا کہ کشف الظنون میں ہے کہ ۸۲۹ھ میں انہوں نے فتح القدیر لکھنی شروع کی تھی اور غدر دہلی ۱۸۵۷ء میں ہوا تھا جس کو پچاس برس ہوئے۔ پس اندازہ لگالو کہ مولوی صاحب کا فرمانا کہاں تک صحیح ہے

خود دہلی میں غدر سے پہلے کے اہلحدیث اب تک موجود ہیں خیر یہ تو علامہ ابن الہمام کے زمانہ تک اہلحدیث کی قدامت ثابت ہوئی مگر میں بھی بفضلہ غدر سے کوسوں دور اور سنو۔ رد المحتار جو احناف کی معتبر کتاب ہے اس کے جلد ثالث صفحہ ۱۹۰ میں ہے [illegible] ان رجلا من اصحاب ابي حنيفة خطب الى رجل من اصحاب الحديث ابنته في عهد ابي بكر الجوزجاني فابى الا ان يترك مذهبه [illegible]۔ صاحب ابو حنیفہ میں سے ایک شخص کی نقل ہے کہ اس نے ابوبکر جوزجانی کے عہد میں ایک اہلحدیث کے پاس اصحاب کا پیغام بھیجا کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اہلحدیث نے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ حنفی اپنے مذہب کو چھوڑ دے دیکھو اس عبارت میں اصحاب الحدیث ہے جس سے اہلحدیث کی قدامت باوجود کثرت کے ثابت ہو رہی ہے۔ اب آؤ اس سے اوپر کی سیر کریں۔ ذرا غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار جو حنفیوں کی معتبر کتاب ہے مطبوعہ مطبع نولکشور جلد سوم صفحہ ۱۹۰ میں دیکھو امام ابو حنیفہ [illegible] تو اہلحدیث نے سوال کیا کہ [illegible] تصریح جانتے ہو یا نہیں [illegible] امام اعظم کو بھی تابعی کہتے ہیں اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے (جو کہ بعض احناف کا مسلمہ ہے) تو دیکھو کہ تابعی کے زمانہ میں بھی اہلحدیث تھے بلکہ تابعی خود اہلحدیث تھے [illegible] امام صاحب کے مقلد ہیں کیونکہ

ahmadimuslim.de

اہلحدیث تھے تو یہ کہنا کہ بعد مدت ان کا وجود ہوا کہاں تک صحیح ہے۔ امام نووی وابن حجر وترمذی وغیرہ نے تو جا بجا مقام ہوں اہل الحدیث کا فرقہ ذکر کیا ہے۔ اگر ان کو نہیں دیکھتے تو خود اپنے ہی بارہ میں کیوں نہیں سیر کر لیتے۔

الحمد للہ کہ اہلحدیث کا وجود زمانہ تابعین سے ثابت ہو گیا اور چونکہ اس وقت فقہ کی کوئی کتاب نہ تھی بلکہ سب حدیث ہی کے عامل تھے لہذا اصحاب کرام بھی اہلحدیث ہی ٹھیرے۔ مفصل دیکھو مکرم حیدر آبادی کی تحریر۔ اور صحابہ کا خود پایہ ثبوت کو پہنچ ہوئی ہے جسے ایک جماعت تسلیم کر رہی ہے پھر اس کے لئے اور کیا ثبوت چاہئے

ایک بزرگ مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ مجھ سے ایک شخص نے میرا مذہب دریافت کیا میں نے کہا کہ میں محمدی ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ کو محمدی کہنا بدعت ہے۔ اس لئے کہ سلف میں کسی نے اپنے کو محمدی نہیں کہا۔ اللہ اکبر اس قدر بیبا کی باسم وعلو سے کہتے ہیں کہ اوروں کو جانے دو ہم خود کثرت سے اسکو ثابت کر سکتے ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے اس وقت بھی ایک سن لو تذکرۃ الحفاظ جلد ثالث صفحہ ۱۹۶ حافظ ابن شاہین محدث العراق کا ترجمہ دیکھو کان اذا ذکر له مذهب احد يقول انا محمدی المذهب۔ یعنی حافظ ابو حفص عمر بن احمد المعروف بابن شاہین اپنے کو محمدی المذہب کہتے تھے۔

تقریظات (ریویو)

مصابیح الظلام عیسائیوں نے ایک کتاب لکھی تھی جسکا نام ینابیع الاسلام ہے اس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ اسلام کا سرچشمہ کتب بائبل ہیں یہ کتاب (زیر ریویو) اسی کتاب (ینابیع الاسلام) کا جواب ہے۔ مصنف اس کے مولوی نور بخش صاحب ایم اے مدرس گورنمنٹ ہائی سکول گجرات ہیں قیمت ۱۰ ار پتہ مذکور سے مل سکتی ہے شاید مصنف موصوف کو ینابیع کا اردو نسخہ نہیں ملا ورنہ وہ تا ہی میں جواب نہ دیتے۔ خیر بہر حال کتاب قابل قدر ہے۔

فتاوی محمدی یہ کتاب مولوی سید مظفر حسین صاحب حسنی حنفی دیوبندی نے تالیف کی ہے اس میں ایک سو بیس ایسے سوالوں کے جواب لکھے گئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی زندگی مبارک میں آپ سے لوگوں نے موقع بموقع پوچھے تو حضور نے انکے جواب دئیے تھے۔ اور بیس سوالات کے جوابات صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہیں۔ مصنف کی طرف سے ہر فتوے کے بعد انکی تشریح بیان

کی گئی ہے۔ غرض یہ کتاب سب مسلمانوں کے کام کی ہے خصوصاً جو لوگ علم عربی سے ناواقف ہیں ان کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتاب کے سرورق پر قیمت درج نہیں لکھائی چھپائی عمدہ ہے صفحات ۱۴۰

ملنے کا پتہ۔ فقیر عبد الغفور تاجر شہر جونپور محلہ ڈانگر ٹولہ

روئداد انجمن نصرت الاسلام سرینگر کشمیر

سرینگر کشمیر میں ایک انجمن موسوم نصرت الاسلام چند سال سے قائم ہے جسکی نگرانی میں ایک اسلامی مدرسہ بھی چل رہا ہے جسمیں مسلمان بچوں کو دینی و دنیوی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو اس انجمن کی امداد کرنی چاہئے۔ اس انجمن کا دوسرا سالانہ جلسہ ہو کر ابھی روئداد بھی شائع ہو گئی ہے جسمیں آمد خرچ اور جلسہ کے مفصل حالات کے علاوہ مسلمانوں کی خفتہ قوم کو بیدار کرنے والے نہایت مفید مضامین اور انکی پست ہمتوں کو ابھارنے کے لئے دلچسپ نظمیں بھی درج ہیں جو سالانہ جلسہ کے موقع پر پڑھی گئی تھیں۔ یہ روئداد آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر مولوی عتیق اللہ صاحب سکرٹری انجمن مذکور سے مفت مل سکتی ہے۔

تاریخ انتقال پر ملال نور الہدی مغفور خلف صغیر مولانا عبد الرحیم صاحب صادقپوری

(از جود (زبیری الہاشمی صادقپوری عظیم آبادی)

کیوں ہو تاریک مسجد جامع	بکدہ آج کیوں ہے صادقپور
خال اقدس جناب عبد رحیم	آج کیوں غم سے ہو رہی ہیں چور
کیا ہوا آہ انکا نور نظر	کیا ہوا ہائے میرا بھائی نور
بامروت۔ حلیم۔ خوش اخلاق	صاحب علم و فضل و عقل و شعور
باپ کے گویا دست و بازو تھے	وہی منشی تھے اور وہی مزدور
خاک روباں کا کام تک کرتے	دیکھتے تھے پدر کو جب معذور
ہائے چیچک نے لی انکی جان	اقربا سارے ہو گئے مجبور
ہو گئی بیوہ بیوی۔ بچہ یتیم	باپ کے دل میں پڑگیا ناسور
خواب جزع فزع سے کیا حاصل	وہ ہوا جو خدا کو تھا منظور
مرضی حق پہ صبر لازم ہے	شکوہ خالق کا کفر ہے دستور
گر تجھے نور کی محبت ہے	مانگ تو یہ دعا کہ رب غفور
بخشدے نور کے گناہوں کو	اور عطا کر انہیں جنان و قصور
اور تاریخ کی اگر ہے فکر	تو یہ سن سال فوت ہے مغفور

۱۳۲۶ھ

ahmadmuslim.de

فتاوےٰ

س نمبر ۱۴۴ - وفات کے بعد ایصال ثواب کو طرز کمبلا اکثر ختم لا الٰہ الا اللہ یسین و قرآن شریف دا جماعت پڑھا کرتے ہیں مگر مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی اس کو بدعت فرما دیتے ہیں اور آپ کا قول بھی زیادہ راجح معلوم ہوتا ہے آپ کی کیا رائے ہے۔ (ابو المصباح محمد عبد الوحید)

ج نمبر ۱۴۴ ۔ ایصال ثواب کا اصل ذریعہ تو دعا معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی شخص صدقات خیرات کرے تو وہ بھی ثابت ہے قرآن خوانی بھی بعض روایات سے ثابت ہے ۔۔۔ بدعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۵ ۔ جنازہ ۔۔۔ کے وقت چند کلمہ علی الخیر - علی الخیر پڑھ کے پڑھنے الفاظ کیسے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں اور بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں یہ امور بدعت میں داخل تو نہیں ہیں؟

ج نمبر ۱۴۵ - جنازہ اٹھانے کے وقت کوئی خاص الفاظ تو میرے ناقص علم میں ثابت نہیں البتہ قرین قیاس ہے کہ اس وقت کوئی کلمہ دعائیہ ہوتے کہنا چاہئے کلمہ طیبہ پڑھنا بدعت نہیں۔

س نمبر ۱۴۶ ۔ ماہ صفر کے آخیر بدھ سے لوگ کیوں حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کو کیوں متبرک خیال کرتے ہیں اور یہ چند الفاظ علیقاً ملیقاً الخ تقرا مافی قلوبہم ملیقاً - پڑھکر غسل کرتے ہیں۔

ج نمبر ۱۴۶ ۔ اخیر بدھ کی کوئی فضیلت شرع شریف میں ثابت نہیں۔ علیقاً ملیقاً وغیرہ الفاظ پڑھنے والے سے پوچھنا چاہئے کہ کہاں سے لایا ہے۔ ہمیں تو معلوم نہیں۔ اور یہ بھی بے جوڑ ہے۔

س نمبر ۱۴۷ ۔ عالم ساکن ہے یا متحرک۔ چاند گہن سورج گہن وقوع ہونے کا باعث کیا ہے؟

ج نمبر ۱۴۷ ۔ عالم سے مراد چونکہ کائنات ہے اس لئے متحرک ہے کیونکہ ایک حالت پر قائم نہیں۔

چاند اور سورج کے درمیان میں زمین کے حائل ہونے سے چاند کو گرہن ہوتا ہے۔ اور زمین اور سورج کے درمیان میں چاند کے حائل ہو جانے سے سورج کو گرہن ہوتا ہے۔

س نمبر ۱۴۸ ۔ [illegible]

زیور زمین مثل کنگن ۔ چند ہار ۔ ہنسلی وغیرہ پہننا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۴۸ ۔ بیوہ عورت کو عارضی ۔۔۔ زیب و زینت کرنی منع ہے۔

س نمبر ۱۴۹ ۔ عقد بستن کے وقت قاضی یا دلیا عروس بیاہیں سے جو شخص نکاح پڑھاتا ہے۔ تاریخ کے دستہ در است ۔۔۔ کو کہتا ہے اور ابجد الفرام عقدہ مناکحت و ایجاب و قبول کے پھوڑ دیتا ہے یہ فعل درست ہے یا نہیں اور اس کا ثبوت سنت سے ہے یا نہیں۔ جو لوگ وکیل اور گواہ بنکر کرسی ہر عروس سے اذن قبولانے جاتے ہیں حالانکہ وہ لوگ قاضی کے مشورہ سے جاتے ہیں ان کو قاضی پھر کیوں سوال کرتا ہے۔ آپ لوگ کہاں سے اور کس غرض سے آئے۔

ج نمبر ۱۴۹ ۔ قاضی جو ایسا کرتا ہے۔ اس سے پوچھئے کیوں ایسا کرتا ہے شرع شریف میں ثابت نہیں۔ شاید ان کی زبانی تصدیق کرانا ہوگا۔

س نمبر ۱۵۰ ۔ مردوں کو پھولوں کی لڑیں اور ہار بنا کے نکاح کے روز شادی اور خوشی کے موقع پر پہننا کو مشابہت زنان مقصود نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۰ ۔ پھولوں وغیرہ کا سہرا باندھنا رسم کفار اور نا جائز ہے۔ ہاں خوشبو کے لئے ہار گلے میں پہننا یا پاس رکھنا جائز ہے۔

س نمبر ۱۵۱ ۔ اگر اتفاق سے کسی کے مویشی مثل گائے بکری مر جائے تو اس کی جلد کو اتار کے بیچ کرنا اور روئے حدیث درست ہے یا نہیں اور گائے کے گوبر کو اپلے بنا کے خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں اور شیر چیتے وغیرہ کی کھال پر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱۵۱ ۔ مردہ گائے بکری کا چمڑا اتروا کر بیچ لینا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ گائے کے سوکھے گوبر کو جلانا بھی منع نہیں کیا۔ درندہ حیوانوں کی کھال پر بیٹھنا ایک حدیث میں منع کیا ہے۔

س نمبر ۱۵۲ ۔ غیبت کی مفصل تعریف فرمائیے۔ غیر مسلمانوں کی غیبت کرنی روا ہے یا نہیں۔ کوئی شخص گزشتہ واقعات بیان کرکے کہے کہ فلاں شخص نے مجھکو ستایا تھا یا ظلم کیا تھا یا کرتا ہے یا بد اطوار ہے یا ہمیشہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے تو یہ سب باتیں غیبت میں داخل ہو نگی یا نہیں؟ (ابو المصباح محمد عبد الوحید از بالیسر اراقی کنند)

ج نمبر ۱۵۲ ۔ غیبت کی جامع مانع تعریف حدیث میں یوں آئی ہے۔ ان تذکر اخاک بما یکرہ ۔۔۔ اس کے سامنے ذکر کرنا جسکو وہ ناپسند کرے جا ہے وہ تم [illegible]

آطلاع - مسائل کی غلطی پر ہر ایک صاحب مطلع کر سکتے ہیں - عام اجازت ہے ابو الوفا -

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولانا ابوالوفا صاحب اس ہفتہ دہلی۔ بریلی اور [illegible] وغیرہ مقامات سے مدعو ہیں۔ غالباً ہفتہ عشرہ تک واپس آئینگے۔ (نائب ایڈیٹر)

منشی عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیکہ لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ [illegible] کا انتقال ہو گیا ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب کی [illegible] مرحوم [illegible]۔ (اللهم اغفرلہ)

[illegible] جنگ کے [illegible] تعداد دو مختلف [illegible] ہیں جن سے کوئی نتیجہ راستے قائم نہیں ہو سکتی۔ البتہ [illegible] بکثرت گئی ہیں اور جاری ہیں۔

کلکتہ میں کئی ایک کارخانے ایسے برآمد ہوئے ہیں جن میں سامان جنگ۔ بمب کے گولے وغیرہ تیار ہوتے تھے۔

اس ہفتہ بھی غازی آباد اور مراد آباد کے درمیان ریل [illegible] ٹکر کی خبر آئی ہے۔ بہت نقصان ہوا۔ (خدا کی پناہ)

مظفر پور (بنگال) کے بمب کے حادثہ پر افسوس اور نفرت کا اظہار کرنے کی غرض سے لاہور کے ہندو اور مسلمانوں نے علیحدہ علیحدہ جلسے کئے ہیں اور مقامات میں بھی اسی قسم کے جلسے ہوئے۔

بمب کے حادثہ کے متعلق [illegible] کو سیرامپور میں بنگال پولیس نے [illegible] اور [illegible] میں ایک بنگالی کو گرفتار کیا۔ تلاشی پر اس کے پاس سے بہت سے کاغذات برآمد ہوئے۔ کلکتہ میں جو لوگ بمب کے گولے بنانے کے جرم میں گرفتار کئے گئے تھے ان سب پر فرد قرارداد جرم لگا دی گئی۔ عنقریب ان کی تحقیقات ہوگی۔

ایران کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ مجلس وزرا کو افسروں اور سپاہیوں کے بقایا تنخواہ ادا کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنے میں ناکامی ہوئی تھی اس لئے اس نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

خلیفہ سید محمد حسین مرحوم کے صاحبزادہ خلیفہ سید حامد حسین جو علیگڈھ کالج کے تعلیمیافتہ ہیں ریاست پٹیالہ میں فنانشل منسٹر کے معزز عہدہ پر ممتاز ہوئے۔

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے اپنے اودھ کے تعلقہ میں بوجہ قحط دہ لاکھ کی تخفیف ریونیو کے مالیہ میں کی ہے جس سے وہاں کے زمینداروں کو بہت بڑی امداد پہنچی ہے۔

لاہور کے کالجوں کے بعض طلبا امداد قحط زدگان کے لئے بازاروں اور دوکانوں پر چندہ آپس مل کر جمع کرنے پھرتے ہیں۔ (ہمدردی اس کا نام ہے)

روس کے مقام اورنبرگ میں ایک اسلامی انجمن نے قحط زدگان کو [illegible]۔

دربھنگہ میں ایک فقیر نے ایک بنیا کے گھر سے [illegible] کوڑی مانگی۔ بنیئے نے فقیر کو چنڈال کہدیا جس پر فقیر کو ایسی غیرت آئی کہ اس نے [illegible] کپڑا باندھ کر پھانسی لے لی۔ بنیا اس جرم پر حوالات میں ہے [illegible] فقیر کو خودکشی سے [illegible]۔

غازی آباد کے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر نے شکار کرتے ہوئے ایک انسان کو نشانہ بندوق بنایا۔ (شحنۂ ہند)

تمام ڈپٹی کمشنروں کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ذریعہ سے میلوں۔ زراعتی اور حرفتی نمائشوں پر ٹیکس لگائیں۔ (مبارک)

پیرس میں کتوں پر [illegible] شلنگ سالانہ ٹیکس لیا جاتا ہے۔ مگر بہت آدمی ٹیکس ادا کرنے کے زمانہ میں اپنے کتوں کو چھپا دیتے ہیں۔ اس کے لئے افسران محاصل نے کچھ ایسے آدمی ملازم رکھے ہیں جو کتوں کی بولی بول سکتے ہیں۔ یہ لوگ رات کے وقت کتوں کی بولی بولتے پھرتے ہیں اور جس گھر میں کتا ہوتا ہے وہ ان آدمیوں کے منہ سے کتے کی بولی سنکر ضرور جواب دیتا ہے۔ بس یہ لوگ اس گھر کا نمبر لکھ لیتے ہیں اور صبح ہی اس گھر پر ٹیکس کلکٹر آکھڑا ہوتا ہے۔

افغانی رعایا کا ایک عظیم الشان لشکر درہ خیبر میں لنڈی کوتل کے قریب نمودار ہوا ہے۔ خبر ہے کہ سردار نصراللہ خان برادر امیر کابل اس لشکر کا حامی ہے۔ وہ ملاؤں کے بس میں ہے۔ امیر صاحب کے ذاتی خیالات نامعلوم ہیں اور ان کی وفات کی خبر بالکل بے بنیاد پائی گئی ہے۔ ان کی پیاری لڑکی مر گئی اسی کے سبب سے کئی روز محلات سے نہیں نکلے۔ انتظام میں بے بس ہیں۔ افغانستان کے تمام مذہبی لیڈر اور ملا سردار نصراللہ خاں کے علما سے گرویدہ ہیں۔ (صداقت)

آجکل [illegible] لاہور کے بعض محلوں میں ہیضہ کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

قحط کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۲۸۵۰۰۰ آدمی ہیں۔ یہ نسبت ہفتہ ماسبق کے [illegible]۰۰۰ آدمیوں کی بیشی ہے۔ صوبجات متحدہ میں بہ قدر [illegible]۰۰۰ کے بیشی ہے۔ مویشیوں کی حالت اچھی ہے۔ صوبجات متحدہ میں غلہ کے بازار چڑھتے پڑھتے ہیں۔ چارہ کی گرانی میں تخفیف ہو گئی ہے۔ ممالک متوسط میں چارہ کمیاب ہے۔ کاشتکاروں کی حالت اچھی ہے۔ تجویز ہے کہ صوبجات متحدہ میں بجائے بڑے بڑے امدادی کاموں کے چھوٹے چھوٹے کام مختلف مقامات پر کثرت سے جاری کئے جائیں۔

۲۹۔ اپریل کو مسلح افغانی فوج نے فرانسیسیوں پر حملہ کر کے ۲۰۰ آدمیوں کو مار ڈالا

ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

آپکا تو اُن وہ ثبوت سے ظاہر ہے جیسے آپکے علماء اور صحابہ نے ہزار در ہزار جھوٹ بنا کر رسول اللہ پر اتہام کیا۔

جواب علماء اہل سنت جو تعزیہ کو جایز کہتے ہیں کہیں لکھنو کے کسی امام باڑے کے پجاری تو نہیں - جھوٹ کہتے ہوئے ذرا شرم نہ کیا کرو اہل سنت اور تعزیہ؟ (جھوٹے پر بہن ملکانے کھاتی ہے) مولوی سید علی حائری صاحب زندہ ہیں ان سے کیوں دریافت نہیں کر لیتے اور ناحق اپنے محدثوں کی طرح امامان دین پر افترا کرتے ہو۔ دیکھو اپنی کی روایات مندرجہ اصول مذہب

(

آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بلکہ ہم بہیہ دکھاتے ہیں کہ ان فسادات کا اصلی بانی کون ہے اور کس کی تحریک سے یہ فسادات ہوتے ہیں تاکہ گورنمنٹ مناسب طریق سے اصل بانی فساد کی بیخ کنی کرے کہ پھر اس قسم کے فسادات نہ ہونے پائیں۔ گورنمنٹ کو اور حکام کو بخوبی معلوم ہوگا کہ اصلی بانی اس فساد کا مذہب وہابیت ہے جو خارجیت اور بغاوت کا پورا عنصر رکھتا ہے۔ پہلے گورنمنٹ کی پوری نگرانی اس پر تھی لہذا اس قسم کے فسادات کم ہوتے تھے جب سے گورنمنٹ نے انکو مطلق العنانی بخشی اور بہ فساد انکے عنصر پڑ رہے ہیں۔

جواب واقعی آپنے ایسا سچ کہا جیسا کہ شیطان نے حضرت آدم کے مقابلہ میں کہا تھا۔ مگر بہہ تو فرمایئے کہ ان فسادات میں کوئی وہابی اہلحدیث بھی ماخوذ ہے؟ بمبئی رنگون اور لکھنؤ میں جو اتنے فسادات ہوئے کس نے کئے۔ تم ہی نے یا تمہارے بھائی تعزیہ داروں نے جنکو ہم اس سے زیادہ نہیں جانتے کہ وہ سگ زرد برادران شغال۔ پھر کیا آپ کو وہابیت کا نام لیتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ آگے چلو۔

ہندوستان کے تین اخبار اہلحدیث - کرزن گزٹ - نجم لکھنؤ - کا خاص وظیفہ یہی ہے کہ ادھر ماہ محرم کی آمد شروع ہوئی بلکہ ابتدا ہی سے اس قسم کی تحریریں شایع کرتے ہیں کہ فریقین میں آتش فساد مشتعل ہو۔ اہلحدیث آج پانچ برس سے جاری ہے جو ہر سال ابتداء محرم میں ہزاروں اشتہار اس قسم کے شایع کرتا ہے کہ تعزیہ رکھنا حرام ہے بدعت ہے۔

جواب سچ ہے ڈنکے کی چوٹ سے اشتہارات شایع کرتے ہیں اور آیندہ کرینگے اگر آپ میں کچھ ہمت ہے تو تعزیہ کا ثبوت مع دلائل از خدا و رسول و اقوال ائمہ اہل بیت ہم کو بتلا دیں ورنہ شرم سے منہ چھپا دیں اور چپکے سے ایمان بگاڑ دو امام باڑہ میں جا کر سینہ چاک کریں۔ آگے چلئے۔

۱۳۳۱ھ سے ایڈیٹر اہلحدیث شب و روز اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تعزیہ داری کو جسطرح ہو موقوف کریں۔ چنانچہ اخبار مورخہ ۲۵ شوال میں لکھتے ہیں ہم اس سال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیہ کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہلسنت علماء کرام کے دستخط ہوں گے۔ پس ناظرین ہم کو اس کار خیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے جنکے دستخط گذشتہ سالوں میں شایع نہیں ہوئے تعزیہ کی مخالفت کے دستخط بھجوا دیں۔

گورنمنٹ اس سے سمجھ سکتی ہے کہ یہ وہابی اخبار کس طرح کے فسادات پر ضرب رسوز ظاہر ہے کہ وہ ہر سال اشتہار پر اشتہار شایع کرتا ہے اور ۱۳۳۲ ہجری سے اس میں کوشاں ہے پھر کہاں تک فساد میں ترقی نہ ہوگی۔ اخبار مذکور اپنی اشاعت مورخہ ۔ ذیقعدہ میں لکھتا ہے تعزیہ کے متعلق لکھا گیا تھا کہ ناظرین اپنے اپنے علاقہ کے علماء کرام سے حرمت کی دستخط بہت جلد کرا کر بھیجدیں مگر ان علماء کے دستخطوں کی ضرورت نہیں جو گذشتہ سال میں چھپ چکے ہیں۔ آج پھر توجہ دلائی جاتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ جن جن اصحاب کو حسبقدر اشتہار منگوانے ہوں وہ ابھی سے درخواستیں بھیجدیں قیمت غالباً مع آمد خرچ روپیہ سیکڑہ سوائے محصول ہوگی۔ پھر مورخہ ۲۶ ذی الحجہ میں لکھتے ہیں تعزیہ کے اشتہارات طیار ہو کر جن جن اصحاب نے طلب کئے تھے اُن کو بھیجے گئے ہیں اس دفعہ اشتہار ماہ محرم کے متعلق بعض احکام بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تعزیوں کے حامی تو ہر سال ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ تعزیہ کو اسلام میں کہ شامت سمجھتے ہیں وہ اسکے اکھیڑنے میں چند پیسے بھی خرچ نہیں کرتے، اصل قیمت فی سیکڑہ ۱۰/ہے۔

جواب - بیشک بفضلہ تعالے ایڈیٹر اہلحدیث فخر کرسکتا ہے کہ ہمیشہ ہر سال اس بدرسم کے مٹانے میں کوشش کرتا ہے اور اسکی کوشش سے اللہ کے سعید بندوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے مگر اسکو تم فساد کہتے ہو تو قرآن شریف نے تمہارا جواب پہلے ہی سے دیا ہوا ہے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ۔

سنو ہمارا مذہب یہی ہے اور ہم اسکو ثابت کر سکتے ہیں کہ ؎

تعزیے کو جو کہے بہتر جان رکھ · دیکھئے اُسکو نہ جا ایمان رکھ

اور سنو!

تزور دالا ہے تو بت دلا نہ احباب کو · مسجدیں بھی تو کرشل بیپا ہو

تعزیے تندیل کو لاتوں سے پیٹ

دین احمد میں یہہ بے شک عار ہے

آگے چلئے۔

گورنمنٹ گران تحریروں پر غور کرے تو اسے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس سال کیوں ہندوستان

قادیان

اخبار کا کالم ...

مولانا صاحب ابو الوفا بھی سفر سے ... نہیں لائے (ایڈیٹر)

کے ہر گوشے میں فساد ہوا اور صدہا جانیں تلف ہوئیں اور پولیس، فوج بلکہ حکام کو حفظ امن قائم کرنے کیلئے اسقدر زحمتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ اسکے علاوہ بعض حضرات جنپر آج پانچ سال سے ہر سال ہزاروں روپیہ تقسیم کرتے ہیں جو محض تعزیہ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ تعزیہ ایسی چیز ہے جسے پیدا ہوکر فساد کا سامان مہیا ہو، ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ تعزیہ ایسی چیز ہے جسے سنی اور شیعہ بلکہ ہندو بھی بکمال خلوص ہر سال بناتے ہیں اس میں یہ فساد ہو کہ کوئی مقام خالی نہ رہے۔

شیعوں کی حالت جو خاص بروز عاشورہ ہوتی ہے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اس مذہب ملت کا آدمی ہو بلکہ کچہری ہر دل ہلتا ہو ہر شخص کی گریہ و زاری ہر کم سے کم اثر ہوتا ہوگا بلکہ شاید ہی کوئی ایسا شقی ہو جسکا دل مغموم نہ ہو۔ تعزیہ دار کو سب کی جانب سے اور لاٹھی ایسے پتھر برسائے جاتے ہیں جن سے انکار اس غیرت ہو بلکہ شہر وغیرہ کا خرچہ کیا ممکن نہیں ہے اقوال ظہور میں آتیں۔

جواب ناظرین اس بدحواس کو دیکھئے کہ عادت کو بلحد کیسے زمرہ لگاتا ہوا اتنا بھی نہیں سوچتا کہ بافرض اشتہاروں کا مضمون تو یہ بتاتا ہے کہ تعزیہ بنانا جائز نہیں۔ اسکا اثر اگر کچھ ہو سکتا ہے تو یہی کہ بعض لوگ جو بنانے والے ہیں اس فتوی کو دیکھ کر تمام علماء اہل سنت منع کرتے ہیں جو فساد کا نتیجہ اگر ہو سکتا ہے تو یہ کہ تعزیہ بنانے والے اور بنانے والوں میں تو بکثرت لڑائی ہو سکتی ہے لیکن ہر صورت [illegible] اور اسلامیوں کے چھوٹے بڑے سب ہو اس امر پر واضح ہیں کہ ہمارا معبود (تعزیہ) لگنے جائیگا اور دیکھتے ہمارا طاغوت لگے ہوگا اس حال میں اس شیطانی فوج کو کون کہیگا کہ ان اشتہاروں کے ثبت الہر سے میں اسی لئے تو آپ کی اس قسم کی عقل و دانش پر ماتم کیا کرتے ہیں کہ ؎

دو آدمی کو صورت پہ یہ بیداد نہ دے
دل جو کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

ناظرین! ہمارے دوست [illegible] اصلاح اردو ماننے کے اشتہار کا نتیجہ ہوا ہے آپ لوگ دعا کریں کہ خدا اس نتیجے کے بدلے میں اکا [illegible] آمین۔

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا کے متعلق جناب قاضی عبدالرحیم صاحب انکر نول (مدراس) تحریر فرماتے ہیں

ماشاء اللہ مسئلہ امامت و اقتدا میں دلائل مندرجہ اخبار اتو سے میں مشرف ہوا تاہم خصوصی توضیح جیسی کچھ ہو چکی ہو مگر مسلہ اختلاف کل ہو وہ قابو مسئلہ حق ہے۔ ظاہر میں یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ جب تک عام و خاص مسلمانوں میں نماز و جماعت مشارکت و متابعت نہ ہوگی آپکی آپس کی مخالفت ہرگز دفع نہ ہو سکے گی بلکہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے امراض قلبی حسد و بغض وغیرہ وغیرہ روز افزوں ہوتے رہتے ہیں اور بڑھتے ہی ہیں حالانکہ فرمان خدا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ہے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ کر اصل منکرات کو کہ آپس کی خلافت ہے دور نہیں کرتے۔

خدا کرے کہ آپ کی تحقیقات میں تدریجی اثر ہو اور یہ سب عقاید و عملیات باطلہ کی بیخ و بنیاد دور ہو جائے آمین۔

جناب مولوی عبداللہ صاحب مدنی از کرنول (مدراس) لکھتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ مبتدع فاسق اشد اور مبغوض خدا و رسول ہے اور مستحق وعید شدید۔ بالیں جبکہ وہ فریضہ نماز کو ادا کرتا ہے اور وہ مکلف ہے اسکے ادا کرنے کا ہے تو اقتدا اسکا اس حال میں جائز ہوگا اسے مستوار نقیر میں واللہ اعلم کوئی دلیل مانع جواز اقتدا نہیں اور پیچھے مبتدع کے نہیں اور مبتدع وہ ہے جو اعتقاد کرے کسی شے کا جو مخالف ہو اہل سنت و جماعت کے کما قال فی فتح الباری والمبتدع من اعتقد شیئا مما یخالف اصل السنۃ والجماعۃ پس اسکا مبتدع ہو نہیں ضرور نہیں کہ جب وہ بہلائی کریں تو انکی بہلائی پر موافقت کریں اور اسکا کام امر ہو کر یہی جو ہل اما ظھر لی فی ھذہ المسئلۃ اگر کوئی قوی تر دلیل منع نماز کی پیچھے مبتدع وغیرہ کے اپنے پاس رکھتا ہو تو بیان کرے والحق احق ان یتبع واللہ اعلم بالصواب۔

پیارے نبی کے پیارے حالات: اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بابرکات ولادت سے وفات تک عجیب ڈھنگ سے لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو اسکا منگانا فرض ہے۔ حجم ۳۰۰ صفحہ جلد اول قیمت عہ
جلد دوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات درج کیگئی ہیں۔ حجم ۳۰۰ صفحہ قیمت عہ

حدیث نبوی اور تقلید شخصی: ان دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے۔ قیمت ۲ ر۔

شریعت اور طریقت: ان دونوں مضمونوں پر بحث کیگئی ہے۔ قیمت ا ر۔

مناقب حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبیان اتفاق اہل العلم فی صحۃ کتاب البخاری

(گذشتہ سے پیوستہ) (۸) اور امام بخاری ارشاد فرماتے ہیں ما کتبت فی کتاب الصحیح حدیثا الا اغتسلت قبل ذالک وصلیت رکعتین ترجمہ میں نے اس صحیح کتاب میں کوئی حدیث نہیں لکھا جبتک کہ قبل کتابت غسل نہ کرلیا اور دو رکعت نماز نہ پڑھ لیا اس سے امام ہمام کا ادب حدیث کے ساتھ ظاہر ہے اور دوسرا اس کتاب کو مقبولیت کی سند بنانا مقصود تھا۔ (۹) اور فرماتے ہیں۔ لم اخرج فی ھذا الکتاب الا صحیحا۔ نہیں لکھا اور نکالا میں نے اس کتاب میں مگر صحیح۔ یعنی جو کچھ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے وہ صحیح ہی صحیح ہے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں (۱۰) اخرجت الصحیح من ستمائۃ الف حدیث۔ ترجمہ: میں نے اس صحیح کتاب کو ۶۰۰۰۰۰ سے چھانٹا ہے۔ یعنی ضعیف موضوع جھوٹے احادیث چھوڑ کر ۶۰۰۰۰۰ میں سے چھانٹ کر کتاب کو صحیح بنایا ہے۔

(۱۱) حضرت عقیلی نے کہا ہے۔ وقد اتفق اھل العلم علی ان کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ وتلقاہ سلف الامۃ وائمتھا وان مسلما صاحب الصحیح کان ممن یستفید منہ ویعترف بانہ لیس لہ نظیر فی علم الحدیث۔ ترجمہ: اہل علم کا اتفاق ہے کہ کتاب بخاری بہت صحیح کتاب ہے اور اسکا نمبر بعد کتاب اللہ کے مانا گیا ہے تمام علماء امۃ وغیرہ اسی کتاب سے فیض یافتہ ہیں اور تحقیق کہ مسلم صاحب کتاب صحیح مسلم اسی کتاب سے فائدہ اٹھائے ہوئے ہیں اور مقر اس بات کے تھے کہ کتاب بخاری کی نظیر علم حدیث میں نہیں۔ اس سے بھی فضیلت بخاری کی مسلم پر ظاہر ہو۔ فتح و تکبیر

(۱۲) تاج سبکی نے بعد مدح بخاری کے کہا ہے کان امام المسلمین وقدوۃ المؤمنین وشیخ الموحدین۔ ترجمہ: امام بخاری مسلمانوں کے امام مومنین کے سرتاج سردار اور موحدین کے شیخ ہیں۔ (۱۳) حافظ ابن کثیر نے بعد تعریف بخاری کے کہا۔ کان امام اھل الحدیث فی زمانہ والمقتدی بہ فی اوانہ والمقدم علی سائر اضرابہ واقرانہ ترجمہ امام بخاری تھے اپنے زمانہ میں حدیث کے امام اپنے عصر کے پیشوا اپنے اقران کے سر مقدم (۱۴) بندار بن بشار نے بعد ذکر امام بخاری کے کہا ہے۔ ھو افقہ خلق اللہ فی زماننا ہمارے زمانے کی مخلوق میں سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔ (۱۵) نعیم ابن حماد نے بعد ثنا امام بخاری کے فرمایا ہے ھو فقیہ ھذہ الامۃ امام بخاری امت کے فقیہ ہیں۔ (۱۶) ابن خزیمہ

نے بعد ذکر اذکار امام بخاری کے فرمایا ہے۔ ما تحت ادیم السماء اعلم بالحدیث ولا احفظ یعنی آسمان کے نیچے سوائے امام بخاری کے کوئی زیادہ عالم حدیث کا اور زیادہ حافظ نہیں ہے (۱۷) ابن حماد نے وقت وفات امام بخاری کے یہ آرزو کی کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ آپ کے جسم کا ایک بال ہوتا۔ لوددت انی کنت شعرۃ فی جسدہ۔

(۱۸) امام ذہبی نے تاریخ دول اسلام میں تحت ذکر خلیفہ مہتدی باللہ کے امام بخاری کی وفات کا ذکر کیا ہے کہ عید الفطر کی رات کو شیخ الاسلام حافظ العصر امام بخاری انتقال فرمائے اور اس وقت آپکی عمر ۶۲ برس کی تھی۔ اللہ رحم کرے آپ پر۔ عربی عبارت یہ ہے۔ ولیلۃ عید الفطر مات شیخ الاسلام وحافظ العصر محمد ابن اسماعیل البخاری ولہ اثنتان وستون سنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انتھی۔ (۱۹) اور امام نووی نے شرح مسلم کے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ امام بخاری کا مختلف وجوہ سے جداگانہ ابواب میں احادیث کا ذکر کرنا کہ طالب کو بدشواری تمام احادیث کا پتہ چلے یہ سب ثقاہت۔ اتی حدیث پر دال ہے عربی عبارت یہ ہے۔ واما البخاری فانہ یذکر الوجوہ المختلفۃ فی ابواب متفرقۃ متباعدۃ وکثیر منھا یذکرہ فی غیر بابہ الذی سبق الیہ الفھم انہ اولی بہ فیصعب علی الطالب جمع طرقہ۔ بحصول الثقۃ بجمیع ما ذکرہ من طرق الحدیث۔ انتھی۔

(۲۰) اور ابن حماد نے بعد ذکر وفات امام بخاری رضی اللہ عنہ کے فرماتے ہیں کہ لما صلی علیہ ووضع فی لحدہ فاح من تراب قبرہ ریح المسک ودامت ایاما ترجمہ جب امام بخاری رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ پڑھا گیا اور آپکو روضہ مبارکہ میں جب رکھ دیا گیا تو قبر کی مٹی سے مشک کی بو مہکنے لگی اور یہ بو کئی دن تک رہی کسی شاعر نے اس مضمون کو کیا خوب کہا ہے ؎

فمن الشمس آثار وفقۃ معی ولست یورد انما انا ترب

بعض معتبر کتابوں میں مکتوب ہے کہ جب وقت حضرت امام ہمام بخاری رضی اللہ عنہ جامع صحیح کو پورا کر چکا تو اس کو پیش کیا حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ و یحیی ابن معین و علی ابن المدینی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے سامنے پیش کیا تمام نے دیکھکر اسکو اچھی کہا اور صحت پر اتفاق کرلیا۔

ناظرین اب فرمایئے باوجود اتفاق اہل علم و ائمہ کرام سلف کے آجکل کے سفہا کا صحت بخاری پر قائل ہونا کس درجہ نادانی اور صریح جہالت اور سفاہت پر دال ہے۔ اور ذرا غور کی جگہ ہے کہ مقلدین متعصبین حضرات اہل حدیث کو زبردستی دشمنان اولیا و ائمہ کہتے ہیں مگر یہ لوگ علانیہ صریح طور پر تحریرا یا تقریرا کہیں شیخ المحدثین مولانا اسمٰعیل

ahmadimuslim.de

رو علمدکو۔ بزرگان دین کے دشمنو یہ نہ سمجھنا کہ تم ہمارے ۔ بد گوئیون سے کچھ پریشان ہو جائینگے

دیکھو ضرور تم اپنے بدکلامیون کے برے نتیجے دیکھو گے ۔

رنگ لائیگا زمانہ ایک دن رنگ حنا

یہ سمجھ کر پاؤنکو مہندی لگانا چھوڑ دے

(راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی)

تناسخ کے متعلق چند سوال

(مرسلہ گنگا سہا ۔ از حسین پور ضلع مظفر گڈھ)

بخدمت مجمع البرکات مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ سلمہ

تسلیم نیاز معروض ہے

سوال نمبر (۱) استفسار بابت تناسخ ارواح یعنے آواگون تناسخ کا مطلب صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم مین انتقال کرنا اگر جسم ایک ہے تو بیشک تناسخ نہین ہو سکتا اور اگر دو ہین تو تناسخ ہو گیا اسپر یہی قائم ہو گیا جو بات اہل شاستر مانتے ہین ۔ وہی بات قرآن و حدیث والے مانتے ہین یعنے اس جسم کے اعمال کا حساب ... [illegible] ... جسم ملا اور یہی روح اس مین ڈالی گئی تو تناسخ ثابت ہو گیا جب ایک ... تو پھر ... ہو جائینگے کیونکہ بموجب قانون قدرت کے ہر جسم کو فنا اور فنا کے بعد پھر جسم اور جسم کے ساتھ اعمال کے واسطے جزا و سزا کیواسطے جسم ملتا رہیگا اس مین تو اہل شاستر اور اہل قرآن کا اتفاق پایا ثابت ہوتا ہے یعنی اہل شاستر یہی کہتے ہین کہ اس جنم کے اعمال اگلے جنم مین بھوگنے پڑتے ہین اور وہی بات اہل قرآن کہتے ہین کہ اس جنم کے اعمال کا حساب جو اگلا جنم ہے بھوگنے پڑینگے یعنے بہشت و دوزخ کچھ اختلاف نہین رہا پھر مسلمان کیون انکار کرتے ہین ۔

جواب ۔ تناسخ جسکے ہندو اور آریہ قائل ہین اور اہل اسلام وغیرہ منکر ہین اسکی تعریف یہ ہے کہ بقاعدہ توالد و تناسل بچہ پیدا ہوا اور اس مین وہی روح جانی جو اسکی پیدائش سے پہلے دنیا مین آچکی ہے اور بوجہ بد عملی یا نیک عمل کے اب اس جسم مین آنے کے لایق ہوئی ہو ۔ پس ان معنے سے جنت اور دوزخ انسانونکی زندگی متنازع تناسخ سے کوئی نسبت نہین رکھتی ۔ ہان اگر جناب اسکے مخالف اپنی اصطلاح بدلکر اس صورت کو بھی تناسخ کہنے لگین تو ہمارا وہ بیشک یہی کہینگے ۔

شکر اللہ کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند

سوال نمبر ۲ ۔ تقدیر یعنے انسان جو تمام عمر مین تکلیف آرام رنج و خوشی بھگتتا ہے وہ خدا نے اپنی طرف سے اسکے واسطے قائم کر لیا ہے ۔ یا موافق اعمال کے ۔

جواب نمبر ۲ ۔ اسلامی اصطلاح مین تقدیر علم الٰہی کا نام ہے یعنے جو جو واقعات انسان کو زندگی مین آنیوالے ہین اُن کا علم خدا کو اُن کے وقوع سے پیشتر حاصل ہے ۔ اس تقدیر کو سوامی دیانند سرستی بانی آریہ سماج نے بھی ستیارتھ پرکاش مین تسلیم کیا ہے دیکھو صفحہ ( ) پس ان واقعات کو آپ خود دیکھ سکتے ہین جن مین اعمال اور انسانی سعی کو دخل ہے اُن مین وہ بیشک موافق اعمال ہین اور جن مین نہین اُن مین نہین

سوال نمبر ۳ ۔ روح انسانون کی انسان ہے یا حیوانون کی حیوان ہے یا پرندون کی پرندہ ہے یا فرق صرف قالب کا ہے روح سبکی یکسان ہے ۔ اور ان سے بھی کچھ حساب کتاب ہے کیونکہ اعمال ان سے بھی صادر ہوتے ہین بعد مرنے کے انکا کیا حال ہے ۔ ڈاکا رسالہ بحث تناسخ بھی میرے پاس ہے ۔ براہ نوازش ان سوالات کے جوابات جلدی عطا کیجئیگا امید کامل ہے کہ جناب میرے شکوک رفع کرینگے ۔ جواب شافی دیکر مجھے ممنون و مشکور فرماوینگے ۔

جواب نمبر ۳ ۔ چونکہ اسلام مین تناسخ نہین اسلئے ہر روح جس قالب مین ہے وہ اسی قالب کیلئے پیدا ہوئی ہے ۔ الگ الگ نوع ہے ایک نہین ۔

خمسہ عاجز بر غزل جناب مولوی حسن صاحب

رسم دنیا اور رواج خاندانی چھوڑ دے
سازشین بدعت مین باتین جناتی چھوڑ دو

قبر پرستی علماؤن کی اہلہ بیانی چھوڑ دے
ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے

جب تو وہ ہوگا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

مجلس مولود مین کذب البیانی چھوڑ دے
سنت محمود مین بدعت ملانی چھوڑ دے

پڑھ احادیث صحیح ... [illegible] ... چھوڑ دے
ہے وہی مومن جو شیطانی کہانی چھوڑ دے

جب تو وہ ہوگا مسلمان لن ترانی چھوڑ دے

چھوڑ کر قول نبی فرمون کے پیچھے پڑا
دل مین تیرے کچھ پیغمبر سے نہین آتی حیا

دین دنیا کی بھلائی ہے پے حب مصطفےٰ
جسکو ہو سنت پیاری اُس پہ واجب ہو گیا

قول جو ... [illegible] ... چھوڑ دو

آٹا پیسنے کی مشین اُٹھی اور کماد پیلنے کے بیلنے ۔ مستری ... و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں۔

سُن نہ جز قول نبی اور وہ سروکار بھی بچھ | ہے جو حدیث پیغمبر تمکو کافی بے شبہ
صدق دل سے قول نبوی پر سدا قائم رہو | شیوہ منکر کو تو ہرگز نہ دے دل میں جگہ

اور باتیں ناسمجھانہ دلیلیں لانی چھوڑ دے

قول غیروں پر شہادت دے اگر حکم نبی | فرق لفظی ہے حقیقت میں ہیں دونوں ایک ہی
مانتے ہیں آپکے ہرگز سست کرو سیکو بھی | ہے نشانی مومنوں کی ظاہر و باطن یہی

رسم باطل رسم سنت میں ملانی چھوڑ دے

سیوم و چہلم کہاں تھا در زمان مصطفےٰ | چادریں چڑھتی کہاں تھیں بر مزار اولیا
اور مساجد قبر کب ہوتے تھے اصحاب خدا | زفت بابدعت ہے نہ سنت پر کوئی گمن ذرا

چھوڑ شرک مضمونوں کے سب نعتیں بنانی چھوڑ دو

راست بازی مومنوں اور صالحوں کا کام ہے | جھوٹ تاویل کی عادت شیوۂ فجار ہے
سوچ لے اسکو کہ ناظم بھی بڑا ہشیار ہے | کیونکہ کاذب پر خدا کی لعنت و پھٹکار ہے

اسلئے حق بات میں ناحق ملانی چھوڑ دے

صورت صلحا میں ہیں لاکھوں شریر و بد چلن | نفرت آتی ہے ہر گز لیکن انکو لاسخن
تم ہو پابند شریعت ظاہری اے جان من | نیک ظن رکھنا سدا بدگمان ہر گز نہ بن

بدگمانی میں زبان اپنی چلانی چھوڑ دے

ہو نہیں سکتا کوئی مقبول رب ذو المنن | تا نہ ہو جائے فنا عشق نبی میں روح و تن
منہ پہ ہے کلمہ شہادت دل میں آئی چلن | کذب جنکو اکثر منافق ہوتے ہیں اے یار من

اب نفاق دلکو اپنے یار جانی چھوڑ دے

ہم مطیع قول و فعل سید ابرار ہیں | زید و عمرو کے فساد سب محض بیکار ہیں
عکس قول مصطفےٰ کرتے ہیں جو بدکار ہیں | ایسی باتوں سے خدا اور مصطفےٰ بیزار ہیں

کار مکاروں کے اب کل کارسازی چھوڑ دے

ذکر میلاد مبارک حضرت خیر الانام | ہم منع کرتے نہیں بالکل ہے یہ بہتر اہتمام
ہمکو تو انکار یہ ہے بیشتر کوشش و کلام | ہو شریعت کے مطابق کام اپنا سب مدام

مشرکوں کے کار بد کی کل نشانی چھوڑ دے

دین و دنیا میں یہ دو جمع نہیں حقیقی جان تو | عیش دونوں کا نہیں ممکن ماتھ و ہو
شکل مومن رکھتے ہو تو خیال دنیا چھوڑ دو | ہو جو ظاہر باشرع تو دل بھی دیسا ہی رکھو

عمر و بن جالے میاں چالیں زمانی چھوڑ دے

ہو گیا ہے تیری عقل و فہم میں بے شک خلل | باپ دادوں کی چلن پر کر رہا ہے جو عمل
باب توحید پر کشادہ اسبابی حلبقات سمبھل | شرع کا ہو جا مقلد مصطفےٰ کی چال چل

بے شرع رسمیں تو اب اجر گانی چھوڑ دے

تعزیہ داری کو چھوڑ دو ہیں یہ سب لہو و لعب | کن اماموں نے کیا ہے اور لکھا ہے کس نے کب
الفت حسنین میں شرک خدا تو ہے سبب | رکھو محبت تو حدیث مصطفےٰ سے اور سب

کفر و بدعت شرک سے رشتہ لگانی چھوڑ دے

واعظین کہ جو حرص میں ہر شہر و شہر دو کو لکھو | کرتے ہیں تاویل قول مصطفےٰ کی رد و بدو
زر پرست علماؤں سے فتنہ بپا ہے چار سو | مفسد ہیں بے شک خدا و مصطفےٰ کے ہیں عدو

تو فسادی ان مناب ایذا رسانی چھوڑ دے

اعتبار زیست کیا ہے آج کل شاید ہو | الفت دنیا میں تم کو کہیں مست ہو رہو
چھوڑ دو غرور نخوت اور انکساری سے رہو | زندگی ہے چند روزہ اسپہ مت مغرور ہو

بے حیائی کی جہان میں زندگانی چھوڑ دے

پڑھ نماز پنجگانہ کو بصد شوق دلی | ساتھ ہی اسکے مشرکانہ بھی لگی تو چھوڑ دی
اور نجاز و یک رسم خاندانی کے کبھی | جس سے ہو ناراض خدا بھی اور رسول اللہ بھی

فرض ہے کرنا یہی سب بے ایمانی چھوڑ دو

شاعری بیہودہ گوئی ہے سراسر سفلہ پن | نظمیں اخلاقی کہو تم فرحت افزاء روح و تن
یا ہو نعت مصطفےٰ یا حمد رب ذو المنن | حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑ دے

قاضی محشر جب ہوگا حشر میں صدر انجمن | کچھ نہ کام آئیگی واں پہ عرج زلف پرشکن
انعمہ آئے نہ آئینگے وہ ماہرو و گلبدن | حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑ دو

اے سخن سنج عبد الجلیل عاقل زمن | گر ہو کی نصیحت عام فرزند من
ہے نہیں دونوں کہیں بادہ ... | حشر میں گر سرخرو رہنا ہے تجکو اے حسن

تو بھی ناجائز مشاعرہ اب بنانی چھوڑ دے

عبد الصمد از ... سا...

اونچی دوکان کا پھیکا پکوان
ہیں آپ چھپیں ہزار حق مہر
تمام اہلحدیث ... کی خدمت ... زبردست ... علماء اسلام ...
مرہم ہے دہ تو زیادہ سے زیادہ اتنا ہی ہے کہ خلق خدا کو ... تجربہ کرایا جاوے۔

۳ محافظ دندان - جملہ امراض دندان کے لئے دنیا بھر میں اکسیر ... قیمت فی بکس ... آنکھیں ... سرمہ ہر قسم موجود ... ملنے کا پتہ - شیخ خلیل الرحمان ڈاکٹر ... امرتسر

تاکہ دنیا میں جہاں کہ سچ اور جھوٹوں کی کثرت و بہتات ہو خدا کے نیک بندوں کو نیکی کرنے میں کوئی دقت واقع نہ ہو اور نہ انکو کوئی رہزن جو گمراہ کر کے انکی نیکی پر بلا کر اگر [illegible] ذمہ گناہ لازمی کرا سکے۔

قدرتاً انسان اپنی زبان کو ذرا سی حرکت دیکر خدائی تک کی بڑھ مار دینے پر قادر بنا دیا گیا ہے۔ اور انکے مقابلے پر ایک نیک سیرت فرشتہ خصلت تک کو کسی کی دلی منشا سے آگاہ ہونا قدرتاً ناممکن بنا دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ غیروں کے شر سے بچنے کی خاطر خداوند تعالےٰ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا۔ اپنے احکامات نازل فرمائے اور بعد از خدا و رسول [illegible] پیغمبروں کی نیابت [illegible] فرمایا ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ دنیا ہر زمانہ میں [illegible] اور [illegible] ہیں۔ [illegible] سب تمام [illegible] کو ہی الٹا ڈھنگ اور وہ کا نعرہ پکارتے رہتے ہیں تاکہ لوگ انہیں نیک سمجھ کر انکی ٹھگی میں مبتلا ہو جاویں۔ اور اکثر لوگ محض اسی جال میں پھنس رہے ہیں۔ لہذا [illegible] زمانے کے ڈھنگ الٹا ہمیں بھی ڈھنگ قرار کیوں نہ دیں مگر خلق خدا کو ایسے مکاروں کے پھندوں میں سے [illegible] اور [illegible] لوگوں [illegible] سے بچانے کی خاطر ہمارا یہ عین فرض ہے کہ [illegible] انکی اونچی دوکان کو ضرور [illegible] نمائی کر کے [illegible] برملا ظاہر کر دیں۔ [illegible] مرزا [illegible] [illegible] [illegible] ذاتی غرض تو نہیں [illegible] [illegible]

پہیلی یا معمہ کا پیش کرنا!

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جو اونچی دوکان کے اصل [illegible] [illegible] پکوان کو حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تو آپکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ آپ نبوت کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں اور اپنے مریدوں کی تعداد لاکھا ہونیکی گپ بھی مارتے ہیں [illegible] مبارکہ بیگم کی شادی صرف چھپن ہزار حق مہر پر نواب محمد علی خان صاحب سے مرزا جی نے کی ہے! [illegible] اصل غرض اور بھی معلوم ہو جاویگی کیونکہ آپ کو یہ معلوم ہو جاوے گا کہ مرزا جی کہتے تھے کہ "میں بروزی محمد ہوں" اور اب انکو اپنے الہام کی صداقت کیلئے ایک بروزی علی داماد بھی مل گیا ہے! جیسی روح ویسے فرشتے [illegible] ہے۔ ایسے ہی غلام احمد جو کہ حضرت [illegible] ہی بن گئے تو اب محمد علی کا لفظ علی ہی بنا دیا مرزا جی کے لئے [illegible] [illegible] مرزا جی کی دامادی کا فخر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیچارہ مریدبھی [illegible] کر سکے [illegible] مبارکہ بیگم [illegible] [illegible] [illegible] مبارکہ [illegible] مومنین کی ام المومنین نے مرزا جی کی کل [illegible] [illegible]

بیس تیس سال کیلئے باقبضہ گروی لیا ہوا ہے۔ گویا جیسے اپنے فاوندنی [illegible] کے سوا کہ [illegible] مومنین کا ناک کا شکر مرزا جی کو اپنی دوکان بڑھانے کا چسکا یا جاتر بنا دیا ہوا ہے۔

وہ اگلے زمانے کے ہی نبی تھے کہ جنکو بادشاہوں کی لڑکیاں شادی میں ملا کرتی تھیں یا کچی لڑکیاں شریف غریبوں کو بھی دی جاتی تھی یہ تو انگریزی زمانہ کے اشتہاری نبی ہیں اور وہ بھی ایک چھوٹے سے گاؤں کے باشندے۔ ایسے طالب دنیا کی لڑکی تو بیشک ضرور ہی اگر بادشاہوں کی قبولیت کے لائق نہیں ہو تو بھی نوابوں سے کم تر اشخاص کو تو ضرور ہی ملنی تو کیا بلکہ بصد منت و زاری خود پاؤں پڑ کر بھی دینی چاہئے تاکہ ایسے طالب دنیا کو دنیا داروں کے در وانہ بیچانے کا فخر تو حاصل ہو سکے۔ اور تاکہ اس کے لوگوں کو بھی امیروں اور دنیا داروں کی طرف ہی نگاہ رہے۔ اور اونچی اونچی اٹاریاں ہی بہا لگا کریں۔

چھپن ہزار حق مہر کی رقم نے واقعی مرزا جی کا دہیان محض دنیا کی ہوس میں غرقاب ہونا ظاہر کر دیا ہے وہاں اپنے بھولے بھالے دماغ والے مریدوں میں اور نیز قادیان کے ضعیف العمر بانیا لوگوں کی نظروں میں بڑی وجاہت بھی پیدا کر لی ہے کیونکہ جب انکو مرزا جی کی خود اپنی والدہ کا چند روپیہ حق مہر یاد آتا ہوگا کہ انکی دونانیوں اور دادیوں کے مہر سے بھی زیادہ تھا تو اب مرزا جی کی لڑکی کا ان سب کے مقابلہ چھپن ہزار حق مہر [illegible] کی ترقی کو دیکھ کر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاننے والے ہونگے نہ کہ مرید الامان! الامان! اور وہ ضعیف العمر جاتے رام رام بکا اٹھتے ہیں! سچ ہے سنے نبوت ہو تو ایسی ہو۔ ترقی ہو تو ایسی ہو۔ اپنی صاحبزادی کا چھپن ہزار حق مہر کروا دینے سے کون شخص نہیں جانتا کہ مرزا جی کے دل میں دنیا داری کا کہاں تک استحکام ہے! یہ تو لینے کی باری ہی تھی جو ایسی رقم خاص وحی نے مرزا جی کو یاد کرا دی ورنہ جب مرزا جی کی اپنی شادی اسی لڑکی کی والدہ سے ہوئی تھی تو اسوقت کیوں [illegible] نہ لکھوا دیا! سچ ہے اسوقت تو اپنی [illegible] تھی۔ وحی کی کیا مجال تھی کہ نزدیک بھی آسکتا۔

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اگر نواب محمد علی خان صاحب کا اتنا بڑا نام سنکر شاید آپ سمجھتے ہوں گے کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے یہ تو ضرور ریاست حیدر آباد دکن یا سندھ کے اگر نواب نہیں تو لاہور کے نواب تو ضرور ہی ہونگے کیونکہ نواب محمد علی خان صاحب قزلباش تو لاہور ہی کے نواب ہیں ظاہر ہے کہ چھپن ہزار [illegible] ایسی کیا آسامی [illegible] وصول ہو سکتا ہے [illegible] [illegible] تو نواب ہیں وہ بھی تو کہیں کے نواب ضرور ہونگے۔ بلا ایسے ہی [illegible] مرزا جی کی طرح (خسر انا مدینا) الہامی ہی ہیں! نہیں صاحب نہ تو کسی [illegible] ریاست کے مالک ہیں

اور یہی جاگیردار ہیں اور نہ انکی کوئی فوج ہے نہ لشکر توپ خانہ اور نہ خزانہ اور نہ کچھ ایسہ سرکاری خطاب۔ بلکہ ہم چھوٹے ہی کیون کہیں آج تک تو مرزاجی نے بھی کبھی اپنے چھوٹے بھائی اعزاز سے بھی انکو ایسا سرفراز نہیں فرمایا! تو پھر یہ کیسے نواب ہیں! بہا یہ تو ریاست مالیر کوٹلہ ضلع لودیانہ کے موجودہ نواب کے کسی رشتہ سے ماموں جان ہین گو وہان سے انکو روٹینے میں ایک پہوٹی کوڑی بہی نہین ملتی۔ پہر جب نواب صاحب کے ماموں جان ہیں تو کہرے خاصے نواب ہوگئے۔ اور گو مدت سے مرزاجی کے صدا نذر یہ سوالی پڑے اور لنگر خانے کے ٹکڑون کو حلال جانتے تہے سو خدا سب کی مرادین بر لانے والا ہے۔ خیر تو کیا چھپن ہزار مہر بہی اور اگر سکتے ہین یا نہیں! میاں کیسے تم بہی عقلمند آدمی ہو۔ چھپن ہزار روپیہ تو کیا بلکہ انکو تو چھپن ہزار لعنت کی بہی ایمان گنوا کے منہ پر تہو کنے کی بہی توفیق نہین۔ چونکہ انکا مطلب مرزاجی کی لڑکی سے شادی کرنیکا تہا سو جو مرزاجی نے کہا وہی انہون نے اقبال کر لیا۔ ابہی حضرات اگر یہہ صرف اقبال ہی ہے تو مرزاجی کا اس سے کیا فائدہ۔ بہائی کہہ تو رہا ہون کہ وہ اونچی دوکان اور پہیکا پکوان ہے! اگر نہ دیکہا ہو تو اب دیکہ لو فقط نام ہی کی محبت ہے اگر دست رس نہین تو نہ سہی گنوار کہو نکا کام ہی ہے باتون ہی باتون مین ہر کوئی دلکو بہلا لیتا ہے اسی سے ذرا مرزاجی کا نام سب اخبارون مین روشن ہوگیا۔ کہیل بہی ہی کچھ نہ سہی وصل تو حسرت ہی سہی۔

ہمارے خیال مین مرزاجی کو چاہیے کہ ضرور اس چھپن ہزار کی رجسٹری کرالیوین۔ کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ چھپن ہزار حق مہر والی شادی از روئے شرع و معمول دنیا شرافت کے خلاف اور زبردستی کی دوستی لگانا ہے کیونکہ اس سے محض دلہا کا تعشق ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص دیوانہ ہوا کرتا ہے بعد مین پچہتانا نہ پڑے اور عبداللہ آتہم کی پیشگوئی کی طرح ناحق کی دوبارہ رسوائی انتہائی نہ پڑے۔ بہائی تم بہی عجیب آدمی ہو! پہلے ہی سے لاکہہ مرید تو دس بارہ سال مین دس ہزار کا مینار نہ بن سکا۔ بلکہ دس ہزار تو کجا صرف پانچ ہزار روپیہ کے عوض مرزاجی کی کل ہنوتی جائداد خود مرزاجی کی جورو کے پاس گروی پڑی ہوئی بارہ سال سے آج تک نہ چہوڑا سکے تو اب نئے سرے سے کونسی غیرت ان مین کہاں سے آئی کہ چھپن ہزار کی رجسٹری کرا کر چہوڑ دیوین۔ کئے دن نئے نئے چندون کی بہرمار سے تنگ ہو کر اکثر مرید ون نے مرزاجی کو سلام کر کے اپنی راہ لی۔ دفیس کا خرچ مرزاجی کو مہیا کر دین۔

مولوی صاحب یہہ بات تو آپنے عجیب ہی اسنلال کہ مرزاجی کی جورو سے مرزاجی کی جائداد گروی رکہی ہوئی ہے پہر تو لعنت ہے ایسی نبوت پہ کہ جب کہ جورو بہی نہ مانے۔ اور دس ہزار ہے ایسے چار لاکہہ مریدون میں سے ہر ایک پرکہ جو اپنے نبی کے ساتہ صرف دو پائی کا ہی سلوک نہین کر سکتے۔

ابی حضرت یہہ دو پائی کی کیا کہی! بہائی۔ یہہ یون کہی! کہ اگر مرزاجی کے چار لاکہہ مریدون اور ہر ایک مرید فقط خدا کے واسطے مرزاجی کو ایک آنہ محتاج ہی سمجہکر انکی جہولی مین دو پائی ہی ڈالدین تو مرزاجی کی گروی شدہ جائداد چہوٹ سکتی ہے۔ واقعی مرزا صاحب بڑے ہی چہوٹے ہین انکے مرید تو ہرگز ہرگز نہین ہو سکتے! ورنہ ناممکن ہے کہ ایک مرید دو پائی کی بہی اپنے نبی کی خدمت نکرے لہذا مرزاجی فقط پہیکے پکوان کی اونچی دکان ہے۔ ورنہ اگر ذرا بہی مرزاجی کے مذہب مین شرافت و خلوص ہوتا تو وہ یہہ لڑکی حکیم نورالدین اپنے مخلص دوست کی نذر کرتے۔ اور اگر خاندان و قوم کا لحاظ بہی رائی کے دانہ برابر ان مین ہوتا تو یہہ لڑکی ایڈیٹر رسالہ ریویو اوف ریلیجنز کو دی جاتی۔ یا اگر مرزاجی کے مقتدا ایمان مین ذرا بہی غریب النوازی کا لحاظ ہوتا تو یہہ لڑکی ہمارے کرم فرما یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کا حق تہا۔ اور اگر کسی ایسے خالص مرید کا حق الخدمت کی شکر گذاری کا ذرا بہی مرزاجی کی تسلیم مین اثر ہوتا کہ جو شہادت سے لیکر گورداسپور کی عدالتون مین (اپنی موکلوں کا حق مارکر) درپدر مارا پہرتا رہا۔ تو یہہ لڑکی جناب خواجہ کمال الدین وکیل کا حق تہا۔ مگر سیانا کوا توگو ہی پر جا گرا۔ سچ ہے ذات کی ٹیٹری اور چھپن ہزار حق مہر افسوس عادت قدیمہ کے مطابق مرزاجی نے یہہ بہی ایک خوامخواہ کا گناہ بے لذت کیا کہ اپنی نبوت کو کلنک کا ٹیکہ لگوا لیا۔ مرزا صاحب کو واضح رہے کہ نواب محمد علی کا کوئی حق نہین کہ انکی اولاد کا حق کسی صورت سے مار کر حسب عادت اپنے پیر مرزاجی کے (اپنی مہدی) جائداد کو ایسی بیجا مصرف مین لگاوے۔ ناظرین مرزاجی کی لالچ کو دیکہو کہ اس وقت اچہی طرح سے مسوس نظر آگئے کہ جب انکو یہہ معلوم ہوگیا کہ مرزاجی کی نامالغہ دختر کی عمر ابہی چند سال کی ہے آخر ابہی شادی کی رسم بعد چند سال کے وقوع مین آئیگی جب مطابق الہام مندرجہ بدر کے یہ لڑکی اور اسکی والدہ مع دیگران کے مرحکی ہوگی۔ فلعنت اللہ علی القوم الفاسقین۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

چودھوین صدی کا مسیح۔ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری ابتدا تا آج سے زمانہ نبوت تک کے واقعات مفصل بطرز ناول نہایت دلچسپ پیرایہ مین لکہے گئے ہین صفحات ۱۴۰ مجلد قیمت مع محصولڈاک عہ ۔

الہامات مرزا۔ اس رسالہ مین مرزا قادیانی کی پیشگوئیون کی تردید بڑی شرح و بسط کر کے گئی ہے ایسی کہ باوجود تیسری دفعہ چہپنے کے اور دو ہزار روپیہ انعام مقرر ہونے کے آج تک مرزا صاحب یا کسی مرزائی کو جواب دینیکی جرات نہیں ہوئی۔ غرض یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵۔

حساب دوستاں در دل

جن احباب کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں انکی قیمت ماہ جون میں ختم ہے ان کی خدمت میں ۱۲ جون کا پرچہ وی پی کیا جاویگا - اگر خدا نخواستہ کسی صاحب کو آئندہ اخبار خریدنا منظور نہ ہو یا چند روز تک مہلت چاہتے ہوں تو بواپسی اطلاع بخشیں تاکہ ناحق وی پی کرنے سے مطبع کا نقصان نہ ہو -

خاکسار مینیجر

۱۳۱	دھاریوال	۸۲۲	بھٹنڈہ
۳۲۹	[illegible]	۱۱۶۰	راجمندری
۳۳۰	چک [illegible]	۱۱۶۱	بٹالہ
۳۳۳	[illegible]	۱۱۶۲	احمد پور شرقیہ
۳۳۴	مانہ	۱۱۶۳	باسن [illegible]
۴۲۲	دیودھ	۱۱۶۴	لشکر گوالیار
۴۲۵	پانکے	۱۱۷۳	[illegible]
۵۶۸	پاڑالکھڑی	۱۱۷۵	منگرول پیر
۵۷۲	ڈوڑلہ پختہ	۱۱۷۶	محلہ [illegible]
۵۷۴	[illegible]	۱۱۷۸	[illegible]
۵۹۳	دودھ	۱۱۸۰	جالندھر
۵۹۸	[illegible]	۱۱۸۳	حسین خان والا
۷۰۳	امرتسر	۱۱۸۸	امروہہ
۸۰۷	[illegible]	۱۱۸۶	[illegible]
۸۱۱	[illegible]	۱۱۸۷	[illegible]
۸۱۲	[illegible]	۱۱۸۹	[illegible]
۸۱۳	امرتسر	۱۱۹۰	[illegible]
۸۱۶	[illegible]	۱۱۹۱	[illegible]
۸۲۱	[illegible]	۱۱۹۳	[illegible]
۸۲۳	[illegible]	۱۳۶۵	[illegible]

کانا دجال - قیمت ۲ ر دفتر اہلحدیث سے ملیگا -

کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی

عاشق تمہارے ہو اور ہیں فرہاد وقیس اور ❊ آخر کو کہنہ کہنہ ہیں - اے جاں نئے نئے

ناظرین اہلحدیث بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے پنجابی نبی نے جب سے مسیحیت کا جامہ پہنا ہے آپکا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں گندی گالیاں دینے اور بدزبانی کرنیکا وطیرہ چلا آیا ہے - چنانچہ حضرت موصوف کی شان والا مقام میں جس قدر گستاخی اور بے ادبی مرزا جی کر چکے ہیں اسمیں سے مشتے نمونہ از خروارے یہ ہے جو ہم بحکم نقل کفر کفر نباشد حقیقت حال بیان کرنے کے لئے ذیل میں نقل کرتے ہیں - بطور مشتے مرزا جی لکھتے ہیں :-

"آپ (یعنی حضرت عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے - سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے" (ضمیمہ انجام آتھم)

کذاب کو گوغیرت نہیں ہے اور نہ شرم ہے مرزا صاحب پر ۲ بجے لاہور کے سفر میں جب ایک شخص نے آپکے ڈاڑھی منڈانے والے مریدوں کی نسبت سوال کیا تو آپ نے اپنے جواب کے ضمن میں حضرت عیسیٰ کو اسی فعل کا مستحق بتلایا اور انکی تصدیق و تعریف کی ہم آپکے الفاظ کو آپکے مقرب چیلے بدر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ لکھتا ہے :-

"ڈاڑھی منڈانے کا ذکر آیا (تو مرزا صاحب نے) فرمایا لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے × × × جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں × × × حضرت عیسیٰ پر ایک شخص نے جو انکار میں تھا اعتراض کیا کہ آپنے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملوایا - انہوں نے کہا کہ دیکھو تو پانی کو میرے پاؤں پر ہوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے - خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہے وغیرہ صحیح کہتا ہوں کہ آج کل یہ جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے یہی کنجنیاں پہلے بہشت میں جائینگی" (بیان کرکے مرزا جی کہتے ہیں) "درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کو دیکھا - یہ ٹھیک کہا تھا" [illegible]

مرزا جی کی یہ اختلاف بیانی دیکھئے کس طرح بیان بدلا ہے [illegible] سمجھتا ہو کہ اسی ایک فعل کو حد درجہ کا قبیح بتلاکر حضرت عیسیٰ جیسے پاک دل (وجیہا فی الدنیا والآخرۃ) اور پاک نفس انسان کو جو مرزا جیسے ہزاروں سے بڑھ چڑھ کر مخلوقات الٰہی کو فائدہ پہنچا گئے ہیں کی توہین منظور تھی اور یہاں اپنے ڈاڑھی منڈے مریدوں کی تعریف کرنی ہے چونکہ اسی حضرت عیسیٰ

انتخاب الاخبار

جناب عبدالستار بن حافظ عبدالمنان صاحب بندادؤ
چچا زاد بھائی احمد کی وفات کی خبر لکھکر ناظرین اہلحدیث
دعائے خیر کی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلہ

ایک روسی انجینئر نے آہنی تاروں کے ذریعہ سے بہت فاصلہ پر گفتگو کرنے
کا ٹیلیفون بنایا ہے۔ چنانچہ اس کا تجربہ کیا گیا۔ سنٹ پیٹرزبرگ سے دلنا تک
گفتگو صاف سنائی دیتی تھی۔ جن کے درمیان ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔

بمبئی میں ۵ لاکھ کے سرمایہ سے ایک سودیشی کارخانہ کھانڈ سازی کا قائم
کرنا چاہتے ہیں۔

فرانس میں گورنمنٹ کی جانب سے حکم شائع ہوا ہے کہ کوئی شخص تیرہ سال
سے کم عمر بچے سے ۳۱ پونڈ سے زیادہ بوجھ نہ اٹھوائے۔ اور ۱۴ سال سے کم عمر لڑکیوں
کے لئے ۱۱ پونڈ ہے۔ ۱۸ سال کی عمر تک مردوں کے لئے ۴۴ پونڈ اور عورتوں کے لئے
۲۲ پونڈ سے نہ بڑھے۔

لکھنؤ میں ہزارہا لوگ ایک عجیب الخلقت بچہ کو دیکھنے آتے ہیں۔ اس کی تین
ٹانگیں ہیں۔ جنمیں سے ایک کی دس انگلیاں ہیں۔ عمر تین ماہ کی ہے اور ابتک بالکل
تندرست ہے۔ اس کے والدین نے اس کی بدولت تین روز میں ہزار روپے
سے زائد کمایا ہے۔

مظفرپور کے سرکاری وکیل کو جو ایک بنگالی ہے ایک گمنام چٹھی اس مضمون
کی پہنچی ہے کہ تمہاری زندگی کا ڈائنامیٹ سے فیصلہ کیا جائیگا۔ اور شنش چندر
کی خودکشی کا انتقام انگریزوں سے لیا جائیگا۔ ایک ایک بنگالی کی جان کے
بدلے تین تین سو یورپین مارے جائینگے۔

کلکتہ کے محب وطن ڈاکٹر ایس کے ملک نے اپنی شاندار طبی تعلیم گاہ نیشنل میڈیکل
کالج آف انڈیا بلا کسی معاوضہ کے قوم کے نام ہبہ کردی ہے۔ ان کے ورثا کو اب
اس کالج کی آمدنی اور خرچ وغیرہ سے کوئی تعلق نہوگا۔

مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم کا مشہور اخبار اللواء اب مصری نیشنلسٹ پارٹی کی
ملکیت میں آگیا ہے۔ اور اس کا انتظام ایک کمپنی کے سپرد ہوا ہے جس کا نام علی فہمی
کمال و شرکاء رکھا گیا ہے۔

اسلامیہ ہائی سکول اٹاوہ کو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی طرف سے ۵۰۰ روپیہ

علامہ احمد زکی قرار پائے۔

بنگال میں سخت طوفان آیا۔ چاٹگام کے مشہور مندر چندرناتھ کا
ایک حصہ گر کر تباہ ہوگیا بعض دیگر مقامات میں بھی بہت نقصان ہوا۔

ہندوستان میں قحط زدگان خیراتی کاموں پر ۱۱ لاکھ ۰ ہزار لگے ہوئے ہیں

نیویارک کے چند متمول فیاض لوگوں نے ایک مکان صرف اس غرض کیلئے
مخصوص کردیا ہے کہ ہندی مسافر اس میں آکر ٹھیریں اور آرام پائیں۔

احاطہ بمبئی میں ۱۴۳ اخبارات شائع ہوتے ہیں جنکی نسبت پریذیڈنسی کی انتظامی
رپورٹ مظہر ہے کہ ان میں سے صرف چار اخبار امن پسند ہیں باقی ۱۶۹ اخبار
نہایت دریدہ دہنی سے گورنمنٹ پر نکتہ چینی اور سوراج کا مطالبہ کرتے ہیں۔

میمن سنگھ میں ایک مسلمان برات کی آتش بازی کی چنگاری سے ذخیرہ بارود
اڑ گیا۔ ۵ آدمی ہلاک ۶ زخمی ہوئے۔

گورنمنٹ بنگال نے کاشتکاروں کو قرضہ دینے کے لئے امسال پونے
دو کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔

سرحد پر افواہ ہے کہ ایک ترکی مشن کابل پہنچا ہے جس کا خیر مقدم سردار
نصراللہ خان اور ملاؤں نے بگر مجوشی سے کیا ہے۔

افواہ ہے کہ کئی کاروان خلیج فارس کی راہ سے رائفل اور گولی بارود کا کچھ
ذخیرہ افغانستان میں لیگئے ہیں اور انگریزی فوج ان پر قابو نہیں پا سکی۔

لکھنؤ کے سنی اور شیعوں کے باہمی تنازع کے فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیشن
تجویز ہوئی ہے جسمیں دو ممبر شیعہ۔ دو سنی اور دو ہندو ہونگے۔ اور یہ ممبر
لکھنؤ کے باہر کے ہونگے جنہیں ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ خود نامزد کرینگے۔

بنگالی انارکسٹوں کا راز افشا کرنیوالا ایک خفیہ پولیس کا بنگالی ملازم ہے۔ جس نے
کہ ان کی انجمن کا ممبر بنکر انہیں ہر طرح سے مدد دی۔ یہانتک کہ بم کے گولے
بھی بناتا رہا۔ اور جب اسکو تمام باتوں کا علم ہوگیا تو پولیس میں اطلاع دیدی۔

سوڈان میں ایک درویش نے مہدویت کا دعوی کیا اور ایک انگریزی پولیس
افسر کو قتل کرڈالا۔ پھر ڈیڑھ سو درویشوں کی جمعیت سے میجر ڈکنسن کی فوج پر
حملہ کیا مگر شکست کھاکر بھاگ نکلا۔ ۲۵ درویش مارے گئے۔ اور دو مصری افسر
ہلاک اور میجر ڈکنسن و میجر لوکس زخمی ہوئے۔ مصری فوج کے کل دس آدمی کام
آئے۔ بعد کی خبر ہے کہ وہ گرفتار ہوکر پھانسی چڑھایا گیا۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

کے مفصل اوصاف تو اکثر [illegible] مقوی باہ۔ مقوی دماغ۔ مولد خون تازہ وشادہ۔ کمزوریٔ بدن وسینہ کے مریضوں کے [illegible]

ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل تحریر فرماتے ہیں:

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو بخشتی ہے خصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے"

(اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

جناب عبد الصمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"الحمد للہ کہ آپکی مومیائی بے نظیر ثابت ہوئی"

اس کے علاوہ اور بھی زبردست شہادات موجود ہیں

قیمت باین ہمہ اوصاف عہ فی تولہ [illegible] محصولڈاک۔

المشتہر

مینجر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اس کے پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرانی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں [illegible] انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں۔ چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت ۱۲/

جلد دوم سورہ آل عمران ونساء قیمت ۱۲/

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۱۲/

[illegible] قیمت [illegible] پانچوں جلدوں کی مجموعی [illegible] قیمت عہ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] فیصلہ گورنمنٹ۔ ہائیکورٹ۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث ۲/

[illegible] اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے [illegible] نماز کا کافی جواب قیمت ۲/

حق پرکاش

آریہ سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸/

ترک اسلام

مباحثہ دھرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۹/

تغلیب الاسلام مکمل

جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال) نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵/ جلد دوم قیمت ۶/ جلد سوم ۵/

جلد چہارم قیمت ۵/ چاروں جلدوں کے خریدار کو [illegible]

مناظرہ نگینہ

مشہور ومعروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ [illegible] قیمت ۲/

ادب العرب

صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲/

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے [illegible]

مباحثہ دیوریا

[illegible] اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸/

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت قیمت ۳/

المشتہر

مینجر اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered L. n. 352)

اخبار اہلحدیث

جلد (۵) نمبر (۱۳)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۵۰
والیان ریاست سے للعہ
روسا و جاگیرداران سے للعہ
عام خریداروں سے للعہ عہ
ششماہی عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
ہر خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہوں گے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائیں گے مگر ناپسند واپس نہ کئے جائیں گے۔

امرتسر مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۵ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

شریعت کو میں جو اخلاقی تعلیم دی گئی ہے وہ اس موقع کے لئے ہے جب کسی شخص کی دشمنی کسی سے ذاتی عناد اور شخصی بغض پر ہو لیکن جس شخص سے عداوت کی بنا مذہبی اختلاف یا اس کا دینی فساد ہو اس کی نسبت خوشی کرنے سے قانون اور شریعت منع نہیں کرتی۔ صحیح احادیث میں آیا ہے کہ ابو جہل کے مرنے کے موقع پر حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ھلک فرعون ھذہ الامۃ یعنی امت محمدیہ کا فرعون مر گیا۔ قرآن مجید میں کفار کی ہلاکت پر فرمایا گیا ہے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اس لحاظ سے آج کوئی شخص مرزا صاحب کے انتقال پر خوشی کرے تو کوئی ایسا قابل ملامت نہیں مگر ہم کو مرزا صاحب کے انتقال پر اس لئے خوشی نہیں بلکہ ایک اور وجہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے خاص میرے متعلق ایک اشتہار دیا تھا جو مرزا صاحب اور میرے ... ہیں کہ مرزا صاحب کے تمام مشن

کے فیصلے کے متعلق کافی ہے گو آج سے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار درج ہو چکا ہے مگر ناظرین کے استحضار کے لئے اس کا دوبارہ ضروری سمجھ کر یہی درج کیا جاتا ہے۔ وھو ھذا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من اتبع الھدی۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب ... کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے ... مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ... کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے ... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ ... خدا سے فیصلہ چاہتا ہے اور میں

رسالہ مسلمان شائع ہو چکا ہے جو صاحب نمونہ دیکھنا چاہیں ½ کا ٹکٹ برائے محصول بھیج کر منگوالیں۔ منیجر۔

عنقریب ... جو نام مرزا جی نے تتمہ حقیقت الوحی کے صفحہ ... پر ... ایڈیٹر

خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور انکی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ×× میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔

الراقم عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و ایدہ

مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

جواب، اشتہار مرقومہ مضمون کسی شرح یا حاشیہ کا محتاج نہیں بلکہ اپنا مضمون آپ صاف بتلاتا ہے کہ مرزا صاحب اور ثناء اللہ میں سے جو پہلے مرے گا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہے۔ گو اس قاعدہ کو خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب پر تو اس اشتہار سے اقبال ڈگری ہے بلکہ آپکا ذکر وہ اصول ہے۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھکر ناظرین کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ [illegible] لاہور [illegible] [illegible] [illegible] صبح کے مرض لاحق ہوا جس سے زبان بند ہو گئی۔ دس بجے انتقال ہو گیا۔ معتقدین کی آنکھوں میں اندھیر ہو گیا اور مخالفین کو خوشی ہوئی کیوں نہ ہو جبکہ دنیا کا عام قاعدہ یہی ہے جو عرب کے مشہور شاعر متنبی نے کہا ہے۔ ؎

بذا قضت الایام ما بین اھلھا — مصائب قوم عند قوم فوائد

یہی دنیا میں دستور ہی چلا آیا ہے کہ ایک قوم کی مصیبت دوسری قوم کو فوائد ہوتے ہیں۔ افسوس کہ میں اس روز اعظم گڑھ [illegible] کو آیا ہوا ایک سفر میں تھا ورنہ جس وقت جنازہ آپکا اسٹیشن امرتسر پر آیا تھا خاکسار بلند آواز سے کہتا کہ:

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اور آپکے خلیفہ راشد حکیم نورالدین صاحب کو مرزا جی کا حسب مقولہ بالا کہکر پوچھتا کہ مرزا صاحب نے جلدی کیوں کی ابھی تو میں زندہ ہوں پھر وہ کیوں چلدیے ایسی بے وفائی بھی کیا۔ ایسے مسیح ایسے مہدی ایسے کرشن ایسے ابن اللہ اور یہ بے مروتی۔ آہ ؎

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا — پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

الحمد للہ کہ مرزا صاحب میرے مقابلہ پر اپنے کذب اپنے افترا اپنے دجل غرض اپنے جملہ صفات موصوفہ ہونے پر مہر کر گئے جسکی بابت میں انکا مشکور ہوں اور اس احسان کے عوض میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ؎

[illegible] — [illegible]

[illegible] آیا کہ مرزا صاحب کے بوقت انتقال سے بھی ایسا ہیں کہ بموجب اشتہار مرقومہ آپ کے [illegible] کی موت کو صدمہ پہنچا بلکہ کئی ایک اسباب بھی ایسے جمع ہو گئے جو فوراً ہی [illegible] کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔

منجملہ [illegible] منکوحہ کا نکاح ایک عظیم الشان امر ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب کے پڑوس میں ایک لڑکی تھی جسکا والد ہوشیارپور کا رہنے والا تھا آپکے والد کو مرزا صاحب [illegible] انکار کر دیا اسپر مرزا صاحب نے [illegible] اس لڑکی کو اور کسی جگہ بیاہ دیا تو بیوہ ہو کر بھی میرے پاس آئیگی چنانچہ رسالہ کرامات الصادقین کے اخیر صفحہ پر لکھا ہے۔ قال و یموت بعلہا و ابوہا الی ثلث سنۃ من یوم النکاح ثم نردھا الیک بعد موتہما۔ خدا نے مجھے بذریعہ الہام کہا ہے کہ اس عورت کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک مر جائیں گے اور انکے مرنے کے بعد اس عورت کو ہم تیری طرف واپس لائینگے۔ اس پیشگوئی کے متعلق جب کبھی سوال ہوا [illegible] گئے کہ ؎

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا — ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اطلاع ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا مضمون [illegible] موت مرزا آئندہ پرچہ میں۔

اہل قرآن کا شگوفہ

(نامہ نگار از جودھپور)

جمیل المناقب حضرت مولانا ابو الوفا صاحب دامت برکاتہم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

مولانا آپکے اخبار گوہربار میں علاوہ اور فرق باطلہ کے فرقہ جدیدہ اہل قرآن کی تردید بھی اکثر دیکھتا ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء یا ابا الوفا ۔ ۲۵ محرم سنہ حال کی اشاعت میں آپکے نامہ نگار وکیل اسلام کا مضمون بعنوان «اہل قرآن کا شگوفہ» پہونچا کہ کھلا دیکھکر عجیب کیفیت معلوم ہوئی نیا تماشا نظر آیا ۔ افسوس ان لوگوں نے دین محمدی کو لعب اطفال بنا کر الامت احمدی کو کھیل ہی سمجھ لیا ہے جی مین جو کچھ آتا ہے کہہ بیٹھتا ہے دین اسلام کیا ہوا [illegible] جو چکڑالوی اپنی گاتا ہے تو خشی اپنی الاپتا ہے ۔ حواس [illegible] کہہ کے تعرب بالکل مسخ ہوگئے حواس گم ہوگئے منہ کھولدیا اور آنکھین بند کر لین اور مصداق اس شعر کے ہوگئے ۔

آنکھین تو کھلی ہین پر سوجھتا نہین

جو کچھ دیکھتے ہین وہ سمجھتا نہین

مقبول آپکے چکڑالوی صاحب ہدا ہم اللہ (نعوذ باللہ) کہ وہ خدا سے کہ یہ خاطی ہوتا جانتے ہین ۔ چکڑالوی صاحب وشی صاحب تو آپکے ہونہار [illegible] ہیں آپ کی تصدیق بھی تسلیم میں [illegible] سبقت حاصل کی ہے اور [illegible] قیاس میں [illegible] اور ہم کیا کہہ سکتے ہیں [illegible] آپ کیون کہ ہاں دین میں اصل مقرر کردہ تو آپ ہی سکے ہین اب جو نئے نئے کلین کہ وہ شگوفے ہون گے آخر یہ تو آپ ہی جانتے ہین کوئی جماعت آپکے علیحدہ بھی ہو کر [illegible] کرنے لگین کہ ہم مولوی صاحب سے زیادہ عقیل و فہیم ہو سکتے ہیں اہل قرآن ہین لیکن وہ حضرت اس بات کو تسلیم نہین کرسکتے وہ ناداں نوراہ سے بھٹکے ہوئے ہین آخر یہ دولت ہاتھ کہاں آ گئی اور ہم کو بھی طریق اجتہاد و طرق استدلال و اصول فہم قرآن سکھائے کہ حیف! یا مولانا! بقول آپکے انشاء اللہ کے اقرا احسانات چکڑالوی صاحب ہداہ اللہ پر آپکے پرچہ سے اہل قرآن ہونیکا ثبوت ہے کیونکہ فی زمانا اہل قرآن وہ ہے جو حدیث اور ۔ ۔ ۔ ۔ جو انفاس قدسیہ کلام نبوی پر منہ بھر کے بیہودہ تعریفین کیے عرف عام بلکہ خلاف خدا خلاف رسول اپنی خواہشات سے جو چاہے بولے فرمائے آؤ آیت من اتخذ الٰہہ ھواہ اس کو کرا ادا اللہ صاحب جو پہلے اہل قرآن ہوئے ۔ پھر چکڑالوی صاحب کے سہو نہار ولایت شاگرد سے کیونکر وہ جاہل اللہ کیون کلیجہ تھام تھام کر فخر کی کرشمین لے رہے ہین مقبول کئے ۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا   آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا

ابھی ہوا ہی کیا ہے گا تو اب گھنگا خلق خدا کو رو رہا ہے ۔ بھلا تم اگر اہ کو پاستان سمجھ لیا ہے ۔ اے چکڑالوی ! تجھے خدائے علام الغیوب کی قسم ہے تھوڑی دیر کے لئے ادہر متوجہ ہو اور جو کچھ کہون بگوش ہوش سن گیارہ گیارہ مرتبہ اول و آخر درود شریف پڑھ و بقبلہ بیٹھ اور کم از کم پندرہ منٹ تامل کر کے تو دو ورنہ شکل ہو نیکی بنا بعد توبہ کے سو مرتبہ استغفار کر یا ستر مرتبہ پڑھ بعد کلمہ شہادت سو مرتبہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ پڑھ پھر دیکھ تجھے کون برحق جادہ ضلالت الحاد کے تیرہ و تاریک گڑھے سے نکالتا ہے یا نہین بہتر چند بھیاؤ اللہ تا پہ انشاء اللہ سب ہجا تار ہوگا شاہراہ ہدایت پر ایک سیدان وسیع نظر آجائیگا جس مین جو نفیس بھی پچ گئے صحابہ کرام تابعین تبع تابعین عظام غرض کل سلف صالحین ائمہ مجتہدین و محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین پیروان ملت احمدیہ پیشوایان شریعت محمدیہ تجھے ابھی سیدان میں بکروفر شان و شوکت نظر آئینگے اسوقت تجھے اپنی ذلت وہوان ضلالت وخذلان کا پورا اندازہ ہوگا کہ تو کہان اور علمائے امت صلحائے ملت کہان ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تجھ تو نے محض اپنے فہم کا سہارا لے کر ناسمجھ بوسوسہ و سواس خناس حبیب امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گمراہ گمراہ بنایا اور باتباع عزازیل انا خیر منہ کا دم بھرنے لگا ۔ کہتا ہے کہ مین مولوی ہون عالم ہون صرفی ہون نحوی ہون علوم منقولات و دینیہ نے پانی کیطرح پی لیا ہے علوم جدیدہ و فنون نادرہ سے سینہ میرا لبالب بھر دیا گیا ہے عقل کا پتلا ہون رائے و قیاس کے نام سے دور لیکن اہلحدیث کے ستم رسیدہ ہون ناحق قرآن ہون جو سمجھ وجہ ہے پائی کسی نے آج تک نہ پائی جیسے قرآن پر عمل کرتا ہے وہ میرے پاس آئے مین اُسے سکھا دون فہم قرآن کے اصول بتلادون ۔ چکڑالوی صاحب ! خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہون مجھے تمہاری صورت سے اور زندگی تک نفرت و وحشت باقی ہے جو تمام لاہور تمہارے ضلالت کا شکار ہوا اور چند سوالات جن میں تمہارے ہی اصول کے موافق افتتاح صلوٰۃ کی بابت پوچھے اور تم کے باوجود مولوی علمی کے آئین بائین شائین کر کر شاید تھے اور ذلت و خواری کے ساتھ چار پائی پر پڑے پڑے تعلیلین جھانکنے لگے تھے اے چکڑالوی ! خدا سے ڈر انصاف کر جن صوفیوں نجیوں کا تو خادم بنا ہے اور جن کی کتابون کو اپنے آپ کو علماء میں شمار کرتا ہے تجھے خدا کی قسم ہے سچ بتلا کیا انہون نے بانی مبانی اور موجد علوم ہوکر بھی قرآن کو سمجھا اب

ahmadimuslim.de

تونے سمجھا کیا انکا طرز عمل یہی تہا جو تونے لیا ہے کیا صرف و نحو کا جاننا دو سطر عربی عبارت کا صحیح پڑھ لینا سو توف طلب مردودیت مقبولیت کا ہے ہرگز نہیں بہت سے منطقی فلسفی دہریے قدریے روافض و خوارج وغیرہ جملہ فرق باطلہ جنہوں نے بمقابلہ نصوص قطعیہ اپنی قیاس لگائی عقل سلیم سے کام نہ لیا راندہ درگاہ ہوئے گویا خط مردودی انکی پیشانی پر روز ازل سے کہنچ چکا تہا انکے دعاوی باطلہ علوم و فنون بیچ کام نہ آئے اپنے استاد و معلم ملکوت ہی کو دیکہہ بنا بالفضل قطعی اپنی رائے فاسد کو مقدم کیا اور انا خیر منہ کہا تہا مستحق مردود و مطرود ہوا ؎

اول آنکس کہ قیاس کہا نمود

پیشتر از دار خدا ابلیس بود

سچ بتلا اس طرز عمل میں تیرا پیشوا کون ہے یہہ علم تو نے کس سے سیکہا یہہ تو ظاہر ہے کہ قرآن سے ابتک تو کسی مدعا کو ثابت نہیں کر سکا اور جو سرمایہ تہا عمل چکا اور انشاء اللہ عنقریب کہلا جاتا ہے۔ جمہور مجمع کثیر امت محمدیہ سے کوئی بہی تیرا ہم مشرب ہم عقیدہ نہیں گذرا اور جن لوگون نے تجہپر اعتماد کر رہو کا کہایا ہے وہ عجب مصیبت اور غضب کی بلا مین سرگردان اور وُلاں ڈول مین ادہر کے نہ ادہر کے مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذَالِكَ لَا إِلَى هٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هٰؤُلَاءِ کے مصداق ہو رہے ہین اللہ سبحانہ تعالیٰ اُن غریبون پر رحم فرماوے جنہون نے سادہ لوحی سے شاہراہ مقصود کو چہوڑ کر گرداب بلا مین پہنسگئے ہین اور حیرت زدہ ہوکر رونگتان شریعت کا منہ تکتے ہین۔ اے حکیم الوری خواستہ مخلوق سے حیا کر اگر طریقہ عمل بالقرآن تمہارا سچا ہے تو دیکہہ قرآن کریم اپنے مخالف سے طالب دلیل ہے ایْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ تیرے طرز عمل کا پتہ قرآن کریم سے تو نہین لگتا اس سے پہلے کی کوئی کتاب سے دکہلا یا کوئی نشان علمی لے آیا جس سے تو یہہ بات ثابت کرسکے کہ کتاب آسمانی مین فہمائش رسول کی کوئی حاجت نہین جسکے جی مین جو کچہہ آوے وہی مراد الٰہی قرار دے یا یہہ ثابت کرسکے کہ کتاب آسمانی جس پیغمبر اولوالعزم پر نازل ہو معاذ اللہ معاذ اللہ منہ مراد الٰہی کو سمجہہ سکتا ہے نہ اُسکے یار و اصحاب ذرا اپنے دیکہہ تو کوئی اور بلکہ چودہوین صدی مین ایک معروف مفلوج متوطن پنجاب ڈیڑہ اینٹ کی جدی قائم کرے اور وہ سمجہے۔ العظمۃ للہ بارگاہ الٰہی مین اور یہہ اندہیر توبہ کر توبہ کر خدا سے ڈر دیکہہ وہی معاملہ بہت جلد اور دیکہتے دیکہتے آنکہون پیش آگیا جسکا مین نے بجگہ لاہور مین عند الملاقات ذکر کیا تہا کہ عمل بالقرآن کا اگر یہی طریقہ صحیح ہے جسپر تو نے اعتماد کر لیا ہے تو ہر شخص آئیو الا ایک نئی اپج نکالیگا اور ڈیڑہ اینٹ کی جدی قایم کریگا۔

ادائے صلوٰۃ کا تو نے ایک نیا ڈہنگ نکالا ہے جو سب سے نرالا اور علیحدہ ہے طریق قدیم کو غلط اور غیر صحیح بتلایا ہے ؎

عجب ہے زمانے میں یہہ بر زوری

بدی نیکی ہو گئی اور نیکی بدی

جنکو غلطی پر اور اُنکے طریق صلوٰۃ کو غیر صحیح خلاف مرضی مولیٰ بتلاتا ہے آخر انکے پاس دلائل میں شواہد احادیث و فقہ کے ذخائر موجود مین پہر عمل جمیع امت اور مقبولیت عام انوار و برکات مزید بران تیرے پاس بجز قیاس اور وہ بہی ایجاد بندہ از ہمہ گندہ تیرا استغہارت خانگی قیاس و قیاس نہی لاحول ولا قوۃ تو نے اپنی کہی وہ نے اپنی کہی و دیکہہ وہی معاملہ پیش آیا کہ منشی بدل انشاء اللہ تجہسے مخالف اور مد مقابل ہوئے۔

ہم دعا کرتے ہین کہ خداوند کریم رحیم اپنا کرم و رحم فرماوے اور منشی انشاء اللہ صاحب کو اس تفریق کو راست لاوے گو اسوقت یہہ تفریق پہلو وہی لئے ہوئے ہو لیکن کیا عجب کہ یک بیک کایا پلٹ ہو جاوے اور یہی تفریق باعث ہدایت ٹہیرے اور ہمارے برادران گم گشتگان تیہ ضلالت کی رہبری ہے کہ اس تفریق سے انکو نقائص و عیوب اپنے ایجاد جدید کے نظر آنے لگین اسطرح کہ کبہی وہ اپنے پیر کو دیکہین اور کبہی آپ اپنے مین نظر کرین اور سمجہین کہ پیر جو لکہ بیٹہے ہین اور بے پر کی اڑاتے ہین بلکہ عنقریب خود ہی اڑا چاہتے ہین۔ وہ تو ہر طرح مندمل ہو چکے اور کسی طرح قابل امامت نہین تاکہ مذہب جدید کی بابت تسلی اور اطمینان نہین کرسکتے معلوم شد کہ بے دلیل بہت و بے بنیاد ہست۔ پہر اپنی حالت مین غور کرین کہ جب مرشدی قبلہ بانی مذہب جدید چودہوین صدی کا مدعی عمل بالقرآن ہماری تسلی نہین کرسکا ہم لوگ کہ اسکے بہکائے ہوئے اور بے علم ہین اپنے معتقدین اور چہوٹے بہیون کی کہانتک تسلی کرسکین گے پہر شاہراہ شریعت کو کس لئے چہوڑے اور جم غفیر مجمع کثیر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیون علیحدہ ہو اور کئے ولا کیون ناحق مصیبت مین گرفتار ہوئے خدا کرے ایسا ہی ہو آمین آمین یا رب العالمین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿﴾

ہم آپ کو اور ناظرین کو ایک اور پرلطف قصہ سناتے ہین اور حکیم الوری صاحب کی لیاقت کا سین دکہاتے ہین۔ بماہ شعبان گذشتہ اتفاقاً بندہ کو سفر لاہور و کرنا پڑا

آٹا پیسنے کی اصلی مشین اور کماد بیلنے کے بیلنے مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہین۔

میں آگیا لاہور پہونچنے پر جی میں آیا کہ منجملہ عجائبات ملک کے چکڑالوی جی کی صورت
شریف بھی دیکھئے اور موقع ہو تو کلمہ الخیر کہئے شاید اُسے خوف خدا آئے اور نزول
ہی میں اشر ملتے بعد جستجو کے بسیار جا پہونچا وقت نماز عصر کا تھا اذان شاید
تکبیر جاننے سے پیشتر ہو چکی میرے سامنے نہیں ہوئی۔ ایک ہمرہی کریشائیل
نمودار ہوئے اور اولاً بندہ کو اجنبی دیکھکر صاف بھی فرمانے لگے کہ مذہبان نے
وہابیان نے جو نماز نکالی ہے سب خبث ہے ہماری نماز دیکھو میں نے کہا
دکھاؤ تمہاری نماز چنانچہ انہوں نے دکھائی اور مینے بچشم خود دیکھی مسجد کے خود
ریشائیل ہمرہ نے ایسے نام سے ہم واقف نہیں، لاکر چٹائی ڈالدی اور اشارہ طرف
بیٹھنے کے کیا اور خود پیش امام بنکر نماز پڑھائی نمازی صرف پانچ چھ اشخاص نا
مخصوص تھے حضرت مولانا میں سچ سچ اور بقسم کہتا ہوں کہ سب کی شکلیں ایسی
بھیانک اور ڈراونی معلوم ہوتی تھیں جیسے نباش کی اور مردوں کے کفن چھینتا ہو
یہ نمعلوم کہ ایمان ایمانی ایک شخص چکڑالوی جی کی چارپائی پر لیٹا ہوا تھا جو کہ
اندھا کریہ المنظر بدنما شکل تھا اُس سے میں نے پوچھا تم نماز نہیں پڑھتے فرمایا کہ میں پڑھ
چکا ہوں۔ کہاں سے آئے ہو ڈیرہ اسمعیل خان سے کیا نام ہے؟ محمد بخش اب سنئیو
[illegible] چکڑالوی جی کی نماز شروع ہو گئی [illegible]
نہ سلام کو تھاما اور جاتے تکبیر اللہ اکبر کہنے کے [illegible]
اللہ ھو العلی الکبیر پڑھا بوقت رکوع چکڑالوی جی شاید [illegible]
انکے ساتھ رکوع کیا ایک سر پر ہاتھ رکھا جو خاص [illegible] اختتام
نماز پر چکڑالوی جی چارپائی پر لیٹ گئے جنکو دیکھ کر زبان واجب [illegible] حضور
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یاد آیا۔ الا یہ شک [illegible] سبحان علی [illegible]
یقول علیکم [illegible] القراءت الحدیث بندہ نے سفہاء الاحلام جہلاء موجودین کی
بکواس سمجھنے کی غرض زبان فارسی میں سوال پیش کیا چکڑالوی جی معذول [illegible]
ہوکر بہت ساکت ہو گئے اور یوں ارشاد فرمایا کہ اردو میں گمان کردہ [illegible]
غرض یہ معلوم ہوا کہ زبان فارسی معمولی بھی چکڑالوی جی کو نہیں آتی مجبور گا مجھے
سلسلہ گفتگو زبان اردو میں کرنا پڑا جسکو بصورت سوال وجواب بغرض ملاحظہ
ناظرین عموماً اور مریدین چکڑالوی جی کے خصوصاً درج ذیل کرتا ہوں۔

ایک مسافر پردیسی اور چکڑالوی جی میں مباحثہ

[illegible]

بجائے اللہ اکبر کہنے کے آیت ما یدعون من دونہ الباطل وان اللہ ھو العلی الکبیر پڑھا ہے کونسی آیت
قرآنی میں ہے مفصل و مشرح بیان فرمائیے جو لوگ دریافت کرینگے انکی جانب سے میں انکو
جواب دونگا اور انہیں ہر طرح سمجھا دونگا میں ایک مسافر وہ در راہ ملک کے رہنے والا پردیسی
ہوں مجھے آیت ضرور بتلائیے۔

جواب فصل لربک وانحر۔ چکڑالوی یا خدا لگتی کہنا اور خدا سے ڈرنا کیا میرے
سوال کا جواب ہو گیا۔ کیا تم نے اندازہ کر لیا کہ ایسے لیاقت پر تمہیں منزل مقصود
تک پہونچا دیگا۔ مسافر اسینے عرض کیا انحر کے معنے کان پکڑ۔ چکڑالوی انہیں وانحر
کے معنے اونٹ ذبح کر۔ مسافر! پھر آپ کو ہر نماز کیوقت ایک اونٹ ذبح کرنا چاہئے
آپ عامل قرآن ہیں، ورنہ یہ نص قرآن ہے چکڑالوی جی۔ یہ جثہ ہمارا اونٹ ہے۔ مسافر
گر یہ جثہ آپکا اونٹ ہے تو پھر اس اونٹ کو ذبح کر دینا چاہئے۔ چکڑالوی۔ مراد ذبح حقیقی
نہیں بلکہ مجازی ہے یعنے اس جثہ کو عبادت میں لگانا اُس کا ذبح کرنا ہے۔ مسافر
بلا کسی قرینہ صارفہ کے عدول معنے حقیقی سے کرنا اور بدلیل محض اپنے قیاسی معنے
لگانے پھر دعویٰ عمل بالقرآن کیونکر راست آوے آپ وہی آیت بتلائیے جس سے یہ ثابت
ہو کر یہاں مراد جثہ کو عبادت میں لگانا ہے جبکہ بقول آپکے یہاں مراد معنے حقیقی
سے نہیں بلکہ مجازی مراد ہیں۔ آیت وَفَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک
جزئی قرآن مجید میں مفصل موجود ہے حدیث رسول کی ضرورت نہیں پھر آپ اسکو
کسی مفصل آیت سے ثابت کیجئے ورنہ آپ نے اپنی مراد نکالی دوسرے نے اپنی تمہارے
نزدیک جب فہمید قرآن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک دخل نہیں پھر آپنے
دخل در معقولات کیوں کیا اور منشاء الٰہی کسطرح سمجھ لیا۔

چکڑالوی صاحب۔ ایک حدیث سے ساری ترکیب مجموعی طور سے وہ بھی نہیں
بتلا سکتے۔

[illegible] الفاظ اور سفیہ جہ [illegible] ترتیب [illegible] ابواب مستقلہ میں
جن میں کل ترتیب [illegible] آخرہ احادیث طویلہ میں مندرج ہیں چنانچہ کتب اسلامیہ
[illegible] میں [illegible] ترتیب صلوٰۃ ایک روایت حدیث سے ثابت نہیں بلکہ
دو چار دس پانچ یا زیادہ روایات حدیث سے وہ لوگ مجموعی ترتیب صلوٰۃ کو ثابت کرتے
ہیں تاہم آخر ان سے احادیث [illegible] ثابت تو کیں۔ آپکے پاس کیا دلیل ہے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] آیت قرآنی سے ثابت نہیں کیا نہ طریق
[illegible] صلوٰۃ [illegible]
[illegible]

اذان کہنا تو انکا مذہب ہی نہیں (ایڈیٹر) عہ [illegible] (ایڈیٹر) عہ اس فرقہ کی نئی نماز کا جواب دیکھنا چاہیں تو رسالہ دلیل الفرقان قیمت ۲ر پر دفتر ہذا سے لیں (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

آیت سے ثابت کیجئے بر سبیل تنزل کہتا ہوں کہ آپ بیچ کئی آیات قرآنی سے ثابت
کر دیجئے خاصکر پہلے اسی سوال کو حل فرمایئے جو ہمنے افتتاح صلوٰۃ کی بابت پیش
کیا ہے جواب میں مفصل آیۃ قرآنی ہو اسکی مراد نہیں مانی جاتی جب آپکے نزدیک
دفاتر احادیث نبویہ کچھ نہیں کتب فقہیہ کوئی چیز نہیں تو قرآن کریم میں اور آپکی
فہم کیکی مراد وہ بھی الوکہی سلفا و خلفا سب سے نرالی کیا چیز ہے۔ مدیگر (مولوی صاحب)
اصل سوال کا جواب چھوڑ کر تم نے نماز میں کلام بشر کو ملا لیا ہے اور ادعیہ منصوصہ
غیر قرآن نماز میں پڑھتے ہو۔ مسافر! نماز میں جسقدر ادعیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تعلیم فرمائیں وہ سب ماخوذ از قرآن بموجب منشاے الٰہی کے ہیں آیۃ وَمَا
یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى شاہد عدل ہے۔ اس اثنا میں ایک
شخص جسنے انکی منیافت کی تھی بلانے آگیا مریدین نے رخصت کی ٹھیرائی۔ اور
جلد بیٹے سنہرہ بھی رخصت ہوا۔

حساب غریب فنڈ

بقایا ۱۲۰ سے
مولوی علی اصغر ... پوری
عہ (رسایل)
مولوی عبدالکریم صاحب شادیوال ۸ سے (رسایل)
مولا بخش رنگریز سمبڑیال ۸ سے (رسایل)
منشی ابو حمید محمد حیات صاحب ظفروال عہ (رسایل)
عنایت اللہ صاحب ... ضلع بلند شہر ۸ سے (رسایل)
میاں قمر الدین ٹیلر ماسٹر جہلم ۱۲ سے
فنڈ ملی فنڈ ... سے
کل میزان ...
دو اخبار بنام مولوی عبدالکریم صاحب شادیوال اور مولوی
علی اصغر صاحب دانا پور جاری کئے گئے۔ باقی ۱۵ سے
اصحاب کرم توجہ فرماویں۔ خواستہ۔

درخواستیں

درخواست نمبر ۹ - عبداللہ ... احمد پور شرقیہ
درخواست نمبر ۹۱ - مولا بخش رنگریز ... سمبڑیال
ضلع سیالکوٹ۔
درخواست نمبر ۹۲ غلام ... منٹگمری محلہ حیدری۔
درخواست نمبر ۹۳ - محمد حسین امام مسجد ... ضلع گجرات (پنجاب)
درخواست نمبر ۹۴ - مولوی عبدالاحد ... موضع ... ڈاکخانہ ...

درخواست نمبر ۹۵ - عبدالرحیم طالب علم ظفروال ضلع سیالکوٹ۔
درخواست نمبر ۹۶ عبدالرحمٰن طالب علم مظفر پور پختہ سرائے مطب حکیم
اسمٰعیل خان صاحب۔
درخواست نمبر ۹۷ - مغل بیگ ولد قمر بیگ مقام پوسٹ اکانگاؤن ضلع واردا
درخواست نمبر ۹۸ رجب علی طالب علم تھرڈ مڈل کلاس گورنمنٹ ہائی سکول
سیالکوٹ۔ درخواست ۹۹ - میاں عنایت اللہ حنفی امام مسجد کوٹ... ڈاکخانہ ... گجرات۔
درخواست نمبر ۱۰۰ - یٰسین احمد ولد مولوی محمد زکی امروہہ ضلع مراد آباد محلہ ... سیلانی
درخواست نمبر ۱۰۱ - فقیر محمد موضع ڈنڈن اوٹ ڈاکخانہ گوہڑ چے تحصیل احمد پور
شرقیہ ریاست بہاولپور۔
درخواست نمبر ۱۰۲ - محب اللہ از ملتان شہر بیرون پاک دروازہ محلہ قصاب پورہ
درخواست نمبر ۱۰۳ - مولوی محمد عالم شہر تصبہ ڈاکخانہ ... ضلع لاڑکانہ سندھ
درخواست نمبر ۱۰۴ - عیسیٰ حسن خان والا تحصیل قصور ضلع لاہور۔
درخواست نمبر ۱۰۵ - محمد صدیق اجن پور ڈیرہ غازیخان۔
درخواست نمبر ۱۰۶ - مولوی محمد عالم ریلوے سٹیشن ...

مرزائیو! جلدی توبہ کرو

مرزا ز قادیانی فرعون ثانی * اللہ تعالیٰ نے ... ہلاک ... ربانی
... بود ازلی بازیں ہمہ رعونت * ... شیطانی ...
افسوس کہ مرزا صاحب کی شقاوت ازلی نے ان کو ... وداع الاالمان
میں مرنے بھی نہ دیا۔ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں دوبارہ اموات مخالفان
... نہیں کہ انکی پوری ... تاکید ...
... رہی ... ہر کیف ... بوقت موت ... رونا ہی آیا
... اور نہیں ... ہیں ... کہ ... دعاوی ...
سے کنارہ کشی ہوئی اب مرزا کو جھوٹا ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے کہ خدا نے ابو حمید جیسے
بندہ کو جو دنیا میں کسی نیکی کا ... ہیں ... گذشتہ ۲۰ سال کے عرصہ
... زبان ... نہ ... الہام ... نزول
مسیح اور ... مہدی ... نہیں ... اور یوں تو مرزا صاحب ... مہدی ... نبوت
... ایک ... سمجھ ... دنیا کی ... حدیث شریف ...
... مسلمانو! اس ... عبرت حاصل کرو اور ... مرزائیوں

مرزا صاحب ...
اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار ... کرنیکے لئے یہ تجویز ہوا ہے کہ انکی سوانح
عمری ... چودھویں صدی کا مسیح
اخیر جون تک چھپ ... دیجائیگی۔ اور رسالہ
الہامات مرزا جسکا ... ۳۰ روپیہ کو دیا جائیگا ... ان
دونوں کے علاوہ۔ امید ہے کہ ناظرین اس تجویز سے
فائدہ اٹھائینگے +
المشتہر
منیجر
اہلحدیث

فتاویٰ

س نمبر ۱۶۲۔ ماہ رمضان المبارک میں سحری کس وقت کرنی چاہیئے۔ خاص وقت سحری کا کونسا مقرر ہے؟ جو لوگ کہ رات کے دو یا تین بجے سحری کرتے اور خوب قدرے کھانا کھاتے ہیں شرعاً انکی سحری درست سمجھی جائیگی؟ یا نہیں؟ (عبدالرؤف خان از [illegible])

ج نمبر ۱۶۲۔ قرآن مجید میں سحری کا وقت صبح کی دھاری نکلنے تک ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ صحابہ کرام اور خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سحری قریب صبح کے کھایا کرتے تھے پس سنت تو یہی ہے لیکن اگر کوئی اس سے پہلے کھائے تو سحری ہو جائیگی مگر خلاف سنت۔

س نمبر ۱۶۳۔ روزہ کی حالت میں بدن میں عطر ملنا۔ آنکھوں میں سرمہ دینا۔ حجامت بنوانا۔ فصد کھلوانا اور پچھنے لگوانا جائز ہے یا نہیں؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۳۔ روزہ کی حالت میں عطر ملنا۔ سرمہ لگانا۔ بالوں کی حجامت بنوانا تو بلا کراہت جائز ہے۔ لیکن فصد کرانا یا پچھنے لگوانا بخوف ضعف ناپسند۔

س نمبر ۱۶۴۔ نماز تراویح واجب ہے یا سنت؟ اور تراویح کس وقت پڑھنی چاہیئے نماز عشاء اور تراویح کا وقت ایک ہی ہے یا تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔ نماز تراویح کی دراصل کے رکعت ہیں؟ اور نماز وتر باجماعت ادا کرنی چاہیئے یا فرداً فرداً ادا کرنی چاہیئے؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۴۔ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے واجب نہیں۔ وقت اسکا نماز عشاء کے بعد ہے۔ مگر تہجد کے وقت پڑھے تو اچھا ہے۔ نماز تراویح اصل آٹھ رکعت [illegible] باجماعت [illegible]

س نمبر ۱۶۵۔ لیلۃ القدر ماہ صیام کی کونسی تاریخ میں آتی ہے؟ اور اس رات کے کیا کیا فضائل ہیں اور اس رات کو کیا شغل کرنا چاہیئے؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۵۔ شب قدر کی روایات میں ستائیسویں شب کی نسبت گمان غالب ہے فضائل اس رات کے یہ ہیں کہ اس میں عبادت کرنے کا زیادہ ثواب ہے خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ اس رات میں بموجب روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دعا پڑھنی چاہیئے اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

س نمبر ۱۶۶۔ اس دیار دکن میں دستور ہے کہ ماہ رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو مسجد میں فرش فروش مکلف، شیشہ آلات، قندیل و جھاڑ و فانوس اور جھنڈیوں سے خوب آراستہ کی جاتی ہیں اور روشنی وغیرہ بہت کثرت سے ہوتی ہے اور مصلیان موجودہ سے چند اشخاص قرآن مجید کے مختلف سور کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے ہیں جس پیچھے حافظ جی و پیش امام صاحب تا قل اعوذ پڑھ کر سورہ فاتحہ و پانچ آیت پڑھتے ہیں تب تک حاضرین محفل مؤدب۔ سر جھکائے ہوئے آمین آمین کہتے جاتے ہیں۔ بعد انفراغ فاتحہ خوانی شیرینی۔ بتاشے۔ خرما۔ نمک۔ سیاہ و اجوائن وغیرہ سے بطور تبرک ایک بڑا حصہ حافظ جی و پیش امام صاحب کو نذر کیا جاتا ہے۔ ما بعد اس تبرک کے حصے حاضرین مسجد سے سب کو تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہ کام بہت ہی ثواب کا اور بمنزلہ فرض و واجب سمجھا جاتا ہے پس یہ فعل شرعاً ثواب ہے یا فضول و بدعت؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۶۔ شب قدر میں عبادت و دعا کرنے کا حکم ہے مگر امور مذکورہ کا ثبوت شرع میں و طبقہ اول میں نہیں ملتا۔ گو انکی نیت نیک ہو تاہم خلاف سنت ہیں۔

س نمبر ۱۶۷۔ ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعد ادائے نماز جمعہ دو رکعت نماز قضاء عمری باجماعت ادا کی جاتی ہے اور اس فعل کو باعث حصول ثواب عظیم سمجھا جاتا ہے۔ اور دعوے کیا جاتا ہے کہ اس نماز کے ادا کرنے سے تمام عمر کی قضا نمازیں ادا ہو جاتی ہیں۔ اس نماز کے ثبوت اور جواز میں [illegible] ایک مولوی صاحب نے ایک رسالہ [illegible] اور اس نماز کے ادا کرنے پر بہت زور دیا ہے اور اہل کابل و پشاور کے تعامل کو دلیل گردانا ہے پس اس نماز قضاء عمری کا پڑھنا کیسا ہے؟

ج نمبر ۱۶۷۔ یہ دو رکعت بالکل فضول اور باعث گمراہی ہیں کیونکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری تمام عمر کی قضا عمری سے ادا ہو جائینگی تو پنجگانہ نماز کو جواب دے بیٹھتے ہیں۔ اہل کابل اور پشاور کا فعل شریعت میں سند نہیں ہے۔ افسوس ہے جو لوگ اہل کابل اور پشاور کے فعل کو سند کہتے ہیں ان کے امام (ابو حنیفہ صاحب) تو مکہ اور مدینہ والوں کے [illegible]

س نمبر ۱۶۸۔ صدقہ فطر کی اصل مقدار کیا ہے؟ اور زمانہ حال کے مروجہ سیر سے کتنے سیر فطرہ دینا چاہیئے؟ ایک گھر میں جتنے آدمی ہوں انھوں کی طرف سے ایک ہی شخص فطرہ دینا چاہیئے یا ایک ایک کی جانب سے الگ الگ؟ اطفال خورد سال کی جانب سے بھی فطرہ دینا چاہیئے یا وہ معاف ہیں؟ (ر)

ج نمبر ۱۶۸۔ صدقہ فطر کی مقدار انگریزی حساب سے اڑھائی سیر ہے جو ہر ایک متنفس کی طرف سے پیش از نماز عید دینا چاہیئے۔ اطفال خورد سال کے زمانے میں بعض نصف صاع (سوا سیر) کا فتویٰ بھی دیتے ہیں جو بنظر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا غالباً صحیح ہے۔ (باقی دارد)

ahmadimuslim.de

ثابت ہوتا
جمادی الاول [illegible]

انتخاب الاخبار

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایل ایل بی (وکالت) میں ۲۶ میں سے ۲ پاس ہوئے ہیں لیکن ابتدائی درجہ کا نتیجہ اتنا بھی اچھا نہ تھا ✦

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۲۳ مئی کو طاعون سے کل ۱۰۹۹ اموات حسب ذیل اضلاع میں ہوئیں۔ رہتک ۳۰۔ گوڑگانوہ ۹۴۔ کرنال ۷۰۔ دہلی ۴۳۔ انبالہ ۱۶۔ ہوشیارپور ۴۴۔ جالندھر ۲۔ لدھیانہ ۲۲۶۔ فیروزپور ۱۱۵۔ منٹگمری ۱۲۔ لاہور ۲۴۔ گورداسپور ۹۔ سیالکوٹ ۶۔ گوجرانوالہ ۱۰۔ شاہپور ۴۔ جہلم ۲۔ راولپنڈی ۳۔ اٹک ۱۰۔ جھنگ ۲۰۔ لائلپور ۳۰۔ ریاست پٹیالہ ۱۰۔ جیند ۶۔ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۵۲۲۹۳۱ واقعہ ہوئی تھیں۔ دگنا یا چار سو واں حصہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے ✦

حجاز ریلوے کی نسبت سول اینڈ ملٹری گزٹ اخبار میں لکھا ہے کہ شمال مدینہ میں تکمیل ریلوے لائن میں صرف ایک سو کیلو میٹر کی مسافت باقی ہے جس پر دو کیلو میٹر روزانہ کی اوسط سے پٹڑی کا کام مکمل کیا جا رہا ہے۔ کما و اس کے نواح عرفات میں جہاں حجاج بعض مراسم ادا کرنے کی غرض سے جاتے ہیں۔ تہری لائن بچھائی جائیگی۔ تاکہ ریلوے ایام حج میں آسانی سے ہزار ہا حجاج کو وہاں تک پہونچا سکے۔ تعمیر لائن کے متعلق بدوؤں کے کسی حملہ یا چھاپہ کی خبر موصول نہیں ہوئی۔ نیم سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم اپنے عزیز پوتے پرنس برہان الدین کو مدینہ منورہ تک ریلوے لائن کے مراسم افتتاح ادا کرنے کے لئے روانہ فرمادینگے۔ مراسم مذکورہ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۸ء کو ادا ہونگے۔ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک مابین ۲۸۰ میل مسافت کی لائن غالبًا آخر سنہ ۱۹۱۰ء تک تیار ہو جائیگی۔ یہ افواہ ہے کہ اس سیکشن (مدینہ تا مکہ) کی تکمیل پر لائن کا کام ختم نہ ہوگا بلکہ جنوب میں صنعا و عدن تک اس کا سلسلہ بڑھایا جائیگا۔ لیکن سلسلہ مذکورہ سے پیشتر عمان۔ حیفا اور عکہ سے لائن کی شاخیں خلیج فارس اور عدن تک پہونچائی جائینگی ✦

مرزا قادیانی کی وفات پر امرتسر میں ایک جلسہ ہوا جس میں شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر پوسٹ حکیم محمدالدین صاحب اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے تقریریں کیں مولانا ابوالوفا کی تقریر سب مطالب پر جامع تھی۔ آپنے مرزا کی گویا مختصر سی سوانح عمری بیان کردی ✦

ملا محمد بخش لاہوری لکھتے ہیں کہ مجھکو خلافت مرزا قادیانی کے مقابلے کے لئے ادارہ ہونے پر خادم اسلام کا لقب دیا اور حافظ [illegible] شاہ صاحب نے خلعت فاخرہ [illegible] اور ایک تمغہ انعام بھی دیا۔ دعا کیجئے [illegible]

ہندوستان کے ہر قوم کے اخبارات مرزا قادیانی کی موت کے بعد اسپر لارڈ یو کچھ لکھ رہے ہیں۔ افسوس مرزا صاحب کا آخری الہام بھی جھوٹا ہوا کہ تمام دنیا میں میری قبولیت ہوگی ✦

جناب خلیفہ شاہ محمد صاحب جالندھری کا ۱۲ سالہ لڑکا فوت ہوگیا۔ خلیفہ صاحب ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللھم اجعلہ لہ شافعا و مشفعا ✦

ملا ہدایت الرسول مشہور مفسد نے آجکل جیت پور (کاٹھیاواڑ) میں اودھم مچا رکھی ہے۔ وہاں کے لوگوں نے آپ پر دعویٰ دائر کردیا ہے (خدا ایسے واعظوں کو یورپ کی سیر کراوے تو ہندی ان کے وبال سے چھوٹ جائیں) ✦

ہز ہائینس نظام دکن نے ہندوستان کے قحط فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ کا گرانبہا چندہ عطا کیا۔ (جزاہ اللہ)

سیکت کے راجہ صاحب فوت ہوگئے۔ ان کے ولی عہد گدی نشین ہونگے ✦

لدھیانہ سے قصور تک براہ راست ریلوے لائن بنائی جائیگی۔ سدرن پنجاب ریلوے کمپنی نے اس جدید لائن کے بنانے کے لئے ۱½ کروڑ روپے لنڈن میں قرض لئے ہیں ✦

لکھنؤ میں گذشتہ ہفتہ شیعوں اور سنیوں میں مجلس میلاد اور مرثیہ خوانی پر تنازعہ ہوکر خوب لٹھ بازی ہوئی۔ ایک شیعہ ضربات لاٹھی سے مرگیا۔ طرفین کے بہت سے آدمی مضروب ہوئے۔ پولیس نے بہت سے فسادیوں کو گرفتار کرلیا (مسلمانوں کے سر سے ادبار کا دیو ابھی اترا نہیں۔ اے کمبخت لکھنؤ! تو اس سے بھی زیادہ قعر مذلت میں گرا جاتا ہے)

چین اور جاپان میں مقام چیتا ڈو کی بابت پھر تنازعہ ہوگیا چینی اس مقام کو اپنا علاقہ بتلاتے ہیں اور جاپانی اسکو کوریا کے علاقہ میں سمجھتے ہیں ✦

چین تاؤ کے باشندوں پر جاپانیوں نے ٹیکس لگا دیا اسلئے چینیوں نے اپنی ۵۰۰ فوج کیرین سے چین تاؤ پر دخل کرنے کے لئے روانہ کی ہے ✦

برٹش پارلیمنٹ میں مہم مومندی کی بابت پوچھا گیا۔ جواب ملا کہ سرکوبی کا کام قریب الاختتام ہے نائب وزیر ہند نے کہا کہ ہم کی فوجیں سبق دیتے ہی جلدی واپس آئینگی زیادہ نہیں ٹھیرینگی۔ آپنے یہ بھی کہا کہ مومندی لوگ ملاؤں کے بھڑکانے سے سرکش ہوئے ورنہ کوئی شکایت نہ تھی مسٹر لپش نے کہا کہ ہماری فوجیں دشمن کی فصلیں کیوں لوٹتی ہیں کہا یہ سراسر وحشیانہ پن نہیں جواب ملا ان سے وہی سلوک کرتے ہیں جو ضروری تھا۔ باقی باتوں کا جواب نہیں دیا گیا ہے ✦

بلوچستان کے ایک گاؤں میں [illegible] نکلا ہے جس سے لوگوں پر بہت خوف طاری ہوگیا۔ مگر [illegible] انتظام کیا جا رہا ہے ✦

برائے محصول بھیجکر منگوالیں۔
(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

6 JU. 08

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلایل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلایل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے اب کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے۔ جنمیں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہیں۔ چھٹی جلد زیر طبع ہے۔

جلد اول سورۃ فاتحہ تا بقر قیمت عہ
جلد دوم سورۃ آل عمران و نساء قیمت ۱۲
جلد سوم سورۃ مائدہ۔ انعام۔ اعراف قیمت عہ
جلد چہارم سورۃ نحل تک قیمت ۱۲
جلد پنجم سورۃ فرقان تک قیمت عہ
پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت سعہ

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ سانی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلے بحق اہلحدیث ۲ر

دلیل الفرقان

بجواب اہل قرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

حق پرکاش

آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو اعتراضات کیے ہیں ان کا جواب دیکھو

جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب ہے

تعلیم الاسلام

تعلیب الاسلام مکمل

جواب تہذیب الاسلام عیسائی ... نہایت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم ... جلد سوم ۵ر

... عیسائیوں کی ...

جلد چہارم قیمت ۵ر چاروں جلدوں کو خریدار سے عہ

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۳ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا قیمت ۲ر

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان جاننے والا مطالعہ کرکے کامیاب ہو سکے۔ تمامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲ر

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بینظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا

مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸ر

تقابل ثلاثہ

توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت قیمت عہ

اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں ۳ر

المرقات فی کیفیت الصلوٰۃ

اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت قیمت ۴ر

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱ر

نماز اربعہ

اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام عیسائی ہندو آریوں کی عبادتوں کا مقابلہ ۲ر

الہامات مرزا

مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنیکو کافی ہے قیمت ۵ر

مرغوب ویدو ... ۱ر

المشتہر

مینجر اہل حدیث امرتسر

قرآن اسلام ...

ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED. L. N° 352.

اخبار
اہل حدیث
امرتسر

ہمارے ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار مت دیکھ کسی کا قول و کردار

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	للعہ
ششماہی	
ممالک غیر سے سالانہ	
ششماہی	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مہتمم
مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

جلد ۵ ... نمبر ...

امرتسر مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

... علیہ السلام
... کرنا
... اور اہلحدیث کی خصوصاً
... ت کرنا
... ملمانوں کے باہمی تعلقات
... کرنا
... و ضوابط
... لی آنی چاہیے
... مضمون وغیرہ واپس نہیں ہونگے
... مضامین بشرط پسند مفت درج کئے
... ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

مسائل فقہیہ

اب عنقریب ختم ہونیوالا ہے کیونکہ شروع سے ہی یہ اطلاع دیگئی تھی کہ اخیر تک
کے مضامین لکھیں گے درج ہونگے۔ اس سے بہت سے لکھنے والے شکایت کرینگے۔ آج ہم
ایک مضمون اپنے مخلص دوست مولوی صوفی عبد الحق صاحب مقیم سرہند کا
درج کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔
اما بعد واضح ہو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کا خلاصہ یہ ہے۔

حصہ اول:۔ امام میں ظاہری شرائط کا پورے طور پر موجود ہونا مقتدی کی نماز کی صحت کا سبب ہے۔ اور بغیر اسکے مقتدی کی نماز بھی نہیں ہوتی اسپر سب کا اتفاق ... فرمایا ہے۔

حصہ دوم:۔ امام کے عقائد و خیالات کو خواہ وہ کفر ہی کیوں نہ ہوں مقتدی کی نماز کی صحت میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتے۔ اور یہی مذہب ... ہے۔

اقول وباللہ التوفیق حصہ اول میں اس تشریح کا اندراج ضروری ہے کہ اگر امام حاکم ظالم جابر ہو اور اظہار حق الفت میں خوف فتنہ ہو تو امام اگر کسی رکن یا شرط کو چھوڑ جائے اور مقتدی کو اسکا علم بھی ہو تو بھی مقتدی کی نماز صحیح ہوگی کیونکہ ... قرآن صریح ہے۔ اور اگر امام کسی ایسے رکن یا شرط کا تارک ہو کہ جس میں سلف صالحین یعنی صحابہ کرام یا تابعین عظام نے باہم اختلاف کیا ہو تو بھی مقتدی کی نماز صحیح ہوگی جیسا کہ احادیث و آثار اور ائمہ دین سے ثابت ہے۔ اور اگر امام سہواً کسی رکن یا شرط کو چھوڑ جائے تو اکثر اہلحدیث مثل شافعی احمد حنبل مالک رحمہم اللہ کے نزدیک نماز صحیح ہوگی۔ الا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ... کی مرفوع حدیث۔ خاد ... اصابوا فلکم ... ان اخطاؤا فلکم وعلیہم ... وحدیث ... مذہب اول کی موید ہیں۔

حصہ دوم۔ اس میں جو جو کسی کی ... نماز ... کا ذکر فرما کر اُن کے پیچھے نماز ہو جانا ... کہا گیا ہے۔ سو یہ لفظ کہ دوسروں کی ... انکے پیچھے نماز ہو جاتی ہے کسی مرفوع حدیث ... نہیں آیا ہے۔

لہ فقہا اور محدثین کی فہرست ... میں داخل ہونے سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ انکے پیچھے نماز جائز ہے اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قول سے اسکی تائید ہوتی ہے۔ (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع۔ بیسیوں کی غلطی ... سے لیکن غلط چھپ گئی ہیں ناظرین ... مضمون ... صفحات ... کا خیال ... فرمائیں

ahmadimuslim.de

دوم بعض حوال مذہب کہا ہے۔ اہل کفر و ارتداد میں قیاساً مساوات قائم کرنی کسی وجہ
بھی ٹھیک نہیں۔ دیکھو اہل شرک و کفر و قاتل مومن دونوں کے لئے قرآن کریم میں خلود
نار کا حکم وارد ہے۔ مگر کسی کا بھی اہل مذاہب حقہ سے اعتقاد نہیں کہ مسلمان قاتل مسلمان
مثل کفار و مشرکین ابدالآباد جہنم میں رہے گا فافہم جو ایک خصوصی حوالہ ہے۔
پس احکام اہل کبائر کو احکام اہل کفر و ارتداد و الحاد پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے
ہے بالخصوص ایسے صاحب سے جو قوم کے پیشوا و مرشد ہیں ہادی الانبیاء ذی شان کو۔

سوم یہ کہ بخاری نے جو باب امامۃ المفتون والمبتدع کا باندھا ہے اس میں قول حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔ بسوء مطابقت
باب کی وجہ سے نقل کیا ہے۔ ورنہ امام بخاری کے نزدیک یہ موقوف و مرسل ثابت نہیں ہے بعض
علماء نے حضرت خلیفہ ثالث کے فرمان احسن عمل سے استنباط کیا ہے کہ آپ جناب نے کنایتاً
باغیوں کی امامت کی تردید فرمائی۔ کیونکہ کوئی صاحب اچھے کام کو برے کے ہمراہ نہیں لگاتا
اعلانیہ تردید کرنے میں آتش بغاوت کو زیادہ مشتعل کرنے کا خوف تھا۔
احقر کے نزدیک قول خلیفہ ثالث و حسن بصری رضی اللہ عنہما۔ و اقوال و افعال دیگر صحابہ
انہیں باب محض خوف فتنہ کی وجہ سے ہیں جو اشد من القتل ہے اور جسکے خوف سے ائمہ
جابر کے پیچھے نماز پڑھ لینے بہ مجبوری کا حکم صادر کیا گیا ورنہ کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی کہ کسی صحابی
کا ایسی سے ثابت ہو کہ بلا ایسے موقع کے کسی بدعتی وغیرہ کی اقتدا کی ہو چہ جائیکہ کفر
بواح کے پیچھے نماز پڑھنا بیان کیا جاتا ہے۔ بروایت ابو داؤد و ترمذی بعض اذان ظہر یا عصر
میں تثویب کی جائے کیونکہ جب سے بعض بدعتی اذان میں شہادت ... یا یہ ثبوت کر
ہو گیا ہے حالانکہ بعد سماعت اذان چلے جانا علاوہ تفریق بین المسلمین حسب الحکم حدیث

نافرمانی ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔
چہارم یہ کہ آثار مفتون و متبدع کے پیچھے نقل کر
اہل ارتداد و الحاد و کفر ثابت کیا جاتا ہے۔ حالانکہ
جو سے سوچیں ہے۔ کہ متبدع مفتون کی اقتدا جائز ہے۔
ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

پنجم یہ کہ سامنے سے جنکو عقیدۃً و عملاً کافر و مرتد مان لیا اور
اول و در بارہ ادائے زکوۃ کو ضروریات دین سے نہ سمجھنے والوں
باخراج اسکے شاہ میں علاوہ ازیں چہ جائیکہ ایسوں کی اقتدا جائز
صالحین کے اقوال اصحابہ میں نقل کریں تو ایک بسیط کتاب کی ضرورت

ﷺ کیوں نہیں ان مفسرین نے آیت مولہ کی تفسیر یوں کی ہے کہ جو کوئی مسلمان کو مسلمان
کی حیثیت سے قتل کریگا اسکی ہمیشہ یہی سزا ہے بطور پر کیا جائے تو یہی تفسیر صحیح ہے کہ ناسخ ہے
کہ مسلمان کو بحیثیت مسلمان ہونے کے وہی قتل کریگا جسکو اسلام سے نفرت ہوگی بحیثیت
اسلام قاتل مسلمان کے بیشک ابدیہ جہنمی ہے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر۔
ۭ قیاس مع الفارق اسکو کہتے ہیں کہ دونوں (مقیس و مقیس علیہ) میں کسی قسم کی مشابہت
نہو بلکہ مغائرت ہو لیکن جہاں ایسی مشابہت ہو جو مشابہت اصلی جس پر مدار حکم ہو تو اسکو قیاس
مع الفارق کہنا صحیح نہیں ہے۔ جو اہل کبائر پیش کئے گئے ہیں ان میں اور آجکل کے اہل ارتداد و الحاد
اسلام میں مدعی ہونیکی مشابہت باقی ہے۔ جیسے شراب اور بھنگ میں نشہ موجود ہے
خلاف آپ کے مضمون کے غرض سے نہیں ورنہ قیاس مع الفارق نہ فرماتے۔
آجکل کے ملحد ملاں کی دعویٰ کرتے ہیں البتہ بڑا ... اس قسم کے

ہو لینا شوق ضرور ہے جنکی بابت حدیث شریف میں آیا ہے فطوبیٰ
یصلحون ما افسد الناس من بعدی سنتی یعنی جو لوگ بگڑی ہوئی سنت
خوش خبری کے مستحق ہیں۔ (ایڈیٹر)
ۭ مولانا صاحب کی مطابقت سے تو پہلا امام بخاری کا بیہ قول لائے ہیں لیکن باب
سے باندھا مولوی صاحب! فقہ البخاری فی تراجمہ امام بخاری کا مذہب در فقہ
ابواب ہی سے معلوم ہوتے ہیں علاوہ اسکے امام بخاری نے اس حدیث کو حسب عادت خود حضرت
حدیث سے ہی ثابت کیا ہے جو باب مذکور دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)
ۭ تو یوں کہئے کہ حضرت عثمان نے تقیہ کیا تھا اللہ اکبر ہمارے احباب اس
میں کس قدر حیران ہو رہے ہیں۔ فتح الباری میں بعض کے نام سے یہ معنے نقل کئے ہیں
لیکن تردید بھی ساتھ ہی کردی ہے۔
ۭ گویا رافضیوں کے اصول تقیہ پر عمل ہے حضرت عثمان کا قول اس وقت کا ہے
کہ آپ کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا بجز اپنے مخصوص احباب کے کوئی آپ تک پہنچ نہیں سکتا
حضرات حسنین وغیرہ پہرہ پر نگہبان تھے اپنے معتقدین ہی سوال کرتے تھے انہیں کو
دیا جاتا ہے جس میں خوف فتنہ ہے نہ کہ فساد مگر ہمارے علماء کرام ایسے ایک
اصل اور عام قاعدے کو ہی تاویل کے شکنجے میں کھینچ کر خوف فساد پر محمول کرتے
انا للہ۔ فتح الباری میں اسکی بھی تردید کی گئی۔ (ایڈیٹر)
ۭ خلفائے اہل السنہ ... یا کافر کے پیچھے اقتدا کرنا صحابہ کا معلوم کرنا ہو تو
ابن حزم کی محلی ملاحظہ کیجئے جسکی عبارت گئی ایک دفعہ اہلحدیث میں نقل ہو چکی
شوریٰ ... ابن عمر ... ہمارے دعوی کے خلاف نہیں ہیں ہم
میں کہ آپ کسی ... معلوم ہوتے ہیں انکو وحشت اور نفرت

اس میں شک نہیں کہ اہل قرون مشہود لہا بالخیر یعنی قرون مجموعہ ثلاثہ کے سا تھ
حسد دجال دشمن رجال کا نعرہ بلند کرنا شرب اہلحدیث تو کجا مذہب اہل الرائے بھی
نہیں۔ کیونکہ یہ تو خبر صادق کے ساتھ ہے کہ جسنے انکی رائے کو صواب اور انکی بزرگی کو
قبلایا۔ اور اُن کے زبان صادق مبارک کو کذب و زور سے مبرا فرمایا بغرض آزمائی کرنی
ہے الا من ہو انا فخوخیلتہ من الحور بعد الکور۔ اگر اقوال متضاد باہم معارض فقہا
کے برطرف رکھکر سچے دل سے سلف صالح کی سیرت و طریقہ کو دیکھا جاوے تو اہل
الحاد و ارتداد کے خلف نماز پڑہنے کے جواز کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ وبس۔
آیات منہیہ و دیگر آیات اس مضمون پر نظر غور و توجہ کیجاوے تو کسی کا
اجتہاد بھی یہ راہ نے دیگا کہ اہل الحاد کے پیچھے نماز جائز ہے جو افضل الاعمال ہے
پارہ پنجم رکوع ۲۱ میں ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا۔ دیگر اَلَّذِیْنَ
یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ
الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا۔ اس حدیث کی طرف بھی خیال کرلینا چاہئے کہ جس میں امام کو وقت سے

تو آپ بے شک چلے جائیں۔ ہان جماعت ہورہی ہو تو نکالنے میں آپکی نماز ادا ہوجائیگی
انشاءاللہ۔ گو انکی بداعتقادی کی وجہ سے انکی قبول نہو۔ (ایڈیٹر)

ف اسکا جواب پہلے آچکا ہے کہ اس قیاس کے لئے دونوں میں مشابہت (عدم قبولیت) پائی جاتی ہے اور اسکے خلاف کوئی آیت یا حدیث نہیں ملتی (ایڈیٹر)

ف ہم بھی آپکو مقابلہ کرنے سے منع نہیں کرسکتے جس اصول سے حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوۃ سے جنگ کی تھی۔ آپ بھی اسیطرح کریں لیکن اس کو
کہئے کہ قائلین اسلام معتقدین اعتقادات فاسدہ کے پیچھے نماز جائز نہیں کوئی
آیت یا حدیث پیش کریں مگر آپکو نشلے تو عمومات قرآنیہ سے کام لیں جیسا کہ حافظ ابن
حزم نے مثال بتلائی ہے اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ اور کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ جو شخص ایک
کام کرتاہے اس میں وہ صادق ہے اسکی موافقت ہونی چاہئے۔ (ایڈیٹر)

ف مولوی صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ شرح نخبہ۔ مقدمہ ابن صلاح۔ شرح نووی
نور الانوار۔ وغیرہ ملاحظہ فرمائیے کہ اقوال سلف کی بابت انکا کیا فتویٰ ہے۔ آپ
نور الانوار میں امام شافعی کا قول دیکھئے قال الشافعی لا یقلد احد منھم
لان الصحابۃ کان یخالف بعضھم بعضاً۔ ولیس احد منھم اولیٰ من الاخر
تنقیح البطلان (صفحہ ۲۱۴) یعنے صحابہ میں سے کسی کی تقلید نہ کیجاوے۔ ایسا ہی
نیل الاوطار میں ملاحظہ ہو قد تقرر عند ائمۃ الاصول وغیرھم عدم حجیۃ

تعبیر کیا ہے۔ دیگر وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔ فی الجملہ ہر شخص
ذکی العقل کیسے دلپر ہسبات کا یقین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زندیق وملحد کے پیچھے ہرگز
ہرگز نماز صلوٰۃ نہیں ہوتی۔

اور یہ بحث کہ بوجہ غلط فہمی وادعائے اسلام قائل اقوال کفریہ کے پیچھے نماز ہوجاتی
ہے گو اسکی اپنی نماز نہ ہو نہایت تعجب خیز بحث ہے کیونکہ جب بوجہ ادعائے اسلام اسکی
غلط فہمی کا عذر عند اللہ اس مقبول ہو۔ تو ارحم الراحمین سے تا۔ وخصما کی جناب میں کیا
غلطی سے مراد خدا کو غیر خدا کو جاننے والے کا عذر مقبول نہیں۔ اور پھر اسکی اپنی نماز نہ ہونے
کے کیا معنے۔ بلکہ یہ بھی تسلسل عذر غلط فہمی حقیقی کفار و مشرکین تک کیوں متعدی نہ
ہوگا۔ آخر وہ بھی اسی خدا کی مخلوق کہلواتے بزعم خود اسی کی کوشش کا دم بھرتے ہیں۔ ان

اقوال الصحابۃ (جلد اول صفحہ ۳۸۲) فرمائیے یہی ہے۔ اہلحدیث کا مذہب ہے یا کسی اور کا
دور کیوں جائیے آپ خود اس سے پہلے مان چکے ہیں کہ اہلحدیث کے نزدیک موقوف و مرسل
حجت نہیں۔ کیا اتنی جلدی آپکو بھولنا تیرے یا نتیجہ صاف ہو حسد دجال دشمن دجال ہم
اگر یہ سوال ہو کہ حضرت عثمان اور حضرت حسن بصری کے قول سے پھر تم کیوں سند لاتے
ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کیطرح اصل دعوے تو ہم نے عمومات قرآنیہ و حدیثیہ
سے ثابت کیا ہے حضرت عثمان وغیرہ کا قول تائید میں لکھا ہے نہ کہ اثبات دعوے میں۔ اور
سلف سے خلف تک یہی سب کا مذہب ہے۔ آپ جو سلف صالحین کے اقوال سے دکھا
رہے ہیں وہ اقوال وہی ہونگے جو جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے نقل کئے تھے۔ پس ان کو
معہ انکے جوابات کے اہلحدیث مورخہ ۲۴ اپریل میں ملاحظہ فرمائیں (ایڈیٹر)

ف مولانا آپکی محنت کی تو میں داد دیتا ہوں مگر افسوس کہ سلفاً آپکی رائے سے اتفاق نہیں
کرسکتا آپ معاف کیجئے میں نے آپ جیسے علماء کرام سے سنا ہوا ہے کہ تفسیر بالرائے کرنا بڑا
گناہ ہے اسلئے میں ڈرتا ہوں کہ ایسی تفسیر نکروں کہ مجھ پر تفسیر بالرائے کا الزام عائد ہو۔ مگر
میں جہانتک سمجھتا ہوں ان آیات کا مطلب مجھے نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ ان آیات میں
کفار کو مخلص دوست بنانے سے منع کیا گیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہو کہ مقابلہ پر کسی کام نہ
مومن کی اخوت کا لحاظ قطع کرکے کافر دوستی کی پاسداری کیجاوے چنانچہ آیات
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ موجود ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اقتدا
کرنے میں یہ باتیں نہیں شامل کرنی ضروری ہونگا وقت نہ دوستی ہے۔ بلکہ دونوں امام اور مقتدی
ملکر عبادت کرتے ہیں آپس میں انکا کوئی خاص ملاپ نہیں ورنہ کہنا پڑیگا کہ صحابہ کرام جو
فاسقوں کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے ان فاسقوں کو اپنا ولی اور مخلص دوست
بنالیا تھا ھل ھذا الا شئے عجیب و فھم غریب علی ھذا القیاس تیسری آیت کا

نمبر ۱۳ کا حاشیہ صفحہ ۲ پر دیکھو۔ (کاتب)

پتھر ہیں کے پتھر کو توڑنا چاہتا ہے۔ اسکے مقابلہ پر میں نے کہا کہ وہ ہی پتھر جیسے
سماوی ہے ردکیا گیا توڑنے کا سر ہوا۔

مرزا پیشگوئیون کی میعاد سے پہلے کیون فوت ہوا

اسکی وجہ مرزا کی مسلسل شوخی

اور کذابی ہوتی جو وہ میرے الہامات حقہ اور نشانات قاہرہ کے خلاف کرتا رہا۔
اسلئے اخبارات میں یہان تک شائع کیا کہ حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ وغیر انبیاء
کی پیشگوئیان غلط ثابت ہوئیں اور انپر زنا و خیانت و غیرہ کے الزامات لگائے
گئے ایسا ہی میرا حال ہے۔

بینات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اسکا صریح ارتداد اور کفر ثابت کیا گیا۔ مگر
وہ تائب نہ ہوا۔ نہ وہ اسکو خدا کی طرف سے تنبیہات پہنچین مگر اُسنے کچھ پرواہ نہ کی چنانچہ
۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء والی پیشگوئی میں نے شائع کی اور الذکر الحکیم نمبر ۴ و المسیح الدجال
میں [illegible] مگر تکبر اور خود پرستی کے نشہ میں اُسنے مطلق غور نہ کیا۔ بلکہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو میرے مقابلہ پر کمال بے باکی کے ساتھ ایک اشتہار شائع
کیا جس میں اُسنے ظاہر کیا کہ یہ عبدالحکیم میرے سامنے مر جائیگا۔ اور اگر ایسا ہو تو
میں کذاب [illegible] دجال۔ بدمعاش۔ ملعون اور تمام بدمعاشون سے بدتر ہونگا
اللہ تعالیٰ نے اُسکی زبان پر الفاظ ذیل جاری کرا دئے کہ عبدالحکیم خدا تعالیٰ نے
ہر ایک شر سے بچا دے۔ اندھا ہونے سے مفلوج ہونے سے اور مجذوم ہونے
سے۔ دیکھو بدر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء پھر اسکو الہامات ہوئے۔ نئے سیٹ تو اپنا
[illegible] یہ دکھ قرین کا بحر الغرق ہو گیا۔ (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء) مسٹ ایسا
الملعون مرا ہے پہلی خیانت کرنے والے دونون انگلیون کو۔ بدر ۱۳ فروری ۱۹۰۶ء
چونکہ مرزا المسیح الدجال تھا۔ یعنے مسیحیت اور دجالیت کا مرکب اسلئے اسکو بعض دفعہ
منذر الہامات سچے بھی ہو جایا کرتے تھے چنانچہ میرے منذر الہامات سچے ثابت ہوئے۔ مگر
مرزا ان سے بالکل متنبہ نہ ہوا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکی شوخیون اور نافرمانیون
کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں جو ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینہ اور
گیارہ دن کم کر دیے اور مجھے ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا۔ مرزا آج سے چودہ ماہ
تک بہ سزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ یہ الہام کثرت سے اسکے اخبارات میں
شائع ہوا۔ اور ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو اسکا بیٹا مبارک احمد میری پیشگوئی مذکورہ کے مطابق فوت
ہوا۔ اسکو تنبیہ ہوئی۔ ان خیمون سوال اللہ [illegible] بدر ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء
مگر اُسنے متنبہ ہونے کی بجائے زیادہ گستاخی بیباکی اور کذابی کو بیان شائع کیا۔

کی دایمی ہیں۔ اُسنے ظاہر کیا کہ جو دشمن میری موت چاہتا ہے وہ ماہ تک مبتلا ہلاکت
وہ خود ہلاک ہو جائیگا۔ اسکا نشان مٹ جائیگا۔ اسکا نمونہ رہیگا۔ اصحاب فیل
کی طرح وہ خود تباہ ہوگا۔ خدا میری عمر بڑھا دیگا۔ مبارک احمد کی بجائے مجھکو ویسا ہی اور لڑکا
دیگا وغیرہ وغیرہ۔ اسکو پڑھکر اور مرزائیون کا طغیان دیکھکر خود بخود میرے منہ سے یہ دعا
نکلی کہ اے خدا اس ظالم کو غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو غارت کر۔ اسلئے خدا کا غضب
مرزا پر بھڑکا اور اس میعاد میں سے بھی ۲۰ دن کم کئے جا کر ۱۱ ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق
۴ اگست ۱۹۰۸ء تک میعاد مقرر فرمائی اور مجھکو فرمایا کہ مرزا کی بڑی بنیاد اکھڑ جائیگی
وہ تباہ ہو جائیگا۔ اسکو بھی یا تم کر کے الہام سے مشتہر کیا گیا اور منذر الہام ہوا وہ سیاق
امین از بانی رہ جائیگا۔ دیکھو بدر ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء۔

میں نے مسیح الدجال کو اسکی تنبیہ کیواسطے ۱۹ ساون والا الہام۔ پیسہ۔ وطن۔ اہلحدیث
وغیرہ اخبارات میں شائع کردیا۔ اور رجسٹری کرا کر اُسکے نام بھیجا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اگر
وہ توبہ کیسا تھ رجوع کرے تو اسکو سہ سالہ پیشگوئی کے مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء
تک مہلت مل سکتی ہے۔ اسکو میری پیشگوئی کے مطابق پیچش کا مرض بھی ہوا اور
دماغی تنزلی بھی۔ جس وقت یہ اعلان ہوا کہ میں ۲۵ اپریل ۱۹۰۸ء کو مولوی نورالدین صاحب
کے نام الہام لکھ چکا تھا۔ مگر وہ بدستور سرکش اور شوخ رہا۔ اسکے کفریہ کلمات خبار
میں شائع ہوتے رہے اور مرزائی بدستور مرتد اور سرکش بنے رہے۔ اسلئے میں نے پھر
ذیل کے الہامی الفاظ شائع کئے۔ اور مجھے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اُسکی موت لو مرکی شکل میں دکھائی
گئی اور پرندون کی صورت جو میری مخالفت سے مرے اور جسکو میں نے اپنے پاؤن کے نیچے
کچلا۔ اس کی اطلاع میں نے اپنے احباب کو زبانی اور نیز بذریعہ خطوط کر دی تھی۔ سو الحمد
للہ کہ یہ کانا لنگ شیطان۔ لومڑ۔ دجال۔ کذاب۔ عیار۔ ملعون ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء
کو ہیضہ سے موت واقع ہوئی اور دنیا کو اسکے مکر و فریب اور دھمکیون سے نجات
ملگئی۔ اور خاتم النبیین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی جو
ابوداؤد میں موجود ہے۔ کہ المسیح الدجال ایک مرد مومن کے ساتھ مارا جائیگا۔ جو
ذیل ہے۔ لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواہم
حتی یقاتل آخرہم المسیح الدجال۔

راقم ڈاکٹر عبدالحکیم خان [illegible]

خاکسار ایڈیٹر۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر صاحب کی نسبت بھی بڑی
طرح ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر
صاحب کیطرف اشارہ کر کے لکھا ہے کہ:۔

مولوی صاحب موصوف مین شائع ہوئی مین سب کا ماحصل یہہ ہے کہ امامت مفتون مبتدع جائز ہے یہہ نہین کہ اہل کفر و ارتداد کی اقتدا جائز ہے ۔ اور مولوی صاحب کا یہہ خیال تو ہو ہیکا ہی نہین کہ سارا جہان اندہا ہے مخالف موافق کی کوئی تمیز نہین کریگا ۔

دراصل مولوی ثناء اللہ صاحب سے سخت غلطی ہوئی کہ انہون نے اس مسئلہ کو پیش از وقت چہیڑ دیا ۔ اُن کو چاہئے تہا کہ اگر کچہہ بہی رائے ۔ ارکے مین فتوی علماء ہندوستان مثلہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کافی نہین تہا تو پہلے مرزا اور اتباع مرزا کے بارے مین فتویٰ لیتے کہ آیا یہ اہل ارتداد و کفر مین سے ہین یا اہل بدع مین سے پہر اگر کثرت رائے علماء انکو دائرۂ اسلام سے خارج نہ جانتے بلکہ مسلمان مبتدع تسلیم کرتے تو اس مسئلہ کو چہیڑتے انشاء اللہ ایسی حالت مین امید قوی تہی کہ مولوی صاحب اپنے ارادہ مین کامیاب ہو جاتے ۔ وما علینا الا البلاغ ۔ واللہ اعلم بالصواب واللہ المرجع والمآب ۔

(۱) مولوی صاحب آپ جیسے صوفی صافی سے یہ باتین نہایت ہی تعجب انگیز ہین معلوم ہوتا ہے کہ جلدی مین آپنے یہہ تحریر لکہی ہے ۔ اول تو مینے کسی تحریر کو موافق کہکر شائع نہین کیا ۔ مینے کسی کے ساتہہ یہہ نہین کہا کہ یہہ تحریر میرے موافق ہے اور یہہ مخالف ۔ کسی تحریر کو موافق سمجہنا آپ کا اپنا فہم ہے یا خود اس تحریر کا مضمون آپکو اس رائے پر مجبور کرتا ہے ۔ علاوہ اسکے موافقت کے لئے جسقدر واضح الفاظ چاہئین اور نہین تو ۲۷ مارچ ۱۹۰۸ء کا پرچہ دیکہئے کہ جتنی رائین درج ہین وہ میرے موافق ہین یا مخالف (ایڈیٹر)

(۲) یہ تو مین اسوقت کرتا کہ مجہے مرزائیون کے کفر کا فتوی دلانا منظور ہوتا ۔ دوئم میرا مطلب خاص مرزائیون سے نہین جملہ مذاہب اسلامیہ کی نسبت یہی رائے رکہتا ہون رافضی ہو یا خارجی ۔ نیچری ہو یا مرزائی کسے باشد ۔ پہر آپکا یہ کہنا معلوم نہین کہان تک میرے جواب سے تعلق رکہتا ہے بہر حال مین آپکی محنت کا مشکور ہون کہ آپنے بڑی زحمت اٹہاکر یہ مکمل مضمون لکہا جزاک اللہ ۔ ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اب فیصلہ ناظرین کے ہاتہہ ہے مجہے اس سے بحث نہین ۔ مقلب القلوب ہمکو راہ راست دکہاوے اور صراط مستقیم ہی پر قایم رکہے ۔ آمین ۔

(ایڈیٹر)

مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح

(مرقومہ جناب ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب از پٹیالہ)

ایڈیٹر نامہ نگارون کی رائے کا ذمہ وار نہین ۔

مین خداوند عالم کی حمد کرتا ہون جس نے اپنے فضل سے دجال قادیانی کے مقابلہ پر خاص طور سے میری مدد فرمائی ۔ مئی ۱۹۰۶ء مین اُسنے مجہکو فرمایا تہا ۔ "دجالی فتنہ تیرے ہاتہہ سے پاش پاش کرایا جائیگا" سو جیسا کہ اُسنے فرمایا تہا بعینہ ایسا ہی ہوا ۔ الذکر الحکیم نمبر ۲ ۔ المسیح الدجال اور کانا دجال ایسے زبردست رسائل مرزا کی تردید مین میرے قلم سے شائع ہوئے کہ انہون نے اسکے تمام قلعون کو توڑ پہوڑ دیا ۔ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو اُسنے مجہپر ظاہر فرمایا کہ "مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا" اور اسکی میعاد تین سال تک بتلائی گئی ہے پہر ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو یہ خبر دی کہ مرزا پہیپہڑے کی مرض سے ہلاک ہو گیا سو ایسا ہی ہوا میعاد سہ سالہ کے اندر مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو پہیپہڑے کی مرض مین مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا ۔ پہر ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء کو اُس علیم و قدیر اور سمیع و بصیر خدا کی طرف سے مجہپر یہہ کلام نازل ہوا "مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جائیگا" چنانچہ اسی میعاد کے اندر مرزا ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا ۔ بے شک وہ خدا قادر مطلق مجیب الدعوات الحی القیوم اور سمیع و بصیر ہے ۔ کیونکہ جب مرزا نے اپنے شیطانی یا نفسانی الہامات میرے مقابلہ پر مئی ۱۹۰۸ء مین الفاظ ذیل مین شائع کئے "فرشتون کی کہینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے" "خدا نے تجہے عذاب دردناک مین پکڑ لیا" "خدا تیرے واسطے سلامتی نہین چاہتا" "صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا" ان تمام شیطانی یا جہوٹی دہمکیون کے خلاف اللہ تعالیٰ نے میری پکار کو سُنا اور مجہے تسلی بخش الفاظ مین جواب دیا ۔ "اِنَّکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْن" "دجالی فتنہ میرے ہاتہہ سے پاش پاش ہوگا ۔ اور مین مسیح ہون" "خداوند عالم ہے میرا حافظ" مرزا کی نسبت الہام ہوا "شیطان شیطان شیطان الطاغوت" مرزا کو ایک سیاہ سانپ کی صورت مین دکہلایا گیا جسکو مینے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔ "اور بہون دیا مگر وہ بولنے اور پہنکارنے سے باز نہین آیا ۔ آخر دم تک یہی کہتا رہا" "میرا دشمن میرے سامنے ہلاک ہو جائیگا اسکا نشان مٹ جائیگا ۔ خدا مجہے فتح دیگا" ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء کو مجہے خواب مین بتلایا گیا کہ مرزا اپنی کمر کہول کر کہتا ہے کہ میرا کا

ahmadimuslim.de

ان تمام سوالات کا جواب سوائے اس دو حرفی جملہ کے کچھ نہیں کہ اسلام نے اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر بشرطیکہ عاقل ہو مقبول نہیں رکہا کیونکہ ہر اہل عقل کو اسلام و کفر حق و باطل کی تمیز کا مادہ عطا فرمایا گیا ہے۔ اور کل امور و اصول اسلامی کا آئی دو حرفی جملہ پر دار و مدار ہے۔ ورنہ کفارہ مشرکین عرب ہی ملت ابراہیمی کے مدعی تھے۔ اور امانت حق تو لوگ میں بھی موجود تہا۔ فی زمانہ کوئی بھی فرقہ نہیں کہ بزعم خود اوعائے حق نہ رکھتا ہو۔

فی الحال مرزائے مرزائی الحاد و کفر میں کم درجہ پر نہیں جسقدر مرزائی امت سمی کر فقہ و لعائن شاید کسی دوسرے کو ہو۔ بڑے بڑے مدعیان عقل بلکہ علم کو اپنے کانون سنتے ہوئے سنا کہ مرزا صاحب کو ہم کہیں تو ہم انکو بھی کہیں گے۔

اپنے قلبی سے لکہا ہے لن یجعل اللّٰہ والی آیۃ کا مطلب یہ ہے کہ کافرون کا منصور پر رہنا بشرطیکہ کامل ہوں۔ غالب ہو گا۔ دوسری آیت کو غور سے ملاحظہ فرمایئے فاجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور یہ تو ظاہر ہے کہ اقتدا کرنے میں امام کا مقتدی پر غلبہ نہیں ہوتا ورنہ فساق فجار کا غلبہ صحابہ پر ماننے کے علاوہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جس صحابی کے پیچھے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی تہی اسکا آنحضرت پر غلبہ تہا۔ معاذ اللہ۔ مقتدی والی حدیث صحیح نہیں (تفصیل ملاحظہ ہو) علاوہ اسکے اس وقت جبکہ امام انتہائی مغفور کہا جاتا ہے۔ لیکن جیسے صحیح میں مذکور ہے اور اسکا حوالہ بھی دیا ہے میں نہیں تو حکم فاتحہ امام الکافرین اور صلوا خلف کل بر و فاجر کا اطلاق ہے۔ (ایڈیٹر)

مثال میں تو اس کے انکار کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں خصوصاً حنفیوں سے جنکے امام کا مذہب یہی ہے کہ ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنے والا اہل سنت ہے۔ در شرح فقہ اکبر ملاحظہ ہو اور اہلحدیث تو زیادہ ہی اس تعجب کے محل ہیں جنکا کہنا ہے کہ سوائے قرآن و حدیث کے کسی کا قول شریعت میں سند نہیں وہ بھی آج اس مسئلہ کو کسی آیت یا حدیث کے خلاف نہیں مانتے تو اقوال الرجال سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے باوجود غور کامل کے کوئی دلیل مخالف نہیں پائی اور بحکم الغریق یتشبث بالحشیش ناقابل قبول باتوں کو پیش کرتے ہیں۔ کیا سچ ہے ؎

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا۔

(ایڈیٹر)

اور نبی رسول جو کچھ مرزا صاحب کہیں وہ ماننا تو انکا فرض ہے۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ مرزائیوں کے خلف بوجہ ادعائے اسلام نماز جائز ہے۔ اب ہم محققین کا کلام سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اقوال و افعال کفریہ میں کوئی عذر قبول نہیں۔ شفا قاضی عیاض میں ہے۔ کہ جسکی تعریف اتحاف میں اس طرح کی گئی ہے۔ بالجملہ این کتاب عظیم النفع کثیر الفائدہ است و شایستہ اسلام تالیف شدہ شکر اللہ سعی مؤلفہ وقابلہ بوجہہ وکرمہ۔ اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ خلاصہ یہ کہ کفر میں عذر جہالت وغیرہ ذلک مقبول نہیں۔

اگرچہ افسوس ان مقتدیوں پر بھی ہے۔ کہ جو بزعم خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی موافقت میں تحریر دیتے ہیں۔ اور خلاف منشاء مولوی صاحب فتویٰ لکھتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب زیادہ افسوس کے قابل ہیں کہ باوجود اپنے خلاف منشاء تحریرات ہونے کے اپنے حسب منشاء ہونا ظاہر کرکے اسکو شائع کرتے ہیں۔ کیونکہ آج تک جسقدر تحریرات موافقت

مثال اسکے جسکو انکار ہے اسکا نتیجہ تو یہ ہے کہ انکی نماز و غیرہ عبادات قبول نہیں ہوں مارا چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت۔ یہ نتیجہ کہاں سے پیدا ہوا کہ ان کے ساتھ مل کر پڑہنی بھی بالکل جائز نہیں بہی تو موضوع بحث ہے۔ عرب کے مشرک یا ہندو کے بت پرست ادعائے حق کرتے ہی تو کیا ادعائے اسلام تو نہیں کرتے ہمارا موضوع ادعاء اسلام ہے ذکر محض ادعائے حق اور امام بحکم حدیث الامام ضامن ضرور ایسا ہونا چاہیئے جو نماد کو اپنی حکم مانکر پڑہے۔ (ایڈیٹر)

مثال تعجب ہے ابھی تک آپ پر راز کھلی ہے مولانا نے مرزا خود صاحب حال تہا وہ اپنے آپ میں جو کچھ تہا اسکو معلوم تہا تاہم وہ مدعی نبوت و رسالت اور وحی و الہام نہیں تہا۔ سالکین ان میں سے کچھ بھی نہ تہا تو کیا آپ۔ یا کوئی صاحب فہیم دو کا کیوں بات نہیں کہ اسکو اسلام کہا خدا پر بھی ایمان نہ تہا۔ ورنہ وہ ایسی بے باکی جرأت نہ کرتا۔ اسکے پیچھے کہا کہ مرزا کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خدا کو کیا خدا کو بھی نہیں مانتا۔

اور مرزائی ہو کر گو یہ وہ نہیں وجہ یہ کہ خود صاحب حال نہیں ہیں نہ انکو مرزا کا اصل حال معلوم ہے اور انکو چونکہ وہ ایک فارغ اسلام سمجھے ہیں۔ اسلئے وہ جو کچھ کہتا ہے اسکو بلحاظ اسلام تسلیم کرتے ہیں گو وہ اس روش میں سخت غلطی پر ہیں مگر وہیں جو کچھ آپ پاتے ہیں انکو کہیں مجھے اس سے مطلب نہیں۔ لیکن مرزا اور مرزائیوں میں فرق ضرور ہے وہ جو کچھ تہا خود خر دجال تہا۔ اور یہ جو کچھ اسکو مانتے ہیں خیال اسلام مانتے ہیں۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

اب آپ مجھے چھوڑ دیں ہماری کمیٹی ہونے والی ہے دیکھیں وہ ان پیشگوئیوں کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ جو میرے دل نے فیصلہ کیا ہے وہ تو یہی ہے۔ ہاں کمیٹی کی تاویل بھی دیکھنی ضروری ہے اُنکے فیصلہ کے بعد پھر آپ سے ملاقات ہوگی۔ فقط۔

(الراقم ابو المسیح احمد از سیالکوٹ)

ڈیگ ریاست بھرت پور

(فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ)

درحقیقت اللہ جل شانہ کا کوئی فعل ایسا نہیں جو حکمت سے خالی ہو۔ انسان چونکہ محدود ہے اسواسطے جو کام اپنے ارادہ کے برخلاف دیکھتا ہے۔ حیران و سرگردان ہو جاتا ہے۔ مگر جب اللہ تبارک و تعالےٰ اُسکے نتیجہ سے اُسے واقف کر دیتے ہیں۔ تو پکار اُٹھتا ہے کہ واقعی اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ بالکل درست ہے۔ ڈیگ میں فرضی ۳ لاکھ راجپوت مسلمانوں کا آریہ ہونے پر مستعد ہونا اور مخالفین کا بذریعہ تار اخباروں میں مشتہر کرنا مشہور ہے۔ مسلمانوں کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہیں تھا۔ جیسے مسلمانوں کا دہن رکھ گیا۔ مگر آج یہ کیا جاتا ہے مگر اللہ کی حکمت اس میں پوشیدہ تھی۔ اور وہ یہ ہے کہ فرضی نومسلم اگرچہ ... قوم تھی۔ ہندوؤں کو سینہ میں دینے والی۔ سر پر چوٹیاں رکھنے والی۔ پیشانی پر تلک لگانے والی۔ نام ہندوانہ رکھنے والی۔ مسلمانوں سے نفرت کرنے والی۔ کلمہ تک سے ناآشنا۔ مگر مخالفین کی آنکھ کھل گئی ہمیں حق حاصل ہوگیا کہ ہم اس قوم کے وارث نہیں۔ اور ان کو اسلام میں پورا داخل کریں۔ الحمدللہ ساتھ ہی ہم مسلمان جو برائے نام مسلمان ہیں۔ اسلام کی حقیقت سے ناآشنا ہو کر جا گئیں اور ناصحان رسول کی پرتاثیر وعظوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اپنی گری ہوئی حالت پر نظر کرکے اسکا انسداد کریں۔ سبحان اللہ ڈیگ کے معاملہ میں خداوند کریم نے ہمارے اوپر بڑا بھاری فضل کیا اور اس شور و شر میں ہمارا نصیبہ جاگا۔ نامی گرامی علماء کی زیارتیں ہمیں نصیب ہوئیں۔ اور اسلام کی حقیقت ہمارے پر کھلی۔ آجکل ڈیگ پر رحمت کردگار کی بارش ہو رہی ہے۔ ہماری قوم کے دو بزرگ مولوی محمد ابراہیم صاحب ... اسلام لاہور اور مولوی نبی بخش صاحب واعظ رسول نگری عرصہ ایک ماہ سے یہاں تشریف فرما ہیں۔ اور اپنی پرتاثیر وعظوں سے ہمیں مستفید کر رہے ہیں۔ ہم لوگ وعظوں کے سننے کے عادی نہیں تھے۔ اور نہ علماء کرام سے ہمارا لگاؤ تھا۔ اگر کوئی مولوی صاحب آئے تو ایک آدھ دن وعظ کر کے چلے گئے۔ مگر یہ دونوں بزرگ کچھ ایسا ... اثر لیکر آئے ہیں۔ کہ ہمارے دلوں کو دین الٰہی کی طرف کھینچ لیا ہے۔

آن دل کہ رم نمودی از خوب رو جوانان   دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

جن مسلمانوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ آج پانچوں وقت مسجدوں میں آتے ہیں اور مولوی صاحبان سے دینی مسائل پوچھتے اور عمل کرتے ہیں۔ یہاں بعض ایسے لوگ تھے کہ جن کو حلال حرام کی تمیز نہیں تھی بے نکاحی عورتوں کو گھر میں رکھنا۔ بھنگ چرس پینا سود لینا اور بہت برے افعال کا مرتکب ہونا ان کا شیوہ تھا۔ آج اللہ کے فضل سے توبہ کر کے صالحین میں داخل ہو رہے ہیں۔ پنجاب الوطن واقعی نیک قسمت کے لوگ ہیں جہاں ایسے ایسے نیک مولوی موجود رہتے ہیں۔ اور تم ان کی کلام سے فیض حاصل کرتے ہو۔ ان دونوں بزرگوں نے ہماری حالت پر نظر کرکے ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء کو ایک انجمن کی بنیاد یہاں ڈالدی ہے جسکو بڑی خوشی سے ہمارے دلوں نے قبول کیا۔ اور اللہ کا شکر ہے۔ کہ ان دونوں ہمدردوں کی سر توڑ کوشش سے اس قحط سالی اور بے علمی کے زمانہ میں ایک معقول جمع ہوگئی ہے۔ اور قریباً ۳۵ روپیہ ماہوار کے وعدے ایک پیسہ اور ... ماہوار تک کرلئے گئے ہیں۔ جس سے ایک مدرسہ دینی مردانہ اور زنانہ کی بنیاد رکھنے کی فکر میں ہیں۔ دیوبند۔ دہلی۔ علیگڑھ میں خطوط لکھ بھیجے ہیں۔ کہ کوئی عالم باعمل آوے جسکو تنخواہ دیجاوے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیں دین سکھاوے۔ اور ہماری اولاد کو بھی پڑھاوے اگرچہ ہم لوگ تو اپنی عمر پوری کر چکے ہیں۔ تاہم اسقدر تو ہو جاوے۔ کہ ہماری اولاد تو دین کو واقف ہو جاوے۔

روزگارم بشد بنادانی   من نکردم شما حذر بکنید

مولوی صاحبان میں سب سے بڑھکر یہہ کمال ہے۔ کہ خود محلوں میں جاکر منادی کرتے ہیں۔ اور لاوارث قوم کو بھی دین سناتے ہیں۔ اب ملکانوں نے بھی نماز روزہ کا اقرار کرلیا ہے۔ کہ ہم خود مدرسہ میں بچوں کو بھیجینگے۔ اور خود نماز پڑھنے پر کاربند ہوگئے ہیں۔ مولوی صاحبان کی یہ تجویز بہت اعلیٰ تجویز ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اب ۳ لاکھ فرضی نومسلم پر ہمارا حق قائم ہوگیا۔ ریاست کے ہندو ہونیکے باعث خاص مسلمان بھی ہندو ہیں۔ مگر ... اور کہا کر کہتا ہے کہ ممبران کونسل میں۔ چاروں ہندو ہیں۔ اور آریہ صاحبان ... میر صاحب کونسل آریہ۔ مال افسر ڈیگ آریہ۔ تحصیلدار صاحب بھی ہندو جیسا محکمہ میں دیکھو ہندو صاحبان ہیں۔ مسلمانوں کی حالت کیوں ردی نہو۔ اب اللہ کا فضل ہوگیا ہے۔ مولوی صاحبان نے بڑی آزادی سے منادی شروع کی ہے اور لوگ دین اسلام پر پکے ہوتے جاتے ہیں۔ میں انجمن تقویت الاسلام کا ناظم ابھی ہوں آپ لوگوں کو اطمینان دلاتا ہوں کہ فی الحال ادھر سے اطمینان رکھیں۔ ابھی مولوی صاحبان ایک ایسی بات کے سرانجام کرنیکے درپے ہیں جسکو انجام ہو جانے پر بہت خوشی حاصل ہوگی چونکہ اسوقت بارہ سوم ... ہو رہا ہے مولوی صاحبان محنت کرتے اور رات دن وعظ سناتے

ahmadimuslim.de

قافلہ سے بہت پیچھے رہ گیا ہوں اور خطرناک حالت ہو چلی ہے تو اُسدم جنگل کا رستہ چھوڑ کر بہت تیز اس طرف مصروف ہو جاتا ہوں کہ قافلہ کو جا پکڑوں چنانچہ میں بفضلہ تعالیٰ اس قافلہ کے ساتھ جا ملتا ہوں اسی طرح کرتا چلا جاتا ہوں کبھی جنگل میں نکل جاتا ہوں اور کبھی پھر قافلہ کو ملتا ہوں غرض اسی تگا پو میں تھا کہ جاگ اٹھا۔

یہ ہے آپکا خواب جسکے الفاظ خاص خاص تو آپکے ہیں اور باقی میرے بہر حال مطلب وہی ہے جو آپنے بیان کیا تھا میں نے آپ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آپنے فرمایا کہ میں فرقہ اہل السنت کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں جاونگا۔ گو کبھی کبھی اہل السنۃ کی راہ چھوڑ کر دل سے نہیں بلکہ صرف ظاہری طور پہ اہل ضلالت کا ساتھی بن جایا کر لیتا ہوں بہر حال نجات پاؤنگا کیونکہ نیت صحیح ہے۔

میں نے اُسیدم آپ کو کہا تھا کہ مولانا صاحب ممکن ہے کہ آپ عین اُس حالت میں کہ جب جنگل میں سیر کر رہے ہوں آپ کو کوئی درندہ اچانک قابو کر لیوے اور آپ اُسی جنگل میں ہلاک ہو جاویں اور قافلہ کی پھر بھی مدد نہ کر سکے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے اس خواب سے یہ سبق حاصل کریں کہ آپ جنگل کی سیر کا خیال تک نہ کریں اور ہر دم صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کے ساتھ رہا کریں۔

بہر حال میں آپکے خواب کے نتیجہ کی انتظار میں تھا کہ آپ بفضلہ تعالیٰ اس مسیح کاذب (جو بلاشک وشبہ وادی ضلالت کا رہبر کامل تھا) کے جنگل اور اُس جنگل کے سبز باغ کو دیکھ دیکھ کر حیران نہ ہوں گے بلکہ اپنی خواب کے موافق اُسکی بیعت چھوڑ کر اہل السنۃ کی شمولیت کو اپنا فرض عین سمجھیں گے مگر افسوس مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ میں نے آپکی خواب کا ہر پہلو اختیار کیا اور سمجھ بیٹھا کہ اب آپ ابدی اور سیدھی سڑک پر آنے کی توفیق آپ کو نہ ملیگی۔ الحمدللہ کہ مسیح کاذب ٹھیک سُنت اللہ کے مطابق اپنی جھوٹی پیشگوئیاں بدستور سابق ادھوری نامکمل اور جھوٹی کی جھوٹی چھوڑ کر مرگ مفاجات اور اپنی منہ مانگی بیماری ہیضہ سے بمقتضائے آیتہ فلا یستطیعون توصیۃً ولا الی اھلھم یرجعون مر گیا اور ان دنیوی فانی آرام و آسائش کو چھوڑ کر عذاب خلد و آلام ابدی و دائمی کا شکار ہو گیا۔ آپ میرے پرانے مہربان اور سچ پوچھو تو میں دلی دل سے آپکا خیرخواہ ہوں گو آپکی نجات سے میں مایوس ہو گیا تھا مگر اب پھر امید بندھ گئی ہے کیونکہ آپ کے بہت نے مجھ سے گفتگو کرکے میری مایوسی دور کر دی ہے۔

مکالمہ یہ ہے۔ احمد۔ ارے بہت تو مجھے بتا تو سہی کہ احمد بیگ کی دختر مرزا صاحب کے نکاح میں کسی حالت میں بھی نہیں آئی۔ مرزا جھوٹا ہے یا سچا۔ بہت میں ملہم نہیں ہوں۔

الہام کے الفاظ کے معنے ملہم ہی بتا سکتا ہے۔ احمد ملہم درگور ہے۔ اب ہم تو اُس سے پوچھ نہیں سکتے۔ یہ تو نجومیوں کا کام ہے۔ بہت۔ مگر الہام میں صاف درج ہے کہ ہمنے اُس عورت کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا اور ظاہر ہے کہ یہ نکاح آسمان پہ ہوا تھا نہ کہ زمین پر۔ ملہم نے جلدی کرکے اس نکاح آسمانی کو نکاح زمینی سمجھ لیا حالانکہ آسمانی نکاح ہے۔ پس دنیا میں اگر نکاح نہیں ہوا تو پھر کیا ہوا۔ احمد مرزا صاحب تو اسی دُھن میں مرگئے کہ مرنے سے پیشتر کبھی نہ کبھی بیگم کے ساتھ نکاح ہوگا۔ کیا کبھی بھی اُنکے ملہم نے اُسے یہ تنبیہ نہ کی کہ میرا آسمانی نکاح کو زمینی نکاح مت سمجھ۔ زمینی نکاح تو کسی دوسرے شخص سے ہوگا۔ ہاں آسمان پہ فرشتوں میں تیری ہی زوجہ کہلاتی ہے۔ بہت یہ مرزا صاحب کی غلطی تھی۔ ہاں ایک اور مطلب بھی ہوسکتا ہے یعنے یہ کہ ہم لوگ جو مرزا صاحب کے تابع میں مرزا صاحب کے ناتمام کام کو تمام کرینگے۔ احمد تو کیا تم مرزا صاحب کی آسمانی زوجہ کو جو تمہارے قول کے مطابق ام المرزائین ہے نکاح میں لانا چاہتے ہو۔ بہت ہاں انشاءاللہ تعالیٰ یہ کوئی عیب کی بات نہیں ہے کیونکہ فی الحقیقت فرشتوں میں وہ زوجہ مرزا صاحب کی ہے نہ کہ انسانوں میں۔ احمد خیر کچھ ہی ہو ارے بہت یہ تو بتا کہ یہ پیشگوئی جسے وہ دنیا میں ہی پوری کرنیکے درپے رہتا تھا پوری ہوئی یا جھوٹی ثابت ہوئی۔ بہت مرزا صاحب کے اپنے خیال و وہم و اعتقاد کے مطابق تو واقعی جھوٹی نکلی ہے مگر جو معنے میں نے وضع کئے ہیں اُن کے مطابق تو پیشگوئی ابھی پوری ہونیوالی ہے گو مرزا صاحب کے بعد ہی پوری ہو۔ احمد ارے بہت اب تو تو ہر گز تیرا کام نہیں ہے کہ تو مرزا صاحب کی اپنی مستند فیہ پیشگوئی کو اپنی طرف سے کچھ کا کچھ بنا ڈالے۔ خدا کا خوف اور شرم اور انصاف کہاں ہے۔ بہت میری توبہ۔ خدا سے ڈرکر میں کہتا ہوں کہ مرزا جھوٹا تھا مرزا جھوٹا نکلا ہر احمد وہ پانچواں پسر کہاں ہے جسکی پیشگوئی مرزا صاحب نے بڑی زور سے کی ہوئی ہے۔ بہت پانچواں چھوڑ اُسکا جو تھا پسر بھی مرگیا۔ زیادہ کیا کہوں یہ بھی جھوٹی پیشگوئی نکلی مرزا نے ہمارا منہ کالا کر دیا ہے۔ احمد ارے ہیضہ کی بیماری سے کون مرا کون کسکی زندگی میں مرا۔ مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری یا مرزا صاحب۔ بہت اجی اب تو کچھ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ مرزا ہی اپنے اعتقاد کے مطابق صادق کی زندگی میں صادق کے سامنے ہیضہ کی بیماری سے مر گیا مولوی ثناءاللہ صاحب ہی صادق نکلے مرزا صاحب . . . . . نکلے۔ احمد ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کی مخالفت میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کی کہ خدا اپنی خدائی ظاہر کریگا اس طرح پر کہ اُس نے میری عمر زیادہ کر دی ہے اور ڈاکٹر کی پیشگوئی کی میعاد گذار کر وہ مجھے ماریگا اور ڈاکٹر ہی کو میرے روبرو میری زندگی میں ذلیل و خوار کرکے ہلاک کریگا ارے بہت اب کیا ہوا۔ بہت مرزا ہی جھوٹا نکلا

ahmadimuslim.de

دو دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے رو برو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے انکی ذات اور تباہی ظاہر کرے گا۔"

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعادی چودہ ماہ کی تردید میں مرزا صاحب نے اسی اشتہار میں لکھا ہے:۔

"خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ میں تیری عمر کو بڑھا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کر دونگا اور تیری عمر بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہ جو ستمبر ۱۹۰۸ء کو ختم ہونیوالی تھی مرزا کی عمر اس سے زیادہ ہوگی یعنے وہ ستمبر ۱۹۰۸ء کے اندر اندر کسی طرح مر نہیں سکتے تھے۔ حالانکہ مرے تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جو چودہ ماہ سے تین ماہ قبل ہے۔ یہاں تک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکھتی ہے گو ہم خدائی کہنے سے ہرگز نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنے چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کرتے جیسا کہ اُنہوں نے کیا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کے اہلحدیث میں انکے الہامات درج ہیں۔ کہ ۲۱ ساون یعنے ۴ر اگست کو مرزا مریگا تو آج اعتراض نہ ہوتا بلکہ مرزا ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام جتنا ہوا کیا ہے کہ ۲۱ ساون کو کیں پہلے ہیں ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالہ اور چودہ ماہ کو اسی اجمال پر چھوڑ دیتے اور اُن کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا۔

مگر اس میں شک نہیں کہ مرزا الہٰیہ اقرار کے مطابق آپ کے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اُسنے جیسی میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی تھی ایسی انکی نسبت بھی کی تھی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح الفاظ میں فیصلہ چاہا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر میں (مرزا) مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مر جاؤں تو مجھکو کذاب۔ مفتری۔ مفسد۔ اور دجال سمجھو۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونوں اہ

مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنے کیلئے یہہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنے کتاب چودھوین صدی کا مسیح اخیر جون تک بجائے ایک روپیہ کے ۸ر پر دیجائیگی۔ اور رسالہ الہامات مرزا بجائے ۵ر کے ۲ر کو دیا جائیگا۔ محصول دونوں کا علاوہ۔ مرقع قادیانی جلد اول بجائے عصمر کے ۸ر

السابق

منیجر اہلحدیث

دیگر ہمارے ہمخیال احباب کے لئے چاہتا تھا وہ خود اُسکے لئے پیش آیا۔ کیا سچ ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

حکیم نورالدین صاحب خلیفہ مرزا کی خدمت میں ایک خط

(از مولوی ابو المسیح احمد الدین صاحب سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے قدیم مکرم و معظم مولوی نورالدین صاحب بعد ما وجب۔ مرزا صاحب کی وفات پر ازآفات وصدمات ملوانہ حضرت پر جیسے ہیا جہنے آپکا بت کھڑا ہو گیا اُسوقت جو مکالمہ ہوا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور آپ سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا واقعی اس بت نے جو جواب دیئے وہ آپکے ہی ہیں یا نہیں۔ قبل اسکے کہ میں مکالمہ بیان کروں اپنا نام و پتہ بتانا اور اُس خواب کا جو آپکے مقام قبون میرے پاس بیان کیا تھا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ نام میرا احمد دین ہے۔ کنیت میری ابو المسیح ہے سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ صدر کچہری ضلع سیالکوٹ میں ایک شلغم ان ہوں بس اتنا ہی پتہ کافی ہے۔ تاریخ ... ۱۸... کو ... شروع ہوا تھا جبکہ مدعی مسیحیت بنا تھا تو اسوقت بھی میں نے سخت مخالفت کی تھی اور آپ سے خط و کتابت ہوئی تھی اب جب وہ مر گیا ہے تو پھر آپ ہی سے اُسکے متعلق کاروبار سلسلہ شروع کی جاتی ہے لہٰذا اُسے تحریر کرتا ہوں۔ فقط

خواب: ... آپکا خواب یہ تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کی جماعت ایک صاف سیدھی سڑک پر جا رہی ہے میں بھی اس جماعت کے ساتھ ہوں اور سڑک پر آرام و سلامتی سے چلا جاتا ہوں میں نے اپنے دائیں بائیں طرف جو نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنگل بیابان اور لق و دق سنسان میدان پڑا ہے میں نے ارادہ کیا کہ اس ویرانہ کی سیر بھی کروں چنانچہ اس سیدھی سڑک سے نیچے اتر کر میں اُس میں چلا گیا مگر اپنی نظر بار بار اُس صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کی طرف ڈالتا ہوں جب ذری دور فاصلہ پر چلا جاتا ہوں تو پھر ... قافلہ سے آملتا ہوں جنگل کی سیر بھی کرتا جاتا ہوں اور دل میں یہ خطرہ بھی ہے کہ خدانخواستہ کہیں قافلہ سے بالکل الگ نہ ہو جاؤں اور جنگلی درندے نہ پھاڑ کھائیں۔ غرض کہ جب یہ دیکھتا ہوں کہ اب

فتاویٰ

س نمبر ۱۶۹ - عیدین کی نماز کے لئے ایک ہی رستے سے عیدگاہ کو جانا آنا چاہئے یا کہ علیحدہ علیحدہ رستوں سے؟ اور پاپیادہ جانا چاہئے یا کہ سوار ہو کر بھی جانا اور آنا درست ہے؟ (عبدالرؤف از بزرگن)

ج نمبر ۱۶۹ - عید کی نماز کے لئے سنت تو یہی ہے کہ رستہ بدل کر آنا جانا چاہئے [illegible] سواری پر جانا بھی جائز ہے۔

س نمبر ۱۷۰ - نماز عیدین شہر سے باہر فاصلہ پر عیدگاہ ہی میں جا کر پڑھنی چاہئے یا کہ شہر کی جامع مسجد میں یا دوسری مسجدوں میں بھی پڑھنی جائز ہے؟ (م)

ج نمبر ۱۷۰ - عیدین کی نماز باہر میدان میں پڑھنی چاہئے سنت یہی ہے۔ لیکن بارش وغیرہ مانع کی وجہ سے شہر کی مسجدوں میں بھی جائز ہے۔

س نمبر ۱۷۱ - خطبہ و پیش امام کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد نمازیوں کی جانب سے زر نقد کپڑا وغیرہ نذر دیا جاتا ہے تو یہ نقدہ دینا اور لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (م)

ج نمبر ۱۷۱ - بہ نیت نیک کوئی دے تو جائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے صحابہ کرام نے پیش امام کو کپڑے سینا دئے تھے۔

س نمبر ۱۷۲ - نماز عیدین در اصل کتنی تکبیروں کے ساتھ ہے؟ احناف چھ تکبیروں کے ساتھ ادا کرتے اور اسی پر مصر ہوتے ہیں۔ (م)

ج نمبر ۱۷۲ - نماز عیدین کے دو طریق آتے ہیں سوائے معمولی تکبیرات کے سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں یہ مذہب ہے اہلحدیث اور شافعیہ وغیرہ کا اور ایک روایت دونوں میں تین تین کی ہے یہ مذہب احناف کا ہے۔ مگر پہلی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے دوسری ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ جو بالخصوص بمقابلہ مرفوع حدیث کے دلیل نہیں۔

س نمبر ۱۷۳ - بعد ادائے نماز عیدین نمازیوں کا باہم بغلگیر ہونا معانقہ و مصافحہ کرنا جیسا کہ رواج عام ہے شرعاً جائز ہے یا منع ہے؟ (م)

ج نمبر ۱۷۳ - مصافحہ سلام کا تتمہ ہے لیکن اس نیت سے جس سے عام طور پر کیا جاتا ہے خاص عید کی نیت سے نہ کوئی سلام ہے نہ مصافحہ نہ معانقہ۔ بلکہ محض رواجی بات ہے اور بس۔

۔ روصول داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۷۴ - ایک شخص متوفی نے تین فرزند نرینہ زوجہ اولیٰ متوفیہ کے اور اخری لاولد وارث چھوڑے اسکے مال متروکہ نقدی زیور اثاث البیت کی کس طرح تقسیم ہوگی۔ اور متوفی مذکور نے دو سال پانچ ماہ پیشتر از وفات ایک وصیت نامہ تحریر کر کے رکھ چھوڑا تھا کہ اگر میں اپنی والدہ اور زوجہ اخری سے پیشتر فوت ہو گیا تو جو میرا نقد روپیہ ہے اس سے ہر دو کے سات روپیہ ماہوار ان دونوں کو دیتے رہیں جب تک [illegible] والدہ چند ماہ پیشتر از وفات متوفی قضا کر گئیں اسکے بعد کوئی جدید وصیت نامہ نہیں لکھا گیا۔ آیا وصیت نامہ متذکرہ سابقہ کے رو سے ورثہ کو بحکم شریعت کوئی پابندی لازم ہے؟ - عبدالحکیم از کلیتھی

ج نمبر ۱۷۴ - وصیت مذکورہ خلاف شریعت ہونیکی وجہ سے ناجائز ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے جو اسکا حصہ ہے وہی اسکے لئے وصیت ہے۔ علاوہ اسکے جس صورت پر وصیت نافذ ہونی تھی وہ صورت پیدا ہی نہ ہوئی۔ پس متوفی کے ترکہ کی تقسیم یوں ہوگی کہ

مسئلہ ۲۴

متوفی

زوجہ ابن ابن ابن

بیٹے آٹھواں حصہ بیوہ مرحوم کو دیکر باقی مال تین حصوں میں تقسیم ہوگا ورثا اگر مرحوم کے منشا کے مطابق اپنی طرف سے اسکی بیوہ کے ساتھ سلوک کریں تو انکی سعادت ہے۔ ا.ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۷۵ - ہندہ کی ایک لڑکی ۳ ماہ کی ہے۔ لڑکی اکثر کپڑوں پر پیشاب کر دیتی ہے۔ اگر پاک کپڑے بدلکر بغیر بدن دھوئے ہندہ نماز پڑھ لے تو ادا ہوگی یا نہیں؟

ج نمبر ۱۷۵ - کپڑے کی طرح بدن بھی پاک ہونا چاہئے پس ہندہ کا جتنا حصہ بدن ناپاک ہے اسقدر دھو لیا کرے یا کپڑا بھگو کر دو تین دفعہ پھیر لیا کرے انشاء اللہ کافی ہوگا۔

س نمبر ۱۷۶ - بموجب شرع شریف اس زیور پر جو دن رات پہنا جاتا ہے زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں

ج نمبر ۱۷۶ - زیور مستعمل کی زکوٰۃ میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک راجح عدم وجوب ہے کیونکہ وجوب کی دلیل صحیح نہیں ملی۔

(اطلاع عام فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں - ابوالوفا ثناء اللہ

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔۔۔ عسے
والیان ریاست سے ۔۔۔ سلے
رؤسا جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔۔ ۱۲ ؍
ششماہی ۔۔۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔۔ ۵ شلنگ
ششماہی ۔۔۔ ۳

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں … مصطفیٰ کی ... کیا … [illegible]

جلد ۵ — نمبر ۳۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین متعلقہ شرح اپنے مذاق درج کیے جاوینگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں

مورخہ ۱۹ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹ جون سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

سر سید احمد خان اور مرزا صاحب قادیان

علیگڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۔۔ جون میں مرزا صاحب قادیانی کی موت خبر لکھتے ہوئے حلیم سلیم ایڈیٹر نے اپنے علم کے دریا میں آکر بہت سی باتیں مرزا صاحب کی تعریف میں ایسی لکھی ہیں جو تمام امت کے خلاف ہیں بلکہ علیگڑھ کے باوا آدم سر سید احمد خان کے بھی خلاف ہیں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب نے مذہب اسلام کی حمایت میں نہایت سرگرمی دکھائی ہے ان کی طرز تحریر نہایت پر زور اور جذبیلی ہوتی تھی"

سر سید نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت جو ریویو کیا تھا گو وہ بہت مختصر تھا مگر معانی کے لحاظ سے بہت جامع۔ لطف یہ ہے کہ اس ریویو کو مرزا صاحب نے رسالہ دافع الوساوس میں خود نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

"چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ سید احمد صاحب نے اپنے ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ ایک فقرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں یعنے کل صداقت سے خالی ہیں نہ صرف یہی بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیشگوئیوں کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات الہیہ سے مفتخر ہونا ایک غیر ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعوے کرے تو وہ مجانین میں سے ہے" (صفحہ ۳۱)

افسوس ہے کہ ہم سید کی اس رائے سے متفق نہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات مفید نہیں بلکہ ہماری رائے یہی ہے کہ مرزا کی تصنیفات اسلام کو سخت مضر ہیں کیونکہ مرزا کی تحریرات متعلقہ مسئلہ خود سے قطع نظر متعلقہ اسلام کا بھی یہی خلاصہ ہے کہ اسلام میں ایسا کمال ہے کہ اسکی اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں بغور دیکھا جائے تو یہی ایک فقرہ ایسا ہے کہ مخالفین اسلام کو جو مرزا کی کیفیت سے آگاہ ہیں اسلام سے سخت رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم اسجگہ ایک واقعہ پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے مکرم دوست ایڈیٹر موصوف

مذاکرہ علمیہ اس ہفتہ بند نہیں ہوا ملتوی ہوا ہے ایک دو مضمون باقی ہیں آئندہ درج ہونگے انشاء اللہ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اپنی اس غلطی کو واپس لیں جو انہوں نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت رائے دیتے ہوئے
کی ہے۔ ہم اپنے دوست سے مکرر التماس کرتے ہیں کہ وہ حوالہ مندرجہ ذیل کو بغور
پڑھیں پھر ہمکو بتلادیں کہ کیا ایسے شخص کی تصنیفات مفید اسلام ہو سکتی ہیں حوالہ
مذکور یہ ہے۔ حکیم نورالدین راس الحواریین اپنے رسالہ نورالدین میں یہ لکھتے ہیں۔

ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ میں نے اس مضمون
کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت
میں پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل یہ ہے معجزات اور خوارق
کا انکار یہ لوگ اسی ایک رد میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے
ہیں جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور
ان کے دل و دماغ نے یورپ ہی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں
میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا اسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا
اس وقت مناسب یہی ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت
اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے
اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے
صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود
ہے جسکا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خداتعالیٰ کی
طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات [illegible]
نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر سینکڑوں کو دکھلائے
وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اسکے ہاتھوں پر دکھلانے کو موجود اور
تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے ۱۱ صفحہ ۱۲

ناظرین! بغور دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں اسلامی حمایت کی [illegible]
یہ کی ہے۔ تمام خوارق [illegible] اپنا وجود [illegible] قرار دیا ہے کہ تمام انبیاء کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم اس مضمون کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جس میں
مرزا صاحب نے خاص سر سید احمد خان کو دعوت دی ہوئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں
حیف یہ حال ہے کہ عقل بجائے خود کوئی چیز نہیں بلکہ ثابت شدہ صداقتوں کے
ذریعہ سے قدر و منزلت پیدا کرتی ہے تو پھر کہتے ہیں کہ وہی سماوی ایک تائید [illegible]

صداقت ہے جو اپنے اندر اعجازی قوت رکھتی ہے اور علوم غیبیہ پر مشتمل ہوتی
ہے اور ہم اس دعوے کے ثابت کرنے کے ذمہ وار ہیں پھر آزمائش کے لئے کیوں
متوجہ نہ ہوتا کیا ان لوگوں کا یہ شیوہ ہو سکتا ہے جو حقیقی صداقتوں کے بھوکے
اور پیاسے ہیں۔

اگر آپ ایک صادق دل میری طرف متوجہ ہوں تو میں خداتعالیٰ سے
توفیق پاکر عہد کرتا ہوں کہ آپکو مطمئن کرنے کیلئے اس قادر مطلق سے مدد چاہوں
اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری فریاد سنیگا اور آپ کو ان غلطیوں سے
نجات دیگا جن کی وجہ سے نہ صرف آپ بلکہ ایک گروہ کثیر گرداب شبہات
میں مبتلا نظر آتا ہے ×× اگر آپ تھوڑی سی زحمت اٹھا کر اور بزرگواری کے
حجابوں سے الگ ہو کر چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں تو میں امید
رکھتا ہوں کہ آپ کے پیر [illegible] امور مافوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو
معقول اور ممکن دکھائی دیں گو آپ اپنے خیال میں فلسفہ اور سائنس کا
نچوڑ اپنے دماغ میں جمع رکھتے ہیں اور نیچر کے تمام دستے طے کر چکے ہیں
روشنی سے منور ہو چکے ہیں لیکن **عزیز من** ناراض نہ ہوں آسمانی
روشنی شے دیگر ہے اور مغربی علوم کی روشنی دیگر۔ اگر آپکو اس روشنی کی
تاریکیوں اور مضرتوں کی کچھ خبر ہوتی تو آپ اسلام کی [illegible] کو اس زمانہ کی
روشنی پر ہزار مرتبہ ترجیح دیتے اور دین العجائز اختیار کر کے اور اس زمانہ
کے دقائق فلسفوں سے ڈر کر اور ایمانی امور پر صبر کی خواہش کر کے ہمیشہ
تضرع سے یہ دعا کیا کرتے کہ **ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین**

ایڈیٹر صاحب بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب اسلامی صداقتوں
کے ثبوت میں کیا طریق اختیار کرتے تھے۔

[illegible] انصاف سے کہینگے یہ نہیں کہ آج کہیں گے بلکہ
آج سے مدت پہلے ہم اس [illegible] کر چکے ہیں کہ قطع اختلاف [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں کیونکہ سر سید اپنی رائے پر پکے ہی رہتے ہیں مگر [illegible] کلام کو جسکا جواب بنا
انکو ضرور کرنا ہوتا تھا انہی کے الفاظ میں پورے پورا نقل کر کے کتاب اور صفحہ
کا نشان بتلاتے تھے مگر قادیانی صاحبان ایسا کرنے کو گویا جرم جانتے
ہیں یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات کی تصنیفات سے کوئی شخص مخالفت سے

؎ سر سید کو طرز لکھنے میں کیسی تعلی دکھائی ہے ۔ ایڈیٹر

مناظرہ کرنے پر قدرت نہیں کرسکتا۔ جبر کسی نے ہمارے اس دعوے کا ثبوت
لینا ہو وہ مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء ملاحظہ کرے مختصر یہ
ہے کہ مرزا صاحب نے قطع نظر آپکی الہامی مشین کے ایک مصنف کی حیثیت
سے بھی اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہونچا۔ مناظرہ میں کوئی نیا اصول آپنے ایجاد
نہیں کیا جو کارآمد ہو۔ بخلاف اس کے ہم ثبوت دیکر دکھلاتے ہیں کہ ہمارے ایجاد
کردہ اصول سے انہوں نے کہیں کہیں بطور سرقہ کے کام لیا ہے۔

غرضکہ مرزا صاحب کی وہی مثال ہے جو قرآن شریف میں ہے۔ یدعو لمن
ضرہ اقرب من نفعہ لبئس المولیٰ ولبئس العشیر۔

مرزائی دوستو! اہلحدیث کا یہ نوٹ لکھنے سے تم نے خفا ہونا کیونکہ ہمارا
اور مرزا صاحب کا برابر کا جوڑ تھا۔ ہم خود انکی جدائی میں مغموم ہیں۔ تم نے اگر خفگی
کا اظہار کیا تو یاد رکھنا کہ

شیشہ میں کیا رہا ہے ساقی — تمہید دور ِ رسوت کر بیٹھے ہیں

بے حیائی تیرا آسرا

مرزا قادیانی اپنی دعا سے مر گیا
خدا کی شان تمام عمر میں ایک ہی

یہ ایک ہی دعا قبول ہوئی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مولوی ثناء اللہ میں جو
جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجاوے۔ چنانچہ خود بدولت
۲۶ مئی کو اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔ چونکہ اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ
مرزائی مرزا جی کے دعاوی کو جھوٹا سمجھ کر تائب ہو جاتے شاید انکو یہ منظور نہیں
اسلئے (بقول خود) مرزا جی کی جوتیوں کے غلام اڈیٹر بدر نے ایک نوٹ لکھا ہے
جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں
تو میں ہلاک ہو جاؤنگا یا کسی مخالف زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا سو
آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپ کے بعد
آپکے قائم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس
امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور
آپکی نعش اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج
تھا۔ ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغ دین
جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اسکا نام نہیں لیتا۔ بابو الہی بخش جو موسیٰ
بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا۔ کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے
ہزاروں مرید تھے اور جسکے پاس کروڑوں روپیہ تھا حضرت کی پیشگوئی کے
سے ایسا فنا ہوا کہ اسکا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور
نامرادی انشاء اللہ دوسرے مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی
طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور انکا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہیگا۔ (بدر ۲ جون)

اڈیٹر بدر نے اس تحریر سے مرزا صاحب کی نبوت پر اور بانی پھیرا کیونکہ آپکے
نزدیک ہلاکت یعنے کمال موت یہ ہے کہ اسکا مذہب اور مشن سب برباد ہو جائیں
حالانکہ مرزا صاحب ہمیشہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت لکھا کرتے تھے۔ سب سے پہلے سوامی
دیانند بانی آریہ سماج کو ہلاک شدہ بتلاتے تھے اُس کے بعد پنڈت لیکھرام آریہ
کی ہلاکت پر تو آپکو بڑا ناز تھا مگر افسوس کہ آج معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا ناز بالکل بیجا
تھا۔ نہ دیانند ہلاک ہوا نہ لیکھرام مرا کیونکہ انکا مشن برابر زندہ بلکہ ترقی پر ہے
سوامی کا نام زندہ رکھنے کیلئے کئی ایک سکول کالج اور پریس ہندوستان میں موجود
ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس لیکھرام کا مشن بھی زندہ رکھنے کو کل آریہ سماج خصوصاً رسالہ
آریہ مسافر اور اخبار مسافر جنکو اگر غور سے دیکھا جائے تو گمان ہوتا ہے کہ
شائد تھیا سوفی تناسخ پنڈت مذکور کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔

اسکے علاوہ حضرت مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین صاحب قدس اللہ سرہ
اور مولانا رشید احمد صاحب مرحوم، مغفور کی موت کو مرزا صاحب اپنی مخالفت
کا نتیجہ بتلاتے تھے اڈیٹر بدر نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی از
قسم ہذیانات ہی تھا کیونکہ ان دونوں بزرگوں کا مشن آجتک زندہ ہے اور انشاءاللہ
زندہ رہیگا انہی دونوں بزرگوں سے بالواسطہ ایک مستفیض (خاکسار) ہے۔
سلسلہ مرزا جی اور مرزائیوں کو آج یہ دن نصیب ہوا کہ عام شہرہ ہے خس کم جہان
پاک ؎

ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے علم و عقل پر تو زوال آیا ہی تھا حیا پر بھی آگیا
او ظالمو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے کروڑہا مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا
تھا تو تمہارا دجال اکبر جھٹ سے کہا کرتا تھا کہ میری مخالفت او مباہلہ سے مرا ہے
آج یہ کیا آفت تم پر آئی ہے کہ تم کو لینے کے دینے پڑ گئے جن اصولوں سے تمہارا دجال
اکبر کام لیتا تھا آج انہی اصول سے تمہارے مخالف کیوں کام نہیں لیتے۔ ہوش کرو
خدا سے ڈرو آخر کب تک اس دنیا میں رہو گے۔ کب تک مرزا کے لنگر کی روٹیاں

* سچے ہو تو اس پیشگوئی کا حوالہ دو ورنہ جھوٹے کی سزا لعنت سے ڈرو۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہرگز ادا نہ کروگے اور اگر خدا پر تم لوگون کو ایمان نہیں تو ہند بابنند لو. پر مخلوقات ہی سے حیا کرو مرنے والا تو مرگیا اب تمہاری باتین بنانے سے کیا ہوگا. یہ تو تم جانتے ہو کہ تم مرنے والے سے باتین بنانے مین بڑھ چڑھ کر نہیں ہو پھر جب اہلحدیث نے خدا کے فضل سے اُسکا ناطقہ ایسا بند کردیا کہ وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مین چیخ اُٹھا تھا کہ اہلحدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے تو تم بھلا کس شمار و قطار مین ہو. اسلئے ہوش سے بات کیا کرو. اور پہلے دل مین سمجھ لیا کرو کہ اہلحدیث کا اڈیٹر جسکے حق مین تمہارے گرو مہاراج نے موت کی بد دعا کی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون
کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے

پیران نمے پرند مریدان ہمے پرانند

مرزا قادیانی کے مرنے سے پہلے کون کون کو الہام ہوئے کہ فلان وقت مرزا کا ابھی اُسکی موت کی خبر سے قائل نزدیک ... تھی مگر خدا کی شان جلدی ہی پیر اور ازلی

ہے ایڈیٹر الملقب نے سوچا کہ ہم کیون پیچھے رہیں جھٹ سے اُنہون نے اپنے پیر مرشد حافظ جماعت علی شاہ سیالکوٹی کا الہام شائع کردیا کہ حضرت شاہ صاحب دبدبۃ العارفین نے اپنی وعظ مین مرزائے قادیانی کی نسبت ان الفاظ مین پیشگوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مریگا. (۲۹ مئی ۱۹۰۸ء)

کیا کہنے ہین ایسے الہامون کے دیکھئے کیسے صاف لفظون مین الہام ہے کہ بہت جلد مریگا. غور دیکھا جائے تو یہہ الہام بھی قادیانی مشین ہی سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے ہم حیران ہین اور اس حیرانی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمین لفظ نہین ملتے کہ ان لوگون نے الہامون کو کیا سمجھ رکھا ہے ہر ایک شخص اپنے اعلیٰ اپنی تمنا اور حدیث نفس کو الہام ہی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے شاباش ہے کہ مریدان تو ایسے الہامون کو بھی ماننے کے لئے طیار ہین جنکی لفظ یہی ایک ہے کہ بہت جلد مرجائے گا. ہے پوچھیں تو ہم اُنکو نیک مشورہ دین کہ یون کہدیا کرین کہ یہہ کام ایام ہفتہ کے اندر اندر ہوجائیگا اور اس سے بھی واضح کرنا ہو تو یون کہدیا کرین کہ یہہ کام دن کو یا رات کو ضرور ہوجاویگا. اگر وہ ایسا کرینگے تو البتہ گمان ہے پبلک کی طرف سے ان لفظون مین اُن کی قدر ہوگی کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باران شد

موت کے بعد مرزا غلام احمد کا اپنے حق مین تحریری فیصلہ

(از نامہ نگار ...)

تمام اہل اسلام اور دیگر اہل مذاہب کی خدمت مین عرض ہے کہ مرزا غلام احمد کی تحریر ذیل کو غور سے پڑھیں اور پیر جماعت مریدان مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اطلاع دیوین کہ وہ بھی مرزا صاحب کی اس تحریری وصیت کو پڑھکر فوراً اُسپر عمل کرین اور ضد و تعصب دل سے نکالکر حق کیطرف رجوع کرین.

دیکھو اخبار البدر نمبر ۲۹ جلد ۲. ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ مین ہو بہو لکھا ہے کہ جب مینے دعوت شروع کی تو مین اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے. اور میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہین. اور کوئی مہینہ بغیر نشانون کے نہین گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتون کے طالب حق کے لئے مین یہہ بات پیش کرتا ہون کہ میرا کام جسکے لئے مین اس میدان مین کھڑا ہون یہی ہے کہ مین عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دون. اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردون پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہہ علت غائی ظہور مین نہ آئے تو مین جھوٹا ہون پس دنیا مجھ سے کیون دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیون نہین دیکھتی. اگر مینے اسلام کی حمایت مین وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا. تو پھر مین سچا ہون. اور اگر کچھ نہ ہوا اور مرگیا تو پھر سب گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون اسلام فقط غلام احمد.

حکیم نورالدین صاحب کی خدمت مین چند سوال:

(۱) درحقیقت مرزا صاحب کے تین لاکھ سے زیادہ مریدون کی فہرست آپ نام بنام پیش کرسکتے ہین؟

(۲) تین لاکھ نشانات کی بجائے آپ ایک لاکھ* نشان کی فہرست دکھلا سکتے ہین؟

(۳) مین آپ سے حلفاً دریافت کرتا ہون کہ عیسیٰ پرستی کا ستون مرزا صاحب کی زندگی مین ٹوٹ گیا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیل گئی ہے؟

(۴) علت غائی ظہور مین آگئی ہے؟

(۵) جو کام مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا وہ مرزا صاحب کرگئے؟

* ہم تو ایک پر بھی قناعت کرسکتے ہین کوئی دکھائے بھی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

(۶) کیا مرزا صاحب کا یہ تحریر کرنا کہ اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں سچ ہے۔ بیشک سچ ہے۔ ایڈیٹر

(راقم العبد تاج مختار چک نمبر ۳ کھڑ گوگیرہ ضلع گجرانوالہ)

علمائے سے ایک سوال

مسائل ثلاثہ کے جواب حدیث سے دیویں تو آٹھ آنہ غربا نذر دینے کا وعدہ کرتا ہوں واللہ علیٰ ما نقول وکیل ط

اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا غسل کس مقام میں کیا۔ (منیٰ۔ نمرہ عرفات) مواضع ثلاثہ میں کس جگہ۔

دوم حضرت نے سات کنکریاں فضل بن عباسؓ سے مزدلفہ میں چنوالیا باقی کنکریاں حضرت نے ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کو کہاں سے لیں۔

سوم حضرت نے ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کو نماز ظہر پڑھ کر رمی جمار کیا یا رمی جمار کرکے نماز ظہر پڑھا۔

اگرچہ قیاس ہوتا ہے کہ جب سات کنکریاں مزدلفہ سے لیں تو باقی ۶۳ کنکریاں ضرور منیٰ سے لی ہونگی۔ اور جبکہ بعد زوال کے رمی جمار فرمایا تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز ظہر سے پہلے رمی جمار کیا۔ مگر میں کوئی حدیث یا اثر تلاش کرتا ہوں جس میں تصریح ہو (اغتسل یوم عرفة بعرنة او بنمرة او بمنی) (والتقط باقی الحصی من منی) (وانتظر زوال الشمس فلما زالت رمی ثم صلی الظہر) مولانا نذیر غور کرکے تحریر کیجیے میں خریدار اہلحدیث نمبری ۱۲ ہوں جواب مطلوب اہلحدیث میں شائع کریں۔

اڈیٹر۔ بوجہ کم فرصتی کے علماء کرام کو تکلیف دیجاتی ہے کہ مسئلہ ہذا کا جواب عنایت فرماویں۔

مجنون کی نسبت فتویٰ

ہمارے مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب از گنڈہ والے نے ایک فتویٰ بغرض اشاعت بھیجا تھا جو بھی معرض غفلت میں رہا آج ہم اسکو درج کرتے ہیں علماء کرام اسکے متعلق اپنی رائے سے اطلاع بخشیں۔ وہو ہذا۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا شوہر مجنون ہے۔ ہندہ کو نان ونفقہ نہیں دیتا۔ ہندہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر مجنون سے خلع کرے۔

الجواب۔ ان الحکم الا للہ لا علم لنا الا ما علمتنا۔ بدلیل احادیث عن جمیل بن زید وعن عمر رضی اللہ تعالے عنہما برص جنون اور جذام ان عیوب میں سے ہیں کہ ان سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ وہ حدیثیں یہ ہیں۔ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی غفار میں سے ایک عورت کو نکاح کیا پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر داخل ہوئے اور اپنے کپڑوں کو رکھا اور فراش پر بیٹھے تو اسکے پہلو میں سفیدی دیکھی پس فراش سے علیحدہ ہوگئے پھر فرمایا کہ تو اپنے کپڑے لیلے اور جو اسکو مہر دیا تھا کچھ نہ لیا روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد نے اور سعید نے اپنے سنن میں۔ دوسری حدیث حضرت عمر سے روایت ہے کہ تحقیق انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ اسکو دیوانگی یا جذام یا برص ہو اور اسکے سبب کوئی آدمی دھوکہ دیا جاوے تو اس عورت کے لئے اسکے عوض میں جو مرد نے اس سے جماع کیا ہے اسکا مہر ہے اور اس مرد نے جو مہر دیا ہے وہ اس شخص پر ہے جس نے اسکو دھوکہ دیا۔ کذا فی الموطا۔ اور ایک لفظ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے برص اور جذام والی عورت اور مجنون میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب مرد اس سے دخول کرے ان دونوں کے درمیان تفریق کیجاوے اور اسکا مہر اس سے اسکے جماع کرنے کا عوض ہے اور وہ مہر اس مرد کے لئے اس عورت کے ولی پر ہے (دارقطنی) اور مرد کے عیب سے عورت کو واقف نہ کرایا جاوے اسکے لئے بھی یہی حکم ہوگا، ان دونوں حدیثوں میں اسبات کی دلیل پائی گئی کہ برص اور جنون اور جذام ان عیوب میں سے ہیں کہ ان سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے صحابہ اور انکے بعد میں سے جمہور اہل علم اسطرف گئے ہیں کہ عیوب سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے اگرچہ عیوب کی تفصیل اور ان عیوب کے معین کرنے میں جن سے نکاح فسخ ہوتا ہے اختلاف ہے۔ جب صحابہ اور سلف کے فتاوی میں تامل کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی خاص عیب کے ساتھ روکنا خاص نہیں کیا حضرت علی اور عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ان چار عیبوں کے سوا عورت کے فرج کی بیماری بھی ثابت ہے۔ پس جنون اور جذام اور برص میں عورت کے ساتھ مرد مشارک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرد مجنون کو ایک سال کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس مدت کے اندر ہوش میں آجائے تو فبہا ورنہ ان دونوں میں تفریق کرادیجاوے ابن مسعود اور مغیرہ رضی اللہ عنہما نے بھی مہلت کو اختیار کیا ہے اور عثمان اور معاویہ اور مسعود رضی اللہ عنہم مہلت نہیں دیتے۔

باستدلال احادیث متذکرہ بالا و آثار صحابہ و فتاوی سلف متبعہ اور ائمہ مجنون شوہر کے درمیان مناسب حال یا تو حسب فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ

ahmadimuslim.de

ومذہب ابن مسعود و مغیرہ رضی اللہ عنہما کے ایک سال کی مہلت دیجاوے یا عثمان اور معاویہ اور عمرو رضی اللہ عنہم کے مذہب کے مطابق بلا مہلت تفریق کر دیجائے شخص مجنون لیکر ہندہ سے جماع کیا ہے تو ہندہ کے لئے مہر ہے اور ہندہ اپنے شوہر مجنون کے ولی یا اس شخص سے جنے اسکے شوہر کے عیب جنون کو پوشیدہ رکھکر دہوکہ دیا اگر اپنا مہر قبض نکیا ہو پانے کی مستحق ہے۔ اگر ہندہ کا فسخ نکاح بوجہ جنون اپنے شوہر کے دخول سے پہلے ہو تو ہندہ کے لئے کوئی مہر نہیں۔

سعید بن مسیب [illegible] کہتے تھے کہ جس مرد نے نکاح کیا اور وہ دیوانہ ہے یا کوڑھی ہے تو عورت کو اختیار ہے چاہے اسکے پاس رہے چاہے جدا ہو جائے موطا امام محمد۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(عبدالرحیم از کہنڈوا)

برادران یوسف کے متعلق فتوی

پیسہ اخبار لاہور نمبر ۳۲ صفحہ ۱۲ مورخہ

(از مولوی ابو الحسنات محمد عبدالغفور صاحب دانا پوری)

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء اہلحدیث نمبر ۵ اصلاحات مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء [illegible] لفظ برادران یوسف بحق ہندو و دوستی کے حکم میں دیکھنے میں آیا اس مین کہ آجکل کے بعض اخبارات مین اسلامی تقدس کا مطلق خیال نہیں کرتے اکثر تحریرون مین دیکھنے میں آتا ہے کہ علماء کرام [illegible] حالانکہ یہ بہت تحریف بلکہ بے عزتی قرآن پاک کی ہے کہ اسکے مقدس الفاظ اپنے بول چال میں وہ بھی مقام ذم میں استعمال کریں شعرا میں بھی یہ عیب بکثرت جاری ہے تو [illegible] تہذیب و شائستگی کے بالکل برخلاف ہے امام غزالی وغیرہ نے زورون سے اسکو منع کیا ہے خود جناب کے ایک گذشتہ پرچہ نے قصور سے ایک رسالہ کے ضمن میں کچھ تفصیل سے اسکو لکھکر شایع کیا ہے ایڈیٹران اخبار کو جبکہ وہ اسلامی اخبار کہلاتے مین اس سے احتیاط چاہیے اسیطرح مسئلہ بالکل بیہودہ ہے۔ برادران یوسف کو بقول اہلحدیث برادر ناہنجار بہی مرد و لینا صریح خلاف قرآن مجید ہے حضرت یوسف نے صاف فرما دیا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ پہر ترکیا چار ہزار برس کے بعد تثریب کی اشاعت کرنی کیسی ہے؟

ہمارے قابل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے زورون سے اسکی تردید کی ہے کہ معلوم نہیں حضرات علماء کرام نے کس دلیل سے برادران یوسف کا پیغمبر ہونا ثابت کیا ہے اگر ہیں تو وہ دلیل کیا نہیں۔ پس بجواب ان کے گذارش ہے

کہ قطع نظر بحث پیغمبری کے اس واقعہ کے بعد انکا کم از کم مسلم و صالح ہونا منصوص قطعیہ ثابت ہے جیسا [illegible] طرح سے تشبیہ دینی کیسی بری چیز ہے مسلم ہونے پر ثبوت لیجئے قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ اور آیت إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا مین گیارہ بہائیون کو ستارہ سے تشبیہ دی اور صاحب ستارہ نص وارد ہے کہ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ پس نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہادی و مہتدی و مہداۃ ہے پس ایسون شخصون سے تشبیہ دینے مین کیون نہ برائی ہوگی۔ ایڈیٹران اخبار کو مناسب ہے کہ اس عنوان سے پرہیز کریں اور انکو ایسی تشبیہ دینا ہے تو برادران بیل سے تشبیہ دین۔ وما علینا الا البلاغ۔

ایڈیٹر۔ ہم کو تو برادران یوسف کی نبوت پر اعتراض تہا شکر ہے کہ آپنے بہی نہ اسپر زور دیا ہے نہ اسکو ثابت کیا باقی رہا یہ کہ صالح کے ساتھ غیر صالح کو تشبیہ دینا جائز نہیں تو جناب من تشبیہ اگر صلاحیت کی حیثیت سے ہو تو بیشک [illegible] اور اگر کسی اور وصف مین ہو خصوصا اس مشہور وصف مین جو حصول صلاحیت کے پہلے کا ہو تو منع کی کوئی دلیل نہیں۔ علاوہ اسکے تشبیہ مین تو ایک وصف خاص پر حکم ہوتا ہے مشبہ بہ کی تمام ذات اور جمیع جہات سے مطلب نہیں مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عن ابیہا کی بابت حدیث شریف مین آیا ہے فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی الطعام (حضرت عائشہ عورتون مین ایسی ہے جیسا ثرید شوربے مین ...... [illegible]) کو فضیلت ہے تو اس سے یہ لازم آیا کہ حضرت عائشہ بھی کوئی کہانے کی چیز ہے اسیطرح جو لوگ برادران یوسف کا محاورہ بولتے ہین انکی مراد بھی برادران یوسف سے بے مروتی مین تشبیہ دینی ہوتی ہے جسکے [illegible] منکر نہیں۔ تاہم مین دیکھتا ہون کہ ایڈیٹر وطن نے بھی یہ محاورہ بولنا چھوڑ دیا ہے جو انکی انصاف پسندی یا عدم استقلال پر دلالت کرتا ہے۔

اطلاع [illegible]

[illegible] سعادت [illegible] کو دو رجولائی تک [illegible] سمجھین کیونکہ [illegible] ضرور [illegible] پرچہ نکل سکا [illegible] دار الاسلام شہر سیالکوٹ سے۔

ahmadimuslim.de

علم غیب

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(از مولانا مولا بخش صاحب مقیم جالپور -)

مضمون مندرجہ ذیل مدت سے بغرض اندراج آیا ہوا ہے مگر ہم یہ سمجھکر جس کے مقابلہ پر یہ مضمون لکھا گیا

ہے وہ خود ایسی تیز رفتار نہیں ہے کہ ہفتون تک شایع نہیں ہوتا یعنے اخبار الفقہ - کئی روز ہوئے تقریباً چار پانچ ہفتون کے بعد آیا تھا غالباً اپنے قدردانون کی ناقدری سے مالی مشکلات مین ہے چندہ وغیرہ ہوئے ہین اسکے مریدون نے باہمی چندہ کرکے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے - اسلئے ہم اُن مریدان الفقہ کو دیکھیے انکے نامی بھی کسی آیندہ موقع پر شایع کرینگے، انکو ایک نیک صلاح دیتے ہین کہ اسطرح خطرہ ہے کہ ایڈیٹر الفقہ کے غیر مقلد دوستون کی وہ پیشگوئی سچی ہوجائے جسپر ایڈیٹر موصوف نے ۳ اگست ۱۹۰۸ء کے پرچے مین ہنسی اڑائی تہی پس آپ لوگ اگر اپنے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنا چاہتے ہین تو اسکی ایڈیٹری کیلئے کسی لائق فائق عالم کو بلائیے ندوۃ العلما یا مدرسہ دیوبند یا مدرسہ نعمانیہ لاہور سے کوئی جید عالم معقول تنخواہ پر بلاکر حامی ملت کو چلائے جو مضامین عالی لکھے جن سے مذہب حقہ حنفیہ کی تائید بھی ہو یہ کیا ہے کہ دو ایک آدمیون کی تعریف کے سوا جس پرچے کو دیکھو بزرگان دین اور اماما ن حدیث خصوصاً امام بخاری، مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب وغیرہ رحمتہ اللہ علیہم کا کوستا سننے مین آتا ہے - ہماری اس رائے کو مخالفانہ نہ سمجھئے بلکہ اسپر خوب غور کیجئے آیندہ ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اُن مریدان کو نام بنام توجہ دلائینگے مروجہ عرض گذارش کرتے ہین کہ جو کچھ الفقہ مین بزعم خود مذہب حنفیہ کی حمایت مین سب و شتم بزرگان دین کے حق مین نکلتا ہے اسکا ثواب اُن مریدان اور چندہ دہندگان کو حصہ رسدی برابر پہنچتا ہوگا کیونکہ بزرگون کا قول ہے سہ

...داعیِ کار وا نستے در بید   کہ دہقان نادان کہ ... پرورید

بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہے - (ایڈیٹر)

یہہ زمانہ کہ ہدوش ساعت کبریٰ وہم آغوش ساعت عظمیٰ ہے مسلمانون مین عجیب عجیب خیالات واعتقادات ظاہر ہو رہے ہین کوئی تو مرتبہ نبوۃ کو رتبہ الہیہ سے برابر کر رہا ہے اور کوئی انا احمد بلا میم کے جملہ کو اختراع کرکے آن حضور کو عین خدا ٹھہرا رہا ہے اور کوئی مسئلہ وحدۃ وجود کو احداث کرکے ساری مخلوق ہی کو خدا بنا کر اس وحدہ لاشریک لہ کے وجود کا منکر ہو رہا ہے اور کسی نے رسول اللہ صلعم کو غیب دان سمجھکر آنحضور کو خداوند تعالےٰ کا مساوی و برابر بنا رکھا ہے علماء کرام ہر زمانہ مین ایسے فتنون کے سرد کرنے مین ساعی رہے اور ان فتن و شرور کی آگ کو بجھاتے رہے مگر پھر بھی کچھ ان فتنون کے شرر موجود رہے اور کبھی کبھی وہ چنگاریان پوری آگ کا کام کرنے لگتی ہین چنانچہ ایڈیٹر اہل فقہ منشی غلام احمد اخگر اپنے پرچہ اہل فقہ مورخہ ۲۶ رجولائے ۱۹۰۸ء مین اپنے فتنون کے شرار و فسادون کے اخگر کا تہیلہ کہولکر آنحضور کو غیب دان بنا دیا حالانکہ زمانہ رسول مقبول سے آجتک جتنے علماء معتبرین اور فضلاء مستندین و ائمہ مجتہدین گذرے ہین کسی کا یہہ عقیدہ نہ تہا بلکہ ایسے عقیدہ والون کو اُن لوگون نے اسلام سے خارج کرکے سرحد کفر مین داخل کئے ہین - ایڈیٹر الفقہ نے مولوی معین القضاۃ کے رسالہ کا گویا جواب دیا ہے ہم اس رسالہ کو نہین جانتے اور نہ مولوی معین القضاۃ سے واقف ہین اس رسالہ پر جو اعتراضات ایڈیٹر نے کئے ہین مین اسکے جواب سے پہلو تہی کرکے ایڈیٹر کے استدلال پر جو اُسنے اس مسئلہ پر کیا ہے کلام کرتا ہون اور اسکے جواب دیتا ہون تاکہ عوام ایسے بداعتقادیون سے محفوظ رہین - اور ایڈیٹر بھی اگر میری تحریر کو بغور دیکھے اور اسکے موافق اعتقاد رکہے تو اسکا کوئی نقصان نہین ہے بلکہ سراسر اسکی بھلائی ہے - گو ہمکو امید نہین کیونکہ ان لوگون کو اللہ جل شانہ سے اسقدر عداوت ہے کہ جہان کہین اللہ تعالےٰ کی عظمت و کبریائی اور اُسکے صفات مخصوصہ کا بیان ہوتا ہے بس وہین وہابیت و بےدینی کا تہیلا کہول دیا جاتا ہے - ایڈیٹر الفقہ لکھتے ہین یہ ہے تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین کہ حضور کو ذاتی علم مثل خدا کے حاصل تہا اور اگر ایسا کوئی مسلمان عقیدہ رکھے تو بیشک مشرک و کافر ہے - مدار شرک صفات باریتعالےٰ مین انکا ذاتی ہونا نہین ہے بلکہ مدار شرک صفات مین باریتعالےٰ کے صفات مختصہ باریتعالےٰ لئے گئے ہین جو اسکی ذات کے ساتھ مخصوص ہین پس بلحاظ اس فضل کے مختصہ صفات باری

رتبیانی ...ون فی ...بلمہ من ...ام احمد ...جریدہ ابن ...س دمضمون ...ضور ...ل پر ...جاننا ...نگے -

...مین اصحاب ...راہ فرمائی

...ن دار قدیانی ...لری ولاکنہ

...ت بہاولپور

...لوٹ جاری

...متعلقہ ...مشکور ہونگے

ahmadimuslim.de

اگر ایک جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے اسی ایک جہت سے شرک ہوگا اور
اگر چند جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے ہر ایک جہت سے شرک ہوگا مثلاً
اختصاص صفت علم چند جہت سے ہے۔ قدم اور ذاتی اور احاطہ پس اثبات اسکا
غیر خدا کے لئے ہر جہت سے شرک ہوگا اگر مناط شرک فی الصفات ذاتیت ہوتی تو حال
شرک فی الالوہیت کا بھی ایسا ہی ہوتا حالانکہ مشرکین اپنے معبودوں کو الٰہ بالذات
نہیں جانتے تھے کما نطق به القرآن اور علاوہ اسکے تکفیر مثبت علم غیب غیر خدا
کے لئے جائز نہیں ہوتی حالانکہ کتب دینیہ انکی تکفیر سے مالامال ہیں کما مر۔ یعنی اور
تقدیر قید ذاتی کی علم غیب کے ساتھ جیسا کہ آپنے اسکے بعد لکھا ہے محض بیکار
و لغو ہوگی کیونکہ علم ذاتی مطلقاً علم غیب ہو یا علم شہادت مختص ذات باریتعالے
ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالے کے لئے صفت شرک کفر ہے بالجملہ علم محیط و علم
غیب قطع نظر اسکے ذاتی ہو یا غیر ذاتی امور غیب کا مختص بجناب باریتعالیٰ
ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالیٰ کے لئے شرک ہے ذاتی ہو یا غیر ذاتی پس ایسا
عقیدہ رکھنا کہ رسول اللہ صلعم غیب دان تھے گو بالتبع ہو یا آنحضور کو تمام امور
غیبیہ پر اطلاع تھی جیسا کہ مجیب اہل بدعت کا بیان ہے تو بیشک وہ مشرک و کافر
ہے اور اسپر آیات قرآنی و فرمان نبوی و اقوال علماء ربانی شاہد ہیں۔ قال اللہ
تعالیٰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (سورۃ نمل) یہ آیت نصاً اس امر پر دال ہے
کہ سوا اللہ تعالیٰ کے جتنے آسمان و زمین کے رہنے والے ہیں کوئی غیب
نہیں جانتے فمن ادعی علم الغیب لاحد فقد کذب اللہ تعالیٰ تفسیر
جامع البیان میں ہے لما بین اختصاصه بکمال القدرة اتبعه ما هو کا
اللازم له وهو التفرد بعلم الغیب الی قوله واختار تلک اللغة لنکتة
وهی المبالغة فی نفی علم الغیب عن غیره انتهى یعنی جب اللہ تعالیٰ نے بیان
کیا کہ کمال قدرت اسی کی ذات کے ساتھ مختص ہے تو اسکے پیچھے اس چیز کو بیان کیا
جو لازم ذات الوہیت ہے اور وہ اکیلا ہونا اللہ تعالیٰ کا ہے ساتھ علم غیب کے اور
اختیار کرنے میں اس لغت کے ایک نکتہ ہے اور وہ مبالغہ ہے نفی علم غیب میں غیر
اللہ تعالیٰ کے امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں ودلت الآیة علی انه لا بد فی
الدعوی من البرهان وعلی فساد التقلید ولما بین انه المختص بالقدرة
اشعر بان انه المختص بعلم الغیب واذا ثبت ذالک ثبت انه هو الاله
المعبود یعنی یہ آیت دال ہے اسپر کہ دعویٰ میں برہان کا ہونا ضرور ہے اور تقلید کے

فاسد ہونے پر بھی یہ آیت دال ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ وہ مختص ہے
ساتھ قدرت کے تو آپنے اسکو بھی بیان کیا کہ وہ مختص ہے ساتھ علم غیب کے اور
جب یہ ثابت ہوا تو اسکا الٰہ و معبود ہونا بھی ثابت ہوا اس بیان سے علامہ
امام رازی کے معلوم ہوا کہ الوہیت متصف ہونا ہے اُن صفات کے ساتھ جن کے
سبب سے وہ مستحق معبود ہونیکا ہے اور وہ صفات مخصوصہ باریتعالیٰ کے ہیں
جن میں کسی کو شرکت نہیں ہے کتب کلامیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ توحید بدون
نفی شریک فی الوہیت و نفی شریک خواص الوہیت مسلم و صحیح نہیں ہوتی علامہ
تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں حقیقة التوحید اعتقاد عدم الشریك
فی الالهیة وخواصها ولا نزاع لاهل الاسلام فی ان تدبیر العالم وخلق
الاجسام واستحقاق العبادة وقدم ما یقوم بنفسه کلها من الخواص
انتهى اور علم غیب کا خواص الوہیت اور مختصات باریتعالیٰ سے ہونا عبارت
متقدمہ منقولہ امام رازی وغیرہ سے ظاہر ہے اور کچھ ذکر اسکا آیندہ بھی کیا جائیگا
پس مثبت علم غیب و علم محیط غیر اللہ تعالیٰ کے لئے موحد نہیں ہے اور اسکی توحید
صحیح نہیں بلکہ وہ مشرک ہے وقال اللہ تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا
يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ اس آیت سے بھی بصراحت بطور حصر معلوم ہوا کہ خزانہ یا کنجیاں
غیب کی اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں سوا اسکے کوئی نہیں جانتا تفسیر وجیز میں ہے
کان الغیب فی بیته مقفل مفاتحه لا توجد الا عنده ولا یعلم الغیب الا
الله انتهى یعنی غیب گویا اوسکے گھر میں مقفل ہے کنجیاں اسکی اسی کے
پاس ہیں اور غیب سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ وقال اللہ تعالیٰ
قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ لَا أَمْلِكُ
لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ
مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ یعنی اللہ تعالیٰ آنحضور کو ارشاد فرماتا ہے
کہ اے رسول آپ سب لوگوں کو فرمادیں کہ مجھسے جو تم قیامت کے آنیکا وقت پوچھتے
ہو تو اُسکا علم خداوند تعالیٰ کے پاس ہے اُسپر کسی کو اطلاع نہیں ولیکن اکثر
لوگ نہیں جانتے ہیں کہ اسکا علم مختص بجناب باریتعالیٰ ہے اور آپ یہ بھی
سنا دیں کہ میں مالک نہیں ہوں اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ
اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی ہم جمع کر لیتے اور مجھکو کبھی نقصان
نہیں پہونچتا تفسیر جامع البیان میں ہے ای لو کانت حالی من استکثار
الخیر واستفراز المنافع واجتناب السوء علی خلاف ما هی علیه

عہ سوالات مضمون سلسلہ اہلحدیث کیا ہیں جو خاص نمبر ہیں (ایڈیٹر)

فلما کان غالبا مرۃ ومغلوبا اخری وراجحا وخاسرا فی التجارۃ انتہی
یعنے اگر مین نفع ونقصان کا مالک ہوتا اور غیب کی باتین جانتا تو البتہ میری حالت کثیرہ بھلائی اور جمع کرنے منافع وبچنے مین برائی سے اس حالت موجودہ کے خلاف ہوتا پیر ایسا نہوتا کہ ہم کبھی غالب ہوتے اور کبھی مغلوب اور کبھی نفع اٹھانے والا ہوتا اور کبھی نقصان پانے والا تجارت مین اور تفسیر مدارک حنفیہ مین ہے ہو اظہار للعبودیۃ وبراءۃ عما یختص بالربوبیۃ من علم الغیب ای انا عبد ضعیف لا املک لنفسی اجتلاب نفع ولا دفع ضرر کالممالیک الا ما شاء مالکی من النفع لی والدفع عنی۔ انتہی۔
یعنے آنحضور کا یہ فرمانا کہ مین مالک نفع ونقصان کا نہین ہون مگر جو چاہے اللہ اس مین آنحضور کی عبودیت کا اظہار ہے اور علم غیب سے جو مختص ساتھہ اللہ تعالےٰ کے ہے آنحضور کی بیزاری وبرأت ظاہر فرمائی گئی ہے یعنی مین بندہ کمزور ہون جلب نفع ودفع ضرر اپنے نفس کے اختیار نہین ہے مگر جو میرا مالک میرا نفع چاہے اور ضرر کو دفع کرے۔ اور تفسیر بیضاوی مین ہے وھو اظہار للعبودیۃ والتبری عن ادعاء العلم بالغیوب۔ انتہی۔ اور تفسیر کبیر مین ہے۔ احتج الرسول علی عدم علمہ بالغیب بقولہ۔ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر انتہی۔ آہ افسوس جس امر سے آنحضور کو بیزاری ہو اسکو آج جہوٹے محبان رسول آپکے لئے ثابت کرین صحیح بخاری مین ہے ابن عمر سے قال رسول اللہ صلعم مفاتیح الغیب لا یعلمھن الا اللہ ولا یعلم ما تغیض الارحام الا اللہ ولا یعلم ما فی غد الا اللہ ولا یعلم متی یاتی المطر احد الا اللہ ولا تدری نفس بای ارض تموت الا اللہ ولا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ یعنے آن حضور فرماتے ہین کہ خزانے غیب کے نہین جانتا انکو مگر اللہ تعالےٰ اور نہین جانتا ہے جو کم کرتی ہے رحمون کو مگر اللہ تعالےٰ اور نہین جانتا ہے جو کل ہوگا مگر اللہ تعالےٰ اور نہین جانتا ہے کوئی کہ بارش کب برسیگا مگر اللہ تعالےٰ اور نہین جانتا ہے کوئی کہ وہ کب مریگا مگر اللہ تعالےٰ اور نہین جانتا ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی مگر اللہ تعالےٰ یعنے علم ان سب کا مخصوص بجناب باریتعالیٰ ہے عن عائشۃ قالت ومن زعم انہ صلعم یخبر الناس ما یکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ تعالیٰ یقول قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اخرجہ البیہقی وامام احمد وعبد بن حمید وبخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم ابو الشیخ وابن مردویہ کذا فی تفسیر در منثور للسیوطی۔ یعنے حضرت عائشہ فرماتی ہین اور جنے یہ گمان کیا کہ آن حضور لوگون کو ان باتون کی خبر دیتے ہین جو کل ہونے والی ہین اس نے اللہ پاک پر بڑا افترا کیا حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ آپ اے رسول کہدین کہ نہین جانتا ہے جو آسمان وزمین مین رہتا ہے غیب کو سوائے اللہ تعالےٰ کے۔
(باقی آیندہ)

یادگار مرزا

احباب کی فرمایش سے مرزا صاحب کی زندگی کے بڑے بڑے کارنامے اور مشہور پیشگوئیان ایک جگہ جمع کرکے رسالہ کی صورت مین شائع ہوگی جسکی قیمت ۳؍ ہوگی مگر قادیانی کے خریدارون کو تو مفت کی جگہ ہیہ ہوگا۔ باقی احباب جو چاہین ۳؍ قیمت اور محصول بہیجکر منگالین مفت تقسیم کرنیوالون سے پچیس عدد پر مبلغ للعہ پچاس کے مبلغ عہ سو کے مبلغ عہ لئے جائینگے اصحاب کرمسے توقع ہے کہ اس رسالہ کو ضرور شائع کرینگے۔ یہ نہ سمجھین کہ مرزا مرگیا اسکی اذیت موجود ہے اور اسکے مکائد باقی ہین کرشانگی
(منیجر)

غریب فنڈ

غریب فنڈ مین اصحاب ذیل نے امداد فرمائی ہے۔
میان اللہ رکہا صاحب ٹیلر ماسٹر سوڈان وافریقہ ۱۰؍
میان محمد اسمعیل صاحب محلہ تلسی منڈی ڈاکخانہ گلزار باغ پٹنہ ۱۲؍
میان محمد غوری صاحب۔ دنارا بروٹے ریاست بہاولپور (رسائل) ۱؍
از نخوتی فنڈ ۱۰؍
بقایا سابقہ ۱۵؍
میزان کل ۳؍ عہ
ایک اخبار بنام میان مولا بخش رنگریز سیمبریال ضلع سیالکوٹ جاری کیا گیا۔ باقی ۱۲؍

معاصرین کا شکریہ۔ جن جن معاصر اخبارات نے میرا اشتہار متعلقہ موت مرزا قادیانی پورا یا کچھہ حصہ درج کیا ہے خاکسار انکا ممنون ومشکور ہے جزاھم اللہ خیرا۔ ابو الوفا ثناء اللہ۔

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۷۷ - جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حصول نبوت سے قبل معراج شریف سے پہلے کس عبادت کس طریق سے کرتے تھے؟ اور بعد معراج کے جبکہ پنجوقتہ نماز فرض ہوئی تب سے پہلے بدن وغیرہ تک آپ کس طرح پر عبادت کرتے رہے؟ اور اگر اس بارہ میں کوئی کتاب ہو تو اس کے نام وغیرہ سے بھی مطلع فرمائیں؟ (سائل عبد النعیم [illegible] نمبر ۱۲ [illegible])

ج نمبر ۱۷۷ - نبوت سے پہلے آپ کی عبادت مختلف طریقوں سے تھی۔ ذکر۔ فکر اور خلوت سے۔ بعد نبوت کے جو قرآن و حدیث میں ہے اسی طرح کرتے تھے۔ اس کا بیان کسی قدر کتاب سفر السعادت میں ملتا ہے جو عربی۔ فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں چھپی ہے۔

س نمبر ۱۷۸ - حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مبارک میں کسی مسلمان کو نماز سکھائی اور بتائی تو کیسی بتائی؟ اگر بتائی تو اس کی تشریح کی جائے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۸ - ایک حدیث مشہور مسیٔ الصلوٰۃ کی ہے جس میں صاف ذکر ہے کہ ایک شخص نے آں حضرت کے سامنے نماز اچھی طرح نہ پڑھی تو آں حضرت نے اس کو اپنے پاس بلا کر سکھایا کہ اس طرح نماز پڑھا کر۔ پہلے تکبیر کہہ کر کھڑا ہو۔ پھر اچھی طرح سے رکوع کیا کر۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جا اور معتدل کھڑا ہونے کے بعد اچھی طرح سے سجدہ کر۔ غرض تمام ارکان حضور نے سکھائے۔ (جن لوگوں کی ہدایت کے لئے آپ پوچھتے ہیں ان کو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی غنیۃ الطالبین دکھائیے وہ ایسی آیات و حدیث [illegible] تابع ہیں خدا اور رسول کے نہیں)

س نمبر ۱۷۹ - نماز کے متعلق یہ چار فعل مشہور ہیں یعنی سینہ پر ہاتھ باندھنا اور سینہ کے نیچے ہاتھ باندھنا اور زیر ناف ہاتھ باندھنا اور دونوں ہاتھ چھوڑ کر نماز۔ یہ چاروں فعل حضرت رسول مقبول نے کیا ہے یا ایک ہی فعل حضور انور سے ثابت ہے؟ اور اگر چاروں فعل آپ نے کیا ہے تو کن کن وقتوں میں کیا ہے اور آپ ایک ہی طریقہ سے نماز ادا کرتے تھے یا مختلف قسم سے؟ اور یہ چاروں فعل آپ نے کیوں کیا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۹ - چاروں طریق سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا میری نظر سے نہیں گذرا۔ سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث ابن خزیمہ کی روایت سے آئی ہے۔ زیر ناف باندھنے کی صاحب ہدایہ نے نقل کی ہے لیکن حافظ زیلعی نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے کہ زیر ناف کی روایت حضرت علی کا قول ہے مرفوع (آنحضرت کا قول) نہیں۔ ممکن ہے کہ کبھی زیر ناف بھی باندھی ہوں مگر کھلے چھوڑنے کی روایت تو کہیں نہیں ملتی۔

س نمبر ۱۸۰ - ایک شخص نماز پنجوقتہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دنیوی کاموں کی وجہ سے میرا جانا مسجد کو نہیں ہوتا۔ میں بالکل عدیم الفرصت ہوں۔ اس صورت میں اس شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟ یہ شخص نماز جمعہ کے لئے ہمیشہ برابر مسجد میں آیا کرتا ہے اور جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۰ - ایسا شخص گنہگار ہے بلکہ بموجب حدیث شریف خطرہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ نمازی کے لئے تو فرض ہے کہ امور دنیا سے کچھ وقت نکال کر مالک کی عبادت کرے۔ خدا فرماتا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ۔ اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جنکو دنیا کے کام اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ سے غافل نہیں کر سکتے۔

س نمبر ۱۸۱ - ایک مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ ہے اور شرک و بدعت اور دیگر ممنوعات و منہیات شرعیہ سے بالکل متنفر اور محترز ہے اور کوئی چیز نشہ لانے والی کبھی نہیں کھاتا ہے اور ہر قسم کے مسکرات سے قطعی مجتنب ہے۔ وہ چرٹ۔ سگارٹ یا بیڑی وغیرہ کبھی نہیں پیتا ہے مگر تمباکو کی بیڑیاں فروخت کرتا ہے یا کسی کی فرمائش پر تمباکو کی بیڑیاں مزدوری سے بنا دیتا ہے اور بیڑیوں کے بنا دینے کی مزدوری لیتا ہے۔ پس ایسی صورت میں اس مسلمان شخص کی روزی حلال کی سمجھی جائیگی یا حرام کی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۱ - تمباکو کی حرمت کوئی قطعی یا منصوص نہیں البتہ ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرت نے منع فرمایا ہے کہ نشہ لانیوالی یا دماغ میں فتور چڑھانیوالی چیز کو استعمال نہ کیا کرو۔ بعض علماء تمباکو کو اس میں شامل کرتے ہیں اس لحاظ سے شخص مذکور کی کمائی کو حرام نہیں کہہ سکتے لیکن اور کوئی روزگار ملے تو اسے چھوڑ دے۔

[illegible]

س نمبر ۱۸۲ - جو زیور سال میں ۱۱ ماہ رکھا رہا ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں اور جو مال رکھا رہا ہو اس کی زکوٰۃ اصلی قیمت پر دینا چاہئے یا قیمت موجودہ پر؟ (اہلحدیث نمبر ۱۱۵۶ - از چکوال)

ج نمبر ۱۸۲ - گیارہ ماہ رکھا ہو یا بارہ ماہ غرض جو پہننے کے لئے بنایا گیا ہو خواہ مدت بعد کبھی شادی وغیرہ میں پہنا جائے۔ اس کا وہی حکم ہے جو جواب ۱۷۴ میں گذرا۔ ہمارے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ حالت موجودہ کی قیمت سے دلاتے ہیں۔

اطلاع۔ فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ (ابو الوفا ثناء اللہ)

[illegible]

انتخاب الاخبار

لندن میں بھی ایک انجمن ہندی مسلمانوں نے اپنے ملکی حقوق کی نگہداشت کیلئے قائم کی ہے۔

عبد المنان صاحب اودنگپور لکھتے ہیں کہ میرا لڑکا فوت ہو گیا ناظرین پرچہ میرے لئے اور مرحوم کے لئے دعا خیر کریں۔ اللھم اغفر لی و لوالدی۔

ہاشم صاحب مدرسہ رحمانیہ دانا پور محلہ سلطان شاہی اطلاع دیتے ہیں کہ حدیث شریف کیلئے طلبا مدرسہ میں آئیں۔

بمبئی میں ایک مشہور ہندو سنگر وسیپ سنگر نے مختلف مقامات میں پولیٹیکل معاملات پر لکچر دینا شروع کیا تھا۔ لیکچر سننے کے لئے لوگوں کا بہت ہجوم ہو جاتا تھا۔ اب کمشنر پولیس بمبئی نے اس کو تحریری حکم بھیجکر ۳ مہینے تک بمبئی میں تقریر کرنے سے منع کر دیا۔

کسی ایشیائی کو جس میں ہندوستانی بھی شامل ہیں کناڈا میں اسوقت تک داخل نہیں ہونے دیا جائیگا جب تک کہ اسکے پاس ۲۰۰ روپے موجود نہوں۔

دہلی کے خزانہ سے ۳۰ ہزار روپے کے ساورن چوری پر شاہ لے جانے پر مجسٹریٹ نے بعد ثبوت جرم اسکو دو سال قید بامشقت کی سزا دی ۲۶ ہزار روپے کے جواہرات زیور اور نقدی ملزم کے گھر سے نکلی وہ ضبط کر کے خزانہ میں داخل کر دی گئی۔

ایران کی مجلس وزارت پھر قائم ہوئی منصور السلطنہ وزیر اعظم اور علاء السلطنہ وزیر خارجہ مقرر ہوئے ہیں۔

انگلستان کے شاہی خاندان کے وظائف میں ۰۰۰،۷۷ پونڈ صرف ہوتے ہیں جن میں سے ۰۰۰،۱۱ پونڈ صرف ملک معظم اور ملکہ کے ذاتی اخراجات کیلئے مخصوص ہیں (پونڈ پندرہ روپیہ)

عبد الغفور خان پشکار عدالت منصفی گورکھپور کو ۶ ماہ کی سزا اس جرم میں ہوئی کہ انہوں نے ایک مقدمہ کی مسل میں کسی جائیداد کا نقشہ بدل دیا تھا۔

لاہور میں ۱۳ جون اتوار کو راوی کے سیلاب کے تالاب پر مسٹر شمٹس مشہور جرمن پہلوان کی کشتی کریم بخش پہلوان سے ہوگی۔ مسٹر جارج شام کے ساتھ بھی جوڑ لیا جائیگا۔ اسی تاریخ کو مرزا غالب دہلوی کا وہ مضمون جو لکھتے لکھتے مر گئے تھے ٹون ہال میں سنایا جائیگا۔

انگلستان کی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش ہونیوالا ہے۔ جسکی رو سے لڑکوں میں تمباکو نوشی کی بری عادت کا انسداد کیا جائیگا۔ گو اس بل سے ایک بہت بڑی اخلاقی بہتری متصور ہے لیکن ساتھ ہی اسکے مجوزہ بل کے پاس ہو جانے سے گورنمنٹ کو ۱۵ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگا۔

ہالینڈ میں دس ہزار ہوا چکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک ۳۰۰ ایکڑ زمین کی آبپاشی کرتی ہے اس ملک میں ایک سال میں ایک ایکڑ کی آبپاشی کا اوسط خرچ ساڑھے سات روپیہ ہے۔

مولوی سمیع اللہ خان بہادر سی ایم جی مرحوم کی یادگار میں علیگڈہ کالج کے صدر دروازہ پر مین لیکچر روم تیار ہوں گے۔ اس کے لئے مرحوم کے صاحبزادہ نواب سر بلند جنگ مولوی حمید اللہ خان بیرسٹر ایٹ لا چیف جسٹس حیدر آباد نے دو ہزار روپیہ دیا ہے۔

انڈیا میڈل کے نام سے ایک نیا تمغہ تیار ہونیوالا ہے۔ اور مہم کوکاخیل اور مہم مہمند میں شریک ہونیوالوں کو دیا جائیگا۔

یہ خبر غلط ہے کہ لدھیانہ سے قصور تک نئی ریلوے لائن نکلے گی۔ لودہراں کی بجائے اول غلطی سے تار خبر میں لودیانہ لکھا گیا۔ اصل میں یہ شاخ قصور سے لودہراں تک بنیگی اور اسکا طول دو سو دس میل ہوگا۔

شملہ میں زلزلہ معلوم کرنیکے آلات رکھے ہوئے ہیں۔ ان سے ہفتہ گزشتہ کو معلوم ہوا کہ یہاں سے قریب چار پانچسو میل فاصلے پر کہیں زلزلہ آیا ہے یہ قریب ۵ بجے شام کو تھا۔ اگرچہ ہنوز صحیح مقام کا پتہ نہیں لگا سکے۔

مصر کے ایک دولتمند سلطان احمد مظلوم پاشا اور انکے بھائی نے (۱۷۵) ایکڑ زمین رفاہ عام کے لئے وقف کی ہے۔ اسکی آمدنی میں سے (۱۰۰) پونڈ سالانہ انجمن عروۃ الوثقی کو تعلیمی کام کے لئے ملیں گے۔ پچاس پونڈ سالانہ کی رقم دو اللہ یتیم لڑکیوں کی شادی میں صرف کیجائیگی جنہوں نے انجمن کے زنانہ مدرسوں میں دستکاری سیکھی اور تعلیم پائی ہو۔ (۱۰۰) پونڈ سالانہ ان دو طلبا کو ملیگے جو انجمن کے مدارس سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدرسہ عالیہ میں اپنی تعلیم کی تکمیل کریں۔

سلطان المعظم نے پریزیڈنٹ جمہوریہ امریکا کو بہت قیمتی قالین بطور تحفہ دوستانہ کے ارسال فرمائے ہیں۔ جو قالین خاص سلطانی کارخانہ میں تیار ہوئے ہیں۔

داغ دل - اس کتاب میں بیاہ شادی کے ضروری نشیب و فراز اور خاوند بیوی کے ان تعلقات کا بیان ہے جنپر خانہ آبادی منحصر ہے - قیمت معہ محصول ڈاک ۸ر ملنے کا پتہ: مینجر انڈین شال ایجنسی کٹرہ تلو امرتسر

ahmadimuslim.de

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو ہو سکتی ہے جو تفسیر ہندوستان میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں اصل قرآن مع ترجمہ بامحاورہ کے دوسرے میں متوسط کلام میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئیے گئے ہیں ایسے کہ شاید وباید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک ایسے قوی دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ... لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ... کہنے کے چارہ نہو ... جو بیچ ۵ جلدیں سورۃ ... [illegible]

جلد اول سورۃ فاتحہ وبقر قیمت عہ

جلد دوم سورۃ آل عمران ونساء قیمت عہ

جلد سوم سورۃ مائدہ، انعام، اعراف قیمت عہ

جلد چہارم سورۃ نحل قیمت عہ

جلد پنجم سورۃ فرقان تک قیمت عہ

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت عہ

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ ہائی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہل حدیث۔ قیمت ۸؁

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ کا کامل جواب دیا گیا ہے قیمت ۲؁

حق پرکاش آریوں کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر ... جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب ہے۔

ترک اسلام دھرم پال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۸؁

تغلیب الاسلام مکمل جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دھرم پال

نہایت عمدہ دلچسپ ہے جلد اول قیمت عہ جلد دوم قیمت عہ جلد سوم عہ جلد چہارم قیمت عہ چاروں جلدوں کے خریدار کو عہ

شہرہ معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ آریہ سماج سے ہوا تھا قیمت ۸؁

... ترجمہ تفسیر ... آسمان ... لکھ دیا ہے کہ ... اور ... ہے ... دوستی ... نامی گرامی

علماء کا اتفاق ہے قیمت ۸؁

مرقع دیانندی اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے۔ آریہ مباحثات کے متعلق سطر بسطر کا بیہ نظیر وغیرہ قیمت ۲؁

مباحثہ دیوریا مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸؁

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت عہ

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کون کون مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں۔ قیمت ۳؁

المشتہر

منیجر مطبع اہلحدیث۔ امرتسر

مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنے کیلئے یہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنی کتاب **چودھویں صدی کا مسیح** انیسویں تک بچاؤ لیکر ... جاتی ... اور رسالہ **الہامات مرزا** بجائے ... سرکوبا ... حصول ... علاوہ مرقع قادیانی جلد اول ... کیجئے

نظر مروان حقوق نسوان

یہ کتاب قرآن وحدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائزہ محمود شارع علیہ السلام کی حمایت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد صاحب سرحجی ... چیف ... مالک ... کی ... کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جاہلیت کے مخالف ہیں۔ کتاب ہذا صورت باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی وکاغذ وغیرہ کے اعلی درجہ کی ہے۔ لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری میں بہت جلد حصہ لیں۔ قیمت ... علاوہ محصول

المشتہر

منیجر اخبار صحیفہ بجنور

حسب الارشاد جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب چھپ کر شائع ہوا۔

... مولانا ... سلسلہ ... تھا ... [illegible]

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانون کے باہمی تعلق کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہون گے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند بلا معاوضہ درج کئے جائینگے گر ناپسند واپس کرینکا وعدہ نہین۔

جلد ۳ نمبر ۵۲

اخبار اہلحدیث

مت دیکھ کہ کس نے کہا یہ دیکھ کہ کیا کہا · کسی کا قول و کردار · مصطفیٰ کی گفتار · نقل کیا ہے · پان و ہیم و خیال کا · بلٹم ۳

ابو الوفا ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... مے

رؤسا و جاگیرداران ... للعہ

عام خریدارون سے ... ؏

" ششماہی ... ؏

ممالک غیر سے سالانہ ... ۵ شلنگ

" ششماہی ... ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲۶ ر جمادی الاول سنہ ۱۳۲۶ ھ مطابق ۲۶ ر جون سنہ ۱۹۰۸ ء یوم الجمعہ

ہندوستان کے دو مجدد

ہندوستان بھی کیسا خوش قسمت ملک ہے کہ اس مین کوئی نہ کوئی مجدد ضرور رہتا ہے۔ خصوصاً ہمارا زمانہ تو اس خوش قسمتی مین گذشتہ سب زمانون سے بڑھا ہوا ہے۔ گذشتہ زمانے مین تو کہین صدی کے بعد کہین کہین نکل کر ایک مجدد نظر آتا تھا مگر ہمارے زمانے مین ایک نہین دو مجدد جمع ہو گئے۔ یہہ دو مجدد آپس مین بہت کچھ اختلاف رکھتے ہین لیکن باوجود اس کثیر اختلاف کے ایک بات پر دونون حضرات متفق ہین کہ جو مسلمان ان کی تعلیم اور تحقیق کا مخالف ہو وہ کافر ہے۔ مدعا ہے غرض سب کچھ ہے غالباً ہمارے ناظرین انتظار مین ہون گے کہ ان مجددون کے اسماء گرامی تبلائے جائین۔ پس بغور سنئے ایک صاحب کا نام اعلیحضرت مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ہے دوسرے بزرگ کا نام اعلیحضرت مولانا عبد المصطفیٰ احمد رضا خان صاحب بریلوی ہے۔ ان دونون حضرات کو مجددیت کا دعویٰ ہے اول الذکر تو صرف معمولی مجدد تھے مگر موخر الذکر مجدد مائۃ حاضرہ ہین جسکا ترجمہ ہے موجودہ صدی کا مجدد۔ مطلب یہہ ہے کہ اگر مولانا کی حیات مستعار اتنی دراز ہو کہ دو تین صدیون تک پہنچ جائین تو سب صدیون کے مجدد آپ ہی رہین گے کیونکہ مائۃ حاضرہ سب کو شامل ہو رچشم ما روشن دل ماشاد۔

قادیانی مجدد کے فتوی کفر تو ناظرین نے سنے ہون گے کہ جو کوئی مجھے نہ مانے وہ مومن ہے ایسا ہے ویسا ہے۔ اسکا ذکر تو اہلحدیث مین ہمیشہ سنتے چلے آئے ہین۔ اسلئے اُسے چھوڑ کر آج ہم بریلوی مجدد کا ذکر مختصر سناتے ہین آپ کی طبیعت کا رجحان اس طرف ہو رہا ہے کہ مسلمانون کی تعداد جو کئی کروڑون تک پہنچ گئی ہے۔ اسلئے شائد آپ کو خطرہ ہے کہ اس بہیر بہاڑ سے جنت مین گڑبڑ نہ ہو اسلئے آپ ہمیشہ مسلمانون کی چھانٹی کرتے رہتے ہین آپ کی مشین مین ہمیشہ کفر کے فتوے ہی چھپا کرتے ہین۔ وہ کافر یہ کافر تم کافر تو کافر۔ غرض آپکی تکفیر کی وسعت دیکھکر یہہ کہنا پڑتا ہے کہ

> کسی نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
> مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

گذشتہ فتوون کے علاوہ آجکل ایک فتویٰ آپنے شائع کیا ہے جسکا نام ہے حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین۔ جس مین آپنے اپنے حج کی کارگذاری دکھائی ہے کہ ہم نے مکہ معظمہ مین جا کر یہہ فتویٰ کفر تیار کرایا ہے

یادگار مرزا یعنی مرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمین مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی قلعی کھولکر دکھائی گئی ہے۔ ۳ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالین

غالباً یہہ کوشش آپکی اپنے مخالفین کی اُس شماتت کے جواب میں ہے جو آپکے مواخذہ سکہ پر آپکے مخالفوں نے کی تہی۔ کتاب مذکور میں اعلیحضرت نے کئی ایک پر کفر کا فتویٰ لگایا اور لگوایا ہے۔ سب سے اول تو اپنے حریف اور ہم رتبہ مجدد قادیانی پر۔ اُن سے بعد مولانا خلیل احمد سہارنپوری مولانا اشرف علی صاحب تہانوی مولوی امیر حسن مولوی امیر احمد صاحب سہسوانی مولوی مولانا سید نذیر حسین صاحب مولانا محمد قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہم۔ قادیانی تو ہماری بحث سے الگ ہے اسلیئے کہ یہہ دونون مجدد ہین ہمین ان بڑون کی باتون مین کیا دخل ہے جانین اور وہ جانین یا اُن کے اتباع سمجہین۔ باقی علما پر وجوہات کفر الگ الگ ہین کسی پر امکان کذب باری ہے۔ کسی پر کچہہ ہے۔ سب سے بڑہکر انکار علم غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہمنے ان مظلوم علماء کی اصل کتابین نہین دیکہین نہ ہمارے پاس ہین۔ ناظرین اہلحدیث مین سے کوئی صاحب بہیجدینگے یا محل وصول سے اطلاع دینگے تو شاید ہم کچہہ مفصل بہی لکہین گے۔ سردست ہم بالاجمال اتنا لکہتے ہین کہ مجدد بریلوی کے اس فتویٰ سے ہمین خوشی بہی ہوتی ہے اور رنج بہی۔ خوشی تو اسبات کی ہوئی ہے کہ آپنے اس فتویٰ مین کسیقدر اپنی غیر مقلدیت کا جلوہ بہی دکہایا ہے۔ کیونکہ اس فتوے مین آپنے آیات قرآنی سے استدلال کیا ہے مثلاً علم غیب کے ثبوت کے لیئے وہ آیت پیش کی ہے جو عموماً ہر طالب علم پیش کیا کرتے ہین الا مین اذکنتی میں ... جسکا جواب آگے آتا ہے۔ مجدد صاحب کے استدلال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ غیر مقلد ہین یا کم از کم غیر مقلدی کو اچہا جانتے ہین۔ کیون؟ اسلیئے کہ مقلد کا من حیث المقلد یہہ کام ہے کہ اپنے امام کے قول کو پیش کرے نہ کہ خود استدلال کرے۔ چنانچہ در مختار کے دیباچہ مین ہے یفتی بقول الامام علی الاطلاق یعنے فتویٰ ہمیشہ امام اعظم ابوحنیفہ صاحب کے قول پر ہونا چاہئے سکم الشہرت مین ہے۔ اما المقلد فمستندہ قول المجتہد لا الکتاب ولا اللہ یعنے مقلد کی دلیل صرف مجتہد کا قول ہے نہ کہ کتاب و سنت۔ پس اگر مجدد صاحب مقلد ہوتے تو انکا کام یہہ ہونا چاہیئے تہا کہ آپ ان مسائل کفریہ مین صرف اپنے امام کا قول نقل کر دیتے کہ فلان جگہ امام صاحب نے اس عقیدہ کو کفر لکہا ہے۔ ہم حیران ہین کہ مجدد صاحب کے مفتی دربار یا حلقہ نشین جو انکی تحریر اور فتوی مفتی اور اہل علم ہی ہون۔ بس اتنے ہی کام کے لیئے بنائے گئے ہین کہ جو چاہے ان سے کفر کا فتویٰ حاصل کر لیوے۔ انا للہ۔

غرض اعلیحضرت بریلوی جس فرقہ کا رد ہمیشہ کرتے رہے تہے آج اُسی فرقے کی راہ پر خود بہی چلتے ہین۔

ہماری خیال مین بلکہ جملہ سلف و خلف کی تحقیق مین غیر مقلدیت اسی کا نام ہے کہ براہ راست اپنے دعوے پر قرآن و حدیث سے استدلال کرے وہ استدلال اُسکا صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہین۔ ہو سکتا ہے کہ اوس استدلال مین کوئی غلطی کر جائے۔ بہر حال استدلال کرنا اور اپنے کسی دعوے پر آیت یا حدیث کو پیش کرنا غیر مقلدون کا کام ہے۔ مقلد کا کام یہہ نہین۔ مقلد تو صرف اپنے امام کے قول کا پابند ہے۔ الفتوی علی قول الامام مطلقا۔ مقلد کا کام بس یہی ہے کہ جو مسئلہ بیان کرے اُس مین امام کا قول بیان کرے اگر مسئلے امام نے کسی دلیل سے استدلال کیا ہے تو اُسکو بہی اُسی کے لفظون مین نقل کر سکتا ہے۔ خود استدلال نہین کر سکتا۔ کیونکہ استدلال کرنے کا اُسکو حق حاصل نہین۔

غالباً یہان پر ایک سوال ہم پر ہو سکتا ہے کہ اس تعریف کے مطابق علماء غیر مقلدین کے علاوہ جہلاء غیر مقلدین کس طرح غیر مقلد ہوئے۔ اُنکو تو استدلال کرنے کا ملکہ ہی نہین۔ انکو تو جو کچہہ اپنے علماء سے انہون نے کہا وہ مان لیا۔ پہر اُن کو کیون غیر مقلد کہتے ہو اور وہ خود بہی اپنے آپ کو کیون غیر مقلد یا اہلحدیث کہتے ہین۔

اسکا جواب یہہ ہے کہ جس طرح جہلاء حنفی شافعی کہلاتے ہین اور آپ لوگ بہی بطور فخر کہا کرتے ہین کہ ہندوستان مین اتنے کروڑ حنفی ہین حالانکہ آپ ہی کی معتبر کتاب ردالمحتار مین لکہا ہے کہ عوام نہ حنفی ہین نہ شافعی بلکہ یہان تک لکہا ہے کہ العامی لا مذھب لہ انما مذھبہ مذھب مفتیہ (مصری جلد ۳ صفحہ ۱۹۲) یعنے عامی کا کوئی مذہب نہین اُسکا مذہب وہی ہے جو اُسکے مفتی کا ہے۔ پس جو عامی اپنے مفتی سے یون سوال کرے کہ ہمارے امام کا کیا حکم ہے تو سائل بہی مقلد ہے اور جسکا مفتی قرآن و حدیث مسئلہ بتلانے والا ہے اور سائل اُسکو جانتا بہی ہے پہر بہی سوال کرتا ہے کہ خدا اور رسول کا حکم قرآن و حدیث سے ہمکو بتلائیے تو وہ سائل غیر مقلد ہے۔ بغرض عامی کے غیر مقلد ہونے کے لیئے قوت استدلالیہ کی

ahnafmuslim.de

اہلحدیث امرتسر

ضرورت نہیں جیسی کہ مقلد اور حنفی ہونے کے لئے اوسکو فہم مسائل فقہ ضروری نہیں بلکہ اوسکی تقلید اور عدم تقلید اُسکے سوال کی نوعیت ہے۔ خیر یہہ تو ایک جملہ معترضہ تہا جو ہماری خوشی کے بیان میں پیش آگیا اب ہم اپنی ناخوشی کے وجوہات بتلاتے ہیں۔

ناخوشی ہمیں اسلئے ہوئی کہ اعلحضرت مجدد صاحب بریلوی نے باوجود ادعاے حنفیت کے امام ابو حنیفہ صاحب کے مذہب کی ذرہ پرواہ نہیں کی جتنے اقوال علماء کے کفر میں نقل کئے ہیں وہ سب کے سب متاخرین کے ہیں جنہیں سو بعض غیر مشہور۔ کوئی قول امام ابو حنیفہ صاحب کا نہیں لائے کہ ایسے خیالات والا شخص کافر ہے۔ حق یہہ ہے کہ لاتے بہی کہاں سے اونکا قول تو صریح بہی ایک مشہور ہے کہ لا نکفر اھل القبلة (فقہ اکبر) ہم کسی کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔ خدا معلوم امام صاحب کا یہ ارشاد کسنے منسوخ کیا۔ کون ایسا شخص پیدا ہوگیا جسنے آج خلاف منشاء امام صاحب مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگانے کو جائز کر دیا یہہ کہلاتے ہیں امام صاحب کے مقلد۔ سچ ہے ؎

کئے لاکہوں ستم اس پیار میں بہی آپ نے ہم پر
خدا نا خواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

فقہ کی معتبر کتاب رد المحتار میں لکہا ہے کہ اسلامی فرقوں پر کفر کا فتویٰ دینا بعض متاخرین کی رائے تو ہے مگر مجتہدین سے یہہ منقول نہیں۔ مجتہدین سے عدم تکفیر منقول ہے اور غیر مجتہدین کے قول کا کوئی اعتبار نہیں (جلد ۳ صفحہ ۱۹۶) ہم نہیں سمجہتے کہ مجدد صاحب باوجود حنفی مقلد کہلانے کے کیوں اپنے مذہب سے خارج ہوتے ہیں۔ کیا اُن کو اپنے امام کے اقوال کافی نہیں ہیں کہ کبہی تو غیر مقلدوں کی طرح خود استدلال کرنے لگجاتے ہیں۔ اور کبہی متاخرین کی رائے (جو بیدان تحقیق بجز نارزد) کام میں لگجاتے ہیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر خود ساختہ مجدد صاحب بریلوی امام ابو حنیفہ صاحب کے مقلد رہکر بحث کریں تو ایک منٹ نہیں چل سکتے یہہ جولانی انہیں اسیطرح آجاتی ہے کہ حنفی مذہب کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔

ہاں جی چاہتا ہے کہ آپکے استدلال کا جواب بہی فوراً دیا جاوے۔

علم غیب رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مسئلہ ایسا صاف اور یقینی ہے کہ اسکے برابر شاید ہی کوئی مسئلہ صاف ہو قرآن شریف کی نص صریح جیسی کہ اسپر دلالت کرتی ہے کسی اور مسئلہ پر شاید ہی کرتی ہو صاف ارشاد ہے لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ یعنی اے نبی تم کہدو کہ میں اگر غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو ہر قسم کی بہلائی جمع کر لیتا اور مجہکو کبہی کوئی تکلیف نہ پہونچتی۔ یہہ آیت ایسی صاف ہے کہ اسکا ترجمہ ہی اسکا مطلب صاف بتلا رہا ہے۔ مگر مجدد صاحب اور اُن کے حاشیہ نشین چونکہ علم منطق کے بہی مدعی ہیں اسلئے اُنکی خاطر ہم اس آیت کی تفسیر منطقی طریق سے کرتے ہیں لو كنت اعلم الغيب مقدم ہے اور باقی اخیر تک تالی مجموعہ قضیہ شرطیہ اور اس میں تو شبہ نہیں کہ لو کا استعمال رفع تالی کیلئے آتا ہے جس سے قیاس استثنائی بہ رفع تالی پیدا ہوتا ہے پس تقدیر اس کلام کی یوں ہوئی کہ لو كان الرسول (صلوات الله عليه وسلامه) يعلم الغيب لاستكثر من الخير وما مسه شيء من السوء لكنه قد مسه السوء ولم يستكثر من الخير۔ رفع تالی چونکہ مستلزم رفع مقدم ہے پس نتیجہ صاف ہے کہ ما كان يعلم الغيب غالباً یہاں تک تو مجدد صاحب بہی ہم سے متفق ہوں گے۔ کیونکہ اُنکا مذہب ہے کہ مستقل علم غیب رسول کو نہ تہا اور اسی مستقل کی نفی اس آیت میں کیگئی مگر وہی تہا جتنا خدا کے بتلانے سے تہا یہہ نہیں کہ بعض واقعات کا علم بتلایا تہا بلکہ کل واقعات کا علم دیا گیا تہا۔ پس اب ہم نے یہہ دیکہنا ہے کہ اس قضیہ شرطیہ یا قیاس استثنائی میں جو مقدم ہے اسکا کیا مطلب اور تالی کا لزوم اسکے ساتہہ کیا ہے۔ کچہہ شک نہیں کہ مجدد صاحب بہی مانتے ہوں گے کہ تمام بنی آدم خصوصاً حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو علوم حاصل ہوتے ہیں وہ خدا کی ذات سے ہی آتے ہیں نہ کہ ذاتی آیت کریمہ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ اسکے لئے شاہد عدل ہے پس خدا ذو الجلال نے جو (بقول آپکے) سید الانبیاء (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) سے یہہ کہلوایا کہ تم کہدو کہ میں اگر غیب کی باتیں ذاتی طور پر جانتا تو یہہ کرتا اور وہ کرتا کیا کسی کا خیال اور گمان تہا کہ آپ کو ذاتی علم ہے یا ہو سکتا ہے جب نہیں تہا تو اس نفی کرنے کی کیا حاجت۔ کیسا بے لطف کلام۔ گویا اس قسم کا ہے کہ تم کہدو اگر میں خدا ہوتا تو کہانے پینے کا محتاج نہوتا۔ حالانکہ مسائل علم کے نظری ہوتے ہیں نہ بدیہی۔ علاوہ اسکے یہ بات بہی قابل غور ہے کہ اس شرطیہ میں جو تالی ہے کیا وہ مقدم کے ذاتی ہونے پر لازم ہے یا ذاتی غیر ذاتی دونوں حالتوں میں لازم ہے کچہہ شک نہیں کہ آیندہ کی بہلائی کا جمع کرنا اور مضرات سے

ahmadimuslim.de

ہوتا جیسا ذاتی علم پر متفرع ہوتا ہے غیر ذاتی (عطائی) پر بھی متفرع ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص جو کسی منڈی مین نفع سے سودا فروخت ہوتا دیکھ آتا ہے یا کسی راستہ مین درندہ بیٹھا ہوا دیکھ پاتا ہے اور وہ اگر دونون باتین کسی اپنے عزیز واقف کو کہہ دے تو جیسا دیکھنے والے کو اسکے علم کا فائدہ ہوگا اسی سے سننے والا بھی اسکے لفظ پانے تا ہے اور درندہ کے گزند سے بچ سکتا ہے۔ غور سے دیکھا جائے تو رب العالمین نے بھی عدم تمیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے شرطیہ کے مقدم کو بہ تغیر صیغہ لو کنت اعلم الغیب کیونکہ اعلم ذاتی اور غیر ذاتی دونون کو شامل ہے۔ پس بہ عدم اور تالی مین لزوم جب علم ہے تو دو نون کو شامل ہے پس مقدم کو مخصوص بالذاتی کرنے کے لئے دلیل مطلوب ہوگی جب مقدم مستلزم تالی ہے اور تالی سے انتفاء مقدم منتفی ہوا تو نتیجہ صاف ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ذاتی نہ تھا نہ عطائی اور نہ کسبی۔

اعلیحضرت مجدد بریلوی سے جو آیت پیش کی ہے اگر وہ غور کرتے تو اس کا مطلب یہی سمجھتے تھے اول تو حسب اصول مستثنیٰ بعض افراد اور نفی من وجہ ہیں حکم نہیں تاکہ آپ اس حکم کا ثبوت کسی اور دلیل سے دیجئے۔ دوم بہ صورت مسلم یہ بات قابل غور ہے کہ مستثنیٰ منہ سالبہ کلیہ ہے اور اس کی نقیض موجبہ جزئیہ ہوگی نہ موجبہ کلیہ۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ بعض امور کی اطلاع رسولون کو ہوئی تھی اور اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ آیت کریمہ لایحیطون بشئی من علمہ الا بما شاء اسی معنے کی تشریح کرتی ہے۔ فافہم وتدبر ان کنت من المتدبرین۔ مجدد صاحب اگر جواب بھیجین گے تو درج کیا جائیگا۔

منْ الرَّحمٰن علیہ

ایک سوال تو بہت ہی واضح ہو کر بعض علماء کی تحریر جادۂ اعتدال سے باہر جانے پر دوبارہ سہ بارہ آپ کو سوال یاد دلانے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ صرف موضوع بحث آپکا تو یہی ہے کہ امام اور مقتدی کا رابط ادائے ارکان مین ہے قبولیت عدم قبولیت مین نہین جہان تک مسئلہ ہذا مین غور کیا اور تحقیق کی انظار سے دیکھا اور ما لہا و ما علیہا تحریر علمائے کرام پر نظر ڈالا تو یہی معلوم ہوا کہ ہر بھلے اور برے امام کے پیچھے نماز درست ہے قرآن مجید کی چند آیتون سے استنباط جواز کا استدلال ہے اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے

ارشاد مین بھی اسکے جواز کی تصریح پائی جاتی ہے اور محققین علمائے کرام کا بھی مسلک اسی پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ واركعوا مع الراكعين مین یہ حکم ہوا کہ رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو۔ نماز کو رکوع کے ساتھ اللہ پاک نے تعبیر فرمایا اس لئے کہ یہودیون کی نماز مین رکوع نہین ہے۔ تفسیر بیضاوی و تفسیر ابو السعود مین ہے عبر عن الصلوٰة بالركوع احترازاً عن صلوٰة اليهود تفسیر جامع البیان مین ہے ای کونوا مع المؤمنين فى احسن اعمالهم وهى الصلوٰة عبر عن الصلوٰة بالركوع لان صلوٰة اليهود ليس فيها ركوع وجہ استدلال یہ ہے کہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم اس عموم لفظ کے ساتھ ہوا اور امام جماعت مقید بقیود نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ہر امام نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لینا جائز ہے اور کسی نمازی کو یہ حق نہ رہا کہ وہ امام جماعت کی اقتدا چھوڑ کر جماعت کے ختم کی انتظار مین بیٹھا رہے بلکہ یہ حکم ہوا کہ نماز پڑھنے والون کے ساتھ نماز پڑھو تفسیر کبیر مین ہے المراد صلوا مع المصلين اى فى جماعتهم۔

باقی یہ سوال کہ جماعت کے لئے امام کیسا بنانا چاہئے چونکہ یہ موضوع بحث سے خارج سوال ہے اسلئے صحیح حدیث الائمۃ خیارکم اور وہ حدیث جس میں ترغیب امام بنانے کی ارشاد ہوئی ہے اسکے جواب مین کافی وافی مانکر اپنی توجہ اس جانب سے پھیرتا ہون۔

ابو داؤد کے باب امامۃ البر والفاجر مین ہے۔ عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوٰة واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر یعنے نماز تمپر واجب ہے پیچھے ہر مسلمان کے وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ کبائر گناہ کا مرتکب ہو چکا ہو۔ اسی قسم کے ہم معنے دارقطنی نے بھی روایت کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ مکحول کو ابو ہریرہ سے لقا نہین ہے عون المعبود مین ہے وقد ورد هذا الحديث من طرق كلها كما قال الحافظ واهية جدا قال العقيلى ليس فى هذا المتن اسناد يثبت یہ حدیث کئی طرق سے آئی ہے اور اسکے کل طرق جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا ازبس واہیہ ہین عقیلی نے یہ کہا کہ اس متن مین کوئی ثابت اسناد نہین ہین۔ دارقطنی کی دوسری روایت کا لفظ یہ ہے عن ابن عمر قال قال رسول

نوٹ۔ ناظرین اخبار کی خدمت مین گذارش ہے کہ اس سوال وجواب کو مدنظر رکھکر ہماری تحریر کو ملاحظہ فرمائین گے۔ منہ غفرلہ۔

[illegible]

گیلانی پریس امرتسر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا خلف من قال لا الٰہ الا اللہ یعنے ہر کلمہ گو کو
پیچھے نماز پڑھو اس حدیث کو بھی دارقطنی نے باسناد ضعیف روایت کیا ہے
بدر المنیر میں ہے ہذا الحدیث من جمیع طرقہ لا یثبت یہ حدیث اپنے
کل طرق سے ثابت نہیں ہے سبل السلام میں بذیر حدیث جابر ولا فاجر مومنا الخ
کے ہے وقد ذہب الشافعیۃ والحنفیۃ الی صحۃ امامۃ مستدلین
بما یاتی من حدیث ابن عمر وغیرہ وہی احادیث کثیرۃ دالۃ علی
صحۃ الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر الا انہا کلہا ضعیفۃ وقد عارضہا
حدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ ونحوہ وہی ایضاً ضعیفۃ قالوا
فلما ضعفت الاحادیث من الجانبین رجعنا الی الاصل وہی ان من
صحت صلوٰتہ صحت امامتہ وایدہ ذالک فعل الصحابۃ فانہ اخرج
البخاری فی التاریخ عن عبد الکریم انہ قال ادرکت عشرۃ من اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصلون خلف ائمۃ الجور ویؤیدہ ایضاً
حدیث مسلم کیف انت اذا کان علیکم امراء یؤخرون الصلوٰۃ عن
وقتہا او یمیتون الصلوٰۃ عن وقتہا قال فما تامرنی قال صل الصلوٰۃ
لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلۃ فقد اذن بالصلوٰۃ
خلفہم وجعلہا نافلۃ لانہم اخرجوہا عن وقتہا وظاہرہ انہم
لو صلوہا فی وقتہا لکان مامورا بصلوٰتہا خلفہم فریضۃ یعنے شافعیہ
اور حنفیہ کا مذہب باستدلال حدیث ابن عمر یہ ہے کہ امامت فاجر کی صحیح ہے
اور اسباب میں بہت حدیثیں ہیں جو نیک و بد امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی صحت پر
دال ہیں مگر انکے کل طرق ضعیف ہیں اور حدیث لا یؤمنکم ذو جرأۃ فی دینہ
اور اسکے مثل اور حدیثیں اُن کے معارض ہیں اور یہ بھی ضعیف ہیں پس محدثین نے
یہ کہا ہے کہ جب دونوں جانب کی حدیثیں ضعیف ہیں تو ہم اصل کی طرف رجوع
ہوں گے اور وہ اصل من صحت صلوٰتہ صحت امامتہ ہے یعنے جسکی نماز
موافق بیان کتاب وسنت کے صحیح ہے اسکی امامت بھی صحیح ہے اور فعل صحابہ اس
اصل کو تائید کرتا ہے اور امام بخاری تاریخ میں فرماتے ہیں کہ عبد الکریم نے کہا کہ میں نے
دس صحابہ کو محمد صلعم کے پایا کہ وہ لوگ ظالم امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور مسلم
کی حدیث بھی اسکی موید ہے کہ حضور انور صلعم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ
تم پر ایسے امام ہوں گے کہ وہ لوگ نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھیں گے یا نماز
کو وقت سے مار کر پڑھیں گے صحابہ نے کہا کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے
فرمایا کہ تم نماز کو وقت پر پڑھو اگر پھر اُن کو نماز پڑھتے پاؤ تو اُن کے شامل پڑھ لو
یہہ نماز تمہاری نافلہ ہوگی۔ پس حضور انور نے اُنکے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا
اور اس نماز کو نافلہ قرار دیا۔ اس لئے کہ اُن لوگوں نے اس نماز کو وقت سے خارج
کر دیا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرتے تو
البتہ یہ لوگ اُن کے پیچھے فریضہ ہی پڑھنے کے مامور ہوتے۔

حافظ ابن حجر اور عقیلی اور صاحب بدر المنیر اور صاحب سبل السلام کے کلام سے
واضح ہے کہ احادیث مذکورہ بالا مع اپنے شواہد کے اسناداً ضعیف ہیں اور
اُن کے کل طرق واہیہ ہیں اور مابہ البحث مسئلہ میں عدم جواز اقتدا کی حدیثیں
بھی بقول صاحب سبل السلام ضعیف ہیں پس موافق و مخالف احادیث کے کل
طرق جبکہ ضعیف اور واہی ہیں تو ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ استدلال
صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ صحت استدلال کے لئے صحیح حدیث ہونی چاہئے بنابر
ازیں جواز یا عدم جواز امامت فاسق فاجر مبتدع مفتون کا مقتدی کے حق
میں استدلال ان موافق و مخالف احادیث کے ساتھ صحیح نہیں ہے پس جبکہ دونوں
جانب کی حدیثیں اسناداً ساقطۃ الاعتبار ٹھہریں تو اب دیکھنا ہے کہ ان روایات
مذکورہ کے کسی جانب کی مزید کوئی صحیح روایت ہے یا نہیں بقول اصول اذا تعارضا
تساقطا اور نیز بوجہ اسناد واہیہ کے وہ روایتیں اصلاً قابل احتجاج ہی نہیں ہو سکتیں
اس خصوص میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جواز اقتدا کی موید حدیث مسلم
کی ہے جو پہلے معہ ترجمہ لکھی جا چکی ہے اس روایت سے صحت اقتدا پر استدلال صحیح
ہو سکتا ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ بے وقت نماز پڑھنے والا اصلاً نماز ظہر کو عصر کے
وقت میں ادا کرنے والا ہو جیسا کہ مسلم کی روایت سے مستفاد ہوتا ہے اور ابو داود
میں بروایت عبادہ بن صامت اسکی تصریح آ چکی ہے انہا ستکون علیکم بعدی
امراء تشغلہم اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوٰۃ
لوقتہا مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے اور ایسا ارتکاب شرعاً فسق و فجور میں داخل ہے
معہذا حضور انور نے ایسے امام کی اقتدا کی اجازت دی اور یہہ فرمایا فان ادرکتہا
معہم فصل فانہا لکم نافلۃ پس اگر اقتدا ایسے امام کی قبولیت میں کچھ بھی اثر
انداز ہوتی تو آپ ہرگز ایک عبث فعل کی ہدایت صحابہ کو نہ فرماتے اور نہ یہ فرماتے
کہ یہہ نماز تیری نافلہ ہوگی اور جواز اقتدا کی موید یہ بھی روایت ہے جو ابو ہریرہ سے
مروی ہے اسکا لفظ یہہ ہے یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولہم وان اخطئوا
فلکم وعلیہم اور ابو داود میں عقبہ بن عامر سے بایں لفظ مروی ہے من

انما الناس فاسراب الوقت فل. ولهم ومن انتقص من ذالك شيئاً فعلیه ولا علیهم یعنے لوگ تمہاری امامت کرینگے اگر وہ لوگ صواب پر ہونگے یعنے وقت پر نماز پڑہینگے تو نماز کا ثواب انکو اور تم کو ہوگا اگر خطا کرینگے یعنے نماز بے وقت پڑہینگے تو ثواب نماز کا تم کو ہوگا اور وزر اس خطا کا ان پر ہوگا. ایک اور روایت مین ابوداؤد کے قبیصہ بن وقاص سے مروی ہے اسکا لفظ یہہ ہے تکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوٰۃ فہی لکم وہی علیہم فصلوا معہم ما صلوا القبلۃ" اس حدیث مین آپنے یہہ حکم نافذ فرمایا کہ بے وقت نماز پڑہنے والے امام کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو جب تک وہ قبلہ رخ نماز پڑہتے ہین استقبال قبلہ کی قید سے ثابت ہوا کہ اہل کتاب کے پیچہے نماز درست نہین ہے یہودی امام کی اقتدا اسلئے درست نہین کہ انکی نماز مین رکوع نہین کیا۔۔ اور استقبال قبلہ محمدیہ نہین اور نصرانی امام کی اقتدا اس وجہ سے درست نہین ہے کہ وہ بھی اہل اسلام کے قبلہ کیجانب نماز پڑہنے کے مامور نہین انکا قبلہ خلاف قبلہ اہل اسلام کے ہے یہی امت محمدیہ کی وہ جماعت جو کہ مسلمانون کے گہر مین پیدا ہوئی اور آگے چلکر دین محمدی سے مرتد ہوگئی معہذا اپنے کو مسلمان جانتی ہے چونکہ وہ فاسق وفاجر گروہ سے خارج ہو کر کفر کے احاطہ مین جا پہونچی ہے اسلئے اسکے پیچہے بھی نماز درست نہین ہے. رہا صحابہ وتابعین کا تعامل اور ائمہ مجتہدین وعلماء کرام کا مسلک صورت مسئولہ مندرجہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء مین یہہ ہے کہ بدعتی اور فاسق وفاجر امام کے پیچہے نماز درست ہے. امام بخاری نے اپنی کتاب تاریخ مین عبدالکریم کا قول نقل فرمایا ہے وہ کہتے ہین کہ مینے دس صحابہ کو ظالم امام کے پیچہے نماز پڑہتے دیکھا بخاری کے باب امامۃ المفتون والمبتدع مین عن عبید اللہ بن عدی بن خیار انہ دخل علی عثمان بن عفان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلي لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوٰۃ احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم عبید اللہ حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آئے اور آپ محصور تہے عرض کیا کہ آپ تمام لوگون کے امام ہین اور مصیبت مین گرفتار ہین اور امام فتنہ (یعنے خوارج کا امام) نماز پڑہاتا ہے اور ہم لوگ اسکی اقتدا کو گناہ سمجہتے ہین حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز لوگونکے

اور عملون سے اچہا عمل ہے پس جب لوگ اچہا عمل کرین تو انکے ساتھ ہو کر اچہا عمل کرو اور جب برا عمل کرین تو انکے برے عمل سے اجتناب کرو. اور بخاری کے اسی باب مین ہے قال الحسن صل وعلیہ بدعتہ اور اسکی شرح فتح الباری مین ہے ان الحسن سئل عن الصلوٰۃ خلف اهل البدعة فقال الحسن صل خلفه وعليه بدعته یعنے امام حسن بصری بدعتی کے پیچہے نماز پڑہنے سے پوچہے گئے تو فرمایا کہ اسکے پیچہے نماز پڑہ لو اور اسکی بدعت کا وزر وگناہ اسکی گردن پر ہے. ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکہتے ہین وكان ابن مسعود وغيره يصلون خلف الوليد بن عقبة بن ابي معيط وكان يشرب الخمر حضرت عبداللہ بن مسعود صحابی وغیرہ ولید بن عقبہ کے پیچہے نماز پڑہا کرتے تہے حالانکہ وہ شرابی تہا نیز اسی شرح مین یہہ بھی لکہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رح اہل سنت وجماعت کے مذہب سے پوچہے گئے تو فرمایا کہ ہم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو افضل جانتے ہین اور حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کو دوست رکہتے ہین اور موزے پر مسح کرنے کو جائز جانتے ہین اور ہر نیک وبد کے پیچہے نماز پڑہ لیتے ہین (یعنے اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے).

فقہ اکبر مین امام ابوحنیفہ رح فرماتے ہین الصلوٰۃ خلف كل بر وفاجر من المومنين جائزة یعنے ہر نیک وبد مسلمان کے پیچہے نماز جائز ہے.

بحر الرائق کے باب الامامۃ مین بحوالہ صحیح بخاری یہہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض حجاج بن یوسف کے پیچہے نماز پڑہا کرتے تہے حالانکہ پکا فاسق تہا جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے اور مصنف یعنے صاحب کنز الدقائق نے فرمایا کہ حجاج اپنے زمانہ کا بڑا فاسق ہے اور حسن بصری نے فرمایا کہ تمام امت اگر اپنی اپنی کل برائیون کو لاوین اور ہم اکیلے حجاج کی برائیون کو پیش کرین تو ہم ہی سب پر غالب آوینگے. مرقاۃ مین ہے ابن عمر وانس رضی اللہ عنہما حجاج کے پیچہے نماز پڑہا کرتے تہے یہان یہہ شبہ ہوسکتا ہے کہ ابن عمر حجاج کے خوف سے پیچہے نماز پڑہ لیا کرتے ہونگے اسکے جواب مین صاحب مرقاۃ فرماتے ہین واحتمال الخوف يمنعه ان ابن عمر كان لا يخافه لان عبد الملك كان ممتثلا لما يامره به ابن عمر فيه وفي الحجاج ومن ثم كان يجعل امر الحجاج باتباعه فيه یعنے احتمال خوف کو یہہ امر مانع ہے کہ ابن عمر حجاج سے ڈرتے نہ تہے اسلئے کہ عبدالملک خلیفہ خود ابن عمر کا فرمانبردار تہا اور حکم مانتا تہا جو حکم کہ حجاج یا غیر حجاج کے بارہ مین ہوتا اور اسیوجہ سے وہ حج کا کام انہین کے متعلق کرتا تہا

نمبر ۵ بھی ترمذی کی جسکو آپنے ترتیب وصل چہوڑ دیا. (ایڈیٹر)

یادگار
مرزا کی زن
اور بڑی
لکھکر مرزا
کی گئی ہے
قادیانی
انکو تو مرز
یہ رسالہ
مرتب کے
وہ قیمت
ہین شکے
پرچے مین

ahmadimuslim.de

اور مقتدی کو حکم دیتا کہ اس بارے میں تم اُنکی پیروی کرنا۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فمن ترک الجمعۃ والجماعۃ خلف الامام الفاسق فہو مبتدع عند اکثر العلماء۔ جو امام فاجر کے پیچھے جمعہ و جماعت پڑھنا چھوڑ دے وہ اکثر علماء کے نزدیک بدعتی ہے۔

ان تحاریر لاحقہ و سابقہ سے واضح ہوا کہ شریعت محمدیہ میں نماز ہر نیک و بد کے پیچھے پڑھ لینا درست ہے اور ان تحاریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ امام کے لئے عدالت شرط نہیں ہے جیسا کہ روافض قائل ہیں۔ ومن ادعی فعلیہ البیان۔

(حررہ ابو المعالی محمد علی مدرس مدرسہ رحمانیہ سلطانپور اناؤ)

ڈاکٹر عبد الحکیم خان اور مرزا صاحب قادیان

قادیان کے اخبار الحکم کا اڈیٹر ۱۷ جون کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کی پیشگوئی ۴ اگست کو مرزا کے مرنے والی کی تکذیب چونکہ پیسہ اخبار اور اہلحدیث دونوں نے کر دی ہے۔ اسلئے یہ دونوں جھوٹے ہیں۔ پس چاہیئے وہ آپس میں فیصلہ کریں۔ مگر آپ کو معلوم نہیں کہ ہماری کوئی نزاع ہی نہیں جسکا ہم فیصلہ کریں ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے متعلق مرزا کا الہام تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرزا کی زندگی میں ضرور مریں گے اور میری نسبت تو یہاں تک تھا کہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں ثناء اللہ کو طاعون و ہیضہ وغیرہ نہ ہوا تو میں (مرزا) خدا کی طرف سے نہیں۔ پس ہم دونوں ان دونوں پیشگوئیوں کے مطابق مرزا کو جھوٹا کہکر اسکی دجالی ذریت کا سر کچلنے پر متفق ہیں۔ باقی رہی ڈاکٹر صاحب کی ۴ اگست والی پیشگوئی وہ اگر نہ ہوئی تو اسمیں کوئی امر قابل افسوس بھی نہیں جبکہ دجال اکبر کا اپنا منہ مانگا فیصلہ موجود ہے تو کسی اور کی کیا حاجت ہے۔

نوٹ۔ مرزائیوں کی تحریرات ختم ہونے پر سب کا ایک ساتھ جواب دیا جائیگا۔ البتہ وہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کہ لیں۔ اتنا یاد رہے کہ دجال اکبر سے زیادہ نہ کہہ سکیں گے۔

اطلاع۔ ڈاکٹر صاحب کی تصحیح الہام آئندہ ہفتہ درج ہوگی انشاء اللہ۔

اہلحدیث کو وہابی کہنے کی ممانعت

بہت سے احباب ہم سے دریافت کیا کرتے ہیں کہ کس عدالت میں فیصلہ ہوا تھا کہ اہلحدیثوں کو وہابی نہ کہا جائے۔ اگرچہ وہابی کا لفظ بقول حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم دینداروں کے لئے مخصوص ہے (دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۲) تاہم اصل حال سے آگاہی کرنے کے لئے اصل حکم شائع کیا جاتا ہے۔

۱۸۸۶ء میں اہلحدیثوں نے بہ سرکردگی مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایک محضرنامہ اس مضمون کا دیا تھا کہ سرکاری کاغذات میں ہمکو اہلحدیث لکھا جایا کرے۔ وہابی یا غیر مقلد نہ کہا جائے۔ اس درخواست کے جواب میں جو حکم آیا اس کی نقل ہمارے مکرم مولانا سید ابراہیم شاہ صاحب متولی جامع مسجد جبلپور نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہے جو درج ذیل ہے۔

FROM　　　　No 127

W. M. Young Esqre.,
Secretary to the Government
of the Punjab

To
Maulvi Abu Said Mohammad Husain
Editor of the Ashaat-ul-Sunnah
Lahore

D/ Lahore 19th January 1887

Sir,

In reply to your letter No 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to members of the community which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosed copy of a letter No 1758 dated the 3rd ultimo from the officiating Secretary to the

ahmadimuslim.de

Government of India, in the Home Department, sanctioning the discontinuance of the use of the term Wahabi in official correspondence...

2. I return the books received with your letter No 547 of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the honor to be
Sir
Your most obedt Servant
[signature]
for Secretary to the Government of the Punjab

Copy of a letter No 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiating Secretary to the Government of India Home Department to the Secretary to the Government of the Punjab

---

In reply to your letter No 1044 dated the 8th June last I am directed to say that the Governor General in Council is pleased to express his concurrence with the views of Sir C. A. Achison that the use of the term Wahabi should be discontinued in official correspondence.

ترجمہ:- صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۳۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لئے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جاوے ہم آپ کو نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بھیجتے ہیں جس میں منظوری دی گئی ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

(۲) کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء معہ اصلی دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے مابعد خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہیں۔

ترجمہ چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۰۴۴ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء آپکو تحریر کیا جاتا ہے کہ جناب گورنر جنرل بہادر جناب سی۔ آئی۔ ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جاوے۔

انجمن تبلیغ الاسلام علیگڈھ

یہ انجمن جس غرض سے قائم ہوئی ہے اسکا اظہار اسکے نام ہی سے ہوتا ہے اسکی رپورٹ نمبر ۱ ہمارے سامنے ہے جس میں جناب نواب وقار الملک سے فرزند اور دیگر بزرگوں کی شمولیت انجمن کی ترقی اور بہبودی کے لئے کافی ضمانت ہے۔ انجمن موصوف کی بنیاد یوں ہوئی تھی کہ ہمدرد اسلام ڈاکٹر اشرف خان صاحب انگلینڈ میں اسلامی تبلیغ اور اشاعت ہمیشہ اپنے ذمہ سے کیا کرتے تھے ایک دفعہ انہوں نے کہا - کہ اکیلے کا کام اکیلا ہوتا ہے آپ ایک انجمن اسلام کے لئے قائم کریں انکو یہ تجویز پسند آئی چنانچہ انہوں نے بمشورہ محب مخلص منشی سعید احمد صاحب مالک مطبع احمدی علیگڈھ ایک انجمن قائم کی جس میں انکو یہانتک کامیابی ہوئی کہ آج ہم انجمن کے

ممبروں میں علیگڈہ کالج کے معزز عہدہ دار اور ٹرسٹیوں کے اسمائے گرامی بھی دیکھتے ہیں۔ مگر ہم اس امر کو نہایت ہی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ انجمن موصوف کی منتظمہ کمیٹی میں ڈاکٹر اشرف خان صاحب کا نام نہیں ہے کیا سکرٹری صاحب ہم کو اسکی وجہ بتلا دینگے بہرحال ہماری دعا ہے کہ خدا اس انجمن کو اور اسکے سوا جو انجمن اس غرض کے لئے قائم ہوا ہو اور ہوگی سوا مسلمانوں کی ہر ایک نیک تحریک کو بابرکت کرے۔ آمین

حساب وتقاضا وصول

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ جولائی میں ختم ہے۔ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ اخبار کی خریداری منظور نہ ہو یا چند روز مہلت چاہتے ہوں تو بواپسی ڈاک اطلاع بخشیں تاکہ وی پی واپس ہونے سے مطبع کو نقصان نہ ہو۔

مینیجر

۳۲۴	بستی غزان	۸۳۳	پٹیالہ
۳۴۳	پٹیالہ	۸۳۷	[illegible]
۳۸۳	سیوہانگ	۸۴۰	نارنول
۴۴۴	اودہیان	۸۴۴	مدہوپور
۶۱۱	باندہ	۸۵۷	تیلن بانڈہ
۶۱۶	آنترولہ	۹۲۶	سہسرام
۶۲۰	کیمپ بیلی	۱۰۰۹	چک نمبر ۴۹۳
۶۲۵	نگوی	۱۱۲۳	سیالکوٹ
۶۲۸	نروجی	۱۱۹۲	کیمپ پٹھانکوٹ
۷۰۶	سیوان	۱۱۹۴	سیال کوٹ
۷۱۰	شیخ علی پور	۱۱۹۵	گرڈہ گور
۸۱۴	مواڑہ	۱۱۹۶	احمد پور شرقیہ
۸۲۰	سوناگپور	۱۲۰۰	رنگون
۸۲۲	ایبٹ آباد	۱۲۰۱	لبی
۸۲۵	کاگ تاڑہ	۱۲۰۲	جانسی گڈہ
۸۳۰	مالیر کوٹلہ	۱۲۱۰	ملتان

۱۲۱۴	رکھہ سورجنگی	۱۳۲۵	پرپوار
۱۲۱۶	مانڈلے	۱۳۳۳	کنوا
۱۳۰۷	بوڈہانہ	۱۳۴۲	فیروزپور
۱۳۱۶	کوٹلہ سلطان سنگھ	۱۳۶۳	منٹگمرا
۱۳۲۳	جانی کہیرا	۱۳۸۸	ناگورم

خلیفہ قادیانی جواب دے

اخبار وطن میں ایک چٹھی چھپی ہے جو درج ذیل ہے

ایک احمدی کا لطیف خط　بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وطن لاہور

تسلیم۔ بعض مخالفین جماعت احمدیہ اپنی کوتاہ نظری سے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہونے سے رہ گئیں۔ مگر یہ صرف جماعت احمدیہ کے نور ایمان کے امتحان کیلئے ایسا ہوا ہے۔ کہ بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ سے پوری ہوں گی۔ مثلاً منارہ کی تعمیر براہین احمدیہ کی تکمیل وغیرہ وغیرہ۔ البتہ دو تین پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے بحسب ظاہر کسیقدر اشکال معلوم ہوتا ہے منجملہ ایسے زلزلہ ساعۃ کی پیشگوئی ہے مگر ان معترضین کم فہم کو سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت اقدس کا درحقیقت انتقال نہیں ہوا۔ اور جب یہ زلزلہ آئیگا جسکی خبر دی گئی ہے تو قبر شریف میں حضرت اقدس کو اسکا کامل احساس ہوگا۔ دوسری اہم پیشگوئی مرزا احمد بیگ کی بیٹی کے نکاح کے متعلق ہے۔ اور غالباً یہ پیشگوئی بھی اس طرح پوری ہو جائیگی کہ حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب [illegible] اس سے نکاح فرمائیں گے۔ اور بموجب احکام سنت حضرت ام المومنین [illegible] حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح کے نکاح میں آجائیں گی اور غلام حلیم [illegible] پیدا ہوگا۔ اس طریق پر انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوکر رہیگی پھر مخالفین جو خدا کی باتوں سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہیں پشیمان اور نادم ہونگے۔ اور انکو خدا کی قدرت کا دوسرا ہاتھ نظر آئیگا جسکی بابت حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں مفصل ذکر کیا ہے۔ [illegible]

اہلحدیث۔ خلیفہ صاحب قادیانی سے استفسار ہے کہ کیا یہ تجویز صحیح ہے؟ واقعی ایسا کرنے کا آپ لوگوں کا ارادہ ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد جواب سے اطلاع دینگے

فتاویٰ

س نمبر ۱۸۳۔ ڈاکخانہ میں جو روپیہ جمع کیا جاتا ہے اسکا منافع یا سود لینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل خریدار اخبار اہلحدیث نمبر ۱۵۰۶ بنگال)

ج نمبر ۱۸۳۔ عنقریب اسکا مفصل جواب لکھینگے تو درج کیا جاویگا۔

س نمبر ۱۸۴۔ چیتے کی کھال پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۴۔ پاک ہو جانے سے جائز ہے مگر ایک حدیث میں درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۵۔ ہنود کے گھر کا پکا ہوا کھانا وغیرہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض ہنود اور سکھ خاصکر جو تمام کہلاتے ہیں ... مشرک ہیں اور دنیوی طور پر وہ مسلمانوں کو چھوت سمجھتے ہیں۔

ج نمبر ۱۸۵۔ اسلام میں چھوت نہیں ہے پس اگر ہندو کے گھر کا پکا ہوا کھانا حلال اور برتن وغیرہ پاک ہے تو کھا لینا جائز ہے۔ ... ہوتا ہے۔ اگر وہ مسلمانوں سے چھوت کرتے ہیں تو بے شک ... ہم کو حکم ہے کہ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ کسی قوم کے رنج سے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیا کرو بلکہ ہمیشہ انصاف کیا کرو۔

س نمبر ۱۸۶۔ پنجاب میں اکثر جگہ ایک قوم مصلی ہیں۔ جن کا کام میلا اٹھانے کا کرتے ہیں اور مذہباً مسلمان ہیں۔ بلحاظ شرع اور بلحاظ صفائی انکے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۶۔ مصلی اُس قوم کو کہتے ہیں جو ہندوؤں سے مسلمان ہو کر کام وہی کرتے ہیں مگر ... اُن کا مسلمان ہونا ہے پس بلحاظ شریعت وہ مسلمانوں کے بھائی ہیں ... کراہت اُن کے میلے پن سے ہو تو کوئی ضروری نہیں قرآن شریف میں ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا یعنی اکٹھے کھاؤ یا علیحدہ علیحدہ کھاؤ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ لیکن یہ نہ کرنا چاہئے کہ کوئی شخص اُن کے ہاتھ کا یا اُن کے ساتھ کھائے تو اُسکو بھائی طعن کریں۔

س نمبر ۱۸۷۔ مرد کو سونے کے بٹن اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا نہیں؟ ایسی جگہ جہاں ان چیزوں کا عام رواج ہو۔

ج نمبر ۱۸۷۔ سونے کا کوئی زیور بھی مرد کو جائز نہیں حدیث شریف میں منع آیا ہے۔

س نمبر ۱۸۸۔ ہارمونیم باجا بجانا جائز ہے یا نہیں۔ اور اُسکے ساتھ گانا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۸۔ ہارمونیم ہو یا کوئی اور باجا بجانا اور باجہ کے ساتھ گانا ہر قسم کا منع ہے۔ حدیث میں ہے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے کہ ہر قسم کے لہو و لعب کے سامان توڑ دوں۔

س نمبر ۱۸۹۔ نماز ظہر و عصر ملا کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۱۸۹۔ سفر میں جائز ہے حضر میں بھی بعض علماء کا مذہب جواز کا ہے۔ لیکن حضر میں جمع صوری ہو تو اولیٰ ہے یعنے ظہر کو اخیر کرکے اور عصر کو اپنے وقت کے شروع میں پڑھے تو اسکو جمع صوری کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۹۰۔ اگر بذریعہ ریل مسافت طے ہو اور مسافر بآرام تمام ایک گھر سے دوسرے گھر پہنچ جائے اور وہاں چند روز قیام رہے تو نماز قصر ادا کرنا چاہئے؟ یا پوری نماز۔ اگر مسافر پڑھے تو کیا ہرج ہے۔

ج نمبر ۱۹۰۔ میری ناقص تحقیق میں قصر کرنا جائز ہے واجب نہیں پس اگر پوری پڑھے تو جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض دفعہ پوری پڑھی (مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الخوف فصل اول حدیث جابر ملاحظہ ہو) اور حضرت عثمان۔ عائشہ وغیرہ رضی اللہ عنہم بھی سفر میں پوری پڑھتے تھے۔

س نمبر ۱۹۱۔ اگر ایک جانور حلال مثلاً بکری بیمار ہو اور امید زیست نہ ہو بیماری اندرونی ہو اسکا ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ذبح کیا جاوے تو اُسکا گوشت حلال ہے یا حرام۔

ج نمبر ۱۹۱۔ بے شک حلال ہے کوئی مانع نہیں جبکہ شیر اور بھیڑیے کے منہ سے بچا کر ذبح کرکے کھا لینا حلال ہے۔ قرآن شریف میں ہے إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ تو بیمار کو کھانا کیوں منع ہے۔ ہاں اگر کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس سے کھانے والے کی صحت بگڑنے کا احتمال ہے تو طبعی طور پر نہ کھائے۔ مگر شرعی طور پر جائز ہے۔

۳ ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

اطلاع ہر فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا ثناء اللہ)

انتخاب الاخبار

الٰہی بخش بی ہیڈ کلرک جالندھری کا دادا فوت ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کے خواہاں ہیں۔ اللھم اغفرلہ

حاجی رحیم بخش صاحب مومن کمشنر نوان ضلع گیا کا انتقال ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ اللھم اغفرلہ

پچاس روپیہ ماہانہ تنخواہ جو دفتر اہلحدیث کے چٹھی رسان کو ہا گیا تھا جسے نو ماہ قید کی سزا ہوئی تھی ۲۲ جون کو وصول ہو گئے۔ صرف دو روپیہ باقی ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا مضمون پیغام صلح لاہور میں ۲۱ جون کو سنایا گیا۔ مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم ہندوؤں اور آریوں کے سب بزرگوں کو مانتے ہیں وہ بھی ہمارے بزرگوں کو مانیں۔ ہم ان کے گذشتہ کا شکوہ بھی چھوڑ دینگے (مفصل آئندہ)

بابو پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب صدر جلسہ تھے۔ مرزا صاحب کی کرامت سے صدر جلسہ کو شمار جلسہ ہی میں بخار ہو گیا اور وہ اٹھکر چلے گئے۔ مضمون ناتمام رہا۔ (کیا خوب زندہ تو معجزے دکہاتے تھے۔ مرے کرامت ہی سہی)

حضور نظام نے کمال فیاضی سے مدرسہ عربی دیوبند کی امداد ایک سو پچیس ماہوار کی بجائے دو سو پچاس فرما دی ہے۔

طاعون سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ رواں میں ۱۹۰۱ موتیں ہوئیں ان میں سے پنجاب میں صرف ۶۵۲ اموات ہوئیں۔

قسمت پٹنہ کو دو کمشنریوں پر تقسیم کرنے کی تجویز وزیر ہند نے منظور فرمائی۔ ۳ اضلاع پٹنہ۔ گیا اور شاہ آباد کی ایک کمشنری پٹنہ ڈویژن کے نام سے قائم ہوگی۔ یہ تینوں اضلاع دریائے گنگا کے جنوب میں واقع ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام بانکی پور رہیگا۔ اس تجویز پر اب جلد بجلد عملدرآمد کر دیا جائیگا۔

دوسری قسمت کا نام ترہت ڈویژن ہوگا۔ اس میں چار اضلاع مظفر پور۔ دربھنگا۔ چمپارن۔ اور سارن شامل ہونگے۔ یہ سب اضلاع دریائے گنگا کے شمال میں ہیں۔ اس قسمت کا صدر مقام مظفر پور ہوگا۔

مولانا عبدالعزیز کی فوج نے الفقرمیں بغاوت کرکے مولانا حفیظ کو سلطان مراکو تسلیم کر لیا۔ اب مجبوراً فرانس اور سب سلطنتوں کو مراکو کے متعلق اپنی اپنی حکمت عملی بدلنی پڑیگی۔

شاہ ایڈورڈ اور زار روس کے مقام ریوال میں باہم ملاقات کرنے سے قسطنطنیہ میں عظیم اثر پیدا ہوا ہے اور وہاں خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات کا مشرق قریب کے معاملات پر نہایت اہم اثر پڑیگا۔

کابل کے شہر شور بازار میں ۷ جون کی شب کو سخت آگ لگی ایک سو سے زائد دوکانیں جلکر راکھ ہو گئیں۔

مونگھیر گنج کے شیعہ اور سنیوں کے مقدمہ میں چھ آدمیوں کو ایک ایک سال اور ایک کو چھ ماہ قید کی سزا ہوئی۔

خوسٹ میں ایک کوئلہ کی کان کے پھٹنے سے گذشتہ منگل کے روز بیس آدمی دب گئے۔ ان کی لاشیں بمشکل نکالی گئیں۔

آرمینیہ سے ایک تار پایہ تخت روس میں موصول ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے اندر کردوں نے ۲۸ گاؤں تاخت و تاراج کر ڈالا۔ لوگ بھاگ کر روسی قونصل خانہ میں پناہ لے رہے ہیں۔

قحط کی تازہ ترین رپورٹ مظہر ہے کہ امدادی کام پر ۱۳۰۰۴۰۰ آدمی ہیں ہفتہ گذشتہ کے اندر ۳۰۰۰۰ کی کمی ہوئی ہے۔ صوبجات متحدہ میں آدمیوں کی تعداد ۱۰۵۱۰۰۰ ہے۔ ریاستہائے وسط ہند ۱۲۸۹۰۰۔ بنگال ۲۵۳۰۰۔ ممالک متوسط ۳۷۰۰۰۔

نامہ نگار کے نام طہران سے تار پہنچا ہے کہ وہاں عام طور کام بند ہے۔ شہر کے باہر شاہی کیمپ میں فوج روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

پارلیمنٹ ایران نے ایک یادداشت تیار کی ہے جو ہز میجسٹی شاہ معظم کو حضور میں پیش کی جائیگی جس میں شاہی فرمان کے وعدے اور آئین سے بہت سی خلاف ورزیاں دکہائی گئی ہیں۔ اور درخواست کی گئی ہے کہ عوام الناس کا اعتبار حاصل کرنے میں جلالتماب ہماری امداد کریں۔

اوفا کے شیخ الاسلام نے روسی گورنمنٹ کی منظوری سے اپنے علاقہ کے دس اسلامی دیہات میں شراب فروشی کی دوکانیں بند کرا دی ہیں۔

رکوٹر خبر ہے کہ انگلا (افریقہ) میں سخت قحط پھیلا ہے۔ تقریباً ۴ ہزار آدمی قحط سے مر گئے۔ اور سرکار کی طرف سے ۵ ہزار آدمیوں کو خوراک دیجاتی ہے۔

طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کے ڈپوٹیشن کے جواب میں شاہ معظم نے ایک طول طویل اور پرزور تقریر کی اور کہا کہ میرے اجداد نے ملک کو بزور شمشیر فتح کیا تہا اور میں اس کیلئے تیار نہیں ہوں کہ تمہارے اپیل کی بنا پر ملک کو اپنے قبضہ سے نکلجانے دوں۔

اسلام اور برٹش [illegible]

وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

کی پولٹیکل۔ سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے۔ اور جسکو حیثیت بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ "اخبار وکیل" ہے۔ یہ ہفتہ میں دو بار امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔ ابتک اس کی قیمت بلا استثنا چھ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی۔ مگر ہمیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بہی گراں ہے۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے پچاس روپیہ سے کم آمدنی والوں اور طلبا سے للعہ ۵ سے زیادہ آمدنی والے احباب سے لیے ر۔ اگر اس عرصہ میں ایکہزار خریداروں کی فرمایش ہوگئی تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائے گی موجودہ حالت میں عیم محصول ڈاک نکال دینے کے بعد جو اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بہی زیادہ رعایت ممکن ہے؟

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

نظر مردان بر حقوق نسوان

یہ کتاب قرآن و حدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد سکنہ چھتر پوری سلمہ نے حال کے اُن لامذہبان کی بیہودہ تحریرات کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہیں۔ کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ کے اعلے درجہ کی ہے لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری میں بہت جلد حصہ لیں قیمت صرف معہ علاوہ محصول۔ المشتہر منیجر اخبار صحیفہ بجنور۔

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ | توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت عہ

فتوحات اہل حدیث۔ چیف کورٹ ہائی کورٹ۔ پنجاب۔ اودہ ...ستان کے فیصلجات بحق اہل حدیث۔ قیمت ۴ر

برہان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ ... کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

حق پرکاش۔ آریوں کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیا نند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب۔ قیمت ۸ر

ترک اسلام۔ مہاشہ دہرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب۔ قیمت ۶ر

تغلیب الاسلام۔ جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال۔ نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۶ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر چاروں کے خریدار کو ۱عہ

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تہا۔ قیمت ۶ر

ادب العرب۔ صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکہدیا ہے کہ آسعد خوان بلا امداد استاد مطلب لے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ سنا ہی گرامی علماء کا پسند ہے۔ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی۔ اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تہے۔ آریہ مباحثہ کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا۔ مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تھا قیمت ۸ر

اہل حدیث کا مذہب۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں۔ ۳ر

تفسیر ثنائی | اردو کی کیفیت اس تفسیر کی تو اسکے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر جلد سوم ۱۲ر جلد چہارم ۱۲ر جلد پنجم ۱۲ر پانچوں جلدوں کی قیمت ۳عہ

المشتہر منیجر مطبع اہل حدیث۔ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب چھپ کر شائع ہوا

یہہ اخبار ہر ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہلحدیث

مت دیکھو کسی کا قول و کردار
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے برجان مسلم داشتن

نمبر ۳۵

جلد ۵

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبویہ علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی امداد کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین و رسالے [illegible]

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے ؎ سـہ
روسا و جاگیرداران سے ؎ للعہ
عام خریداروں سے ؎ ۱۲/
؎ ششماہی ؎ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
؎ ششماہی ۳ ؎

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خطوط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں

امرتسر مورخہ ۳ جمادی الثانی سنہ [illegible] مطابق ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

ایک سوال

جبلپور سے ہمارے پاس ایک اشتہار آیا ہے جس میں ایک سوال ہے جسے دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا کہ مسلمان اس قسم کے سوال بھی پوچھتے ہیں! اللہ اکبر ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کے بچے غیر قوموں کو توحید سکھلاتے تھے آج ایک زمانہ ہے کہ مسلمانوں کے بڑوں کو بھی توحید کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اصل جڑ اس خرابی کی یہہ ہے کہ مسلمان اپنی اصل پٹری سے گر گئے ہیں یعنی جو سڑک ان کے لئے شاہراہ قایم ہوئی تھی اسکو چھوڑ کر اودھر اودھر بھٹک گئے ہیں۔ وہ شاہراہ کیا تھی **قرآن اور حدیث** جس کا مطلب یہہ ہے کہ

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفے برجان مسلم داشتن

کیونکہ قرآن مجید میں مسلمانوں کو بتاکید سمجھایا گیا تھا کہ اِتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنے جو خدا سے تمہاری طرف اتارا ہے اسکی پیروی کرو اور اسکے سوا کسی اور کی مت سنو!
حضرت پیران پیر رحمت اللہ علیہ نے کتاب فتوح الغیب میں ارشاد فرمایا ہے اجعل الكتاب والسنة امامك وانظر فيهما

پہلے قرآن اور حدیث کو اپنا امام بنالو اور اودھر اودھر کسی کی بات کی طرف نظر ڈالتے ہو۔ فقہاء اور اصولیوں نے بھی اسلئے کسی امتی کی بات کو سند نہیں بتلایا تبلاتے بھی کیسے جبکہ سب امت کو حکم ہے کہ تم قرآن و حدیث کی پیروی کرو پھر کسی امتی کو کیا حق حاصل ہے کہ اسکی کسی بات کو شریعت میں سند بنایا جائے۔ اسلئے علماء اصول نے لکہا ہے کہ مجتہد کا قیاس معتبر ہے مگر اسکے لئے یہہ شرط ضروری ہے کہ شریعت میں اسکا کوئی مقیس علیہ پایا جاتا ہو علاوہ اسکے وہ مقیس علیہ خود بھی خلاف قیاس نہ ہو ورنہ قیاس صحیح نہوگا۔ بلکہ غلط قابل ترک ہوگا۔ علی ہذا القیاس اجماع بھی کوئی چیز بنفسہ مستقل سند نہیں ہے بلکہ اسکا سہارا بھی کسی آیت یا حدیث پر ہونا چاہئے (دیکھو کتب اصول) پس نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کو ہر ایک مسئلہ کی دریافت قرآن و حدیث سے ہونی چاہئے جو مسئلہ قرآن و حدیث سے ملے اسے تو صحیح جانیں اور جسکی شہادت ان دو سے نہ ملے وہ غلط سمجھیں۔ بہر حال وہ سوال یہہ ہے کہ

استفتا کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے وقت یا التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھتے وقت آنجناب رسالتماب

یادگار مرزا یعنی مرزا قادیانی کا خاص نمبر جس میں مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیوں کی قلعی کہولکر دکہائی گئی ہے ۳/ کے ٹکٹ بہیجکر منگوا لیں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ آپ خود دیکھتے ہیں اور میرے صلاۃ و سلام کو سنتے ہیں اہل سنت کروٹ کیا حکم رکھتا ہے اسبارہ میں اہل حق کا کیا مذہب ہے جو اسے شرک کہے اور اس طرح جاننے والے کو مشرک بتائے اسکا کیا حکم ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی نیازمند خادم قدیم فقیر عبدالوہاب پنجابی لکھنؤ وارد حال مہاجر مسجد شاہی والا باڑی ۱۲ محرم سنہ

الجواب – اس سوال کا خلاصہ دو حرف ہے کہ حضرت پیغمبر خدا سید ولد آدم افتخار بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہمارے حال سے مطلع ہیں یا نہیں۔ لہذا سب سے مقدم ہے کہ حضور کے علم غیب کی تحقیق کیجائے۔

آنحضرت کے علم غیب کے متعلق گزشتہ پرچہ میں بھی لکھا گیا اور اس پرچہ میں بھی مفصل مضمون ہے۔ قرآن و حدیث اور واقعات بھی علم غیب کی تردید کرتے ہیں فقہا اور محدثین اسکے قائل کو مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں تو بھی مسلمان اس قسم کے غلط خیالات کو نہیں چھوڑتے تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ۔ میں اگر غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سی خیر اپنے لئے جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم تکلیف نہ پہونچتی یہ آیت صاف طور پر تبلاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں بیٹھے ہوئے لوہے کے پنجے سے پیٹھ کو کھجلا رہے تھے اور پیٹھ آپ کی دروازہ کی طرف تھی۔ کھجلا کر وہ پنجہ رکھدیا اور اتفاقیہ دروازہ کی طرف پھر کر تو دیکھتے ہیں کہ ایک شخص پردہ اٹھا کر اندر دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اگر میں پہلے جانتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو یہی لوہے کا پنجہ تیرے منہ پر مارتا کیونکہ تو بے اجازت دیکھ رہا ہے حالانکہ پردہ اسلئے ہے کہ اجازت سے دیکھا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عن ابیہا پر جب منافقوں نے بہتان اور افترا کیا تو آنحضرت کو بڑا سخت صدمہ تھا مگر اصل حال معلوم نہ ہو سکا ادھر ادھر لوگوں سے دریافت فرماتے تھے۔ جبتک خدا نے معلوم نہ کرایا آپکو کچھ معلوم نہ ہوا۔ ان واقعات اور ان کے سوا دوسرے کئی ایک واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء و سید الانبیاء علیہم السلام کو غیب کا علم نہ تھا جس واقعہ کی خبر آپکو ملجاتی اُسکی اطلاع اوروں کو بھی کر دیتے۔ باقی رہا مسئلہ اسلئے فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے کسی معاملہ میں آنحضرت کو گواہ کرے وہ کافر ہے کیونکہ اسنے سمجھا کہ آنحضرت کو اسکے واقع کی خبر ہے اور آپکو علم غیب حاصل ہے۔ حالانکہ آنحضرت تو زندگی میں بھی علم غیب نہ جانتے تھے تو بعد الانتقال کیونکر جانتے ہوں گے۔ (فتاوی عالمگیریہ وغیرہ)

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ تمام علماء حنفیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ جو کوئی آنحضرت کی نسبت اعتقاد رکھے کہ وہ غیب جانتے تھے وہ کافر ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے زمین و آسمان میں میرے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ (شرح فقہ اکبر) علیٰ ہذا القیاس قرآن و حدیث اور اقوال فقہا میں اس امر کی تصریح موجود ہے پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں

اس سوال کا ایک جواب مطبوعہ بطور اشتہار بھی ہماری نظر سے گذرا ہے جس میں مجیب نے اپنے خیال میں ثابت کیا ہے کہ آنحضرت حاضر ناظر ہیں۔ اور ثبوت کے لئے وہی غلط راہ اختیار کی ہے کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر بعض اقوال الرجال کو وہ بھی بے سمجھی سے نقل کیا ہے۔ لکھا ہے کہ شیخ عبدالحق نے مدارج میں اور ملا علی قاری نے تنبیہ میں لکھا ہے کہ درود پڑھتے وقت ایسا ادب سے بیٹھنا چاہئے کہ گویا آنحضرت کو تم دیکھتے ہو اور اس سے آنحضرت کا حاضر و ناظر ہونا ثابت کیا ہے۔ اللہ اکبر مسئلہ تو ایسا نازک اور دلیل یہ کہ کوئی ان فقیہان کرام سے پوچھے کہ اسلام کب سے ہے اور شیخ عبدالحق یا ملا قاری یا کوئی اور علماء یا مجتہد کب سے ہیں آیا اسلام ان سے پہلے کا ہے یا یہ حضرات اسلام سے پہلے کے ہیں۔ اگر اسلام ان سے پہلے کا ہے تو ان سے پہلے اسلامی مسائل کا ثبوت کن دلائل سے کیا جاتا تھا کیا ان بزرگوں کی پیدائش سے پہلے اگر یہ مسئلہ پیش آتا تو اسکا ثبوت کس دلیل سے کیا جاتا۔ یا یہ کہا جاتا کہ شیخ عبدالحق وغیرہ پیدا ہوں گے تو اس مسئلہ کی دلیل ملے گی۔ افسوس صد افسوس ہیں پہلے قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ اسکے بعد اگر بطور تائید کسی مجتہد یا امام کا قول بھی پیش کرو تو مناسب ہے۔ ایسے ہی ہم آپکو ان اقوال کا مطلب بتلائیں۔

ان کا مطلب یہ ہے کہ درود پڑھنے والا ایسا ادب کرے یہ سمجھے کہ گویا میں آنحضرت کے حضور میں ہوں۔ آپنے اس گویا کو تو دیکھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ گویا

ahmadimuslim.de

کیا سنتے ہیں۔ حیرت ہے آپنے حکم لگا دیا کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں استغفر اللہ معاذ اللہ۔ یہ ملا وہی ملا علی قاری جو شرح فقہ اکبر میں۔ علم غیب کے عقیدے کو کفر لکھتے ہیں اور اسپر تمام حنفی علماء کا اتفاق بتلاتے ہیں وہی ملا علی یہہ فتوے دیوے کہ آنحضرت کو حاضر و ناظر جاننا چاہئے۔ اگر یہی ملا علی قاری ہیں تو اس سے زیادہ بے اعتبار آدمی کون ہوگا۔

مختصر یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کی بات سند نہیں ہوسکتی۔ اور ان بزرگوں کے کلام کے معنی بعد غور ہمارے مخالف نہیں بلکہ ان صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ درود پڑھنے والا بحسن ادب و اخلاص درود پڑھے کہ گویا میں حضور میں حاضر ہوں نہ یہ کہ آنحضرت حاضر و ناظر ہیں۔ جو شخص ان دو معنے میں فرق نہ سمجھے وہ فتوی کے معزز منصب پر بیٹھنے کے قابل نہیں۔

واللہ اعلم عند اللہ

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

اپنے الہام متعلقہ موت مرزا مورخہ ۴ر اگست والی تصحیح لکھتے ہیں کہ:۔

ایک غلطی کی اصلاح بخدمت مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۱۶ر فروری ۱۹۰۶ء کو مجھے الہام ہوا تہا۔ اسکے الفاظ یہہ تہے "۲۱ ساون ۱۹۶۵ء (۴ر اگست) تک مرزا ہلاک ہو جاویگا"

اسیطرح یہ الہام موٹی قلم سے لکہا ہوا میرے رجسٹر الہامات میں درج ہے اور اسی طرح بران تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا جو ۱۶ر فروری کے بعد مختلف شہروں میں بہیجے گئے چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت مولوی نور الدین صاحب و مرزا صاحب و یعقوب علی تراب وحکیم فضل دین صاحبان بہیجے گئے تہے انپر بہی اسیطرح درج ہے ۲۰ رسائل مارچ میں بخدمت عبد الغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بہیجے گئے تہے آنپر بہی یہی درج ہے۔ ایک اور الہام تہا جسکے الفاظ تہے "مرزا ۔ ۔ ۔ کو مرض مہلک میں مبتلا ہوکر ہلاک ہو جاوے گا" اس میں جو تاریخ تہی وہ یاد نہیں رہی تہی اسلئے یہہ درج رجسٹر ہی نہیں کیا گیا تہا۔ جب مئی کو اخبارات کے نام میں نے خط لکہے اسوقت رجسٹر الہامات میرے پاس نہ تہا زبانی یادداشت کی بناپر لکہنے سے یہ غلطی ہوگئی کہ ۱۶ر فروری والا اور بعد کا الہام خلط ملط ہو گئے اور ۲۱ ساون الہام میں بجائے "تک" کے "کو" لکہا ہو گیا۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ والسلام۔ عبد الحکیم خان ایم بی۔

ایڈیٹر۔ اور کوئی شخص اس تصحیح کو مانے یا نہ مانے اسکا تو اختیار ہے مگر دجالی ذریت اگر اس سے انکار کریگی تو کافر ہو جائے گی کیونکہ دجال اکبر (مرزا) نے خود ڈاکٹر کے الہام کو یوں لکہا ہے کہ

"ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کہڑے ہوکر ہلاک ہوئے اور انکا نام و نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جسکا نام عبد الحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعوے ہے کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا اور یہہ اسکی سچائی کیلئے نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ اسنے یہہ پیشگوئی کی کہ میں اسکی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک اسکے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجہے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور خدا اسکو ہلاک کرے گا اور میں اسکے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتہ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص خدا تعالے کی نظر میں صادق ہے خدا اسکی مدد کریگا" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱-۳۲۲)۔

کہاں ہے دجال کی جو تیوں کا غلام ایڈیٹر بدر جو ڈاکٹر کو اس تصحیح کرنے پر کانا دجال کہتا تہا (ارجون) کیا اب وہ اپنے آقا اور اپنے مولا پیر و مرشد نبی بلکہ متبنی کو بہی ڈاکٹر کے الہام میں "تک" لکہنے پر یہی الفاظ لکہیگا یا نہیں (ایسے انصاف کی امید نہیں)

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتدا پکافی بحث ہو چکی ہے لہذا اب اسکا خاتمہ قریب ہے صرف ایک آدہ مضامین جو حسب اعلان ہمارا مقررہ کے اندر اندر آئے تہے درج کئے جائیں گے جن میں سے ایک آدہ باقی ہے۔

آج ایک مضمون مولوی ابو محمد محمد حسین صاحب حافظ آبادی ضلع گوجرانوالہ حال مقیم

اخبار اہلحدیث ۔۔۔ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳

امرتسر کا درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہین۔

ناظرین مضمون امامت و اقتدا و مذاکرہ علیہ اخبار اہلحدیث و جناب ایڈیٹر صاحب مجوز امامت مکفرین پر روشن ہو کہ اس خاکسار کی رائے اس مسئلہ کے متعلق وہی ہے جو جمہور علماء امت کی رائے قدیم سے چلی آتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ مبتدعین سے جنکی بدعت حد کفر تک نہ پہنچی ہو۔ اسکے پیچھے نماز صحیح ہے (مع الکراہت) اور جنکی بدعت کفر کی حد کو پہنچ گئی ہے اور انہون نے نصوص قطعیہ کے برخلاف انتحال مذہب کیا ہے یا محرمات قطعیہ کی تحلیل یا ضروریات شرع کا انکار وغیرہ ان سے سرزد ہوا ہے۔ اُن کے پیچھے اقتدا صحیح نہین۔ گو وہ مسلمان ہونے کے مدعی اور نماز وغیرہ کے پابند ہون۔ جیسے مرزائی مہدوی۔ چکڑالوی دتے شاہی۔ بابی وغیرہ۔

فاضل ایڈیٹر نے جو کچھ فریق ثانی کی صحت اقتدا پر دلائل قائم کئے ہین ان مین سے وہ استدلال قابل توجہ ہے جس مین آنہون نے صحت و قبولیت مین فرق ظاہر کیا ہے باقی اقوال حسن بصری رحمۃ اللہ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و ابن حزم رحمۃ اللہ سے آپکے مدعا کا ثبوت نہین ہو سکتا کیونکہ وہ باوجود آزار رجال ہونیکے جواز اقتداء مکفرین سے کچھ تعلق نہین رکھتے۔ [illegible] سے استدلال بہت بعید از مقابل تعجب ہے کیونکہ اگر عموم بر خطاب کو مکفرین و مخالفین کی جواز اقتداء پر دلیل بنایا جاوے تو مشرکین

ع جمہور اور اجماع میری سمجھ مین نہین آیا کہ ان دو لفظون کو کن کن معنے مین استعمال کرنا چاہئے اور کن معنے مین استعمال کیا جاتا ہے اجماع کے معنے تو یہہ تھے کہ تمام دنیا کے علماء کسی بات پر اتفاق کرین اور جمہور کے معنے یہ تھے کہ تمام دنیا کے علماء سب تو متفق نہون مگر نصف سے زیادہ ایکطرف ہون۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونون لفظ اُس موقع پر بولنے کا حق ہو سکتا ہے جب ہم کو تمام دنیا کے علماء کی مکمل فہرست معلوم ہو۔ اسلئے امام احمد بن حنبل نے کہا ہے من ادعی الاجماع فھو کاذب (مسلم الثبوت) یعنے اجماع کا دعوی کرنیوالا جھوٹا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے اہل علم کی مکمل فہرست مل نہین سکتی [illegible] اسی طرح جمہور کا لفظ بھی بالکل بے معنے استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہہ بھی ایسی مکمل فہرست پر مبنی ہے۔ آجکل یہ عام اصطلاح ہو رہی ہے کہ اپنے خیال کے چند علماء کو ذہن مین رکھکر کہا جاتا ہے کہ جمہور علماء کا یہ

و کفار کی اقتدا کا جواز بھی اسی عموم سے آپکو تسلیم کرنا پڑیگا اور اس لزوم تسلیم کو آپکی وہ عبارت اور بھی قوت دیتی ہے جس مین آپنے مشرکین کے اعمال کو صحیح الوجود مگر غیر مقبول اور ہباءً منثورا قرار دیا ہے۔

یہہ اصلی تعریف صحیح مین آپنے صحت اور قبولیت مین فرق بیان کر کے صحت کو صرف ارکان و شروط پر موقوف مانا ہے۔ اور صحیح الاعتقادی وغیرہ کو قبولیت کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ نہ نفس صحت کا اسپر یہ سوال بالطبع قائم کیا گیا ہے کہ کیا اگر کوئی غیر مسلم یہودی عیسائی وغیرہ پابندی ارکان و شروط امام بنے تو اسکی اقتدا صحیح ہو جائے گی۔ فاضل ایڈیٹر اس سوال کے جواب مین کچھ کہنے کے لئے تیار نہین ہین بلکہ انہون نے اس لازم و سوال سے اس جواب کو اپنا مخلص بنایا ہے۔ کہ جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان و شروط ادا نہین کرتا اور نیت کو (جو کہ رکن نماز ہے اور اسکے یہی معنے ہین کہ وہ نماز کی فرضیت کا قائل ہو) اسنے پورا نہین کیا لہذا اسکے جواز اقتدا کا الزام و سوال مجھ پر کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔

مذہب ہے سو یہ ایک دل خوش کن الفاظ ہین جن کے لئے کوئی حقیقت نہین اور نہ کوئی قابل جواب امر ہے۔ (ایڈیٹر)

ع غالبا آپنے غور نہین کیا کہ مشرکین اور کفار کے کون عمل صحیح ہین اور کونسے عمل غیر صحیح۔ مین نے ہر چند تصریح تام سے لکھا مگر آپنے جلدی مین اسپر غور نہ کیا ہوگا مختصر یہ کہ جو کام محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کو کرین وہ تو صحیح الوجود ہو جاتے ہین۔ جیسے خیرات صدقات وغیرہ اس قسم ان مین تو صرف اتنا ہی ضروری ہے کہ اخلاص مندی سے کرین اور نماز روزہ مین یہہ نیت اُس صورت مین صحیح ہوگی جب وہ اسلامی تعلیم متعلقہ صوم و صلوٰۃ کو صحیح تسلیم کرلین کیونکہ خیرات صدقات تو ان کے مذہب مین بھی اچھے کام ہین۔ مگر اسلامی نماز روزہ مخصوص اسلامی حکم ہے۔ اسلئے جب تک اُن کو عبادت سمجھکر ادا نکرین نیت فائدہ نہین ہو سکتی اگر یاد ہوگا اسی لئے علماء اصول نے افعال کو چار قسمون مین تقسیم کیا ہے حسن لذاتہ حسن لغیرہ قبیح لذاتہ۔ قبیح لغیرہ۔ آپ اس تقسیم پر غور فرماتے تو مشرکین منکرین اسلام کی صلوٰۃ و صوم کی صحت کے قائل نہوتے۔

(ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

میرے خیال میں تخصیص موضوع اس الزام سے بچنے کے لئے فاضل ایڈیٹر کے واسطے سود مند نہیں ہو سکتی کیونکہ جس نماز کو فرض جانکر پڑھنا آپکے لئے ارکان میں داخل ہے نہ شروط میں جیسے نوافل وغیرہ وہاں آپ پر یہی الزام و سوال قائم ہو سکتا ہے۔ اور آپ وہاں یہ عذر نہیں کر سکتے کہ ہم نے ارکان کو پورا نہیں کیا اب اس صورت میں آپ کو لامحالہ اس امر کا قائل ہونا پڑیگا کہ غیر مسلم کی اقتدا نوافل وغیرہ میں صحیح ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کسی غیر مسلم سے یہ بعید نہیں کہ وہ نماز کو منعم حقیقی کی اعلے درجہ کی تعظیم سمجھکر ارکان و شروط کو پورا کرسکے۔ اور چونکہ صحت اقتدا مفترض کے واسطے امام کا نماز کو فرض جانکر پڑھنا مشرب اہلحدیث میں ضروری نہیں ہے لہذا یہ عذر اس توجیہ الزام سے پہلے ہی ساقط ہو جاتا ہے اور اس توجہ کے بعد بھی سوال والزام قائم رہتا ہے کہ آیا ایک مسلمان مفترض کو ایک غیر مسلم متنفل کے پیچھے اپنی نماز میں اقتدا کرنا صحیح ہے جسکا جواز آپکے اصول کی بناء پر نعم (ہاں) سے ہونا چاہئیے اگر فاضل ایڈیٹر یہ کہیں کہ میں نے جو فرض جانکر نماز پڑھنے کی قید سے موضوع کو مقید کیا ہے اُس سے میں نے شرط اسلام کی طرف اشارہ کیا ہے جیسا کہ مولوی عبد العزیز صاحب کے جواب میں آپنے اس قید کا مفاد بیان کیا ہے۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص فرضیت نماز کا قائل نہو وہ بلحاظ منکر رکن اسلامی ہونے کے کافر نا قابل امامت ہے تو ایسا ہم فاضل موصوف سے پوچھتے ہیں کہ آیا بالخصوص انکار رکن صلوٰۃ کو کفر میں دخل ہے یا ہر ایک رکن اسلامی اور ضرورت شرعی کا منکر کافر

ایڈیٹر - جناب آپکے اس سوال سے مجھے ایک قصہ یاد آیا کہ ایک طالب علم نے پانی کے حوض میں پاخانہ پھر دیا لوگوں نے کہا یہ تم نے کیا کیا حدیث میں آیا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب مت کرو حاضر جواب طالب علم بولا۔ میں نے پیشاب تو نہیں کیا پاخانہ کی ممانعت حدیث میں کہاں ہے۔ پیشاب کی ہے اس قسم کے مواخذات مبتلا رہے ہیں کہ مانعین کے پاس بجز لفظی مواخذات کے اپنے دعوے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ میں نے اس سوال کا جواب کئی ایک دفعہ دیا ہے کیونکہ میں نے فرض کی بجائے عبادت کا لفظ کئی ایک موقع پر لکھا ہے یعنے جو کوئی نماز کو عبادت جانکر پڑھتا ہے۔ فافہم و ما اودہ (ایڈیٹر)

... ہو سنا قابل امامت ہے ہمارا علمائے مانعین نے بھی تو یہی کہا تھا جو بالآخر آپ کو قبول کرنا پڑا انہوں نے اس میں اور کون نہیں بلا دیا تھا۔

بیان مذکورہ بالا سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ تخصیص موضوع سے ایڈیٹر موصوف کو فائدہ نہیں پہونچ سکتا اور آخرکار اُن کو بھی لازمی طور پر وہی بات ماننی پڑتی ہے جس کے علمائے اُمت قائل چلے آتے ہیں وہ یہ ہے کہ صحیح اسلام نہ ادعائے نماز کا موقوف علیہ ہے، اور بغیر اسکے امامت و اقتدا صحیح

ایڈیٹر - آپکی اس غلط فہمی نے مجھے مجبور کیا لہذا میں ذرہ تفصیل سے عرض کرتا ہوں حدیث شریف میں آیا ہے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے یہی اصول اسلام ہیں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نماز کا پڑھنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا طاقت والے کو حج کرنا۔ ان امور خمسہ کو بنیاد اسلام اس حدیث میں فرمایا ہے اور قرآن شریف میں یوں فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسولوں پر اور آخرت اور فرشتوں پر ایمان لانا۔ ایمان میں داخل ہے۔ پس جو کوئی ان امور ایمانیہ اور اسلامیہ سے معاندانہ انکار کرے وہ بیشک منکر اسلام ہے اور جو کوئی انکو مجمل تسلیم کرے مگر انکی کسی تشریح کا بلحاظ عدم ثبوت اپنی ذہن میں انکار کرے تو وہ منکر اسلام ملتزم الکفر نہیں گو علماء اسلام اُسپر کفر لازم کریں اور کفر کا فتویٰ دیں مگر وہ خود کفر کا التزام نہیں کر سکتا پس قسم اول کے پیچھے تو نماز جائز نہیں اس لئے کہ اسنے کسی رکن اسلامی کا انکار کیا بلکہ اسلئے کہ وہ نماز کو خود ہی عبادت الٰہی نہیں جانتا اور قسم ثانی ہمارے موضوع کا قرابت ہے جسکے پیچھے بضرورت اقتدا جائز ہے۔ غالباً اب تو آپ فرق سمجھ گئے ہونگے ہاں آپ کسی ایسے شخص کو پیش کریں جو کسی رکن اسلامی کا علانیہ کہلم کھلا منکر ہو یعنے یہ مانکر کہ اسلام میں تو یہ رکن ہے مگر میں نہیں مانتا جو نماز کو فرض خدا سمجھتا ہو تو مت کہو نگا یہ شخص ایک فرضی بات ہو اگر کوئی ہوگا بھی تو گمان غالب یہی کہا جائیگا کہ یہ نماز کو فرض خدا جانتا ہے تو رکن اسلامی اسکا انکار کرنا دلیل ہے یا آسکے ذہن میں عدم ثبوت پر مبنی ہو لہذا یہ شخص بھی ہمارے موضوع میں داخل ہوگا۔ (ایڈیٹر)

ایڈیٹر - آپکے اس بار بار کے تکرار سے مجھے ایک بات کہنے کی ضرورت پیش آئی

ahmadimuslim.de

نہیں ہو سکتی مگر آپکی یہ لازمی تسلیم اس تصریح کو صاف منافی ہے جس میں انہوں نے ادعاء اسلام کو صحت اقتداء کا موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ بہت گذر چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور کئی ایک ضروریات شرع کے منکر ہیں جیسے محرمات قطعیہ مثلاً ذات شرع تری عورتوں کے لئے ایک سے زیادہ خاوند کی حرمت کو نہیں مانتے اور ان سب امور کو حلال جانتے ہیں جیسے رتی شاہی فرقہ جو ضلع گجرات میں موجود ہے بابی مہدوی وغیرہ

آپکا یہ عذر بھی کہ میں مرزائیوں کی امامت کو صحیح جانتا ہوں مرزا کی امامت کو روا نہیں رکھتا۔ قول بلا فارق ہے کیونکہ جب آپنے صرف ادعائے اسلام کو مدار صحت نماز و اقتداء قرار دیا اور ادعاء اسلام دونوں میں یکساں موجود ہیں تو پھر ایک کی امامت کو جائز اور دوسرے کی اقتداء کو ناروا بتانا قسمت ضیزی کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا کرشن صاحب قادیانی مدعی اسلام نہیں ہیں۔ اسکے جواب میں اگر آپ بوجہ ان کی بنا پر اسکو منافق دہریہ وغیرہ کہیں اور اسکی ان دعاوی کو باتیں کہنے والا قرار دیں تو اس سے آپکا وہ قول باطل ہو جاتا ہے جس میں آپنے صرف ادعائے اسلام کو صحت اقتداء کا مدار موقوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور جس قول و صل کے قطب پر اس بحث و معاندہ کی چکی چل رہی ہے ذکر ہی کیا۔ ہاں ہم فراخدلی سے کہتے ہیں کہ اگر ایسے لوگ بھی جماعت کرا دیں ہوں تو مرزائیوں کیطرح انکے پیچھے بھی ضرورتاً اقتدا جائز ہے (ایڈیٹر)

یوں ہی پہلے ... ظاہر ہوتی ہے۔ صحیح یا غیر صحیح اسلام یہ دو لفظ ایسے وسیع معنوں میں مستعمل ہیں کہ اور فرقے تو الگ اپنے ہاں اہل سنت کے فرقوں میں بھی ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اس وقت ہمارے زیر بحث سر دست تین گروہ ہیں اہل حدیث۔ حنفی اور بدعتی۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ تینوں گروہ اپنے مخالف بھائیوں کا اسلام صحیح جانتے ہیں۔ اہلحدیثوں اور حنفیوں کے مناظروں اور خطبوں میں برابر سنیں گے المبتدع كلاب اهل النار بدعتی دوزخ کے کتے ہیں انکی تقریر اور تحریروں میں دیکھیں گے کہ ان کے ساتھ کلام و سلام سب بند کرو۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا کہ ان میں سے ایک دوسرے کا اسلام صحیح نہیں جانتا۔ اے جناب ہر ایک فرقہ دوسرے کے اسلام ہی میں تو شک لاتا ہے ورنہ اگر اسلام صحیح مانا جائے تو پھر اتنی جنگ و جدال ہی کیا۔ تعجب ہے کہ آپ ایسے ایک مختلف فیہ امر کو مدار حکم بناتے ہیں۔ صاف بات ہے کہ جو کوئی اسلام کا مدعی ہے اسکے پیچھے اقتدا درست ہے انکی قید لغو۔ یا ہے تو بہت خدا کی سپرد ہے ہے

علیٰ بے در حق ما نہ چہ کار (ایڈیٹر)

لہ بابی فرقہ تو اسلامی احکام کو منزل من اللہ مانکر منسوخ کہتا ہے لہذا وہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ مہدوی۔ مرزائیوں کیطرح ہیں ہاں اپکے رتی شاہی سو انکی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ... غالباً کوئی جہلا کی پارٹی ہے جو عیاشی و مگر ... ہوتے ہیں جنکو دنیا سے غرض ہے نہ دین سے مطلب۔ بلکہ محض اوباش ہیں ایسے لوگوں کا

تکہ ادعاء اسلام اسی وقت معتبر ہے جبتک کہ خارجی طور پر اسلام کی نقیض ان میں معلوم نہ ہو۔ یہی معنے ہیں اس آیت کے لا تقولوا لمن القى اليكم السلام لست مؤمنا یعنی جو تمکو السلام علیکم کہے اسکو نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ کیا آپ اس آیت کو ظاہری عموم پر چھوڑ کر مرزائیوں وغیرہ سے سلام علیکم سنکر مسلمان کہنے کو تیار ہیں۔ غالباً نہیں تو بس جس وجہ سے آپ اس آیت کی تخصیص کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں مرزا کا ادعاء اسلام صحیح نہیں جانتا۔ (ایڈیٹر)

کافور و جائفل مسکر نہیں!

اہل حدیث ۳ مئی کے کالم فتاوی میں

ہمارے ایک کبیدر پارٹی دوست کا جو استفسار نمبر ۱۵۶۔ اشیائے مذکورہ عنوان کی نسبت چھپا ہے جناب ایڈیٹر صاحب نے سپرد اطبا کرکے چھوڑ دیا ہے جواب اسکے عرض ہے کہ یہ دونوں چیزیں مسکر نہیں ہاں مفرح اور دل کشا ضرور ہیں۔ کافور کا بیسے شفاخانہ میں کثرت سے ایک روغن تیار کیا جاتا ہے جو ظاہراً ... اور ... امراض میں مفید ثابت ہوا ہے اور جائفل بھی بکثرت مستعمل ہے غرض ہمارا شب و روز کا تجربہ انہیں مسکر نہیں بتلاتا ہے اور نہ نقل اس امر کی مؤید ہے۔ البتہ بعض خصوصاً قرشی رح جیسے امام فن طب نے جائفل کو مسکر لکھدیا ہے مگر یہ اس بزرگ کی سراسر اور بالاتفاق چوک ہے۔ چنانچہ فاضل حکیم حافظ انطاکی رح لکھتے ہیں واما القول بانه مسکر وان الفاعل منه اما انصف واحد

لو واحل لا و نصف او ثلث دوان بگیون مع حیات شعیر فن خوائق
العلمۃ (تذکرہ) سینے جا نفل کو مسکر کہنا اور یہ کہ آگو سے یا ڈیڑھ یا مین
کا یہ خاصہ ہے اور کچھ جو کے دانون کی ہمراہی پہ سو یہ سب عام لوگون
کی خرافات سے ہو۔ واللہ اعلم۔
رخاکسار ابو داؤد عبدالصمد مالک داؤدی شفاخانہ کہاوٹی
جونیان ضلع لاہور

غریب فنڈ

اس ہفتہ غریب فنڈ میں یہ امداد وصول ہوئی
مستری غلام نبی صاحب مکینکل انجینیئر فیلور
ایڈمنڈ کمپنی امرتسر ... ... ۱۰ روپے
منشی عبدالرحمان صاحب ولد منشی محمد حسین صاحب مرحوم خریدار نمبر ۸۴۰
از نگپور ... ... ۱۵ روپے
بقایات سابقہ ۱۲
میزان ... ... ۳۷ روپے
دو اخبار ایک بنام محمد اسمٰعیل محلہ تلسی منڈی ڈاکخانہ اور باغ بیٹھنہ اور
ایک بنام منشی ابو حمید محمد حیات مدرس ظفروال ایک سال کے لیے جاری
کر دیئے گئے۔ باقی ... ... ۲۴ روپے
بہت سی درخواستیں سائلوں کی جمع ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں (محاسب)
درخواست نمبر ۷۰۱ محمد یوسف ملازم چودھری کلو صدر بازار چھاونی
سیالکوٹ۔
درخواست نمبر ۸۰۱ محمد عالم از دھاریوال ضلع سیالکوٹ۔
درخواست نمبر ۹۰۱ برکت علی طالب علم موضع پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر
درخواست نمبر ۱۰۱ مولوی محمد جمیل موضع انجیر ڈاکخانہ کنول ضلع
دربھنگہ۔

مسلمان

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جس میں خالص اسلامی مضامین
اور مخالفین اسلام کے جوابات ہوتے ہیں سالانہ قیمت ۸
پتہ
منیجر مسلمان امرتسر

مرزائی پارٹی کی بدزبانی

آجکل جبکہ مرزاجی اپنے ہی فیصلہ کی رو سے مرکر جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں۔ اسوقت مرزائی جماعت میں عجب کھلبلی مچ رہی ہے وہ اہلحدیث کی تحریروں کا کافی جواب چونکہ دینے کی سکت اور طاقت نہیں رکھتے اسلئے بدگوئی اور گندی گالیوں تک پہنچ رہے ہیں۔ اور بدزبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی کر چکے تھے اب مرزاجی کی موت سے نیم چڑھے ہو گئے۔ سچ ہے ؏

یکے بود مجنون دگر سنگ گزید

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اخباروں کا منشا ایسا کرنے سے یہ ہو کہ ہم بھی انکی طرح گالی گلوچ پر اتر آئیں اور بحث کا اصلی پہلو مرزاجی کا فیصلہ نظر انداز ہو جائے مگر ہم ایسا ہرگز نہیں کرینگے۔ مرزائیوں کی یہہ حالت صاف بتلا رہی ہے کہ انکے پاس اب کوئی دلیل نہیں اور یہہ لوگ بے بس ہو کر بدزبانی کر کے حیلہ بہانہ بنا رہے ہیں کیوں نہ ہو

چو حجت نماند جفا جوے را ٭ بہ پیکار گردن کشد روے را

مرزائی پارٹی کے لیڈرو! یاد رکھو اگر تم اپنے پیر و مرشد کی اندھی تقلید کرتے ہوئے بدزبانی ہی سے کام لوگے اور انہی حرکات ناشائستہ سے باز نہ آؤ گے تو ہم ایسا ہرگز نہ کرینگے کہ اینٹ کا جواب پتھر ہی ہوتا ہے مگر ہم خدا کے فضل و کرم سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا اور نہیں چاہتا کہ اپنے فرومایہ پیچارں کے مقابلہ پر اپنا متین شیوہ بدل دو کیونکہ ؎

دشنام اگر دہد خسیسے ٭ چارہ نبود بجز شنیدن
گر مار زند کسے گزیدہ ٭ با مار نتوان عوض گزیدن

گر غرض ہے تو اخبارات اس بیہودہ طریق سے اہل حدیث پر ہرگز فتح نہیں پا سکتے اور نہ ہی ہم انکی ان بیہودہ حرکات پر رنجیدہ ہونا چاہتے کیونکہ داناؤں کا مجرب مقولہ ہے ؎

گر نہ بند لو باشد سخن ساز ٭ تا دل خویش نیازارد و درہم نشود
سنگ بد گوہر اگر کاسۂ زرین شکند ٭ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

ناظرین! بات یہ ہے کہ جب مرزاجی نے اپنا آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں شائع کیا تو ہم نے اس کو اہلحدیث میں نقل کر دیا۔ مرزاجی نے اس فیصلے میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں

ahmadimuslim.de

"اگر مین (مرزا) ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (یعنے مولوی ثناء اللہ صاحب) اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپکی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ مین جانتا ہون کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی"

یہ عبارت چونکہ مرزا جی کی چونکہ قرآن مجید کے بالکل خلاف تھی اسلئے ہم نے اسپر اُسی جگہ حاشیہ مین یہہ نوٹ لکھا کہ :-

"آپ اس دعوے مین قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہین قرآن تو کہتا ہے کہ بدکارون کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا (پ ۱۶) اور إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا (پ ۴) اور وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (پ ۱) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہین۔ اور سنو! بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ (پ ۱۷) جن صاف یہی معنے ہین کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگون کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت مین اور بھی برے کام کر لین پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگون کو بہت عمر نہین ملتی کیون نہو دعویٰ تو مثیل کرشن۔ اور محمد احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن مین یہہ لیاقت؟ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ" (ثنائی)

آجکل جب کہ مرزا جی اپنے ہی تجویز اور تسلیم کردہ فیصلے کی رو سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مرکر اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے تو مرزائی جماعت کا اس حالت مین عجیب وقت پیش آیا ان سے اور تو کوئی جواب بن نہ آیا اسلئے اخبار الحکم کے ایڈیٹر نے اپنے ۱۴ / جون کے پرچہ مین بمصداق الغریق یتشبث بالحشیش یعنے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مولانا صاحب کے جواب مین صرف میرے اسی نوٹ کو پیش کر دیا اور کہدیا کہ تمہارا حق نہین کہ تم مرزا جی کے فیصلہ کو پیش کر کے مرزائی سلسلہ کی تکذیب پر شہادت پیش کرو بلکہ تم اپنا نوٹ ملاحظہ کرو جسمین نوٹ سے خود ہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہو۔ اسکے ساتھ ہمیشہ کی طرح بات کو چٹ پٹ کرنے کیلئے ایک کا لیا [illegible] کہا دین اور جو عمر خود چھپا چھوڑ لیا۔

اے ایڈیٹر الحکم! سن رکھئے کہ تمہاری ان لمبی چوڑی ادہر اودہر کی بیٹھکانہ باتون سے کچھ بن نہین سکتا اور تمہارے یہہ ہوائی قلعے تمہین کسی طرح مخالفون کی زد سے محفوظ نہین رکھ سکتے۔ سنو! تم لوگ اب چاہتے ہو کہ مرزا جی کا وہ فیصلہ لوگون کی نظرون سے چھپا دیا جائے۔ مگر وہ پہلے ہی سے طشت ازبام ہو چکا ہے۔ اُسکا اخفا کسی صورت سے اب ممکن نہین۔

سنو! ہمنے مرزا جی کے فیصلے پر جو نوٹ لکھا تھا وہ مرزا جی کی اجازت ہی سے لکھا گیا تھا اگر تمہاری نظر اُس فیصلے پر آخر تک پڑتی تو تمہین معلوم ہو جاتا کہ یہہ نوٹ اصل فیصلے کے مخالف نہین اور نہ اصل فیصلے کو منسوخ اور مسترد کر سکتا ہے۔

سنو! مرزا جی اس فیصلے کے آخر مین لکھتے ہین :-

"بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اسکے نیچے لکھدین۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے"

ایڈیٹر مذکور ذرا دوسرے کے لئے اپنی آنکھون سے تعصب اور ضد کی پٹی اتار کر انصاف کی عینک لگائے اور مرزا جی کے ان آخری الفاظ پر جنکو ہم نے جلی قلم سے لکھدیا ہے نظر ڈالے کہ کیا کہہ رہے ہین۔ ان الفاظ مین مرزا جی ہمین صاف کہہ رہے ہین کہ یہہ مضمون فیصلے کا اپنے اخبار مین درج کرو اور جسطرح سے چاہو تردیدی نوٹ حاشیے اور متن مین لکھو تمہین ہر طرح اجازت ہے۔ اور ساتھ ہی یہہ بھی کہتے ہین کہ یہ فیصلہ تمہارے کچھ لکھنے نہ لکھنے سے ہرگز بدل نہین سکیگا۔ کیونکہ اب یہہ فیصلہ خدا کے ہاتھ مین جا چکا ہے۔ وہی اسکو عملی طور پر فیصل کریگا اور سب لوگ دیکھین گے اور پہلے خود ہی صادق اور کاذب مین رات دن کی طرح تمیز کر لینگے۔ سچے کا صدق سب تسلیم کرین گے اور کاذب کے لئے رسوائی کی لاش پہ ذلت کا کفن پہن کر گور نہین بلکہ قعر دوزخ مین جا گریگا سو خدا کے فضل و کرم سے اچھا فیصلہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ابھی تک زندہ سلامت ہین اور مرزا جی چل بسے وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ۔

ایڈیٹر صاحب ہمارا وہ نوٹ بھی ہر طرح صحیح اور سچا ہے کیونکہ آیات قرآنی اسکی تائید کر رہی ہین کہ بداعمالون اور سرکشون کو زیادہ مہلتین اور لمبی عمرین دی جاتی ہین چنانچہ مرزا جی نے بھی ایسی بداعمالی مین بہت زیادہ عمر پائی کی جسکا مرزائیون کو بھی اعتراف ہے کہ مرزا جی ارذل العمر تک پہنچ چکے تھے اُس بیچارے کا حافظہ بر محل نہین رہا تھا اسکی بات بات مین مخالفت پیدا ہو گیا تھا وہ کئی بیٹون کا باپ اور پوتون کا دادا بن چکا تھا اس سے زیادہ عمر ابکے

ہوتی تھی۔ وہ قبر میں پاؤں لٹکا چکا تھا۔ اپنی بداعمالیوں اور شرارتوں سے جب وہ باز نہ آیا بلکہ ان میں دن بدن ترقی کرتا گیا۔ تو خدا نے اپنی قدیمی سنت کے موافق اسے فوراً پکڑ لیا۔ اور مرزا بے خبر تھا۔ کانہ اخذ بغتۃ وھم لا یشعرون۔ خدا کی سنت اور قدیمی عادت آپ کی خبر نہ ہو تو گوش ہوش سے سنو وہ خود فرماتا ہے فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ط فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (پ ع ۱۳)۔ یعنی جب سرکش اور نادان لوگ ہماری نعمتوں کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم انپر دنیا کی سب نعمتوں اور ہر طرح کے آرام و آسائش کے دروازے کھول دیتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ ان نعمتوں اور آسائشوں میں خوش ہوتے ہیں تو ہم انہیں فی الفور آ پکڑتے ہیں پس وہ اپنی آرزوؤں اور امنگوں میں ناامید ہو جاتے ہیں۔ بس سرکش اور ظالم لوگوں کا بیجا اس طرح قطع کیا جاتا ہے اور سب تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لئے باقی ہے۔ مرزائیو! بتلاؤ کیا مرزا جی کا انجام بعینہ ایسا نہیں ہوا جیسا یہ آیت مرزا جی پر ہر طرح چسپاں ہے۔ مرزا جی نے خدا کے احکام کو بھلا دیا اور مسلمانوں میں سے بہت سے لوگوں کو اصل اسلام سے گمراہ کر دیا اسلئے خدا نے اسے دنیا میں فراخی دی اور جب اسپر فراخی اور آسودہ حالی اور گمراہی کی حد ہوگئی تو اچانک اور دفعتاً گیارہ گھنٹے کے اندر اندر ہلاک مرض ہیضہ سے ہلاک کر دیا اور یہ اپنی تعمیر منارہ۔ نکاح آسمانی۔ ثناء اللہ اور عبدالحکیم کی وفات۔ غلام حلیم کی پیدائش وغیرہ سب آرزوؤں میں ناامید اور ناکام ہوکر کوچ کر گیا۔

یہ شخص ساری عمر خدا پر افترا اور جھوٹ باندھتا رہا اور سب سے بڑا ظلم خدا نے اسی بات کو بتلایا ہے سنو! وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ (پ ع ۱۶) یعنی اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو نبوت اور [illegible]لت کا جھوٹا دعویٰ کرکے خدا پر افترا کرے اور کہے کہ میرے پر خدا کی وحی اور الہام ہوتا ہے حالانکہ وحی والہام اسپر کچھ نہ ہوتا ہو جب خدا کی مہلت اس ظالم اور مفتری لوگوں کے لئے ختم ہو چکتی ہے تو وہ فی الفور پکڑے جاتے ہیں۔ بات کرنے کا موقع بھی میسر نہیں آ سکتا یعنی نہ ہوسکے

تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

پس ایڈیٹر بدر کو اگر صاحب حیا ہوگا تو آئندہ کو شرم کریگا۔ اور صادق کاذب کو بصیرت کی نظر سے دیکھنے کی کوشش کریگا۔ مگر ان لوگوں سے ایسی امید رکھنا امید موہوم نہیں کیونکہ اگر یہ لوگ۔ شرم کو کام میں لاتے تو اپنے مسیح کی لاش کو دجال کے گدھے پر لاد کر قادیان تک نہ لیجاتے بلکہ لاہور میں اسے چھوڑ کر اعوذ پڑھتے ہوئے اسکے پاس سے بھاگ جاتے۔

اے بدر کے ایڈیٹر! تو تو اپنے آپ کو صادق کہتا ہے پھر کاذب کے کذب ظاہر ہو جانے کے بعد اسکی حمایت میں کیوں سرگرم ہے۔ اور اے صادق کے ہاتھ بیچنے والے اکمل! تو کیوں اپنے کمال پر نازاں ہے جبکہ تجھ میں کامل بننے کا کوئی نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو کجا تجھے اگر ناقص بلکہ انقص کہا جائے تو بجا ہے تو تو بالکل بچوں کی سی بے دلیل باتیں کرتا ہے۔ دعویٰ کرنا آتا ہے دلیل اور ثبوت دینے سے تجھکو کوئی کام نہیں۔ تو بھی مرزا صاحب کے اس بین فیصلہ سے کام لے اور اپنی آخرت کو سنوار۔

مرزائی جماعت کے ممبرو! مجھے تمہاری حالت پر سخت تعجب آتا ہے کہ یہی وہ مسیحا ہے جسپر ساری عمر تمہارا یہ سبق کہ اپنے مخالفوں پر فتح حاصل کرنے کے خواب آتے رہے جب اسکا کوئی مخالف مرجاتا تو جھٹ کہتا کہ اس سے ہمارا مباہلہ تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائیگا خواہ مباہلہ وقوع پذیر ہوا ہو یا بالکل جھوٹ ہی جھوٹ پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کیگئی ہو تب بھی تم لوگ اسکے ہم آہنگ ہو کر دنیا پر دہائی مچادیا کرتے تھے کہ ہمارا مسیح زندہ ہے اور فلاں مخالف مر گیا اسکو صادق قرار دو گے یا نہیں جبکہ آخری فیصلہ اور بین فیصلہ مرزا جی اپنے لئے تجویز کر گئے ہیں تو تم کیوں اسپر عمل نہیں کرتے۔ اگر تم اسکی وہ نصیحت بھول گئے ہو تو ہم کر سناتے ہیں مرزا جی فرماتے ہیں:-

"اور وہ دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا" (تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

اور سنو! "پس اگر وہ سزا جو انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (یعنی مولوی ثناء اللہ) پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئی تو میں خدا کی طرف سے نہیں" (آخری فیصلہ)

مرزائیو بتلاؤ! یہ دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم نابود ہوا یا مرزا جی خود ہی اصحاب الفیل کی مانند گیارہ گھنٹوں میں دفعتاً تباہ ہو گئے؟ یا مولوی ثناء اللہ پر کوئی مہلک بیماری آئی یا خود مرزا جی ہیضہ میں داغ مفارقت دے گئے؟ اگر تم لوگوں میں اب بھی کچھ خوف خدا اور خیر رسول ہو تو اس خانہ ساز نبوت سے باز آؤ اور مسلمانوں کے ساتھ ملکر ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد نہ بناؤ۔ مرزا جی تو سکرات الموت میں بار ہا [illegible] ہمت کرتے کہ کوئی مسیح من کرم شما عذر بخشید۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(نائب ایڈیٹر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۹۲ - بیوہ عورت نے نکاح ثانی کر لیا پہلے خاوند کی لڑکی ۳ سالہ عورت کی گود میں ہے لڑکی کے چچا حقیقی عدالت میں دعوے کرتے ہیں کہ لڑکی بغیر خرچہ کے ہم کو مل جاوے عورت جواب دیتی ہے کہ شرعاً پرورش میرا حق ہے اور سات سال کے بعد لڑکی دونگی اور خرچہ لڑکی حق بجانب کون ہے؟ (سائل اہل محمد از شہلی ضلع گورداسپور)

ج نمبر ۱۹۲ - عورت سچ کہتی ہے سات سال تک لڑکی کو پرورش کرنا اُسکا حق ہے اور خرچہ دینا چچا کے ذمہ ہے قرآن شریف میں حکم ہے کہ وعلی الوارث مثل ذالک یعنے بچے کا جو وارث ہو بچے کا خرچ جو باپ کے ذمہ تھا وہ بعد باپ کے وارث کے ذمہ ہے۔

س نمبر ۱۹۳ - ہندہ بعد فوت ہونے اپنے شوہر زید بعد گذرنے عدت کے ایک دیور جواد علی سے بباعث زنا کے حاملہ ہو گئی مگر حاملہ ہونا لوگوں پر ظاہر نہیں ہوا بجز اُن دونوں کے بعد اُسکے بخوف گرفت کرنے برادری یا بسبب عیب پوشی کے جواد علی سے نکاح کر لیا بعد نکاح ایک ڈیڑھ ماہ کے حاملہ ہونا لوگوں پر بھی ظاہر ہو گیا تو اس حمل کی حالت میں نکاح مذکور جائز ہوا یا ناجائز اگر نکاح مذکور ناجائز ہوا تو وہ دونوں خالص توبہ کر کے باہم نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ (سائل از ضلع پشاور)

ج نمبر ۱۹۳ - زانیہ حاملہ کے نکاح ہونے میں علماء کا اختلاف ہے راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ صحیح نہیں جب تک وضع حمل نہ ہو۔ بعد وضع حمل توبہ کر کے نکاح کر لیں

س نمبر ۱۹۴ - کیا قربانی دینا گائے یا اونٹ میں سے ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے یا کہ فرداً فرداً؟

ج نمبر ۱۹۴ - گائے یا اونٹ میں ایک حصہ گھر بھر کے لئے کافی ہو سکتا ہے

س نمبر ۱۹۵ - رات کو قربانی کرنا کیسا ہے اور قربانی کی کیا دعا ہے؟

ج نمبر ۱۹۵ - قربانی چاہے رات کو کرے خواہ دن کو ہر طرح جائز ہے۔ دعا

س نمبر ۱۹۶ - اگر مقتدی رکوع میں مل جائے بجز پڑھنے سورۃ فاتحہ کے تو اسکی رکعت ہو جائیگی یا سورۃ فاتحہ ضروری ہے؟

ج نمبر ۱۹۶ - رکوع ملنے کی صورت میں رکعت ہونے میں علماء کا اختلاف ہے راقم آثم کے نزدیک راجح یہ ہے کہ بغیر فاتحہ پڑھنے کے رکعت نہیں ہوتی۔

س نمبر ۱۹۷ - عورت مسلمہ کا ذبیحہ مجبوری وغیر مجبوری کی حالت میں درست ہوگا یا نہیں۔

ج نمبر ۱۹۷ - عورت مسلمہ کا ذبیحہ جائز ہے حدیث میں آیا ہے۔

س نمبر ۱۹۸ - زکوٰۃ دینا علاوہ سونا چاندی کے ماش یا کھیت یا اسباب وغیرہ میں بھی ہے۔

ج نمبر ۱۹۸ - کھیت میں زکوٰۃ وہی ہے جو عشر یا نصف عشر کے حساب سے کھیت کاٹنے کے وقت دیجاتی ہے۔

س نمبر ۱۹۹ - بازاری عورتوں کا خط پڑھنا یا انکا مزدوری پر کوئی کام کرنا یا اُن سے کوئی چیز خریدنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (سائل خریدار اخبار از ننہیرا)

ج نمبر ۱۹۹ - خط میں مضمون اگر جائز ہے تو پڑھ دینا جائز ہے اگر یار رانے کا مضمون یا فحش ہے تو جائز نہیں۔ فاحشہ عورتوں کی آمدنی چونکہ حرام ہے اسلئے انکی کوئی مزدوری بھی جائز نہیں کیونکہ اُس کام کے عوض میں جو کچھ وہ دینگی وہ انکی ملک کا نہیں ہوگا۔

س نمبر ۲۰۰ - جس چوبارے میں زانیہ عورت رہتی ہو اسکے نیچے دوکان میں بیٹھکر قرآن شریف پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۰ - فاحشہ عورت کے نیچے درجے میں قرآن شریف پڑھنا منع نہیں حرم شریف میں بتوں کی موجودگی میں قرآن شریف پڑھا جاتا تھا۔

س نمبر ۲۰۱ - زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرائے دینا اور اسی کرایہ وغیرہ کا پیسہ مسجد میں لگانا کیسا ہے؟

ج نمبر ۲۰۱ - زانیہ عورت کو زنا کے لئے مکان کرائے دینا سخت گناہ ہے ایک قسم کی زنا پر اعانت ہے خدا فرماتا ہے

کا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ مسجد میں ایسی کمائی لگانا اور بھی گناہ ہے حدیث میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب خدا پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے۔

س نمبر ۲۰۲ - اگر زانیہ عورت کسی ایسی مرض میں مبتلا ہو جائے کہ اسکے یار آشنا کو کوئی خبر نہ لے ایسی حالت پر اُسکو علاج وغیرہ کے لئے کچھ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۰۲ - زانیہ کو بیماری کی حالت میں امداد کرنا جائز ہے اس نیت سے کہ شاید توبہ کرے اس حالت بیماری میں اُسکو بدکاری سے نفرت دلاتا رہے (ثنائی عفی عنہ)

اطلاع عام۔ فتوؤں کے متعلق غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع کر سکتے ہیں۔ (ابو الوفا)

انتخاب الاخبار

پنجاب میں بارش کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ امرتسر میں یکم کی شب کو خوب مینہہ برسا۔ الحمد للہ

لکھنؤ کے مقدمہ سنی شیعہ میں بائیس شیعوں کو مختلف سزا ہوئی۔ خدا اس قوم پر رحمت کرے افسوس صلاح باوجود اسلام نام رکھنے کے ابھی فساد سے باز نہیں آتا۔
افسوس شیخ عبدالرحمن نو مسلم (دیانگر) جو نوجوان تھا جسنے اسلام کیخاطر سب کچھ چھوڑ کر محنت اختیار کی تھی ۲۰-۲۱ برس کی عمر میں بعارضہ دق مرگیا۔ انا للہ
مزید افسوس یہ ہے کہ مرنے سے پہلے اسکے ورثاء کپور تھلہ میں لے گئے جہاں اسکا جنازہ بھی کسی مسلمان کو پڑھنے کا موقع نہیں ملا ناظرین سے موکد التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب ضرور پڑھیں اللہم اغفرلہ وارحمہ

انجمن حامی اسلام کیطرف سے قریباً ۲ ماہ تک قادیان کی تردید میں جلسے ہوتے رہے بڑے بڑے نامور مسلمان تشریف لائے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے پانچ لیکچر لاہور میں ہوئے۔ آخری لیکچر ۲۶ جون کو شاہی مسجد میں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے سچ کی فتح اور کاذب کی موت پر نہایت فاضلانہ لیکچر دیا۔ اس عظیم الشان جلسہ میں حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جلسہ نہایت امن وتہذیب کے ساتھ ہوا (محمد بخش) (امرتسر میں بھی ڈاکٹر صاحب کے دو لیکچر ہونگے)

صوبہ بمبئی کے مشہور لیڈر مسٹر تلک بھی گرفتار ہوگئے۔

پھلور سے پولیس ٹریننگ اسکول منتقل کرکے لاہور میں قائم کرنے کی تجویز ہورہی ہے یہ اسکول غالباً چھاونی لاہور کے قریب کسی عمدہ موقعہ پر تعمیر ہوگا۔

بھوپال کی ریاست کے تمام ڈاکخانے یکم ماہ جولائی آیندہ سے برٹش امپیریل پوسٹ افس میں ضم ہوجائینگے ریاست کی نگرانی ڈاکخانوں پر نہ ہوگی گورنمنٹ کے ڈاکخانہ جاری ہوجائینگے (ریاست کی ترقی معکوس کی دلیل) ابتک بھوپال میں ریاستی ڈاکخانے تھے اور ریاست کے ٹکٹ ڈاک بھی علیحدہ تھے اب برٹش انتظام ہوجائیگا اور برٹش پوسٹ آفس کے ٹکٹ اور لفافے مروج ہوجائینگے۔

جینید سے پانی پت تک ریلوے لائن بننے کی تجویز ہنوز زیر غور ہے۔ تجویز یہ ہے کہ اس لائن کی تعمیر کا تمام خرچ دربار جینید برداشت کرے۔

کلکتہ کے انارکسٹوں کے ۲۶ یا ۲۷ سازشیوں کا مقدمہ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں دائر تھا وہ سب سازشی سشن سپرد کئے گئے۔ باقی ۲ ۳ یا ۳ ۳۔ انارکسٹوں کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں چل رہا ہے۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۱۳ ماہ جون میں کل ہندوستان میں ۱۸۷ موتیں ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۳۶۸ موتیں ہوئیں۔

لاہور کے ضلع کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز گورنمنٹ آف انڈیا نے منظور کرلی۔

کلکتہ میں ۴۸ گھنٹے میں ۱۰ انچہ مینہ برسا بازاروں اور سڑکوں پر سیلاب آگیا۔ آمدورفت کئی گھنٹے تک بند رہی۔ بہت سے مکانات مسمار ہوگئے آدمی ایک مکان کے گرنے سے دبکر مرگئے۔

قحط زدوں کی تعداد اب کل ہندوستان میں صرف ۱۳ لاکھ ایک ہزار رہ گئی۔

خودی رام بوس کے ساتھ (جسنے مظفر پور میں بم کا گولہ مارا تھا) مظفر پور کے جیلخانہ کے حکام بڑی مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ اسکو اپنے کپڑے پہننے کی اجازت ہے اور ایک نسخہ کتاب "گیتا" کا اسکو دیا گیا ہے۔ خودی رام نے سزاء پھانسی کے حکم کے خلاف اپنے موجبات اپیل جیلخانہ میں اپنے ہاتھ سے بنگالی زبان میں لکھکر کلکتہ ہائی کورٹ میں ارسال کردئیے ہیں۔

ترکی گورنمنٹ نے سوائے ایک ترکی بٹالین کے جزیرہ سیموس سے اپنی سب فوج واپس بلالینے کا فیصلہ کرلیا۔

مولائی حفیظ کو طبیلوں کا بادشاہ مراکو والوں نے مشتہر کردیا۔

مقدونیہ میں انتظامی اصلاح کرنے کے متعلق روس اور انگلستان کا معاہدہ طے ہوگیا۔ اس معاہدہ کے مکمل ہوتے ہی اسکی نقل دوسری سلطنتوں کے پاس منظوری کیلئے بھیجی جائیگی۔ (خدا حافظ)

کابل کی خبروں سے ظاہر ہے کہ امیر صاحب پھر قندھار جانیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ درہ خیبر میں قافلوں کی آمد ورفت پھر روکدینی پڑی کیونکہ تیاد لاروں کا جھگڑا آپڑا۔

منجم کی پیشگوئی کہ ۱۳ مئی سے ۲ جون تک تمام ہندوستان میں بارش ہوگی غلط ثابت ہوئی۔ پنڈت صاحب کا نام راج بہاری لال ماتھر ہے اور وہ علیگڈہ میں رہتے ہیں۔

قادیانی اخبار مرزا کی موت کے بعد بھیجے ہیں کتاب بے کہاں ہے ہیں دیکھیں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

ahmadimuslim.de

نظر مردان بحقوق نسوان

یہ کتاب قرآن و حدیث و فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز مجوزہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں عالی جناب مولانا سراج الدین احمد سراج چشتی پوری سلمہٗ نے حال کے ... اعتراضات کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جائز کے مخالف ہیں کتاب موصوف باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ کے اعلےٰ درجہ کی ہے لہٰذا اہل اسلام حضرات اس کی خریداری میں ... قیمت صرف ... علاوہ محصولڈاک

المشتہر منیجر اخبار صحیفہ بجنور

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے اور پڑھنے سے معلوم ہوسکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ پانچ جلدیں تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲
جلد دوم سورہ آل عمران لنساء ۱۲
جلد سوم سورہ مائدہ انعام اعراف ۱۲
جلد چہارم تا سورہ نحل ۱۴ پارہ ۱۲
جلد پنجم سورہ فرقان تک ۱۲

تقلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام دہرم پال سابق عبد الغفور

جلد اول قیمت ۸ جلد دوم قیمت ۸
جلد سوم قیمت ۸ جلد چہارم قیمت ۸

چاروں جلدوں کے خریدار سے ... علاوہ محصولڈاک

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل۔ اور قرآن شریف کا مقابلہ) اور قرآن کی فضیلت قیمت ... علاوہ محصولڈاک۔

مناظرہ نگینہ۔ یعنی وہ مشہور معروف مناظرہ جو نگینہ میں ساتھ ... ہوا تھا قیمت ...

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ...

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خواں طالب علم بلا استاد بھی مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہوسکے نامی گرامی علماء نے پسند کیا ہے ...

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے نہایت مفید۔ ...

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ عادات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ...

الہام الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید ...

شریعت و طریقت کے احکام۔ ...

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ بغیر کسی کی دل آزاری کے قیمت ...

مرقع دیانندی۔ سوامی دیانند کے اقوال اور اعمال میں نقص بتلانے والا ایک رسالہ ہے قیمت ...

حدوث دنیا دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے مباحثہ اور انکی غلط فہمی کا علاج قیمت ...

الاسلام تعلیم اسلامی اسلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں کا مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ...

نکات اربعہ اسلام کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام ہندو عیسائی آریوں) کی باہم دونوں کا مقابلہ ...

اسلام و برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ صیغہ فوجداری۔ دیوانی۔ مالگذاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح معاملہ ہے قیمت ...

حدوث وید وید کی قدامت کا ابطال وید سے ...

المشتہر

منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ ... باہتمام ... فاضل حبیب ... طبع ہوا۔

یہہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد	اخبار اہل حدیث	شرح قیمت اخبار
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔ (۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔ (۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔	رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲	گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
قواعد و ضوابط		والیان ریاست سے ۔ سے
(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔ (۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔ (۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔	نمبر (۳۶) جلد (۵)	روساء جاگیرداران سے ۔ للعہ
		عام خریداران سے ۔ عہ
		ششماہی ۔ عہ
		ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ
		ششماہی ۳ شلنگ
		اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

(بقیہ مضمون مولوی محمد شفیع صاحب)

تنبیہ: فاضل ایڈیٹر اہل حدیث نے اپنے فتویٰ جواز امامت مبتدعین مکفرین و ملاحدہ میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ میرے فتویٰ تجویز اقتداء سے یہ غرض نہیں ہے کہ ان لوگوں کو منصب امامت دیا جاوے بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ اگر وہ اتفاقاً امام بن بیٹھے ہوں تو انکی اقتدا صحیح ہے۔ مگر فتویٰ نمبر ۹۰ مندرجہ اہل حدیث ۱۳ مارچ میں آپ فرماتے ہیں کہ بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہیں ہے جو لوگ فتنہ فساد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے۔

کفر صریح کے معنے آپکی کلام سے یہی معلوم ہوتے ہیں کہ وہ تعلیم اسلامی سے منکر ہیں جس کے عقائد کو کفر لازم ہو وہ خود تعلیم اسلام سے انکار نہ کرتا ہو اور جو دعویٰ اسلام رکھتا ہو اسکو آپ کافر صریح نہیں کہہ سکتے بلکہ مکفر کہیں گے یہ فرق مولانا غلام مصطفیٰ صاحب امرتسری کے جواب میں آپنے بیان کیا ہے۔

ان دونوں قولوں کے ملانے سے ناظرین یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مکفر امام کو بھی معزول کرنا سخت ظلم ہے البتہ صریح کافر کو معزول کرنا جائز ہے اس پر عرض ہے کہ فاضل ایڈیٹر نے تحریر کی اقتدا کو صرف احیاناً و اتفاقاً جائز نہیں رکھا بلکہ اگر کسی مسجد محلہ یا جامع مسجد کا امام مذہب نیچری یا الوی یا مرزائی یا اور کسی قسم کا زندقہ و الحاد ایجاد کرے مگر صاف طور پر اسلام سے انکار نہ کرے تو صریح کافر نہیں ہے تو اسکو اپنی امامت پر بحال رکھا جاوے اور اسکا الگ کرنا ظلم ہے۔

ج۔ میرا یہ کہنا نہیں ہے مگر آپنے معطل اور معزول میں فرق نہیں سمجھا معزول تو کفر بواح (یعنی) سے ہوتا ہے مگر معطل چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوکنے پر ایک شخص کو جماعت کرانے سے منع فرمایا تھا۔ وہ معطل تھا۔ ایسے ایسے ملزمین کو تو برطرف کر دینا چاہیئے اور توبہ کرنے کے لئے مہلت دینی چاہیئے اور تا توبہ انکی اقتدا ترک کرنا ضروری ہے۔ بس آپکے تفریعات سب غلط ہیں۔ علاوہ اسکے بنظر تدقیق ہنوز ایک جواب باقی ہے کہ فعل کا کفر ہونا اور بات ہے اور فاعل کا کافر ہونا اور ان دونوں میں بہت فرق ہے مگر آپنے دونوں کو ایک کر دیا جو ایک مدقق کی شان سے بہت بعید ہے۔ (ایڈیٹر)

یادگار مرزا: ایک مرقع قادیانی کا خاص نمبر جس میں مرزا صاحب کی بڑی بڑی اور مشہور پیشگوئیاں قلعی کھول کر دکھائی گئی ہیں ۳ ۔ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔

ضروری اصلاح۔ گمشدہ پرچہ کی بابت پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر مفت تیسرے ہفتہ قیمت۔ بعد ازاں ۲ ر فی پرچہ گمشدہ کا نمبر اور نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے۔ مینیجر

جمعہ کے خطبہ میں اسکا لیکچر الحاد بھی خاموشی سے سنا جاویگا اور جو شخص اسکی مخالفت کریگا اسکو معزول کرنے کی کوشش کریگا وہ سخت ظالم ہوگا مولانا کچھ تو غور فرمایئے کہ یہہ کس قدر غلو ہے اور کس حمایتی سے یہ کر اس فتویٰ میں آپنے مسلمانوں کے لئے بویا ہے اسکا نتیجہ یہی ہوگا کہ اور مسلمان بھی اپنے امام کی اقتداء کرکے زندیق بنیں اگر یہی بات ہے تو حدیث من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الحدیث کے کیا معنے ہونگے اور آپکی پیش کردہ آیت لاتعاونوا علی الاثم والعدوان کا کیا مفہوم

الحاصل فاضل ایڈیٹر کا کلام مسئلہ اقتداء میں تناقض سے خالی نہیں ہوسکتا دلیل جواز ہونا تو بڑی بات ہے۔

فاضل ایڈیٹر بار بار فرماتے ہیں کہ عدم جواز کی دلیل کوئی پیش نہیں کرتا اقوال جمہور علماء سلف صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کے پیش کرنے والے کو آپ اہل حدیث ہونے کے لائق نہیں جانتے اور قال اللہ اور قال الرسول سے دلیل کے طالب ہوتے ہیں میں کہتا ہوں اول تو اجماع سلف کے برخلاف آپکی دلیل کا ناتمام ہونا ہی عدم جواز کی کافی دلیل ہے۔ اور یہہ دلیل قال اللہ اور قال الرسول سے ہی ہے۔ قال اللہ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى الآیۃ وقال الرسول لن تجتمع امتی علی الضلالۃ وغیرہ اگر آپ اجماع واتفاق سے انکار کریں تو سلف میں سے کسی کا قول ان شخصوں کی تجویز اقتداء میں جن کی اس نے تکفیر کی ہو پیش کریں ورنہ اس اجماع کو منعقد جانکر آپ اور آپکے معتقدین تفریق جماعت اور شق عصا المسلمین سے پرہیز کریں

اور اگر آپ یہہ فرماویں کہ باوجود انعقاد اجماع میں ان سب سے یہ سوال کرسکتا ہوں کہ تم نے یہ کہاں سے کہا جیسا کہ آپنے مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی کو جواب میں فرمایا ہے تو آپ کی یہہ جرأت استقامت کے برخلاف ہے آپ کو آیت مذکورۃ الصدر اور احادیث صحت اجماع امت میں غور کرکے تفریق جماعت سے پرہیز چاہئے ۹؎۔ آپکے کلام و اصول استدلال سے ہم نے ثابت کردیا ہے کہ جو شخص کسی ضروریات شرعی اور رکن اسلامی کا منکر ہو باوجود ادعاء اسلام اسکی اقتداء ناروا ہے ۱۰؎ ثانیاً اسرار عقلیہ میں غور کرنے سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مکفرین ملاحدہ کی اقتداء ناجائز ہونی چاہئے۔ گو وہ مدعی اسلام ہی کیوں نہوں کیونکہ تکفیر کے معنے کسی کو کافر کہنے کے ہیں اور کسی کو کافر کہنا سوائے کافر سمجھنے کے موجب کفر ہے اب جسکو ہم کافر سمجھتے ہیں اسکو اپنے اہم مقاصد عبودیت اور مناجات رب العالمین اور معراج قرب الٰہی میں اپنا وکیل کیونکر بنا سکتے ہیں ۱۱؎ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ورابعاً لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ بھی عدم جواز کے لئے حجت . . . . .

۹؎ اجماع کا نام لیتے ہوئے امام احمد کا قول یاد کرو۔ (ایڈیٹر)

۱۰؎ غالباً آپنے کتب اصول میں دیکھا ہوگا کہ اجماع دو قسم پر ہوتا ہے ایک تو وہ اجماع ہے جسکے کل افراد (علماء) کسی مسئلہ پر صاف الفاظ میں بیک زبان تصریح کردیں۔ ایسا اجماع تو [illegible] ہے دوسرا اجماع وہ ہے کہ بعض تو تصریح کریں اور بعض خاموش رہیں۔ گو حقیقت میں ایسا اجماع بھی عنقا صفت ہے کیونکہ یہہ بھی اس امر پر مبنی ہے کہ تمام علماء زمانہ کا علم حاصل ہو اور وہ سب کے سب ایک مجلس میں موجود ہوں۔ تاہم ایسا اجماع بھی مثل سابق اجماع کے حجت نہیں۔ تیسری قسم کا اجماع آجکل زبان زد ہے کہ چند ایک علماء کی آراء ہم کو پہونچی ہیں اور کسی کے خلاف کا ہم کو علم نہیں پس ہم ہے نہیں مانتے کہ یہہ اجماع ہے حالانکہ ایسے واقعات کو اجماع سے تعبیر کرنا ایک عامیانہ نظر تو ہے شک عالمانہ محققانہ تو کجا۔ اجماع کی بحث حصول المامول میں ضرور ملاحظہ کیجئے فریق مجوزین کے اقوال کئی ایک دفعہ نقل کئے گئے اور حضرت عثمان کا عام اصول بھی کئی ایک دفعہ بتلایا گیا ہے کہ نماز ایک اچھا کام ہے جب کوئی ایسا کام کرے تو اسکے ساتھ ملکر کرو یہہ بات پہلے کئی ایک دفعہ بتلائی گئی ہے کہ سلف صالحین کے زمانہ میں کفر کے فتووں کا رواج نہ تھا اسلئے اسکی نظیر تو نہ ملے گی کہ کسی پر انہوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہو پھر اسی کے پیچھے اقتداء کا حکم دیا ہو البتہ یہہ نظیر ملتی ہے کہ جو کوئی نماز پڑھے اور نماز کی طرف بلائے گئے باشد اسکے ساتھ ملکر پڑھنے کا فتویٰ سلف صالحین کا موجود ہے۔ ملل و نحل ابن حزم ملاحظہ ہو۔ (ایڈیٹر)

۱۱؎ صحابہ جسکو باغی کہتے تھے انکے مطالب بھی یہ ہوتا تھا کہ یہہ شخص غیر معصوم الدم واجب القتل ہے۔ پھر اسی کو اہم مقاصد نماز میں حضرت عثمان کے حکم سے وکیل کیوں بناتے تھے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ
اصل بات یہہ ہے کہ ہر ایک کام کی جہت ہوتی ہے نماز جس وقت کوئی پڑھتا ہے اور اسکے ساتھ ہم ملکر پڑھتے ہیں تو اسمیں یہ لحاظ

ahmadimuslim.de

اقناعی ہے اسپر آپکا استعجاب و استغفار میرے خیال میں صحیح نہیں اور نہ آپکا اقسام ثلثہ امامت میں نیابت کا حکم صحیح ہو سکتا ہے کیا آں حضرت صلعم میں امامت صلوۃ و حکومت و نبوت تینوں قسمیں موجود نہ تھیں۔ علاوہ برآں میں حیران ہوں کہ آپنے جماعت مسلمانوں کے برخلاف مضمون اقتداء کو کونسے دلائل قال اللہ و قال الرسول سے مشحون کیا ہے آپکا دعوے خلافت ظاہر اور برخلاف سلف و خلف کسی بڑی قوی دلیل پر مبنی ہونا چاہیئے تھا اور وہ معدوم آپکے دلائل کی کیفیت تو پہلے معلوم ہو چکی اب علماء مانعین کی انکا ثبوت ٹھیک نہیں ... کے اہلحدیث میں دلائل گذر چکی ہیں۔ (ایڈیٹر)

ہوتا ہے کہ یہ ایک نیک کام کر رہا ہے اسکے علاوہ اس میں ہزار عیب ہوں۔ رشوت خوار ہو۔ زانی ہو۔ لوطی ہو۔ بدعتی ہو اسکے کسی عیب پر نظر نہیں جاتی اور نہ ہماری مخالف رائے علماء کرام اسکا حکم دیتے ہیں کہ دیگر عیوب اسکے بھی دیکھو بس اسیطرح صورت متنازعہ میں یہی حکم ہے اور حضرت عثمان نے بھی یہی اصول ہم کو سمجھایا ہے۔ (ایڈیٹر)

۱۳ اچھا کہا کہ اقناعی ہے کہیں برہانی کہہ دیا ہوتا تو سوال وارد ہوتا اقناعی کہکر پہلے بچے لے جناب اقناعی دلائل سے تو آجکل لوگوں کو مرزائی اور چکڑالوی وغیرہ بنا رکھا ہے۔ اس آیت کا جواب مع تفسیر آیت کئی ایک دفعہ پہلے گذر چکے ہیں۔ (ایڈیٹر)

مرزاجی کی دوکانداری اور دنیا پرستی

آجکل جبکہ مرزاجی فوت ہو چکے ہیں اور انکی جگہ پر حکیم نور الدین خلیفہ مقرر ہو گئے ہیں اُن کے اس تقرر سے مرزائی اخبار بدر مرزاجی کی سچائی پر استدلال کرتا ہے چنانچہ اُسکے اپنے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اُسنے یہ دوکان نکالی ہوتی تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے نا ممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے لیکن تو سب لوگ جانتے ہیں کہ آپ نے کوئی ایسا حکم بلکہ اشارہ تک بھی زبان دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ مبارک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس اس میں نہ تھی۔ اللھم صل علیہ وسلم"

جواب ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزاجی پکے دوکاندار اور اعلے درجہ کے دنیا پرست تھے۔ ہم بھی اپنے دعویٰ کا ثبوت اُسی طریق پر دیتے ہیں جس طریق پر بدر نے انکے دیندار ہونے پر دیا ہے یعنے ہم بھی پہلے اُن کی خلافت ہی کے مسئلہ کو لیتے ہیں۔ اور اسی سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزاجی پکے دنیادار تھے پس ذرا کان لگا کر سنئے! کہ یہ خلافت مرزاجی کے منشاء سے ہرگز واقعہ نہیں ہوئی۔ ہم اپنے اس دعویٰ کو انہیں کے رسالہ الوصیت ہی سے ثابت کرتے ہیں۔ سنو! مرزاجی الوصیت کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں:

"اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"

اس فقرہ کے حاشیہ پر اسکی وضاحت اور تفسیر یوں بیان فرمائی ہے

"ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے" (الوصیت صفحہ ۱۲)

پس ایڈیٹر بدر ذرا غور سے مرزاجی کی وصیت کی عبارت زیر خط پر نظر ڈالے اور سوچے کہ اسکے کیا معنے ہیں مرزائیو! مرزاجی کی اصلی وصیت تو یہی جسکو تم لوگوں نے گو شتر سمجھ کر پس پشت ڈال دیا اور اسکی پروا نہ کی

ahmadimuslim.de

حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا۔ حالانکہ مرزا جی صاف اور واضح الفاظ میں بتلا رہے ہیں کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی کوئی اور اس بات کا حقدار نہیں ہے بلکہ یہاں تک اسباب کو واضح کر دیا کہ اگر میری اولاد نالائق اور ناقابل بھی معلوم ہو تب بھی انکی بڑی وقوت کو جو آئندہ اس میں ظاہر ہوگی فراموش نہ کرنا چاہئے کیونکہ پھر ایک نیک آدمی جو بڑے لڑکے پایہ کا ہوتا ہے اُسپر بھی ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ ایک ناقابل ذکر لطفہ کی حالت میں ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے۔ پس تمنے میری اولاد کی اصلی حقیقت پر نظر ڈالنا اور اُسے میرے بعد میرا جانشین بنا لینا پھر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ وہ جانشین اور خلیفہ مقرر ہونے کے وقت معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دہوکہ دیکر والے خیالات دینے کہ عمری یا کم علمی کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے مگر تم نے میری وصیت کو نہ بھلانا اور میری اولاد ہی کو میرا جانشین بنانا اور انکی اصل آئندہ کی عظمت اور وقت کو دل میں رکھنا۔

یہ ہے مرزا جی کی اصلی وصیت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جسمیں انہوں نے اپنی اولاد کے خلیفہ بنانے کے متعلق صرف اشارہ سے ہی کام نہیں لیا بلکہ صاف الفاظ میں ہدایت کر دی پس اگر مرزائیوں نے مرزا جی کے بعد اس واضح وصیت کا خلاف کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا تو اس سے مرزا جی کے صادق ہونے پر کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کو اس سے کیا دخل جبکہ انکی وصیت اور روح اس خلافت کی مخالفت میں چلا رہی ہے۔

اسکے علاوہ مرزا جی کے دنیا پرست اور عبد الدرہم والدینار ہونیکے کئی ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ سامری عمرو قارون کی طرح دولت سمیٹنے میں لگے رہے۔

سنو! جب مرزا جی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے اور اُس صیغہ میں آپ کامیاب نہ ہو سکے تو دوسرا رنگ بدلا اور سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کو مخالفین کے جواب میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اشتہار دیا اور دعویٰ کیا کہ میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل قرآن ہی سے نکال کر اس کتاب میں لکھونگا جسے نیک دل اور سادہ لوح مسلمان ان کی اس چال میں آگئے چنانچہ مرزا جی نے اُن بیچاروں سے ہزاروں روپے دم دیکر لئے مگر حقانیت اسلام کیلئے تین سو تو کیا تین دلائل بھی نہ لکھ سکے علاوہ بیٹھ سکے نہ ہی کتاب مذکور کو اختتام تک پہونچا سکے بلکہ اُسکی ایک آدھ

جلد بدلنے نام الٰہی جس میں اپنے واہی تباہی الہام بھر دیئے اور اپنی نبوت کی بنا قائم کر کے آئے ڈبل الہامی حیلہ بنا کر پیش کر دیا۔ مگر اقیامت وعدہ نہ کر سکے اور سب روپیہ بلا ڈکار ہضم کر گئے۔

اسکے بعد رسالہ سراج المنیر کے نام سے مسلمانان پٹیالہ وغیرہ کا چودہ سو روپیہ کھا گئے پھر حضرت مسیح کی سیاحت کے واقعات کی تحقیق کا بہانہ کر کے بہت سا چندہ ہڑپ کر گئے۔

پھر منارۃ المسیح چندہ کے لئے اشتہار دیکر دس ہزار روپیہ مریدوں سے طلب کیا اور منارہ بنانے کی بجائے وہ سب روپیہ اپنے ہی عیشوں میں صرف کر دیا اور منارہ چھوڑ بالشت بھر بھی نہ بنائی۔

لنگر خانہ کا بہانہ کر کے جو اشتہار دیا اُس میں صاف اور نہایت صحیح لکھدیا کہ ہر ایک مرید کو کچھ نہ کچھ چندہ دینا ضروری ہے جو نہ دیگا تین ماہ کے بعد اُسکا نام رجسٹر مریدوں سے خارج کر دیا جائیگا۔ بندہ کا اکل ہمیں بتلاوے کہ کیا سچے نبیوں کا یہی طریقہ چلا آیا ہے کسی نبی نے اپنی امت سے یوں زور دیکر طوعاً کرہاً چندہ وصول کیا اور کسی رسول نے اس طرح اپنا پیٹ پالنے کی خاطر اپنی امت سے جبراً مال مانگا اور اگر کوئی اپنی مفلسی کے باعث نہ دے سکا تو اُسے اپنی جماعت سے نکالدیا۔ سچے نبیوں کو تو اسکے خلاف وحی اور الہام ہوتے تھے یا انکو تو سچے نبیوں سے سوال ہوتا ہے اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ (پ ۲۷ ع ۲) کیا تم تبلیغ احکام پر لوگوں سے کچھ اجرت طلب کرتے ہو جسکے باعث اُن پر اس چٹی کا بوجھ بھاری ہو رہا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ میں لوگوں سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ حضرت نوح علیہ السلام جو اپنی قوم کی ہدایت کے لئے نو سو پچاس برس تک کوشش کرتے رہے انہوں نے اپنی قوم اور امت پر کچھ بوجھ نہ ڈالا بلکہ یہی فرماتے رہے کہ يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ (پ ۱۲ ع ۳) حضرت ہود نے بھی اپنی قوم عاد کو یہی فرمایا کہ يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (پ ۱۲ ع ۵) حضرت صالح نے اپنی قوم ثمود کو اور حضرت شعیب نے اپنی . . . . . . اور حضرت لوط وغیرہ غرض سب سچے رسولوں نے اپنی اپنی قوموں کو یہی کہا کہ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بتلاؤ مرزا جی کو کبھی ایسا الہام ہوا یا کسی وقت اُن کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جو انکے دنیا سے بے رغبت

ahmadimuslim.de

ہونے پر دلالت کرتے ہون؟

نہین بلکہ وہ آخری وصیت مین مرتے مرتے بھی غریب مریدون کو قادیانی مقبرے مین دفن ہونے سے بہشت کا لالچ اور دہوکہ دیکر انکی جائیداد ین ہضم کرنے اور اُن کے گہر بار لوٹنے اور اُنکے بال بچون کا پیٹ کاٹ کر اپنی اولاد کا پیٹ بہرنے کے لئے خوب ہی بندوبست کر گئے۔ کیا یہ اللہ والون اور متقیان خدا خصوصاً نبیون اور رسولون کا کام ہے؟ ہرگز نہین۔ سچے نبیون کے مرنے کے بعد تو اُن کی جائیداد اور ورثہ سے اُن کی اولاد بھی محروم رہا کرتی ہے وہ اپنے آخری دم مین یہ وصیت کیا کرتے ہین کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنے ہماری اولاد کو ہمارا ورثہ تقسیم نہین ہوا کرتا بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جائین وہ صدقہ اور خیرات مین دیدیا جاتا ہے اگر مرزاجی سچے نبی تھے تو اپنے وصیت نامہ مین یہ وصیت اپنی اولاد کے لئے کیون نہ کر جاتے۔ سنو! مرزاجی اعلے درجے کے دنیا پرست اور تمام جہان کی دولت سمیٹ کر اپنی اولاد کے لئے اکٹھا او رجمع کر جانے کی فکر مین ہر وقت رہتے تھے یہی وجہ تھی کہ اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح بھی مالیر کوٹلہ کے ایک مالدار رئیس محمد علی خان سے کر دیا اور چھپن ہزار روپیہ مہر مقرر کرکے اُس کی ساری جائداد پر پانی پھیر دیا اور جو باقی رہا وہ بھی شاید بہشتی مقبرہ کی وصیت کے بہانہ سے ضبط کر لیا جس کی وجہ سے اُسکی پہلی اولاد کو ساری عمر روٹی سے بھی نصیب نہ ہون گے۔

مرزائیو! بتلاؤ یہی معیار ہے تمہارے نبی کی نبوت کے سچے ہونے کا؟ جو دعوے تم لوگ سینہ پہاڑ پہاڑ کر کہا کرتے ہو کہ مرزاجی کے دعاوی کو منہاج نبوت پر پرکھنا چاہئے کیا مرزاجی کے یہ کارنامے کسی سچے نبی کے کامون سے کچھ بھی مماثلت اور مشابہت رکھتے ہین؟ ہرگز نہین۔

مرزاجی کی نسبت ایسا کوئی لفظ کسی واقف کی زبان سے ہرگز نہین نکل سکتا جو اُن کی بے رغبتی لور زہد یا خداترس ہونے پر دلالت کرے

جو شخص مرزاجی کی پیشگوئیوں و سوانح عمری سے واقف ہوگا وہ ضرور انہین کذاب، مفتری، غدار اور قارون ثانی کہے گا۔ اور بس +

(ناظم ایڈیٹر)

نماز اربعہ ۔ ہندوؤن آریون اور عیسائیون کی نماز سے اسلامی نماز کا مقابلہ قیمت ۲ ر۔ منیجر۔

اہلحدیث علماء امرتسر کیخدمت مین گذارش

اسلامی تعلیم مین تو سب کچھ ہے۔ اسکے علاوہ زمانہ کی ضرورت بھی سخت مجبور کرتی ہے کہ ہم آپس مین ملکر رہین اسلئے میری گذارش ہے اگر آپ لوگ مجہ ہیچمدان کی بات کو قبول کرین کہ امرتسر کے علماء اہل حدیث یعنے سب وہ علماء جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہین ہر جمعہ کے روز ایک جگہ جمع ہو اکرین اور باہم ملکر بکچہ وقت محبت اور مصالحت اور ایک دوسرے سے ہمدردی کی باتین کیا کرین اگر آپس مین کچہ اختلاف بھی ہو تو باہمی محبت سے اُسکا بھی تصفیہ کیا کرین۔ غرض آپس مین شقاق اور علیحدگی نہو تو پھر دیکھین کہ خدا تعالٰے کی طرف سے کیا کیا برکتین نازل ہوتی ہین۔ اس مطلب پر جو آیات اور احادیث آئی ہین وہ علماء سے مخفی نہون گی گو مجھے معلوم نہون مگر آپ حضرات کو تو معلوم ہین۔ اُمید ہے کہ علماء اہل حدیث امرتسر میری اس درخواست پر خوب غور کرکے براہ راست یا بذریعہ اخبار اہل حدیث اطلاع دیوینگے۔ ہر جمعہ کو فرصت نہو سکے تو ہر مہینے کے اخیر جمعہ کو تو ضرور جمع ہو اکرین وقت بعد نماز عصر ۔ منظوری پر پہلے جلسے کے لئے میرا مکان حاضر ہے۔ (حافظ محمد یوسف پنشنر)

ایڈیٹر۔ خاکسار تو حاضر ہے جب آپ بلاوینگے بسر و چشم پہنچونگا۔ بلکہ میرے خیال مین ہر ایک مقام کے علماء اسی پر عمل کیا کرین تو بہت ہی مفید ہو۔ خدا توفیق بخشے۔ ؎ دولت ہمہ ز اتفاق خیزد۔

دریافت

ایک شخص محمد حسن نامی میانہ قد اندازہ ۶۰ برس کی عمر اپنے کو کبھی مولوی، حافظ، فقیر، شاہ صاحب کہکے مشہور کرتے ہین اور گوجرانوالہ کے ضلع مین اپنا مکان بتاتے ہین۔ یہہ آدمی کچہ فساد انگیز ہوتے ہین۔ ہوڑا۔ کلکتہ، ٹیکرا، ٹولہ مسجد باری سال۔ ڈہاکہ وغیرہ وغیرہ جگہ مین اپنا رہنا بیان کرتے ہین اگر کوئی صاحب کو مذکورہ شاہ صاحب سے ملاقات ہو اور اُن کے بارہ کچہ معلوم ہو تو بذریعہ اہل حدیث کے آگاہ کرین خاصکر مولانا ضیاء الرحمن صاحب کلکتہ اور حافظ نصیر الدین صاحب ہوڑا بارہ مین اگر کچہ معلوم ہو تو ضرور تحریر فرماوین۔ ابھی یہان سے آسنسول گئے ہین وہان کے لوگ بھی خاصکر مستری نورالدین صاحب وغیرہ کچہ ضرور فرماوین۔ سخت ضرورت ہے۔ فقط (خاکسار عبدالصمد بردوان)

ahmadimuslim.de

خلیفہ مرزا سے سوال

کیا فرماتے ہیں احمدی جماعت والے کہ کیا وجہ ہے کہ جب مرزا صاحب مدعی نبوت تھے بحسب الارشاد مخبر صادق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ (مشکوٰۃ از ترمذی) یعنے آں حضرت نے فرمایا نہیں قبض کی اللہ تعالے نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اس میں جس جگہ (لاہور) کہ جہاں فوت ہوئے اسی جگہ نہ دفنائے گئے۔ بینوا توجروا۔

(سائل المشتہر محمد حمید الحق نزیل سرہند)

استفسار

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مکمل و مفصل مستند و معتبر سوانح عمری بزبان اردو کوئی شائع ہوئی ہے یا نہیں اگر شائع ہوئی ہے تو کہاں سے ملے گی اور کس قیمت پر۔ المستفسر ناچیز احمد اللہ ... دہلی

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(سلسلہ کیلئے دیکھو پرچہ ۱۹ر جون ۱۹۰۸ء)

ایڈیٹر اہلحدیث نے دو دعوے کئے ہیں۔ اول رسول اللہ صلعم عالم الغیب بالذات تھے ثانیاً حضرت رسول اللہ صلعم کو اللہ جل شانہ نے تمام امور غیبیہ پر مطلع فرما دیا تھا۔ یعنے علم ما کان وما یکون آپ کو حاصل تھا مگر یہ دونوں دعاوی ان کے قانون الٰہی اور فرمان رسالت پناہی اور واقعات حدیثیہ و قرآنی کے خلاف ہیں اور نیز مذہب اہل سنت کے خلاف ہیں خصوصاً مذہب حنفیہ کے جسکے نام لیوا اور پیرو ایڈیٹر بھی ہیں بلکہ یہ مذہب روافض کا ہے۔ فان اتباعہم المدعی کان وما یکون لاحد من الکرام من مذہب الرافضة فالعجب ثبوت ہذا لائمتہم افتراء منہم علیہم۔ قانون حکم بتلا دیا تو ہم سن چکے اب واقعات اور علماء کے اقوال سن لو فاضل روز بہان ابطال الباطل میں تحریر فرماتے ہیں۔ من ضروریات الدین ان علم الغیب مخصوص باللہ تعالیٰ والنصوص فی ذالک کثیرة وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ویعلم ما فی البر والبحر الآیة وان اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث الآیة فلا یصح لغیر اللہ تعالیٰ ان یقال انہ یعلم الغیب ولہذا لما قیل عند رسول اللہ صلعم فی الرجز وفینا نبی یعلم ما فی غد انکر علی قائلہ وقال دع ہذا او بالجملة لا یجوز ان یقال لاحد انہ یعلم الغیب نعم الاخبار بالغیب بتعلیم اللہ تعالیٰ جائز وطریق ہذا التعلیم اما الوحی او الالہام عند من یجعلہ طریقا الی الغیب انتہی۔ یعنے علم غیب کا مخصوص ہونا ساتھ اللہ تعالیٰ کے ضروریات دین سے ہے اور نصوص اس میں بہت آئے ہیں جیسے اللہ ہی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کے نہیں جانتا ہے مگر وہ اور اللہ تعالے جانتا ہے جو خشکی میں اور جو دریا میں ہے اور بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے پانی کو یعنے اسکے اتارنیکا علم اسی کے پاس ہے پس غیر اللہ کے لئے ہرگز درست نہیں ہے کہ اسکو غیب دان کہا جاوے اسیواسطے جب رسول اللہ صلعم کے پاس یہ بات کہی گئی کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آنحضور نے ان کہنے والے پر انکار فرمایا اور حکم دیا کہ اسکو چھوڑ دو حاصل کلام یہ ہے کہ جائز نہیں ہے کہ کسی کو یہ کہا جاوے کہ وہ غیب جانتا ہے ہاں خبر دینا ساتھ غیب کے اللہ تعالے کی تعلیم سے جائز ہے اور طریقہ اس تعلیم کا یا وحی ہے یا الہام اسکے نزدیک جو اسکو طریقہ علم غیب کا جانتا ہے۔

ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر میں تحریر کرتے ہیں ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ احیانا وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضة قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسائرة یعنے بیشک پیغمبروں نے غیب سے کچھ نہیں جانا مگر جسقدر اللہ تعالے نے انکو کبھی بتلا دیا اور علماء حنفیہ نے تصریح کی ہے اسکی تکفیر کی جسنے یہ اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلعم غیب جانتے تھے اس وجہ سے کہ اسنے معارضہ کیا اللہ تعالے کے قول کا کہ کہدو نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کو علاوہ اللہ تعالے کے اسیطرح مسایرہ میں ہے (مسایرہ علم کلام میں ایک مستند کتاب ہے جسکے مصنف علامہ ابن ہمام صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ ہیں اور ان کو علماء مذہب حنفیہ نے مجتہد فی المذہب شمار کیا ہے) اور علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں فبالجملة العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ لا سبیل الیہ للعباد

ahmadimuslim.de

الا باعلام منہ الخ یعنے علم غیب کے ساتھ اللہ تعالے منفرد ہے اور کسی کو
اُسکے دریافت کی راہ نہیں ہے مگر اسکے تبلانے سے اور جب علم غیب کے
ساتھ اللہ تعالے منفرد ہے تو اب کسی کو عالم الغیب کہنا اللہ تعالے کے اس
تفرد کو باطل کرنا ہے وھو شرک۔

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں۔
یا رتبہ ائمہ و اولیا علاوہ بر رتبہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام گردانند و انبیاء و
مرسلین علیہم السلام را لوازم الوہیت از علم غیب و شنیدن فریاد ہر کس
از ہر جا و قدرت بر جمیع مقدورات ثابت کنند۔ انتہی۔ اس بیان سے
مولانا کے معلوم ہوا کہ علم غیب لوازم الوہیت سے ہے پس جسنے علم غیب کو
رسول کے لیئے جائز رکہا تو اُسنے لازم الوہیت کو رسول کے واسطے ثابت
کرکے انکو الہ و معبود بنایا وھو شرک صریح و کفر قبیح۔

اور تفسیر نیشاپوری میں بتفسیر آیت کریمہ وما کان اللہ لیطلعکم
علی الغیب کے مرقوم ہے ومن جملۃ الایمان باللہ ان یعتقد ولا وحدہ
علاما للغیوب ومن جملۃ الایمان بالرسل ان یعتقد بہم انہم
بان تعلموا وھم عبید مصطفین لا یعلمون الغیب الا ما اعلمہم
اللہ تعالی انتہی۔ یعنے اللہ تعالے پر ایمان لانے میں یہہ بہی داخل ہے کہ
اکیلے اللہ تعالے کو غیب دان اعتقاد کرے اور رسول پر ایمان لانے میں
یہہ بہی داخل ہے کہ اُن کو ان کے مرتبہ پر رکہے اس طرح پر کہ پیغمبروں کو اللہ
تعالے کا برگزیدہ بندہ اعتقاد کرے اور یہہ اعتقاد رکہے کہ وہ غیب نہیں جانتے
تہے مگر جسقدر اللہ پاک نے اُن کو بتلا دیا اور نیز اسی تفسیر کے دوسرے مقام
میں ہے ثم امر نبیہ باظہار مذلۃ العبودیۃ حتی لا ینسب الیہ نقص
ولا یعاب من قبل عدم علم الغیب فقال لا املک لنفسی نفعا
ولا ضرا الا ما شاء اللہ وفیہ ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل وکل
من کان عبدا کان کذلک والقدرۃ الکاملۃ والمحیط لیس
الا للہ انتہی یعنے پہر اللہ تعالے نے اپنے نبی صلعم کو حکم فرمایا واسطے ظاہر
کرنے ذلت عبودیت کے تاکہ آپ کی طرف نقصان منسوب نہو اور غیب کے
نہیں جاننے پر آنحضور رحیب نہو پس فرمایا میں مالک نہیں ہوں اپنے نفس
کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ تعالے اس سے معلوم ہوا کہ آنحضور کی
قدرۃ قاصر تہی اور علم آپکا قلیل تہا اور جو بندہ ہوگا وہ ایسا ہی ہوگا اور

قدرت کاملہ اور علم محیط نہیں ہے مگر اللہ تعالے کو۔ اور علامہ بیری حاشیہ
اشباہ میں فرماتے ہیں وفی اللولو الجنیۃ وغیرہا من کتب المذہب
رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر شاہد فقال تزوجتک بشہادۃ اللہ
ورسولہ یکفر لانہ یعتقد بان النبی صلعم یعلم الغیب اذ لا شہادۃ
لمن لا علم لہ بہ ومن اعتقد ہذا آکفر وبہ قال الشیخ ابو القاسم
الصفار انتہی یعنے لولو الجنیۃ وغیرہ کتب مذہب حنفیہ میں لکہا ہے کہ ایک
مرد نے نکاح کیا ایک عورت سے اور گواہان حاضر نہ تہے پہر ناکح نے کہا کہ
میں نے تم سے نکاح کیا بگواہی اللہ اور رسول کے تو کافر ہوا اسلیئے کہ اُسنے
اعتقاد کیا کہ نبی علیہ السلام غیب دان ہیں اسواسطے کہ جسکو علم نہو اس کی
گواہی نہیں اور جسنے اعتقاد کیا کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام غیب دان ہیں وہ
کافر ہوا۔ اور شیخ ابو القاسم صفار نے بہی ایسا ہی کہا ہے۔ اور بحر الرائق میں
ہے لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ
ان النبی صلعم یعلم الغیب انتہی یعنے جسنے نکاح کیا اللہ اور رسول کی
گواہی پر وہ نکاح منعقد نہوا اور ناکح کافر ہوا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی
صلعم کو اُسنے غیب دان سمجہا۔ اور تاتارخانیہ میں ہے رجل تزوج امرأۃ
ولم یحضر شہود فقال خدا و رسول او را یا فرشتگان را گواہ کردم
بطل النکاح وکفر الناکح لاعتقادہ ان الرسول والملک یعلمان الغیب
ویسمع النداء انتہی اس سے بہی معلوم ہوا کہ جو اعتقاد رکہے کہ رسول اور
فرشتے غیب دان ہیں اور پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں وہ کافر ہے
اور کنز الدقائق میں علامہ نسفی کے ہے جو خاتم الاجتہاد مذہب حنفیہ میں۔
لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم
الغیب انتہی یعنے اللہ اور رسول کی گواہی پر جسنے نکاح کیا وہ کافر ہوا اس
اعتقاد کے سبب سے کہ نبی صلعم غیب دان تہے اور جواہر اخلاطیہ میں ہے
ان زعم ان النبی صلعم یعلم الغیب یکفر فما ظنک فی غیرہ۔ انتہی۔
یعنے جسنے یہ گمان کیا کہ نبی صلعم غیب جانتے ہیں وہ کافر ہے پہر تیرا کیا گمان
ہے اسکی نسبت جو غیر نبی کو غیب دان جانے اور ایسا ہی خلاصہ و عالمگیری
و فتاوی قاضی خان وغیرہ عامہ کتب حنفیہ میں مرقوم و موجود ہے۔ افسوس
ہے کہ ایڈیٹر الفقہ پر کہ باوجود دعوی حنفیت اپنے مذہب کی مخالفت پر
کمربستہ ہوکر تمام کتب فقہ کی تردید کر رہا ہے اور پہر دعوی حنفیت کیئے جاتا ہے

اور کچھ بھی خیال نہیں کرتا ہے کہ ایسے اعتقاد والون پر علما حنفیہ قادیانیہ کفر کا فتوی لگا رہے ہیں پھر وہ دعوے حنفیت کا اپنے لئے کیونکر کرتا ہو کہو صاحب کیا ان علماء حنفیہ کو بھی رسول اللہ صلعم سے عداوت تھی کہ وہ آنحضور کے غیب دانی سے انکار کرتے ہیں جیساکہ تمنے یہ ناروا الزام اہل حدیث پر لگاکر اپنے جہل پر ڈبل شہادت دی ہے۔ (باقی آئندہ)

مباحثہ خوب ہوا

از نامہ نگار

موضع شنتر خانہ متصل شہر مونگیر مین ایک شخص نامی حسن خان کو اوس گاؤن کے … بسبب عمل بالحدیث بہت تنگ کیا اور فساد زیادہ پھیلانے کے لیئے اہل حدیث مذکور کو مستعد مناظرہ پر کیا وہ اہل حدیث استادی جناب مولوی مولابخش خان صاحب بہاری کے پاس آکر تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ مناظرہ کیجئے وہ لوگ اپنے علماؤ کو بلا رہے ہیں حسن اتفاق سے اندنون مولوی ابوالخیر صاحب عازیپوری جو مفتی عالم ہین وارد جمالپور ضلع مونگیر تھے روز سنیچر کو مولوی ابوالخیر صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب ولایتی مدرس مدرسہ مونگیر اور مولوی تجمل حسین صاحب بہاری اور مولوی عبدالحی صاحب ساکن بلیا یہ سب علماء حنفیہ مقام شنتر خانہ مین جمع ہوئے اور اہل حدیث کی طرف سے صرف استادی جناب مولوی مولابخش خان صاحب بہاری مدرس مدرسہ اہل حدیث جمالپور۔ جب آٹھ بجے شب کے حنفیوں نے اپنے مولوی صاحبون سے درخواست مناظرہ کی کی مولوی ابوالخیر غازیپوری جو کہ اپنی ذیل و ذلت مین اور مولویون سے ذبر تھے پہلے درخواست حنفیون نے انہی سے کی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ مولوی تجمل حسین صاحب سے کہو کیونکہ ہم اور مناظرہ این چہ بوالعجبی است جب مولوی تجمل حسین سے کہا گیا تو انہون نے مولوی عبدالحی کے حوالہ کیا مولوی عبدالحی نے کہا کہ ان سے پوچھو کہ مناظرہ کے لئے انکو کسنے بلایا ہے۔ جب نوبت آخر مولوی محمد عمر کی آئی تو آپ نے فرمایا کہ مین وعظ کہنے کو آیا ہون مناظرہ کرنے کو نہین آیا ہون جسکو مجھ سے کچھ پوچھنا ہو وہ میرے پاس مونگیر مین آوے الغرض ہر ایک مولوی صاحبون کا عالم اسوقت نفسی نفسی کا تھا سبھی پہلو تہی کرکے مناظرہ سے انکار کردیا وہان کے بعض حنفی انکے مولویون کی اس کارروائی اور فرار عن المناظرہ سے سخت بیزار ہوئے اور کہا کہ ہم کل دوسرے مولوی کو لاکر مناظرہ کرائینگے اور جب تک ہمارے مولانا مع جماعت اہل حدیث گئے اوس بستی مین رہے اُس وقت تک حنفی مولوی آپس مین یہہ کہتے رہے کہ دیکھو صاحبو! اسوقت وعظ مین کوئی کسی کے مذہب پر وار نکرے اور اُسکو برا نکہے بلکہ بعض درمیان وعظ کے طرفداری اہلحدیث کی کرتے رہے۔ جب ساڑھے دس بجے شب کو مولانا مع جماعت اہل حدیث کے وہان سے واپس چلے آئے تو وہان کے سب بے ناک وثاڑی باز دو تغریبی ساتھ اہل حدیث کو جو اس بستی مین تنہا ہے اپنے مولویون ملکوالصمدیکے پاس لے گئے مولوی اورلنے بہاں فانی پاکر اس بیچارے چنی بنجے کی تاکید کی اور اہل حدیث کی مذمت اور اُن کے سب و شتم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا دوسرے روز جب مولوی ابوالخیر واپس جمالپور ہوئے تو یہہ مشہور کیا کہ جماعت اہل حدیث کے مولوی صاحب وہان سے بھاگ آئے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہہ لوگ جھوٹ بولنے مین کچھ بھی خدا کا خوف نہین کرتے ہین ہائے افسوس اس کذب بیانی پر ان کے پھر درخواست مناظرہ کی ان سے کیگئی مگر ابوالخیر اور مناظرہ۔ بمصداق خود ستخان ملمع ساز گفت ورو از مناظرہ بر تافت اور چلتے بنے۔

راقم محمد یوسف از جمالپور

مراسلہ از ایلچپور ملک برار

از نامہ نگار

یہہ شہر تمام صوبۂ برار دکن کا مدت مدید تک صدر مقام اور دار الحکومت رہا آخر مین جبکہ برار دکن پر نواب آصفجاہ نظام الملک بہادر والی حیدرآباد قابض ہوئے تب نواب صاحب غفران الیہم کی جانب سے ایک صوبہ دار مقرر ہوا کرتا تہا اُسکو بھی نواب کا لقب تہا۔ چنانچہ نواب محمد اسمٰعیل خان بہادر شہید۔ نواب صلابت خان۔ نواب بہلول خان۔ نواب جنرل محمد نامدار خان۔ نواب ابراہیم خان نواب غلام حسن خان یہان کے مشہور نواب ہوگذرے۔ آخری صوبہ دار یہان کے نواب غلام حسنخان تھے اور آپکے بعد نوابی کا خاتمہ ہوگیا اور ملک برار سرکار نظام نے سرکار انگریزی کے تفویض کردیا۔ عملداری انگریزی قائم ہوگئی۔ انگریزی عملداری قائم ہوتے ہی سابقہ چہل پہل نیست و نابود ہوکر اداسی و بے رونقی چھا گئی۔ شرفاء اور امیرزادے مفلوک الحال اور نان شبینہ کے محتاج

ahmadimuslim.de

تجلیات۔ اب یہاں کے لوگ زمانہ کی ہوا اور رفتار دیکھ کر تجارت اور صنعت کی جانب راغب ہو چلے ہیں۔ چنانچہ پارچہ بافی یہاں پر اب بہت اچھی ہونے لگی ہے اور ہر قسم کا کپڑا مردانہ اور زنانہ مضبوط اور پائیدار تیار ہو کر بیرونجات کو روانہ ہوتا ہے۔ حال میں قریب یعنی دیا سلائی کا کارخانہ بھی یہاں کھولا گیا ہے جس سے بہت غرباکی روزی اور قوت لبری کی صورت نکل آئی۔

مقام پرت واڑہ یہاں سے بجانب شمال تین میل۔ چکلدرہ جانب شمال ومغرب چوبیس میل۔ انجن گاؤں سورجی طرف شمال ومغرب بیس میل۔ چاندور بازار بسمت مشرق بیس میل اور امراؤتی بسمت جنوب ومشرق بفاصلہ تیس میل واقع ہے۔

مقام پرت واڑہ پر فوجی چھاؤنی تھی اور ضلع ایلچپور کا صدر مقام بھی یہی تھا۔ اب صوبہ برار کا الحاق ملک متوسط کے ساتھ ہونے اور افواج حیدر آباد کنٹنجنٹ کے موقوف ہو کر انگریزی فوجوں میں شریک کر دیئے جانے سے یہ ضلع شکست ہو کر ضلع امراؤتی میں شامل ہو گیا۔ اور فوجی چھاؤنی بھی برخاست کر دیگئی جس سے مقام پرتواڑہ کی آبادی بہت گھٹ گئی اور پہلی رونق اور زینت بسبب معدوم ہو گئی۔ مقام چکلدرہ۔ کوہستان ست پڑہ پر صاحبان انگریزی کی موسم گرما میں قیام کرنے کی جگہ ہے۔ تحصیل میل گہاٹ کا صدر مقام بھی یہی ہے۔ آب وہوا یہاں کی بہت عمدہ اور فرحت وصحت بخش ہے۔

یہیں پر مشہور ومعروف قدیم پہاڑی تاریخی قلعہ گاویل واقع ہے۔ اس قلعہ میں بڑی اور چھوٹی۔ ایسی دو مسجدیں ہیں۔ جو امتداد زمانہ کے باعث شکستہ اور خراب وخستہ ہو گئی ہیں جو کہ اب سرکار انگریزی کی توجہ آثار وعمارات قدیمہ کو قائم ودرست رکھنے کی جانب مبذول ہوئی ہے اسی بنا پر قلعہ نرنالہ (جو تحصیل اکوٹ ضلع اکولہ برار غرب میں ایک پہاڑی قلعہ ہے) اور قلعہ گاویل کی دونوں مسجدوں کی ترمیم اور درستی کی تجویز ہوئی ہے۔ قلعہ گاویل اور قلعہ نرنالہ یہ دونوں پہاڑی قلعے۔ احمد نگر کے نظام شاہی بادشاہوں کے عہد حکومت میں تعمیر ہوئے تھے ایسا تواریخ دکن سے پتا چلتا ہے۔ صوبہ برار کے قبض وتصرف کی بابت درمیان راجہ بہونسلہ والی ناگپور اور نواب نظام الملک بہادر والی حیدر آباد دکن کئی لڑائیاں ہوئیں۔ آخری لڑائی اسی قلعہ گاویل گڑھ پر ہوئی۔ نواب نظام دکن کی مدد پر انگریزی فوج بھی تھی جسکے سردار نامدار جنرل سر آرتھر ویلزلی صاحب بہادر تھے جنکو آخر میں بصلہ فتحیابی جنگ واٹرلو۔ ڈیوک آف ولنگٹن کا خطاب عطا ہوا۔ اس جنگ میں بہونسلہ کی فوجوں نے پوری شکست کھائی اور آئندہ صوبہ برار کے دعوٰی سے دست بردار ہو کر نواب نظام دکن سے صلح کر لی اور برار پر نظام حیدر آباد پوری طور سے قابض ومتصرف ہو گئے۔

انجن گاؤں ایک خوب آباد قصبہ ہے اور اسی کے قریب موضع سورجی ہے۔ قلعہ گاویل پر بہونسلہ کی فوجوں نے حیدر آباد دکن اور انگریزی افواج سے شکست کھانے کے بعد راجہ بہونسلہ والی ناگپور نے جو صلحنامہ نواب نظام الملک والی حیدر آباد دکن کو لکھدیا وہ صلحنامہ یہیں پر مرتب ہوا اور سرداران بہونسلہ والی ناگپور۔ سرداران افواج نظام حیدر آباد دکن اور افسران لشکر انگریزی اور سپہ سالار نامدار جنرل سر آرتھر ویلزلی صاحب بہادر سب کے اس پر دستخط ہوئے اور صلحنامہ تحریر کیا گیا۔ غرضکہ انجن گاؤں صوبہ برار دکن میں ایک تاریخی مقام ہے۔ چاندور بازار تحصیل ایلچپور میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ ذرا کیلئے مشہور ہے۔ ہفتہ میں یہاں پر بہت بڑا بازار بھرتا ہے جو تین دن تک رہتا ہے۔ ہر قسم کا مال تجارت کثرت سے آتا ہے اور خرید وفروخت بھی بیحد ہوتی ہے اتنا بڑا بازار صوبہ برار میں اور کہیں نہیں ہوتا ہے۔ امراؤتی۔ صوبہ برار کا صدر مقام اور بڑی تجارت گاہ ہے۔ علی الخصوص کپاس کا بیوپار بہت ہوتا ہے۔ اور کئی کارخانے روئی اوٹنے اور دبانے کے قائم ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور یہاں کی آبادی وتجارت روزبروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

جماعت اہلحدیث کو ایک سخت صدمہ

حضرت مولانا و بالفضل اولانا جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی مقیم دہلی ۳۰ جمادی الاول کو طاعون سے شہید ہو کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولانا ممدوح جیسے جامع عالم کا اٹھ جانا تو جماعت کیلئے کوئی ایسا صدمہ نہیں کہ اسکا عوض ہو سکے اخبار گذشتہ چونکہ طیار ہو چکا تھا اسلئے ناکسار نے بذریعہ ارکان اہلحدیث کانفرنس کو بذریعہ خطوط کے مولانا کے انتقال کی خبر بتلا کر جنازہ غائب کی درخواست کی امرتسر میں متعدد جگہ جنازہ پڑھا گیا۔ ناظرین اخبار دیگر اپنے اپنے مقامات میں جنازہ غائب پڑھکر مرحوم کیلئے دعا خیر کریں مرحوم حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب رحمہم کے ارشد تلامذہ میں تھے جناب نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کے اعلیٰ مصاحب رہ چکے تھے سرکار بھوپال میں بہت بڑی عزت رکھتے تھے حتٰی کہ ... میں سرکار عالیہ بھوپال کو دعظ

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۰۳- اگر زانی عورت صراف کی دوکان سے اپنا روپیہ بدلا لے یعنی صراف کا روپیہ اسکو آجائے۔ زنا کی کمائی صراف کو چلی جاوے تو عورت مذکورہ روپیہ کسی اسلامی کام پر لگا سکتی ہے؟ یا نہیں؟ (خریدار زیارتہ)

ج نمبر ۲۰۳- اس حیلہ سے حرام آمدنی حلال نہیں ہوسکتی کیونکہ اصل تو وہی ہے بعض لوگوں کو بریرہ کے قصے سے شبہ ہوا کرتا ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک لونڈی تھی انکو لوگ صدقہ خیرات دیتے تھے اور وہ آنحضرت کو بطور تحفہ کچھ دیتی تو آنحضرت قبول فرمالیتے حالانکہ صدقہ خیرات آنحضرت پر حرام تھا کہتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ قبضہ بدلنے سے حرام چیز حلال ہوجاتی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ صدقہ خیرات تو ایک ایسی چیز ہے کہ آنحضرت کو اسکا کھانا حرام تھا لیکن بریرہ کو حلال تھا پس جہاں ایسی صورت ہو کہ اول جس کے ہاتھ میں چیز ہے اسکو حلال ہو تو قبضہ بدلنے سے حلال ہوجائیگی۔ مگر یہاں تو یہ صورت ہی نہیں فاحشہ عورت کے حق میں تو ذاتی آمدنی (خرچی کی) حرام ہے اسلئے وہ جہاں جائیگی حرام رہیگی۔

س نمبر ۲۰۴- جو شخص کہے کہ زانیہ عورت کی خرچی حلال ہے کیونکہ وہ اپنا تمام وجود دوسرے کے حوالہ کردیتی ہے ہمارے فقہا نے اسکو حلال لکھا ہوا ہے حدیث کا کچھ اعتبار نہیں سینکڑوں موضوع ہیں ہزاروں ضعیف۔ شخص مذکور کو اہلسنت مانا جائے یا نہ؟ (ر)

ج نمبر ۲۰۴- ایسا شخص مسخرہ ہے۔ نہ کسی فقیہ نے زانیہ کی خرچی کو حلال لکھا ہے نہ کسی مجتہد نے فتوے دیا ہے بلکہ شیطان نے اسکو دہوکہ دیا ہے شخص مذکور اس قول کے لحاظ سے اہل سنت کیا اہل اسلام ہی نہیں۔

س نمبر ۲۰۵- بیعت شرعی ہے یا خلافت کی۔ اگر شرعی ہے تو بعد انتقال آنحضرت کے صحابہ کرام نے ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر کس بات کی بیعت کی تھی؟ (ر)

ج نمبر ۲۰۵- بیعت جو صحابہ نے کی تھی وہ شرعی بھی اور خلافت کی بھی آجکل جو لوگ پیری مریدی کے طور پر بیعت کرتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔

س نمبر ۲۰۶- جو شخص احادیث رسول کے جاننے والا ہو اسکو بھی کسی کی بیعت کرنیکی ضرورت ہے۔ (ر)

ج نمبر ۲۰۶- عالم ہو یا جاہل بیعت کی ضرورت کسی کو بھی نہیں۔ ہاں کوئی صالح متبع سنت ہو جسکی صحبت میں اپنے سے خدا کی محبت میں ترقی ہوسکے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحب ہے کرنیوالا عالم ہو یا جاہل کوئی بھی ہو حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صحابہ کرام سے اس قسم کی بیعت لیا کرتے تھے۔

س نمبر ۲۰۷- مشکوٰۃ میں ابوہریرہ کی روایت ہے کہ مجھے آنحضرت نے دو علم عنایت فرمائے ہیں ایک تو میں نے تم میں ظاہر کردیا دوسرا اگر ظاہر کروں تو میرا یہ گلا کاٹا جائے فرمائیے وہ کونسا علم ہے۔ (ر)

ج نمبر ۲۰۷- وہ علم جو حضرت ابوہریرہ نے ظاہر نہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نوعمر لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگنا چاہئے چونکہ ابوہریرہ کے اس زمانہ میں حکومت ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں میں تھی اسلئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

س نمبر ۲۰۸- علم لدنی کس کو کہتے ہیں۔ (ر)

ج نمبر ۲۰۸- علم لدنی اسکو کہتے ہیں جو بغیر ظاہری اُستاد اور سامان کے خدا کی طرف سے سکھایا جائے جیسا فرماتا ہے آتَیْنَاکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا۔

س نمبر ۲۰۹- امت محمدیہ میں کتنے مجتہد اور کون کون گذرے ہیں۔ زمانہ حال میں کون کون ہیں۔ (ر)

ج نمبر ۲۰۹- میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا واللہ اعلم بحقیقت الحال مجتہدوں کا شمار اور اسماء میرے کیا کسی بشر کی طاقت میں نہیں آجکل ہر جسکو

س نمبر ۲۱۰- اہل سنت کی تعریف کیا اور کس کتاب میں ہے۔ (ر)

ج نمبر ۲۱۰- شرح فقہ اکبر میں امام ابوحنیفہ صاحب کا قول ہے کہ اہلسنت وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سب صحابہ سے افضل جانتا ہو اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو۔ اور موزوں پر مسح کرتا ہو۔ غرض یہ قرآن و حدیث پر جسکا عمل ہو۔

س نمبر ۲۱۱- حنفی مذہب کی تعریف کیا ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۱- حنفی مذہب کی تعریف امام ابوحنیفہ صاحب کے اقوال کا مجموعہ ہے جو اسپر فتوے دے وہ حنفی ہے چنانچہ درمختار کے دیباچہ میں لکھا ہے یفتیٰ علیٰ قول الامام علی الاطلاق یعنی امام ابوحنیفہ صاحب کے قول پر ہمیشہ فتویٰ ہونا چاہئے۔

اطلاع: فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ (ابو الوفا ثناء اللہ عفی عنہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جس ڈاکو نے امرتسر لاہور کے درمیان چلتی گاڑی مین عورتون کے کمرے مین گھسکر ڈاکہ مارا تھا اُسکو مختلف جرمون مین ۲۰ سال قید ہوئی۔

اطلاع حاجی محمد سردار خان صاحب لکھتے ہین کہ میرے سامنے جبلپور مین ایک شخص گرفتاری سے قبل مسلمان ہوا مگر بعد مین معلوم ہوا کہ جعلساز تھا اسلئے ناظرین اسکا اعتبار نکرین دہریت پسند لوگون نے تبدیل مذہب روزگار بنا لیا ہو اسلئے مسلمان کسی نومسلم کو یکمشت چندہ دینے مین ذرہ احتیاط کیا کرین۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جو ریل تیار ہونے والی ہے اسکے لئے ممالک عثمانیہ مین چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ چنانچہ مقام سولہ (دار الشفاء) ترکی کے دو مسلمان دولتمندون سعادتلو حاجی خلیل پاشا اور سعادتلو حاجی ضیا بک نے علے الترتیب (۲۵) اور (۳۰) پونڈ کی رقم حال مین حجاز ریلوی کی چندہ کرنے والی کمیٹی کو روانہ کی ہے۔

آرہ مین پانچ عیسائیون نے مذہب اسلام قبول کیا دفتر اہل حدیث مین بھی ایک ہندو مسلمان ہوا۔

شاہ ایران جسکا مذہب اصحاب ثلاثہ پر تبرا کرنے کا ہے آجکل تمام دنیا مین [illegible] ہو رہا ہے کیونکہ ایران مین وہ پارلیمنٹ نہین چاہتا۔

مدراس ہائیکورٹ مین بھی ایک جج مسلمان کیا گیا (خدا کرے واقعی مسلمان ہو نہ کہ نام کا)۔

کامل دس برس کے بعد ۲۴ ماہ گذشتہ کو بدھ کا دن بمبئی کے لئے ایسا مبارک دن تھا کہ اس روز وہاں طاعون سے کوئی موت نہین ہوئی نہ طاعون سے کوئی بیمار ہوا (مرزا صاحب قادیانی کا نشان ہے)

ویہاری اخبار کے ایڈیٹر مسٹر ا۔ بی۔ اے کو مضامین بغاوت آمیز چھاپنے کے جرم مین بمبئی کے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ۲ سال قید با مشقت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

محسود۔۔۔ وزیریون لٹیرون نے سرحد ڈیرہ اسماعیل خان کے نزدیک ڈاکہ پر چھاپہ مارا۔

ہز ہائینس نواب صاحب ٹونک لاولد فوت ہو گئے۔ انکا ۲۰ سالہ بھتیجا انکا قریبی وارث ہے وہ گدی نشین ہوگا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے قحط زدہ اضلاع مین ۲۵ لاکھ روپیہ کاشتکارون کو تقاوی دینے کے لئے اور منظور کئے۔

سید فضل الحسن بی۔ اے موہانی اوڈیٹر رسالہ اردوئے معلے علیگڈھ مضامین بغاوت کے جرم مین گرفتار ہوئے۔ اب ان پر مقدمہ فوجداری دائر ہے (افسوس)۔

طاعون سے ہفتہ مختتمہ ۲۰ جون مین کل ہندوستان مین ۹۵ موتین ہوئین ان مین سے پنجاب مین ۱۹ موتین ہوئین۔

قحط زدون کی تعداد اب تمام ہندوستان مین صرف ۱۲ لاکھ ۷۲ ہزار ۵۲۷ رہگئی۔

شاہ ایران نے عام معافی کا اعلان کر دیا سوائے چند خاص لوگون کے جن کے جرم کی تحقیقات عدالت مین کیجائیگی۔

طہران سے ریوٹر مخبر ہے کہ کوزکون نے مجلس وزارت شاہی کا محاصرہ کر لیا اور چند ممبرون کے حوالہ کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ مجلس وزارت کے انکار کرنے پر جنگ کی نوبت پہونچی کئی کوزک مارے گئے۔ توپخانہ کی کمک پہونچی اور ایک گھنٹہ تک پیر لڑائی ہوئی۔

فصل و موسم کے بارہ مین تازہ سرکاری اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جنوبی بنگال شمال مشرقی ہند اور بالخصوص مدراس مین شدت کی۔ جنوب اور مغربی ہند اور صوبجات متحدہ کے بعض حصون مین عمدہ اور دیگر مقامات مین معمولی بارش ہوگئی ہے شمالی اور وسطی ہند مین ہنوز برسات کا پورا رنگ نہین جما مگر تازہ رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ممالک متوسط مین عام بارش ہوگئی ہے قحط زدگان کی تعداد مین سب جگہہ کمی واقعہ ہونے لگی ہے اور انکی تعداد اس وقت ۱۱ لاکھ ۶۷ ہزار ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔ بنگال ۴ ہزار۔ صوبجات متحدہ ۹ لاکھ ۶۰ ہزار۔ پنجاب ایکہزار۔ ممالک متوسط ۴ ہزار۔ بمبئی ۷ ہزار۔ مدراس ایک ہزار۔ وسط ہند ایک لاکھ ۲ ہزار۔

ایبٹ آباد مین ۲۴ جون کی صبح کو ۴ بجے زلزلہ آیا اور ایک منٹ تک رہا اکثر لوگ گھبرا کر چونک اُٹھے مگر کسی قسم کا نقصان نہ ہوا (مرزا قادیانی کا معجزہ)

مسٹر تلک کی گرفتاری کے سبب پونہ کے بعض طلبا نے کالجون مین جانا چھوڑ دیا حکام اسکا سخت نوٹس لے رہے ہین۔

ahmadmuslim.de

SOHDRA

وہ مرثیہ خوان قوم وملت

جو تیس قوم مین معروف ہو ہے

مقصد مسلمانون کی پولیٹیکل سوشیل اور مذہبی اصلاح ہے۔ اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہین کہ وہ اخبار وکیل ہے۔ ہر ہفتہ مین دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ اجتک اسکی قیمت بلا استثناء چھہ روپیہ اور آٹھہ روپیہ سالانہ تھی۔ مگر ہمین تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بھی گران ہے۔ لہذا اب جون سے اواخر نومبر تک کے لئے چار اور چھہ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے۔ پچاس روپیہ سے کم امدنی والون اور طلباء سے للعہ روپیہ سے زیادہ آمدنی والے سے بحساب ۶ لیے اگر اس عرصہ مین ایک ہزار خریدار کی فرمائش ہوگئی تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائے گی۔ موجودہ حالت مین محصول ڈاک نکال دینے کے بعد صرف اصلی قیمت رہ جاتی ہے کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے۔

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

فہرست کتب موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ } توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ عہ

فتوحات اہل حدیث۔ چیف کورٹ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث قیمت ۱۲ر

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے۔ ۲ر

حق پرکاش۔ آریون کے گرو آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین قرآن شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہین انکا مفصل جواب۔ ۸ر

تغلیب الاسلام۔ جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم قیمت ۸ر جلد سوم قیمت ۵ر جلد چہارم قیمت ۵ر چارون کے خریدار کو عہ

ماشہ ودہ بر سال نو آریہ سماج عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا جواب قیمت ۶ر

مناظرہ نگینہ۔ مشہور ومعروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۷ء مین بمقام نگینہ بین اہل اسلام اور آریہ سماج ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

ادب العرب۔ صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد معلم کے سکے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی۔ اس رسالہ مین بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا۔ مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ مباحثین کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۸ر

اہل حدیث کا مذہب۔ فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہین اور کن کن کا انکار کرتے ہین ۳ر

تفسیر ثنائی۔ پوری کیفیت تو اس تفسیر کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصون مین قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲ر — جلد دوم ۱۲ر
جلد سوم ۱۲ر — جلد چہارم ۱۲ر
جلد پنجم ۱۲ر
پانچون جلدون کی قیمت ۳عہ

السلام علیکم۔ اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلامون سے مقابلہ۔ آریون کے متعلق خاص نوٹ ار

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام ہندو عیسائی آریون کی عبادت کا مقابلہ ۲ر

ہدایت الزوجین۔ نکاح وطلاق کے مسائل اور میان بیوی کے حقوق کا بیان۔ قیمت ار

المشتہر
منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے چھپ کر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

Registered. L. n. 352.

اخبار

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن * پس حدیث مصطفے برجاں مسلّم داشتن * گر مقلد را شنید ان * مت دیکھو کسی کا قول و کردار * بس ہے بزرگ قول نبی پہ ہے ہم وہم مرے یار * بس اتنی بات کی ہے

نمبر ۳۷ جلد ۵

امرتسر مورخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا *

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا *

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا *

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے *

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں *

(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند ثبت درج کئے جاتے ہیں گر ناپسند واپس نہیں کئے جاتے *

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے " ... سے

رؤسا و جاگیرداران سے " ... للعہ

عام خریداروں سے " ... للعہ

" " " ششماہی ... عہ

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

" " " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

۲ نیصد بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر میں میونسپل انتخاب

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

گورنمنٹ نے محض اپنی مہربانی سے یہ قانون جاری کیا تھا کہ جس قصبہ میں بیس ہزار یا زیادہ کی مردم شماری ہو وہاں پر ایک کمیٹی قائم ہوا کرے جسکی دو ثلث ممبر رعایا کی طرف سے نامزد ہوں اس سے غرض یہ تھی کہ رعایا کو خود مختاری حکومت کا ڈھب سکھایا جائے جو آئندہ چلکر انکی ترقی کا باعث ہو سکے۔ مگر افسوس کہ ہندوستانیوں نے اس نعمت کی قدر نہ کی بلکہ سخت ناقدری کی۔ ایک ناقدری تو یہ کی کہ خود غرضی سے عموماً ایسے نااہلوں کو ممبر کرتے ہیں جنکو فرائض ممبری سے بس اسی قدر خبر ہوتی ہے کہ ہم کرسی نشین ہیں دوم اس انتخاب کی بدولت ہندوؤں سے مسلمان اور مسلمانوں سے ہندو آپس میں ایسے بگڑتے ہیں کہ تین سال تک اس بگاڑ کا سفواہ ہونے نہیں ہوتا کہ پھر نئے سرے سے انتخاب پیش ہو جاتا ہے۔ مگر امرتسر بالخصوص ان

سے کسی قدر امن میں ہے۔ ہندو مسلمانوں کے تنازعات تو یہاں بالکل نہیں ہوتے کہ گورنمنٹ کی طرف سے دونوں قوموں کے ممبروں کی تعداد مقرر ہے۔ ہندوؤں کے مع سکھوں کے دس اور مسلمانوں کے آٹھ ممبر ہوتے ہیں اور یہ بھی قانون ہے کہ مسلمان مسلمانوں کو اور ہندو ہندوؤں کو انتخاب کریں۔ اسی طرح گورنمنٹ دیگر اضلاع میں بھی قانون جاری کردے تو مسلمانوں کی بہت سی حق تلفیوں کا انتظام ہو سکے۔ اسکے علاوہ امرتسر میں ایک خاص خوبی کی بات ہے کہ انکو انتخاب کے موقع پر یہاں کے ممبر آپس میں مصالحت کر لیا کرتے ہیں مثلاً مسلمانوں کے امیدوار آٹھ سے زیادہ ہو جاتے ہیں تو آپس میں بیٹھکر قرعہ اندازی سے یا کسی سمجھوتے سے زیادہ کو الگ کر آٹھ رہ جاتے ہیں چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ صورت اہل شہر کے لئے آرام دہ تو ہے مگر سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کے قانون کا منشا کیا تھا ۱۸۸۲ء سے پہلے بھی کمیٹیاں تھیں جنکے ممبروں کا انتخاب گورنمنٹ خود کرتی تھی مگر لارڈ رپن نے اس انتخاب کو رعایا کے ہاتھ دیا تو کیا یہی غرض تھی کہ ممبر باہمی مصالحت سے انتخاب کر لیا کریں یا یہ غرض تھی کہ رعایا کو مذاق پیدا ہو اور وہ اپنے پسندیدہ دیکھیں سکو

قائم مقام کریں۔ کیا یہ غرض گورنمنٹ کی اس طریق سے حاصل ہو جاتی ہے؟ اگر ایسا کرنا گورنمنٹ کے نزدیک جائز ہے اور گورنمنٹ اپنی غرض کا حصول اسی میں سمجھتی ہے تو پہلے ہی سے ان جھگڑوں کو کہہ دیا کرے کہ تم آپس میں مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کر لو۔ اگر مصالحت کریں تو کیا ضرورت ہے کہ سات آٹھ ماہ پہلے سے ڈویژنوں کو دستی رجسٹر کرایا جاتا جس سے ناحق کے اخراجات اور تکلیفات برداشت کرنی پڑیں۔ امید ہے گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور کریگی اور بلحاظ آرام ہماری بھی درخواست ہونی چاہئیے کہ گورنمنٹ اس قسم کی مصالحت کو منظور کرے مگر وہ اس قانون کی غرض و غایت کو بھی ملحوظ رکھ کر بتائے کہ کہاں تک حاصل ہو سکتی ہے اور سات آٹھ ماہ کی محنت کا نتیجہ کیا ہے؟

یا مثال مشہور ہیکہ کندن کاہ بر آوردن پر عمل کرنا اور کرانا منظور ہے؟

کیا امرتسر کی پبلک کا ہیرو (وکیل) اس پر کچھ نہ کہیگا اور چاہ کن را چاہ در پیش کی مثال پوری کریگا؟

مرزا صاحب قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نند عاقلاں
این مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

مرزا صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا جسکو وہ عام مجمع میں سنانا چاہتے تھے۔ مگر خدا کی شان انکی دعا قبول ہوئی کہ حسب دعا خود مجھ سے پہلے مر گئے جنکا ہمیں بھی افسوس ہونا چاہئیے۔ وہی مضمون پیغام صلح کے نام سے ۲۱ جون کو تمام ہزارہا مخالفین اور موافقین کے سامنے پڑھا گیا ہم نے اس مضمون مطبوعہ کو دیکھا ہے ہم منتظر تھے کہ دیگر ہمعصر اسکو متعلق کیا لکھتے ہیں لیکن آخر ہمیں معلوم ہوا کہ ہمعصروں نے بجز ایک معمولی خبر لکھ دینے کے باقی سب اہلحدیث کے لئے چھوڑ رکھا ہے۔ کیوں نہو۔

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

مرزائی پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ہندوں اور آریوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تم ہمارے نبی کو سچا کر مان لو اور ہم تمام مسلمان خصوصاً مرزائی تمہارے اوتاروں اور ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام مان لیتے ہیں بس تمہاری ہماری صلح ہو جائیگی چنانچہ ایک مقام پر آپکے الفاظ یہ ہیں:۔

"یہ امر مسلمانوں! جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اسی وجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو۔ پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور انمیں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہئیے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لوگے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرینگے۔" (پیغام صلح ص ۲۱)

شعر تو بہت ستا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پیغام صلح میں بھی مرزا صاحب نے (مرزائی دوست معاف فرما دیں) اپنی دجالیت کا پورا ثبوت دیا ہے اس پیغام صلح میں آپنے شریعت اسلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی سابقہ تحریرات کے بھی خلاف کیا ہے بلکہ بطور دیر بھیں تو عقل و دانش کی بھی پرواہ نہیں کی۔

پہلے ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کا خلاف کیسے کیا ہے۔

آپ اپنی مایہ ناز کتاب (جسکو آپکے خلیفہ نور الدین بڑے فخر سے آریوں کے مقابلہ کی تصنیف سمجھتے ہیں) شحنہ حق میں ویدوں کی نسبت اظہار رائے ان لفظوں میں کرتے ہیں۔

"وید صرف اس زمانہ کے ہندو نے اور پست خیالات ہیں کہ جب آریہ لوگ بھی چند مخلوق اور خالق میں تمیز کر بیٹھا تو وہ جو پیدا انہیں ہوتا تھا اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالیٰ کی جگہ دی گئی تھی چنانچہ رگ وید کے شاعروں کے مذہب پر جوش شعر ہیں اندر، اگنی، وایو سب ہی کی گئی ہیں اور گھڑی و دیوتا کا حال ... اس بیان پر شاہد ہیں۔" (شحنہ حق ص ...)

شاید کوئی مرزا جی کا مرید یہ کہے کہ یہ رسالہ بہت پرانی تصنیفات سے ہے جو چھپا تھا اس زمانہ میں مرزا صاحب کا یہی خیال ہو مگر بعد کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہو کہ وید علم کو جتنا برا جانا گیا تھا وہ دراصل اس برائی کے مستوجب نہیں لہذا یہ کہنا کلام صحیح ہے تو ایسے دور اندیش حضرات کیلئے ہم مرزا صاحب کے اسی پیغام صلح کا ایک مقام دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آجتک انکو برائی کہتے

الفرقان ... قیمت ... منیجر الفرقان امرتسر

پر مصر ہیں چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں :-

"اگر آج جن ہندو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے بغلگیر ہو جائیں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھی" (صفحہ ۲)

لطف یہ ہے اس سابقہ حوالہ کے ساتھ پہلے ہی صفحہ پر یہ تحریر ملتی ہے جس میں مرزا صاحب نے ویدوں کو اگنی وایو پرستی کا دلدادہ بناکر مشرکانہ تعلیم کا معلم جتلایا ہے پھر اسی وید کو مسلمانوں کیلئے قابل تسلیم بتلا کر مصالحت کی بنا قرار دیتے ہیں واہ سبحان اللہ)

مرزائیو! مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ہم اُن سے بہت کچھ پوچھتے - آہ افسوس آج ہمارا مخاطب ہم سے دور ہے اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی تمہارے ہادی - پیغمبر - ابن اللہ - مسیح اور مہدی کی ہدایت ہے کہ جس کتاب کو خود ہی مشرکانہ تعلیم کا معلم کہتا ہے اسی کو تم سے منواتا ہے نعوذ باللہ معاف کیجئے کہ اگر شک ہے ایسی مسیحائی پر اور حیف ہے ایسی مہدویت پر - مسیحائی اور مہدویت تو بڑی بات ہے - ایک ادنیٰ مصنف کی شان سے بھی بعید ہے کہ اپنی کہی ہوئی بات کے خلاف ایسی جلدی دوسری بات کہدے کہ پہلی بات لکھنے والے قلم کی سیاہی بھی ہنوز خشک نہ ہوئی ہو - اسی لئے قرآن شریف میں ایسی اختلاف بیانی کو اس امر کی دلیل گردانا ہے کہ اسکا قائل خدا کے بتلانے سے نہیں بولتا -

دوسری بات کا ثبوت کہ مرزا صاحب کا یہ پیغام شریعت اسلامی کے بھی خلاف ہے یہ ہے کہ قرآن مجید نے گو یہ کہا ہے کہ ہر ایک قوم میں خدا کی طرف سے سمجھانے والے آتے رہے مگر ہندوستان کی کسی کتاب یا کسی ملہم کا نام نہیں بتلایا - پس یہ مجمل بات تو ٹھیک ہے کہ ایسے وسیع ملک میں بھی ضرور خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا اور سمجھانے والا آیا ہوگا مگر اسکی اور اسکی کتاب کی تعیین ثابت نہیں اسی لئے آج سے پہلے جن بزرگوں نے ہندوستان میں کتاب و ملہموں کے آنے کی بابت اظہار رائے کیا ہے انہوں نے اس کتاب اور ملہم کا نام نہیں بتلایا چنانچہ سید اللہ لغہ حضرت مجدد الف ثانی - مرزا جان جاناں اور مولوی شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی اپنی تحریرات میں یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں الہامی کتاب اور ملہم ہوئے ہیں مگر تعیین انکی نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت میں تعیین نہیں آئی تھی - مرزا صاحب چونکہ خود ملہم تھے اسلئے ہم اُن کے الہام کی تو کہتے نہیں - البتہ شریعت اسلام کی سناتے ہیں کہ ہندوستان کی کسی الہامی کتاب اور الہامی شخص کی تعیین قرآن و حدیث میں نہیں آئی - لہذا مرزا صاحب کی یہ تعلیم کہ وید الہامی ہیں اور کرشن جی نبی تھے - قرآن شریف ہرگز اسکی ہدایت نہیں کرتا -

ایک اور طرح سے بھی مخالف ہے کہ قرآن شریف نے غیر قوموں کے ساتھ مصالحت کرنے کیلئے یہ شرط ہرگز نہیں لگائی کہ وہ ہماری کتاب اور ہمارے نبی کو مان لیں تو مصالحت ہوگی ورنہ نہیں - نہ ایسا کبھی ہوا نہ کسی اسلامی تاریخ سے اس افترا کا نشان ملتا ہے - ہاں عیسائیوں اور آریوں کا یہ ایک پرانا الزام ہے کہ اسلام ایمان بالجبر کی تعلیم دیتا ہے جسکو مرزا صاحب نے اور تقویت دی -

ہم حیران ہیں کہ مرزا کے دماغ میں خلل تھا یا وہ اپنے دام افتادوں کو احمق جانتا تھا - اس سے بڑھکر تعجب ہے کہ حکیم نور الدین رئیس المجانین اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ :-

"میں حضرت امام مسیح موعود و مہدی معہود کے خلاف ذرہ بھر کو بھی ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں"

ناظرین! یہ ہیں پاگل پارٹی کی باتیں جنکو حکیم استاد بہت بڑے عالم - فاضل کہا جاتا ہے جو خود ہی اپنے دعوئے علم میں اس قدر تکبر رکھتا ہے کہ اپنے مخالف کو نادان اور متکبر کے سوا کوئی لفظ بولنا پسند نہیں کرتا - ہم نے جہانتک آپکی تحریرات متعلقہ مشن مرزا دیکھی ہیں وہ سب کی سب ایسی پاگلانہ بکواس کے ذیل میں آتی ہیں - کیونکہ نہ ہو آخر مرید کس کے ہیں؟ ؎ گرو جنہاں دے ٹپڑیں - چیلے جان ڑپ

کفار کے ساتھ مصالحت بغیر کسی شرط کے جائز رکھی گئی ہے غور سے سنو!

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

(اگر مخالف صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی منظور کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو)

اس مصالحت میں یہ بھی نہیں کہ مذہبی مناظرہ نہ کریں بیشک کریں لیکن اپنے شبہات کو شائستگی سے پیش کریں نہ کہ دل آزاری سے - پس لعن طعن اور دل آزاری کے چھوڑنے پر مصالحت کلی ہے - اس میں یہ شرط نہیں کہ ہم انکی کتاب کو مانیں یا وہ ہمارے نبی پر ایمان لاویں - افسوس کہ مرزا اور مرزائیوں کو خلافت راشدہ کی تاریخ بھی معلوم نہیں یا اپنے الہاموں کے مقابلہ پر اس سب کو فضول اور غلط جانتے ہیں -

اب ایک اور طرح سے ہم ثابت کرتے ہیں کہ یہ لیکچر پیغام صلح نہیں بلکہ **اعلان جنگ** ہے - لیکچر کے مرتب نے جو ایک گریجوایٹ وکیل ہیں اور اپنے دماغ میں بہت کچھ بو رکھتے ہیں مرزا جی کے شیر قانونی اور خدائی ہیں - دیباچہ میں لکھا ہے کہ

"(پیغام صلح) ایک ایسے حقیقی طبیب کا تجویز کردہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس ملک میں امن اور آشتی کے پھیلانے کیلئے بھیجا جو صلح کا شہزادہ دنیا میں آیا اور جو اپنی مدت العمر میں جہادی جنگوں کی بیخکنی کرکے اپنے آخری ایام میں مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ اس پیغام صلح کے ذریعہ کر گیا" (صفحہ)

اس کلام میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ پیغام صلح مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ کرنیوالا ہے مگر جب ہم اسکو اندر سے پڑھتے ہیں تو انصافاً کہنا پڑتا ہے کہ آریوں کی صفت تو یہ ہیں اور دل آزاری کوٹ کوٹ کر اس میں بھری ہے۔ شاباش ہے آریوں کو کہ انہوں نے اسکو خاموشی سے سنا (شاید دیوانے کی بڑ سمجھا ہوگا)۔

ہم اپنی عادت کے مطابق مخالف کا مضمون اسی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اسی **پیغام صلح** میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتا لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید کی تعلیم ہے بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کیگئی ہیں" (صفحہ ۲)

یہ فقرات ایسے مذہبی مجادلہ اور دل آزاری سے بھرے ہوئے ہیں کہ ہمارے خیال میں اہل انصاف کے خیال میں اس سے بڑھکر کوئی لفظ دل آزار ہو نہیں سکتا۔ آریوں کی مذہبی تعلیم نیوگ پر دو طرح سے حملہ کیا گیا ہے ایک تو اسکو ویدوں کے خلاف بتلایا ہے دوئم انسانی غیرت اور شرافت کے بھی مخالف کہا ہے۔ بتلائیے اس سے زیادہ اور دل آزاری کیا ہو سکتی ہے؟

مرزائیو! شرم کرو۔ ایک ایسے پُر از شر مضمون کا نام تم **پیغام صلح** رکھتے ہو؟ جو دل آزاری میں اسدرجہ بڑھا ہوا ہے کہ مخالف کا جوش بھڑکانے میں اعلان جنگ کا کام دے۔ کیا سچ ہے! ؎

> سکئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپنے ہم پر۔
> خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے۔

ہم ایک اور طرح سے بھی اس پیغام صلح پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] مذہبی معاملات میں کسی اصول کو ایجاد کرنے کے بجائے خود سوامی دیانند کے اصولوں کے پیرو ثابت ہوتے ہیں ہمارے مرزائی دوست ذرا صبر سے ہمارے دعویٰ کو سنیں اور دلیل کو غور سے دیکھیں۔

سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش میں ۹۲ ویں ایک بات لکھتے ہیں جو یہ ہے سنو!

"جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جنکے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اُس سے بڑھکر جھوٹا اور مذہب کونسا ہو سکتا ہے؟" (طبع اول صفحہ ۴۹۴)

اس کلام دیانندی کا مطلب صاف ہے کہ جس مذہب کو ہزاروں اور کروڑوں آدمی ماننے ہوں وہ سچا ہے گویا کثرت معتقدین اس مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ (دیانندیو! اسلام کے معتقدین کا شمار کتنے کروڑوں تک ہے جانتے ہو؟ سوچ کر کہنا۔ پھر اسلام کو جھوٹا کہنے والا کون ہوگا؟ کہو جی کون ہے مجرم ہے؟)

اسی اصول کو لیکر مرزا جی ویدوں کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت (ہندوستان) کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برس سے اسکو خدا کا کلام جانتے ہیں ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو کسی مفتری کا کلام ہو" (صفحہ ۲۲)

مرزائیو! سچ کہنا یہ اصول کتاب اللہ کا ہے یا دیانند جی کا؟ لکھتے ہوئے ذرہ اس آیت کو بھی سن لینا اور غور کرکے پڑھنا کہ:۔

اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(زمین باشندوں کی کثرت کی پیروی کروگے تو وہ تمکو خدا کی راہ سے بہکا دینگے)

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ کثرت رائے حقیقت کی دلیل نہیں ہے مگر دیانندی اور مرزائی اصول کے لحاظ سے ہے۔

مرزائیو! قرآن مجید چھوڑ کر تمکو اچھا ساتھی ملا ؎

> میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا۔
> مَنگی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اس لیکچر کے دیکھنے سے ہمارا مرزا صاحب کی طرف سے رہا سہا اعتقاد بھی اٹھ گیا گو ہم مرزا صاحب کے دعووں کے معتقد نہ تھے مگر ہمارا اعتقاد تھا کہ آپ مصنف بیشک ہیں کیونکہ اٹھائیس سال سے آپکی مشق ہے۔ مگر آپکی تصنیف کا خلاصہ وہ صرف اتنا ہی تھا کہ ؎ جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا۔

حالانکہ پچھلے لیکچر میں چند سطریں یاد داشت میں مرزا صاحب کا جو لکھا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فن تصنیف میں ہنوز وہی رتبہ رکھتے تھے جو ایک نو آموز طالب رکھتا ہے کہ قبل از تقریر مختلف مواقع کی چند آیات لکھکر اپنے پاس جمع کر لیتا ہے۔

ahmadimuslim.de

پھر وقت بیان سے کام لیتا ہے لیکن جو لوگ فن تصنیف میں کمال رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ [illegible] طفلانہ ہے نہ کہ عالمانہ۔

اخیر میں ہم اپنی حیرانی ان مسلمان بیرسٹروں اور گریجوایٹوں کی نسبت بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے باوجود مرزائی نہ ہونے کے ایک مرزائی کے جال میں پھنسکر ایسے پیغام صلح کے ٹو جاب کے اشتہار پر دستخط کر دئے جو جدید حقیقت اسلام کے عقل کے بلکہ خود لکھنے والے کے بھی مخالف ہے جو محض ایک بازیچۂ طفلان اور ملعبۂ صبیان سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتا۔

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ امامت اور اقتداء کے متعلق وعدہ تھا کہ اخیر میں تک جن اصحاب کی تحریریں آئینگی درج کیجائینگی اس خیال سے آج کی تحریر مولوی عبدالصمد صاحب ساکن موتیہاری کی درج ہوتی ہے جو غیر ان تحریروں میں آخری تحریر ہے۔ ناظرین اسے بھی بغور پڑھیں وہ یہ ہے۔

(اڈیٹر)

بعنوان بالا ایک مضمون اہلحدیث مطبوعہ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا ہے جس میں اہل علم ناظرین سے جواب طلب کیگئی ہے مجھکو آج تک بوجہ اپنی کم علمی وغیرہ کے پس و پیش رہا کیونکہ نہ عالم ہوں نہ اہل علم میں میرا شمار ہے ورنہ اس قدر اہل مسئلہ کی مخالفت کا مجھکو خیال تھا۔ سکوت سے کام لیتا رہا اب ہم دیکھتے ہیں کہ مخالفت راقم مضمون کی تحریک کی غیر مترقبہ بڑھ گئی ہے ورنہ میں سمجھتا تھا کہ علماء دینی اس مسئلہ کو طول دیکر موافقت کرینگے مگر راقم مضمون کا اصرار و تقاضا حد سے بڑھا ہوا دیکھکر مجھکو اسقدر تحریر کرنے کی جرأت ہوئی بحیثیت علماء نہیں بلکہ بحیثیت ایک مسلمان آزاد فرقہ اہلحدیث اپنے عقیدہ کا اظہار ہے اگر مناسب سمجھیں پرچہ اہلحدیث میں درج کرکے ایما دے وعدہ فرماویں۔

سب سے پہلے تو مجھکو یہ تعجب ہے کہ علمائے مخالفین اتفاقیہ اقتداء میں اور انتخاب امامت میں اور اداء عبادت اسلام اور حقیقت اسلام میں کچھ فرق و تمیز نہیں کرتے یہی دو باعث ہیں جن سے بحث و مخالفت اسقدر طول ہوتی جاتی ہے باوجودیکہ راقم مضمون پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہم انتخاب امامت کا مسئلہ پیش نہیں کرتے ہیں ہم آریہ اور عیسائی کے پیچھے نماز پڑھنے کو نہیں کہتے ہیں مگر افسوس ہے کہ علمائے مخالفین پر کچھ بھی اس کا اثر نہ پڑا تو یہ منظور نہیں تو اب راقم مضمون کا دعوے ہے کہ دو امر

جو قبولیت نماز کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اس کے پیچھے مقتدی میں ہو تو اس کے لئے ہے ان دونوں میں کوئی ربط نہیں مگر بلا وجہ و بے دلیل مخالفت کی جاتی ہے۔

(ہم پوچھتے ہیں کہ پیغمبر کے پیچھے جسقدر صحابہ نماز پڑھتے تو سب کی نماز رسول ہی کے ایسی قبول ہوتی تھی یا سب مقتدیوں کی نماز بدرجہ مساوی قبول ہوتی تھی) یا غوث اعظم کے پیچھے جسقدر ان کے مرید نماز پڑھتے تو سب کی نماز غوث ہی کے برابر قبول ہوتی تھی یا سب مریدوں کی نماز یکساں قبول ہوتی تھی؟ ہرگز نہیں اور یہ یقیناً محال ہے پھر جب نجات و ولایت کا اثر مقتدیوں تک نہیں پہونچا تو امام کی بدعقیدگی سے مقتدیوں کو کیوں نقصان پہونچیگا یہ صریح دلیل ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں کوئی ربط نہیں۔

اس کے سوا ہم یہ پوچھتے ہیں کہ ایک امام صالح اور متقی ہے مگر خاص کسی وقت کی نماز میں دل اسکا بالکل غافل ہو جائے اور بالکل خیالات میں محو ہو جائے اور ہم نہایت خشوع خضوع سے نماز میں اسکی اقتدا کریں اور میری نماز اس امام کے مساوی ہو جائے تو خدا کی صریح ناانصافی ہوگی کیونکہ خدا دوسرے کی وجہ سے دوسرے کی محنت کو ضائع نہیں کر سکتا۔ اگر میری نماز امام کی نماز سے قبولیت میں بڑھ گئی تو صاف ظاہر ہے کہ قبولیت نماز کے لئے امام اور مقتدی میں ہرگز ربط نہیں ہے۔

جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی تحریر فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا ہوں جو ضروریات دین سے منکر ہو اسکی اقتدا جائز ہے۔ اگر قرآن اور حدیث کو سچا اور واجب التعمیل سمجھکر اپنی غلط فہمی سے تاویلاً انکار کرتا ہے وہ حقیقی مسلمان ہے جو محمد ادعائی مسلمان ضرور ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے اور یہی موضوع مسئلہ کا ہے اسی کو مولویقصد نے دلیل بتلا دیا ہے۔ ایسے دلائل دیکھکر ہی کوئی بے دلیل کہے تو اسکا اختیار ہے۔

عبدالصمد نومسلم از موتیہاری ضلع چمپارن

انجمن ہدایت الاسلام دہلی

کی تحریک سے دہلی میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے قیام میں بعض اصحاب بھی ہوئیں

گو بفضلہ تعالیٰ اراکین انجمن ہدایت الاسلام آگرہ نے انجمن کو اس قابل بنا لیا ہے کہ اپنے پاؤں سے چل سکے۔ انجمن مذکور کے قواعد کا مطبوعہ مسودہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے ہم انکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے انجمن کے ارکان کو (جن میں بہت سے ہمارے علم میں ہم سے عمر میں تجربہ میں بڑے ہیں) توجہ دلاتے ہیں کہ انہوں نے قواعد کو اصل معنے میں شائع نہیں سمجھا یہی وجہ ہے کہ قواعد میں

ایک دفعہ یہ بھی لکھی ہے کہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی انجمن کے مربی قرار دیئے گئے ہیں۔

مولانا کے مربی ہونے پر ہمیں اعتراض نہیں بلکہ اسپر ہے کہ کسی عہدے پر کسی شخص کے مقرر کرنے کو قواعد میں درج نہیں کیا جاتا بلکہ یہ وہ تجویز ہو جو کتاب القرارداد میں درج ہونے کے قابل ہے نہ کہ قواعد میں۔ مگر کام چونکہ ابتدائی ہے اسلئے ایسی بہل انگاریاں ممکن ہیں۔ بہرحال ہم دعا کرتے ہیں خدا تمام اصلاحی انجمنوں کو عموماً اخلاص سے کامیاب کرے۔ آمین*

تقریظات (ریویوز)

زبدۃ المرام فی ترجمۃ عمدۃ الاحکام یہ ایک حدیث کی مستخرج مختصر کتاب ہے اسکا ترجمہ مولوی عبد الرحمان بن عبد الرحیم خلف الصدق مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہوری نے کر کے بہت عمدہ خوشخط چھپوایا ہے۔ عاشقان حدیث نبوی قدر کریں۔ قیمت کتاب پر مرقوم نہیں۔ پتہ مولوی عبد الرحمان بن عبد الرحیم مسجد چینیاں والی لاہور۔

دیو سماج کا عبد الغفور یہ کتاب دیو سماج کی طرف سے جو شائع ہوا ہے سابق عبد الغفور دنو آریہ ہے کے ان اعتراضات کے جواب میں نکلی ہے جو بیاد شدہ مذکورہ نے دیو سماج پر کئے تھے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بحالت مذکورہ آریہ ہونے کے وقت اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ترک اسلام کا کہنا محض ابلہ فریبی تھا خصوصاً اس حال میں وہ آریہ بننے سے پہلے کئی سال تک دیو سماج کا ممبر رہا تھا پس اس کو آریہ بننے کے وقت ترک دیو سماج کہنا چاہئے تھا۔ خیر بہرحال جو کیا اسکا جواب اور بدلہ بھی پالیا۔ کتاب سپرنٹنڈنٹ دیو سماج لاہور سے بقیمت ۳ر ملتی ہے۔

رفیق سعادت امرتسر میں ایک انجمن رفیق الاسلام مدت سے قائم ہے اسکا موضوع ہے کہ چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ذریعہ مسلمان بچوں کو دینی واقفیت کرائی جائے۔ انجمن مذکور کی یہ خدمت قابل شکریہ ہے۔ حال میں انجمن نے ایک رسالہ چہل حدیث کا جاری کیا ہے جسکا نام زیب عنوان ہے رسالہ مذکور انجمن کے سیکرٹری صاحب سے مفت ملتا ہے ہاں اگر کوئی صاحب بطور امداد انجمن کو کچھ عنایت فرما دیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔ خط و کتابت کے لئے پتہ:- میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ سیکرٹری انجمن رفیق الاسلام امرتسر

مظہر الاسلام اس رسالہ میں مصنف نے اسلامی باتیں نبوت وغیرہ کے متعلق بلا سوال وجواب کے مضمون لکھا ہے۔ لکھائی چھپائی معمولی۔ قیمت ۸ر پتہ:- دفتر الہادی ممرہ ضلع رائے بریلی۔

انجمن ہدایت الاسلام دہلی اپنے کام میں برابر کوشاں ہے آجکل اسکے وکیل مولانا نظام الدین صاحب اور مولوی اسرار الحق صاحب طوطئ ہند شملہ پر جاکر اشاعت مقاصد کر رہے ہیں۔ دونوں وکیل انجمن کو ایسے ملے ہیں جیسے ہمایوں شاہ کو بیرم خاں وزیر ملا تھا۔ خدا کرے انجمن اپنے کاموں میں کامیاب ہو*

آجکل کے آریہ پرشوں کی لیلا

اس عنوان سے ہمعصر سناتن دہرم گزٹ لاہور لکھتا ہے کہ:-

یہ ہندو مات کے لئے ودیا یشری گیان کا بھنڈار ہے۔ اس گیان کی بدولت ہی بھارتی کے اندر ایسے ایسے رشی اتپن ہوئے ہیں کہ جن کے بچے ہوئے شاستروں کی خلعت لاکھوں برس سے یکساں چلی آتی ہے اور جنکی ودیا اور پوترتا کے آگے دنیا کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے چنانچہ آریہ سماج کے بانی نے اس پوتر ماتا کو دلیس لانیکا اپدیش دیا تاکہ سنسار کو سکھ ہو۔ اقدیش (دعا) نہایت اعلیٰ ہے لیکن صاحبان! اس کے پرچار کا ذمہ ایسے آریوں نے لیا ہے جو موٹی موٹی خرابیوں کے دور کرنیکا یتن کچھ نہیں کرتے۔ اول ہی سے فلسفہ کی باتوں میں دخل دینے لگ گئے ہیں۔ وہ نہایت مکروہ برائیاں آجکل سب میں دکھائی دیتی ہیں (۱) آریہ سماج کے چوٹی کے مینبر سنسار کا اپکار کرنا درج ہے۔ مگر آریہ سماج کی دونوں فریق کالج پارٹی اور گروکل پارٹی کے اکثر مہاشیہ جانوروں کو ہلاک کرواکر انکا گوشت کھاتے ہیں اور ماس کے کچن کھول رکھے ہیں۔ آریہ لیڈر۔ لیکچرار اپدیشک اور آریہ اخبار سب کے سب خاموش ہیں (۲) آریہ لیکچرار اپدیشک تیج ہیں کہ بیواہ ایک ہی بار ہو مگر خود گرے ہوئے اسقدر ہیں کہ اولاد کے ہوتے ہوئے پر بھی جھٹ دوسرا بیواہ کنواری کنیا سے کر لیتے ہیں (۳) رشوت خوریا دیگر بے ایمانی سے روپیہ کمانے والے لوگ بھی (بشرطیکہ وہ سماج کے ممبر

چندہ دیتے ہیں) پرنشت سمجھے جاتے ہیں اور یہ دہان تک بنائے جاتے ہیں۔ (۴) ویدک دھرم کی سادہ تعلیم کے برخلاف بعض آریوں کے فیشن اور سجاوٹ کو دیکھو کہ نکٹائی۔ کوٹ پتلون پہنے اور البرٹ فیشن کے بال سر پر رکھتے اور دنیا کو لیکچر سناتے ہیں (۵) گھی۔ دودھ کھانے کے مستحق بنے ہوئے ہیں مگر ہندوستان بھر میں ایک جگہ بھی ان آریوں نے گائے وغیرہ مویشیان کے لئے کوئی گوشالہ یا پینجرا قائم نہیں کیا۔ اگر کہیں گوشالہ کا نام نظر آتا ہے وہ سب دیگر فرقہ ہنود کا ہی پرتاپ ہے (۶) کوئی آریہ لیڈر۔ پرچارک۔ اپدیشک یا آریہ اخبار کبھی دودھاری مفید جانوروں کی حفاظت نسل کے لئے آواز نہیں نکالتا۔ نہ کبھی مضمون لکھتا ہے بلکہ جب کبھی تحریر و تقریر میں شراب کے برخلاف بولتے ہیں تو شکاری سے گوشت کے نام کو دبا جاتے ہیں (۷) دعوے ویدک دھرم پرچار کا لیکن اپنے کالج اور گروکل میں تعلیم انگریزی علم ادب وغیرہ کی دیتے ہیں کیونکہ اس سے دنیا کی ترقیاں ملتی ہیں (۸) نیک و بد صحبت کی کچھ تمیز نہیں۔ بھلے غریبوں سے پرہیز۔ مگر شرابی۔ کبابی۔ رشوت خور۔ نام نہاد جنٹلمینوں سے گہری دوستی (۹) پنجاب کے آریہ اخبار سب کے سب اتفاق اور پالیسی سے مذکورہ خرابیوں پر جان بوجھ کر چشم پوشی کرتے ہیں اور ڈینگ مارتے ہیں آریہ اخبار ہونیکا۔ کئی ان آریہ اخباروں نے جھوٹی تحریریں چھاپی ہیں۔ ثبوت دئے جاسکتے ہیں (۱۰) یہ آریہ لوگ اب نسلیع زیادہ ہوگئے ہیں "نمستے" "مہاراج مہاراج" پکارتے ہیں مگر اصلیت پر نظر نہیں ڈالتے اور مہاتما بنے ہوئے ہیں گئو ماتا کے ہت سے اور دیگر مفید جانوروں کی ہمدردی سے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں کہ آریہ پرش ان سطور پر وچار کریں اور بے زبانوں پر کچھ دیا ترس کیا کریں۔

(دوس نرسی رام سکریٹری آہنسا پرچارنی سبھا چھاونی فیروزپور)

مراسلہ از ایلچپور ملک برار دکن

گذشتہ سے پیوستہ

شہر ایلچپور میں جیسا کہ گذشتہ اخبار میں مرقوم ہوا کہ انگریزی عملداری قائم ہوتے ہی تباہی آئی اور ہر طرف ویرانی اور اداسی چھا گئی۔ قدیم عالیشان عمارات و شاہی محلات اور مساجد خراب و ویران ہو رہی ہیں اُن میں رات کو چمگادڑیں اور ابابیل بسیرا لیتے ہیں۔ نوابوں کے ایوانوں پر اُلو پکارتے ہیں۔ یہ حال کثیر الاختلال دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے۔

چونکہ یہ شہر زمانہ دراز تک صوبہ برار دکن کا دارالملک اور صدر مقام رہا ہے اسلئے یہاں کے باشندوں میں برخلاف دیگر مقامات کے لوگوں کی علمی لیاقت اور تہذیب بہت کچھ پائی جاتی ہے۔ ورنہ صوبہ برار کے اُن حضرات واشخاص کو مستثنے کرکے جو بیرونجات اور دیگر صوبجات سے اس ملک میں آکر سکونت پذیر ہوگئے ہیں اس ملک کے اہلی باشندوں کی طرز معاشرت اور پوزیشن پر لحاظ کیا جائے تو بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ ہم نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہے کہ نماز عید کے لئے عیدگاہ کو جانے کے لئے بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلے انگلیوں پر پور پور سونے کے چھلے اور دونوں ہاتھوں میں طلائی کڑے پہنے ہوئے۔ مخمل یا اطلس کی شیروانی جس میں سرخ قند کی سنجاف ٹکی ہوئی ہے زیب بدن کئے ہوئے مگر پاؤں میں جوتیاں ندارد۔ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خراماں خراماں چلے جارہے ہیں۔ یہ کیفیت خاص شہری اشخاص کی ہے اب دیہاتی اشخاص کی حالت واطوار کا کیا پوچھنا ہے۔ مذہبی پہلو کو لیجئے تو بالکل ہی تاریک نظر آتا ہے۔ گور پرستی و پیر پرستی و تعزیہ پرستی میں ہمہ تن منہمک و مستغرق اور خود غرض اور عبدالدرہم والدینار پیرزادوں کے دام تزویر میں گرفتار۔ گویا کہ پیر ہی انکے وسیلہ کونین اور مرجع و ملجاء دارین ہیں۔ توحید وسنت کے نام سے محض نابلد اور متنفر۔ گو کہ حضرات ایلچپور بہ نسبت دیگر مقامات برار کے مہذب شمار کئے جاتے ہیں تاہم یہاں بھی توحید وسنت سے بالکل وحشت اور نفرت اور رسومات آبائی اور گور پرستی و پیر پرستی وغیرہ سے دلی رغبت والفت۔ لیکن الحمدللہ والمنہ کہ عرصہ سے یہاں پر ایک باخدا اور متبع توحید وسنت بھوپالی مولوی صاحب وارد اور قیام گزین ہیں انہیں مولوی صاحب بھوپالی کے دم قدم کی برکت اور وجود باجود کے فیض سے یہاں پر ایک حد تک توحید کا چرچا پھیلا اور شادی و غمی کے موقعوں پر توحید اور سنت کا اتباع شروع ہوا۔ مولوی صاحب بھوپالی کو ابتدا میں یہاں کے ایک مشہور و معروف مولود پرست پیرجی نے (جو عرصہ ۲ سال کا منقضی ہوتا ہے کہ شہر خموشاں کو چل بسے) اپنے فرزند دلبند کی تعلیم و تربیت کے لئے بلایا تھا چنانچہ مولوی صاحب نے تین چار سال تک تعلیم دی۔ چونکہ مولوی صاحب بھوپالی پکے موحد اور اہلحدیث ہیں وہ اپنے طریق پر نماز میں آمین بالجہر کہتے اور رفع یدین کرتے اور دولہہ رحمان کے عرس کے میلے اور مجالس میلاد وغیرہ میں جانے سے انکار کرتے اسلئے پیرجی صاحب ان بھوپالی مولوی صاحب سے کشیدہ اور کبیدہ خاطر ہوئے اور اس کشیدگی اور رنجش نے بڑھتے بڑھتے عداوت و خصومت کی بنیاد ڈالی۔ اب تمام شہر کو پیرجی صاحب نے مولوی صاحب

بھوپالی کا دشمن جانی بنا دیا کیونکہ پیرجی صاحب خود بھی متقدر اور با اثر تھے اور نیز سری مجسٹریٹ اور قاضی وخطیب ودیگر عالی مقام میں اعزاز پانے والے۔ تحصیلدار صاحب وغیرہ سب پیرجی صاحب کے ہم خیال وہم مشرب۔ پھر کیا تھا مولوی صاحب بھوپالی پر ہر طرف سے بلوۂ عظیم ہونے لگا۔ مارو، نکالو۔ وہابی ہے ہمارے رمانی شہر کو ایک دم پاک کرو۔ یہی آوازیں کہے جانے لگیں۔ صاحب ضلع کو خلاف توقع سمجھا بھاگیں نامردوں اور شبیدہ خاطر کر دیا۔ مولوی صاحب بھوپالی کو دھمکیاں دی جانے لگیں کہ اگر تم اس شہر سے اتنی مدت کے اندر نکل نہ جاؤ گے تو نقص امن کا الزام قائم کر کے مقدمہ دائر کیا جائیگا اور ذلت و رسوائی تمام شہر بدر کئے جاؤ گے لیکن باوصف اتنے آفات و صعوبات ناگہانی کے مولوی بھوپالی صاحب کے استقلال وہمت مردانہ میں ذرا بھی فرق نہ آیا اور انہوں نے صاف صاف فریق مخالف سے کہہ دیا کہ احیائے توحید و سنت کے باعث مجھ پر بقدر مظالم و مصائب کی بلائیں نازل ہوں انکو برداشت کرنے کے لئے میں ہمہ تن مستعد و آمادہ ہوں اور اس ذلت کو میں اپنے حق میں عزت سمجھتا ہوں بلکہ جان جائیگا بھی مجھکو دریغ نہیں۔ حاصل کلام پیرجی اور ان کے چیلے چاپڑوں کی [illegible] اور دھمکیوں سے مولوی بھوپالی صاحب بالکل خاطر میں نہ لائے۔ اور مستقل طور سے اپنا کام اور درس وتدریس میں برابر مشغول ومصروف ہیں۔ آتش پیرجی اور مولوی [illegible] کے گرو گھنٹال اور ان کے فقط خوروں چھٹ بھائیوں کا وہ سب جوش و خروش [illegible] اور انکی کمیٹی سے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ مولوی بھوپالی اور اس کے دوست جانثار اور شاگرد سب کے وہابی ہیں۔ اس مولوی اور اس کے جانثاروں سے کوئی شخص [illegible] دواہ ربی لین جانی۔ یہ مناد رسوم کی ڈال، کچھ سرکار نہ کیجو اور شادی غمی کی تقریب اور رسموں میں کوئی شریک نہ ہووے ورنہ حقہ اور پانی بند کر دیا جائیگا۔ اب مولوی صاحب بھوپالی با فراغ خاطر اوقات بسر کرتے ہیں۔ طلبہ کو درس بھی دیتے ہیں اور تجارت بار چہ بھی کرتے ہیں اور مفضل حقیقی ومعبود مطلق کا شکر ادا کرتے اور عبادت الٰہی خشوع وخضوع بجا لاتے ہیں۔ آپکی توجہ بلیغہ اور مساعی جمیلہ سے یہاں پر ایک اچھی خاصی جماعت موحدوں کی قائم ہو گئی ہے اور برابر رفیع یدین و آمین بالجہر وغیرہ سنتیں ادا کی جاتی ہیں اس شہر میں جسکو مولود پرستوں اور قبروں کے پجاریوں کا ہیڈ کوارٹر کہنا بجا ہے توحید وسنت کا چرچہ شروع ہوگا اور موحدین کی جماعت قائم ہوگی یہ بات کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔ یہ سب مولوی بھوپالی صاحب ہی کی ذات بابرکات اور حسن سعی کا نتیجہ ہے۔ خداوند عالم مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور علم وعمل میں ترقی بخشے۔

پیرجی صاحب انجہانی کے فرزند ارجمند گو کہ تعلیم یافتہ علی گڈھ کالج ہیں لیکن اپنے والد ماجد ہی کے قدم بقدم چلتے ہیں اور عرس مولود و درہم وبسم وچہلم وغیرہ کے دلدادہ ہیں کیوں نہوں۔ بزرگوں کے طریقہ کو کبھی نہ چھوڑنا چاہئے۔

حال میں شاہ عبدالرحمان غازی وشہید عرف شاہ دولہ رحمان کا سالانہ عرس ختم ہوا جس میں پیرجی صاحب متوفی کے مرید وچیلے چاپڑ خوب تھکے اور ادھر سے ادھر گشت لگاتے پھرتے تھے کیا یہی شعار اسلام اور پیروی سنت خیر الانام ہے؟ (نامہ نگار)

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خرد مندان نیست

گذشتہ اشاعت

اب آپکی اعذار بارد وارتداد دال دابیہ پر کلام کیا جاتا ہے جس ہم تم رسول کو غیب دان سمجھتے ہو اور عالم الغیب کہنو کو روا رکھتے ہو اور آنحضور کو جمیع امور غیبیہ پر مطلع جانتے ہو آپکی دلیل اس دعوے پر دو آیتیں ہیں۔ آیت اول وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۔ اور آیت ثانی عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ ان دونوں آیتوں سے اڈیٹر اخگر کا دعوے بھی تسلیم کر لیا جاوے تو تخصیص خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے نہیں معلوم ہوتی ہے بلکہ سارے رسولوں کے لئے حسب فہم اڈیٹر عالم الغیب ہونا اور تمام امور غیبیہ پر مطلع ہونا لازم ہوگا کیونکہ آیات مرقومہ صدر سب رسولوں کی نسبت ہے پس اب تم سب رسولوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہو یا نہیں۔ اگر نہیں رکھتے ہو تو آیات مذکورہ حسب فہم تمہارے قہر درویش بجان درویش ہے اور اگر ان سب کی نسبت بھی یہی اعتقاد رکھتے ہو تو قصص وحالات مذکورہ قرآن مجید بنسبت [illegible] کے تم سخت رد کرتے ہو اور اس غلط مفہوم کو جو تم نے آیات مذکورہ سے سمجھا ہے خوب ہی تکذیب کرتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھو جب کوہ طور پر تشریف لیگئے اور چالیس روز وہاں رہکر توریت لیکر واپس آئے تو قوم کی [illegible] کی کچھ بھی انکو خبر نہ ہوئی اور وقت جانے کے انکو یہ علم نہ ہوا کہ سامری میرے بعد ایسا کریگا۔ اگر انکو جانے کے وقت اسکا علم ہوتا تو اسکا بند وبست کر جاتے یا تو سامری کو نکالدیتے یا وہ چیز جس سے گائو کے بچھڑے کی تصویر بنائی تھی اس سے لے لیتے۔ ہاں جب انکو خداوند جہان نے خبر دی تو آپ

کہ وہ مومن تھے لوٹ کر حضرت ہارون پر خفا ہوئے اور سامری سے انکو پوچھنے کی وجہ دریافت کی جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے اگر وہ غیب دان ہوتے تو انکی اور ذریعہ کی وجہ خود معلوم کر لیتے سامری سے دریافت کی ضرورت کیا تھی! نیز حضرت موسیٰ ہیں کہ جب مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چلی گئی انکو خبر ہوئی حالانکہ وہی جگہ انکا مقصود تھا جب وہاں سے دور چلے گئے اور شاگرد سے صبح کا کھانا طلب کیا تو انہوں نے جب مچھلی کے زندہ ہونے کی خبر دی تب حضرت موسیٰ لوٹے کما حکاہ اللہ فی کتابہ اور حضرت خضر کے ساتھ جو تین امر تعجب انگیز پیش آئے جن پر حضرت موسیٰ نے سخت ہدایت کے ساتھ اعتراضات کئے تھے انکی وجوہ حضرت موسیٰ پر پوشیدہ تھیں جب حضرت خضر نے ان وجوہ خفیہ پر اطلاع دی تو حضرت موسیٰ کو تسکین ہوئی۔ کیا غیب دانوں سے ایسی حرکات ہوتی ہیں خصوصاً انبیاء سے۔ حضرت ابراہیم کو کہ جب انکے پاس چند فرشتے بصورت انسان آئے تو آپنے انکو نہیں پہچانا حسب دستور خود انکو ویسا ہی کھانا حاضر کیا اور ان لوگوں نے جب نہیں کھایا تو آپ خوف زدہ ہوگئے اور اسوقت تک نہیں پہچانا جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم فرشتے ہیں تو آپ کا خوف دور ہوا۔ اور آپ نے پہچانا اور پھر آپ کو فرشتوں کے آنے کی وجہ معلوم نہ تھی جب فرشتوں نے خبر دی کہ ہم قوم لوط پر عذاب لائے ہیں تو آپ کو معلوم ہوا اور نیز آپ کو اپنی اولاد ہونیکا علم نہ تھا ورنہ فرشتوں کی بشارت پر آپ کو تعجب کیوں ہوتا۔ یہ سب امور منصوص قرآن ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عدم غیب دانی پر دلیل و حجت صریح ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کی سلطنت کا حال معلوم نہ تھا ہدہد نے انکو خبر دی کما قال اللہ تعالیٰ احطت بما لم تحط بہ خبرا الخ یعنی معلوم کیا میں نے جو آپ کو معلوم نہیں آہ افسوس! اسوقت کے نام کے مسلمانوں کو اتنا بھی ایمان نہیں جسقدر جانوروں کو رسولوں کی صحبت سے تھا۔ پھر اب اس آیت کو پڑھکر کوئی ہدہد سا بچہ بھی ایسی بیوقوفی نہ کریگا کہ انبیاء علیہم السلام غیب دان ہیں دیکھو اس قصہ میں حضرت سلیمان کی عدم غیب دانی پر چند وجوہ اظہار کیا گیا ہے اولاً حضرت سلیمان کو معلوم نہ ہوا کہ وہ ہدہد کہاں ہے اور کہاں چلا گیا دوسرا خبر لا دینی ثالثاً آپکو بلقیس کی سلطنت کا حال معلوم نہ تھا رابعاً آپ کو معلوم نہ ہوا کہ اس خبر میں وہ راستگو ہے یا دروغگو جبھی آپ کو بلقیس کی طرف خط بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ یہ سب باتیں منصوص قرآن ہیں کما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی سورۃ النمل۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی خبر نہ ہوئی حالانکہ آپ وہیں چاہ کنعان میں موجود تھے اور پھر مدت دراز تک کچھ پتہ نہ لگا۔ اگر حضرت یعقوب غیب دان ہوتے تو اپنے بیٹوں کے اس سوال پر کہ یوسف کو میرے ساتھ کردو ہم انکو محافظ رہیں گے ہرگز جانے نہ دیتے اور پہلے ہی سمجھ جاتے کہ یہ انکو چاہ میں ڈالینگے مگر چونکہ وہ غیب دان نہ تھے صرف ایک معمولی بات جو اکثر جنگلوں میں بھیڑئے وغیرہ رہتے ہیں کا خیال ہوا کہ انکو بھیڑیا نہ کھا جاوے اور اصل امر کی طرف جو انکو چاہ میں ڈالینگے خیال بھی نہیں گیا پس یہ سب قصص انبیاء علیہم السلام کے جو مذکور قرآن پاک میں ہیں صاف و صریح ہیں کہ یہ حضرات غیب دان نہ تھے اور انکو جمیع امور غیبیہ پر اطلاع نہ تھی مفسرین نے بھی ان آیات مستدلہ الدیڑ انکر کے یہی معنے کئے ہیں چنانچہ تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ میں علامہ نسفی لکھتے ہیں۔ عالم الغیب خبر مبتدء محذوف ای ھو عالم الغیب فلا یظھر فلا یطلع علیٰ غیبہ احدا من خلقہ الا من ارتضیٰ من رسول الا رسولا قد ارتضاہ بعلم بعض الغیوب لیکون اخبارہ عن الغیب معجزۃ لہ انتہیٰ یعنی اللہ تعالیٰ وہی غیب دان ہے پس بعض غیب پر اپنے رسولوں کو اطلاع دیتا ہے تاکہ یہ اخبار غیبی انکو لئے معجزہ ہو جاویں اور تفسیر بیضاوی میں ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ وما کان اللہ لیؤتی احدکم علم الغیب فیطلع علی ما فی القلوب من کفر و ایمان ولکنہ یجتبی لرسالتہ من یشاء فیوحی الیہ و یخبرہ ببعض المغیبات انتہیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو علم غیب نہیں دیتا ہے کہ جس سے وہ مطلع ہو اسپر جو لوگوں کے دلوں میں ہے کفر و ایمان سے لیکن اللہ تعالیٰ پسند کر لیتا ہے جسکو چاہتا ہے پس وحی کرتا ہے طرف اسکی اور خبر دیتا ہے اسکو ساتھ بعض غیب کے اسی طرح اور تفسیروں میں بھی مذکور ہے۔ ان مفسروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی غیب کے ساتھ مخصوص ہے اور اپنے رسولوں کو کبھی بعض باتیں بتلا دیتا ہے واقعات قرآنی و حدیثیہ آنحضور کے عدم علم غیوب پر بمقدار کثرت سے واقع ہیں کہ اگر سب تحریر کئے جاویں تو کتاب ضخیم بن جاوے مگر مشتے نمونہ یہاں لکھے جاتے ہیں قال اللہ تعالیٰ ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم الآیۃ یعنی اللہ تعالیٰ سید المرسلین کو ارشاد فرماتا ہے کہ آپ فرماویں کہ میں نیا رسول نہیں ہوں اور مجھکو معلوم نہیں ہے کہ ہمارے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جاویگا۔ تفسیر جامع البیان میں چند وجوہ انکو لکھکر آخر میں یہ تحریر فرماتے ہیں اولا ادری ما یفعل بی ولا بکم فی الدارین علی التفصیل اذ لا ادعی علم الغیب انتہیٰ یعنی مجھکو اپنا اور تمہارا حال دونوں جہان میں تفصیلی معلوم نہیں ہے کہ کیا ہوگا کیونکہ میں علم غیب کا مدعی نہیں ہوں۔ (باقی آئندہ) +

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۲۱۲ - آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آں حضرت پر نازل ہوئی یا امام اعظم پر؟ اگر رسول خدا پر نازل ہوئی تو دین آں حضرت کیوقت میں پورا ہوچکا تھا باقی کس بات کی ضرورت رہی جو اماموں نے پوری کی؟ اگر آیت مذکورہ امام اعظم پر نازل ہوئی تو تمام مسلمان اپنے آپ کو حنفی کیوں نہیں کہلاتے؟ (غریب از جالندھر)

ج نمبر ۲۱۲ - آیت مرقومہ آنحضرت پر نازل ہوئی - اس کا کوئی منکر نہیں کسی امام کے مقلد اس لئے انکی تقلید نہیں کرتے کہ یہ آیت اس امام پر اتری ہے بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ اس امام کو بہ نسبت دوسروں کے سمجھ میں بڑا ہوا جانتے ہیں کو یہ وجہ بھی صحیح نہیں لیکن یہ الزام تو بالکل غلط ہے کہ یہ آیت اُن اماموں پر اتری ہوئی مانتے ہیں +

س نمبر ۲۱۳ - جالندھر میں ایک رسالہ نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے - کیا یہ صحیح ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۳ - مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں ہاں جو اُن کو معتقدات کو صحیح جانے آپ بھی وہی عقیدے رکھتا ہو گا جو مرزائیوں پر لگیگا لیکن اگر کوئی شخص اُن کے اعتقادات فاسدہ کو صحیح نہیں جانتا مگر بوجہ نا واقفی یا کمزوری طبیعت یا عدم قوت فیصلہ یا بطور تورع کے کافر نہیں کہتا تو وہ کسی طرح کافر نہیں ہوگا +

س نمبر ۲۱۴ - رسالہ مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو کافر نہ کہے اسکی اقتدا جائز نہیں - کیا یہ صحیح ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۴ - یہ قول بھی بلا دلیل بلکہ غلط ہے +

س نمبر ۲۱۵ - نماز عصر کے بعد مغرب تک کوئی وظیفہ پڑھنا یا خیریت کی کسی کتاب کا پڑھنا شرعاً کیسا ہے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۵ - جائز ہے +

س نمبر ۲۱۶ - اور اماموں کے علاوہ امام ابوحنیفہ میں کون سی خوبی تھی جسکے باعث وہ امام اعظم ہوئے؟ (ر)

ج نمبر ۲۱۶ - امام اعظم کوئی ایسا منصب نہیں کہ اس کے لئے کوئی خاص خوبی تلاش کی جائے بلکہ محض حسن ظن اور اعتقاد پر مبنی ہے - شافعی امام شافعی کو امام اعظم کہتے ہیں اسی طرح ہر ایک مرید اپنے امام اور پیر کو اعظم کا لقب دیتا ہے اسکی وجہ صرف اسکا حسن ظن ہے اور کچھ نہیں +

س نمبر ۲۱۷ - بارہ امام کا ثبوت قرآن شریف و احادیث صحیح سے تحریراً عنایت فرمایئے (ر)

ج نمبر ۲۱۷ - بارہ اماموں کا تو نہیں بارہ خلیفوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے - مگر اُن کے ناموں کے متعلق بہت بڑا اختلاف ہے - تاریخ الخلفا میں بحث ملتی ہے؟ ۵ ورق کے تحت داخل غریب فتنہ +

س نمبر ۲۱۸ - عقد میں مہر اور ولی شرط ہے یا نہیں؟ اگر شرط ہے تو جو نکاح اسطرح پر منعقد ہو کہ مجلس نکاح میں دلہن کا ولی موجود نہ ہو اور کل بیگانہ لوگ کسی نکاح کر دیا پھر اسپر طرہ یہ کہ لہا یعنی زوج دین مہر کا ایک پائی بھی ادا نہ کیا اور یہانتک کہ زوجہ کی طلب پر منکر مہر ہے تو اس صورت میں اگر یہ زوج دعوی دار زوجہ کا ہو تو شرعاً کیا حکم رکھتا ہے اور شرعاً یہ نکاح صحیح ہوگی یا نہیں؟ اور بر تقدیر عدم صحیح اس زوجہ سے جو فعل کیا ہے وہ حرام فعل کیا یا حلال؟ (راقم ابو محمد عبد الرحیم از نعمت پور ضلع دیناجپور)

ج نمبر ۲۱۸ - بموجب حدیث شریف نکاح میں ولی کا ہونا ضروری ہے حدیث شریف میں آیا ہے لا نکاح الا بولی یعنی نکاح ولی کے بغیر جائز نہیں - البتہ مہر کی اتنی ضرورت نہیں جتنی ولی کی ہے - اگر دونوں خاوند بیوی بغیر مہر کے نکاح کرنے پر راضی ہوں تو بغیر مہر کے بھی نکاح درست ہو جائیگا۔

دونوں مسئلوں میں حنفیہ کا اختلاف ہے وہ ولی کی ضرورت اسقدر نہیں جانتے جتنی مہر کی کہتے ہیں - مہر ضروری ہے تاہم وہ یہ مانتے ہیں کہ نکاح میں اگر مہر نہ ہو یا مہر سے انکار کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا مگر مہر مثل لازم آئیگا مختصر یہ کہ حدیث اور اہلحدیث کے مطابق بغیر ولی کے نکاح درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک درست ہے لیکن بغیر کفو میں ہونے کیوجہ سے ولی اعتراض کر سکتا ہے - صورت مرقومہ میں چونکہ نکاح کا عقد حنفی طریق سے ہو گیا ہے اسلئے خاوند نے جو فعل عورت سے کیا حرام نہیں کیا - کیونکہ جن مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہو انہیں کسی جانب کے فاعل کو جو بتاویل کرتا ہو فعل حرام کا مرتکب نہیں کہہ سکتے

س نمبر ۲۱۹ - کوئی شخص اپنی حقیقی ماں کی سوتیلی ماں کو یعنی سوتیلی نانی کو نکاح کیا اب یہ نکاح مطابق قرآن و حدیث کے جائز ہے یا نہیں اور بصورت عدم جواز فاعل کے ساتھ خورد و نوش کرنا اور مسلمان سمجھنا جائز ہے یا نہیں اور اسکا جائز سمجھنے والا مسلمان رہیگا یا نہیں؟ اور اس فعل کا جائز بتلانے والا کیسا ہے! (ر)

ج نمبر ۲۱۹ - قرآن مجید میں حکم ہے حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ یعنی تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں اس اُمَّهٰتُکُمْ کے لفظ کو مفسرین عام کہتے ہیں جو نانی (حقیقی اور سوتیلی دونوں) کو شامل

اطلاع عام :- فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں - (ابو الوفاء)

انتخاب الاخبار

موضع تلونڈی جھنگرو والی ضلع گوجرانوالہ میں مرزائیوں نے منعقد کر رکھا تھا ...کار گاؤں والوں نے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کو طلب کیا۔ مولوی صاحب [illegible] سے ہوا کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بڑی تاکید سے لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ کوئی کسی قسم کی شرارت نہ کرے یہاں تک کہ مرزائی مولوی نے مولوی صاحب کا شکریہ [illegible] ... اور یہ لوگ ... [illegible]

[illegible] مرزائی عقائد سے توبہ نصوح اور اپنے اہلی اور سچی اسلامی عقائد کی طرف رجوع کرتے [illegible]

[illegible] کی مسجد میں بطیب خاطر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام شیخ احمد رکھا گیا۔ (آریہ گزٹ)

موسمی تبدیلی کا اثر پنجاب راجپوتانہ اور گجرات پر خاطر خواہ ہوا ہے اور یہاں کثرت سے بارش ہوئی ہے۔ جودھپور میں ۶ انچ بارش ہوئی ہے وہاں کا سالانہ اوسط ۱۲ انچ ہے۔ اجمیر اور سانبھر میں ۳ انچ اور بیکانیر میں ۲ انچ بارش ہوئی ہے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ ان مقامات پر بارش ہوئی ہے۔ خوشاب ۲ انچ، ... ۱ انچ۔ سیالکوٹ اور مری ۱ انچ۔

ہتھیار پاس رکھنے کے متعلق حال میں پنجاب چیف کورٹ کی ایک نظیر ہوئی ہے کہ ... اور یا اور کوئی ہتھیار جو قابل مرمت ہو بغیر لیسنس کے اس کا رکھنا بھی قابل اعتراض ہے اور قابل مرمت ہتھیار بھی قانون اسلحہ کے اندر آسکتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ہتھیار مذکور کی مرمت کر کے اسے کام میں لانے کی کوشش کی جاوے۔

مسٹر تلک کی گرفتاری پر پونا کے دو نوجوان طلبا جو دکانیں بند کرنے کی تحریک کرتے تھے انکو عدالت سے ایک ایک ماہ قید کی سزا ہوئی۔

اخبار پونیر لکھتا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب اندرون ملک کے پہنچانے والے کی اجرت میں تخفیف کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے والی ہے۔

سنا ہے کہ مسٹر تلک کے مقدمہ سڈیشن بمبئی میں مسٹر اوجوہدری بیرسٹرایٹ لاء کلکتہ مسٹر تلک کی طرف سے پیروی کرنے کی غرض سے بلائے گئے ہیں ان کے علاوہ ... میں مسٹر تلک خود اپنی جوابدہی کریں گے۔

لاہور، مدراس کے مضافات سے ہیضہ تاحال مفقود نہیں ہوا۔ آجکل روزانہ پانچ چھ موتیں ہو جاتی ہیں۔

[illegible]

... سے فرصت نکال رہی ہیں۔

امریکہ کے اخبار نیویارک ہیرالڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ حال کی جنگ میں تمام تبریز ... [illegible] ... ہیں۔

ایرانیات ... [illegible] ... ان سے [illegible] ... نہتے ... کو بے جا طرح کر دیا۔ آخر خیر خواہان ملک اور علماء و مجتہدین حب الوطنی کے جرم میں زیر حراست کر لئے گئے۔ رعایا اور شاہ ایران کی معرکہ آرائیاں دیکھئے کیا رنگ لاتی ہیں خدا خیر کرے۔

کوریا میں جو آجکل جاپان کے ماتحت ہے ایک انگریز نے بغاوت پھیلانے والی چھوٹی سی کتاب شائع کی اور اہل کوریا کو جاپان کے خلاف اکسایا۔ انگریز حکام کی عدالت سے اسکو صرف چھ ہفتہ قید کی سزا ہوئی۔

بمبئی کے اجلاس سشن میں اخبار کال کا اڈیٹر خود پیروی کرتا ہے کوئی وکیل یا بیرسٹر نہیں ہے۔

بقول اخبارات کلکتہ۔ ... میں بھی ۵-۶ بنگالی ساہو گرفتار کئے گئے ہیں۔

منگیر سے ایک ... بنگالی کلکتہ میں لایا گیا جو انارکسٹ سازش کا ملزم مانا ہے۔ اس لڑکے نے کہا کہ بم بنانے کا ایک اور کارخانہ ... (کلکتہ) میں ابھی موجود ہے۔

مولائی حفیظ کو سلطان مراکو کا بادشاہ ... مشتہر کر دیا۔

ahmadimuslim.de

وہ مرثیہ خوان قوم و ملت

جو تیس سال سے خدمت قوم میں مصروف ہے جسکا مقصد مسلمانوں کی پولیٹکل سوشل اور مذہبی اصلاح ہے اور جسکو ہر حیثیت سے بزرگان قوم نے بہترین قومی اخبار تسلیم کر لیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اخبار وکیل ہے یہ ہر ہفتہ میں دو بار امرتسر سے شائع ہوتا ہے اب تک اسکی قیمت بلا استثناء چھ روپیہ اور آٹھ روپیہ سالانہ تھی مگر ہمیں تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسلامی پبلک کے لئے یہ قیمت بھی گراں ہے۔ لہذا اب جون ۱۹۱۲ء سے آخر دسمبر تک کے لئے چار اور چھ روپیہ قیمت قرار دی جاتی ہے پچاس روپیہ سے کم آمدنی والوں اور طلباء سے للعہ۔ خمسہ روپیہ سے زیادہ آمدنی والے احباب سے۔ اگر اس عرصہ میں ایک ہزار خریداروں کی فرمایشیں آگئیں تو یہی رعایتی قیمت مستقل کر دی جائیگی۔ موجودہ حالت میں عمر مصارف ڈاک نکال دینے کے بعد جو اصلی قیمت رہ جاتی ہو کیا اس سے بھی زیادہ رعایت ممکن ہے؟

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

فہرست کتب جو دفتر ہذا میں موجود و مطبع اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ

یعنی توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ جس میں قرآن مجید کی فضیلت ظاہر کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلہ جات بحق اہلحدیث قیمت ۲؍

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے قیمت ۲؍

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸؍

تغلیب الاسلام

جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ (دھرمپال) نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۱۰؍ جلد دوم قیمت ۶؍ جلد سوم قیمت ۵؍ جلد چہارم قیمت ۵؍ چاروں کی خریدار کو ۱/۴؍

ترک اسلام

جناب دھرمپال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۲؍

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۱ء میں مقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۶؍

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶؍

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳؍

مباحثہ دیودیا

مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا قیمت ۸؍

اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں قیمت ۳؍

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲؍　　جلد دوم ۱۲؍
جلد سوم ۱۲؍　　جلد چہارم ۱۲؍
جلد پنجم ۱۲؍
پانچوں جلدوں کی قیمت معہ [illegible] ۱؍۸

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ۔ قیمت ۱؍

نماز اربعہ

اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام۔ عیسائی۔ ہندو۔ عیسائی۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ ۲؍

المشتہر
مینیجر اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث ... چھپتا ہے

Regd. L. No. 352.

اہلحدیث

امرتسر

جلد ۴ نمبر ۳۸

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے " ... سےعہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ... للعہ

عام خریداروں سے " ... ۳ ؏

" ششماہی ... ۱ ؏

حاکم کا ... غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہئے +

تو قطع نظر اس کے ... بھی تمام عیوب پر اطلاع ... نبدہ منکا ... غیب کی ... (۳) ... بہاؤ الدین نقشبندی ... (۴) طریقہ عالیہ قادریہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ ... مسلمانوں کے باہمی تعلقات ... کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں ... ناپسند واپس نہیں کئے جاتے +

امرتسر مورخہ ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

خاتمہ مذاکرہ علمیہ متعلقہ مسئلہ اقتداء

مسئلہ امامت و اقتداء کے متعلق چاہئے تھا کہ ہمارا ناظرین فریقین کے دلائل اور وجوہات سن چکے ہیں زیادہ کہنے سننے کی حاجت نہیں۔ آج تک جتنے مضامین آئے سب کے سب درج کئے گئے لیکن بعض احباب جو مولویانہ رنگ میں محض سوالات ہی سے کام لیا اُن کے درج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ ان سے اصل غرض حاصل ہونے کی توقع نہیں بلکہ خواہ مخواہ میں نزاع پیدا ہوتی ہے یا ہونے کا احتمال ہے۔ ہاں اگر وہ حضرات اصل مسئلہ پر مضمون مدلل لکھکر بھیجتے جیسا کہ انکو جواب دیا گیا تھا تو بخوشی درج کیا جاتا جس سے ناظرین اخبار کو بھی کچھ لطف حاصل ہوتا اسی طرح بعض نامہ نگاروں نے بعض حضرات مخالف رائے پر سختی سے بے دو کی ہے ایسے مضامین کے درج ہونے سے بھی بجائے تصفیہ مسائل کے نزاع میں ترقی ہوتی ہے اسلئے وہ بھی درج نہیں ہوئے۔

نتیجہ۔ تمام مذاکرہ کا کیا ہوا؟ کم از کم یہ کہ اس مسئلہ میں یہ خاکسار ہی اکیلا اور متفرد نہیں پایا گیا بلکہ اور علماء فحول بھی اسکو مؤید و مصحح ہیں ؎

تنہا من درین میخانہ مستم ✦ جنید و شبلی و عطار شد مست

دلائل پر نظر کی جائے تو ہر دو مخالف رائے حضرات نے جو جو کچھ پیش کیا ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں ... امید ہو کہ اس مذاکرہ کے بعد جو صاحب جس طرف رائے قائم کرینگے علیٰ وجہ البصیرت کرینگے جو اس سے خوش ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میری ہی خیال کو صحیح سمجھیں نہ اس سے رنج ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میرے خلاف پر مُصِر ہیں کیونکہ سلف صالحین کے درمیان مسائل اختلافیہ میں یہی اصول تھا کہ اپنی اپنی تشفی دوسرے کی تسلی۔ بعد بیان وجوہات نہ رنج ہوتا تھا نہ ملال۔ آجکل کے تنگ ظرف لوگ جو بات بات پر تنگ مزاجی اور کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہیں پھر لطف یہ کہ اتباع سلف کے مدعی بھی ہیں۔ خدا معلوم انکا یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے ؎ عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز۔

بہر حال اب میں اس مجلس سے بخیر و عافیت رخصت ہونا چاہتا ہوں۔ مگر قبل از رخصت ایک قابل غور نتیجہ جو اس مذاکرہ سے مجھو حاصل ہوا ہے۔ وہ بھی

یادگار مرزا یعنی مُرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمیں مرزا قادیانی کی مشہور و معروف اور مایۂ ناز پیشگوئیوں کی قلعی کھولی گئی ہے ۳ / کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیجئے

ناظرین کو سنا دوں ۔

مطبوعہ شدہ

نتیجہ ثانیہ :- مجھکو یہ معلوم ہوا ہے
ثنا ؤ اکثر ؛ ابھی ایسا بھی ترقی پر نہیں ہو
تباہ و خیالات کر سکیں بلکہ اپنے برخلاف کو

مجھو ان علماء کبار سے سخت افسوس ہے جو اخطاء و مطالبہ سے تشکر حق خطوط ادھر اور ادھر تو بکثرت لکھتے رہے مگر یہ داستان بھر میں تقاضا پر تقاضا کرنے سے بھی میرے مسئلہ پر مدلل مضمون نہ بھیج سکا کہ ان کے خطوط کا کوئی نتیجہ تھا ۔ اگر ہوتا تو مسنون کا ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا ۔ خدا معلوم کس نیت سے ایسا کیا ۔ غیر مثل اصبع ما فوقی ۔

آخری نتیجہ :- ایک جماعت اہل عزیز دوست نے مخالفانہ مضمون لکھ دینے کا انکار کیا اگرچہ چند مضمونوں کی طرف توجہ دلائی جنکی سرخ فقرہ حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے جماعت کرائی وقت کی طرف تھوکا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو امامت سے الگ ہونے کا حکم فرمایا ۔

امام شوکانی نے مسئلہ امامت پر بسیط بحث کرنے اور فریق مخالف کے جوابات دینے کے بعد کہا ہے کہ فریق مخالف کی طرف سے ایک حدیث باقی ہے جسکو مخالفوں نے دلیل میں نہیں لکھا ۔ تم ہم خود لکھتے ہیں چنانچہ اسی حدیث کو نقل کیا ہے اس کے بعد جواب دیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث سے ایسے لوگوں کی اقتداء کی عدم صحت ثابت نہیں ہوتی ۔ زیادہ سے زیادہ اس باب میں کچھ ثابت ہوتا ہے تو کراہت ثابت ہوتی ہے جس میں اختلاف نہیں ۔ امام شوکانی کی تقریر بھی اسی طرف مشعر ہے کہ مذکورہ صحت اقتدا کے مخالف نہیں ۔ مگر میں تو اس حدیث کو بالکل ہی اپنے خلاف نہیں سمجھتا کیونکہ میں یہ مانتا ہوں کہ جو امام مرزائی وغیرہ ہو جائے اسکو امامت سے ہٹا دیا جاوے جو اس حدیث کا مضمون ہے لیکن جس جگہ ہٹا دینا ہماری قدرت میں نہ ہو اور وہ مسجد میں کھڑا ہو تو اس کے ساتھ ملجانے میں نماز ادا ہو جائیگی ۔ واللہ اعلم عند اللہ ۔

تمت بالخیر

اطلاع

آئندہ ہفتہ حسب خواہش بعض خریداران اخبار ایک اور ضمیمہ جاری ہوگا جو نہایت مفید اور دوامی قابل تصفیہ ہے ۔

حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی نسبت چند سوال

ہرچند یہ سوال ایسے ہیں کہ انکو دیکھنے سے ہنسی اور افسوس دونوں دامنگیر ہیں کہ آجکل مسلمانوں نے اسلام اور اہل سنت نے سنت کو کیا سمجھ رکھا ہے مگر چونکہ ہمارے حنفی بھائی خصوصاً پنجاب میں علی پوری پارٹی نے اہل سنت بلکہ اسلام کے دائرے کو ایسا تنگ کر رکھا ہے کہ بجز اپنے معتقدین اور مریدین کے شاذ ہی کوئی انکی نظر میں اہلسنت ہو ۔ ہمارا اپنا مسلک تو یہ ہے کہ یہ سب الفاظ اصطلاحی ہیں بجز لفظ مسلمان کے کوئی منصوصی لقب نہیں ۔ ہاں ہر ایک گروہ اپنے مخالف کو اہلسنت سے خارج کرنے کے لئے اہلسنت کی ایسی بے جوڑ تعریف گھڑ لیتا ہے جس سے وہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہوتا سمجھتا ہے ۔ تعجب ہے کہ باوجودیکہ اہل سنت کا ہر ایک فرقہ اپنے آپ ہی کو اہلسنت جانتا ہے اور اپنے مخالف رائے کو جھٹ سے اہل سنت سے خارج کر دیتا ہے تاہم آجتک ہیں لقب (اہل سنت) کی جامع مانع تعریف ہماری نظر سے نہیں گذری ۔ گذشتہ ایام میں اہل فقہ کے لائق اڈیٹر نے علماء گنگوہ ۔ دیوبند وغیرہ کو اہلسنت اور حنفیت سے خارج کر دیا تھا تو اہلحدیث میں سوال ہوا تھا کہ اہل سنت و حنفی کی تعریف کیا ہے ۔ جسکا جواب قابل اڈیٹر نے آجتک نہ دیا ۔ دیتے بھی کیا اور کیسے ؟ ہمارے خیال میں ۔ ہماری ہی نہیں کل اہل علم کے علم میں کسی نوع سے خارج یا اس میں داخل کرنے کے لئے اس نوع کی جامع مانع تعریف ضروری ہے مگر ہم دیکھتے ہیں اور دیکھنے پر جو حسرت اور افسوس ہمکو لاحق ہوتا ہے اس کے اظہار کے لئے ہمیں الفاظ نہیں ملتے کہ آجکل کے بڑے بڑے فضلاء اور مفتی صاحبان اپنے مخالف رائے کو اپنی جماعت سے جھٹ خارج کر دینے کا فتوےٰ دیتے ہیں ۔ فتوےٰ دینے پر ہو تو ہم اظہار افسوس نہیں بلکہ اسوقت ہم افسوس کا اظہار یہ ہے کہ یہی فضلاء باوجود اہل علم یا مدعی علم ہونے کے یہ نہیں کر سکتے کہ اپنے مخالف رائے کو جس نوع یا صنف سے خارج کرتے ہیں سب سے پہلے اس نوع یا صنف کی جامع مانع تعریف بھی تو کریں ۔

خیر چونکہ آجکل عام طور پر اندھیر نگری ہے جس میں علی پوری پارٹی سب سے مقدم ہے اسلئے امید ہے کہ اس قسم کے اعتراضات سے انہیں بھی قدر عافیت معلوم

ahmadimuslim.de

ہوگی اور اپنے رویہ میں تبدیلی کرینگے یا کرنے کی طرف متوجہ ہونگے - بہرحال وہ سوالات یہیں ہیں۔ اڈیٹر

حافظ ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ و اڈیٹر الفقہ سے چند سوال

مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب کا کنور اور بنگلور میں چند عقاید کا خلاف اہلسنت و جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفا وقوع میں آنا اور مولوی سید حیدر شاہ صاحب میاں پوش قادری الحنفی المعروف پیر بڑے آقا کا انکو مباحثہ علمی کا چیلنج دینا اور انکا گریز اختیار کرنا۔

جناب مولوی ظفر علی شاہ صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ السلام علیکم - آپکا مضمون بعنوان ذکر محبوب مندرجہ انوار الصوفیہ مطبوعہ ماہ گزشتہ بنظر سے گزرا جس میں آپنے جماعت علی شاہ صاحب کے بنگلور اور میسور کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے -

جناب من ! جماعت علی شاہ صاحب کو جو کچھ کامیابی بنگلور اور میسور میں حاصل ہوئی اظہر من الشمس ہے اور اخبار اہل حدیث - روزنامہ پیسہ اخبار - برق سخن بنگلور کے کالم بھی کچھ اس سے خالی نہیں - پھر نہیں معلوم کہ آپ کیوں اصل معاملہ پر پردہ ڈال رہے ہیں اور تصویر کا ایک رخ پیش کرکے دوسرے رخ کو چھپا رہے ہیں - بہتر تھا کہ دوسرا رخ بھی الٹ دیا جاتا اور اصل معاملہ کو پبلک کے روبرو پیش کیا جاتا تاکہ پبلک خود انصاف کرے کہ بنگلور میں جماعت علی شاہ صاحب کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی -

مناسب ہے کہ اس معاملہ پر کافی روشنی ڈالی جاوے اور اصل واقعات کو پبلک کے روبرو پیش کرکے التجا کیجائے کہ حق - بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ فی الحال چند سوالات آپکے پیش کئے جاتے ہیں مہربانی فرماکر جواب اہل فقہ یا اہل حدیث میں شائع کردیں - انشاء اللہ جوابات شائع ہونے پر اس معاملہ پر کافی روشنی ڈالی جائیگی -

سوالات

(۱) مولوی جماعت علی شاہ صاحب سے کنور و نیلگری میں خلاف عقائد اہل سنت و جماعت مندرجہ ذیل ۲ دفعات وقوع میں آئے یا نہیں؟

(۱) نیلگری میں خطبہ جمعہ کو پہلی سیڑھی پر کھڑے ہوکر پڑھا یا نہیں؟

(۲) خطبہ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی ثناء و صفت بیان کی یا نہیں؟

(۲) غیر شاہ صاحب سے نیلگری میں مندرجہ ذیل ۵ دفعات خلاف عقائد اہلسنت و جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفا وقوع میں آئے یا نہیں؟ اور اس کی اطلاع انکو پیر و مرشد جماعت علی شاہ صاحب کو نیلگری میں دی گئی یا نہیں؟

(۱) مجلس میلاد شریف میں قیام کیا یا نہیں؟ (تب تو بچے نجدی ہیں - اڈیٹر)

بوجہ الاعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود جعت زیارت ہونیکے نہ آنے کو وجہ کیا تھی؟ (تب تو بچے وہابی ہیں - اڈیٹر)

کو قطع نظر اس کے بھی تمام غیوب پر بیلا ... نہ بروز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے روبرو افتتاح نبدہ منہا فیما سبق ... واکیا یا نہیں؟

(۴) غیب کی کرشمے ... غوث الاعظم محی الدین سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کو ... فضیلت دی یا نہیں؟

(۵) طریقہ عالیہ قادریہ پر طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت بڑے وثوق سے بیان کی یا نہیں

(۳) مولوی جماعت علی شاہ صاحب و غیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا ، دفعات کے وقوع میں آنے کی تصدیق میں مسلمانان نیلگری و کنور نے محضر نامہ شائع کیا تھا یا نہیں

(۴) اگر مولوی جماعت علی شاہ صاحب و غیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا ، دفعات عمل میں نہ آئے ہوں تو پھر کیا وجہ ہے کہ نیلگری و کنور کے مسلمانوں نے اپنا محضر شائع کیا

(۵) آیا اُس محضر کے سدبرو جو بنام (مولوی جماعت علی شاہ صاحب اور غیر شاہ صاحب کی جہالت اور اُسپر نیلگری اور کنور کے مسلمانوں کی شہادت) شائع ہوا تھا جسمیں قریباً نیلگری و کنور کے معزز مسلمانوں کے دستخط ہیں - مولوی جماعت علی شاہ صاحب و غیر شاہ صاحب کا انکار قابل قبول ہو سکتا ہے؟

(۶) بنگلور - نیلگری میسور کے مسلمانوں نے بذریعہ اشتہارات شاہ صاحب سے جواب طلب کیا یا نہیں اور شاہ صاحب نے کیا جواب دیا؟

(۷) نیلگری - کنور اور بنگلور کے مسلمانوں نے شاہ صاحب کے مقابلہ پر حضرت فیض درجت مجمع سجادۂ شریعت و طریقت مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب میاں پوش قادری الحنفی کو مدعو کیا تھا یا نہیں؟

(۸) مولانا حیدر شاہ صاحب نے مندرجہ بالا عقائد کے اثبات میں مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرماکر شاہ صاحب کی خدمت میں ارسال کئے یا نہیں؟ (صمصام قادریہ - سیل السیوف قادریہ - چہار مسئلوں کی تحقیق) آیا شاہ صاحب نے ان رسائل کو تسلیم کرکے مولانا موصوف کو اطلاع دی؟

(۹) شاہ صاحب میسور سے بنگلور تشریف لانے پر بنگلور سٹی اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر قریباً چھ سو لوگوں کے روبرو بذریعہ اپنی وکلا کے رقعہ روانہ فرماکر مباحثہ کیلئے مدعو کیا یا نہیں اور اس رقعہ کا جواب شاہ صاحب نے کیا دیا؟

(۱۰) پھر دوبارہ ۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء کو ایک بڑے پیمانہ کے کاغذ پر ایک خط بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا اُسمیں دوبارہ آپکو مباحثہ فرماکر نزاع بین المسلمین کے دور کرنیکی درخواست ہوگئی تھی یا نہیں؟ شاہ صاحب نے اسکا کیا جواب دیا؟

(۱۱) مندرجہ بالا دونوں خطوں کے جواب نہ آنے پر ۹ فروری ۱۹۱۰ء کو ایک پرچہ بعنوان اتمام حجۃ شائع کیا گیا تھا یا نہیں جبکہ شاہ صاحب کو ۲۴ گھنٹے پیشتر اطلاع دیکر بالمشافہ گفتگو کرنے کی اطلاع دیگئی تھی یا نہیں؟ آیا شاہ صاحب نے بالمشافہ گفتگو کرکے نزاع بین المسلمین کو دور کردیا؟ (باقی آئندہ) رقم عبدالاحد بنگلوری

ahmadimuslim.de

آتش کشتن و اخگر گذاشتن نیست

گذشتہ سے پیوستہ

اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے وما یفعل بی ولا بکم فی الدارین علی التفصیل اذ لا علم لی بالغیب انتہی یعنی مجھکو چونکہ علم غیب نہیں ہے [illegible] ہے اور تمہارا حال کہ دنیا و آخرت میں کیا ہوگا تفصیل نہیں جانتا ہوں اسی آیت کے موافق آنحضور نے ایک حدیث میں بھی ارشاد فرماتے ہیں عن ام العلاء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم کذا فی المشکوۃ یعنی آنحضور فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور تم سے علامہ توربشتی شرح مصابیح میں فرماتے ہیں لا یجوز حمل ھذا الحدیث وما ورد فی معناہ علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مترددا فی عاقبۃ امرہ غیر متیقن بما لہ عند اللہ من الحسنی لما ورد عنہ من الاحادیث الصحاح التی ینقطع العذر دونھا بخلاف ذلک وانی یحمل علی ذلک وھو المخبر عن اللہ تعالی انہ یبلغ المقام المحمود وانہ اکرم الخلائق علی اللہ تعالی وانہ اول شافع واول مشفع الی غیر ذلک من الاحادیث الواردۃ فی علو الاجتباء ویحمل ذلک علی انہ نفی علم الغیب عن نفسہ وانہ لیس یطلع علی المکنون من امرہ وامر غیرہ وقد کان ھذا القول منہ حین قالت امرأۃ لعثمان بن مظعون لما توفی ھنیئا لک الجنۃ انتھی یعنی علامہ توربشتی فرماتے ہیں کہ حدیث مذکورہ بالا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جناب رسالت مآب اپنے عاقبت میں متردد تھے اور آپکے لئے جو خوبی و بھلائی و حسن انجام نزدیک اللہ تعالی کے تھا اسپر آپکو یقین نہ تھا بلکہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ آنحضور کو علم غیب نہ تھا اور اپنے اور اپنے غیر کے پوشیدہ امور پر آپ مطلع نہ تھے اور علامہ طیبی فرماتے ہیں فیہ وجوہ احدھا ان ھذا القول منہ حین قالت امرأۃ لعثمان بن مظعون لما توفی ھنیئا لک الجنۃ زجرا لھا علی سوء الادب بالحکم علی الغیب قلت لا یخفی ان ھذا سبب ورود الحدیث لا مدخل لہ فی ازالۃ الاشکال و ثانیھا ان یکون ھذا منسوخا بقولہ تعالی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قلت فیہ علی ان النسخ علی تقدیر صحۃ تاخرہ انما یکون فی الاحکام لا فی الاخبار وثالثھا ان یکون للدرایۃ المفصلۃ دون المجملۃ قلت ھذا ھو الصحیح ورابعھا ان یکون مخصوصا بالامور الدنیویۃ من غیر نظر الی سبب ورود الحدیث قلت ھذا مندرج فیما قبلہ والحکم بطریق الاعم ھو الوجہ الاتم والمراد من الامور الدنیویۃ بالنسبۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی الجوع والعطش والشبع والری والمرض والصحۃ والفقر والغنی وکذا حال الامۃ وقیل المعنی اخرج من بلدی ام اقتل کما فعل بالانبیاء من قبل وانتم ترمون بالحجارۃ ام یخسف بکم کالمکذبین من قبلکم والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ وانہ لیس یطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علی المقدر لہ ولغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ لا انہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما صح من الاحادیث الدالۃ علی خلاف ذلک کذا فی المرقات للعلامۃ علی القاری الحنفی یعنی حدیث واللہ لا ادری کے معنے میں کئی وجوہ ہیں اول وجہ یہ ہے کہ یہ قول آپ سے اسوقت صادر ہوا کہ جب ایک عورت نے عثمان بن مظعون کو کہا جبکہ انکی وفات ہوئی کہ مبارک ہو تمکو جنت اور یہ انکو جھڑکنے کو فرمایا انکی بے ادبی پر کہ اس نے غیب پر حکم لگایا تھا میں کہتا ہوں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ سبب صدور حدیث کا اسکو کچھ دخل نہیں ہے حدیث کی اشکال دور کرنے میں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے اللہ تعالی کے اس قول سے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر میں کہتا ہوں کہ نسخ جب معلوم ہوجاوے کہ ناسخ بعد ہو منسوخ کے تو بھی احکام میں ہوتا ہے نہ اخبار میں۔ اور تیسری وجہ یہ ہے کہ مراد اس نفی سے تفصیلی علم کی نفی ہو نہ اجمالی علم کی۔ میں کہتا ہوں کہ یہی وجہ صحیح ہے اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ مخصوص ہے یہ امور دنیا سے بغیر نظر کرنے طرف سبب صدور حدیث کے میں کہتا ہوں کہ یہ وجہ بھی اگلی وجہ یعنی تیسری میں مندرج ہے اور حکم کرنا بوجہ اعم یہی وجہ زیادہ پوری ہے غرض یہ کہ وجہ ثالث بہی عام ہے اور پوری ہے۔ اور مراد امور دنیاوی سے بہ نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک و پیاس اور سیری اور سیرابی اور بیماری و تندرستی و فقر و غنا وغیرہ ہے اور یہی حال ہے امت کا یعنی ان چیزوں سے اپنی حالات کی اطلاع ہے نہ امت کے لوگوں میں سے کسی کی اور بعض لوگوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں نکالا جاؤنگا اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کہ اگلے نبیوں کے ساتھ کیا گیا اور تم لوگوں پر پتھر برسینگے یا زمین میں دھنس جاؤگے جیسا کہ اگلے جھٹلانے والوں کے ساتھ ہوا اور حاصل مطلب یہ ہے کہ آنحضور ارادہ فرماتے ہیں علم غیب کی نفی کا اپنی ذات مقدس سے۔ اور ارادہ فرماتے ہیں اسکا کہ وہ غیب پر مطلع نہیں اور آپ واقف نہیں اللہ اپنے مقدر

ahmadimuslim.de

پس واقف ہیں کہ تقدیر میں کیا لکھا ہے غور - غیر کی تقدیر پر واقف ہیں اور نہ اپنی پوشیدہ کاموں پر واقف ہیں اور نہ غیر کے اور یہ مراد نہیں کہ آنحضور اپنے امر میں نجات کا یقین نہیں رکھتے تھے اس لئے کہ یہ امر تو بہت حدیثوں سے جو خلاف اسکے ہیں ثابت ہو چکا ہے ایسا ہی ملا علی قاری کے مرقات میں ہے - لیجئے اڈیٹر صاحب علامہ طیبی کی تحریر اور ملا علی قاری کی تقریر سے ثابت ہو گیا کہ آں حضرت نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی فرمادی ہے اور آپ اس کے مدعی ہیں تو گویا آپ رسول خدا کو جھٹلاتے ہیں اور انکی بات کو تسلیم نہیں کرتے - کہو رسول کا دشمن کون ٹھیرا!

اڈیٹر البدر اور اس کے موافقین اہل بدعت یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ جب بنص کتاب اللہ بعض غیوب پر باعلام اللہ انبیاء کو علم ہو جاتا ہے تو اب انکو غیب دان کہنے میں کیا نقصان ہے؟ گو یہ شبہ انکا ناشی جہل سے ہے اور قابل جواب نہ تھا مگر عوام کے سمجھنے کے لئے انکا جواب دیا جاتا ہے سنو! علم بعض غیوب کہ باخبار رجال ہو وہ علم غیب نہیں ہے کیونکہ مراد علم غیب سے یہ ہے کہ بلا واسطہ علامت و اخبار رجال ہو - تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ میں تحت آیت قُل لَّا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ کے لکھا ہے والغیب ہو ما لم یقم علیہ دلیل ولا اطلع علیہ مخلوق انتہی اور تفسیر عزیزی میں ہے ولا یخفی علی من لہ ادنی فہم ان من اخبرہ اللہ تعالی بشیء من المغیبات لم یصدق علیہ بحال انہ عالم الغیب کیف ہو جاہل الا بما اخبرہ انتہی یعنی بعض غیوب پر علم ہو جانے سے باعلام اللہ وہ کسی طرح عالم غیب نہیں ہو سکتا ہے اور فتاوی بزازیہ میں ہے واما اعلام اللہ تعالی انبیاء عبادہ بالوحی او الالہام لم یبق بعد الاعلام غیبا فخرج عن الحصرین المستفادین من تقدیم الظرف والحصر باللہ انتہی یعنی اللہ تعالی کا خبر دینا اپنے نیک بندوں کو وحی یا الہام تو وہ خبر دینے کے بعد غیب نہیں رہتا پس دونوں حصر جو آیت شریفہ میں واقع ہے تقدیم ظرف اور اللہ سے وہ بدستور باقی رہا - ان تحریروں سے علماء کرام کے معلوم ہوا کہ بعض غیوب جنپر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اطلاع ہوئی وہ غیب نہ رہا - اگر غیب بعد اعلام کے بھی غیب ہی رہے تو پھر سب لوگ غیب دان ہوئے کیونکہ باخبار اللہ تعالی مسلمانوں نے بہت باتوں کو علم آخرت و اخبار آئندہ جیسے نزول عیسی وخروج دجال وغیرہ و اخبار ماضیہ ہے جس سے قرآن مجید لا مال ہے جان لئے ہیں تو پھر ان سب کو غیب دان کہنا صحیح ہوگا حالانکہ یہ امر بنص کتاب اللہ باطل ہے قال اللہ تعالی قُل لَّا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ اگر کہو کہ غیب دان ہونے کے لئے تمام و کمال غیب کا جاننا ضرور ہے تو قطع نظر اس کے کہ اسپر کوئی شاہد موجود نہیں ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام غیوب پر مطلع نہ تھے جیسا کہ نصوص قرآنیہ وحدیثیہ اسپر شاہد عدل ہیں ورس نبہ منہا نیا سبق اسی سبب سے آں حضور نے اپنی ذات پاک کی طرف نسبت غیب کی کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ جب لڑکیوں نے بزعم خود جب آں حضور کی یہ تعریف کی کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آں حضور نے فرمایا - فلا تقولوا لا یعلم ما فی غد الا اللہ یعنی یہ بات مت کہو کل کی بات سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا - حافظ ابن حجر فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں انما انکر علیہا ما ذکرت من الاطلاق حیث اطلقت علم الغیب وہی صفۃ تختص باللہ تعالی یعنی آنحضور نے ان لڑکیوں پر اس لئے انکار فرمایا کہ انہوں نے علم غیب کی نسبت آں حضور کی طرف کی حالانکہ علم غیب اللہ تعالی کی صفت ہے جو اسکے ساتھ مختص ہے - اور علامہ طیبی شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں وانما منع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القائلۃ بقولہا وفینا نبی یعلم ما فی غد لکراہۃ نسبۃ علم الغیب الیہ مطلقا لان الغیب لا یعلم الا اللہ انتہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کو اس کہنے پر کہ ہم میں نبی ایسا ہے جو کل کی بات جانتا ہے اس واسطے انکار و منع فرمایا کہ انہوں نے نسبت علم غیب کی آں حضور کی طرف کی تھی اور غیب سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں انما منع لقولہا وفینا نبی الخ لکراہۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لا یعلم الغیب وانما یعلم الرسل من الغیب ما اخبر انتہی اور شیخ عبد الحق دہلوی لمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں قالوا انما منعہن من ذلک کراہۃ ان یسند علم الغیب الیہ مطلقا ولا یعلم الغیب الا اللہ انتہی غیب کے حیرا! آں حضور کے فرمان کو سنتے ہو کہ آپ جب ان نابالغ لڑکیوں کو رسول کے غیب دان کہنے پر منع فرماتے ہیں تو تم پیر بابا لغوں کے لئے کیونکر یہ کہنا جائز و صحیح پسند فرماوینگے اور آں حضور تم سے کیونکر اس نافرمانی اور ناروا تعریف پر راضی ہونگے بلکہ بقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی کے مطرود و مردود فرمادینگے - ملا علی قاری حنفی ایسے گندہ عقیدہ والوں سے جو آں حضور کو تمام غیوب پر مطلع جانتے ہیں بہت شاکی ہیں اور انکو کمال سختی سے یاد کرتے ہیں چنانچہ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں قال وقد جاہر بالکذب بعض من یدعی فی زماننا العلم وہو متشبع بما لم یعط ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلم متی تقوم الساعۃ قیل لہ فقد قال فی حدیث جبریل ما المسئول عنہا باعلم من السائل فحرفہ عن موضعہ وقال معناہ انا وانت نعلم الساعۃ وہذا

؎ ہذا لیس بعمدی (المدیر)

ahmadimuslim.de

من اعظم الجهل واقبح التحريف والنبي اعلم بالله من ان يقول لمن كان يظنه اعرابيا انا وانت نعلم الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف انه جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم هو الصادق في قوله والذي نفسي بيده ما جاءني في صورة الا عرفته غير هذه الصورة وفي اللفظ الآخر ما شبه على غير هذه المرة وفي اللفظ الآخر ردوا على الاعرابي فذهبوا فالتمسوه فلم يجدوا شيئا وانما علم النبي صلى الله عليه وسلم انه جبريل بعد مدة كما قال عمر فلبثت مليا فقال عليه السلام يا عمر اتدري من السائل والمحرف يقول علم وقت السؤال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك الا بعد مدة ثم قوله في الحديث ما المسئول عنها باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول عن الساعة هذا شانهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء فكل ما يعلم الله يعلم رسوله والله تعالى يقول وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ وهذا في براءة وهي من اواخر ما نزل من القرآن هذا والمنافقون جيرانه في المدينة انتهى ومن اعتقد تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى وقال ومن هذا حديث عقد عايشة لما ارسل في طلبه فاثاروا الجمل الذي ومما يؤيده ما تقدم ويبطل قول القائل ان عايشة فقد ذكره عماد بن كثير في تفسيره وهو من اكابر المحدثين قال البخاري حدثنا عبد الله ابن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عايشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله عليه السلام على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء فاتى الناس الى ابو بكر فقالوا الا تدري ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعن باصبعه في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فنام عليه السلام حين اصبح فانزل الله ايت التيمم فقال اسيد بن الحضير ما هي باول بركتكم يا آل ابي بكر قالت فبعثنا البعير

الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته قال ومن هذا القبيل حديث تلقيح التمر وقال ما ارى لو تركتموه لا يضره شيء فتركوه فجاء شيصا فقال انما انا بشر كما رواه مسلم عن عائشة وقد قال تعالى قل لا اقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب فقال ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير ولما جرى لام المؤمنين عائشة ما جرى ورماها اهل الافك لم يكن يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحي من الله تعالى ببراءتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان يعلم الحال وان غيبها بلا ريب فاستشار الناس في فراقها ودعا بريرة فسالها وهو يعلم الحال وقال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفري الله وهو يعلم علما يقينا انها لم تذنب ولا ريب ان الحامل لهؤلاء على هذا الغلو اعتقادهم انه يكفر عنهم سيئاتهم ويدخلهم الجنة وكلما غلوا كانوا اقرب اليه واخص به فهم اعصى الناس لامره واشدهم مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم شبه ظاهر من النصارى غلوا على المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودينه اعظم المخالفة والمقصود ان هؤلاء يصدقون بالاحاديث المكذوبة الصريحة و يحرفون الاحاديث الصحيحة والله ولي دينه فيقيم من يقوم له بحق النصيحة انتهى يعنی ایک شخص نے ہماری زمانہ میں جو علم کا مدعی ہو حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ نہیں ہے یہ جھوٹ دعوے کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے قائم ہونیکا وقت و زمانہ معلوم تھا اُس سے کسی نے کہا کہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہے تو اُس نے اس کی تحریف کر دی اور کہا کہ میں اور تم دونوں جانتے ہیں اور یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہدیں کہ میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہدے کہ آنحضور جانتے تھے کہ یہ جبرئیل ہیں تو اسکو یہ جواب دیا جاویگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں صادق ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس صورت میں جبرئیل میرے پاس آئے میں نے انکو پہچان لیا سوا اس صورت کے - اور دوسری روایت میں ہے کہ مجھکو انکی صورت میں کبھی شبہ نہیں ہوا سوائے اس مرتبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ اور لوگ گئے اور ڈھونڈا تو وہ نہیں ملے اور آنحضور نے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرئیل تھے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں دیر تک ٹھیرا رہا

پھر فرمایا حضرت نے اے عمر! تو جانتا ہے کہ یہ سوال کرنیوالا کون تھا اور تعریف کرنیوالا کہتا ہے کہ آں حضور سوال کیوقت جانتے تھے کہ یہ جبرئیل ہیں اور صحابہ کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پھر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہیں ہے ہر سائل اور مسئول کو شامل ہے پس جو سائل اور مسئول قیامت تک ہوگا یہی انکا حال ہوگا لیکن ان غالیوں کے نزدیک علم اللہ تعالیٰ اور علم رسول دونوں برابر ہے یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور بعضے جو گرد تمہارے ہیں منافقوں سے ہیں اور بعض اہل مدینہ میں سے سرکش ہیں اوپر نفاق کے نہیں جانتا تو انکو) یہ آیت سورۃ برأت کی ہے اور سب سے آخر نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں منافق آں حضور کے ہمسایہ تھے انتہیٰ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم کی برابری کا اعتقاد کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے کہا اسی سے ہے حضرت عائشہ کے ہار کی حدیث جب حضرت نے انکی تلاش کے تو بھیجا پس ٹھیرایا انہوں نے اونٹ کو یعنی جو پہلے گذرا ہے اسکی تائید کرتی ہے حدیث عائشہ کی اور اس قائل کے [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں نکلے جب ہم بیدا یا ذات الجیش میں پہونچے میرے گلے کا ہار ٹوٹ پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ڈھونڈنے کے لئے ٹھیرے اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹھیرے رہے نہ پانی پر اترے اور نہ انکے پاس پانی تھا پھر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہیں دیکھتا جو عائشہ نے کیا ہے اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ٹھیرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر ہیں اور نہ انکے پاس پانی ہے پھر ابو بکر میرے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت اپنا سر میرے زانو پر رکھکر سو رہے تھے اور کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی حالت میں بند کیا ہے کہ وہ نہ پانی پر اترے ہیں اور نہ کچھ پانی انکے پاس ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھکو ابو بکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ میں آیا کہا اور میری پسلیوں میں انگلی چبھونے لگے اور مجھکو ہلنے سے یہ بات منع کرتی تھی کہ رسول اللہ کا سر میرے زانو پر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھے اور پانی نہ تھا اسوقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم کی اتاری کہا اسید بن حضیر نے اے آل ابو بکر کی یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے کہا عائشہ نے

جس اُس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اُس کے نیچے سے نکلا اور اسی قبیل سے ہے حدیث کھجوروں کے جفتی کرانے کی فرمایا آں حضرت نے میں نہیں جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو تم کو کچھ ضرر ہو پھر لوگوں نے چھوڑ دیا اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! کہدے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور اگر غیب جانتا تو میں بہت خیر جمع کرتا اور جب ام المؤمنین عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق میں بہتان کیا آں حضور حقیقت امر کی نہیں جانتے تھے یہانتک کہ انکی براءۃ وپاکی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اور ان غالیوں کے نزدیک ہے کہ آں حضور یہ حال جانتے تھے اور اسکو تغیر کر دیا اور آدمیوں سے انکو فراق کی بابت مشورہ لیا اور ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر اور خود یقیناً جانتے تھے کہ اس نے گناہ نہیں کیا ہے اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد [illegible] پر بہت غلو کیا ہے اور انکی شریعت دین کے بہت مخالف ہوگئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹی حدیثوں کی تصدیق کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کا والی ہے قائم رکھے اسکو جو حق نصیحت کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے وحفظنا اخر ما ابدنا ہ فی ہذہ الاوراق لازالۃ شبہۃ المحرفین المکذبین علی اللہ ورسولہ وہو مذہب السلف والخلف وہو الاحکم والاعلم نسأل اللہ ان یہدینا واخواننا الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وان یجنبنا طریق المنحرفین عن المنہج القویم من المغضوب علیہم والضالین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین تسلیماً کثیراً۔

الراقم العاجز ابو عبداللہ مولا بخش خان بہاری بڑاکری مقیم جالپور

اطلاع:- بریلی سے کسی طالب علم کا ایک مضمون بتائید مجدد بریلوی گالیوں کا بھرا ہوا آیا تھا۔ اوپر دستخط لکھا ہوا ہے اور مضمون پر مولوی احمد رضا صاحب مجدد کے دستخط کرا کر بھیجو تو درج ہوگا چونکہ دستخط ہو کر نہیں آیا۔ اس لئے وہ درج نہیں ہوگا۔ البتہ امرتسر کا ایک رسالہ فی الحقیقت بتائید حضرت بریلوی کچھ لکھا ہے اُس کا جواب دیا جائیگا ان شاء اللہ۔ وہ مطبع میں ہے ۱۵ جولائی

قصبہ ملائوان مین اسلامیہ جلسہ

فی زمانہ مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے وہ ناظرین اخبارات سے مخفی نہین۔ مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو یہی نظر آتا ہے کہ سب مسلمان ایک ہی مرض مین مبتلا ہین۔ تمام مسلمان ایک ہی بلا مین گرفتار ہین۔ قطع نظر غیر ممالک کے صرف ہندوستان کے ۷ کروڑ مسلمانون کی حالت پر غور کیجئے۔ ان مین نصف سے زیادہ تو ایسے ملین گے جو مسائل و عقاید اسلام سے واقفیت تو درکنار صحیح کلمہ بھی نہین پڑھ سکتے ہین۔ حتیٰ کہ نام بھی اسلامی نہین۔ مثال کے لئے نومسلم راجپوت موجود ہین۔ راجپوتون پر کیا منحصر ہے جن حضرات نے ہندوستان کی سیر و سیاحت کی ہے ان سے دریافت کیجئے۔ ہر ضلع و قصبہ مین عموماً اور دیہات و مواضعات مین خصوصاً بکثرت ایسے مسلمان آباد ہین جو کلمہ کلام اور اسلام سے قطعاً نابلد اور ناواقف ہین۔ چونکہ ایسے لوگون پر ہر قسم کا داؤ فریب بہت جلدی اثر کرتا ہے۔ اس لئے آریہ اپدیشک اور عیسائی مشنری شب و روز ان کے بہکانے اور گمراہ کرنے مین کوشان رہتے ہین۔ آجکل تو ایک عام شور برپا ہو رہا ہے۔ سرزمین ہند پر ایک تلاطم برپا ہے۔ آریہ اخبارات اپنی فتح و شکست کے نعرون سے زمین و آسمان کے قلابے ایک کر رہے ہین۔ الحمد للہ فالحمد للہ کہ مخالفین اسلام کی اس شورا شوری او نعرہ بازی نے اس وقت قریب قریب ہر ضلع و قصبہ کے مسلمانون مین بھی بیداری و ہوشیاری کے آثار نظر آ رہے ہین۔ ہر طرف سے یہی صدائین اور آوازین آ رہی ہین کہ جاگو اور بیدار ہو۔ اب خواب شیرین کا وقت نہین ہے اٹھو اور کمربستہ ہو۔ اپنے بھائیون کو چاہ ضلالت سے بچاؤ ورنہ روز محشر سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو کیا مونھ دکھاؤ گے۔

اس پر زور آواز نے مسلمانون کے قلوب کو ہلا دیا۔ بے خبر سوتے ہوئیون کو آن کی آن مین جگا دیا۔ علما کے کان مین نہین معلوم کیا کہہ دیا کہ وہ ایک دم سے بستر راحت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اٹھکر وہ کام کیا جو درحقیقت انکی شایان شان تھا۔ کئی لاکھ نومسلم راجپوتون کو جو آریہ سماج کے چنگل مین گرفتار ہو چکے تھے۔ اپنی پر اثر تقاریر سے بفضلہ تعالےٰ چاہ ضلالت سے بچا لیا۔ غرضکہ اس آواز اور شورا شوری سے ہر صوبہ کے خاص و عام اہل اسلام مین ایک حرکت سی پیدا ہو گئی ہے۔

ہمارے ضلع کے قصبہ ملائوان درجہ تحصیل بلگرام مین ایک نہایت چھوٹا اور اجڑا ہوا بالکل ویران قصبہ ہے جہان گنسار اسلام تو کیا کوئی تاجر دوکاندار بھی صاحب ثروت و امارت نہین ہین۔ اس آواز نے کمبخت رات مین سر ہلا دیا کہ بعض اہل درد اور غیرت رکھنے والے مسلمانون کو قوم باذن اللہ کہہ کر پیدا کر دیا اور بتلا دیا کہ یہ وقت بیداری کا ہے اٹھو دیکھو دنیا کیا کر رہی ہے۔ یہ وقت غفلت کا نہین ہے بلکہ بقول ایک بزرگ قوم ہمدرد اسلام کے ایسے پر آشوب زمانے مین ہر ایک صاحب زبان اور اہل قلم کا فرض ہے کہ وہ ضرور کچھ نہ کچھ بولے اور کچھ نہ کچھ لکھے۔ مسلمان منجملہ اہل قصبہ ملاوان کے پرجوش مسلمانون مین ہمارے معزز دوست منشی احمد یار خان صاحب اور منشی شجاعت حسین صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہین۔ اگر ناظرین مبالغہ نہ خیال کرین تو مین کہہ سکتا ہون کہ ان حضرات کی رگ رگ مین اسلامی محبت اور ہمدردی موجود ہے۔ انہون نے قصبہ ملاوان کے مسلمانون کی حالت ناگفتہ بہ کا اندازہ کر کے محض حسبۃً للہ ایک اسلامیہ جلسہ کی بنیاد ڈالی جسکا پہلا سالانہ اجلاس ۱۶-۱۷ اپریل سنہ رواں کو بخیر و خوبی نہایت شان و شوکت اور تزک احتشام سے ختم ہوا۔ ہمارے مکرم و محترم بزرگ حضرت مولانا الفاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم اور متباحث وقت قادر الکلام جناب مولوی فیض الحسن صاحب کنتوری مدظلہ العالی رونق افروز جلسہ تھے۔ علامہ امرتسری کی تقریر سے تو زمانہ واقف ہے ؎

حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

کسقدر مدلل و پر زور ہوتی ہے آسپر شیرین بیانی اور سلاست روانی گویا سونے پر سہاگہ۔ جلسہ مذکور مین مولانا ممدوح کے پانچ وعظ (لیکچر) ہوئے مگر واہ سبحان اللہ سب مولانا کے تبحر علمی کے مظہر و کاشف تھے۔ سامعین محو حیرت تھے کہ یہ کوئی وعظ کہہ رہے ہین یا کتاب سنا رہے ہین۔ وقت وعظ تمام مجلس پر سکتہ کا عالم نظر آتا تھا۔ تمام ہندو مسلمان بلکہ آریہ بھی مولانا کی تقریر پر آفرین کہتے تھے۔ ۱۷ تاریخ کو بوقت شب مولانا نے اثنائے تقریر مین حسب اصول خود تین مرتبہ کلمہ شہادت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ پڑھا کر تمام حاضرین

ahmadimuslim.de

جلسہ سے مخالفین نہ بولنے پر عہد ہو گیا۔ کلمہ شریف کی آواز سے تمام جلسہ گونج اٹھا تھا ایک عجیب کیفیت نظر آتی تھی۔ ۱۸ تاریخ کو آخری وعظ میں حسب خواہش اراکین جلسہ مسلمانان قصبہ سے باہمی بغض و نفاق دور کرنے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی وغیرہ جائز رسوم میں شریک ہونے اور آپس میں ہمدردی کرنے اور اتفاق و اتحاد بڑھانے پر اس طرح کلمہ پڑھا کر عہد و اثق لیا جس پر سب نے اقرار کیا کہ ہم باہمی ہمدردی کو ترقی دینگے ایک دوسرے کے کام کاج میں شریک ہونگے۔ بغض و نفاق کو دور کریں گے وغیرہ۔

ہمارے معزز دوست مولوی فیض الحسن صاحب کے وعظ بھی کوئی معمولی وعظ نہ تھے تمام ضروریات کو شامل نہایت مفید اور مؤثر تھے۔ اہل طائیواں کی خوبی تقدیر سے انکو دونوں وعظ دیکھا اپنے اپنے طرز میں یکتا ہے روزگار ہے تھے تمام لیکچروں اور وعظوں کا مقصد اتباع سنت کی تاکید۔ شرک و بدعت کی مذمت اصلاح الرسوم اور دینی و دنیوی ترقی کے وسائل تھا جسکو واعظین نے کما حقہ ادا کیا۔ ایک بات قابل ذکر اس جلسہ کی یہ ہو کہ یہاں بانیان جلسہ نے آریہ سماج کو مشتہر مباحثہ کیا ہوا تھا۔ مباحثہ کا وقت بھی دیا تھا۔ مگر نہ طرفین حیران ہوکر پیچھے ہٹ گئے باوجود کئی بار تحریک کرنے کے کوئی آریہ مقابلہ پر نہ آیا۔ جس سے یہ بات بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ جہاں شیر اسلام موجود ہو وہاں آریہ زبان نہیں ہلا سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ شیر اسلام کے نام سے آریہ بید پہ تر کے مانند کانپتے اور دریتے ہیں کہ کہیں شیر لپٹا نہ کر جائے۔ مقابلہ و مجادلہ تو کار دے دارد۔ بادی النظر میں تمام آریہ اس جلسہ سے خوش تھے بلکہ بعض معزز آریہ صاحبان مولانا صاحب شیر اسلام کے اشتیاق دیدار میں فرودگاہ پر بھی تشریف لائے تھے۔ مقامی لحاظ سے بانیان جلسہ کو ظاہری زیب و زینت بھی اچھی دی تھی۔ مقام جلسہ کسی قدر بلندی پر ایک پر فضا میدان ہونے کے علاوہ مقام عبرت بھی تھا۔ دائیں بائیں جس طرف نگاہ پڑتی تھی ٹوٹے پھوٹے مکانات کھنڈرات عجیب عبرت انگیز تھے۔ میرے خیال میں ایک انا اور عقلمند کے واسطے وہ مقام بھی ایک بہت بڑا واعظ اور لائق اور سبق آموز ہے۔ خود بخود زبان سے نکلتا تھا ؎

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی ✦ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

قصہ مختصر تعصب کی حالت دیکھتے ہوئے جلسہ بہت عمدہ اور اعلیٰ پیمانہ پر بحسن و خوبی ختم کو پہنچا۔ کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملا۔ علاوہ امرتسری کا نام نامی سنکر قرب و جوار کے بہت سے حضرات تشریف لائے تھے جو سب خوشی خوشی واپس گئے۔

حق تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ وہ طائیواں میں اس جلسہ کو دائم قائم رکھے۔ اور نیز قرب و جوار کے باشندگان کو بھی اس کے برکات سے مستفیض کرنے اور نیک کی توفیق دے۔ بانیان جلسہ کو اجر عظیم عطا کرے۔ نیز انکی ہمت و استقلال میں قوت و برکت دے تاکہ وہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ تزک و احتشام سے جلسہ کو منعقد کریں آمین۔

۱۹ تاریخ کو بعد اختتام جلسہ شیر اسلام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اور مولوی فیض الحسن صاحب نیز یہ ناچیز اور دیگر حضرات اہل ہردوئی مادھو گنج پہونچے۔ حسب خواہش اہالیان مادھو گنج شیر اسلام نے یہاں ایک مختصر مگر جامع وعظ کہا۔

پھر یہاں سے حسب خواہش و تمنا اہل ہردوئی کے مولانا صاحب ۴ بجے ہردوئی پہونچے۔ قبل از مغرب مولانا صاحب نے اراکین انجمن اسلامیہ سے ملکر انجمن کی حالت پر افسوس ظاہر کیا اور فہمائش کی کہ دیکھو اس انجمن کا ٹوٹنا باعث ہتک اور تضحیک ہے ہمت اور استقلال سے کام کرنا چاہئے۔ بعد مغرب جامع مسجد میں مولانا صاحب شیر اسلام کا ایک نہایت شاندار اور پر لطف وعظ توحید باری تعالیٰ پر ہوا۔ جوبات زبان سے نکلتی تھی وہ آیات قرآنی سے مدلل و مبرہن ہوتی تھی۔ میرے خیال میں مولانا نے شاید ہی کوئی بات ایسی کہی ہو جس پر آیت قرآنی سے استدلال نہ ہو درحقیقت مولانا صاحب کے وعظ میں یہ ایک خاص صفت ہے جو اکثر واعظین کو نصیب نہیں۔ اثنائے وعظ میں کئی مواقع پر آریوں سے بھی روئے سخن رہا۔ ڈاکٹر کیشن دت صاحب[ل] خلف ساز آگرہ بھی مع دیگر آریوں کے جلسہ وعظ میں فرو کش تھے مگر کیا مجال تھی کہ مولانا کے روبرو چوں کرتے۔ الحاصل مولانا صاحب مع مولوی فیض الحسن صاحب کے ایک شب ہردوئی میں قیام کرکے ۲۰ تاریخ کو بریلی روانہ ہوگئے وہاں کے حالات مجھے معلوم نہیں العلم عند اللہ۔

آخر میں ناچیز اپنے ضلع کے دیگر قصبات شاہ آباد۔ سنڈیلہ۔ بلگرام۔ سانڈی

[ل] شاید یہی صاحب ہیں جنہوں نے مسافر آگرہ میں مولانا کی تقریر کی رپورٹ چھپوائی تھی کہ آپ نے وعظ میں کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ناچیز بندہ تھا۔ معاذ اللہ استغفر اللہ۔ ان لوگوں کی عقل پر پتھر۔ ایسے مضامین چھپواتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ مسلمانوں کے جلسہ میں کوئی شخص ایسی تقریر کرکے صحیح سلامت بچکر جا سکتا ہے۔ مسلمان کسی مسلمان واعظ سے ایسی تقریر سن سکتے ہیں؟ کہ حضرت فخر آدم افتخار دو عالم فداہ ابی و امی ایک ناچیز بندے تھے۔ نہیں معلوم ایسے سفید جھوٹ کی سزا

وغیرہ کے عام وخاص مسلمانوں سے مستدعی ہے کہ وہ بھی بیدار ہو کر اپنے اپنے قصبات میں ایسے اسلامیہ جلسے قایم کریں - اب غفلت کا موقع نہیں ہے - سونے کا وقت گذر گیا - ناچیز اپنے وطنی دوستوں (شاہ آبادیوں) سے خصوصیت سے استدعا کرتا ہے کہ وہ ضرور رفتار زمانہ سے سبق حاصل کریں - آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ وقت کیا کہہ رہا ہے - جبکہ حضرات شاہ آباد پر بہت بڑا افسوس ہے کہ انہوں نے نہایت جوش وخروش سے انجمن قایم کی بلکہ ایک سال جلسہ بھی کیا جس میں شاہ سلیمان جیسے قدسی نفس شریک تھے - بعد معلوم اس انجمن وجلسہ کو کس تہ خانہ میں بند کر دیا کہ آج تک کچھ پتہ ہی نہیں ملتا - افسوس اس قدر غفلت - خدا رحم کرے - آمین -

اراکین انجمن اسلامیہ ہردوئی سے بھی دست بستہ عرض ہے کہ وہ بھی ذرا چستی وچالاکی سے کام لیں - سستی اور تساہل انگاری خوب نہیں - خدا کیواسطے انجمن کو دفنانے کا ارادہ نہ کریں - ہمت واستقلال سے کوشش کئے جائیں ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ✦ اگر خارے بود گلدستہ گردد

کیا اب جبکہ مخالفین اسلام ہر طرح سے اسلام کے ڈھانے کی فکریں کر رہے ہیں - ہم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ اشاعت تو در کنار انکی حفاظت کے وسائل قایم رکھیں افسوس ہے - ہماری حالت پر کہ ہم ادنیٰ ادنیٰ عہدوں کیواسطے تو ہر ایک کی خوشامد کرتے ہیں طرح طرح سے باتیں بنا کر ہر ایک کو اپنی تائید پر آمادہ کریں لیکن اشاعت وحفاظت اسلام کو جہالت سے تعبیر کریں - ڈوب مرنے کا مقام ہے تف ہو ایسی زندگی پر لعنت ہے ایسے دعوے مسلمانی پر - کیا اچھا ہوتا کہ ضلع ہردوئی میں جسقدر انجمنیں قایم ہوئی ہیں وہ ہردوئی کی انجمن کو اپنا مرکز قرار دیتیں اور ہردوئی کی انجمن - دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام سے رشتہ الفت قایم کرتی - اے خداے ذوالجلال! ہماری آرزوؤں کو پورا کر - بندگان اسلام کی ہمتوں میں برکت دے کہ اسلام کی خاطر کمربستہ ہو جائیں - فقط

ناچیز ابوالفاروق احمداللہ غفرلہ از ہردوئی

سالانہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

اڈیٹر صاحب مہربانی فرما کر اپنے اخبار کے ناظرین کی آگاہی اور اطلاع کی غرض سے سطور ذیل کو درج اخبار فرما کر مرہون احسان فرماویں - مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال گذشتہ چھپکر تیار ہو گئی ہے جن صاحبوں کو قومی معاملات سے دلچسپی ہو اور مسلمانوں کے مسئلہ تعلیم اور خاصکر مذہبی علوم سے انکو خاص تعلق اور لگاؤ ہے وہ ضرور اسکو ملاحظہ سے محظوظ ہونگے - اگر آپکا دل چاہتا ہو کہ مرکز اسلام میں قوم کے چند درد مند دل اور پریشان دماغ کس دھیرج میں لگے ہوئے ہیں اور انکی تمام کوششوں اور خیالات سے آپ آگاہ ہوں تو ایک کارڈ پر اپنا پورا پتہ لکھکر کیرانہ ضلع مظفرنگر کے پتہ پر مہتمم مدرسہ سے مدرسہ کی رپورٹ طلب کیجئے - مدرسہ کا مہتمم اس وقت ہندوستان میں بعض ایسے ہی کاموں کی غرض سے آیا ہوا ہے - اور وہ خود اس سال مدرسہ کی رپورٹ شائع کریگا - رپورٹ مفت ہی نہیں بلکہ ہدیۃً روانہ کیجاتی ہے والسلام مع الاکرام

دستخط

(محمد سعید غفر اللہ) مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً وتکریماً وارد حال کیرانہ ضلع مظفرنگر ✦

غریب فنڈ

کے متعلق بارہا کہا گیا ہے کہ سائل یا تو از خود ۸ر سال بھر کیلئے دیویں یا کم از کم ایک خریدار پوری قیمت کا سال بھر کے لئے بنادیں - تاہم بعض سائل صرف درخواست بھیجکر زور ڈالتے ہیں وہ اتنا نہیں سوچتے کہ سرکاری بیت المال بھی سب کے لئے متحمل نہیں ہو سکتا تو اہلحدیث کے بیت المال میں اتنی گنجائش کہاں ہے کہ ہر ایک سائل کے سوال کو پورا کر سکے؟ علی ہذا القیاس بعض سائل ۸ر بھیجکر زور ڈالتے ہیں کہ بس ابھی ہمارا نام جاری ہو وہ بھی اتنا یاد رکھیں کہ ۸ر ان سے لیکر اخبار اسی وقت انکو نام جاری ہوگا جب فنڈ میں گنجائش ہوگی یہ نہیں کہ ۸ر وصول کر کے دفتر پر لازم ہو جاتا ہے کہ بس بلا انتظار وصول رقم کے اخبار جاری کر دے - پس سائلین ان اصول کو ہمیشہ کیلئے ملحوظ رکھیں -

فنڈ میں حسب ذیل امداد وصول ہوئی -

مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی	۸/
رحمت اللہ صاحب طالب العلم ذاتہ ضلع ہزارہ ڈاکخانہ نمبر ۲ (ایک سال)	۸/
محمد فرخ حسین صاحب از گیا (ایک سال)	۸/
فتوے فنڈ	۱۲/
بقایا سابقہ	
میزان	

ایک اخبار بسفارش جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب بنام مولوی محمد جلیل صاحب موضع پیغمبر پور ڈاکخانہ [illegible]

معذرت ۱-۲ کاتب کی غلطی سے فتوی درج نہیں ہو سکا - کاتب

انتخاب الاخبار

منشی فتح اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ چنگی ہردوئی ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ ناظرین سے دعاء خیر کی استدعا ہے (احمد اللہ از ہردوئی)

قاضی عبداللطیف صاحب اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ لنڈن کی ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

پنجاب میں ہونا بارش خاطر خواہ ہوگئی ہے۔

موضع مئو ضلع اعظم گڈھ میں مسلمانوں کے دو فرقوں (مقلد اور اہلحدیث) میں سخت فساد ہو رہا ہے۔ خدا جانے ان مسلمانوں کو کب سمجھ آئیگی۔ اعظم گڈھ کی انجمن اصلاح المسلمین کا پہلا فرض ہے کہ اس فساد کی اصلاح کرکے اپنے نام کی تصدیق کرائے۔

بمبئی میں مسٹر تلک کے مقدمہ پر فساد کے خطرے سے فوج کو بلوایا گیا تاکہ امن قائم رہے۔ (مسٹر تلک کی عظمت کا ثبوت ہے) +

لاہور میں بھی خانہ تلاشی شروع ہوگئی ہے (وجہ نا معلوم) +

خودی رام بوس بم ساز کا اپیل ہائی کورٹ کلکتہ نے نامنظور کیا۔ سزا پھانسی کا حکم بحال رکھا۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ خودی رام بچہ نہیں ہے۔ وہ دوسروں کے ہاتھ میں محض ایک آلہ تھا۔ بلکہ اس نے دانستہ ارتکاب جرم کیا +

سکھر کے ہندو پجاری ایک کشتی میں بیٹھے ہوئے جزیرہ کو لانی سے جو دریا میں واقع ہے واپس آرہے تھے یکایک شدت ہوا سے کشتی الٹ گئی ۶۰ سے زیادہ مرد عورت اور بچے ڈوب گئے +

الٰہی بخش ولد دین محمد قوم راجپوت ساکن حصار کو پنجاب گورنمنٹ کی سفارش پر گورنمنٹ آف انڈیا نے ۵ روپے ماہوار کی خاص پنشن عطا کی۔ الٰہی بخش نے اپنے باپ کے ساتھ غدر ۱۸۵۷ء میں دو یورپین لوگوں کی جان بچائی۔

خبر ہے کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال اردو زبان میں اپنی سوانح عمری خود لکھ رہی ہیں اس سوانح عمری کے اس حصہ کا کہ جس میں سفر حرمین شریفین کا حال درج ہے میجر بیلی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

لاہور کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ہیڈ کلرک مسٹر ڈی آرسی اور محرر محمد دین کو کئی لوگوں نے رشوت دینی چاہی مگر ان دونوں نے رشوت نہ لی بلکہ رشوت دینے والوں کو گرفتار کرا دیا۔ اس کام سے خوش ہوکر گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر ڈی۔ آرسی کو ۲۰۰ روپے اور مسٹر محمد دین کو ۱۲۰ روپے بطور انعام عطا کئے +

تبریز میں برابر کشت و خون جاری ہے۔ روسی کانسل سے وہاں اہل ایران کو سخت نفرت ہوگئی ہے۔ روسی کانسل کے مکان پر اور بازاروں میں اشتہار چسپاں کئے گئے ہیں جس میں روسی کانسل کو بدنیت اور سخت وحشت لکھا ہے +

مقدونیہ کی ترکی فوج میں بغاوت کے آثار نمایاں ہیں ایک افسر نے مناستر میں شمسی پاشا کمانڈنگ مناستر کو قتل کر ڈالا۔ ایک قومی واعظ کو قسطنطنیہ طلب کیا گیا تاکہ وہ اس بد انتظامی کی رپورٹ کرے ایک اور افسر نے اسکو سالونیکا میں قتل کر دیا +

بابعالی نے مقدونیہ کی فوج کی سرکشی پر لحاظ کرکے ایشا کوچک میں فوج ردیف کی ۲۸ پلٹنیں جمع ہونیکا حکم دیا ہے۔ اور دول عظام کو مطلع کردیا ہے کہ یونان۔ بلغاریہ اور سرویہ کی گورنمنٹوں کو تاکید کردیں کہ وہ اپنی اپنی رعایا کے مسلح دستوں کو ترکی علاقہ میں داخل ہونے سے باز رکھیں۔ نوجوان ترکی پارٹی اس غدر کی محرک سمجھی جاتی ہے +

مراکو میں مولا حفیظ کا اقتدار روزانہ بڑھ رہا ہے۔ اب وہ پچاس ہزار فوج میدان میں لا سکتا ہے۔ سلطان عبدالعزیز کا اقتدار کم ہے اس کے پاس صرف ۲ ہزار فوج ہے +

علی پور پولیس کورٹ نے مسٹر گوسائیں کو جو گوئندہ قرار دیکر یہ شرط کردی تھی کہ اگر وہ تمام حالات راست راست بیان کردے تو جرم سے مستثنے کرکے رہا کردیا جائیگا۔ مقدمہ کے اختتام تک اسکو حوالات میں دوسرے ملزموں کے ساتھ رہنا پڑیگا۔ جس وقت قیدی عدالت سے ہٹا دئے گئے اسی وقت گوئندہ کے خلاف ثبوت پیش کیا جانا شروع ہوگیا اور پولیس نے ایک خاص جرم میں دھر لیا۔ کہتے ہیں کہ اسکا باپ جو زمیندار ہے اس نے بھی اسے عاق کردیا ہے اور اس کیمیا سلطی اس انجام کی پیشگوئی جو دغابازوں اور غارتگروں کا ہوتا ہے کر دی ہے +

یہ افواہ مشہور ہے کہ بنگالہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر گرمی کے بعد بھی دارجلنگ سے واپس نہ آئیں گے اور کمشنر کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ستمبر میں منعقد ہوگا +

یکم اپریل سے اب تک گورنمنٹ کو محاصل انیون سے تخمینہ کی نسبت پونے چار کروڑ روپیہ سے زیادہ وصول ہوا ہے (شاید آور اشیاء کیوں بند ہوں) +

(کیا اس سوانح عمری میں والدہ کی مرحومہ کی خفگی اور خفگی کے اسباب کا بھی ذکر ہوگا)

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اسکو ملاحظہ اور مطالعہ سے ہو سکتی ہے - مختصر یہ کہ تفسیر ہذا ہندوستان بھر میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - اس تفسیر کے کالم دو ہیں - ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں - دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے - نیچے حاشیہ میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید - تفسیر کے پہلے ایک سابقہ مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو - ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں پانچ جلدیں سردست تیار ہیں اور چھٹی جلد چھپ رہی ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ع

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ع

جلد سوم سورہ مائدہ - انعام - اعراف قیمت ع

جلد چہارم سورہ نحل تک قیمت ع

جلد پنجم سورہ فرقان تک قیمت عہ

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت للعہ

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ - ہائی کورٹ - ... کورٹ پنجاب - اودھ - بنگال اور افغانستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث - قیمت ۳ر

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب؛

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور ہما... کتاب ستیارتھ پرکاش ... اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ...

ترک اسلام

مباحثہ دھرم پال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۲ر

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ (دھرم پال) نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔

جلد اول قیمت ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر

چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت عہ

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ... میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے ہوا تھا قیمت ...

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خوان صاحبان بلا مدد استاد مطالب سمجھ سکیں اور کامیاب ہو سکیں - نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے - آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیودیا

مقام دیودیا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تھا - قیمت ۸ر

تقابل ثلاثہ

توریت - انجیل و قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت - قیمت ...

اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں - قیمت ۳ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں قیمت ۴ر

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے مسلمانوں سے مقابلہ - آریوں کے متعلق خاص نوٹ قیمت ۲ر

... الزوجین

نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

حدوث ... - ویدک قدامت کا ابطال ... قیمت ۱ر

المشتہر

مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار

اہل حدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۵ — نمبر ۳۹

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۱۰؎

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ للعہ

ششماہی عہ

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۹ شلنگ

ششماہی ۴ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کی جاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کر دئیے جاتے ہیں

(۳) مراسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں۔ اگر نا پسند ہوں تو واپس کرنے کا وعدہ نہیں

امرتسر مورخہ ۲ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء۔ یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

گذشتہ ہفتہ اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ ہفتہ ایک مذاکرہ شروع ہوگا۔ شاید بعض ناظرین حیرانی سے اس مذاکرہ کو سنیں گے۔ مگر انکو ایک اصول یاد رکھنا چاہئے کہ اخبار اہل حدیث اس لئے نہیں ہے کہ خاکسار اڈیٹر اپنی ہی رائے کی اشاعت کرے بلکہ اس لئے ہے کہ ہر ایک اہل علم کو اپنی اپنی تحقیقات شائع کرنیکا موقع دے۔ حقیقت میں کیسا خوشی کا مقام ہے کہ قوم کے اہل علم متانت و شائستگی سے ہر ایک مسئلہ پر کافی بحث کر کے قوم کو فائدہ پہنچا رہے ہیں بغور دیکھا جائے تو آج سے پہلے ایسا موقع اہلحدیثوں کو نہ ملا ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ اخبار اہلحدیث سے پہلے اہلحدیثوں کے اخبار اور رسالے بھی تھے اور اب بھی ہیں لیکن ان میں صرف اڈیٹر کی ذاتی تحقیقات درج ہوتی تھیں لیکن اڈیٹر اہلحدیث اخبار اہلحدیث کو سب اہلحدیثوں بلکہ کل اہل اسلام کے لئے وقف کرتا ہے کہ وہ بلا دل آزاری ہر ایک مسئلہ مذاکرہ میں حصہ لیں۔ پیش کردہ مذاکرہ میں اپنی تحقیق سے قوم کو مستفید کریں۔ اپنی طرف سے جو مسئلہ چاہیں بغرض تحقیق پیش کریں مگر کسی سے ذاتی حملہ نہ کریں۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس عرضداشت کے بعد مندرجہ ذیل خط شائع کیا جاتا ہے:۔

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب دام عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بس گذارش اینکہ ازراہ عنایت۔ مسئلہ مندرجہ ذیل کے جواب سے اطلاع بخشئے چونکہ ناظرین اہلحدیث کو خصوصاً اس عاجز کو اکثر مشکلات درپیش رہا کرتی ہیں۔ اور اگر حضور کی رائے اقدس میں یہ مناسب ٹھہرے کہ اس مسئلہ کو کچھ روز کے لئے مذاکرہ علمیہ کی جگہ میں جگہ دیجاوے تاکہ اچھی طرح سے تحقیق ہو اور دیگر بزرگان دین کی رائے معلوم ہو تو اس سے بہتر ہے مسئلہ ذیل یہ ہے مسئلہ:۔ جمعہ و عیدین میں عربی زبان کے ماسوا اپنے اپنے ملک کے محاورہ میں جس سے عوام الناس بخوبی سمجھ سکیں خطبہ پڑھنا آیا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ دلائل صحیحہ سے جواب ملے۔

میں امید قوی رکھتا ہوں کہ یہ مسئلہ مذاکرہ علمیہ میں جگہ پاوے۔ والسلام

عرض گذار۔ ابو الحسن محمد یونس گوبندپوری (۱۳۲۶)

اڈیٹر:۔ خاکسار کی تحقیق میں جمعہ کا خطبہ ہو یا عید کا وعظ ہی کے لئے موضوع اور مقرر ہوا ہے۔ امام کو مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کعبہ کی طرف پیٹھ پھیر کر ایھا الناس

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ۔ (منیجر اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

ایہا الناس کہنا جسکا ترجمہ ہے اے لوگو! اسے لوگو! اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام مقتدیون کو کچھہ سمجھانے کیلئے کھڑا ہوا ہے اسی لئے حدیث صحیح مین ہے یقرء القرآن ویذکر الناس یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے مین قرآن شریف پڑہا کرتے اور لوگون کو وعظ فرماتے تھے پس خطبے مین قرآن شریف پڑہکر وعظ کرنا ویسا ہی ہے جیسا جمعہ یا عید کے لئے خطبہ پڑہنا بلکہ میری تحقیق تو اسبارہ مین یہہ ہے کہ جس خطبے مین وعظ نہین وہ خطبہ ہی نہین۔

مزید تحقیق مخالف یا موافق کے لئے علماء کرام کی امداد کا انتظار ہے۔

اطلاع اس دفعہ یہ وعدہ بھی ہے کہ جو کوئی صاحب مخالف یا موافق لکھے گا اس پر تردیدی نوٹ نہ لکھا جائیگا۔ بلکہ علیحدہ اسی طرح درج کیا جاویگا۔ پس علماء کرام ذاتی خلاف سے خالی ہوکر جس جانب کو صحیح سمجہین اپنا خیال بیشک مدلل لکھہ بھیجین۔ درج کیا جاویگا۔

حاجیون سے روئے سخن

ہمیشہ اہلحدیث مین لکھا جاتا ہے کہ ناظرین اہلحدیث مین سے کوئی صاحب حج کا ارادہ رکھتے ہون اور انکو اپنے ہم خیال مصاحبون کی ضرورت ہو تو بذریعہ اہلحدیث دریافت کرین چنانچہ اس سال اسی قسم کا سوال سب سے پہلے ہمارے مکرم دوست عبدالصمد صاحب سکرٹری پانڈیچری مدراس علاقہ فرانس (سے) ایک دوست حج کو جاتے ہین اور وہ کسی مدراسی اہلحدیث مصاحب کی تلاش مین ہین۔ پس ہمارے مدراسی دوست حج کا ارادہ رکھتے ہون بذریعہ اخبار یا براہ راست جناب ممدوح کو اطلاع بخشین۔

حاجیون کے متعلق مشورہ

بعد از سلام علیکم کے واضح ہو کہ پیسہ اخبار مین گذشتہ سال بابت تکالیف حجاج کسی نامہ نگار نے درج کرایا تہا کہ حجاج کو جو جو تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہین اُنکا اندازہ کرکے لکھنا طاقت سے باہر ہے آجکل بمبئی مین یہہ مسئلہ پیش ہے کہ علاوہ ان تکالیف کے جو بمبئی مین پیش آتی ہین سب سے زیادہ سلطنت عثمانیہ کی تکالیف کو سکہ کے تبادلہ مین حاجیون کو بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے گو وہ اپنی حیثیت کے مطابق روپیہ سفر خرچ کے واسطے لیجاتے ہین لیکن تبادلہ سکہ عثمانیہ اور انگلشیہ کے وقت نرخ مین کمی ہوجاتی ہے جس سے حجاج کو اکثر نقصان ہوتا ہے بعض قومی ہمدردان کا خیال ہے کہ ایک کمپنی قائم کرین اور سلطنت عثمانیہ کا سکہ جمع کرکے حاجیون کو وقت روانگی سکہ انگلشیہ کے ساتھہ تبادلہ کردیا جاوے تاکہ اُن کو تکلیف نہو و نیز تمام تکالیف کے رفع کرنیکے لئے مناسب انتظار کرین چونکہ کئی صاحب اس تحریک کے پیش کرنے کے لئے رائے دیتے ہین اس لئے آپکے اخبار گوہر بار مین یہہ چند سطرین بنا بر لندن مین امید ہے کہ آپ بھی اپنی ہمت سے مطلع فرماوینگے علاوہ ازین تمام مسلمانون سے استدعا ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ خطوط یا بذریعہ اخبار فرماوین تاکہ اس کام کو شروع کیا جاوے کیونکہ معاملہ حج بیت اللہ شریف ہے اسلامی بھائیون سے التماس ہے کہ اپنے اپنے اخبارون مین ان سطرون کو جگہ دیکر ممنون فرماوین ثواب دارین مین حصہ لین مین عنایت ہوگی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونا چاہئے۔

(راقم) نیاز مند اکبر یلی ایڈیٹر البلاغ بمبئی پوسٹ نمبر ۲

قادیانی کمپ مین بے چینی

قادیانی دجال کا حال ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہوگا کہ اُسنے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تہا جو قادیانی اخبارات بدر اور الحکم مین علی الترتیب ۱۸ و ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو شایع ہوا تہا اُس مین دجال نے بڑے زور کے ساتھہ بطور (تحدی) یہ دعا کی تہی کہ آخری فیصلہ کیا تہا، کہ مولوی ثناء اللہ پہ میری زندگی مین طاعون ہیضہ وغیرہ نہ آئے تو مین خدا کی طرف سے نہین یہہ بھی لکھا تہا کہ اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات مولوی ثناء اللہ اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپکی زندگی مین ہی ہلاک ہوجاؤنگا۔

یہہ بھی لکھا تہا کہ اگر میرا کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ تہمتون مین جو مجھپر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی اُن کو نابود کر۔

یہہ بھی لکھا تہا کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی۔

اب جو ۲۶ مئی کو دجال کے مرنے پر اس دعا کا اثر ظاہر ہوا تو قادیانی کمپ مین بے چینی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ اس خدائی فیصلہ کو جس سے ایک

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب کی شان عالی کا ثبوت ہونا تہا کہ آنجناب کی یہ دعا خدا نے قبول فرماکر آپکا مستجاب الدعوات ہونا ثابت کیا۔ دجالی ذریت نے پبلک کی نظر مین اس خدائی فیصلے کو مشتبہ کرنے کے لئے بہت سی تاویلین نہین بلکہ ایسی تحریفین کین کہ یہودیون کے بہی کان کاٹ ڈالے۔

اسکے متعلق انہون نے چند وجوہات پیش کی ہین جنکی تفصیل مع جواب درج ذیل ہے۔

(۱) اول یہ کہ مرزا صاحب ہلاک نہین ہوئے بلکہ فوت ہوئے ہین ہلاک وہ ہوتا ہے جسکا سلسلہ مٹ جائے مگر مرزا کا سلسلہ ہنوز جاری ہے (بے حیائی)

جواب۔ ہلاک کے یہ معنے کسی قادیانی ڈکشنری کے ہین ہون تو عجب نہین ورنہ اور کسی لغت مین تو ملتے نہین۔ مرزائیو آؤ ہم قرآن مجید کو اس امر مین حکم مانین۔ سب سے پہلے جب بدر مورخہ ۲ جون مین یہ جواب نکلا تہا تو مین منتظر تہا کہ یہ لوگ قرآن مجید کو دیکہکر بہت جلد اپنا خود ہی نادم ہون گے اور اس تاویل کو واپس لینے کا اعلان کرین گے لیکن آجتک بہی وہ اسی پر مصر ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید سے ایسے ناواقف اور ظالم ہین جیسے کہ عموماً حق پسند کی۔

مرزائیو! ہوش سے سنو!

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا (پ ۲۴ ع ۹)۔

سمجہے ہو یہ کونسی آیت ہے اور اس مین کیا مذکور ہے اس مین مذکور ہے کہ حضرت یوسف سلام اللہ علیہ کے ہلاک ہونے یعنی مرنے کے بعد حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے تہے۔ کہو حضرت یوسف ہلاک ہوئے تو کیا انکا سلسلہ اتباع مٹ گیا آج تک کوئی بہی سچا واجب التعظیم رسول نہین جانتا۔ کہتے ہوئے خدا سے نہین تو مخلوق ہی سے ذرہ شرم کرنا۔ اور سنو!

صحیح بخاری مین حدیث ہے:

آنحضرت فرماتے ہین بنی اسرائیل مین جب کوئی نبی ہلاک ہوتا تو اسکی جگہ اور نبی مبعوث ہوتا (صحیح بخاری) ایمان سے کہنا (اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ) جن انبیا کے لئے اس حدیث مین ہلاک کا لفظ آیا ہے ان کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ آج کسی نبی کا نام دنیا مین (بجز قادیانی نبی کے) نہین رہا۔ ہائے افسوس تمہارے حال پر کہ تم لوگ دجال کو نبی بنالے مین یہان تک بڑہ جاتے ہو کہ تمام نبیون پر بہی حملہ کرنے سے نہین رکتے۔ افسوس ہو تمہاری سچائی پر دحیف ہو اس حیت بے حیائی پر

(۲) دوسری تاویل دجاجلہ نے یہ کی کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق کوئی پیشگوئی نہ تہی بلکہ محض دعا تہی جس سے یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ دعا کا قبول ہونا نہ ہونا خدا کے اختیار مین ہے یہ بہی دہمکی دی ہے کہ ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو ضرور پہونچیگا۔ اس کا تو ہمین رنج نہین بلکہ خوشی ہے کہ دجاجلہ اب بالکل حرکت مذبوحی پر پہونچ گئے ہین۔ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر مین جو دجال اکبر کی ڈائری چہپی تہی اس مین صاف لکہا تہا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتہہ جو کچہہ کیا گیا ہے اسکی نبیاد خدا ہی کی طرف سے ہے۔ ہم (مرزا) نے اسکی طرف خیال کیا تو الہام ہوا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جسکا مطلب صاف تہا کہ خدا نے مرزا کی اس دعا کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے پہر کیون کہتے ہین کہ صرف دعا ہی دعا تہی اس الہام کو ملاکر دیکہو تو پیشگوئی تہی کہ جہوٹا سچے کی زندگی مین مریگا۔ سو الحمد للہ کہ ایسا ہی ہوا۔ کیا ہی سچ ہے ؎

دعوی تو یہہ تہا مرجائین گے اور اور تو زندہ ہین خود ہی مرگیا

(۳) تیسری تاویل یا عذر بار دیہہ کیا کہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث مین نائب ایڈیٹر کی طرف سے ایک نوٹ تہا کہ مرزا کا یہہ کہنا صحیح نہین کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی بلکہ بعض اوقات مفسد اور کذاب کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اسپر آیت قرآنی پیش کی تہی وَنَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ بس اس نوٹ پر دجاجلہ نے وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا کہ اسکے مقابل پر تمام مرزائی الہامات ایک دم مٹی مین نہین پاخانہ مین ڈال دئے۔ شور مچا دیا کہ ثناء اللہ اپنے ہی اقرار کے مطابق خود مفسد اور کذاب ہے۔ کیونکہ وہ حضرت صاحب سے پیچہے زندہ رہا ہے۔ اگر ہم انکی سمجہ پر افسوس کرین تو بے جا ہے کیونکہ ایسے سمجہدار ہوتے تو دجال کے جال مین پہلے ہی کیون پہنستے۔

مرزائیو! اول تو وہ نوٹ میرا نہ تہا بلکہ راقم کا اپنا نام نیچے اسکے لکہا تہا تاہم مین اسکو صحیح جانتا ہون اور اسکو مرزا کے حق مین سمجہتا ہون۔ کیونکہ وہ صرف اس اصول کے توڑنے کو تہا کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہین ہوتی اسکی تردید یہی تہی کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہی بہت ہو جاتی ہے چنانچہ خود مرزا کی عمر بقول اسکے پچہتر سال کی ہوئی حالانکہ حدیث مین آیا ہے اعمار امتی بین ستین وسبعین (قل من یجوز) یعنے امت محمدیہ کی عمر ساٹہہ ستر کے درمیان ہوگی اور بہت کم اس سے آگے بڑہین گے۔ مرزا کی عمر اس حدیث اور طبی قاعدہ سے بہی طبعی عمر سے بڑہ گئی تہی بس وہ نمدھم فی طغیانہم

ahmadimuslim.de

کی ذیل میں آگیا اور میں تو ابھی پورے چالیس سال کا ہوا ہوں پھر کیونکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ میری عمر اس وقت تک بہت لمبی ہوگئی ہے (آنکھ کی خبر نہیں)۔

دجال بلد نے اصل درازی اور تاخیر موت میں دانستہ یا جہالت سے تمیز نہیں کی نوٹ مذکور کا مطلب اصل درازی سے تھا جو مرزا کو مباہلہ والوں کی بہ نسبت کہ مقابلہ میں بوقت تحدی جھوٹے کی زندگی پہلے سے کم ہوتی ہے۔

مرزائیو! بتلاؤ کوئی شخص اسی سال کی عمر پاکر مرے اور ایک شخص چالیس سال کی عمر کا اس کی موت کے وقت زندہ ہو تو تم یہ کہو گے کہ بڑی [illegible] زندہ کی عمر زیادہ ہے یا کہو گے تو تف ہے تمہاری سمجھ پر پس سمجھو کہ میری چالیس سالہ عمر کے مقابلہ پر (بقول مرزا) پچھتر سالہ عمر پانیوالا بڑی عمر پاکر مرا اور یہی اس نوٹ کا مطلب تھا کہ جھوٹے [illegible] کبھی عمر طبعی سے بڑھ جاتے ہیں۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو ایک اور طریق سے سمجھاویں غور سے سنو! ایمان [illegible] وہم سے بتلانا کہ ایک طرف میری تعلیم اور مسلمہ امور ہوں اور دوسری طرف مرزا صاحب کی تعلیم اور مسلمہ امور ہوں تو تم کس کو مانو گے اور کس کو چھوڑو گے میری تعلیم اور مسلمات کو یا مرزا کے مسلمات کو۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا کے مقابلہ پر میری تو کیا تمام دنیا کی اور دنیا کے بزرگوں کی بھی بھول جاؤ گے پس اس اصول کے مطابق بتلاؤ کہ اگر میں ہی نے وہ نوٹ لکھا اور اس کا مطلب بھی وہی ہو جو تم نے سمجھا ہے تو تمہارا اس میں کیا بھلا ہو سکتا ہے۔ تم تو مرزا کی امت ہو۔ مرزا کو مجدد۔ رسول۔ نبی۔ کرشن۔ امام مہدی وغیرہ سمجھے ہو۔ نہ کہ مجھکو۔ پس میرے اعتقاد میں کچھ بھی ہو میں تو تم کو مرزا کے فیصلے کی طرف بلاتا ہوں نہ کہ اپنے منشا کی طرف پس اگر تم واقعی مرزا کی موت سے پہلے اسکو اپنا امام سمجھتے تھے تو تم کو چاہیے تھا کہ اس کے آخری فیصلہ پر نظر کر کے موت کے بعد بقول ایڈیٹر اہل فقہ بے گور و کفن اسکو چھوڑ جاتے۔

اور سنو!

(۴) چوتھی تاویل یا تحریف دجال بلد نے یہ کی ہے کہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء میں مولوی ثناء اللہ نے اس صورت کے فیصلہ کو خود ہی منظور نہیں کیا تھا اب مرزا صاحب کی موت پر اسکو اس اشتہار سے استدلال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ واہ خوب (بقول خود) پیغمبر مرسل خدا کے بیٹے کے منہ سے ایک [illegible] نکلے اور خدا اسکی اس دعا کو قبول کرنے کا الہام

وہ مگر ثناء اللہ اور سب کو ملیامیٹ کر دو افسوس ہے یہ لوگ قرآنی تعلیم سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسے کوئی برہمن گائے کے گوشت کے بھاؤ کو۔

مرزائیو! سنو خدا فرماتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ «جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے پسند کرتا ہے ان مخلوق کو اس میں کوئی اختیار نہیں»

اور سنو! مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ میرے نزدیک حکم بدلا نہیں کرتے۔ سنو! میں نے تو اس لئے اتنا کیا تھا کہ موت و حیات کسی کے اختیار نہیں۔ یہ ممکن تھا کہ میں مرزا سے پہلے مر جاتا [illegible] تقدیر سے تو مرزا اور مرزائیوں کو [illegible] گمراہ کرنے کے لئے ایک ابتلا ملتی۔ اس لئے میں نے یہ اعلان کیا تھا مگر میرا یہ اعلان [illegible] طرح سے موثر نہیں ہو سکتا تھا اور [illegible] اسباب کا [illegible] میں اعلان کرتا ہوں [illegible] کہ اعلیٰ حضرت مرزا صاحب کیسے مستجاب الدعوات ثابت ہوئے کہ جو کچھ حضرت ممدوح نے خدا سے مانگا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور خاکسار) میں جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے وہ اسی طرح ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ آہ کیا سچ ہے ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر — کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

پھر میں ناظرین کو مرزا صاحب کی تحریر کا ایک فقرہ سنا کر مضمون ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں:

«پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (مولوی ثناء اللہ) پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں»

کیا سچ ہے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں — لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ہندوستان کا پولیٹیکل مطلع

آجکل ہندوستان میں پولیٹیکل

(ملکی) تحریک بڑی تیزی سے بجلی کی طرح پھیل رہی ہے گورنمنٹ ایک پر ایک کو پکڑتی ہے مگر پولیٹیکل پہلوان [illegible] نہیں ڈرتے۔ قید ہوتے ہیں [illegible]

اور قومی شہادت کے جوش مین آگے بڑہتے چلے جاتے ہین ما اہل حدیث چونکہ پولٹیکل اخبار نہین بلکہ مذہبی پرچہ ہے اس لیئے اس کی تفصیل کرنا اسکا کام نہین مگر جہان تک بالاجمال بیان ہوسکتا ہے اس کا ظاہری سبب یہہ کہ ہندوستانی دیکھتے ہین کہ یورپ کی عورتین ملکی حقوق کے لئے جانین لڑا رہی ہین تو ہم مرد کیون نہ لڑائین۔ یورپ کی لیڈیون کی کوشش کا پتہ مندرجہ ذیل خبر سے ملتا ہے جسکو ہم سول ملٹری نیوز لودیانہ سے نقل کرتے ہین جو یہہ ہے

لیڈیون کی سینہ زوری انگلش عورتون نے حکام کا ناک مین دم کر دیا ہے کہ ممبران پارلیمنٹ کو انتخاب مین رائے دینے کا حق گورنمنٹ سے مثل مردون کے چاہتی ہین۔ گورنمنٹ یہہ مطالبہ منظور کرنے پر ابھی آمادہ نہین ہے۔ ان عورتون نے مسٹر اسکویتھ وزیر اعظم انگلستان کے پاس اپنا ایک ڈیپوٹیشن بہیجنے کی درخواست کی مسٹر اسکویتھ نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر میمون نے ہنگامہ بلوہ کر دیا۔ بیشمار عورتون نے وزیر اعظم کے مکان پر دہاوا کیا۔ پولیس کی عظیم فوج نے ان عورتون کو روکا۔ ۲۹ میمین گرفتار کی گئین میمون نے اپنے دہاوے مین وزیر اعظم کے مکان کی کہڑکیان توڑ ڈالین۔ دو میمون کو جنہون نے کہڑکیان توڑین دو ماہ قید کی سزا دی گئی ۲۵ میمون سے عمدہ چال چلن رکہنے کی ضمانت لی گئی اور دو کو بری کر دیا گیا۔

گو ہم اس قسم کی شوخیون کو پسند نہ کرین لیکن کون محب ملک ہوگا جس کے دل مین اس قسم کی خبرین سنکر جوش موجزن نہو یہہ ہے ظاہری سبب آجکل کی شورشون کا کہ ہندوستانی دیکھتے ہین کہ یورپ کی عورتین بہی ہاتہہ پاؤن ہلا رہی ہین تو ہم کیون نہ ہلائین۔ ہم حیران ہین کہ یورپ جو عورتون کو مساوی حقوق دلانے کا ایسا شیدا ہے کہ ہر ایک بات مین اُن کو مردون کے برابر دیکھنے کا متمنی ہے اسی بنا پر کثرت ازدواج یورپ کی قومون مین ممنوع ہے وہ کیون عورتون کو پارلیمنٹ مین حقوق دینے سے انکاری ہے۔ خصوصاً جبکہ یورپ مین یہان تک بہی جائز ہے بلکہ واقع بہی رہا ہے کہ انگریزون مین بادشاہ تاجدار ملکہ معظمہ بہی عورت ہی تہی۔ اس بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو یورپ کا دعویٰ مساوات غلط ہو یا یورپ کی عورتون مین باوجود اس علم و فضل کے ہنوز جاہل مردون کے برابر بہی لیاقت پیدا نہین ہوتی۔

اہل فقہ

بار بار لکہتا کہ ایڈیٹر اہل حدیث نے ہمارے فلان مولانا و اولانا کے سامنے عربی کتاب کی عبارت غلط پڑہی تہی ہم نے اس بہتان کو ایسا بے بنیاد اور ناقابل التفات جانا تہا کہ اس کی تردید کرنا بہی اپنی سبکی سمجہی مگر وہ پہر بہی باز نہین آتا اس لئے ہم اس بہتان کا جواب تو وہی دیتے ہین جو قرآن مجید مین جہوٹ بولنے پر آیا ہے۔ اور آیندہ کو اسے متنبہ کرتے ہین کہ وہ اپنے پیر و مرشد اور مولانا و اولانا کو ایک مجلس مین جمع کرکے جس کتاب کی عبارت چاہین پڑہوالین اور ہم بہی جس کتاب سے چاہین پڑہوالین گے تم اس امر کا خوف نکرنا کہ تم سے بہی کوئی عربی کتاب پڑہوائی جائے گی نہین بلکہ تمہین اس سے معاف کیا جاویگا جس کی وجہ ظاہر ہے۔ بلکہ تمہارے پیر و مرشد محدث علی پوری اور تمہارے مولانا و اولانا سے پڑہوائی جائے گی۔ اور اسی سے مقابلہ کا امتحان ہوگا سے

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

ہم پیشگوئی کرتے ہین کہ اہل فقہ اپنی عادت کے مطابق ہماری اس تجویز کے جواب مین گالیان دیگا اور اُسکو منظور نکریگا۔ (دیدہ باید)

دہلی مین عجیب مقدمہ

دہلی مین ہمارے دوست مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تہا آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکہہ دیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اُس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ ۵۰ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا مولوی صاحب نے دلائل سے اپنے مدعا کو ثابت کیا لیکن فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہونچی منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہین اس نکتہ کو کہ اسلامی قوم کے لئے فضیحت جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجہایا منشی صاحب نے کہا کہ آپ مبلغ ۵۰ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونون کو ثواب ہوگا انہون نے نہ مانا پہر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو اسپر مولوی صاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم ہین مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا عدالت نے کہا آنحضرت ثالث کو آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے۔ مرزائی فریق چونکہ مسلم

ahmadimuslim.de

مصر رہا آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مسلمان قوم ہیں آپ ہی معاف فرما دیں۔ مولوی صاحب نے بڑی فراخ دلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔

نتیجہ :۔ بحمد اللہ کو مولوی صاحب کو سبقات نہ ملے۔ مگر اس میں بھی انکی عزت رہی کیونکہ اگر ثالث نامہ لکھا جاتا اور مولانا محمد بشیر صاحب مرحوم دوسرے ہی روز انتقال فرماتے (جیسا کہ وقوع میں آیا) تو مرزائی پارٹی خوب بغلیں بجاتی کہ یہ بھی ہمارے امام کا معجزہ ہوا کہ مولوی صاحب فیصلہ بھی نہ کر سکے کیونکہ اس فریق کے پیشوا نے انکو اسی قسم کے معجزات کی مشق کرا رکھی ہے گویا لوٹا ڈبونے اور بھینس بیاہنے میں انکار کو کمال رکھتے ہیں۔ سچ ہے ؎

ایں کرامت ولی ما چہ عجب ✦ گربہ شاشید و گفت باراں شد

وحدۃ الوجود

کے متعلق عرصہ ہوا ایک تحریر مولوی محمد حسن صاحب پنیالوی کی شائع ہوئی تھی جسکا جواب جناب مولوی علی نعمت صاحب پھلواری ضلع پٹنہ کی طرف سے اہلحدیث میں نکلا تھا۔ پھر انکا جواب صوفی صاحب کی طرف سے آیا تھا۔ مگر چونکہ اکثر ناظرین اہلحدیث کو اس مضمون سے دلچسپی تھی نہ انکی سمجھ میں آسکتا تھا۔ اس لئے صوفی صاحب کا جواب درج نہ ہوا۔ اب صوفی صاحب پھر اس سلسلہ کو چلانا چاہتے ہیں ادھر مولوی صاحب موصوف بھی ہمہ تن طیار ہیں اس لئے احسن صورت یہ ہے کہ دونوں صاحب آپس میں خط و کتابت سے تصفیہ کرلیں اور اگر اہلحدیث میں شائع کرانا چاہیں تو بطور ضمیمہ شائع ہو سکتا ہے جسکی لاگت دونوں صاحب اپنے ذمہ لیں تو ہم انکو لاگت بتلا دینگے۔

تلاش احباب

منشی عبد اللہ بلوچ ساکن ڈیرہ اسمٰعیلخان جو عربی میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور انگریزی میں ایف اے پاس ہیں۔ بی اے پڑھنا چاہتے ہیں۔ بڑی خوش مزاج مقرر باوجود انگریزی دان ہونے کے ڈاڑھی والے۔ جس صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو وہ دفتر اہلحدیث میں اطلاع دیں ممکن ہو تو انکو بھی اس تلاش کی خبر کردیں کہ وہ اشتہار نہ ہوگئے ہیں (حکیم نور الدین مرتسر)

تلاش کتاب

کتاب ابی کہالۃ والعبد والنائب کسی صاحب کو معلوم ہو قلمی یا مطبوعہ تو وہ فقیر کو اطلاع بخشیں۔ (مفتی ابو الفضل سید عباس شاہ۔ سٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ)

تلاش کتاب

کوئی کتاب عنبر کے متعلق کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع بخشیں جس کے پاس ہو وہ قیمتاً یا اسماناً یا عاریتاً مرحمت فرمادیں۔ (ابو العرفان محمد سلیمان ہری پور ڈاکخانہ اڈیڈ انگہ ضلع مالدہ۔ خریدار اہلحدیث ۲۳۰)

خریداروں کی شکایتیں

یوں تو سب اخباروں کے خریدار شاکی ہوتے ہیں کہ کبھی اخبار نہیں پہنچتا۔ لیکن اہلحدیث چونکہ مذہبی اخبار ہے اسلئے اس کے شیدائی تو دم بھر کے لئے بھی اسکی جدائی گوارا نہیں کرسکتے۔ جبھی سے شکایتی خطوط کی بھرمار ہوتی ہے۔ جنہیں کھسیانے ہوکر ہمکو سخت سست بھی لکھ مارتے ہیں۔ مگر ہم انکی سختی کو بھی محبت اور شفقت ہی پر محمول کرتے ہیں۔ حالانکہ اہلحدیث کو دو باتوں کا فخر ہے اور بجا فخر ہے۔ ایک وقت پر نکلنے کا۔ دوم صفائی معاملہ کا۔ خریداروں کی شکایات رفع کرنا اسکا مقدم فرض ہے اسی لئے ہمیشہ اس کے سرورق پر لازمی طور سے اعلان رہتا ہے کہ جس صاحب کو نہ پہونچے وہ فوراً اطلاع کریں۔ تاہم بعض صاحب یا تو وہ اعلان پڑھتے نہیں یا انکی سمجھ میں نہیں آتا۔ یا فرط محبت میں انکو کچھ سوجھتا نہیں۔ جھٹ سے ہمکو خفگی آمیز خطوط لکھ مارتے ہیں وہ بھی کئی کئی دنوں بعد۔ اسلئے آج یہ عام اعلان ہے کہ اہلحدیث کے دفتر سے جمعہ کے روز صبح ۶-۸ بجے کے درمیان اخبار برابر ڈاکخانہ میں دیا جاتا ہے۔ پس جس صاحب کو نہ ملے۔ یا دیر سے ملے تو وہ ہماری ہدایت پر عمل کریں تو شکایت نہ رہیگی ورنہ ہم ذمہ دار نہیں۔

ہماری ہدایت اس بارہ میں یہ ہے کہ جس روز اخبار ملتا ہے اس سے ایک روز انتظار کرکے ایک کارڈ ہمکو لکھا کریں جس میں اپنا نمبر اور اخبار گم شدہ کا نمبر مع تاریخ انگریزی ماہ کے لکھیں اور ایک بیرنگ کارڈ اپنے ضلع کے پوسٹ ماسٹر کو یا اپنے صوبہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو شکایتی لکھا کریں کہ ہمارا اخبار گم ہوتا ہے مہربانی کرکے اسکا انتظام فرما دیں۔ اگر ایک دو دفعہ نہیں تو دو تین دفعہ ہی ایسا کرنے سے راستہ صاف ہو جائیگا۔ اور اگر دیر سے پہونچتا ہے۔ تو امر یہ ہے کہ ڈاکخانہ کی مہر پر تاریخ اور وقت پڑھکر ڈاکخانہ والوں کو شکایتی خط لکھا کریں کہ اخبار ہمکو دیر سے ملتا ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو جہاں وہ اتنی

ahmadimuslim.de

دریادلی کرتی ہیں ہمارے حال پر بھی نظر عنایت مبذول کریں۔ جیسے دو مہینے کے بعد نیند سے بیدار ہو کر ہماری شکایت بھی نہ کیا کریں۔

عام سوال

نمبر ۱۔ عالمگیری معروف فتاوی ہندیہ ۲۸۱ جلد ۱ میں ہے کہ خاتمۃ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ فاذا نوی زیارۃ القبر فلینو معہ زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ احد المساجد الثلاثۃ الخ تشد الیہا الرحال وفی الحدیث لا تشد الرحال الا لثلاثۃ مساجد۔ اس کا کیا مطلب ہے بینوا توجروا۔

نمبر ۲۔ فتاوی بزازیہ مطبوعہ مصر جو حاشیہ پر فتاوی ہندیہ کے ہے صفحہ ۳۱۷ جلد ۳ میں ہے قلنا انسلاخ بالنبیۃ به ای صلی اللہ علیہ وسلم امر ممنوع فیکون ممکنا عقلا فلا یکون محالا بالذات اس کا کیا مطلب ہے اور اس سے امکان نظیر ثابت ہو یا نہ جس کے اس زمانہ کے حنفی لوگ منکر ہیں۔ (خریدار از ضلع مونگیر)

تذکرہ اہلحدیث

اہلحدیث کانفرنس کا کوئی تذکرہ اخبار میں نہ ہونا چہ معنے؟ اہلحدیث کے مدارس میں فقہ الحدیث کی بہت ضرورت ہے جو مثل شرح وقایہ اور ہدایہ اور درمختار کے ہو۔ شوکانی نے دار البہیہ لکھا مگر مختصر ہے بڑے بڑے مسائل کو ترک کر دیا۔ نواب مرحوم نے شرح اسکی لکھی مگر وہ مسائل کو اپنی طرف سے نہیں بڑھایا جسکی ضرورت تھی۔ نواب مرحوم کے لڑکوں کے نام سے دو کتابیں فارسی میں فقہ الحدیث شائع ہوئیں وہ کچھ تھیں مگر افسوس کہ عربی میں نہیں۔ آپ اور مولوی عبد اللہ غازیپوری اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی وغیرہم یہ قابلیت رکھتے ہیں کہ فقہ الحدیث جامع اور مبسوط تالیف کر سکتے ہیں جو مدارس میں قابل درس ہوں۔ دیکھئے بیروت وغیرہ میں نئی نئی کتابیں تالیف ہوتی ہیں اور آپ لوگوں کو اسکی طرف کچھ توجہ نہیں باوجودیکہ فقہ الحدیث عربی کی کس قدر ضرورت ہے۔ (راقم ایک خریدار اہلحدیث از ضلع مونگیر)

اڈیٹر:۔ فقہ الحدیث کا سلسلہ حیدر آباد سے نواب وقار نواز جنگ صاحب نے شروع کیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کی کتاب ہدیۃ المہدی کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں جو محصولڈاک کے ٹکٹ بھیجنے پر آپ سے مفت مل سکتی ہیں اور تیسری جلد کا اشتہار ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ہمارے احباب

مدت سے خاموش ہیں ہم بھی انکی خاموشی دیکھکر ذرہ انکو تکان نکالنے کے لئے مہلت دینے کیواسطے خاموش ہیں۔ چونکہ اب امید ہوئی ہے کہ تکان اتر چکا ہوگا اس لئے انہی پرانے تعلقات کو پیش کرکے احباب کو اہلحدیث کی ترقی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ایک معمولی بات ہے کہ ہر ایک ہمدرد معمولی طور سے ایک دو خریدار بنا دینا اپنا فرض واجبی جانے تو پھر دیکھیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی ہے چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی اخبارات اسقدر ترقی پر ہیں کہ انکے مقابلہ پر اہلحدیث کو اخباروں میں نام لکھاتے بھی شرم آتی ہے کیا ہمارے احباب جو اہلحدیث کی جدائی ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتے اپنے پیارے اہلحدیث کو اسی طرح کس مپرسی میں ہی رہنے دینگے؟ خدا نہ کرے۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

اشتہار بخدمت برادران اہلحدیث

جلد اول و دوم کتاب ہدیۃ المہدی کی مطبوع اور شائع ہو چکی ہے اور اکثر شائقین کی خدمت میں بلا قیمت محض دو آنہ کے ٹکٹ خرچہ پوسٹ بھیجنے پر روانہ ہو چکی ہے۔ اب اسکی جلد سوم جسمیں کتاب الطہارت کے پورے مسائل ہیں طبع ہو کر طیار ہے جن صاحبوں کو مطلوب ہو۔ وہ ایک آنہ کے ٹکٹ خرچہ پوسٹ بھیجکر بلا قیمت منگوالیں۔ اور جو صاحب جلد اول و دوم نہ منگوائے ہوں وہ اڑھائی آنہ کے ٹکٹ بھیجکر تینوں جلدیں طلب فرما دیں: اب تھوڑی سی جلدیں باقی ہیں حضرات طالبین کو بحاجت استعمال منگوا لینا چاہئے۔ فقط +

خاکسار وقار نواز جنگ مقام وقار آباد ضلع حیدرآباد دکن

اہلحدیث کانفرنس

کی امداد ہندوستان سے باہر دور دراز ملکوں سے بھی آنے لگی ہے چنانچہ ہمارے مکرم دوست عبداللہ لال جنرل مرچنٹ سنہ ویری برگ

ahmadmuslim.de

(جنوبی افریقہ) سے تین پونڈ (طلا ...) بھیجے ہیں جزاہ اللہ خیراً۔

امید ہے کہ ہندوستانی احباب بھی اپنا اپنا چندہ جناب مولانا شمس الحق صاحب ٹیس ڈیانواں ڈاکخانہ کرائے پر سرائے ضلع پٹنہ (دین کانفرنس کی خدمت میں بہت جلد بھیجینگے کیونکہ چند روز تک کانفرنس کو بہت سے روپیہ کی ضرورت درپیش ہے۔

مرزائیوں سے ایک سوال

جناب مولانا صاحب مولوی ابوالوفا

ثناء اللہ صاحب السلام علیکم۔ ہفتہ جناب کے اہلحدیث کی معرفت مرزا صاحب سے ایک سوال طلب کیا تھا جو آپکے پرچہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء اہل حدیث مین درج ہے کہ فوت ہو جانے مرزا صاحب کے بعد جناب ام المومنین صاحب کے ساتھ کوئی مومن نکاح کر سکے گا یا نہ جسکا جواب ابتک نہ تو مرزا صاحب دیکا اور نہ بدر صاحب نے دیا مرزا صاحب کو تو اس جواب کے دینے کی گرانی نے راہ موت دکہایا اور ایڈیٹر صاحب بدر نے سرنگرہاں فرمایا۔ خیر اب ہم جناب کو تکلیف دیتے ہین کہ جواب میرا بذریعہ اہل حدیث جناب حکیم نورالدین صاحب سے طلب فرماوین کہ جناب ام المومنین صاحب بعد وفات مرزا صاحب کسی شخص سے نکاح کر سکتی ہین یا نہ۔ واضح رہے کہ میرا یہ غرض نہین کہ وہ خواہ مخواہ نکاح کرین یا نکرین بلکہ غرض یہہ ہے کہ نکاح کرنا حضرت ام المومنین کو شرع احمدیہ مین جایز ہے یا نہین۔ اسکا جواب خواہ ایڈیٹر صاحب بدر دین یا آپ حکیم نورالدین صاحب دین دیا کوئی صاحب فرقہ احمدیہ سے دین مگر دین ضرور مگر واضح رہے کہ یہہ جواب ایک ایسا جواب ہے کہ جس نے مرزا صاحب کو موت تک پہنچایا اور ایڈیٹر صاحب بدر کو سرنگرہیان فرمایا اب دیکہو جناب حکیم نورالدین صاحب کیا جواب دیتے ہین ۱۶ر جون ۱۹۰۸ء (حکیم خیر محمد ممبر کمیٹی ڈیرہ غازیخان محلہ گلالہ)

اڈیٹر۔ آپکے سوال نے تو کمال ہی کیا جونہی شایع ہوا گویا بندوق سے گولی نکلی تہی کہ فوراً ہی دو تین ہفتہ مرزا صاحب انتقال کر گئے۔ اگر اس قسم کا سوال کسی شخص کی نسبت مرزا یا کوئی مرزائی شایع کرتا اور اس شخص کا انتقال بہی ہو جاتا تو خدا جانے یہہ لوگ کتنے ایک معجزات کے پل باندہتے۔ بہرحال ہم بہی سفارش کرتے ہین کہ امت مرزائیہ اس سوال کا جواب دین۔ فالسنہا منہاج النبوت کے مطابق جواب دین گے۔

بقیہ سوالات متعلق حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

(۱۲) جناب ایڈیٹر صاحب برق سخن میگزین نے بذریعہ ایک رجسٹری شدہ کارڈ کے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات شاہ صاحب سے طلب کئے تہے یا نہین اور جواب نہ آنے پر دوبارہ بذریعہ آپکے میگزین کے جوابات طلب کئے تہے یا نہین اور شاہ صاحب نے کیا جواب دیا

(۱) مسئلہ وحدۃ الوجود مین کیا کہتے ہین!

(۲) عورات سے بے پردہ بیعت لینی جایز ہے یا نہین؟ (کیا شاہ صاحب لیتے تہی؟ آپ نے ...)

(۳) دودہ دہی ترکاری وغیرہ ہنود کے ہاتہہ کی چیز لینی یا انکے ہاتہہ کی پکائی ہوئی کہانی جایز ہے یا نہین۔

(۱۳) مولوی محمد عبدالحق صاحب احمدی کے تین سوالات کے جوابات کیا دئے گئے (جو مرزائے قادیانی کے متعلق تہے) جو لال مسجد مین اثنائے وعظ مین خود شاہ صاحب کے ہاتہہ مین دیئے گئے تہے۔

(۱۴) شاہ صاحب نے بیوپاریون کی مسجد مین اثنائے تقریر مین حضرت مولانا مولوی شمس العلماء مفتی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب کو کافر کہا یا نہین!

(۱۵) کسی مسلمان کو بے وجہ کافر کہنا از روئے شرع جایز ہے یا نہین!

جناب عالی! چونکہ آپ خود بہی حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ موجود تہے اور آپ کو ان تمام واقعات کی اطلاع ہے لہذا امید قوی ہے کہ مندرجہ بالا (۱۵) سوالات کے جوابات شایع فرمانے مین ہرگز کوتاہی نہ کی جائے گی۔ اگر آپنے ان سوالات کو بجائے جوابات دینے کے نظر انداز کر دیا تو سمجہا جائیگا کہ آپ اپنے رسالہ مین خلاف واقعہ بیانات شایع فرماکر اپنے ناظرین کو مغالطہ مین ڈال رہے ہین سوائے اسکے اور کچہ نہین۔ فقط والسلام۔

اے میرے پیارے ناظرین مطبع برق سخن بنگلور مین ایک اشتہار شایع ہوا تہا جسمین حضرت پیر طریقت مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب بیاہ پوش کے روانہ کئے ہوئے دونون خطوط کی نقل کی ہے اور سوالات موصوف نے بذریعہ اس اشتہار کے جماعت علی شاہ صاحب پر اپنی حجت تمام کی تہی مگر جماعت علی شاہ صاحب نے نہ تو مباحثہ فرماکر نزاع بین المسلمین کو دور کیا

ahmadimuslim.de

نہ حضور پیغمبر خدا صلعم کے ارشاد مبارک کی مطلق پرواہ کی۔

"جو حق بات چھپاتا ہے وہ مکار شیطان ہے" (معاذ اللہ۔ اہلحدیث)

بلکہ اس نزاع کو مسلمانوں کے درمیان قایم رکھنا گوارا فرمایا کہ مناظرہ سے گریز اختیار کیا ہر چند آپ سے اور لوگوں نے بھی مناظرہ کی خواہش ظاہر کی لیکن آپ نے سکوت اختیار فرمایا اور اسی عالم سکوت میں تشریف فرمائے پنجاب ہوگئے افسوس ہے

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا ۔ جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

اگرچہ شاہ صاحب موصوف کی جنوبی ہند میں تشریف لانیکے پیشتر اکثر اخبارات میں آپکے اوصاف ملاحظہ کیے جاتے تھے اور اخبار اہل فقہ تو زمین آسمان کے قلابے ملایا کرتا تھا مگر جب ہم نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا تو سب ہیچ۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ اہل فقہ کے کسی اگلے نمبر میں شاہ صاحب مذکور کی علمیت کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا تھا جس میں ایڈیٹر اخبار مذکور نے شاہ صاحب کو پہلے درجہ کا عالم اور محدث وغیرہ لکھا تھا اور یہ بھی تحریر تھا کہ علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نے شاہ صاحب کو سند محدث عطا فرمائی ہے۔ لہذا ہم ایڈیٹر صاحب اہل فقہ کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ براہ مہربانی اس سند کو اپنے اخبار میں شایع کردیں تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے کن کن علماؤں نے سند عنایت کی ہے اور ان خطوط کو بھی شایع کیا جاوے جو سنہ ۱۹۰۰ء میں شاہ صاحب کی جانب سے مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بذریعہ رجسٹری روانہ کئے گئے تاکہ پبلک کو معلوم ہو کہ واقعی شاہ صاحب نے مرزا صاحب کو مباحثہ کیلئے طلب کیا تھا یا نہیں۔

چونکہ اہل فقہ بھی مذہبی اخبار ہونے کا مدعی ہے لہذا سند مع ذیل سوالات کے جوابات بھی شایع فرما کر پبلک کو فیصلہ کا موقع دیں۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر ملعون وغیرہ کہے تو از روئے شرع کیا حکم ہے؟

(۲) اگر کوئی شخص جوان عورات سے بے پردہ بیٹھے تو از روئے شرع کیا حکم ہے آیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) ہنود وغیرہ کی پکائی ہوئی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں

(۴) ہنود کے ہاتھ سے دودھ دہی ترکاری وغیرہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ہنود کے ہاتھ کی چیز لینی اور پکائی ہوئی کھانے میں حضرت مجدد صاحب الف ثانی اپنے مکتوبات میں کیا تحریر فرماتے ہیں اور آپکا اس میں کیا مذہب ہے۔ فقط

اب ہم اپنے پیارے ناظرین کی زیادہ سمع خراشی کرنا نہیں چاہتے۔ صرف بہار اتمام حجت کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو مطبع برق سخن بنگلور سے شایع ہوا تا معلوم ہو کر جماعت علمی شاہ صاحب کو بنگلور میں کہانتک کامیابی حاصل ہوئی اور علمائے حنفا نے آپکی کہانتک قدر و منزلت فرمائی اور میدان علم آپکے ہاتھ رہا یا آپکے مخالفین کے ہاتھ!

(راقم عبد الاحد بنگلوری حنفی۔ قادری)

ہندوستان

مفصلہ ذیل احباب کی قیمت ۱۰ اگست میں ختم ہو۔ ۱۲۰ اگست کا پرچہ وی پی کیا جاویگا۔ اگر خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو۔ یا چند روز کا وقفہ چاہتے ہوں تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی کروا پس ہونے سے مطبع کا نقصان نہو۔ مینیجر

۳۴۲	لوہارو	۸۶۷	پگری برانوان	۱۲۲۷	بدرٹہ
۳۶۰	احمد نگر	۸۶۸	سہلوان	۱۲۲۸	سیالکوٹ
۳۸۵	میرٹھ	۸۸۴	کانپور	۱۲۲۹	روہتک
۶۳۱	بروڈہ	۱۲۰۳	احمد پور شرقیہ	۱۲۳۰	چھپرہ
۶۳۸	شاہ پور	۱۲۰۶	خانیوال	۱۲۳۳	بستی کٹہ
۶۵۴	موکل	۱۲۰۷	شوپیوکنٹ	۱۲۳۵	رسول پور
۶۷۹	[illegible]	۱۲۰۸	کلکتہ	۱۳۳۲	سکھو چک
۷۵۶	[illegible]	۱۲۱۱	حیدر آباد دکن	۱۳۳۶	بھاٹرٹی
۸۲۷	ویری برگ	۱۲۱۳	بدایوں	۱۳۵۰	بنگلور
۸۴۲	جوانس برگ	۱۲۱۵	[illegible]	۱۳۵۲	سہوپرتھلہ
۸۵۲	جبلپور	۱۲۱۸	قاضی پورہ	۱۳۵۳	برنج چھاونی
۸۵۳	چٹلا ہاٹی	۱۲۲۰	لداخ	۱۳۵۸	جائی باسہ
۸۵۴	امرتسر	۱۲۲۱	مراد آباد	۱۳۷۰	منگاسی
۸۵۵	بالا گھاٹ	۱۲۲۲	بانکی پور		
۸۶۳	گمبٹ	۱۲۲۳	[illegible]		
۸۶۵	پٹیالہ	۱۲۲۵	بانکی پور		

فتاوے

س نمبر ۲۲۰ زندہ لڑکا یا لڑکی کا عقیقہ کرنا کچھ عمر پر موقوف ہے یا نہیں۔ مردہ لڑکا یا لڑکی کا عقیقہ کرنا جائز ہے یا نہیں اگر ہو تو دلیل کے ساتھ۔ (سائل عبدالعد گنگو رستی)

ج نمبر ۲۲۰ زندہ لڑکی یا لڑکے کا عقیقہ روز پیدائش سے ساتویں روز کرنا سنت ہے اگر کسی مجبوری سے ساتویں روز نہ کر سکیں تو چودھویں اور چودھویں نہیں ہو سکے تو اکیسویں روز کر دینا چاہئے۔ مگر چودھویں اور اکیسویں تاریخ میں کرنا ایک امام کا قول ہے ساتویں تاریخ کو کرنا حدیث کا حکم ہے مردہ بچہ کے عقیقہ کا حکم نہیں۔

س نمبر ۲۲۱- فوٹو گراف میں انسان کی شبیہ کھچوانا اور رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضا)

ج نمبر ۲۲۱- فوٹو گراف میں تصویر کھنچوانا منع ہے اور شوقیہ کسی قصد سے رکھنا بھی منع ہے۔ (ابو الفضل غریب عفی عنہ)

س نمبر ۲۲۲- اکثر پنجاب و ہند میں دیکھا گیا ہے کہ خطیب نعمت خطبہ ثانی میں یہ الفاظ بعنوان مفصل طور پر پڑھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ اجمعین خصوصا علی الشیخ الشفیق ورئیس الشفیق قاتل الکفرۃ والزنادیق خیر البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المؤمنین وامام المسلمین ابی بکرن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامیر الاواب مزین الاصحاب محراب المنبر والمحراب الذی کان رأیہ موافقا بالوحی والکتاب امیر المؤمنین وامام المسلمین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامیر الامان حافظ القرآن جامع القرآن امیر المؤمنین وامام المسلمین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامیر الولی ابن عم النبی اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین وامام المسلمین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی الامامین الهمامین السعیدین الشہیدین ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلی امہما سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعلی عمیہ الشریفین المکرمین عند الناس ابی عمارۃ الحمزۃ وابی الفضل العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلی سائر الصحابۃ والتابعین من الناس رضی اللہ تعالیٰ عنہم خطبہ میں صرف تحقیقات کی غرض سے دریافت کرتا ہے۔ کہ جو تعریف اس عبارت میں درج ہے وہ بالکل صحیح ہے امنا باللہ والمرسلہ یا نہ تا مسلموں اہل سنت والجماعۃ کا لفظ یہ بتلاتا ہے کہ دین کا کام سنت نبوی اور جماعت صحابہ کے قول و فعل کے مطابق ہونا چاہئے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی تعریف اسم وار آنحضرت صلعم کے زمانہ میں یا خلفاء کے زمانہ میں یا انکے بعد صحابہ کے زمانہ میں یا تابعین کے وقت میں خطبہ میں یا خطبہ کے بعد پڑھی یا لکھی گئی ہے۔

سائل کا خیال ہے کہ ان سب کو مختصراً اس طرح سے ادا کرنا کیا نقصان ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین یا اس طرح کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اس قدر طول وطویل کر کے خطبہ ثانی طویل کر دینا اہل السنت والجماعت یعنی سنت اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال افعال یا تابعین یا تبع تابعین سے ثابت اور سنت ہے یا بدعت اور خلاف سنت (سائل حکیم خدا بخش سندھی خریدار اہل حدیث نمبر ۹۵ از ملتان)

ج نمبر ۲۲۲ اس طرح کا خطبہ نہ تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا نہ خلفاء راشدین میں سے کسی نے پڑھا ایسے خطبوں اور ان کے مقابل رافضیوں کی تبرا بازیوں کی ابتدا اوس زمانے سے شروع ہوئی ہے جبکہ اسلام میں اہل نام مسلمان یا "اہل اسلام" کو تہ اندیشوں اور نادان دوستوں نے دو جماعتوں سنی اور شیعہ میں تقسیم کر کے اسلام ہی میں رخنہ ڈالا شیعوں نے اپنی اذانوں میں بعد شہادت اشہد ان علیا ولی اللہ کہنا شروع کر دیا اور سنیوں نے خلفاء اربعہ کا نام خطبوں میں درج کر لیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فلیبک علی الاسلام من کان باکیا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان دونوں بناوٹی فرقوں سے الگ ہو کر اصل ٹھیٹھ اسلام پر چلیں جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھایا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ قرآن شریف تھا آپ اسی کو پڑھتے تھے اسی کا وعظ اور تفسیر فرماتے تھے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(ابو الفضل غریب عفی عنہ)

اطلاع:- متنوں کی غلطی پر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں۔ (ابو الوفا)

قیمت بلا ذکر نمبر ... ترتیب:- ... اسمٰعیل ... قرآن ... عقیقہ ... صحیح ... نمبر ... عمر ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

حضور وائسرائے کی یادگار مین جو ہشت گوشہ عمارت منٹو سرکل کے نام سے علی گڈہ کالج مین تعمیر ہونی قرار پائی ہے وہ نہایت سرگرمی سے تیار ہو رہی ہے اور اگر کوئی غیر معمولی رکاوٹ پیش نہ آئی تو ماہ نومبر تک تیار ہو جائیگی اس مین چار بورڈنگ ہاؤس ہون گے اور ہر ایک بورڈنگ ہاؤس مین ۲۰ طلبا کی گنجایش ہوگی۔

حاجی محمد احمد سعید خان صاحب رئیس بھیکم پور نے علیگڈہ کالج کی مسجد کے صحن کیلئے ایک شامیانہ تیار کرادینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

صوبہ بہار مین کثرت باران کی وجہ سے گذشتہ دو ماہ کے اندر قریبا ۲ لاکھ مکان برباد ہوگئے ہین۔

[illegible]

[illegible] کثرت باران کی وجہ سے [illegible] کی خبر آئی ہے جہلم کی آمد و رفت بالکل بند ہے۔ ڈاک اور مسافر دوسری گاڑی کے ذریعہ سے آگے روانہ کئے جاتے ہین۔

فیروزپور مین لالہ سالگ رام نے ایک خیراتی شفاخانہ جاری کیا اس کیلئے بیس ہزار روپیہ نقد دیا ہے۔

راجہ سر تصدق رسول خان بہادر نے علیگڈہ کالج کے جدید بورڈنگ ہوس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے یہ نیا بورڈنگ ہوس سر جان ہیوٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کے نام سے منسوب کیا جائیگا۔

بمبئی مین کارخانون کے مزدورون نے بلوہ کیا۔ فوج منگوانی پڑی۔ سات ملزم گرفتار ہوئے۔

سندھ مین طغیانی سے کئی دیہات بہ گئے ایک جگہ ۷۵ آدمی ضائع ہوگئے امدادی چندہ کھولا گیا ہے بے شمار مویشی غرق ہوگئے دشاہ بندر اور جاتی کے درمیان کوئی گاؤن باقی نہین مصیبت سخت ہے۔

کلکتہ مین سرکاری پریس کے کمپازیٹر قلیل اجرت کے باعث کام چھوڑنے پر آمادہ ہوگئے ہین۔

نوشہرہ درگائی کی شاخ ریلوے بہ گئی۔ اور آمد و رفت بند ہے۔ کوئٹہ کیطرف بھی یہی حالت ہے۔

معاملات مقدونیہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۸ء انگلستان اور روس نے تجاویز اصلاحات مقدونیہ کو باہم اس طرح پر تقسیم کرلیا ہے کہ انگلستان دول یورپ کو ایک گشتی مراسلت بدین مضمون بھیجے کہ ٹرکی افسرون کے ماتحت ایک گشت کرنے والی فوج قایم کی جائے۔ جو مقدونیہ مین مفسد جماعتون کی آمد و رفت کو روکے روس عنقریب ایک مراسلت شایع کریگا جو مالی اور عدالتی اصلاحات کے متعلق ہوگی۔ مقدونیہ کے متعلق مندرجہ ذیل خطرناک تار پہنچے ہین۔ مناستر مین باغی پلٹنون کے افسر دیہات مین دورہ کرکے اہل دیہات کو مفسدہ کی ترغیب دے رہے ہین۔ عثمان فیضی پاشا مناستر مین پہنچ گیا ہے۔ اسی تاریخ کی تار سے معلوم ہوا کہ [illegible]

[illegible]

کہ گورنمنٹ عالیہ نے مسلمانون کی اس ریلوے مین اعانت کرنے مین حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

علیگڈہ مین نواب سر محمد فیاض علی خان صاحب بہادر کی کوٹھی مین ہندو اور مسلمان رئیس اور زمیندارون کا ایک شاندار جلسہ خیرخواہانہ گورنمنٹ کو امن و امان قایم رکھنے مین عملی مدد دینے کی تدابیر مین منعقد ہوا۔

مسٹر تلک کو ۶ برس قید جہود [illegible] شورش کی سزا ملی اور فورا اسٹیمر مین ٹہلاکر علیحدہ کیا گیا [illegible] نے مجرم قرار دیا۔ (افسوس صد افسوس)

دوشنبہ کو تبریز مین ایک خونریز جنگ ہوئی کشتہ مجروح کی تعداد ۲۰۰ بیان کیجاتی ہے۔

ہز میجسٹی امیر افغانستان کابل مین ایک اون کا کارخانہ قایم کرنا چاہتے ہین مگر اسکی عملی صورت اختیار کرنے مین بہت تاخیر واقع ہو رہی ہے۔

سلطان المعظم قسطنطنیہ کے گیریزن کے ۷۵ فوجی افسرون کو ترقی دیدی ہے جس کی وجہ سے وہ اب خوش ہین۔

مراکو مین گذشتہ سال کے انسفرانسیسی تجارت کو ۷۰ لاکھ فرانک کا نقصان ہوا۔ اسکے خلاف انگلستان کی تجارت مین ۱۰ لاکھ فرانک اور جرمنی کی تجارت مین ۳۰ لاکھ فرانک کا اضافہ ہوا۔

مسٹر تلک کی سزا پر بمبئی مین سخت فساد ہوا مہاجنان نے دوکانین بند کردین اسٹیشن پر ہنگامہ ہوگیا پولیس افسرون پر پتھر مارے گئے۔

[illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

علمی خبرات

فیض بخش اسٹیم پریس فیروز پور شہر کی نادر و نایاب کتب اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزان یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۶ر فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ ذیل کتب مکمل ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حمائل شریف مجلد	سے	حسن مختاصہ	ا ر ۳ ر
ترجمۃ القرآن "	سے	مترجم بالاجلد مجلد	ا ر ۳ ر
نجوم الفرقان "	للعہ	دو جہان کی سیر	٨
لغات القرآن "	عمر	سمندر کی سیر دو حصے	سے
تفسیر اتقان "	۳ے	پاتال کی سیر	عمر
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	رنیونی -	۸ر
ترجمہ اردو انسان کامل مجلد	للعہ	روح لیلیٰ	سے
سیپارہ الم جلی کشادہ			

مفصل فہرست طلب کر کے دیکھئے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگوائیے

ملنے کا پتہ

مینیجر فیض بخش سٹیم پریس فیروز پور شہر

فہرست کتب مطبع اہل حدیث - امرتسر

ترک اسلام مباحثہ دہرم پال نو آریہ سابق غلام عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب - قیمت ۶ر

تغلیب الاسلام مکمل بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دہرم پال) نہایت عمدہ ہے
جلد اول ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر
چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت عہ ر

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۰ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے ہوا تھا - قیمت ۶ر

ادب العرب اس کتاب میں صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان صاحب بلا مدد اُستاد مطلب سمجھ سکیں اور کامیاب ہو سکیں - نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے تھے - آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر اور مدلل ذخیرہ - قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام و آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تھا - قیمت ۸ر

تقابل ثلاثہ توریت - انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ - اور قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - قیمت عہ ر

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں - قیمت ۳ر

ہدایت الزوجین نکاح و طلاق کے مسائل اور خاوند بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ا ر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث میں چھپا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار
اہل حدیث

مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... بس اس سے تو نقل کیا ہے

نمبر ۳۰ — جلد ۵

امرتسر مورخہ ۹ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ - اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کیے جاتے ہیں۔

(۳) مرسلہ مضامین بشرط پسند مفت درج کیے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کریکا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ ۔ عہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۴ روپیہ

" ششماہی عہ

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع
و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں

بیوگان کی پکار آریہ سماج کی خدمت میں

بیوگان کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے اس حالت زار کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جن کے گھر میں ایسا واقعہ گذرا ہو۔ ہم مدتوں سے چیخ پکار رہے آریہ مستروں کو ان بیکسوں کی حالت زار پر توجہ دلاتے تھے مگر یہی صدا آتی رہی کہ بیوہ نفس کشی کرے اور دہرم شہوت پرستی نہیں سکھاتا ہمارے رشیوں نے جو بیوہ کو نکاح ثانی سے منع کیا ہے اسکی بہت بڑی فلاسفی ہے بڑی حکمت پر مبنی ہے تم کو دل میں اسکو نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری پکار سے گو اہل درد کے دل تو ہل جاتے تھے مگر پتھر دلوں کو کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ہماری آہ و پکار نے کچھ اثر دکھایا۔ آج ہم ایک پر درد مضمون آریہ گزٹ سے نقل کرتے ہیں جس کے دیکھنے سے ہمارے ناظرین اندازہ لگا سکیں گے کہ ؎

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر ۔۔۔ پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

ناظرین ذرہ دل لگا کر مضمون مندرجہ ذیل کو پڑھیں نامہ نگار اپنے علاقہ کا حال اس طرح لکھتا ہے:۔

بیچ ہواؤں (بیوگان) کی مصیبت اور انکا انتظام اس علاقہ کے مختلف دیہات میں اس قسم کی بہت سی غریب لاوارث اور بدہوا (بیوہ) عورتیں موجود ہیں جو برہمن چھتری اور ویش وغیرہ اونچی ذاتوں کے فرقوں کی ہیں جو مختلف جگہوں پر محنت مزدوری سے بمشکل اپنا پیٹ بھرتی ہیں بعض عورتیں ایسی بھی دیکھنے میں آئی ہیں جن کو اس کے آدمی مصیبت اور تکلیف کی وجہ سے چھوڑ کر مفقود الخبر ہو گئے ہیں۔ کئی اس قسم کی جن کو چند ماہ کا حمل ہے اور بہت سی خواہشمند ہیں کہ کسی بھلے گھر میں رہنے اور گھر کا کام کاج کرنے کا سہارا مل جاوے۔ جو بدہوائیں اچھی شکل صورت کی قابل شادی ہوتی ہیں ان کو پنر بواہ کے فوائد اور دہرم اپدیش کیا جاتا ہے اور ان کی رضامندی پر بھلے اور آسودہ حال آدمی کے ساتھ ان کے پنر بواہ کے لئے کوشش کی جاتی ہے مگر جو اس قسم کی اونچی ذات کی غریب لاوارث اور بدہوا عورتیں اس علاقہ کے

حمائل شریف مترجم:۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ ۱ (منیجر اہل حدیث)

اکثر ملتی رہتی ہیں جو چند ماہ کی حاملہ ہوتی ہیں یا اُن کے ساتھ ایک دو خورد سال بال بچہ ہوتا ہے اُن کے دہرم کی رکھشا کے لیئے اس طرف کوئی انتظام نہیں ہے اُن کو پناہ عموماً اہل اسلام اور مشنری صاحبان کے یہاں ہی ملتی ہے۔ ہندو بھائیوں میں تو اس طرف ہمت ہی نہیں ہے جو وہ اُن کو اپنی گھروں میں سہارا دیکر اُن سے کچھ گھر کا کام کاج کرا کر اُن کی سہاتیا کریں۔ اور انکا دھرم بچاویں۔

ہندو بھائیوں کی باطنی کمزوری۔ کم ہمتی اور لاپرواہی کا حال تو معلوم ہی ہے۔ غریب ہی تو یہ حال ہے کہ اونچی اونچی ذات کی بدھوائیں کثرت سو مسلمانوں کے گھروں میں خانگی اور پیشیدہ عورتوں میں ملتی رہتی ہیں۔ میری رائے میں جالندہر اور وہ عورتیں جن کے ساتھ ایک دو خورد سال بچے ہوں اُن کے دہرم کی رکھشا کے لیئے یہ مناسب ہے کہ جن لوگوں کو اُن کی خواہش ہو یا اپنے گھر کے انتظام اور کام کاج کے لئے کسی بیوی اور اچھی ذات کی عورت کی ضرورت ہو وہ اس قسم کی عورت کو اپنے گھر میں رکھکر اُن سے روٹی وغیرہ طیار کرانے کا کام لیتے رہیں تو اُن کے دہرم کی رکھشا ہوگی اور اُن کے ساتھ اولاد کا بچاؤ ہوگا مگر یا صرف کہا دینا کافی ہے تاکسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ (اہلحدیث)

ایسی غریب اور لاوارث عورتیں جن کے ساتھ کئی کئی بچے ہوتے ہیں بڑی مصیبت اور آفت میں مبتلا پائی جاتی ہیں۔ بچوں کے سبب سے محنت اور مشقت بھی اچھی طرح سے نہیں کر سکتی ہیں اور کئی بچوں کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اُن کو نوکر رکھنے سے بھی پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس ہر طرح کی مجبوری اور لاچاری سے وہ آوارہ ہو کر در بدر ماری پھرتی ہیں۔ کہیں ہندو دہرم میں اُن کو رکھ کر اُن کی سہاتیا کا معقول انتظام نہیں۔ جب یہ بچوں والی آوارہ تیز مشنری عمال کی نگاہ میں آجاتی ہیں اُن کو اس جگہ ہر طرح کا آرام ملتا ہے اور اُن کی اولاد کو آئندہ ترقی کرنے کا میدان ملتا ہے اُس وقت ہندو بھائی فضول واویلا کرتے ہیں بقول۔ چیز نہ رکھی اپنے اور چور دن گالی دی۔ افسوس کہ اُس طرف یہ رواج پھیلا ہوا ہے کہ جب کوئی اونچی ذات کی بدھوا حاملہ ہو جاتی ہے وہ بدنامی کی وجہ سے اپنے گھر سے نکل جاتی ہے یا اُس کے رشتہ دار اُس کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ وہ بچاری طرح طرح کی تکلیف اٹھا کر کسی نہ کسی کے گھر میں بیٹھ جاتی ہے اور اپنے دہرم کو خیرباد کہتی ہے۔ عیسائی اور محمدی فرقہ کی ترقی کا یہ بھی ایک بڑا ذریعہ ہو رہا ہے۔ (پھر تم بھی مسلمانوں کی ریس کرو۔ اہلحدیث)

آریہ سماج یا سناتن دہرم سبھا کی طرف سے ابھی تک کوئی اس قسم کا آشرم جاری نہیں ہوا ہے جس میں حاملہ اور غریب بچوں والی عورتوں کی حفاظت اور سہاتیا کی جاوے جس سے اُن کو اپنے دہرم سے تبدیل ہونے کا موقعہ نہ ملے۔ ایک ایسے آشرم کی اس وقت بہت ضرورت ہے کوئی دین اناتھ پرچار اوز کے شبھ چنتک اور ہتیشی اسپر وچار کریں گے اور اس علاقہ جالندھر ضلع کی کسی دوسرے مناسب مقام پر دین بدہوا آشرم جاری فرمانے کی کوشش فرمائیں گے۔ دنانک چند گپتہ سکرٹری بدہوا سہایک واستری سمدنار سبھا جالندھر

آریہ گزٹ ۱۹۱۸ء۔

اہلحدیث نامہ نگار کے مقصد سے ہمیں پوری ہمدردی ہے مگر سوال یہ ہے کہ نامہ نگار آریہ ممبر اس کام کو کر سکے گا یا کوئی آریہ سماج بحیثیت آریہ ہونے کے اسکو کر سکیگی؟ ہرگز نہیں کیونکہ آریہ سماج جس رشی کی مشن ہو اُس کی تعلیم تو یہ ہے کہ

جس شریف رانڈ سے خاوند نے جماع کیا ہو اُسکا نکاح ثانی جائز نہیں۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۶)

ہان قرآن شریف صاف صاف اور کہلے کہلے لفظوں میں حکم دیتا ہے غور سنو!

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ

یعنے بیوگان کی شادی کر دیا کرو۔

اس مسئلہ میں ہماری گفتگو بڑے بڑے مہاشوں سے ہوئی لالہ منشی رام جی جالندھری سے ہوئی۔ ماسٹر آتما رام امرتسری سے ہوئی۔ سوامی درشنانند جی سے ہوئی۔ ایک دفعہ آگرہ کا مسافر بھی آیا ہوا تھا مگر سب سے ایک ہی آواز سنی کہ بیوائیں صبر کر سکتی ہیں ویدک دہرم نفس کشی سکہاتا ہے ہماری دیویاں ایسی نہیں ویسی نہیں لیکن افسوس ہے کہ آج نامہ نگار آریہ گزٹ نے بھانڈا پہوڑ دیا اور کہلے کہلے لفظوں میں لکھ دیا کہ بہت سی بیوائیں بازاری فاحشہ بن رہی ہیں۔ دیکھیں آگرہ کا مسافر اب کیا فرماتا ہے۔

سماجی مترو! جبتک تم شادی بیوگان کو رواج دو گے نہ تم محب وطن کہلا سکو گے نہ متبع فلسفہ الٰہی۔

ان سماجی دوستو! سے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　　آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(القول) فی احکام الصلوٰۃ ... کتاب ... کی ضرورت نہیں قیمت ۸؍

قادیانی فرعون

امروہہ سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہونچا ہے جو قادیانی خلیفہ مولوی احسن صاحب امروہی نے اپنے کسی ملنے والے کے نام پر شائع کیا ہے اُس مین اور جو کچھ لکھا ہے اُس کا جواب دینا امروہہ والون کا فرض ہے مگر کھسیانی بلی کہمبہ نوچے احسن صاحب ہم سے بھی الجھ پڑے ہین لکھتے ہین ہم نے سنا ہے کہ امروہہ والے مولوی ثناء اللہ کو ہمارے مقابلہ کے لئے بلانیوالے ہین مولوی ثناء اللہ کی بے علمی کیوجہ سے ہم نے اُس کو آجتک اپنا مخاطب نہین بنایا اور نہ بنانا چاہتے ہین اِس کے جواب مین ہماری تو دعا ہے کہ۔

دہن مغرور را غیرت ز علمائے
صد شکر کہ در مذہب ما کبر و انانیست
ما خاک نشینیم انا را نشناسیم

لیکن اے جناب آپ اتنا تو فرمایئے کہ جھوٹ بولنا آپکے مذہب مین کیا حکم رکھتا ہے۔ عرصہ مدید ہوا آپ مجھسے علمی خط و کتابت کرتے تھے اُس سے عجیب [illegible]

[illegible]

رسول مرزا صاحب قادیانی میرے ساتھ مباحثہ مناظرہ کرتے رہے یہانتک کہ جب وہ جواب دینے سے تنگ آگئے تو میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔ اعجاز احمدی کتاب میرے ہی مقابلہ مین لکھی جس مین کئی ایک جگہ [illegible] قادیان پہونچنے کی دعوت دی۔ میری نسبت آپکا ایک شعر یہ ہے

الا خیت ذئباً عائثا او ابا الوفاء
او فیت مدا ادرہیت امرتسر

رسالہ انجام آتھم اور ضمیمہ آتھم مین مجھکو مباہلہ وغیرہ کے لئے بلایا۔ غرض کہ آپکے پیر مرشد مجھکو ہمیشہ اپنا مخاطب بناتے رہے بلکہ آپ خود بھی لکھتے رہے مگر آج کیا دال مین کالا ہے کہ آپ میرے سامنے آنے سے انکار کرتے ہین۔ کیا آپ اپنے پیر و مرشد سے مرتبہ مین گئے ہین یا اپنے آپ کو اُس سے افضل جانتے ہین۔ نہین

نہین کچھ بھی نہین بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ؎

زاہد نداشت تاب جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

مین بھی آپکی طرح افنا خیر کہنے والے کا شاگرد ہوتا تو آپ کو صاف سناتا کہ مولوی صاحب تیر سامنے آئیے اپنی علمیت کی سندین دکھا کر جوہر دکھایئے

استحان دیجئے اور لیجئے ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

لہ علماء عرب اس آئیت کو منحول امرتسر کو مرفوع دیکھکر ہم پر نہ ہنسین بلکہ اس تصویر کا مصور ایسا ہی جانین۔ منہ۔

لو ایک اور الہامی پیدا ہو گیا

پنجاب کی زمین بھی ایک عجیب مردم خیز قطعہ ہے۔ الہامی اور پیشگوئیان کرنے والونکا تو گویا یہہ مولد ہی ہے ابھی کل کا ذکر ہے کہ مرزا قادیانی نے الہامون اور پیشگوئیون سے اودہم مچا رکھا تھا خدا خدا کر کے وہ ختم ہونے کو ہوئے تو آج ایک ثانی الہامی پیدا ہو گیا۔

[illegible]

جاتا ہے۔

ثانی الہامی کے مریدون نے اول الہامی کے مرنے پر اپنے الہامون کی پٹری جمانی شروع کی ہے ہم اِس موضوع پر کچھ نہ لکھتے مگر اتفاقاً ایک اشتہار حافظ ظفر علی لاہوری کا ہماری نظر سے گذرا جس کو دیکھکر ہمین خوف ہوا کہ یہہ تو بھی قادیانی مشین ہے جسنے پنجاب و دنیا مین ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ ناظرین اب بغور سنتے جائین کہ مرزا [illegible] کہان تک درجہ بدرجہ ترقی کی ہے۔ سب سے پہلے اُنکی طرف سے ۲ مئی کے پیسہ اخبار لاہور مین ایک مضمون نکلا تھا جو یہہ ہے۔

۲۴ مئی کو بعد نماز جمعہ شاہی مسجد مین جو جلسہ مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کی تردید مین منعقد ہوا اُس مین حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری نے اپنے وعظ مین مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آپ سب لوگ گواہ رہین کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت مر گیا۔

ahmadimuslim.de

یہی مضمون ثانی الہامی کے مریدوں نے اپنے رسالہ المجدد میں اس طرح لکھا کہ:-

"علماء کرام کا جو جلسہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور شاہی مسجد میں بعد ادائے نماز جمعہ مرزا قادیانی کے اوہام باطلہ کی تردید کے لئے منعقد ہوا تھا۔ اُس میں آپنے باواز بلند دیکھا نکہ اور بڑے دعوے سے مرزا کو اس امر کا چیلنج دیا تھا کہ اگر مرزا کو اپنے سچا ہونیکا دعوے ہو۔ تو وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ میں آئے۔ اور جس طرح سے چاہے ہمارے ساتھ علمی اور روحانی مقابلہ کرے۔ جس کے لئے ہم مرزا کو پانچہزار روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ کبھی ہم سے مناظرہ و مباہلہ سے پہلے بنک میں روپیہ جمع کرنے کو تیار ہیں لیکن ایک دفعہ ہمارے سامنے اگر اپنے دعاوی کی صداقت ثابت کرے مرزا کے لئے پانچہزار کا انعام اس لئے کہا گیا کہ آپ نے روپیہ کے ساتھ صدق کی محبت سے۔ آخیر میں حضرت شاہ صاحب قبلہ نے بطور پیشگوئی یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد نہایت ہی ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا"

پھر اسی مضمون کو المجدد نمبر ۶ میں یوں لکھا تھا کہ:-

"رسالہ المجدد نمبر ۵ میں دیکھ سکتے ہیں۔ کہ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین عمدۃ العاشقین فرزند ختم المرسلین امام المسلمین قبلہ مومنین مجدد دوراں قطب زمان واقف اسرار خفی و جلی حضرت مولانا مولوی حافظ بابا صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علیپوری ادام اللہ فیوضہم کی پیشگوئی جو حضور نے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شاہی مسجد میں اپنے وعظ کے اخیر میں مرزا قادیانی کی نسبت فرمائی تھی کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائیگا۔ یہ چوتھے ہی دن پوری ہوگئی یا نہ ہوئی۔ اور تازیانہ نقشبندی روحانی رنگ میں کیا پھر ایا نہیں؟"

ایڈیٹر اہل فقہ (جو ثانی الہامی کے حلقہ بگوشوں میں فسٹ نمبر ہیں) نے بھی اخبار اہل فقہ مورخہ ۴ جون ۱۹۰۸ء میں پیسہ اخبار کے مذکورہ مضمون ہی کا حوالہ دیا تھا۔ لیکن چونکہ ۱۲ جون کے اہل حدیث میں ایک مضمون مدلل نکلا تھا جس کا عنوان تھا پیراں نمی پرند مریداں می پرانند اُس میں ثابت کیا گیا تھا کہ اس قسم کے الہامات اور پیشگوئیاں قادیانی مشنری کی ساخت اور اس شعر کے مصداق ہوتی ہیں کہ

این کرامت ولی ما چہ عجب — گربہ شاشید وگفت باران شد

ایسا کہنا کہ فلاں شخص جلد مرجائیگا یا ذلت کی موت سے مریگا اپنے اجمال میں بہت کچھ گنجائش رکھتا ہے اس لئے ثانی الہامی کے مریدوں نے اس پیشگوئی کو ذرہ کسی قدر معقول پسند بنانے کے لئے ایک اور اشتہار دیا جو ہمارے اس نوٹ لکھنے کا باعث ہوا جس کے مضمون کے اصل فقرات یہ ہیں راقم اشتہار مرزا کے قیام لاہور کے کچھ واقعات لکھکر کہتا ہے کہ۔

"اس کے بعد ہر روز مرزا کے جائے قیام کے بالمقابل حضرات علمائے لاہور کیطرف سے ایک جلسہ حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم کی سرپرستی میں ساڑھے پانچ بجے شام سے دس بجے تک منعقد ہوتا رہا جس میں مرزا کے عقائد باطلہ کی تردید پبلک کے سامنے کی جاتی رہی۔ اور مرزا کو دعوت دی جاتی رہی۔ اور ہزاروں روپیہ کی طمع بھی دیگئی لیکن شقاوت قلبی غالب تھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ۲۵-۲۶ مئی کی درمیانی رات کو حضرت اقدس نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ

"اب تک مرزا یا اُسکا کوئی حواری مقابلہ پر نہیں آیا۔ حالانکہ میں اُس کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کرنے اور اُس کے غالب آنے کی صورت میں اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ حسب وعدہ دینے کو تیار رہوں۔ اچھا نہیں تو دیکھنا چوبیس گھنٹہ کے اندر کیا ہوتا ہے؟"

حضرت یہ فرما کر بیٹھ گئے۔ اور جلسہ حسب معمول برخاست ہو گیا۔ ۲۶ مئی کے دن دوپہر سے پہلے پہلے مرزا کی موت کی خبر مشہور ہوئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ رات کو حضرت اقدس نے جس وقت اپنے الفاظ ختم کئے تھے اُسی وقت سے ہی عرصہ بعد مرزا کو ہیضہ کے آثار نظر آنے لگے ۱۲ بجے رات تک مرض کا پورا غلبہ ہو گیا جس میں ۱۰ گھنٹہ مبتلا رہ کر حضور کی پیشگوئی سے پورے ۲۴ گھنٹہ بعد مرزا ہزاروں ارمان سینے میں لئے ہوئے قبر میں سونے کے لئے بالکل تیار ہو گیا"

ناظرین! دیکھئے کیسا نکتہ بعد الوقوع بنایا گیا ہے اسی کو کہتے ہیں پیراں نمی پرند مریداں می پرانند۔ ہم پوچھتے ہیں اگر ۲۵-۲۶ کی درمیانی شب کو بھی یہ گول مول پیشگوئی ثانی الہامی نے کی تھی تو کیا وجہ ہے کہ تم لوگوں نے آج تک اُسکو شائع نہ کیا حالانکہ ۲۶ مئی کو مرزا قادیانی مرا تو ۲۸ کے پیسہ اخبار میں اُس کی موت کی خبر کے ساتھ ہی ۲۲ مئی والی گول مول بے جوڑ پیشگوئی تم

چونکہ آپ [illegible] مرزا کی طرح الہامی [illegible] اقدس تفضیل کا صیغہ ہے کسی کو علم ہے تو سمجھا دے (اہلحدیث)

لوگوں سے شائع کروئی گئی ۲۵-۲۶ مئی والی یہ پیشگوئی کیوں چھپا رکھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی نکتہ بعد الوقوع سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ علاوہ اس کے یہ بھی کوئی پیشگوئی قابل فخر ہے کہ دیکھنا چوبیس گھنٹوں میں کیا ہوتا ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی بھی قادیانی مشین میں ڈھلی ہوئی ہے جو محض احمقوں کو پھانسنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو اہلحدیث کو خدا کے فضل سے الہام شناسی اور تنقید کا پورا ملکہ ہے اس لئے آئندہ کو ذرہ ہوش سے الہام بازی کی مشین کو چلانا ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اب سنئے اصل واقعہ ہمارے مکرم برادر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ بھی لاہور کے جلسوں میں برابر شریک تھے مولوی صاحب موصوف کا بیان ہے کہ ۲۵-۲۶ کی درمیانی شب کو جلسہ ہوا تھا اوس میں خلیفہ جماعت علی شاہ صاحب نے یہ کہا تھا کہ میں نے مرزا کو مباحثہ کی دعوت دی تھی اور ایک تبولیت کی اطلاع نہ آئی اب میں ۲۴ گھنٹہ کی [illegible]

[illegible] بالکل [illegible] لے لیا۔

آہ افسوس ہو کہ ان لوگوں نے احمقوں کے پھانسنے کے کیا کیا جال بنا رکھے ہیں بڑا جال آجکل پیری مریدی کا کیا کم تھا کہ اس پر الہاموں اور پیشگوئیوں کا ضمیمہ لگایا جاتا ہے سچ ہے ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے

دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

لیک وہ صوفی تھے جن کی کتابوں میں ہم پڑھتے ہیں الکرامات حیض الرجال (کرامتیں مردوں کا حیض ہیں) یعنے جس طرح عورتیں حیض کو چھپاتی ہیں اسی طرح اللہ کے بندے کرامتوں کو چھپاتے تھے کہ کہیں نفس میں عُجب اور تکبر نہ آجائے۔ آج یہ زمانہ ہے کہ اصل حیض تو جدا ہے مگر مصنوعی سرخی کپڑوں پر نہیں بلکہ موتہہ پر لگا کر حیض کا اظہار کیا جاتا ہے الی اللہ المشتکی کمال تو یہ ہے کہ بڑے بڑے اکابر بے علمی اور تعظیمی اپنے نام کے ساتھ لگا لئے جاتے ہیں وہ القاب دیکھکر اور تو خیر مگر یہ سخت افسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب وغیرہ رحمت اللہ علیہم اجمعین کے لئے بھی کوئی لفظ باقی نہیں چھوڑا۔

اخیر میں ہم بھی ایک وجدانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ ثنائی الہامی کے مرید اور حلقہ بگوش ہمارے جواب کی طرف کی توجہ نہ کریں گے مگر یہہ ان سے نہ ہو سکیگا کہ ہماری طرح واقعات صحیح پیش کر کے جواب دیں ہاں برا بھلا کہیں گے۔ اور گالیاں دے کر اپنے تصوف کا ثبوت دیں گے جس کے جواب میں صرف دو حرفہ مضمون کہیں گے ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا

مدرسہ باقیات الصالحات

یہ زنانہ مدرسہ مدت سے کرنول (علاقہ مدراس) میں جاری ہے اس میں لڑکیوں کو دینی تعلیم اور ضروری امور سکھلائے جاتے ہیں مگر افسوس ہے کہ [illegible]

ڈیرہ غازیخان

[illegible] میں مقامی لحاظ سے اس جگہ ایک چھوٹا سا مدرسہ نہیں بلکہ بہت بڑا مدرسہ چاہئے مگر مشکل یہی در پیش ہے جو سب جگہ ہے کہ روپیہ نہیں اس لئے اصحاب خیر سے توقع ہے کہ توجہ فرما کر جو کچھ بھیجنا ہو حکیم خیر محمد صاحب سکرٹری ڈیرہ غازیخان کی خدمت میں بھیجیں۔

چھاونی ناگپور

میں ایک مختصر سا مدرسہ ہے اس کی مدرسی کے لئے ایک مدرس کی ضرورت ہے جو عربی صرف و نحو اور قرآن و حدیث کی تعلیم دے سکتا ہو تعلیم کے علاوہ واعظ خلیق اور متحمل بھی ہو تنخواہ فی الحال مبلغ بیس روپیہ ہوگی پتہ بابو عبد العزیز کلرک محکمہ نہر گنپت راؤ چھاونی ناگپور۔

الخلاف شر

مسائل میں اختلاف تو ہوتا ہی چلا آیا ہے اس کو تو کوئی مٹا نہیں سکتا مخالفت سے خلعت تک برابر

فتوحات اہلحدیث: چیف کورٹ ہائی کورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان کے فیصلے بحق اہل حدیث قیمت ۴ر (مجلد)

الہامات مرزا۔ مرزا کی پیشگوئیوں کی تردید۔ قیمت ۵ روپے ۵ر (مجلد)

اختلاف ملتا ہے پھر آجکل کونسی نئی بات پیدا ہو گئی ہے کہ مسلمان چیختے ہیں کہ اختلافی مسائل کا ذکر نہ کرو۔ وہ نئی بات غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے کہ سلف کے زمانہ میں اختلاف مسائل اپنی اپنی حد پر رہتا تھا جسکا کسی قدر نقشہ سدس ذیل سے ملتا ہے ؎

اگر اختلاف اُن میں باہم دگر تھا — تو مآل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا — خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اُس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونیکو تھا باغ گیتی

اسکی صورت یہ تھی کہ ایک اہل علم اپنے خیال کو مع دلیل ظاہر کر دیتا! دوسرے کی تسلی ہو جاتی تو قبول کرتا ورنہ وہ اُس کی تردید میں دلیل بیان کرتا آئندہ کو مصالحت اور بس۔ یہ نہ تھا جو آجکل ہے کہ کسی فرعی مسئلہ میں اگر اختلاف ہوا تو اُس شاخ کے ساتھ تنہ تک چیر کر درخت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے کسی مذہب امر میں اختلاف ہو تو باہمی سلام کلام سب موقوف بلکہ ایک دوسرے کے درپے آزار ایک دوسرے پر بہتان لگانے لگے۔ نقصان پہونچانے لگے۔ کوئی صلح کو کہے تو اس کی شکل بنا کر پہلے سے کہیں گے کہ ہماری ناراضگی کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ دینی امر کی وجہ سے ہے فریق مقابل فلان امر چھوڑ دے تو ہماری صلح ہے حالانکہ جن لوگوں سے حضرت صاحب کی صلح ہے اون میں اس مخالف سے کئی درجہ بڑھ کر عیب اور بد اعتقادیاں ہیں۔ اس کی نادر نظیر بنگال کا ایک واقعہ ہے کہ گذشتہ ایام میں مجھ سے صید البحر کے متعلق سوال کیا گیا میں نے اپنی ناقص تحقیق لکھدی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اُس علاقہ میں اس مسئلہ کے متعلق بہت کچھ نزاع ہو چکی ہے فریقین رسالہ بازی بھی کر چکے ہیں میری تحریر جس فریق کے موافق تھی انہوں نے دوسرے فریق پر بیجا اور بے جا زور ڈالنا شروع کیا حالانکہ مسئلہ بالکل ایک معمولی ہے۔ سلف سے خلف تک اختلاف چلا آیا کئی لوگ ادھر کئی لوگ اس طرف۔ ایسے مسائل کو اپنی اندرونی کدورتوں کے نکالنے کا ذریعہ بنانا جتلا رہا ہے کہ ان مسائل میں اختلاف کرنے والے کسی نیک نیتی سے اختلاف نہیں کرتے۔ میں اس وقت کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ عام طور پر کہتا ہوں میری دلی تمنا ہے کہ لوگ سلف صالحین کے طریق پر چلیں۔ کہ جس طرح سلف صالحین میں اختلاف مسائل کے ساتھ ہی میل جول رہتا تھا اسی طرح اختلاف کے ساتھ میل جول رکھیں۔ اس کا نمونہ آجکل علماء آرہ اور پٹنہ میں ملتا ہے کہ اُن میں باہمی مسائل میں اختلاف بھی ہے اور ہونا چاہیئے کیونکہ اختلاف رائے تو علم کا نتیجہ ہے مگر آپس میں سب کا میل ملاپ بدستور برادرانہ ہے پس ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہل حدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہیئے۔

مذاکرہ علمیہ

مسئلہ اقتدا ختم ہو چکا ہے اس لئے جو تحریریں پیچھے کی ہونگی درج نہیں ہونگی ہاں ہمارے مکرم دوست جناب مولوی عبد الغفور صاحب دانا پوری کی ایک تحریر میعاد سے پہلے کی مگر گم ہو گئی تھی اُس کی اطلاع پاکر مولوی صاحب موصوف نے اپنی تحریر دوبارہ بھیجی اس لئے وہ من وجہ میعاد کے اندر ہے لہٰذا حسب وعدہ درج کیجاتی ہے آپ لکھتے ہیں:۔

مولانا المکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مذاکرہ علمیہ دربارہ امامت واقتدا پرچہ اہل حدیث ۱۳۔ مارچ وغیرہ دیکھنے میں نہ آیا مگر ۲۷ مارچ و ۳۔۱۰ اپریل دیکھنے میں آیا جس میں بغرض تحقیق آپکے علماء سے استصواب رائے کی ہے جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ میرے خیال میں مسئلہ ہذا کی کئی صورتیں ہیں اول نجاست ظاہری حکمی مثل جنابت وکپڑہ نجاست آلودہ سے نماز پڑھا سکے یہی دو قسم ہیں بعلم خود یا بغیر علم۔ دوم نجاست باطنی اعتقادیات سے اس کے بھی دو قسم ہیں اول فسق وفجور واعمال بدعیہ والا امام ہو دوم عقائد کفریہ والا شخص امام ہو۔ سوم بحالت مجبوری اقسام مذکورہ بالا کے پیچھے اُس کی بھی چند صورتیں ہیں اول حکومت ومتولی مسجد کی طرف سے ایسا امام مقرر ہے دوم اہل حکومت کی طرف سے تو نہیں مگر متولی مسجد کی طرف سے ہے اور اُس کے سوا دو سرا خواندہ وغیرہ قابل امامت کے اُس جگہہ نہیں تیسرے اور لوگ قابل امامت کے ہیں مگر جماعت کرنی سے اس تیسری صورت کے جمیع اقسام میں اقتدا درست ہے بموجب آیت کریمہ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ وآیۃ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وحدیث ابوذر کے جس میں امراء کی خبر دے کر آپنے اُن کی اقتدائی صلوٰۃ کو استفسار فرما کر اقتدا کا حکم فرمایا اور بموجب حدیث صلوا خلف کل بر وفاجر کے چہارم بغیر علم کے نماز کے کسی شرط یا فرض کو چھوڑنے والے کے پیچھے نماز پڑھنی بس اس چوتھی صورت کے باب میں معراج وغیرہ میں صحیح حدیث مروی ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم یصلون لکم فان اصابوا فلکم ولھم وان

اخطأوا فلکم وعلیھم رواہ البخاری اس حدیث سے عموماً ائمہ کو مراد لینا وحجاجی کی نماز کو صحیح قرار دینا فن حدیث سے ناواقفیت ہے دیکھو ان لکھ بتلایا ہے کہ وہ امام عقائد قبیحہ بدعیہ وکفریہ کا معتقد نہیں ہے صحت عقیدہ کے ساتھ نماز پڑھا ہوا ہے پس اگر اس امامت میں ارکان یا شرائط کے ادا میں کمی غفلت سے کی ہے تو اس کا بوجھ اسپر ہے تمہیں نہیں تمہاری نماز صحیح ہوگی محدثین نے اس حدیث کا یہی مطلب سمجھا ہے بخوف طوالت صرف تبویب امام ابن تیمیہ کو ہم نقل کرتے ہیں۔ منتقی میں فرماتے ہیں باب من اقتدی بمن اخطأ بترک شرط او فرض ولم یعلم بہ اس کے بعد حدیث مذکورہ بخاری کو نقل فرمایا ہے۔ اس حدیث سے مسئلہ بالحق بعید رہ میں بعض علماء کا استدلال تعجب خیز ہے۔ باقی رہی صورت اول ودوم سو صورت اول یعنی بحالت نجاست بدن وکپڑہ کے مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں کیونکہ نماز کی صحت وقبولیت کے لئے طہارت شرط ہے وثیابک فطہر والرجز فاھجر اس سے ظاہر ہے کہ امام کی نماز قطعاً نہیں ہوگی یہی کیفیت صورت دوم میں ہے کہ بوجہ عقائد بدعیہ وکفریہ امام کی نماز وغیرہ عند اللہ کچھ مقبول نہیں پھر ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی نماز صحیح ہوگی یا مثل امام کی نماز کے غیر مقبول ومردود ہوگی پس جب جماعت میں امامت کی شرطیت کے فلاسفی اور اس کے اسرار پر غور کیا جاتا ہے اور حدیث شریف اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین اللہ وفی کمہ پر نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ امر صاف متبادر ہوتا ہے کہ امام کے ساتھ مقتدی کی بھی نماز نہیں ہوگی کیونکہ جب امام کی جو مصلیان کے لئے سفیر ووفد ہے دربار خداوندی میں رسائی نہیں ہوئی تو مقتدی کی کیونکر رسائی ہوگی پس عموماً دربار شاہی کے حضوری میں جو خلعت ملا کرتی ہے اور وہ ان للرحمۃ فیاجیء اور المصلی یناجی ربہ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے ثابت ہے اوس سے بھی ایسے امام ومقتدی کو خلعت قبولیت ورحمت وبرکت سے محرومی ہوگی اور محض تقلیداً اور رسماً دائیں وبائیں السلام علیکم کہنا ہوگا اور اسی کی موید ہے حدیث عن سہل بن سعد وابی ھریرۃ مرفوعاً الامام ضامن یعنی صلوٰۃ ھم ضمن صلاتہ صحۃ وفساداً جیسا کہ ترمذی وابن ماجہ وحاکم وغیرہم نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بھی جو صحیحین وابوداؤد وغیرہ میں مرفوعاً مروی ہے سترۃ الامام سترۃ المصلی اور حدیث ترجمۃ الابواب بخاری منہا قراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کو اور محدثین نے

موقوفاً ومرفوعاً باسانید مختلفہ صحیح وضعیف ومنقطع ومرسل کے روایت کیا ہے یہ سب حدیثیں مقتدی وامام کے صحت وفساد نماز ملازمت پر صریح دال ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

علامہ لکھنوی تعلیق الممجد شرح موطا امام محمد میں تحت حدیث اجعلوا ائمتکم خیارکم فرماتے ہیں لان الامام اذا فسدت صلوتہ فسدت صلوۃ المؤتم لان الامام ضامن بصلوۃ المقتدی کما ورد بہ الحدیث فصلوۃ المقتدی مشمولۃ فی صلوۃ الامام وصلوۃ الامام متضمنۃ لھا فصحتھا بصحتھا وفسادھا بفسادھا فاذا صلی الامام جنباً لم تصح صلوتہ لفوات الشرط وھی متضمنۃ لصلوۃ المؤتم فتفسد صلوتہ فاذا علم ذالک یلزم علیہ الاعادۃ انتہی ہاں حسب تصریح فقہاء ومتکلمین فاسق کے دو قسم ہیں فاسق معلن اور فاسق غیر معلن فاسق غیر معلن کے پیچھے پڑھنا بلا خلاف جائز سمجھتا ہوں اور اوس کو حکم ہیں والصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر داخل کرتا ہوں باقی شق دوم وصورت دوم مذکورہ کے پیچھے ناجائز سمجھتا ہوں۔ راقم

محمد عبد الغفور داناپوری۔

ایڈیٹر۔ اس تحریر میں کوئی نئی بات نہیں جسکا جواب پہلے نہ آچکا ہو ہاں اجعلوا ائمتکم خیارکم والی حدیث سے عدم جواز کا یہ طرز استدلال کہ امام کی نہ ہونے سے مقتدی کی بھی نہ ہوگی عجیب ہے سو جواب یہ ہے کہ اول تو حدیث صحیح نہیں دوم یہ حدیث وقت انتخاب امام سے تعلق ہے جو متنازعہ فیہ نہیں۔ سوم حدیث مذکور میں صیغہ امر متعلق امام ہے جواز یا عدم جواز صلوۃ کا اس میں کوئی ذکر نہیں چہارم یہ امر استحبابی ہے چنانچہ دوسری ایک روایت میں ہے ان سرکم ان تقبل صلوتکم اور نقیض استحباب موجب بطلان نہیں ہوتی فافہم وتدبر۔

غریب فنڈ

منشی عبد الرحمن۔ امرتسر ۔۔ ۸ عہ

عابد علی نزا کوٹ ۔۔ ۔۔ ا

فتوی فنڈ ۔ ۔ ۔ ۳ لعا یا سابقہ ۔ ۔ ۔ ۴۰

میزان ۔ ۔ ۔ ۱۵ ۱۰ ایک اخبار بنام محمد غوری دکاندار وکٹ

جاری کیا گیا۔ باقی ۷ عہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی الہامات

صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی

(از مولوی عبد العزیز صاحب تلمبہ سیان شنگ ضلع گوجرانوالہ)

میں یقیناً کہتا ہوں اور حلفاً بیان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کاذب پنجابی نے جسقدر الہامات مبشرہ یا منذرہ اپنی زندگانی میں بذریعہ اشتہارات یا کتب شائع کئے وہ سب کے سب جھوٹے نکلے اور کیوں نہ جھوٹے نکلتے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں فرماتے ہیں وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی یعنی مراد کو نہیں پہونچا جس نے جھوٹ باندھا - چنانچہ مرزا صاحب احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے بارہ میں نامراد رہے اور یہ حسرت دل میں ہی لیکر چلے گئے بہتیرے الہامات سنائے لیکن کوئی پورا نہ ہوا پہلے آپ نے کہا کہ میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے قد زوجناکہا - ازاں بعد اس کے رشتہ داروں کی طرف خطوط اور مکاتیب عاجزانہ طور پر لکھے رہے کہ میرے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح کر دو چنانچہ وہ سب خطوط کلمہ فضل رحمانی میں چھپکر بہت ناظرین دیکھ چکے ہیں پھر جب سلطان محمد پٹی والا سے اسکا نکاح ہو گیا تو آپ نے ایک الہام مشتہر کر دیا جس کی یہ عبارت تھی ویموت بعلہا الی ثلاث سنین یعنی اسکا خاوند تین سال تک مر جائیگا جب اسکا خاوند اللہ کے فضل سے تین سال گذار کر خوش و خرم نظر آیا تو بعض لوگوں نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ وہ تو مرا نہیں اب کیا جواب ہے تو آپ نے کہا کہ میں ابھی زندہ ہوں اور احمد بیگ کی لڑکی بھی زندہ ہے کسی وقت نکاح میں آجائیگی اور آپکے مریدوں نے بھی یہی جواب معترضین کو دئے چنانچہ میں نے ایک قصیدہ یا ئیہ تحفہ ہند کے ضمیمہ میں جون کے مہینہ میں طبع کرایا تھا - اور یہ اعتراض کیا تھا ؎

چاند دختر احمد بہ عقد او آمد ✦ کہ بود زوجہ سلطان مرد حقانی

تو اس کے جواب میں ایک قصیدہ الحکم اخبار میں شائع ہوا جس میں مجھو مخاطب کرکے لکھا تھا ؎

ہست دختر احمد چو زندہ اند ہنوز ✦ چرا بعقد سماوی اندر حیرانی -

اب میں اس شاعر سے پوچھتا ہوں کہ اب کیا حیرانی کا موقع نہیں کہ مرزا صاحب تو مر گئے وہ نکاح میں نہ آئی؟ شائد یہ جواب دیدو کہ جب نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہے تو مرزا صاحب کے گھر میں وہاں جاکر آباد ہوگی -

مجھی مرزائیوں سے سخت تعجب ہے کہ باوجود جھوٹا ہونے مرزا کے اسکو مورد وحی والہام سمجھتے رہے - بلکہ خود مرزا صاحب نے آپ کو مسیح ابن مریم علیہ الصلوٰۃ و السلام و امام حسین علیہ السلام سے افضل لکھتے رہے چنانچہ آپنے دافع البلاء میں لکھا تھا کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✦ اُس سے بہتر غلام احمد ہے -

اور اعجاز احمدی میں یہ شعر ہے ؎

وقالوا علی الحسنین فضل نفسہ ✦ اقول نعم واللہ ربی سیظہر

اور بہتیرے اشعار مرزا کی کتابوں میں ہیں جن سے مرزا کی تعلّی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے -

علاوہ اس کے قرآن دانی بھی آپ پر ختم تھی قرآن کی آیات کو اپنے اوپر خواہ مخواہ چسپاں کرتے تھے چنانچہ قصہ ذو القرنین کو اپنے پر لگا دیا - دیکھو لکچر ۳ ستمبر جو لاہور میں آپنے دیا - اُس میں لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے ذو القرنین کے نام سے قرآن میں پکارا - افسوس - کیا کفار سائلین نے اسوقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مرزا کی بابت سوال کیا تھا کہ بتاؤ مرزا کون ہوا - اور اُسکا قصہ کس طرح سے ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے صیغہ ماضی سے اس قصہ کو بیان کیا - سبحان اللہ قرآن دانی مرزا پر ختم تھی - جیسا مرزا نے قرآن کو سمجھا - آجتک کسی نے اہل علم سے نہیں سمجھا اور ہم دعا کرتے ہیں کہ ایسی سمجھ بھی کسی کو نہ ملے - اگر مرزائی لوگ مرزا کی قرآن دانی کی بابت مجھ سے سوال کرینگے تو میں اسکی تحریف اسکی کتابوں سے نکالکر پیش کرونگا - ایک نظیر جو مرزا کی قرآن دانی کی اور یاد آئی - اور وہ یہ ہے کہ دابہ کے معنے کبھی آپ نے علماء لوگ ٹھیرائے اور کبھی دابہ کی تعبیر نبی سے کی اور کبھی طاعون کے کیڑے سے - شائد آپکے الہام کرنے والے کو پھر پھر خیال آتا ہوگا - کہ شائد معنی صحیح ہونگے یا یہ ہونگے - جیسے کسی نے کسی سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے ہو؟ اس نے کہا گلستاں - اُس نے کہا غلط کہتے ہو - اس نے کہا گلستان - پھر اُس نے ذرا ڈانٹا تو اُس نے کہا گلستاں - سو ایسا ہی مرزا صاحب کے الہام کا حال ہے بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ اُس میں گلستان تو صحیح تھا - اور اس الہام میں ایک معنی بھی صحیح نہیں - والسلام

اطلاع - مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسن وغیرہ کی تحریرات متعلقہ موت مرزا

ترکِ اسلام - یا نشتر دربال عبد الغفور کے لکچر ترکِ اسلام کا معقول جواب - قیمت ۸/

دریافت کا جواب

عرض ہے کہ پرچہ اہلحدیث مطبوعہ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ کے صفحہ ۵ پر ایک مضمون جس کی سُرخی "دریافت" ہے میری نظر سے گذرا جسکی بابت خاص مجھ سے بھی دریافت کیا گیا ہے کہ میں بھی پتہ دوں۔ سو بجواب اس مضمون کے عرض ہے کہ اس جگہ آسن سول میں میرے پاس محمد حسن نامی شخص کوئی مجید میدہ کل میں نہیں ہے۔ ہاں البتہ ایک دوسرے نام کا شخص جسکی عمر قریب ۵۰ سال ہے یا جن ... اور اپنے کو مولوی۔ فقیر و سیاح و شاہ صاحب عموماً کہلاتے ہیں۔ پست قد۔ رنگ گندمی۔ دراز ریش۔ اپنے کو رہنے والا ضلع گورکھپور اور نام محمد حسن اور عرصہ چار ماہ سے سیاحت ڈھاکہ و کلکتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر بارادہ واپسی مکان ضلع مذکور مسجد میدہ کل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور چو طرفہ چند یوم تک چلے بھی جاویں گے۔

ظاہرا۔ میرے نزدیک تو انکی بول چال و خیالات مطابق قرآن و حدیث کے ہیں کسی طرح کا نقص نہیں۔ اور پابند صوم و صلوٰۃ بھی پائے گئے ہیں اور موحد ہیں۔

میں جہانتک عرصہ مذکور میں انکو دیکھتا ہوں تو وہ پکے اہلحدیثوں سے کسی فعل میں کم نہیں۔ جواب میں (حنفیوں وغیرہ سے) یا سوال میں ہر طرح سو پورے ہیں۔ مزید حالات جو سائل نے دریافت کئے ہیں سو میں ان کے چال چلن کے علاوہ کوئی حالات نہیں جانتا۔ ظاہرا کوئی غلطی نہیں پائی گئی۔

مجیب مستری نور دین۔ مالک میدہ کل۔ و مہتمم مدرسہ اسلامیہ میدہ کل۔ و مقام آسن سول ضلع بردوان۔

ایک اور لیجئے

جواب سُرخی "دریافت" اہلحدیث مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء صفحہ ۵ شاہ محمد حسن صاحب صوفی کامل کی ذات بابرکات کے دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے! یہ تو اظہر من الشمس ہے آپ کلکتہ وغیرہ اضلاع بنگالہ کی سیاحی کرتے ہوئے آج عرصہ چار ماہ سے آسن سول میں رونق افروز ہیں آپ کی تشریف آوری سے لوگوں کو طرح طرح کی فیضیابیاں نصیب ہو رہی ہیں جس کی کبھی امید بھی نہ کی جا سکتی تھی۔ ہزارہا مخلوق خدا منہ مانگی مراد پا رہی ہیں۔ شاہ صاحب موصوف نے تو دعا قبول کرا دینے کے لئے بارگاہ الٰہی سے سارٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہے۔ آپ اس بارہ میں بڑے دعوے کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ میں دعا کروں اور قبول نہ ہو؟

بعض مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ آپ دعا کرتے کرتے کچھ ایسے دور نکل جاتے ہیں کہ نماز جمعہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے علیٰ ہذا القیاس اور وقتوں کا بھی اندازہ اسی پر بہت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے کئی شخصوں کا دعا کیا اور وہ قبول بھی ہو گیا جس میں نور الدین صاحب کا بھی نام بیان کیا جاتا ہے۔ شاہ صاحب کو اب لوگوں کو معتقد بنانے کا اچھا موقعہ ہاتھ لگا ہے۔ والسلام

مجیب عبد الرحمان چپراسی۔ آسن سول۔ دوکان پارچون

سیٹھ حاجی ہارون کا شکریہ

ہم مسلمانان جبل پور پر جناب حاجی ہارون برادرس ساکن کراچی وارد حال جبلپور نے جو احسان کیا۔ وہ اس قابل ہے کہ ہم ساکنان جبل پور فرداً فرداً انکا شکریہ ادا کریں مگر چونکہ یہ امر وقت طلب ہے اس لئے یہی مناسب معلوم ہوا کہ بذریعہ اخبار جمیع اہل اسلام کی جانب سے شکریہ ادا کیا جائے۔ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر رانی تالاب ہے اسکے کنارہ اہل اسلام کے ہر دو فریق یعنی اہلحدیث اور احناف کی دو بڑی عیدگاہیں ہیں نیز شہر کے ایک بڑے حصہ کی قبرستان ہے۔ ان تین مقامات کیوجہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کو اس تالاب کی کتنی بڑی ضرورت ہوتی ہوگی۔ باوجود ایسی بڑی ضرورت کے اس میں کہیں گھاٹ نہ تھا۔ مدت دراز سے وضو وغیرہ کیواسطے انکو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ عیدین کے موقعہ پر مسلمان اپنے پاکیزہ کپڑے پہنے ہوئے کنارہ تالاب گشت کرتے کہ کہیں ایسی جگہ مل جاتی کہ ہم کیچڑ سے اپنے کپڑے بچا کر وضو کر لیتے جب کبھی کسی نماز کا وقت آ جاتا تو اس تکلیف کیوجہ سے بہت کم اشخاص وضو کرکے نماز فریضہ وقت پر ادا کرتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ دولت ہارون سیٹھ کے نصیب میں رکھی تھی کہ جنہوں نے یہ نیکی حاصل کی۔ اب جب ہم اس شاندار ہارون گھاٹ کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر تالاب کا پانی لیتے ہیں بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے پروردگار جس شخص نے ہماری سالہا سال کی تکلیف دور کی تو بھی اسکی ہمیشہ کی تکلیف دور کر دارین میں اسکا بدلہ دے۔ چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد موجود ہے الدال علی الخیر کفاعلہ نیز من لم یشکر الناس لم یشکر

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۲۲۳۔ زید کی بیوی باخلاق اور با اسلام ہے مگر بوجہ چند نافرمانیوں کے زید بہت تنگ ہو گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور وہ مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے۔ ایسی حالت میں زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں ؟

ج نمبر ۲۲۳۔ جائز ہے لیکن بحکم ابغض الحلال الی اللہ الطلاق خدا کے نزدیک ناپسند ہے۔

س نمبر ۲۲۴۔ زید کی بیوی باخلاق اور با اسلام ہے۔ اور بد صورت ہو بوجہ بد صورتی کے زید کو بہت ناپسند ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور زید مہر دیکر طلاق دینا چاہتا ہے ایسی حالت میں زید کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں !

ج نمبر ۲۲۴۔ جائز ہے لیکن بحکم عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَيْئًا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا نباہ کرنا اچھا ہے۔

س نمبر ۲۲۵۔ زید نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ بعد دو تین برس کے زید اپنی بیوی کو نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ زید کو بہت سمجھایا جاتا ہے کہ اپنی بیوی کو رکھیا طلاق دو۔ مگر زید نہ رکھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور اس عورت نے خلع کے واسطے سوار دوین کے پاس بھی درخواست کی سوار نے زید کو طلاق دینے کے واسطے کہا۔ مگر زید کسی صورت سے طلاق نہیں دیتا ہے ایسی حالت کو عرصہ دس بارہ سال کا ہو گیا۔ اب ایسی حالت میں وہ عورت کیا کر سکتی ہے۔ بغیر خلع کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ یا اس کے خلع کرانے کی کوئی صورت ہے ؟۔

ج نمبر ۲۲۵۔ ایسے ظالم کا علاج یہی ہے کہ موجودہ قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیکر فیصلہ کرایا جائے

س نمبر ۲۲۶۔ عن ابن عباس ان امرأة ثابت ابن قيس اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما اعتب علی ثابت فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام تعنی بغضه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقته فقالت نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقة وطلقها تطلیقة اخرجها البخاری (سوال) ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام کا کیا مطلب ہے ؟۔

ج نمبر ۲۲۶ اس کا خاوند بدشکل تھا بدشکلی اور خوبصورتی چونکہ بحکم هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ خدا کی طرف سے ہے پس کسی بدشکل سے بغض رکھنا دراصل خالق تک بد اعتقادی پہونچاتا ہے اس لئے عورت مذکورہ نے اس کراہیت کو کفر سے تعبیر کیا چنانچہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ لولا مخافة اللہ اذا دخل علی لبسقت فی وجهه یعنی مجھے خدا کا خوف مانع نہوتا تو جب وہ میرے پاس آتا ہے میں اُس کے منہ پر تھوک دوں۔

س نمبر ۲۲۷۔ مومن مرد مشرک عورت سے اور مومن عورت مشرک مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

ج نمبر ۲۲۷۔ مومن مرد کا مشرک عورت سے اور مومن عورت کا مشرک مرد سے نکاح جائز نہیں وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ۔ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا۔ مشرک سے مراد یہاں وہ لوگ ہیں جو اسلام سے منکر ہو کر شرک کرتے ہیں جو لوگ کلمۂ اسلام کے قائل ہو کر شرک کرتے ہیں گو فعل انکا تو شرک ہے مگر نکاح ان سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۸۔ مومن مرد مشرک عورت سے نکاح کرے اس خیال سے کہ عورت کو گھر لاکر دیندار کر لیں گے۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

ج نمبر ۲۲۸۔ منکر اسلام مشرک کے ساتھ کسی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں اور مسلمان مشرک کے ساتھ نیک نیتی سے جائز ہے۔

س نمبر ۲۲۹۔ سورۃ الانبیاء رکوع ۲ آیت لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ کا کیا مطلب ہے ؟

ج نمبر ۲۲۹۔ آیت مرقومہ کا مطلب یہ ہے کہ بے دین لوگ دنیا کے اتنے بڑے ڈھانچ کو محض کھیل اور تماشہ جانتے ہیں جس کا انجام اسپر پہنچتا ہے کہ خدا نے گویا اس کو اپنے لئے ایک کھیل تماشہ بنایا ہے اسکا جواب اس آیت میں دیا ہے کہ خدا اگر کھیل بناتا تو ایسی بناتا کہ بس اُس کے پاس ہی ہوتی اتنے بڑے ڈھانچ کی ضرورت نہوتی جس میں روزانہ ہزاروں قتل و خون ہو رہے ہیں لاکھوں آدمی لاکھوں پر مظالم کر رہے ہیں کروڑ ہا قانون سے مقرر ہو رہے ہیں۔ پھر ہر ایک کو نیک و بد اعمال کا بدلہ ملتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا محض کھیل اور تماشہ نہیں ۲۔ سردار فضل غریب فضل ٭۔

(اطلاع فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابوالوفا)

جمال القرآن - قرآن ... اور قرآن مجید کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - قیمت ۱۲ (منیجر اہل حدیث)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مدرسہ نعمانیہ دہلی کا جلسہ دستاربندی حسب دستور ۹ اگست کو ہوگا۔

چودہری نتھو ساکن موضع اودھیان ضلع امرتسر کا نوجوان لڑکا شیر محمد مرگیا۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعا کی درخواست کیگئی ہے اللھم اغفرلہ

مولوی عبدالستار حسن ولد مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج نے ایک بڑا دو ورقہ فتوی بمواہیر علما در بارہ منع رسوم قبیحہ شائع کر کے مسلمانوں پر احسان کیا ہے جو مولوی صاحب سے پتہ مذکور پر مفت ملتا ہے

سیوان ضلع سارن میں آریوں نے کچھ مذہبی شور اٹھایا تھا۔ مگر مولوی ظہیرالدین صاحب کی تقریرات سے دب گیا (نامہ نگار)

بعض شیعہ ہمدردان قوم شاہ ایران کو جس نے ایرانی پارلیمنٹ کو توڑ کر بڑے بڑے علماء اور قومی لیڈروں کو مروا دیا ہے یزید ثانی کا خطاب دے رہے ہیں۔

پنجاب بلکہ کل ہندوستان میں امسال بارشیں خوب ہوئیں۔ (شاید مرزا صاحب قادیانی کے مرنے کا نتیجہ ہے)

ہوتی لال ورما کو جس نے اخبار بندے ماترم میں ایک مضمون بیجا شائع کیا تھا سشن جج علیگڈھ نے ۷ سال جلاوطنی کی سزا دی۔

ڈیرہ غازیخان کی طرف دریائے سندھ نے اپنا رخ کر لیا۔ دو بند ٹوٹ کر بہ گئے۔ قیدی اور خزانہ دوسری جگہ بھیجد ئے گئے۔ اگر یہی حال رہا تو تمام شہر غرق ہو جائیگا۔ باشندے بھاگ رہے ہیں (خدا مہربانی کرے)

بنگالی خودی رام بوس کی سزاء موت کے حکم میں جسنے بمب کا گولہ مارا تھا۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے ترمیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے اب اس نے حضور وائسرائے اور ملک معظم قیصر ہند سے اپیل کر کے رحم کی درخواست کی ہے۔

بابو بپن چندرپال نے کلکتہ میں مسٹر تلک اور چد مبرم پلے کی ہمدردی کے جلسے میں سخت پر جوش تقریر کی۔ سامعین کو کہا کہ دونوں کی سزایابی پر سالانہ ماتم کریں۔ ان کے قید ہونے کے دن کو قومی تہوار بنانا چاہئے۔

پارلیمنٹ میں ڈاکٹر رودر فورڈ نے سفارش کی کہ وزیر ہند مسٹر تلک کی کچھہ سزا معاف کردیں۔ وزیر ہند کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ بات ناممکن ہے۔ گورنمنٹ نے خود ہی مقدمہ چلایا۔ اب وہ کیسے سفارش کر سکتی ہے (یہ بھی کچھہ مشکل ہے)

برٹش پارلیمنٹ میں انگلستان کے وزیر خارجہ نے ترکی میں پارلیمنٹ کی تقرری کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اگر یہ رعایت تمام ترکی سلطنت پر حاوی ہوگی تو مقدونیہ کا جھگڑا اٹھ جائیگا۔ (صرف زبانی)

ہانگ کانگ میں ہوا کا سخت طوفان آیا۔ جس سے جہازوں کو بڑا نقصان پہونچا۔ "ینگ کنگ" نام ایک چینی جہاز معہ ۳۰۰ مسافروں کے غرق ہوگیا۔ انگریزی تباہ کن جنگی جہاز "موھنگ" نام ریتی پر چڑھ گیا۔ ساحل چین پر سمندر کے اس سخت تلاطم سے کانٹن میں کشتیوں کے الٹ جانے سے ہزاروں چینی سمندر میں ڈوب گئے۔

ریاست فریدکوٹ نے پنجاب کے قحط فنڈ میں دس ہزار روپیہ ارسال کئے

بارش خاطرخواہ ہو رہی ہے اس لئے الہ آباد اور متھرا میں قحط کے امدادی کام بند کر دیئے گئے۔

۲۸ جولائی کو سلطان المعظم نے شیخ الاسلام کے روبرو جدید ترکی آئین کی وفادارانہ طور پر پابندی کرنے کے لئے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھائی قسطنطنیہ کی حالت بالکل بدل گئی۔ اخبارات۔ رسالے اور وطن دوستی کے مضامین بیچنے والے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر سمت حب الوطنی کی تقریروں کا زور ہے۔ وزیر اعظم نے ۲۸ جولائی کو باب العالی کے سامنے ایک بڑے مجمع کے روبرو تقریر کی اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ خوشی کے منانے میں بھی اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور ان کو مطلع کیا کہ سلطان المعظم تمہاری حب الوطنی کے جذبات سے بہت خوش ہیں۔

مسٹر تلک اب تک احمد آباد میں ہیں اور کال کا سزا یافتہ اڈیٹر بھی بعجت ہے۔

قیصر جرمن نے فرید پاشا سابق وزیر اعظم ترکی کو بغداد ریلوے کی توسیع میں سیاہ عقاب کا نشان مرحمت کیا۔

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی تجویز کرتے ہیں کہ دارالعلوم ندوہ میں چند ایسے لائق مولویوں کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے جو سنسکرت اور بھاشا میں فارغ التحصیل ہوں اور ان مولویوں سے اشاعت اسلام کا کام لیا جاوے (غنیمت ہے توجہ تو ہوئی مگر یہ خیال تو فرمائیے کہ توجہ ہوتے ہی ایسے طیار شدہ کہاں سے ملجائینگے)

ahmadimuslim.de

علم خیرات

فیض بخش سکیم

اشتہار ہذا کے پہنچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت ہی ارزان یعنے ایکسو سے بیس روپیہ تک کے خریدار کو ۸ آنہ فی روپیہ تمام اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار کو نصف قیمت دیجائیگی محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مندرجہ ذیل کتب کل ہو کر فروخت ہو رہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حائل شریف مجلد - -	۱۲	خروف مختلف	ا ر ۲ ر
نجوم الفرقان - - -	للعہ	مترجم بلاجلد - مجلد	۳ ر ۴ ر
ترجمۃ القرآن - - -	۱۲	دو جہان کی سیر	۲
لغات القرآن - -	۱۲ر	سمندر کی سیر دو حصے	۱۲
تفسیر اتقان - - -	۱۲	پاتال کی سیر -	۴ر
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	رینولی - - -	۸ر
ترجمہ اردو انسان کامل	للعہ	روح لیسیلے	۱۲
سیپارہ الم حبلی کشادہ			

مفصل فہرست طلب کر دیکھیے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگوا لیجیے

ملنے کا پتہ

منیجر فیض بخش پریس فیروز پور شہر

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی — پوری کیفیت تو اس تفسیر کی اسکے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔

جلد اول ۱۲ — جلد دوم ۱۲
جلد سوم ۱۲ر — جلد چہارم ۱۲
جلد پنجم ۱۲ — پانچوں کی قیمت ۵

نماز اربعہ — اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام۔ عیسائی ہندو۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ۔ ۲ ر

دلیل الفرقان — بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے ۲ ر

حق پرکاش — آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن پر شروع سے اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۸ ر

تغلیب الاسلام — جواب تہذیب الاسلام عبدالغفور آریہ دو ہرسال، نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ جلد اول قیمت ۸ ر جلد دوم قیمت ۱۲ ر جلد سوم قیمت ۸ ر جلد چہارم قیمت ۸ ر چاروں کے خریدار کو ۲ ر

مناظرہ نگینہ — مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۰ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۴ ر

ادب العرب — صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا گیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۲ ر

المشتہر
منیجر مطبع اہل حدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہلحدیث

بس ہے اپنے لئے تو مصطفےٰ کی گفتار + مت بچھو کسی کا قول و کردار + بس ہے اہل سنت کو فقط کتاب + یا ان و بہم و نحا کا قول ... ہے

نمبر ۴۱ — جلد ۵

امرتسر مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کو باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہیں۔

(۳) سلیم مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔/۱۰ عہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔/۱۰ سے

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔ عہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱ر

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۔ ۵ شلنگ

ششماہی ۔ ۔ ۔ ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیں

نذر لغیر اللہ

تصحیح نمبر... (؟)

مدت ہوئی بعض احباب نے آیت مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تشریح اور تفسیر مع تردید مخالف رائے کے دریافت کی تھی مگر بعض دیگر ضروری مضامین کی وجہ سے ادہر توجہ نہ ہو سکی۔ اتنے میں ایک رسالہ قلمی "اظہار السرور فی حل الذبائح المنذورة لاهل القبور" میری نظر سے گذرا جس میں فاضل مصنف نے بہت زور لگا کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یہ بات کہ کسی مصنف کا خیال ہمارے خیال سے مخالف ہے کوئی تعجب انگیز امر نہیں نہ ہو سکتا ہے کہ تمام اہل علم ایک ہی ... البتہ تعجب ہے کہ فاضل مصنف نے رسالہ مذکورہ کے دیباچہ میں اپنے نام کے ساتھ مقلد ابی حنیفہ بھی لکھا ہے باوجود حنفی ہونے کے اصول حنفیہ کی خلاف ورزی کی ہے اصول فقہ کو ملحوظ رکھکر اس آیت میں نزاع ہی نہیں ہو سکتی اس لئے

ہم اس مضمون میں ان ہی اصول سے کام لیں گے۔ آیت مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے معنے ہیں کہ جو چیز کسی غیر اللہ کے نام سے نامزد کی جائے وہ حرام ہے اس ترجمہ میں تحقیق طلب تین الفاظ ہیں۔ (ما) اور (أُهِلَّ) اور (لغير الله) ما کی بابت علماء اصول کا حکم ہے کہ یہ عام ہے۔ اصول شاشی میں ما کے عموم کو اس نظیر سے ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی اپنی لونڈی کو یوں کہے کہ۔

ان کان ما فی بطنک غلاماً فانت حرة یعنے جو کچھ تیرے پیٹ میں ہو اگر لڑکا ہے تو اس کے جننے سے تو آزاد ہوگی۔ اس کہنے کے بعد وہ لونڈی اس حمل سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنے۔ تو علماء اصول کہتے ہیں وہ لونڈی آزاد نہ ہوگی کیونکہ ما کا لفظ اس سب مواد کو شامل تھا جو لونڈی کے حمل میں بچہ بننے کی قابلیت رکھتا تھا حالانکہ وہ دو حصہ ہوکر ایک لڑکا بنا اور ایک لڑکی۔

نور الانوار کے الفاظ یہ ہیں فان قال لامتہ ان کان ما فی بطنک غلاماً فانت حرة فولدت غلاماً وجارية لم تعتق تقريرہ لكون كلمة ما

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

علامة لان المعنی حینئذ ان کان جمیع ما فی بطنک غلاماً فانت حرة ولم یکن کذالک بل کان بعض ما فی بطنہ اغلاماً وبعضہ جاریة فلا یوجب الشرط۔

ان حوالجات سے ثابت ہوا کہ ما کا لفظ عام ہے جو اپنے تمام مسمیات پر شامل ہے مطلق نہین جیسا کہ مصنف ممدوح نے صفحہ ۳ پر لکھا ہے مطلق اور عام مین جو فرق ہے وہ اہل علم سے مخفی نہین العام یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعاً (نور الانوار) حکم المطلق ان یکون الاتی بای فرد کان آتیا بالمامور بہ (اصول)

پس ما جو اپنے مفہوم مین عام ہو اُسکو مطلق کہنا کسی طرح صحیح نہین۔

بیان بالا سے دو باتین ثابت ہوئین ایک تو ما کا عموم دوسرے عموم کا حکم کہ وہ حنفیہ کے نزدیک یا کم از کم بابرہ حنفیہ کے نزدیک قطعی ہوتا ہے ایسا ہم دکہلاتے ہین کہ علماء اصول حنفیہ نے عام کو یہانتک زور دار مانا ہے کہ صحیح حدیث سے بھی اس کی تخصیص کے قائل نہین ہوئے چنانچہ اصول شاشی مین ہے کہ اگر عام قرآن اور حدیث نبوی مین تعارض ہو تو تطبیق کی کوشش کی جاوے اور اگر کسی طرح سے تطبیق نہ ہو سکے تو بوجوب العمل والی حدیث کو چھوڑ دیا جاوے (ملخصاً)

تحقیق ما کے بعد اُہل کا لفظ ہے۔ اہل کے معنی ہین آواز بلند کرنا عرب مین شعر ہے ؎

اہل بما لما استھل نجومنا حسان الوجوہ لینیات الانامل

مگر احکام شرعیہ مین آواز بلند کرنا ضروری نہین بلکہ دل کے ارادہ پر مدار ہے ولکن یواخذ کم بما کسبت قلوبکم و انما الاعمال بالنیات پس مراد اہل کے یہ ہوئی کہ جو چیز غیر اللہ کے نام پر مقرر کیجاوے وہ حرام ہو۔

اُہل کے بعد غیر اللہ کی تحقیق ہے۔ اس تحقیق سے یہ مطلب نہین کہ اس مرکب لفظی یا اُس کے اجزاء کی تفصیل کیجاوے بلکہ غیر اللہ کی طرف نسبت کی تنقیح منظور ہے۔ کیونکہ بہت لوگ کہا کرتے ہین کہ جب کسی غیر اللہ کے نام سے چیز حرام ہو جاتی ہے تو تم لوگ جو کہتے ہو میری روٹی یا میری بیوی یا میرا گھر تو یہ سب چیزین حرام ہو گئین؟ اس لئے ضروری ہے کہ اس نسبت کی تحقیق بھی کیجاوے۔ پس غور سے سنئے اضافت کسی چیز کی دوسری کی طرف کئی وجہ سے ہوتی ہے جز کی کل کیطرف اور کل کی جزو کیطرف جیسے میرا ہاتھ وغیرہ

ملک کی مالک کی طرف۔ مصنوع کی صانع کیطرف جیسے میرا مکان میری روٹی میری بیوی میرا درس کا چاقو وغیرہ اس قسم کی سب اضافتین جائز ہین اور قرآن شریف مین بندون کے حق مین مستعمل ہین لیکن ان کے علاوہ ایک اضافت اور ہے جس کی بابت قرآن شریف مین ما اہل بہ لغیر اللہ فرمایا ہے اسکا نشان بھی قرآن مجید ہی سے ملتا ہے۔

قرآن مجید مین عرب کے مشرکون کا رویہ ان لفظون مین بیان ہے۔

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (پ ۸ ع ۲)

یعنے مشرک اللہ کی پیدا کی ہوئی کہیتی اور مویشیون مین سے ایک حصہ اللہ کے لئے مقرر کر کے اپنے خیال کے مطابق کہتے ہین کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ایک حصہ ہمارے شریکون (مصنوعی معبودون) کا پہر جو حصہ اُن کے شریکون کا ہوتا ہے وہ اللہ کے حصہ کی طرف نہین پہونچ سکتا اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ اُن کے شریکون کی طرف چلا جاوے تو کچھ حرج نہین۔

اس آیت مین خدا تعالیٰ نے مشرکون کے فعل پر دو دفعہ لام کا استعمال کیا۔ یہ بزعمھم للّٰہ اور لشرکائنا پھر اس آیت کو ہم آیت ما اہل لغیر اللہ کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ دونون کا مطلب ایک ہے یعنے جس طرح کسی چیز کو بطور تقرب اور بطور قبولیت خدا کی طرف منسوب کیا جاتے اسی طرح اسی غیر اللہ کے نام سے منسوب کی جاوے یعنی اُس غیر کی نذر معینہ کو قبول کر کے بدلہ دینے والا یا نفع پہونچانے والا یا بلا ٹلانے والا سمجھا جاوے تو وہ چیز حرام ہے۔ اب اس تحقیق کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہین کہ آیت مین لفظ ما ہے جو بحکم اصول فقہ عام ہے اور جاندار غیر جاندار سب کو شامل ہے۔

اب غور طلب بات اتنی ہے کہ ہم جو تفسیر اس آیت کی کرتے اور سمجھتے ہین بلحاظ الفاظ وہ صحیح ہے یا جو ہمارے مخاطب تفسیر کرتے ہین وہ صحیح ہے ہماری تفسیر مین ما کا لفظ اپنے عموم پر رہتا ہے اور ہمارے مخاطبون کی تفسیر سے وہ صرف جانورون سے مخصوص ہو جاتا ہے کیونکہ ہم تو یہ معنے کرتے ہین کہ جو چیز غیر اللہ کے نام سے (بہ نیت مذکورہ) نامزد کی جاوے خواہ بکرا بکری ہو یا روٹی کپڑا ہو سب حرام ہے اور ما کا لفظ بھی یہی چاہتا ہے مگر ہمارے مخاطب علماء خصوصاً فاضل موصوف مصنف رسالہ اظہار السرور اسکے

ازرق — فی احکام القرآن …

منہ ذبح بیہ کہتے ہین ہان مگر علماء حنفیہ کے اصول سے عموم قرآنی کی تخصیص حدیث صحیح سے بھی جایز نہین۔ معلوم نہین اس آیت کی تفسیر مین حدیث سے بھی بالاتر کونسی قوی دلیل اُن کو ملی ہو کہ اُس کی وجہ سے عموم قرآنی کی تخصیص کو جایز رکھا جاتا ہے۔ بجز اقوال الرجال کے کہ فلان مفسر نے یون لکہا ہے فلان مفسر نے یہ لکہا ہو الی اللہ المشتکی۔ او جناب کہین اصول مین بھی لکہا ہے کہ عموم قرآنی کی تخصیص حدیث سے تو جایز نہین مگر مفسرین کے قول سے جایز ہے تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ۔

عام شکایت۔ اس موقع پر ہمارا رونے کا مقام ہے اس لئے ہم چاہتے ہین کہ ذرا اپنا آہ و بکا اپنے ناظرین تک بہی پہنچا دین شاید کوئی ان مین رحمدل ہو کر ہمارے گریہ و بکا پر متوجہ ہو۔

رونے کی وجہ یہہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین آجکل یہ ایک عام دستور ہو رہا ہے جسکو بجز اہل قحط علم کہنا چاہیئے کہ عوام تو عوام خواص بھی جب کسی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تشریح کرینگے تو انکا مبلغ علم بس اتنا ہی ہم کو ملتا ہے کہ فلان مفسر نے ایسا لکہا ہے لہذا یہ صحیح ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ غلط ہے اور اس کا قائل کافر ہے جہنمی ہے ابوجہل ہے دجال ہے بلکہ شیطان ہے حالانکہ یہ طریقہ تحقیق نہ تو خدا نے ہم کو سکہایا ہے نہ رسول نے نہ ائمہ سلف نے بحالیکہ ہم اکثر مستند الی تفسیرون مین صحابہ مین اختلاف پاتے ہین صحابہ کے بعد تابعین آپس مین مختلف ہین پہر لطف یہہ ہو کہ ایک تابعی اپنے استاد صحابی سے ایک معنی نقل کرتا ہے مگر اپنی طرف سے کچہہ اور کہتا ہے تبع تابعی کے خلاف کہتا ہو غرض کہ کسی امام یا مجتہد نے اہل علم کے سامنے طریقہ تحقیق یہہ پیش نہین کیا کہ اپنے سے سابقین مفسرین یا شارحین کی رائے پر کل مدار کار ٹہیراؤ اس جگہ یہ سب کچہ ہمارے زمانہ کی شومئی قسمت کا نتیجہ ہو۔

ہان اس جگہ سوال ہو سکتا ہے کہ اسکے علاوہ تحقیق کا کونسا طریقہ برتنا چاہیئے۔ تو اس کا جواب بہت آسان ہے۔ ہمارا بتلایا ہوا نہین بلکہ خود خداوند ذوالجلال والاکرام کا ارشاد ہو إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنے ہم نے خدا نے قرآن مجید کو عربی زبان مین اس لئے نازل کیا ہے کہ تم سمجھو۔ اس آیت اور اس جیسی اور کئی ایک آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کا صحیح مطلب وہی ہے جو عربی زبان کے قواعد سے مطابق ہے خواہ اس کا قایل سابقین مین کوئی ہو یا نہ ہو۔ اور جو تفسیر عربی زبان کے خلاف ہوگی وہ غلط ہوگی خواہ اس کا قایل کسی باشد عربی زبان کے قواعد جاننے کیلئے کم از کم پانچ علمون کی ضرورت ہے۔ لغت۔ صرف۔ نحو۔ علم معانی۔ علم اصول۔ ہان یہ بھی ضروری ہے کہ ان علوم کی مدد حاصل کرنیکے بعد اصل مفسر قرآن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی تفسیر پر بھی غور کیا جائے اگر وہ مخالف ہے تو اُس کا لحاظ بہت ضروری ہے جس طرح ہو سکے دونون مین تطبیق دی جاوے۔ مفصل کے لئے ہمارا رسالہ آیات متشابہات ملاحظہ ہو۔

فاضل مصنف نے جو تفسیرون سے اقوال نقل کئے ہین وہ ہمارے مخالف ہین مگر ہم اس طریق کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین کہ اثبات دعویٰ یا دلائل کے محض مصنفون کے اقوال نقل کئے جائین بلکہ ہمارا طریق باتباع سلف یہہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو اوس دعویٰ کی دلیل سے ثابت کرکے مصنفین کے اقوال تائید مین ہون تو نقل کر دیتے ہین ورنہ ہم اُس کو خارج نہین سمجھتے۔ بعض مفسرین نے جو مَا أُهِلَّ کی تفسیر ما ذبح سے کی ہے یا اوس زمانہ کی رسم و رواج کا اظہار ہو۔ اصل مصداق آیت بتلانا مقصود نہین۔ فافہم۔

ہماری اس تحقیق سے دوسری آیت کے معنے بھی حل ہوگئے جس مین ذکر ہے فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ یعنے جن چیزون پر اللہ کا نام لیا جاوے انکو کہا لیا کرو۔ اس آیت مین بھی مَا کا لفظ ہے جسکا عموم ہم ثابت کر آئے ہین۔ لیکن غور طلب بات یہہ ہے کہ اس لفظ مَا کا شمول کن کن اشیا پر ہے۔ یعنی حلال و حرام سب پر یا صرف حلال اشیا پر۔ کچھ شک نہین کہ کوئی بہی مسلمان پہلی صورت اختیار نہ کریگا بلکہ یہی جواب دیگا کہ صرف حلال اشیاء ہی مراد ہین۔ اگر نہین تو پس نعم الوفاق وحبذا الاتفاق ہم بہی کہتے ہین کہ جن حلال چیزون پر اللہ کا نام لیا جاوے تو اُس کو کہا لیا کرو مگر ما اُهل لغیر اللہ تو مثل خنزیر ایک ہی مقام پر حرام کی گئی ہے۔ پہر اس آیت کا شمول اُس کو کیونکر ہوا۔

افسوس اخبار کے کالم اس سے زیادہ تفصیل کی اجازت نہین دیتے و لعل فیہ کفایۃ للطالبین وان کان مجالا للمجادلین۔

النجم:۔ یہ ایک زبردست اخبار شیعون کے مقابلہ مین لکہنؤ سے مہینہ مین چار دفعہ نکلتا ہے اس کے زبردست مضامین نے شیعی دنیا مین ہلچل ڈالدی ہے اہلسنت کے لئے مضبوط ڈہال ہو۔ علاوہ اخباری مضامین کے کسی مستند کتاب کا ترجمہ بہی اسمین چہپتا رہتا ہے حجم ۲۴ صفحہ با این ہمہ سالانہ قیمت چار روپیہ (للعہ)۔ پتہ (مولوی) عبد الشکور لکہنؤ۔ عمدۃ المطابع۔

ahmadimuslim.de

سوامی درشنا نند پر کفر کا فتوے

یا نکد اللہ بنیا متی انت مقصر
علی المرحق کالدیکون لہ ضد

عربی شاعر متنبی نے اس شعر مین ایک عام اصول بتلایا ہے کہ یہی دنیا کا یہ عام قاعدہ ہے جس مین کبھی بھی اُس نے کمی نہین کی کہ جہان کوئی آزاد روشن خیال پیدا ہوا وہین اس کے دشمن پیدا کر دیتی ہے - ہمارے دوست سوامی درشنا نند گو آریہ مین اور یو پی کے بڑے مباحثہ مین ہمارے مقابل بھی مہاراج براجمان تھے - مگر انصاف یہ ہے کہ بہت سے آریون سے اچھے ہین - اگر اپنی رائے سے مباحثہ کرین تو بے ادبی آمیز الفاظ بھی استعمال نہین کرتے یا کم کرتے ہین ہمارا خیال ہے کہ آپ جو کچھ کہتے ہین دل سے اسی کو اچھا جانکر کرتے ہین آپ ایک اچھے دوکاندار اور معقول آمدنی کا ذریعہ رکھتے تھے مگر دھرم کے پریم مین سب کچھ چھوڑ کر سادھو ہو گئے چونکہ آپ نے خود دنیا کو لات ماری ہے اس لئے اُن کی طبیعت بہلا کب گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی اور شخص خصوصاً مذہبی رہنما والا آدمی کسی دنیاوی دہندے مین پھنسے یا اوروں کو پھنسانے کی کوشش کرے اسی لئے آپ آریون کی اُن کوششون کے برخلاف رہتے ہین جو ایسے علوم (انگریزی ہو یا سنسکرت) اپنا دین بناتے ہین جن سے دہرم کی ترقی کے بجائے دنیاوی ترقی ہو سکے (کل سوامی جی کے مورد عتاب خاصکر لالہ منشی رام جی جالندھری اور ان کا گروکل کانگڑی ہو رہا ہے - سوامی کے اخبار بہادودیالہ مین عموماً لالہ صاحب کی اور اُن کے ماتحتون کی لیڈری کی خرابیان شائع ہوتی ہین اتنے حصے مین سوامی جی کے مخالف ہم ضرور ہین کہ سادھو ہو کر دوسرون کی عیب جوئی کرتے ہین - مگر شاید وہ یہہ عذر کرین کہ ہم اپنے نفس کے لئے نہین کرتے بلکہ قوم کے فائدے کے لئے کرتے ہین کہ ایسے لوگون کو اپنا راہنما نہ بناوین - خیر مقصب باصدون خانہ چہ کار - مگر چونکہ سوامی جی کے مقابلہ میا آریون کا بہت بڑا جتھا ہے اس لئے پنجاب کی سبھا نے سوامی جی پر فتوی لگا دیا ہے کہ جو آریہ سماج سوامی جی کا لیکچر کرائیگی وہ پرتی ندی سبھا سے الگ کر دی جائے گی - مگر سوامی جی بھی اپنے خیال کے پکے ہین اپنے معتقدین کو ایک ایسا گر سکھایا ہے کہ یاد ہی کرین سکتے ہین کہ پرتی ندی سبھا کیا چیز ہے صرف آریہ سماجون کے مجموعہ کا نام ہے پس جب کل سماجین ایک طرف ہون گے تو پرتی ندی سبھا کیا کر سکتی ہے دیکھو دیالہ سورفہ ۱۳ جولائی

عہ تعجب ہے شاہ صاحب ندوہ کے ممبر ہو کر میدان مباحثہ مین نکل آئے شاید مجبوری آئے ہون گے (ایڈیٹر)

بہت تو معقول ہے - مگر ہم افسوس کئے بغیر نہین رہ سکتے - مرحوم مہاشہ لیکہرام کے برخلاف ایک فتوی نکلا تھا جس کا جواب مین نے کافی دیکر ڈگری حاصل کی تھی تاہم کسی آریہ اخبار نے یا خود سوامی درشنا نند جی نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے جو آریون سے مباحثہ کئے ہین مسلمانون نے اُس کو اچھا بدلہ دیا - مگر ہم ایسے اوچھے نہین کہ اپنے دوست کو ایسے وقت مین زخمون پر نمک چھڑکین بلکہ ہم یہ کہین گے کہ ؎

آ عندلیب مل کے کرین آہ و زاریان
تو ہائے گل پکار مین چلاؤن ہائے دل

مباحثہ مولود دیناجپور

بخدمت شریف جناب مولوی مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب

دام اقبالکم بعد ہدیہ سلام سنت خیر الانام گذارش خدمت اقدس اینکہ ضلع دیناجپور مین ایک بہت بھاری مناظرہ حنفیون سے ہو گیا جس کا مقصد یہہ تھا مولود جائز ہے یا ناجائز - حنفیون کا دعوی تھا کہ مولود قرآن و حدیث سے ثابت کرینگے حتی کہ مولوی نقیر الدین دیناجپوری کہتے تھے کہ قرآن کے ہر ہر سطر مین مولود لکھا ہے مگر خدا کے فضل سے قرآن و حدیث تو کہان فقہ کی کسی کتاب سے ثابت نہ کر سکے - اہل حدیث کی طرف سے مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی - اور چار پانچ بنگالی مولوی اور حنفیون کی طرف سے مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی اور ۱۲-۱۰ بنگالی و ہندوستانی مولوی تھے اور ہندو منصف قرار دیئے گئے تھے جنکا نام فیصلہ کے نیچے درج ہے جو ذرہ مناظرہ ہوا جانبین کی تقریرین بھی لکھکر ارسال خدمت کرتا ہون از راہ مہربانی اخبار اہلحدیث مین شائع کردین زیادہ کیا عرض کرون فقط -

راقم محمد عمر - خریدار نمبر ۱۰۱۴

وہ یہہ ہے

مولودیون کے طرف سے ایک مولوی منبر پر کہڑا ہو کر بنگلا زبان مین بہت شور و غل مچا کر تقریر کرنے لگا جس کا مطلب یہہ تھا کہ ہم لوگ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور اُن کے احوال ولادت کا ذکر معراج و معجزات وغیرہ کا جو بیان کرتے ہین اور اس کو اپنی سعادت جانتے ہین اس کو غیر مقلد لوگ حرام و شرک کہتے ہین اور یہ مجلس مولود شریف ۱۲ سو برس سے پیغمبر صاحب کے وقت سے برابر ہوتا آتا ہے -

بات اسی قدر تھی اسی کو دیر تک شور و غل مچا کر کہتے رہے اور مولودی لوگون نے مرحبا کا غل مچایا اور تالیان بجائین -

ahmadimuslim.de

بعد ایکے اہل حدیث کی طرف سے جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب
رحیم آبادی نے کہا کہ مولوی صاحب نے جو کچھ کہا ہے بالکل غلط ہے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اُن کا بیان احوال تو ہم لوگ خود ہی ہمیشہ کیا
کرتے ہین اور ان لوگون سے زیادہ کرتے ہین ہم لوگ وعظ وغیرہ مین سوائے
رسول کی باتون کے اور دوسرون کی باتین تو کرتے نہین پھر اگر مولوی صاحب سچے
ہین ہم لوگون کو اسکا منکر کیون کہتے ہین جس بات کا جھگڑا ہے وہ مولود شریف
کی مجلس ہے جسکو ہم لوگ حرام کہتے ہین اور اُسکی وجوہ ذیل ہے۔
نمبر۱۔ یہ لوگ جو مولود کرتے ہین اس مین جھوٹ جھوٹ باتین بہت پڑھتے
ہین اور جھوٹ بولنا اسلام مین عموماً حرام ہے خاصکر اللہ اور رسول کے
بارہ مین بہت بڑا حرام ہے انکے جھوٹ کی مثال ایک اس وقت ہم سمجھانے
کے طور پر پیش کرتے ہین کہ یہ لوگ اُس مجلس مین ایک قصہ پڑھتے ہین کہ حضرت
آدم کی قبر ایک درخت کے نیچے ہے جس کے پتون پر لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ لکھا ہے آگ مین نہین جلتا اور ہوا سے نہین اڑتا کوڑھی
اندھے اور سخت سخت بیماریون والے اُس کے پتے سے اچھے ہوتے ہین مین کہتا
ہون کہ اگر یہ بات سچ ہوتی تو جغرافیہ مین اسکا ذکر ہوتا اور دواخانون مین
اسکی پتیان ضرور ہوتین۔
نمبر۲۔ دوسری وجہ حرام ہونیکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی پیدائش کے وقت کے احوال جو یہ لوگ مولود مین پڑھتے ہین اُس وقت کے
احوال ان لوگون کو کس ذریعہ سے معلوم ہوئے یہ لوگ خود مولود مین پڑھتے
ہین کہ دنیا کی عورتین وہان نہ تہین۔ آسمان سے چار عورتین اتری تہین پھر
اُس وقت کا حال کیونکر معلوم ہوا۔
نمبر۳۔ تیسری وجہ حرام ہونیکی یہ ہے کہ یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی پیدائش کی نقل بناتے ہین اور جیسے کہتے ہین اور کرتے ہین کہ گویا اسی وقت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پہلے سے قصہ پڑھتے پڑھتے پیدائش
کا حال پڑھتے ہین تو کہتے ہین کہ پیدا ہوئے اٹھتے جاؤ اس پر سب کھڑے
ہو جاتے ہین اور اس کا شور ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے چنانچہ
اُس وقت جو اشعار پڑھے جاتے ہین وہ یہ ہین:۔

شہنشاہ اعظم تولد ہوئے رسول مکرم تولد ہوئے
سر دین دنیا تولد ہوئے مہ اوج علیا تولد ہوئے

اسی طرح دیر تک پڑھتے رہتے ہین۔ اور یہ پیدائش کی نقل بنانا ہے اور یہ
حرام کیا کفر ہے
نمبر۴۔ اون کے مولوی صاحب نے تقریر کیا کہ ہم لوگ پیغمبر صاحب کے احوال
اور اُن کی تعریف اور معجزات قصہ معراج بیان کرتے ہین اگر یہ سچے ہین تو اُسکا
نام مولود شریف یا مولد شریف کیون رکھتے ہین جس کے معنے جنے ہوئے بچے کی مجلس
اور پیدائش کی مجلس ہے معراج شریف احوال شریف کیون نہین رکھتے۔
نمبر۵۔ یہ لوگ دو لفظ بولتے ہین مولود مولد۔ مولود کے معنے ہے بچہ۔ اور
رسول کو بچہ کہنا یہ ہتک اور توہین ہے اسلیے حرام کیا کفر ہے۔ اور مولد کا معنے پیدائش
کی جگہ اور وہ پیدائش کی جگہ نہین ہے تو سوائے نقل بنانے کے اور کیا ہو سکتا
ہے۔
نمبر۶۔ ان لوگون کے مولوی صاحب نے ابھی بیان کیا ہے کہ تیرہ سو برس
سے یہ مجلس مولود شریف اسلام مین جاری ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ بالکل غلط
ہے اگر یہ سچے ہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یا اُن کے صحابہ
کے وقت یا اُس کے بعد حتی کہ چار اماموں کے وقت مین اس کا ہونا یہ لوگ ثابت
کرین مولوی صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ہم لوگ حنفی مذہب رکھتے ہین اگر یہ سچے
ہین تو کسی کتاب مین دکھلا دین کہ کسی امام نے مولود کیا یا کہا ہے۔
نمبر۷۔ یہ لوگ جو مولود پڑھتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان
مین بے ادبی کے کلمات بہت کہتے ہین جو الفاظ عورتون کو اور کسبیون کو کہے
جاتے ہین وہ رسول صلعم کے حق مین استعمال کرتے ہین جس کی مثال یہ ہے۔ ع

دل کو میرے تسخیر کیا اس عربی نے

اس عربی کا لفظ کا کلمہ ہے اگر کوئی کسی مولوی کو اس مولوی یا کسی وکیل کو
اس وکیل کہے تو کیا وہ ناخوش نہوگا ضرور ہوگا یہ لوگ پڑھتے ہین۔ ع

نازت بکشم کہ نازنینی

یہ لفظ نازنینی کسی عورتون کو کہتے ہین بزرگون کو یہ کلمہ کہنا نہایت
بے ادبی ہے۔
اسکے بعد ثالثین نے کہا کہانے کا وقت ہوا پھر کل بحث ہوگی چنانچہ طرفین
اپنی اپنی جگہ گئے دوسرے دن مولودیون کی طرف سے مولوی شاہ سلیمان صاحب
پھلواری جواب دینے کے لیے مجلس مین تشریف لائے اور نمبروار جواب مین
جو شاہ صاحب نے فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ١۔ ہندوستان مین جو مولود پڑھا جاتا ہے اُس مین اس قسم کی جھوٹی باتین بیشک ہین ہم لوگ اچھے بیٹے عالم اس کو نہین پڑھتے ہین مگر مکہ مدینہ مین جو پڑھا جاتا ہے اُس مین ایسی باتین نہین ہین مکہ مدینہ مین امام برزنجی کی کتاب پڑھی جاتی ہے اور وہ عربی زبان مین ہے اس کتاب کو بنے ہوئے دو سو برس ہوا اور اسکے پہلے بھی ایک کتاب مولود کی امام سبکی کی تصنیف ہوئی ہے جسکو تخمینہ تین سو برس ہوئے۔

جواب نمبر ٢۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ پیدائش کے وقت کے احوال کس ذریعہ سے معلوم ہوئے ممکن ہے کہ برادری کی عورتین ہون اُن عورتون نے کہا ہو۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی پیدائش کا حال کہا ہو۔ اردو کی کتابون کا کچھ اعتبار نہین مگر عربی مین جو روایتین ہین وہ معتبر کتابون سے لکھی ہوئی ہین دیکھو کیا اعتراض ہے ممکن ہونا کافی نہین ہے۔ برادری کی عورتون کا ہونا اور اُن کا حال کہنا یا رسول اللہ صلعم کا فرمانا ثابت کرنا چاہیے جس کتاب کی نسبت آپ کہتے ہین کہ سات سو برس کے بعد بنی ہے اس کا کیا اعتبار اور معتبر کتاب جو آپ فرماتے ہین اوس کا نام بتلایئے بے سند بات قابل اعتبار نہین ہے (مولوی شاہ سلیمان صاحب کا جواب) ہر گروہ مین ایسے لوگ ہوتے ہین جنکا صرف کہنا کافی ہوتا ہے سند کی ضرورت نہین ہم لوگ اس کو مانتے ہین اگرچہ آپ اس کو نہ مانئے۔

جواب نمبر ٣۔ فرمایا کہ ہم لوگ چار اماموں کے سوا اور عالم کو بھی مانتے ہین چار اماموں کے وقت مین مولود نہین ہوتا تھا۔

ثالثین۔ قرآن یا حدیث مین اس مولود کا ذکر ہے یا پتہ اور نشان ہے جیسا مولویون نے لکھا ہے (شاہ صاحب) اللہ تعالے قرآن شریف مین فرمایا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے مسلمانون درود پڑھتے جاؤ اس واسطے ہم لوگ مولود کرتے ہین۔

(اہل حدیث کا اعتراض) قرآن کے اس حکم کی تعمیل پیغمبر صاحب کے وقت سے آجکل کے چھ سو برس قبل تک کیونکر ہوتی تھی وہ طریقہ تعمیل کا چھوڑ کر دوسرا طریقہ مولود کیون نکالا گیا اور اس کی کیا وجہ اور پہلی کارروائی اس حکم قرآنی کی چھوڑ کر دوسری کارروائی مثل غلط ہوگی اور جو آیت آپنے پڑھی ہے اس کی تعمیل تو نماز مین کیجاتی ہے اور نماز مین درود پڑھا جاتا ہے اور نماز کے علاوہ بھی بکثرت درود پڑھا جاتا ہے اس سے اور مولود سے کیا علاقہ اگر درود پڑھنے کا نام مولود کرنا ہے تو ہم لوگ درود بکثرت پڑھتے ہین رسول اللہ صلعم و صحابہ

آپ کی تعریف وعظ وغیرہ مین بیان کرتے ہین پھر ہم لوگون کو منکر کیون کہتے ہو۔ (جواب) دیا ہم دعا ہے کی ضرورت کے حدیث ہے یہ مولود نکالا گیا ہے (سوال) کیا اسکو آپ لوگ ضروری سمجھتے ہین (جواب) نہین ہم لوگ اس کو ضروری نہین کہتے ہین اور جو مولود نہین کرتا ہے اُس کو برا نہین کہتے ہین نہ برا جانتے ہین (سوال ثالثین) مولود کرنا کسی کتاب سے ثابت ہے؟ (جواب) ہان مولود کے بارہ مین امام برزنجی کی کتاب اور مدارج النبوۃ حدیث کی کتاب ہے (سوال اہل حدیث) کیا مدارج النبوۃ حدیث کی کتاب ہے (جواب) ہان حدیث کی کتاب ہے (سوال) یہ کتاب کس زبان مین ہے (جواب) فارسی زبان مین ہے (سوال) تو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فارسی بولتے تھے (جواب ندارد) (سوال) یہ کتاب کس زمانہ مین ایجاد کیگئی (جواب) تین سو برس ہوا کہ شیخ عبد الحق محدث نے یہ ہسٹری (تاریخ) لکھا ہے۔ (سوال) کیا ہسٹری اور حدیث ایک ہے (جواب) ہماری نزد یک ہسٹری اور حدیث ایک چیز ہے (سوال) مولود کی جو مجلس کرتے ہین اُس کا طریقہ یہ ہے کہ احوال پڑھتے پڑھتے جب وہ مضمون آتا ہے کہ پیدا ہوئے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ تعظیم کو اٹھئے جاؤ اسپر سب اٹھتے ہین اور اشعار پڑھتے جاتے ہین جس کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ پیدا ہوئے پیدا ہوئے اس کو آپ مولود کہتے ہین اور پیدائش کی نقل بنانا نہین ہے تو اور کیا ہے اگر تعظیم کے واسطے کھڑے ہوتے ہین تو کس کی تعظیم (جواب) ذکر کی تعظیم ہے (جواب) ذکر پہلے سے ہوتا رہتا ہے پہلے سے کیون نہین کھڑے ہوتے ہین ٹھیک اسی لفظ پر کہ پیدا ہوئے کیون کھڑے ہوتے ہین (جواب) ہم علما ایسا نہین کرتے ہین جاہل لوگ ایسا کرتے ہین ہم لوگ اگر کھڑے ہوتے ہین تو اُس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پڑھتے پڑھتے جب جوش آتا ہے مارے جوش کے کھڑے ہو جاتے ہین (ثالثین) اگر کوئی نہ کھڑا ہو (جواب) جو کوئی نہ کھڑا ہو اُس کو ہم برا نہین سمجھتے ہین (سوال) کیا آپ لوگ نقل نہین کرتے ہین (جواب) نقل کی نسبت ہم لوگ علما نہین کرتے ہین جو نقل کرے وہ کافر ہے (سوال) حنفیون مین ایسے علما ہین یا نہین جو مولود کو ناجائز کہتے ہین (جواب) ہان ہین (سوال) تو کیا حنفی دو قسم کے ہوگئے (جواب) ہان دو قسم کے ہین (سوال) کیا کیا (جواب) ایک حنفی دوسرا حنفی وہابی[۱] (سوال)

[۱] بہت خوب وہابی تو آجکل کے امور عامہ مین سے ہے بقول شاہ صاحب میرزاہد اگر اس زمانہ مین ہوتا تو امور عامہ مین لفظ وہابی کیبھی داخل کر لیتا کیونکہ وہابی کی عام تعریف یہ ہے جو کہتا ہے لسے کہتے وہابی۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی بھی

ahmadimuslim.de

آپ لوگ کیا ہیں ؟ جواب) حنفی (سوال) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور حضرات دیوبندیان و حضرات جامع السلام کانپوری یہہ لوگ کیا حنفی ہیں یا نہیں (جواب) وہ لوگ حنفی وہابی ہیں (سوال) مولود میں جو آنحضرت صلعم کی نسبت نازنین وغیرہ ایسے کلمات کہے جاتے ہیں یہ کیا بے ادبی نہیں ہے۔ (جواب) یہہ پیار کا کلمہ ہے پیار سے یہہ کلمہ کہا جاتا ہے (سوال) کوئی شخص اپنے ماں باپ لڑکا لڑکی کو ایسا کلمہ نہیں کہہ سکتا ہو کہ ابا یا اماں آپ نازنین ہیں (جواب) ہاں کہہ سکتا ہے۔

اس کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب نے ایک تقریر کی کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ الخ یعنے جو کوئی اس دین کے سوا کوئی دین اختیار کریگا وہ قبول نہو گا تو بتائیے [illegible]

[illegible]

کا کیا طریقہ تھا کیا یہی طریقہ تھا (جواب) نہیں اس وقت اسلام میں یہہ طریقہ نہ تھا اس کے سات سو برس کے بعد ہوا ہے (مولانا) پس قرآن کی اس آیت کی رو سے مولود قبول نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے دو منٹ سکوت کی بعدہٗ ثالثین سے کہنے لگے کہ بہت رات ہو گئی ہے اب جلسہ برخواست کیا جائے مولانا نے فرمایا کہ نہیں بلا جواب کے کہاں تشریف لیجائیں گے جواب دیجئے جلسہ ہوا ہے فجر ہو جائے پھر مولانا شاہ سلیمان صاحب دو تین منٹ خاموش رہے اور اس کے بعد ایکبارگی اٹھ کھڑے ہو کر فرمایا کہ السلام علیکم یہ کہکر ایک دم جلسہ سے نکل گئے۔ جلسہ برخواست۔

رائے ثالثین۔

حنفی لوگ مولود کو جائز کرنا چاہتے ہیں ادہر محمدی (اہلحدیث) لوگ بھی اسکو ناجائز حتیٰ کہ حرام اور شرک کہنا چاہتے ہیں۔ اسکا فیصلہ کرنے کے واسطے دونو طرف کے مولوی و مولانا صاحب اور بیانکے مریدوں نے ایک جاری

جلسہ قائم کرکے ہم دونو منصف قرار دیئے گئے تھے اس واسطے ہم دونوں دو روز تک جلسہ میں حاضر رہکر جانبین کے مولانا لوگوں کی سنا کئے۔ جانبین حضرت محمد صلعم کے دنیا میں پیدا ہونا اور وفات کرنا اور آپکے سوانح عمری وغیرہ کا تذکرہ کرنا اور آپکے تعریفیں کرنا ثواب جانتے ہیں لہذا اس میں کچھ جھگڑا نہیں ہے۔

مولود شریف میں جھوٹے قصہ واہیات باتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کا نقل کرنا ہے یہہ سب وجوہ پیش کرکے محمدی لوگ اس کو حرام کہتے ہیں حنفیوں کی طرف کے بڑی مولانا صاحب کی تقریر سے ظاہر ہوا کہ مولود شریف کی جو پرانی کتاب ہے وہ چھ سو برس سے زیادہ دن کا نہیں مروج مولود کی کتاب دو سو برس ہوئی تصنیف ہوئی ہے ان دونوں کتابوں میں سے جو شریف میں جو کتاب پڑھی جاتی ہے وہی پرانی اور دلیل ہے

[illegible]

ان میں بہت سی جھوٹی باتیں ہیں وہ سب جھوٹ بات اور پیدائش کی نقل کو اگر عبادت سمجھو تو وہ قابل ترک ہے۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے مروج مولود لیکر جانبین کے تنازع۔

لفظ مولود کے سننے لیکر جو بحث ہوئی وہ لفظ ہم لوگوں کی عقل میں قیمتی معلوم نہیں ہوا لہذا اس بارہ میں کوئی رائے ظاہر کرنا ضروری نہیں سمجھتے ہیں لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ حنفی لوگ جو مولود کرتے ہیں اس کو چھوڑنے سے اچھا کرینگے کیونکہ جب جانبین کے مولانا لوگ کہتے ہیں کہ مولود شریف نکرنے سے کوئی گنہگار نہوگا تو مولود نکرنے سے کچھ نقصان نہیں۔

ہم لوگ یہہ اچھی طرح سے سمجھ گئے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا میں تشریف لانا اور انتقال فرمانا اور آپکے سوانح عمری اور اوصاف وغیرہ بیان کرنے میں جانبین راضی ہیں لیکن اس ملک میں جس طرح سے وہ کار انجام ہوتا ہے اس میں بہت سا گنہگار کام ہے اسکو مٹانا بہت سخت ضروری ہے امید ہے کہ اگر یہ سب کام چھوڑ دیئے جائیں تو تنازع مٹ جائیگا۔ ہم دونوں کی منتی یعنے غرض یہ ہے کہ محمدی لوگ حنفیوں کی مولود کو حرام

ماہ رجب میں غریب فنڈ

[illegible]

طرف توجہ دلائی جاوے کہ حضور رسدی کچھ امیں بھی نہ چاہیں تو امیدواروں کی امیدیں پوری ہو سکتی ہیں۔ اہل کرم سے توقع ہے کہ اپنے غریب شائق برادران کی امداد فرماوینگے جن سے انکو اس [illegible] مدد ملے گی۔

خاکسار ایڈیٹر

سہ مولانا عبدالعزیز صاحب سے دوسرا ایک سوال چھوڑ گئے کہ جن لوگوں کو تم حنفی وہابی کہتے ہو وہ تم مولویوں کا کیا نام کہتے ہیں (غالباً جواب ملتا کہ بدعتی)۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

نہ کہیں اور حنفی لوگ بھی محمدیوں کو لامذہب کر کے خطاب نہ کریں کیونکہ جس
بات میں کسی کو تکلیف ہو وہ چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔

شاردہ نند و نرائن رای۔ ایم اے   ہری موہن سنگھ۔

مرزا کے نشانات

از مولوی رفعت اللہ خان شاہجہانپوری

نکاح والی پیشگوئی | میرزا جی کی پیش گوئی احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کی نسبت جو چھپ چکی تھی وہ ہم انہیں کے الفاظ میں لکھتے ہیں:۔

اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاویگا۔ اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائیگا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ (اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

جب کہ اس لڑکی کا نکاح بھی ہو گیا اور ۲۰، ۲۱ برس ہونے آئے مگر اس کا خاوند ابتک مرا اور مرزا جی کی اڑھائی سالہ الہامی پیشگوئی ابتک پوری نہ ہوئی جب مرزا جی کی زندگی میں اعتراض کیا گیا کہ حضرت آپکا رقیب زندہ ہے اور الہامی منکوحہ اسی کے تصرف میں ہے تو یہ جواب دیا کہ وہ بیوہ ہو کر نکاح میں آئیگی یہ بات ٹل نہیں سکتی ایک جگہ نہیں بلکہ متعدد رسالوں اور اخباروں میں یہ خیال نہایت مضبوطی سے ظاہر کیا ہے۔ اور یہی خیال مرزائیوں کا بھی تھا وہ کل عبارتیں اگر نقل کیجائیں تو ایک رسالہ چاہئے بعض قول یہاں پر نقل کرتے ہیں۔ الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۲۔ اعتراض پنجم مساۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا اور وہ دوسری جگہ بیاہی گئی الجواب وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول جگہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانیسے پورا ہوا الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں سیکفیکہم اللہ ویردھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کریگا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائیگی خدا پھر اسکو تیری طرف لائیگا۔ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ کالم ۲۔ والہام بکر و ثیب یعنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائیگا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ (مرزائیو بیوہ سے مرزا کا نکاح کب ہوا) ذوالفقار علی مرزائی الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ کالم ۲ و ۳ میں لکھتا ہے۔ نکاح میں ناکامیابی تو جب کہنا روا ہے جب فریقین میں سے کوئی مرجاوے (دیکھو مرزا تو اب بھی ناکامیابی ہوئی یا نہیں) باوجود مرزا کی ایسی صاف تحریر دیکھنے کے مرزائی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتے چنانچہ ایک صاحب میرٹھ میں اس نکاح کا جواب لکھتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے اول تو مرزا کا یہ مذہب نہیں کہ وحی اور الہام میں ناسخ منسوخ ہوتا ہو دوئم یہ کہ حقیقۃ الوحی مرزا کی اخیری تصنیف ہے جب آپ نکاح سے مایوس ہوئے تو گول مول الفاظ لکھنے لگے کہ بعد میرے مرید تاویلیں کریں۔ سوئم یہ کہ مرزائی بچہ نے دہوکا دینے کو پتہ اور نشان نہ دیا کہ عبارت منقولہ کس صفحہ پر ہے کہ اُس کو دیکھا جاتا چہارم یہ کہ عبارت منقولہ حقیقۃ الوحی سے بھی منسوخ ہونا ثابت نہیں ہوتا ہاں صرف اتنا ثابت کر سکتے ہیں کہ خدا میں قدرت ہے خواہ منسوخ کر دے یا کسی اور وقت پر ٹالدے اور یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ ہم نے مانا خدا میں قدرت تو سب طرح کی ہے مگر وہ وعدہ کے خلاف تو نہیں کرتا جبکہ خدا نے مرزا جی کا نکاح عرش پر پڑھا دیا اور الہام سے خبر دیدی تو وعدہ خلافی کے معنی دارد۔ دوسرے یہ کہ مرزا جی کو اپنے الہام پر خود یقین نہیں ورنہ وعدہ نکاح پر اخیر وقت تک جمے رہتے یہ کہا کہ منسوخ ہو گیا یا وقت ٹل گیا۔ بھلے آدمی ایک پہلو اختیار کر۔ مگر ایسی صورت میں تاویل کی گنجائش کہاں پنجم یہ کہ عبارت منقولہ الہامی نہیں ہے مرزا جی کا اپنا اجتہاد ہے اور نکاح کی بابت الہام۔ الہام میں شک نہیں اور اجتہاد جائز ہے کہ غلط ہو پھر اجتہادی عبارت سے الہام کس طرح رد ہو سکتا ہے اور مرزائیوں کا بھی یہ مذہب ہے اگر وہ انکار کریں تو ہم ہزار موقع دکھا سکتے ہیں۔

پانچواں لڑکا | مرزا جی کو الہام ہوا تھا کہ میرے پانچواں لڑکا ہوگا (۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء کا الحکم دیکھو) مگر وہ مبنونہ در بطن مادر کا مضمون ہے اسکی

نوٹ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ اور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ پر دونوں باتیں لکھی ہیں نکاح فسخ ہو گیا۔ تاخیر ڈالدی (ایڈیٹر)

[illegible]

ahmadimuslim.de

بابت ایڈیٹر بدر لکھتا ہے۔ پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پوتے کو لڑکا کہنا مرزا جی کا اجتہاد ہے۔ اور لڑکے کی بابت الہام تھا پس اجتہاد سے ظاہری معنی میں کیوں تاویل کیجائے ان مرزائیوں کو کسی دوسرے الہام سے یہ بات دکھائی جائے کہ مرزا نے مجھے سے پوتا ہے تو قابل تسلیم ہو۔ اب مرزا کے جوتیوں کے غلام جواب کم از کم اتنا تو لکھا کریں کہ لکھتے وقت تیری تسکین ہو جایا کرے یہ کیا ہٹ دھرمی ہے کہ جواب پر خود تیرا ہی اطمینان نہ ہوا تو دوسرے کو کیسی اطمینان ہو سکتا ہے اگر مذکورہ بالا جواب پر تیرا اطمینان ہو گیا تھا تو پھر اخیر میں عبارت ذیل کیا جھک مارنے کو لکھی تھی کہ انشاء اللہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی اگر پہلا جواب صحیح ہے تو اخیری قول گوز شتر ہے ورنہ پہلا جواب غلط ہے۔ رہا پیشگوئی کا پورا ہونا بعید تو معلوم مگر ہم کو تسکین اب ضرور پیدا ہو گئی سچ کہنا کیا کچھ امید ہے یا معاملہ دیگر ہے۔

مولانا فاضل کی نسبت موت کی پیشگوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت لعنتی دجال نے لکھا تھا کہ ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ وہ یہ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور سچا فیصلہ یہ کہ جو تیری (خدا) کی نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ ناظرین خدا لگتی کہنا کیا یہ صاف الفاظ نہیں کیا ان میں تاویل ہو سکتی ہے کیا مرزا زندہ ہے بولو سر اٹھاؤ کیا شیر پنجاب دنیا سے اٹھ گیا۔ اگر ایسا نہیں ہوا بلکہ مرزا فی النار ہوا تو پھر کیوں توبہ نہیں کرتے کیوں ضد پر کمر باندھی ہے کیوں ہر طرح کی بیجا تاویلیں کی جاتی ہیں کہ جن کو سنکر بھی شرماتا ہے سننے والوں کو شرم آتی ہو ضرور تاہم وہ تاویلیں جو اخبار بدر میں کیگئی ہیں اپنے الفاظ میں نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔ نمبر ا مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے سامنے مریں گے پیشگوئی نہ تھی نمبر ۲ مرزا صاحب نے ہلاک ہونا نہ تھا کیونکہ انکا سلسلہ قائم ہے ہلاک ہوتا ہے جبکا سلسلہ مٹ جائے۔ نمبر ۳۔ مولوی ثناء اللہ صاحب خود جھوٹے ہو گئے کیونکہ آپنے مباہلہ منظور نہیں کیا تھا۔ نمبر ۴۔ ایڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے سب ایڈیٹر نے نوٹ دیا تھا کہ جھوٹے کی عمر دراز ہوتی ہے لہذا خدا نے موافق قول مخالف کے اسکی عمر دراز کر کے اسکو جھوٹا کر دیا۔ بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں مرزا لکھتا ہے ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اسکی بنیاد رکھی گئی ہے ایکدفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اسکی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے صفحہ ۷ کالم ۲۔ ناظرین عبارت مذکورہ کو دیکھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا کی یہ دعا پیشگوئی ہے یا نہیں جب خدا نے اسکے قبول کر لینے کا الہام کیا تو پیشگوئی اور کیا ہوگی۔ جو انجمن مرزائیہ کہاں تک تاویلوں سے کام لوگے یاد رکھو تم تاویلیں کرتے کرتے تھک جاؤ گے مگر ہم جواب سے نہیں رک سکتے بہتر ہو اگر تم کو لفظ ہلاک اور فنا سے نفرت ہے تو ہم یہ الفاظ نہیں لکھینگے اور دوسرے لفظوں سے فیصلہ کریں مرزا نہ ہلاک ہوا نہ فنا بلکہ صادق کے سامنے دنیا سے اٹھ گیا اب تو بہ کرنے میں کیا عذر ہے اگر یقین نہ ہو تو دجال صاحب کا فیصلہ سنو جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ اور کافی دعا الیہ کیا اب بھی تاویل کروگے کیا کاذب (مرزا) صادق (مولانا فاضل) کی زندگی میں دنیا سے نہیں اٹھا اگر نہیں اٹھا تو لاؤ وہ کہاں ہے دنیا کے کس کونے میں چھپا بیٹھا ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ جن کا سلسلہ قائم ہے وہ زندہ ہے نہ مردہ بالکل غلط ہے کیونکہ تمہارا پیر بارہا لکھ چکا ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم و مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم میرے سامنے جھوٹے ہو کر ہلاک ہو گئے اگر تمہارا یہ اصول سچا ہے تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ دونوں بزرگوار زندہ ہیں ہلاک نہیں ہوئے کیونکہ انکا سلسلہ موجود ہے اور انشاء اللہ موجود رہیگا۔ اس صورت میں بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا۔ جواب نمبر ۳۔ یہ مسلم ہے کہ مرزا نے دعا کی تھی اور یہی ہم ثابت کر چکے کہ وہ دعا بقول مرزا مقبول ہو گئی بلکہ یہ کہ وہ خدا ہی کے حکم سے تھی جب ایسے ہو تو شیر پنجاب کی منظوری یا عدم منظوری سے تعلق کیا رہا یہی عجیب بلاغت ہے کہ مرزا تو دعا کرے اور صدق و کذب کا اسی میعاد ٹھیرائے اور پھر بھی مشائخ کرے کہ یہ حکم خدا کیطرف سے تھا اور میری دعا مقبول ہو گئی اور خود ہی اسکی جبیت میں فی النار ہو جائے مگر مرزائی لیکر جواب یہ ہیں کہ فاضل امرتسری نے اسے منظور نہیں کیا تھا۔ تو کیا کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے کہ ایک صادق کی دعا باوجود قبول ہو جانیکے کاذب کے انکار سے رد ہو سکتی ہے۔ اور اگر فی الحقیقت وہ فیصلہ فیصلہ نہیں رہا تھا تو پھر خلیفہ نے اعلان کیوں نہ دیا کیوں مخلوق خدا کو گمراہی کے گڑھے میں جانے کو گرا دیا شرم شرم شرم۔

جواب نمبر ۴۔ یہ کہ مرزا تو لکھتا ہے کہ جھوٹے کی عمر لمبی نہیں ہوتی اور اہلحدیث کے سب ایڈیٹر کا قول ہے کہ جھوٹا لمبی عمر پاتا ہے اور ایڈیٹر الحکم کا قول ہے کہ بموجب نوٹ سب ایڈیٹر ۲ اہلحدیث کے خدا نے فیصلہ کیا اور جھوٹے کی عمر دراز ہوئی نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا اپنے قول میں کہ جھوٹے کی عمر لمبی نہیں ہوتی جھوٹا ہو کیونکہ شتر الحکم کیا ہوا۔ ناظرین انصاف کریں سب ایڈیٹر اہلحدیث کے نوٹ

فتاویٰ

تصحیح گذشتہ پرچہ میں (نمبر ۲۲۸) دو دفعہ لکھا گیا ہے۔ دوسری دفعہ کے (نمبر ۲۲۸) کو (نمبر ۲۲۹) سمجھنا چاہیئے +

س نمبر ۲۳۰۔ بموجب حدیث نفس یعنی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مفتر ومسکر کے باوجودیکہ عرب وعراق عرب میں بھانگ وا جوائن خراسانی و دھتورہ نہیں ہوتا ہے مگر اس کے فعل کو معلوم کر کے مسلمانوں نے روکا ہے تب ہرگز تمباکو کا فعل جبکہ مفتر صریح ہے کیوں نہ حرام ہوگا۔ چنانچہ بدیہی طور سے اس میں یہ فعل موجود ہے۔ ایک ماشہ بھانگ جو فعل نہیں کر سکتی ہے یعنی ایک رتی بھر تمباکو وہ فعل کرتی ہے جو مفتر ہونے کو بدیہی طور سے ثابت ہے پس تمباکو کو خشک یا قوام یا سلوف یا اور سادہ بنا کر استعمال کرنا حرام ہوا کہ نہیں؟ (محمد غیاث الدین انصاری [illegible])

ج نمبر ۲۳۰۔ میں بھی تمباکو کو ممنوع جانتا ہوں اور ہمیشہ یہی فتوی دیتا ہوں۔

س نمبر ۲۳۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم قرء وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ۔ جو مسلمان کہ ان لفظوں سے دعا مانگتے ہیں کہ

یا رسول اللہ! ہمارے مقدمہ کی جیت ہو جائے۔ ہمارا یہ مطلب بر لائیے۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی! یا خواجہ معین الدین چشتی! ہماری یہ مراد حاصل ہو۔ ہماری مدد کیجیے۔ ہماری نوکری لگا دیجیو۔ ہمکو فلاں چیز دیجیو۔ وغیرہ وغیرہ الفاظوں و لفظوں سے ضرور ہے کہ انکا اعتقاد ہے کہ ہماری دعا کو اور ہماری پکار کو وہ بزرگ سنتے ہیں۔ دعوی ربانی یہ ہے لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر الآیۃ۔ تو اول تو اس رو سے اس بزرگ کو سمیع غیر محدود مان لیا جس سے ہم پلہ ہونا یا شریک ہونا ساتھ صاف طور پر ہو جاتا ہے۔ دوسرے دعا کہ عبادت ہے ساتھ مخلوق کے مانگا گیا اور خدا اسکو منع فرماتا ہے ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور ان الذین یستکبرون عن عبادتی کی عبارت دعا کے فعل کو عبادت صریح ٹھہراتی ہے پس وہ شخص مشرک ہوا کہ نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۱۔ ایسا شخص مشرک ہے۔ خدا فرماتا ہے والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیر ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیامۃ یکفرون بشرککم۔ والعلم عند اللہ

ہے یا نہ؟ داخل غریب فنڈ +

س نمبر ۲۳۲۔ زید عمر کی لڑکی پر عاشق ہے کو قسم کھایا کہ سوائے عمر کی لڑکی کے اگر دوسری کسی عورت کو شادی کروں تو وہ عورت میرے پر حرام ہے اور فوراً طلاق ہو جائیگی۔ اس عرصہ میں عمر اپنی لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی اب وہ لڑکا زید دیوانہ ہو کر تمام مولویوں سے اسکی تصفیہ کرنے پھرتے ہیں بعض عالم اسکی نکاح دوسری عورت سے جائز کہتے ہیں اور بعض مولوی ناجائز حرام کہتے ہیں۔ باشرح دلیل سے شائع فرمادیں۔ (عبداللطیف [illegible] چیلا [illegible] ضلع دیناجپور۔ بنگالہ)

ج نمبر ۲۳۲۔ ایسی صورت میں طلاق ہونے یا نہونے میں اختلاف ہے جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ طلاق نہیں ہوتی چنانچہ نیل الاوطار میں ہے ذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم الی انہ لا یقع (جلد ۵ صفحہ ۱۶۶) اور علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ احادیث بھی اسی مذہب کی تائید کرتی ہیں کہ قبل نکاح طلاق کو معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوتی پس زید جس جگہ چاہے نکاح کرے +

س نمبر ۲۳۳۔ صدقہ نفلیہ جو کہ بیماری اور مصیبت میں جامع مسجد میں داخل کرتے ہیں اس صدقہ میں سے دینی مدرسہ کے معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ر)

ج نمبر ۲۳۳۔ ایسی مد سے معلم کو تنخواہ دینا جائز نہیں کیونکہ صدقات فقراء کو بلا عوض دینے کا حکم ہے انما الصدقات للفقراء الآیۃ اس لئے طلباء کے وظائف میں خرچ کئے جائیں لیکن اگر کسی مدرسہ میں اور طرح کی آمدنی نہیں ہے اور بغیر اس کے دینی تعلیم کا کام بند ہونیکا خطرہ ہے تو اس صورت میں معلم کی تنخواہ میں دینے سے غالباً مواخذہ نہ ہوگا۔ اس نیت سے کہ یہ تنخواہ بھی درحقیقت غریب طلباء ہی کی بہتری کیلئے صرف ہو +

س نمبر ۲۳۴۔ صدقہ عید الاضحی کے چرم کی قیمت سے ان مولوی صاحب معلم کو تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۴۔ اسکا جواب بھی ج نمبر ۲۳۳ میں آ چکا ہے +

س نمبر ۲۳۵۔ انگریزی گورنمنٹ کی رعایا کو عشر دینا جائز یا فرض یا ناجائز باد لائل حدیث و قرآن سے شائع فرمادیں (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۵۔ عشر شرعی جو مقرر ہوا ہے تو مسلمانوں پر بطور زکوٰۃ کے فرض ہے یعنی بطور عبادت ادا کرے۔ جو انگریزی حکومت کو دیا جاتا ہے وہ عشر سے ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ انگریزی حکومت ہمکو ان زمینات پر [illegible] شریعت نے مقرر کئے ہیں اسلئے اداء تامیں پورا عشر نہیں بلکہ نصف عشر۔ اگر یہ بھی گراں ہو تو ربع عشر یعنی چالیسواں حصہ تو ضرور ہی فی سبیل اللہ دینا چاہیے +

اطلاع فتوی کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابوالوفاء)

[illegible] یعنی حدیث [illegible] قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ قیمت [illegible]

انتخاب الاخبار

مدرسہ حنفیہ امرتسر جو اخبار اہل فقہ کے ساتھ ہی اہلحدیث کی مخالفت میں جاری ہوا تھا افسوس کہ خاتمہ کو پہونچ گیا - انا للہ +

اخبار اہل فقہ بھی دم توڑ رہا ہے - خدا کرے تا دیر قائم رہے کہ اسکی وجہ سے اہلحدیثوں سے بہت سے الزامات دفع ہوتے ہیں اور بزرگان دین کو برا بھلا کہنے والوں کی تمیز ہوتی رہتی ہے +

امیر صاحب کابل نے غلہ کی برآمد پر حکماً بند کر دی - ایک قافلہ غلہ لیکر آتا تھا - وہ جلال آباد روکا گیا - غلہ ضبط کیا گیا +

- **ایرانیوں** نے نجف اشرف کے مجتہد اعظم سے درخواست کی ہے کہ وہ شاہ ایران کے معزول کئے جانے کا فتویٰ دیں - (ہمارا تو فتویٰ ہے کہ بیشک معزول کر دیں) +

شیعہ کانفرنس کی کمیٹی لکھنؤ نے بھی شورشوں اور انقلاب پسندی کے خیالات سے اظہار ناراضی کیا اور برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری - دیگر خاص لکھنؤ میں جو شیعہ سنی میں برباد کن نزاعات ہو رہے ہیں انکی نسبت کچھ نہ سوجھا یا رہی ہے جا خوش آمد! تیرا ستیاناس) +

سلطنت متحدہ امریکہ کے ساحل بحر الکاہل پر شہر سٹیل میں ہندوستانی باغی لیڈروں کی ایک لیگ (مجلس) قائم کی جا رہی ہے - اس لیگ کا اصل مطلب ہندوستان سے برٹش حکومت مٹا دینا ہے - اسمیں ابتک ۵۰۰ ممبر مقرر ہو چکے ہیں اس لیگ کا صدر مقام سٹیل ہے جہاں سے ایک نہایت باغیانہ مضمون کا اخبار موسومہ "فری ہندوستان" (آزاد ہندوستان) شائع کیا جاتا ہے - ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ اس لیگ کے پاس روپیہ کہاں سے آتا ہے - ہاں اتنا معلوم ہے کہ اس تحریک کا ایک لیڈر نیویارک میں ہے - اور وہ امریکہ میں سلطنت انگلستان کے دشمنوں سے امداد حاصل کر رہا ہے +

ہندوؤں کے اعتقاد کے موافق آئندہ ۱½ سال میں شادی بیاہ کیلئے ایک بھی دن مبارک نہیں ہوگا - (اور دن جو مبارک ہوتے ہیں انمیں شادی شدہ لڑکیاں بیوہ کیوں ہو جاتی ہیں؟) +

بارش نے کراچی اور کوئٹہ میں طوفانی حالتیں پیدا کر دی ہیں - کراچی کے سلسلہ ریلوے کو نقصان پہونچا - آمد و رفت رک گئی - کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا - خشکی ریلوے کا سلسلہ ٹوٹ گیا +

پنجاب میں جب سے طاعون پھوٹا ہے صرف ہفتہ مختتمہ یکم اگست ۱۹۱۸ء ہی کو خدا کے فضل سے کوئی موت اس سے واقعہ نہیں ہوئی - حالانکہ پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۳۶۲ واقع ہوئی تھیں - (مرزا قادیانی کی موت کی برکت) +

مسٹر تلک نے ہائی کورٹ بمبئی کے اجلاس کامل میں اپیل کرنے کیلئے ایڈووکیٹ جنرل سے سرٹیفکیٹ مانگا - مگر ایڈووکیٹ جنرل نے سارٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا اب وہ بلا سارٹیفکیٹ ہی اپیل دائر کرینگے +

ہائی کورٹ بمبئی کے اجلاس کامل نے اگر بلا سارٹیفکیٹ اپیل نہ سنا تو پھر لندن کی پریوی کونسل میں اپیل کیا جائیگا - مسٹر تلک احمد آباد کے جلسہ دیکھ رہے ہیں - وہاں انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو بلاکر اپیل کرنے کی فہمائش کی +

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پریذیڈنٹ آنریبل نواب بہادر خواجہ سلیم اللہ رئیس ڈھاکہ منتخب کئے گئے - یہ کانفرنس ۱۸ دسمبر آئندہ میں امرتسر میں منعقد ہوگی - نواب صاحب بعمر ۴۶ سالہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۵ء میں انتقال کر گئے

لالہ امولک رام پلیڈر راولپنڈی نے وذیر ہند - مسٹر آگلیو ڈپٹی کمشنر راولپنڈی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ۱۷ دیگر آدمیوں سے سالگذشتہ کے مقدمہ بلوہ راولپنڈی کے متعلق ناجائز گرفتاری حبس بے جا - ناجائز خانہ تلاشی کرنے کے لئے دو ماہ کے عرصہ میں ۲۰ ہزار روپے ہرجانہ چاہا ہے - اگر یہ روپیہ ادا نہ کیا گیا تو نالش کی جائیگی -

علی گڈھ کالج کی طرف سے ہر سال ایک لائق طالب علم کو ۳۱۲ روپے ماہوار کا وظیفہ دیکر تین سال کے لئے انگلستان میں تعلیم کے لئے بھیجا جایا کریگا +

وزیری قوم کا ایک سربرآوردہ ملک مسمی سمندر خان جرگہ میں شریک ہونے جا رہا تھا کہ کسی بدمعاش نے راستہ میں اسکو قتل کر ڈالا - مرحوم ملک انگریزی گورنمنٹ کا نہایت وفادار اور بہی خواہ تھا - اس نے پولیٹیکل حکام کو کئی بار بڑی مدد دی +

مسٹر فضل الحسن بی اے ایڈیٹر اردوئے معلیٰ کو "مصر میں برٹش انتظام" کے عنوان سے مضمون لکھنے کے جرم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڈھ نے ۲ سال قید بامشقت اور ۵۰۰ روپے جرمانہ کی سزا دی (افسوس) +

سر جارج لوتھر جدید برٹش سفیر نے ۲ ماہ حال کو سلطان المعظم کے حضور میں حاضر ہو کر اپنی سند تقرری پیش کی اور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے پارلیمنٹ قائم کرنے پر مبارکباد دی +

ھدیۃ المھدی کی جلد اول - دوم اور سوم کا کوئی نسخہ نہیں رہا - اس لئے کوئی صاحب اس کیلئے ٹکٹ بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ فرماویں - المعلن

علمی خزانہ

فیض بخش سٹیم پریس فیروزپور شہر کی نادر و نایاب کتب
اشتہار ہذا کے پہونچنے کی تاریخ سے ایک ماہ تک بہت
ہی ارزاں یعنی ایک روپیہ سے بیس روپیہ تک کے خریدار
کو ۴ فی روپیہ رعایت اور بیس سے سو روپیہ تک کے خریدار
کو نصف قیمت دیجائیگی محصولڈاک بذمہ خریدار
مندرجہ ذیل کتب مکمل ہوکر فروخت ہورہی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مائل شریف مجلد	ے	کتاب حروف مختلف	ار ۳ر
نجوم الفرقان "	للعہ	مترجم بلا جلد مجلد ۳ر	۴ر
ترجمۃ القرآن "	ے	دو جہان کی سیر	[illegible]
لغات القرآن "	عہ	سمندر کی سیر دو حصہ	ے
تفسیر القان "	۸ـ	پاتال کی سیر	عہ
شرح فصوص الحکم عربی	للعہ	زینونی	۸ر
ترجمہ آدم و انسان کامل	للعہ	روح لیلے	ے
سیاالم جبلی			

مفصل فہرست طلب کرکے دیکھئے اور بطور نمونہ کوئی کتاب منگا کر
ملنے کا پتہ
مینجر فیض بخش سٹیم پریس فیروزپور شہر

کارخانہ مخزن الادویہ

واقع محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور
کارخانہ مذکور چند سال سے بہ سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم
مولوی محمد نجم الدین صاحب قائم ہے جسمیں ہر ایک قسم کی دوا مفردہ و مرکبہ
و نیز جمیع اقسام کے روغنیات و عرقیات و معجونات وغیرہ کا
بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بکفایت
فروخت ہوتے ہیں۔ طبابت پیشہ صاحبان کے ساتھ خاص رعایت
کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب موصوف سے ہر مرض کی مجرب دوا بھی
مل سکتی ہے مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہیئے۔

المشتہر
مینجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ
مرادپور بانکی پور

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی
اس تفسیر کی پوری کیفیت تو اس کے مطالعہ ہی سے
معلوم ہوسکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف
مقاموں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔
جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ ۶ر
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ۶ر
جلد سوم سورہ مائدہ انعام وغیرہ ۶ر
جلد چہارم سورہ نحل تک ۱۴ پارہ ۶ر
جلد پنجم سورہ فرقان تک عہ

دلیل الفرقان
بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی کے
رسالہ ثمانہ کا کامل جواب۔ قیمت ۲ر

المشتہر
مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۵ نمبر ۴۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس کئے جاتے ہین

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہین مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہین۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عـہ

والیان ریاست سے ... ـہ

رؤسا و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ؎ ... ششماہی ؎

غیر ممالک والون سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خطوط ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اخبار اہلحدیث ہونی چاہئین

امرتسر مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۰۸ع یوم الجمعہ

مذاکرہ علمیہ

جمعہ و عیدین کا خطبہ | محبی و مکرمی مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اہل حدیث مورخہ ۲ رجب موصول ہوا خطبہ جمعہ و عیدین کے متعلق جو مذاکرہ علمیہ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے بہت مناسب اور موزون ہے انشاء اللہ تعالی اس سے عوام و خواص بخوبی محظوظ و مسرور ہون گے مین کمال مسرت کے ساتھ اسبارہ مین اپنی رائے ناقص کو ظاہر کرتا ہون۔

مختصر بات تو یہہ ہے کہ جو کچھ آپنے چند الفاظ مین اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے اس سے مجکو پورا اتفاق ہے اور تفسیر اوس کی یہہ ہے کہ خطبہ صرف حمد و صلوات اور قرأت کا نام نہین بلکہ وعظ و نصیحت کا بھی شامل ہونا اوس مین ضروری ہے۔ قال اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع الآیۃ یعنی اے

ایمان والو جب نماز کے لئے اذان دیجاوے تو تم فی الفور ذکر اللہ کیطرف متوجہ ہو جاؤ اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو۔ حاصل یہ کہ جمعہ کی اذان ہونے سے بیع و شرا اور جملہ امور دنیوی حرام ہو جاتے ہین اور خطبہ کے لئے مسجد مین حاضر ہونا فرض اور ضروری ہو جاتا ہے آیۃ مذکورہ مین ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے جیسا کہ جمہور علما و مفسرین کا قول ہے اور یہی مناسب اور موزون معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر ذکر اللہ سے مراد نماز جمعہ لیجاوے گی جیسا کہ بعض علما کا قول ہے تو اس سے یہ شبہ پیدا ہو گا کہ اذان سنکر صرف نماز کے لئے حاضر ہونا ضروری ہے اور نماز سے پہلے خطبہ کے لئے حاضر ہونا کچھ ضرور نہین اس سے یہہ خیال و وہم پیدا ہو گا کہ اگر اذان سنکر دیدہ و دانستہ بلا عذر حاضر ہونے مین اس قدر دیر کیجاوے کہ خطبہ ختم ہو جائے اور نماز شروع ہو جاوے تو کوئی نقصان و قباحت نہین حالانکہ یہہ خیال سراسر غلط اور لغو ہے کیونکہ اس سے لازم آئیگا کہ اگر امام تنہا بروز جمعہ خطبہ پڑھے اور سامعین و حاضرین مین سے کوئی شخص موجود نہووے تو صحیح

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت ؏ ۱۲ منیجر

ahmadimuslim.de

درست ہو جاوے اور کوئی قباحت نہ پائی جاوے حالانکہ خلف و سلف میں سے سوائے اہل تعلیل کے کوئی اس کا قائل نہیں بلکہ اس بارہ میں مسئلہ یہی ہے کہ جمعہ کے لئے جماعت کا ہونا خواہ تھوڑی ہو یا بہت ضروری ہے جیسا کہ فتح الباری وغیرہ میں مذکور ہے اور لفظ جمعہ بھی اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس میں اجتماع و کثرت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جب یہہ امر ثابت ہوا کہ آیۃ مذکورہ میں ذکر اللہ سے مراد خطبہ ہے تو دیکھنا چاہئے کہ ذکر سے کیا مطلب و مقصود ہے جب عبارات قرآن میں نظر کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات میں ذکر کا اطلاق وعظ و نصیحت پر کیا گیا ہے مثلاً قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ یعنے ہمنے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کیا ہے پس کیا کوئی نصیحت پانیوالا ہے۔ یہہ امر ظاہر ہے کہ یہان پر ذکر سے تلاوت و قراءت مراد لینا چسپان و موزون نہیں اور نہ نظم عبارت اُسکے مساعد ہے وقال اللہ تعالیٰ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ یعنے اے نبی ہمنے تمہاری طرف ذکر نازل کیا تا کہ تم لوگون کے روبرو اُسکو بیان کرو اور واضح کرکے سناؤ یہان بھی ذکر سے مراد وعظ و پند ہے کیونکہ بیان کرنا اور سنانا اور سمجھانا اسی کے لئے موزون ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ یعنے تحقیق یہہ نصیحت ہے تیرے واسطے اور تیری امت کے واسطے اور قریب ہے کہ تم سے اس کا حساب لیا جاویگا وقال اللہ تعالیٰ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ یعنے نہیں ہے یہ مگر نصیحت واسطے جہان والون کے تذکیر و تذکر کا ماخذ یہی ذکر ہے اور اس سے مراد بھی وعظ و نصیحت ہے قال اللہ تعالیٰ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ الآیۃ وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وغیرہا من الآیات اور بعض مقامات میں لفظ ذکر صرف زبان سے پڑھنے اور بولنے پر بھی بولا جاتا ہے جیسے فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ و آیۃ اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وغیرہا من الآیات۔ لیکن آیہ مذکورہ میں یہ معنے چسپان و موزون نہیں بلکہ وعظ و نصیحت ہی کے معنے موزون ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خصوصیت و ضرورت کیساتھ خطبہ کے لئے متوجہ ہونے کو فرمایا اُس وقت بیع و شریٰ وغیرہ کو بالکل حرام قرار دیا۔ ورنہ ذکر اللہ صورتین متعدد ہین جیسے اذان وغیرہ۔ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے وعظ ہی کے لئے مبعوث

فرمایا اور اس امر کے لئے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا اور ہدایت و اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ یہی ہے اور اسے لائق ہے کہ اذان سنتے ہی فی الفور کاموگی کی جاوے اور سب کاروبار کو چھوڑ دیا جاوے تا کہ ہفتہ وار وعظ و نصیحت سے ایمان تازہ و عبرت حاصل ہو جیسا کہ مکان کو مرمت اور لپائی پتائی سے پختگی و تازگی پیدا ہوتی ہے۔ خطبہ کے سوا دیگر اوقات میں یہ بات آسانی کے ساتھ حاصل نہین ہوسکتی کیونکہ طرح طرح کے مشاغل اور کاروبار پیش آتے رہتے ہین وعظ و نصیحت کے لئے جداگانہ وقت مقرر کرنا گران ہوتا ہے اور خطبہ کے سوا کسی دوسرے وقت میں یہہ حکم وارد نہین ہوا کہ خرید و فروخت چھوڑ دی جاوے۔ جب یہہ معلوم ہوا کہ ذکر اللہ سے مراد آیۃ مذکورہ مین وعظ و نصیحت ہے تو یہہ ظاہر ہے کہ وعظ سے مقصود دوسرون کو سمجھانا اور بتانا ہوتا ہے ورنہ وعظ بالکل لغو و فضول۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو سہل اور آسان فرمایا اور پیغمبرون کو اوسی زبان و لغت کے ساتھ مبعوث فرمایا جو اُن کی اُمت کی زبان تھی قال تعالیٰ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنے ہم نے تمام رسولون کو اسی زبان و لغت کے ساتھ بھیجا جو اُن کی امت کی زبان تھی تا کہ امت کے روبرو دین کی باتون کو اچھی طرح بیان کرین اور سمجھاوین۔ اگر کوئی یہہ شبہ کرے کہ جب غیر زبان مین خطبہ پڑھنا اور اُس مین وعظ کہنا ضروری ہوا تو نماز مین بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی خطبہ کی طرح فرض اور ضروری ہے تو جواب اُس کا یہہ ہے کہ خطبہ پر نماز کا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ سے مناجات اور خشوع و خضوع کا نام ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم فی الصلوٰۃ فانما یناجی ربہ الحدیث وان تعبد اللہ کانک تراہ۔ اور اُس مین قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور لوگون کیطرف پشت کی جاتی ہے اور لوگون کو مخاطب کرنے اور وعظ و نصیحت کا کوئی موقعہ نہین ہوتا بخلاف خطبہ کے کہ اُس مین حاضرین کو مخاطب کیا جاتا ہے اور قبلہ کیجانب پشت کی جاتی ہے و نیز نماز کے اندر اذکار مخصوص وادعیہ ماثورہ پڑھی جاتی ہین اور حرکت و جنبش اور دائین بائین دیکھنا ممنوع ہے بخلاف خطبہ کے کہ اُس مین کسی ذکر کی خصوصیت نہین پائی جاتی اور جنبش و حرکت اور دائین بائین دیکھنے کی کوئی ممانعت نہین بلکہ خطبہ کی حالت مین منبر سے نیچے اترنا پھر واپس جانا بھی جائز و مشروع ہے جیسا

فی احکام الصلوٰۃ [illegible]

ahmadimuslim.de

حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ کی حالت مین حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو ممبر کے قریب دیکھا آپنے اون کو دیکھکر اپنی جگہہ سے جنبش فرمائی پس معلوم ہوا کہ نماز وخطبہ مین مشرق و مغرب کا تفاوت ہی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خطبہ کیحالت مین ایک شخص کو مخاطب کرنا اور کسی امر کے لئے سمجھانا حدیث صحیح سے ثابت ہے چنانچہ صحیح بخاری مین مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے اُس حالت مین ایک شخص حاضر ہوا آپنے ارشاد فرمایا قم فصل رکعتین یعنے کھڑا ہوکر دو رکعتین ادا کر۔ اور حدیث صحیح مین مروی ہے کہ خطبہ کیحالت مین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بارش بند اور قحط کا زور ہے مویشی ہوکے مرتے ہین اللہ تعالٰے سے بارش کے لئے دعا کیجئے آپنے دونون ہاتھ اٹھا کے دعا فرمائی اس قدر بارش ہوئی کہ جمعہ آئندہ تک بند نہوئی پھر وہی شخص جمعہ کے روز خطبہ کی حالت مین کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مکانات گر گئے اور راستے بند ہو گئے دعا کیجئے کہ اللہ بارش بند فرمائے آپنے اور دعا فرمائی کذا فی البخاری۔ اور حدیث صحیح مین مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ فرماتے تھے اُسی حالت مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسجد مین داخل ہوئے حضرت عمرؓ نے اُن کو دیکھکر فرمایا اية ساعة هذه يا عثمان یعنے اے عثمان تم کس وقت مین نماز کے لئے آئے ہو انہون نے اُس کی کیفیت بیان فرمائی کذا فی المسلم۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ مین خطیب کا کسی شخص کو مخاطب بنانا اور اُس سے کلام کرنا اور ایسے ہی مسکرانا اور ہنسنا اور سامعین مین سے کسی کا امام سے گفتگو کرنا اور امام وخطیب کا جواب دینا مشروع اور درست ہے اور جو کہ حدیث مین وارد ہے کہ خطبہ کی حالت مین بات چیت نہ کرنی چاہئے یہانتک کہ بات کرنیوالے کو خاموش ہونیکے لئے حکم کرنا بھی لغو و فضول ہے۔ سو اول تو اس سے یہ مراد ہے کہ سامعین مین سے ایک کا دوسرے سے بات کرنا ممنوع ہے لیکن خطیب سے کسی موقع ومحل پر کلام کرنا یا خطیب کا کسی سے ہمکلام ہونا ممنوع نہین۔ دوسرے ممانعت کی حدیث عام اور جواز کی حدیث خاص۔ خاص عام پر قاضی ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ خطبہ مین وعظ کے لئے پوری گنجایش اور میدان فراخ اور نماز مین بالکل نہین۔ اگر یہ شبہ کیا جاوے کہ حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مین سہو ہوا مقتدیون نے آپسے اور آپنے مقتدیون سے کلام کیا اسی طرح جب امام کے ہمراہ اول ایک مقتدی ہو اور پیچھے دو تین شامل ہوجاوین تو امام کا آگے بڑھنا یا مقتدیون کا پیچھے ہٹ جانا صحیح و درست ہے اس سے پایا گیا کہ نماز مین بھی کلام وحرکت وجنبش کرنا جائز ومشروع ہے تو جواب اُس کا یہ ہے کہ نماز مین کلام وحرکت کا خاص موقعہ پر ضرورت کی وجہ سے جواز پایا جاتا ہے۔ ہمیشہ اور بلا ضرورت نہین پایا جاتا۔ اور وہ بھی صرف نماز کے متعلق جیسے مقتدیون کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا اقصرت الصلوٰة ام نسیت وغیرہ۔ اور خطیب سے خطبہ کی حالت مین دعا وغیرہ کے لئے کہنا اور اُس کا دعا کرنا ضروری نہین یہ بات دیگر اوقات مین بھی بخوبی ہو سکتی ہے ایسے ہی خطیب کا کسی آنیوالے کو نماز نفل کے لئے کہنا اور اُس کا دعا کرنا ضروری نہین یہ بات دیگر اوقات مین بھی بخوبی ہو سکتی ہے ایسے ہی خطیب کا کسی آنیوالے کو نماز نفل کے لئے کہنا ضروری نہین ونیز خطیب کا کلام کرنا صرف جمعہ ہی کے متعلق نہین بلکہ دیگر امور کے بارہ مین بھی ہو سکتا ہے۔

پس حاصل یہ کہ خطبہ سے مقصود صرف ذکر وقراۃ وحمد وصلوٰة نہین بلکہ وعظ وتذکیر کا ہونا بھی ضروری ہے صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ سے مروی ہے قال كانت للنبي صلى الله عليه وسلم خطبتان يجلس بينهما يقرء القرآن ويذكر الناس۔ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور درمیان مین جلسہ فرماتے تھے قرآن پڑھتے تھے اور لوگون کو وعظ سناتے تھے امام نووی اپنی شرح مین تحت اس کے لکھتے ہین فيه دليل للشافعي في انه يشترط في الخطبة الوعظ والقرأة قال الشافعي لا يصح الخطبتان الا بحمد الله والصلوٰة على رسول الله فيهما والوعظ وهذه الثلاثة واجبات في الخطبتين انتهى۔ یعنے اس حدیث سے امام شافعی رح نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ خطبہ مین وعظ وقرات کا ہونا شرط ہے امام شافعی رح فرماتے ہین کہ جمعہ کے دونون خطبون مین حمد وصلوٰة اور وعظ کا ہونا ضروری ہے بغیر ان تین باتون کے خطبہ صحیح نہین ہو سکتا اور صحیح مسلم مین جابرؓ سے مروی ہے قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه كانه منذر جيش يقول صبحكم ومساكم ويقول اما بعد فان خير الحديث

اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ خطبہ سے ترہیب و ترغیب اور مقصود تہا اب رہی یہہ بات کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے عربی زبان کے سوا دوسری زبان مین کبہی خطبہ کے اندر وعظ نہین فرمایا سو اسکی نسبت گذارش ہی کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خطبہ مین وعظ فرمانا اور سامعین کو مخاطب بنانا بخوبی ثابت ہو جب یہہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا تو ہم کو اس تلاش وجستجو کی کہ صحابہ نے خطبہ مین عربی کے سوا دیگر زبان مین وعظ فرمایا یا نہین۔ کوئی ضرورت نہین کیونکہ حاضرین کو مخاطب بنانے اور وعظ کہنے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ اُن کو سمجہایا جاوے۔ اگر اس امر کے لئے تلاش وجستجو کی ضرورت ہے تو یہہ امر بہی تلاش کرنا چاہئے کہ خطبہ کے سوا دیگر اوقات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے عربی کو سوا دیگر زبان مین وعظ فرمایا ہے یا نہین غالباً اس امر کا پتہ لگانا بہی دشوار ہوگا پس اس سے لازم آئیگا کہ کسی وقت اور کسی حالت اور کسی ملک مین عربی کے سوا دوسری زبان مین وعظ کہنا جائز نہو اور قرآن کا ترجمہ دوسری زبان مین لکہنا اور شائع کرنا بہی جائز و درست نہو فقط واللہ اعلم زیادہ تفصیل اگر منظور ہو راقم الحروف کا رسالہ تذکیر الاخوان فی خطبۃ الجمعہ بلکل لسان ملاحظہ کیا جاوے جو تیتناً مولوی عبد الرحمن امام مسجد اہلحدیث کلکتہ کولوٹولہ سے مل سکتا ہے۔ والسلام۔ (باقی آیندہ)

راقم محمد عبد الجبار عمرپوری کان اللہ مقیم دہلی۔ کشن گنج

مجدد بریلوی

جب عجب باغ کے فاضل ہین تو ان کے جانشین
کیون نہ ہون۔ بقول ؎

عن المرء لا تسئل وسل عن جلیسہ

۲۶ جون کے اہلحدیث مین ایک مضمون تہا۔ ہندوستان کے دو مجدد اس مضمون مین ہم نے مولوی احمد رضا صاحب سے دریافت کیا تہا جنکو مجدد ہونے صدی ہی کے مجدد ہونیکا دعوے نہین بلکہ آپ نے اپنے لئے مجدد مائۃ حاضرہ لقب اختیار کیا ہے۔ اس مضمون مین ہم نے آپ کے [illegible] اور بیڑے تہے اور معقول عقلی اور نقلی دلایل سے ثابت کیا تہا کہ آپ کی روش خطرناک ہے مضمون مذکور کے اخیر مین ہم نے کمال دریا دلی سے یہہ بہی لکہا تہا کہ مجدد صاحب اگر جواب بہیجین گے تو درج کیا جاوے گا وہ چاہئے تو یہ

کہ مجدد صاحب اس کو غنیمت سمجہتے کہ ہمارے فتوی کی اشاعت اہلحدیث کے ذریعہ سے ایسے ایسے مقامات پر ہو جائے گی جہانتک ہم نہین کر سکتے مگر انہون نے بجائے شکریہ کے خود تو خاموشی کی لیکن اُن کے مکتب خانہ کے کسی طالب علم نے از خود یا ان کے کسی اہلبیت کے اشارہ سے ایک گالی نامہ ہم کو بہیجکر درخواست کی کہ حسب وعدہ اس کو درج کرو۔ ہم کو اس مضمون کے پڑہنے سے رنج بہی ہوتا تہا اور خوشی بہی۔ رنج تو طبعی تہا جو ہر ایک شخص کو اپنے حق مین گالیان اور بد زبانیان سنکر ہوتا ہی لیکن خوشی یہہ تہی کہ اُس مضمون کو ہم حق الیقین کے اس درجہ پر پہنچ گئے کہ مجدد پارٹی کے پاس ہمارا کوئی جواب نہین اگر ہوتا تو وہ ایسا کیون کرتے بقول ؎

چو حجت نماند جفا جوے را ؛؛ بپیکار گردن کشند روئے را

آخر اس مضمون کو درج کرنیکے ارادہ سے اُسی طالب علم کے نام رجسٹری سے خط لکہا گیا کہ تم اس مضمون کو درج کرانا چاہتے ہو تو اپنے مجدد کے دستخط کرا کر بہیجو اور ہمارے وعدہ کے الفاظ کو پہر دیکہو کہ مجدد صاحب بہیجین گے تو درج کیا جاویگا اس کے جواب مین طالب علم مذکور کا یہہ لکہا گستاخانہ خط آیا مگر دستخطون سے انکار آخر ہم نے اُس مضمون کو ردی مین پہینکدیا۔ مگر مجدد پارٹی کہان ایسی تہی کہ اتنی ہی تنبیہ پر متنبہ ہو جاتی انہون نے جہٹ سے وہ مضمون مع مزید گالیون کے اخبار الفقیہ ۲۱ جولائی مین فقہی مسائل کی تحقیق مین درج کرا دیا۔ اُس کا نام رکہا دو چابک لیث بر اہلحدیث ہمین اس مضمون سے ذرہ بہی رنج نہین ہے اور نہ اس رنج یا عدم رنج کے اظہار کی غرض سے یہہ نوٹ لکہا ہے بلکہ ناظرین کو ان جیسے مضمون اہل مضمون اور مجددون کی کذب بیانی اور اخلاقی حالت کا آئینہ دکہانے کو لکہا ہے۔ [illegible] ہم نے صاف لکہا تہا کہ مجدد مضمون بہیجین گے تو درج کیا جاویگا (اخبار اہلحدیث ۲۶ جون صفحہ ۹) اس کے علاوہ قلمی مخطوط میں بہی تنبیہ کیگئی تاہم شوخ مزاج پارٹی اُس مضمون مین ہم کو دو رنگی کا الزام دیتے ہیں حسب حدیث منافق کہتے ہین اس کے جواب مین [illegible] کے لئے قرآن مجید مین ہے لیکن ہم جانتے ہین کہ آیات قرآنی سے انکو انس ہوتا تو مسلمانون مین تفرقہ اندازی کیون کرتے۔

تازہ واقعہ یہہ ہے کہ پیلیبہیت مین تشریف لے گئے تو وہان کے اہلحدیث نے آپ کو للکارا تو ہی اُن پر تو آپ کا کیا اثر ہونا تہا خاص مضمون مین آپکی تعلیم سے

ahmadimuslim.de

دو گروہ بن گئے ایک تو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتا ہے دوسرا اسی کو شرک کہتا ہے مگر ہم یہ کہتے ہیں ؎

چونکہ احباب کو احباب سے جدا کر دے
ہم نے اس شیخ تین ابلیس کا نانا جانا

اطلاع اہل فقہ میں تراجم وہابیہ کا سلسلہ لکھا جا رہا ہے گو وہ مضمون ہی خود اپنا جواب ہو اور ایڈیٹر کی ناواقفیت پر کامل دلیل ہو تاہم ختم ہونے پر جواب لکھا جاویگا انشاء اللہ بشرطیکہ مضمون ختم ہونے سے پہلے ہی ختم نہ ہو جاوے۔

علماء اہلحدیث سے ایک سوال

بخدمت بابرکت جناب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب زاد عنایتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح ہو کہ براہ نوازش میرے ان چند سوالوں کو اخبار گوہر بار میں استغنا درج فرما دیں۔

بخدمت جناب علماء اہلحدیث کثرہم اللہ تعالے السلام علیکم وعلی من لدیکم میرے ان چند سوالوں کے جواب سے مشکور فرما دیں۔ اور من عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) قرآن شریف میں باتفاق محدثین کس قدر آیات منسوخہ ہیں۔
(۲) آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر آیات کو منسوخ فرمایا ہے اور یہ حدیث کس کتاب میں ہو۔
(۳) کوئی مسلمان کسی آیت منسوخہ پر عمل کر سکتا ہے کہ نہیں۔
(۴) بصورت عدم تسلیم نسخ قرآنی کے آدمی کس گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔
(۵) بصورت نہ ہونے حدیث صحیح صریح کے دربارہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہئے۔
(۶) اگر ناسخ منسوخ کے بارہ میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا تو یہ سلسلہ نسخ کہاں سے شروع ہوا جس کی بھرمار تمام کتب تفاسیر میں ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو۔

ایڈیٹر چونکہ سوال عام طور پر سب سے ہے اس لئے سب حضرات کی خدمت میں پیش ہے۔ حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر میں بھی اس کی تحقیق لکھی ہے۔

دوسرا سوال

سوال۔ کیا انسداد باب نبوت آنحضرت صلعم کے ساتھ امر سمعی عقلاً ممکن ہے اور محال بالذات نہیں ہے فتاوی بزازیہ چھاپہ مصر بر حاشیہ فتاوی عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ میں ہے قلنا انسداد باب النبوۃ بہ امر سمعی فیکون ممکنا عقلاً فلا یکون محالا بالذات۔

سوال۔ آیا زیارت قبر نبی صلعم میں زیارت مسجد نبوی صلعم کی نیت بھی کریں؟ فتاوی عالمگیری صفحہ ۲۸۱ جلد ۱ میں ہے فاذا نوی زیارۃ القبر فلینو معہ زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

(راقم فضل الٰہی عظیم آبادی)

آریہ سماج کی ترقی کیوں رک گئی ہے

اس عنوان سے ہم عصر پہاڑیالہ (آریہ اخبار) نے مندرجہ ذیل لیکچر لکھا ہے:۔

آج آریہ سماج کے حلقہ میں اسباب کا چرچا چل رہا ہے کہ آریہ سماج جیسے بعض کہتے ہیں کہ آریہ سماج تنزل کر رہا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ترقی رک گئی ہو غرضیکہ آریہ سماج کے متعلق سمجھدار حلقہ میں مختلف قسم کے خیالات پھیل رہے ہیں جب ہم ان سب کے اسباب کو سوچتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ آریہ سماج میں ایسے لیڈر آگئے ہیں جنکا کوئی اصول نہیں۔ آج جس بات کو فروگذاشت میں دیکھکر پرا بتلاتے ہیں کل اسی بات کو اپنی دانست میں فخر خیال کرتے ہیں آریہ سماجیں ایسے بیوقوف ہاتھوں میں جا چکی ہیں کہ انہیں اپنے بھلے برے کی تمیز نہیں وہ دوست دشمن کو پہچانتے ہی نہیں انہیں اسباب کی ذرا بھی پرواہ نہیں کہ ہمارے لیڈر ہمیں کس طرف لے جا رہے ہیں گورشی دیانند نے آریہ سماج کے انتظام کے واسطے ہر ایک انتظام کر دیا تھا ہر ایک بات وید اور شاستر کے پرکار سے

۱؎ اس سوال سے مقصود اظہار اس امر کا ہو کہ حنفی لوگ بھی امکان النظیر کے قائل معلوم ہوتے ہیں رضا خانی لوگ کیسے حنفی ہیں جو اپنی کتاب سے خبر نہیں رکھتے۔ منہ

ahmadimuslim.de

ثابت کر کے دکھلا دی تھی۔ لیکن جن لوگون نے کچھ سمجھا تھا وہی خود غرضی کے سبب آریہ سماج گرہیے مین رہ گئے جس وقت کالج والون سے اختلاف ہوا تھا تو آریہ سماج کو انگریزی کی تعلیم کے کام سے الگ ثابت کیا تھا اور بتلایا گیا تھا کہ آریہ سماج دہرم سبہا ہے وہ دونون کام نہین کر سکتی اس کے متعلق ویدک دہرم پرچار مین جو آریہ پرتی ندہی سبہا پنجاب کی طرف سے نکلا تہا اس کے کچھ حصہ پیش کرتے ہین۔

دونون کام آریہ سماج نہین کر سکتی جبکہ یہ تسلیم کر لیا گیا تھا کہ آریہ سماج آریہ دہرم سبہا ہے آریہ ودیا سبہا نہین اس واسطے اسکو مغربی تعلیم کے پرچار مین اپنی طاقتین نہین ضائع کرنی چاہئین اس کو صرف ویدک دہرم پرچار کرنا چاہئے اور اس بات کی تردید کی گئی تھی کہ آریہ سماج تعلیم اور پرچار دونون کام نہین کر سکتی دیکھو صفحہ ۴ ویدک دہرم پرچار۔

ہم کہتے ہین کہ ایک سبہا دونون کامون کو ہرگز نہین کر سکتی۔ اگر آریہ سماج اپنے ٹہیکہ تو مت ادہر ادہر پہیلے گی تو دہرم پرچار کا کام ڈہیلا او سنجہ ہوجاویگا۔ دہرم پرچار کا کام اتنا بہاری ہو کہ اس کا پورا کرنا بہی کسی ایک سوسائٹی کے لئے خواہ وہ کیسی ہی مضبوط اور مہا ڈیہ کیون نہو بہت مشکل ہے اور اگر اس پر تعلیم کا بوجھ بہی ڈالا جاوے تو وہ اس کے نیچے دبکر نیست ہو جاویگا وید پرچار کمزور ہو گیا۔ اور آریہ سماج مردہ ہو رہی ہین یا اس کا وجود برائے نام رہیگا۔ ذرا سوچ وچار کرنے سے معلوم ہوجاویگا کہ ان مختلف اور مشکل کامون کو کس طرح ایک سبہا یا سماج اٹھا سکتی ہو۔

اہلحدیث۔ گو ہمارے خیال مین آریہ سماج ترقی پر بہی ہے اور تنزل مین بہی ترقی تو اس کی ہندؤن مین ہے کہ عموماً تعلیم یافتہ آریہ سماج کے خیالات کو پسند کرتے ہین گو عملی پہلو کمزور ہو مگر اس ترقی کا سبب آریہ سماج کی تعلیم کی خوبی نہین بلکہ انگریزی تعلیم کا نتیجہ جو آزادی ہے وہ انکی موید ہے تنزل بایں معنی ہے کہ آریہ سماج یہہ دعوی لیکر اٹھی تہی کہ ہم ویدک تعلیم کو تمام دنیا مین پہونچا دینگے بلکہ بعض بہانتک چلتی پر نسے نکلے ستہے جو کہتے تہے کہ عرب مین قرآنی حکومت کے بجاے اب ویدک جہنڈا لہرائے گا۔ مگر جونہی

آریہ سماج کی تعلیمات سے غیر مذاہب کو خبر ہوئی تو سواے کسی عقل سے خالی نو عمر لڑکے کے عام قبولیت اس کو حاصل نہوئی لہذا آیندہ کو بس

قابل توجہ اہل حدیث کانفرنس

اس کانفرنس کے انعقاد کو عرصہ دو سال کا منقضی ہوگیا لیکن ہنوز کوئی نمایان کام اسکا ظہور پذیر نہوا اگرچہ اس نے توحید و رسالت کی بابت مختلف زبانون مین ٹریکٹ شائع کئے لیکن میرے خیال مین اس کا یہی نتیجہ ظاہر ہوا خصوصاً اس شہر مین اس کانفرنس کا اصلی اصول اہلحدیث کی مدد کرنی بہی ہے جو باوجود چند مقامات مین اہلحدیثون کے ستائے جانے کے ان کی مدد کیا خبر گیری تک نہین کی۔ پس اگر ایسی ہی غفلت رہی تو قیام اسکا مشکل ہے۔ اولاً کانفرنس کو حسب قواعد (ج) (د) اہلحدیث موضع اعظم گڑھ کی اعانت کرنی چاہئے۔ وہ بیچارے بہت ستائے جارہے ہین تفصیل اور اجمال کی یون ہے کہ تہوڑے عرصہ سے کوڑی مسجد کا مقدمہ تہا جس مین منصف سے پہلے اہل حدیث مقدمہ جیت گئے بعد اپیل فریق مخالف تجویز ثانی کو منصفی مین آیا جس کا منصف دوسرا بدلکر آیا۔ فریق مخالف کی جائز ناجائز کوشش سے فیصلہ بالکل انکے موافق ہوا اگرچہ وہ فیصلہ ہی خلاف قانون ہے۔ بعد اس کے وہان کے حنفیون نے پانچ سات اہل حدیثون کو قبل نماز مسجد مین مارا۔ اور خود ہی تہانہ مین رپورٹ لکہا دیا کہ ان غیر مقلدین نے ہم لوگون پر زیادتی کیا وغیرہ وغیرہ تہانہ دار بہی سخت متعصب شخص ہے اس نے بجاے تفتیش حق کرنے کے اہل حدیثون کی زیادتی لکہا اور بلوہ قائم کیا اور انہین بے قصورون کو حوالات داخل کیا۔ الغرض بڑی بڑی تکلیفین پہنچا رہا ہے۔ اب دونون فریق کی چالان کر دیا ہے اس مین بہی اہلحدیثون کی زیادتی لکہا ہے۔ دیدہ باید کیا ہوتا ہے بیچارے اہل حدیث وہان کے مخبوط ہو رہے ہین۔ اب اس سے بڑہکر کونسا موقع کانفرنس کو ملیگا علاوہ بریں مومنین باہمی نزاعات زمیدون پہونچے کانفرنس حسب قاعدہ (د) ان کی اصلاح کرنی چاہئے خصوصاً مومنین ایک ستودہ صفت مولوی ابوالمکارم صاحب موجد رفو الہ مسکر نسبت ذیرہ مین آپ اہلحدیثون کو رکن اور مناظر تہے آپ نے شوق نبوی کے رسالون کے بڑے بڑے

ahmadimuslim.de

دندان شکن جواب دیتے ہیں۔ اس وقت آپکا ایسا حال ہے کہ قابل بیان نہیں۔ آپ اہل حدیث بھائیوں کی اعانت کی جگہ انکے سخت مخالف ہوگئے ہیں اور حنفیوں سے بالکل خلط ملط کرلی ہے جس سے اور نقصان ہو رہے ہیں حنفیوں کو اور زور مل رہا ہے جب علما ئنکا ایسا حال ہو تو بقول ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

آہ کیا ہی سچ ہے۔ شر الشر شرار العلماء۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

انا الراقم ابو القاسم کنجاہی الاصل متوطن بنارس۔

ایڈیٹر۔ کا نفرنس ابھی اتنی سکت نہیں کہ ایسے ایسے بڑے کاموں مین دخل دیوے نان دفتر اہل حدیث مین جب خبر آئی تو جو کچھ پوچھا گیا تھا بتلایا اور جو مانگا تھا بھیجا گیا اور دعا کی گئی اور ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ بھی دعا کریں کہ خدا ان مظلوموں کی مدد کرے۔ آمین۔

دہوکے کی ٹٹی مین پیغام صلح

ایک گہوڑا اور ایک گدہا دونوں بوجھ لدے کہیں جارہے تھے۔ گہوڑے پر نمک اور گدہے پر روئی لدی تھی جب رستے مین نالہ آیا تو گہوڑا پانی مین بیٹھ گیا تب اُٹھنے پر بوجھ ہلکا ہو جانے سے آسانی سے چلنے لگا۔ گدہے نے گہوڑے سے بوجھ ہلکا ہو جانے کا احوال سنکر اپنا بوجھ بھی ہلکا کرنا چاہا اور جب دوسرا نالہ آیا تو وہ بھی پانی مین بیٹھ گیا مگر روئی مین جب پانی داخل ہوگیا تو گدہے کا بوجھ اس قدر بھاری ہوگیا کہ وہ پھر اٹھ نہ سکا اور مالک سے جو مار کھائی سو الگ اسی طرح سے جب قادیانی خردجال نے دیکھا کہ جناب سراج الملۃ امیر حبیب اللہ خانصاحب شاہ کابل (خدا اُس کے ملک و سلطنت کو دائم قائم فرما دے آمین) نے ہندوستان مین تشریف لاکر عید قربانی کے موقع پر گائے کی قربانی کو ہندوؤن کی دلجوئی اور تالیف قلوب کی خاطر اپنے لئے رد کردیا تو ہندوؤن نے اُن پر چارون طرف سے صدائے مرحبا کو بلند کرکے انکی عزت و توقیر کو اپنے دل مین جگہ دی۔ تو خر دجال کے کوڑ مغز مین بھی یہ بات سما گئی کہ کرشن اور نانک بننا تو بیشک بالکل فضول ہو مان شاہ کابل ... ہندوؤن کو بہانسنے کا تجربہ دکھلایا وہ درست ہے اس طرح سے ہندو جہٹ پٹ میرے بھی تابع ہو جائینگے اور مین اُن کا ایک بڑا پولیٹکل ہیرو بن جاؤنگا چنانچہ اس نے آجکل ہندوؤن کو انگریزون کے برخلاف پاکر اپنے قدیمی گھڑی دلی پولیٹکل چال کو فروغ دینے کی خاطر ہندوؤن کو اپنے ہمراہ کرنے کے لئے وہی شاہ کابل والا چکمہ دینا چاہا اور اس دہوکے کی ٹٹی مین ایک پیغام صلح تیار کرنے لگا اور اپنے کوڑ مغز مین ہندوؤن کو ایک بھولی بھالی قوم تصور کرکے اس پیغام صلح مین یون بکواس لکھی کہ "یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ جس چیز کو ہم حلال جانتے ہین۔ ہم پر یہ فرض نہین کہ ضرور اُس کو استعمال بھی کرین" مگر کذاب کو اس کا نتیجہ کیا معلوم تھا قدرت کی طرف سے ؎

تقدیر نے مار طمانچہ منہ اُسکا کالا کیا۔

اور لالہ لاجپت رائے نے اس کے جواب مین جو اُس کی حجامت بنائی وہ الگ کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی پاگل پنے کی علامت ہوسکتی ہے کہ خود ہی تو پیغام صلح مین یہہ لکھا جو کہ "اگرچہ ہم دیکھتے ہین کہ ویدکی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہین بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی اور اگرچہ ہمکو وید مین پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہین نہین پڑھا۔ لیکن بلاشبہ اگنی۔ وایو جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے۔ اور کسی شرتی مین اُن چیزون کی پرستش کے لئے ممانعت نہین" مگر تاہم پھر بھی اپنا خیال ویدون کی نسبت یون لکھا ہے کہ "تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہین" پھر کیا اس سے صاف ثابت نہین کہ قادیانی کا پختہ اعتقاد خدا کی تعلیم کی نسبت بالکل مشرکانہ تھا! ایسے پاگل کی بات کا کیا ٹھکانہ ہے کہ پیغام صلح کے ۲۵ صفحون تک خود ہی تو بڑے شد و مد سے ویدون کو کلام الٰہی اور رشیون اور باوا نانک کو خدا کا نبی ثابت کیا ہے اور اس کے بعد لکھا ہے کہ "اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہون کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لین اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑدین تو مین سب سے پہلے اس اقرارنامہ پر دستخط کرنے کو طیار ہون کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے" بھلا جب وہ وید اور اُس کے رشیون وغیرہ کو پہلے ہی سے سچا مانتا ہے تو پھر اب اُس کی شرط

فضول ہے اب چاہے بندہ محمد صاحب کو مانین یا نہ مانین۔ مگر دجال تو ویدی ہو چکا ا۔ محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادھوان ۔

حمائل غزنویہ پر سوال اور اسکا جواب

جناب مکرمی مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم
حمائل شریف مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر صفحہ ۱۹۸۔ پارہ ۷ سورہ مائدہ۔ آیت یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب (الآیۃ) میسر کے بارے مین حاشیہ پر لکھا ہے "شرط بدھنا کسی چیز پر جس مین جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کمان مین شرط بدھنی مباح ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہ ہو لیکن یہ کہ شیطان اس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے"

استفسار بذریعہ اخبار اہلحدیث ایک طرف کی شرط سے کیا مراد ہے میرے خیال ناقص مین گھوڑ دوڑ کے لانے اسی قسم مین ہے۔ اور گھوڑ دوڑ فی نفسہ جوا نہین۔ آپ براہ مہربانی فرماوین کہ یہ قول ایک طرف شرط حرام نہین کہانتک صحیح ہے۔

دو پیسہ کا ٹکٹ ارسال خدمت ہے۔ اگر بذریعہ ڈاک جواب سے مطلع فرماوین تو ممنون ہونگا۔ (خاکسار ابراہیم عفی عنہ کلرک دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر مہابد حلقہ انہار دریائے سوات مردان ضلع پشاور)

اس خط کو بغرض جواب مولوی عبد الاول صاحب غزنوی مالک مطبع مذکور کے پاس بھیجا گیا جواب اسکا جو آیا درج ذیل ہے۔

یہ حاشیہ جس مین لکھا ہے کہ ایک طرف کی شرط حرام نہین۔ یہ حاشیہ شاہ عبد القادر صاحب کا ہے۔ فوائد سلفیہ والی کا نہین اور دلیل اسپر کہ ایک طرف کی شرط حرام نہین یہ حدیث ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین یعنی وھو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن ان یسبق فھو قمار۔ رواہ ابو داؤد۔ ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رض سے وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنے وہ تیسرا گھوڑا ایسا، کہ نہ امن کیا جاتا ہے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تیسرے شخص کا گھوڑا ایسا ہے کہ آگے بڑھنے نہ بڑھنے کا احتمال ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے گھوڑ دوڑ مین اگر روپیہ کی شرط ایک طرف سے ہو اور یہ روپیہ بادشاہ دینا قبول کرے یا دوڑنے والون مین سے ایک شخص تو یہ جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے روپیہ کی شرط ہو تو ایک شخص تیسرے محلل کا ہونا ضروری ہے پھر اگر یہ محلل بڑھ جاوے گا تو دونون کا روپیہ لیگا اور اگر محلل ہار جاوے تو اسپر کچھ نہ ہوگا اور محلل کے ہونے سے یہ جوے کی صورت سے نکلجاتا ہے کیونکہ جوا وہ ہوتا ہے جہان آدمی نفع اور نقصان مین متردد ہو اور یہ امر محلل کی وجہ سے جاتا رہتا ہے۔ امام شوکانی رح نے فرمایا ہے کہ اگر دونون گھوڑے دوڑانے والے آپس مین یہ شرط مقرر کرین کہ جسکا گھوڑا آگے بڑھا دوسرا اس کو اتنا دیگا تو اس صورت کے منع ہونے پر اتفاق ہے۔ محیط اور ذخیرہ مین ہے اگر گھوڑ دوڑ بغیر شرط اور عوض کے ہو تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط دونون جانب سے ہو کہ ایک مرد دوسرے کو کہے اگر تیرا گھوڑا میرے گھوڑے سے آگے بڑھا تو مین تجھے اتنا مال دونگا اور اگر میرا گھوڑا آگے بڑھا تو مین تجھ سے اتنا مال لونگا تو یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ یہ صورت جوے کی ہے۔

وفی الدر المختار [illegible] ولا یحرم الجعل اذا شرط من جانب واحد لان الزیادۃ والنقصان لا تمکن فیھما بل فی واحد ھما تمکن الزیادۃ وفی الآخر الانتقاص فقط فلا تکون مقامرۃ لانھا مفاعلۃ منہ الا اذا ادخلا ثالثا محللا بینھما بفرس کفء لفرسیھما یتوھم ان یسبقھما والا لم یجز ثم اذا سبقھما اخذ منھما وان سبقاہ لم یعطھما وفیما بینھما ایھما سبق اخذ من صاحبہ۔ (عبد الاول غزنوی امرتسر)

اسلام کی صداقت پر سائنس کی شہادت

(از سراج الاخبار جہلم)

جب سے یورپ اور امریکہ نے سائنس کے نئے نئے معلومات ظاہر کرنے شروع کئے ہین کوئی نہ کوئی اسلامی صداقت بھی ساتھ ہی سطح ظہور پر اس بے کنار سمندر سے نکلکر خلقت کے سامنے شمس نصف النہار کیطرح نمایان

ہوتی رہتی ہے اسلام نے تیرہ سو برس سے شراب اور خنزیر کے گوشت کی ممانعت کر رکھی ہے مگر بہت سالوں سے یورپ ان اشیاء کے استعمال کا عادی ہو چکا ہے اور وہان کے محقق ڈاکٹروں نے کچھ عرصہ سے ان مذکورہ بالا اشیاء کے خاص خاص نقصانات کی طرف اہل یورپ کو جگایا ہے چنانچہ اکثروں نے ان ہر دو اشیاء کو ترک کر دیا ہے اور ان کی تقلید پر دن بدن اور اشخاص بھی تارک ہوتے جاتے ہین حال مین پیرس دار الخلافہ ملک فرانس کا ایک کیمسٹری کالج جو جراحی علاج کے بہت سے تجربے کر چکا ہے دنیا کو اطلاع دیتا ہے کہ داڑھی چٹ کرانے والون کو بعض ایسے عوارض لاحق ہو جاتے ہین جن سے اور لوگ جو داڑھی چٹ نہین کراتے بالکل محفوظ و سلامت رہتے ہین اور پروفیسران کالج مذکور نے اپنی علمی تحقیقات سے یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ جب استرہ داڑھی پر پھیرا جاتا ہے تو بالون کے ساتھ ہی ان روغنی حلقون کو بھی اوڑا لیجاتا ہے جن کی بدولت اجرام مرض چمڑے کی جلد مین داخل نہین ہو سکتے اب اہل انصاف و اہل علم بخوبی جانتے ہین کہ کسی مذہب نے داڑھی منڈانے کی ایسی صریح اور تاکیدی ممانعت نہین فرمائی جیسی کہ اہل اسلام نے علی ہذا القیاس ختنہ کے فوائد پر بھی بہت سے ڈاکٹرون نے جن کو وجہ ایک خاص بیماری سے زائد حشفہ کاٹنا پڑا ہے شہادت دے دی ہے اصل مقصود اس مضمون کے یہ ہے کہ جو لوگ اسلامی شریعت پر مضحکہ اڑاتے خواہ اس مین نئی روشنی کے مسلمان بھی شامل ہون اسباب پر ضرور سنجیدگی سے غور کرین کیونکہ کافی مطالعہ کے اسلام کی صداقتون کا راز ہرگز کھل نہین سکتا۔ افسوس جہان یورپ کی تقلید پر ہزارہا مسلمان شراب نوشی اور داڑھی منڈانے کے عادی ہو چکے ہین وہان اس قباحت کی ممانعت کی آواز کیونکر سنین گے اگر ان کو اپنے مولیٰ اور اس کے آخری رسول صلعم پر یقین ہوتا تو ان کے مقدس کلام کا علم حاصل کرتے اور پھر کسی غیر کی چال یا تقلید مین ہرگز نہ پھنستے مگر دنیا طلبی ہی محض ان کا نصب العین ہے۔ دینی مطالعہ کے واسطے ایک گھنٹہ یومیہ بھی خرچ کرنا ان کو گوارا نہین ہے پس اس صورت مین ایسی بیہودہ شریعت اسلام پر مضحکہ نہ اڑاوین تو اور کیا کرین ملک چین نے ہزارون برس کے بعد اب کہین جا کر افیون کے ترک کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ مگر چین کے مسلمان شروع ہی سے افیون کے تارک ہین اب یہہ بات انھو کہین نے سکھلائی تھی جسکو دیگر اہل چین اس قدر مدت مدید کے بعد بمشکل اب سمجھنے لگے ہیں صرف اسلام نے آئندہ بھی وہ جس قدر اصول مذہب یا ترقی یافتہ اقوام دریافت کرینگی اسلام کا وہ اصول انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے ہی موجود ہوگا جون جون زمانہ ترقی کریگا اسلام کے نزدیک آتا جاوے گا۔ (راقم غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر)

تعاقب

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج اقدس اہلحدیث مین طبع کیا گیا جواب نمبر ۲۲ کے درباب جواز عقیقہ مردہ لڑکی یا لڑکا دیکھا گیا۔ اگرچہ آپکا جواب قابل تسلیم ہے۔ مگر چونکہ سائل کو آپکے جواب سے پوری پوری تشفی جیسی کہ مدلل طور سے ہونی چاہئے نہین ہوئی کیونکہ آپ کے جواب مین نہ حوالہ قرآن اور نہ حدیث نبوی ۲ ہے اسلئے مکرر عرض خدمت شریف ہے کہ براہ نوازش اسی جواب کو قرآن و احادیث سے مدلل کر کے اخبار اہلحدیث مین مکرر طبع فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئین۔ آپ خود خیال فرما دین کہ جب اخبار کا نام نامی ہی اہل حدیث رکھا جاوے اور مسائل کو بغیر از حوالہ احادیث کے جواب دیا جائے تو وہ جواب کہان تک قبول ہو سکتا ہے بجز اسکے آپ جیسے متبحر عالمون کا کام بھی یہی ہے کہ جسطور سے ہو عام لوگون کو قلمی و رمی قدمی فائدہ پہونچاتے رہین مجھے پوری امید ہے کہ حضور آئندہ نمبر مین اسکا جواب تحریر فرما دین انتظاری رہیگی۔ وہی سائل قدیم عبد اللہ از سٹی بنگلور۔

جواب جس جگہ کے لئے کوئی ثبوت نہ ہو وہان وہ عدم ثبوت ہی عدم حکم کے لئے دلیل ہے زندہ بچے کے لئے تو آیا ہے کہ ساتوین روز عقیقہ کرو لیکن مردہ کے لئے نہین آیا پس یہ نہ آنا ہی دلیل ہے کہ عقیقہ نہین کیونکہ قرآن مجید مین حکم ہے لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور رسول کے آگے نہ بڑھو کہ جس باب مین وہ حکم نہ دین اس کی بابت اپنے پاس سے حکم نہ تراشا کرو حدیث شریف مین ہے ذروني ما تركتكم یعنے جبتک مین تم کو کسی امر کی بابت حکم نہ دون تم بھی سوال نہ کیا کرو پس مردہ بچہ کا عقیقہ نہ ہونے کی یہی دلیل ہے کہ حکم نہین آیا۔

ہفوات مرزا۔ مرزا کے مسائل مین متناقضہ۔ قیمت ایک آنہ

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۳۶ - ملک برہما میں مسلمان جو آتے ہیں وہ یہاں کی برہمی عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں جب وہ یہاں سے جاتے ہیں تو وہ عورتیں دوسرے کسی سے شادی کر لیتی ہیں خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ کیونکہ برہمنیوں کا کوئی مذہب نہیں کیا ایسی عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے اور جو ایسی عورتوں سے شادی کریں اُن کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ -

عبد الصمد از ٹائیٹ میو ملک برہما۔

ج نمبر ۲۳۶ - قرآن شریف میں حکم ہے کہ مشرک عورتیں جب تک ایماندار مسلمان ہو جائیں اُن کے ساتھ شادی نکرو وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ - پس جب تک یہ بھی عورتیں مسلمان نہو جائیں اُنکے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں۔ مسلمان جو کہ خاوند کے گھر میں رہے تو اوس گھر سے کھانا پینا جائز ہے اگر خاوند بیاہ کے جانیکے وقت اوس کو طلاق دیکر چھوڑ جائے اور وہ اس کے بعد کسی مشرک سے نکاح کرلے بلکہ خود بھی مشرک ہو جائے تو خاوند کا اس میں قصور نہیں اگر بے نکاحی کو رکھے یا مشرک کیحالت میں نکاح کرے تو ایسے مسلمان کے گھر سے مسلمانوں کو نفرت کرنی چاہئے۔

س نمبر ۲۳۷ - عیسائی مسلمان کی مجلس میں بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۲۳۸ - دین اسلام میں ہندوؤں کیطرح پاگلانہ چھوت چھات نہیں اس لئے مسلمانوں کی مجلس میں ہر ایک شخص جسکے ہاتھ ظاہری نجاست سے پاک ہوں کھا سکتا ہو اگر کسی کو کسی کے ساتھ بیٹھنے میں طبعی نفرت ہو تو اسکا اختیار ہے کہ نہ بیٹھے اُس پر جبر نہیں۔ ۲۰ ر کے ٹکٹ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۳۹ - ایک شخص عشا کی نماز پڑھتا ہے چار فرض اور دو سنتیں ایک وتر اور نفل وغیرہ کچھ نہیں پڑھتا۔ وتر بھی ایک ہی پڑھتا ہے اس کو کوئی حدیث بھی نہیں آیا اوس کی نماز صحیح یا غلط ہو اسکی دلیل قرآن اور حدیث سے ہونی چاہئے سائل محمد وحید انگوٹھی ساز مالیر کوٹلہ۔

ج نمبر ۲۳۹ - اس کی نماز صحیح ہے کوئی خلل نہیں بڑی بات گو کوئی اعتراض کی ہے تو ایک وتر ہے سو صحیح بخاری میں ایک وتر کی حدیث آئی ہے امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ ایک رکعت والی حدیث اثبت یعنی سب سے زیادہ ثبوت رکھتی ہے پس شخص مذکور کی نماز درست ہے جو اس کو غلط کہتا ہے وہ غلطی کی وجہ بتلاوے - ار داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۴۰ - نوٹ یا اسٹام میں بٹہ لینا چاہئے یا نہیں۔ سائل محمد لہنا بخش پدر منشی رحیم بخش صاحب گرہیڈیہ ضلع ہزاریباغ قسمت بنگال

ج نمبر ۲۴۰ - نوٹ اور اسٹامپ کا بٹہ لینا جائز ہے کیونکہ وہ چاندی یا سونا نہیں بلکہ وہ ایک مبیع چیز ہے نوٹ پر اگرچہ سکری سیدلکھی ہوتی ہے مگر غرض عام ہے۔ وہ بھی مبیع ہے۔

س نمبر ۲۴۱ - شب برات کے روز حلوا اور روٹی جو کسی دوست کے یہاں نیاز کیا ہوا آئے تو اُسے کھانا چاہئے یا نہیں؟ و نیز عاشورہ کے روز کھچڑی پکوا کر مسکینوں کو کھلانا چاہئے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۱ - شب برات کے روز حلوہ پکانا محض ایک رسم ہے جسکو کرنے والا اگر ثواب جانتا ہے تو بدعت ہے مگر چونکہ وہ کوئی نذر لغیر اللہ نہیں ہوتا اس لئے کھانا اُسکا حرام نہیں لیکن اس نیت سے کوئی نہ کھائے کہ یہ رسم بند ہو جائے تو اچھا ہے عاشورہ کی کھچڑی کا بھی یہی حکم ہے۔

س نمبر ۲۴۲ - حلیمہ گیارہ برس کے سن میں حامد سے بیاہی گئی لیکن تین برس کے بعد اس کے والدین نے یہ عذر پیش کر کے کہ حلیمہ موجودہ شوہر سے راضی نہیں ہے۔ اُس لڑکی کی شادی ایک دوسرے لڑکے سے کردیا لیکن حلیمہ کو اُس کے سابق شوہر نے طلاق نہ دیا تو اس حالت میں حلیمہ کا نکاح ثانی جائز ہوا یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۴۲ - حلیمہ کا حامد کے ساتھ اگر نکاح ہوا تھا تو دوسرا نکاح صحیح نہیں اگر صرف منگنی یعنے وعدہ نکاح تھا تو بوجہ ناراضگی یا کسی اور معقول وجہ کے دوسری جگہ کر سکتے ہیں۔

س نمبر ۲۴۳ - مسجد میں جو شیرینی جمعہ کے روز تقسیم ہونے کے لئے آتی ہے اُسے لیکر کھانا چاہئے یا نہیں؟ - (راقم ایضاً)

ج نمبر ۲۴۳ - جمعہ کی شیرینی تقسیم کرنے والوں کی نیت اگر نذر لغیر اللہ کی ہو تو حرام ہے اور اگر کسی امر پر بطور شکریہ لاتے ہیں تو جائز ہے۔ ا ر داخل غریب فنڈ۔

اطلاع: فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا)

ahmadimuslim.de

انتخابُ اخبار

ڈیرہ غازیخان کے معززین نے ایک بڑا جلسہ کرکے ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان کے حق مین تائیدی دوٹ پاس کئے اور نامہ نگار ٹریبیون کی تردید کی جسنے ڈپٹی کمشنر پر حملے کئے تھے (نامہ نگار)

۱۷- اگست کو امرتسر مین ایسی بارش ہوئی کہ طوفان نوح کا نقشہ آنکھون مین پھر گیا۔ سیکڑون مکان گرے کئی آدمی مرے خدا رحم کرے۔

خودی رام بوس کو ۱۱ ماہ حال کی صبح کو مظفرپور مین پھانسی دیدی گئی اسکے وشاوکی درخواست پر خودی رام کی نعش اُن کے حوالے کردیگئی۔ جنہون نے اُس کو دریاء گنڈک کے کنارے پر جلاکر خاکستر کردیا۔ جیل خانہ سے دریا کے گھاٹ تک دورویہ پولیس کے سپاہی کھڑے تھے تاکہ کسی قسم کا شور وشر یا بلوہ نہ ہونے پائے۔

تیلی سے "نواب" کو امرتسر اور لاہور کے درمیان جلتی ٹرین مین عورتون کا زیور ڈرا دھمکا کر لوٹنے کے جرم مین ۲۲ سال قید کی سزا دیگئی تھی اپیل مین چیف کورٹ نے ۲۰ سال گھٹا دیئے صرف ۲ سال قید با مشقت کی سزا کافی سمجھی گئی۔

رنگون کے ایرانیون نے وائس کونسل ایران کے ذریعہ سے شاہ ایران کی خدمت مین ایک تار بھیجکر التماس کیاہے کہ ایرانی پارلیمنٹ جلد مجتمع کیجائے اور کنسٹی ٹیوشن پر پورا پورا عملدرآمد کیا جائے اور خانہ جنگی موقوف کی جائے اگر ایسا نہوا تو ہم ایرانی رعایا نہ رہین گے اور کسی بادشاہ کی رعایا بن جائینگے۔

بابو بپن چندرا پال کو اب اور نیا خیال پیدا ہوا ہے وہ ۲۰ ماہ حال کو ہندوستان سے پیرس اور وہان سے امریکہ جائینگے اور جمہوریت پسند اقوام کے آگے ہندوستانیون کی کیفیت بیان کرینگے۔

بم کے گولہ پھینکنے کا ایک تازہ واقعہ ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے اسٹیشن شام نگر کے پاس کلکتہ کے نزدیک واقع ہوا۔ ایک سیکنڈ کلاس گاڑی پر بم کا گولہ پھینکا گیا۔ اس گاڑی مین کئی یورپین مسافر سوار تھے۔ گولہ گاڑی تک نہین پہونچا اور زمین پر گر کر پھٹ کر اڑا۔ ٹرین کھڑی کرکے تحقیقات کی گئی کسی قسم کا نقصان نہین ہوا پھر ٹرین روانہ ہوگئی پولیس گولہ پھینکنے والے کی تلاش مین مصروف ہے۔

قیصر جرمنی اور قیصر ہند کے درمیان نہایت تپاک اور اخلاص سے ملاقات ہوئی۔ لوگون نے بازار کو ہار، ون اور انگلش اور جرمن جھنڈیون سے سجا رکھا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد قیصر ہند برلن مین جاکر قیصر جرمن کے مہمان بنین گے۔

شاہ ایران کے خلاف ایرانیون مین جوش ترقی پر ہے۔ شیعہ مجتہدون نے اُن کو نا قابل شاہی قرار دے دیا ہے۔ تمام روئے زمین کے ایرانی شاہ پر زور دے رہے ہین کہ ایران کی پارلیمنٹ جلد مجتمع کی جائے ورنہ سب ایرانی شاہ ایران کی اطاعت ترک کرکے دوسرے بادشاہون کی رعایا بن جائینگے تبریز مین برابر کشت وخون جاری ہے۔

تبریز کے باشندون نے اپنے آپ کو شاہ ایران کی اطاعت سے علیحدہ کرکے ترکی کی رعایا بن جانے کا اعلان کردیا۔

ترکی پارلیمنٹ کے متعلق ۹ ماہ حال کو جو خبر ریوٹر سے موصول ہوئی وہ حسب ذیل ہے:-

رضا پاشا سابق وزیر جنگ اور دو دیگر برآوردہ محل کے حکام گرفتار ہو گئے ہین سابق مہتمم صرف خاص راغب پاشا نے گرفتار ہوتے وقت مزاحمت کی اور اپنے گھر کی کھڑکی سے پولیس پر فیر کی مگر دھر لئے گئے۔ سلطان المعظم نے جدید آئینی افواج کو اپنی ملاقات سے بہرہ اندوز کیا اور فرمایا کہ ما بدولت دستوری حکومت پر مستحکم رہینگے۔ اس لئے کہ یہ انتظام ما بدولت ہی کیا ہوا ہے۔

یہودی مسلمان اور عیسائیون کا اتحاد یروشلم مین ترکی سلطنت پارلیمنٹ قایم ہونیکی خوشی منائی گئی۔ گورنر یروشلم کو اول اول اس خبر کا یقین نہین تھا اس باعث انہون نے پہلے اظہار مسرت وجلوس کی اجازت نہین دی خبر کی تصدیق ہوجانے پر ترک۔ عرب۔ یہودی۔ عیسائی سب نے ملکر شہر مین ایک متفقہ جلوس نکالا۔ آزادی کے نشانات ہاتھون مین سب کے بلند تھے

اخبار ارشاد لکھتا ہے کہ ایک بڑا اسلامی شہر تارعان نامی جو کوہ قاف کی ایک بلند چوٹی پر آباد تھا کثرت بارش کے سبب پھل کر ایک نہایت گہری وادی مین اتر گیا ہو اور اسکے تمام باشندے اور جانور ہلاک ہوگئے ہین اور تمام مکانات اور مسجدین اور مدرسے غارت ہوگئے ہین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دستشار رہینگے۔

ahmadimuslim.de

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو اس کے مطالعہ ولاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے ... مختصراً یہ قبولیت کی نگاہ سے دیکھی ... قرآنی بعد ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں۔ دو ... میں لکر تشریح کیگئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین ... جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں۔ ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں بھی ایک زبردست عقلی ونقلی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنمیں سے پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد چھپ رہی ہے۔

جلد اول۔ سورۂ فاتحہ و بقر قیمت عہ
جلد دوم۔ سورۂ آل عمران و نساء قیمت عہ
جلد سوم۔ سورۂ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ قیمت عہ
جلد چہارم۔ سورۂ نحل تک۔ قیمت عہ
جلد پنجم۔ سورۂ فرقان تک۔ قیمت عہ
پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت (للعہ) سات روپے۔

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ ... بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہلحدیث درج ہیں قیمت ۳

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ مفصل متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی دیانندجی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مدلل اور ایسا دندان شکن جواب دیا ہے کہ پھر کسی سماجی کو جواب الجواب لکھنے کی طاقت نہ ہوئی۔ قیمت ۸

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ۱ر

ترک اسلام

مہاشہ دھرمپال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۸ر

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۸ء میں بمقام نگینہ میں اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۶ر

ادب العرب

صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا امداد مطلب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانندجی جو کہتے تھے اس کا خلاف کرتے تھے آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیوریا

مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے درمیان ہوا تھا قیمت مہ

نماز اربعہ

اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ (اسلام عیسائی ہندو۔ آریوں) کی عبادتوں کا مقابلہ قیمت ۲ر

کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے زیر نگرانی جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب جاری ہے جس میں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ ومرکبہ نیز صحیح اقسام کے روغنیات و ... معجونات وغیرہ کا بہت ہی صفائی وعمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بہ کفایت فروخت ہوتے ہیں۔ طبابت پیشہ صاحب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مرض کی مجرب دوا بھی مل سکتی ہے مریضوں کو پوری کیفیت لکھنی چاہئے۔

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور۔

حسب الحکم ... مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مالک مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار اہل حدیث

جلد ۵ — نمبر ۴۳

امرتسر مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۰۸ع یوم الجمعہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت اخبار پیشگی وصول کیجاتی ہے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس بھیجے جاتے ہیں۔

(۳) مرسلہ مضامین شکریہ سے درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۵ روپیہ

والیان ریاست سے ۔۔ ۵ روپیہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔ ۳ روپیہ ۸ آنہ

ششماہی ۔۔ ۲ روپیہ

غیر ممالک کے والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اسلام کے نادان دوست اور دانا دشمن

ترا از دشمن گر بود یار غمخوار
ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار

اسلام بھی کیسی ایک زبردست طاقت ہے کہ ایک طرف تو اس کے نادان دوست اسکو بدنام کرنے میں کمی نہیں کرتے دوسری طرف اسکے دانا دشمن گھات میں ہیں تاہم بہ بدولت اسلام ان دونوں کی مخالفت سے بچکر اپنی اصلی طاقت کے ساتھ ترقی پر ہے۔

ہم اس عنوان کا ثبوت دو مختلف مذاق کے اخبارون سے دیتے ہیں ایک تو حضرت مسلمان ہیں مگر ایسے نہیں کہ مسلمان ہو کر کوئی مذہبی علوم کے باخبر عالم ہیں نہیں بلکہ صرف مسلمان ہیں۔ دوسرے بیاشندہ آریہ۔ مسلمان سے مراد ہماری ایڈیٹر اخبار زمیندار ہیں جنہوں نے ایک پرچہ میں ایک پیر صاحب کی کرامت ان لفظوں میں لکھی تھی کہ:۔

"پچھلے دنوں جب ہم نے اپنے چاہ سے آبپاشی کے لئے ولایتی پمپ منگایا تو ہمارا مستری ایک ہفتہ سے زائد عرصہ تک ہر چند کوشش کرتا رہا اور حیران ہوتا رہا مگر پمپ نے کام نہ دیا۔ اور پانی نہ نکلا۔ اتفاقاً ایک سفید ریش حضرت اقدس مولانا مولوی حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب گرم تشریف لائے ہم نے آپ کو پمپ کا قصہ سنایا اور دعا کی درخواست کی آپ نے خاص اس جگہ جہاں پمپ نصب تھا پہنچ کر اس پر دم کیا اور فرمایا کسی آدمی کو پمپ لگانے کے لئے منگواؤ دوسری صبح جب محمد قاسم صاحب ٹال والا آئے انہوں نے پمپ کے ایک پرزہ کو تھوڑی سی حرکت دی اور پانی آنا شروع ہو گیا۔ ہماری نئی روشنی کے نوجوان دیکھیں گے کہ مولانا کے دم کا اس میں کیا دخل ہے محمد قاسم نے پرزہ کو موقعہ پر رکھدیا اور پمپ چل پڑا لیکن ہماری رائے میں دعا اسباب حصول مقاصد کے حکم کا ایک ذریعہ ہے جو قادر مطلق ہے اور

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت عہ منیجر

ہماری مرادون کو براہ راست آسمان سے آتا دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ مسبب الاسباب ہونا بھی منجملہ صفات باری تعالےٰ ہے اس لئے مستجاب الدعوات بزرگون کی دعا بھی بذریعہ اسباب ہے پوری کرتاہے۔ روایت ہے۔ کہ ظہور اسلام سے پیشتر جب دریائے نیل طغیانی پر آتا تہا۔ اور قحط کا اندیشہ ہوتا تہا۔ تو لوگ دیوی دیوتاؤن کو قربانیان اور نذرین چڑہایا کرتے تہے۔ حضرت عمرؓ نے ان لوگون کو اس فعل سے روکا۔ اتفاقاً دریا نہ چڑہا۔ حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام ایک مکتوب لکھدیا کہ اگر تو دیوی دیوتاؤن کے حکم سے چلتا ہے تو نہ چڑھ لیکن اگر خدا کے حکم سے چلتا ہے تو تجھے بڑہنا چاہئے۔ چنانچہ یہ مکتوب دریا مین ڈالا گیا۔ اور دریا فوراً چڑھ آیا۔ یا یون کہو کہ اس رقعہ کے ڈالنے سے خدا نے وہ اسباب جمع کر دیئے۔ جو دریا کی طغیانی کا باعث ہوتے تہے۔ ورنہ خدا مین یہ قدرت بہا ہے۔ کہ دریا کے چڑہنے کے بغیر ہی فصلون کو تر و تازہ کر دے مگر یہ امر اس کی عادت کے خلاف ہو۔

اس بیان مین ایڈیٹر موصوف نے جو کچھ لکہا تہا محض اپنا اعتقاد [illegible] پیر پرستی مین تہا ورنہ خود انکا ضمیر خائف ہے کہ مخالف ہمارے پیر کی اس کرامت پر ہنسی اڑائینگے اور کہین گے کہ ؎

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

علاوہ اسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت جو روایت ایڈیٹر موصوف نے بیان کی ہے اس مین بہی ان کے قدم مضبوط نہین ہین بلکہ لرزتے لرزتے پاؤن اٹہاتے معلوم ہوتے ہین۔ اور واقع مین بہی ایک بے ثبوت بات ہے تاہم اسلام کے دانا دشمن جو ہمیشہ سے اس گہات مین رہتے ہین کہ جس طرح بن پڑے اسلام کو بدنام کیا جائے ان کی بلا سے کہ وہ تحقیق کرین کہ اسلام کس خیال کا نام ہے اور اصل اسلام کے ساتھ کتنی چیونٹیان محض اپنی شہرت کی وجہ سے چمٹ رہی ہین انہون نے اس موقعہ کو ایسا غنیمت سمجہا جس کو سمجہنے مین ہم ان کی چندان شکایت بہی نہین کرتے کیونکہ ان کے گرو نے اپنی طرز عمل سے ان کی گہٹی مین بہر دیا ہے کہ اسلام پر اعتراض کرو تو یہ خیال مت کیا کرو کہ اسلام کی اصل کتاب مین وہ مضمون ہے، یا نہین بلکہ ہر کہہ و مہہ کی باتون کو لیکر اسلام پر حملہ کر دیا کرو چنانچہ گرو جی مہاراج نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ کے چودہوین باب متعلقہ اسلام مین ایسا کرکے دکہا دیا جسکا آئینہ دیکہنا ہو تو ہماری کتاب حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش دیکہو۔

اس جگہ بہی گرو جی کے چیلے ایڈیٹر پرکاش نے زمیندار اخبار کے مذکورہ بالا مضمون کو نقل کرکے رائے دی ہے جو درج ذیل ہے:

ایڈیٹر صاحب پرکاش مضمون مذکورہ بالا نقل کرکے لکہتے ہین کہ:-

"یہ ہین ایک اسلامی لیڈر کے خیالات اور نہ صرف ان کے اپنے خیالات بلکہ اسلام کے ایک برگزیدہ پیغمبر حضرت عمر کے بہی یہی خیالات تہے ان خیالات کی موجودگی مین ہمارے دوست کس طرح کہہ سکتے ہین کہ اسلام مین توہمات پرستی نہین۔ یا اسلام عقل سائنس کے مطابق ہے اور یہ دور نہین ہوگی جب تک کہ کسی نہ کسی طریق سے ہم ویدک دہرم کی شرن نہ لینگے" (۲۸ ساون)

جواب چشم بد دور یہ ہے ایک آریہ ایڈیٹر کا مذاق کہ ہر ایک مسلمان مضمون نگار کو اسلامی لیڈر بلکہ مذہبی لیڈر سمجھ لیتا ہے اور حضرت عمرؓ کو پیغمبری کا درجہ دینے کو تو بہی طیار ہے جسکے لئے ہم آپ کی اسلامی [illegible] کے قائل ہین۔ اے جناب لیجئے ہم آپ کو بتلا دین تاکہ آپ ہمیشہ اس قسم کی غلط گمانیون سے بچے رہین

سنئے اسلامی لٹریچر کی اصل قرآن مجید ہے چنانچہ سوامی دیانند نے بہی ستیارتھ کے چودہوین باب کی تمہید مین لکہتے ہین۔ اس کے علاوہ واقعات صحیحہ احادیث صحیحہ اور معتبر تواریخ عربیہ سے مل سکتے ہین۔ پس جو کوئی مضمون نگار ان کو اور ان کی شہادت سے اپنے مضمون کو مدلل کرے وہ تو اسلامی مضمون کہلانے کا مستحق ہوگا اور جو ایسا نہ کرے بلکہ صرف یہ کہہ مارے کہ روایت ہے تو ایسے مضمون الف لیلہ کے الہ دین والے چراغ سے زیادہ وقعت نہین رکہتے ان کا جواب یہی ہے کہ ایسے خیالات کے لئے جوابدہ صرف انہی کو سمجہنا چاہئے ورنہ ہم کو بہی اجازت ہونی چاہئے کہ گرو ڈا پوران سے کچھ نکالکر ویدون کے سر تہوپ دین۔ مہاشہ جی ؎

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند

اس جواب کے بعد ہم اپنے مکرم دوست ایڈیٹر زمیندار سے التماس کرتے ہین

کہ بزرگون کی نسبت اعتقاد رکھنے سے کوئی آپ کو منع نہیں کرسکتا لیکن اعتقاد کے یہ معنی نہیں کہ آپ خواہ مخواہ ایسی باتین کرین جو مخالفون کو لعنے پر بلکہ اسلام پر بھی ہنسی کا موقع دین سے

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

شیعون سے روئے سخن

مدت ہوا ہم نے لکھا تھا کہ شیعہ سنی کا جھگڑا اتنا کچھ وسیع ہوا ہے۔ اور اس کا فیصلہ نہیں ہونے پاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین اصل بحث کا مدار اپنی اپنی روایات پر رکھتے ہین اس لئے اگر شیعہ رسائل اور اخبارات روایات سے قطع نظر صرف قرآن مجید کے ساتھ ہم سے فیصلہ کرنا چاہین تو ایک منٹ کا کام ہے۔ یہ ہم نے کسی حفاظت خود اختیاری کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ واقعات کی بنا پر کہا تھا کیونکہ جب کبھی ایک فریق کوئی روایت پیش کرتا ہے تو دوسرا فریق اوسے بنی ہوئی بتاتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہان بھی ہم پیش کرتے ہین۔

اہل سنت کی روایت سے ایک حدیث صحیح حضرت ابوبکر کی فضیلت مین آئی ہے اس کا ٹھٹھا جو شیعہ اڑاتے ہین وہ تحریر بغرض اطلاع ہم یہان نقل کرتے ہین۔ اخبار اثنا عشری دہلی کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ

ہوائی ٹانسہ | حدیث نمبر ۲۴۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے مرض الموت کے وقت فرمایا۔ ادعی لی ابا بکر واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل وانا اولی ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر۔ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلالے تاکہ مین ایک تحریر لکھدون کیونکہ مجھے خوف ہے کہ تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہنے والا کہنے کہ سوائے میرے مستحق خلافت دوسرا نہین اور اللہ اور مومنین سوائے ابوبکر کے سب سے انکاری ہین۔

تھوڑی سی فکر اور معمولی سی نظر والا انسان بھی اس نکتہ کو سمجھ جائیگا کہ یہ تمام نکتہ سنجیان حدیث قرطاس کے جواب مین وضع فرمائی گئی ہین۔ خوش فہم راوی نے اتنا ضرور سمجھ لیا ہے کہ حدیث قرطاس مین گو لفظاً نہیں مگر معناً اور قرینتاً ضرور خلافت مرتضوی کی جانب اشارہ پایا جاتا ہے لہذا کوئی ایسی جدت پیدا کرنی چاہیئے جس سے معاملہ صاف ہو جائے مگر ہم ایک نقاد کی حیثیت سے دریافت کرتے ہین کہ وہان تو حضرت عمر کی دراندازی نے اسلام کی قسمت کا فیصلہ کر دیا رسول اللہ کو ہذیان سے نسبت دی گئی اور یہان تک بازاری آدمیون کی طرح شور و غوغا کیا کہ آخر اس نبی کو جو صاحب خلق عظیم تھے نہایت تنفر کے ساتھ قوموا عنی کہنا پڑا۔ آہ! نیرنگی دنیا! بیمار اور وہ بیمار جو گھڑی ساعت کا مہمان ہو۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ اس کے سرہانے بیٹھکر غل زیادہ نہیں مچایا جاتا مگر یہان نبی کے سامنے جس کے لئے حکم ہے لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وہ غضب ہو رہا ہے کہ الٰہی تیری پناہ۔ خیر ممکن ہے حضرت عمر کی خاندانی تہذیب کا یہی مقتضا ہو۔ ہم اس سے زیادہ بحث نہیں کرتے۔ فقط اتنا کہتے ہین کہ حضرت عمر کی بدولت رسول کا ارادہ پورا نہ ہوا۔ مگر قابل غور یہ امر ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے مین وہ کونسے واقعات پیش آئے جن کے سبب سے وہ تحریر آج دنیا کے پیش نظر نہ ہو سکی۔ کوئی دوسرا شخص پاس نہیں۔ رسول اللہ حکم دیتے ہین کہ دیکھو لیے مین اپنے باپ اور بھائی کو بلا مین نوشتہ لکھے دیتا ہون۔ مبادا کل کو کوئی اور شخص (علی ابن ابیطالب) دعویدار بن بیٹھے۔ پھر حضرت عائشہ جیسی باپ کی ترقی خواہ بیٹی۔ وہ تو سو کام چھوڑ کر بلا لے۔ انجام دیکھین جب بلا حکم رسول خواہ مخواہ آنکھ کے اشارے میان سے کہہ یا کہ جائیے محراب مسجد مین قدم رنجہ فرما کر پیشنمازی فرمایئے تو حکم ملنے کی صورت مین تو ان کے ہاتھ کہی کے جل جاتے مگر افسوس باوجود اس ساز و سامان کے بھی وہ نوشتہ ہونے کا تون فی بطن الراوی نظر آتا ہے۔ اب رہا اللہ اور مومنین کا سوائے ابوبکر کے سب سے انکار کرنا وہ بھی اتنی دیر مین یہ ایک ہوائی ہے۔ احمق الذی راوی نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ ہمارے بزرگون نے نصب امام کے لئے اللہ کی مرضی کو تو کوئی چیز ہی نہیں سمجھا نہ اس مین اللہ کی مرضی کی ضرورت۔ پھر جب یہ بات ہے تو رسول اللہ کا یہ فرمان کہ خدا ابوبکر کو ہی پسند کرتا ہے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا اب رہا مومنین کا ابوبکر سے راضی و خوشنود ہونا اس کے لئے اسلام کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالو اور سقیفہ مین دیکھو کہ دنیا طلبون کے درمیان جس طرح جوتیون مین دال بٹی ہے

ahmadimuslim.de

نے یاد کرو۔ سعد ابن عبادہ کے حالات کو دیکھو۔ منا امیر و منکم امیر کے معنے سمجھو۔ اس قسم کے اقوال اگر کوئی ملانا دہنیوں جو کانفرنز میں بیان کرے تو مضایقہ نہیں وہ تو ضرور آشاسد تھا کہ کرائے فضائل ابوبکر کی فہرست میں شامل کریں گے جنکو اصلیت اور حقیقت سے تناسب خوب جانتے ہیں ان کے سامنے ان مزخرفات کی اتنی ہی وقعت ہو جیسے عصاء موسیٰ کے سامنے ساحران فرعون کی ۳۰ اگست سنہ ۳۲ء۔

جواب۔ نامہ نگار نے اس مضمون میں جو کچھ لکھا ہے محض اپنی ضد اور بیجا سمجھی کا ثبوت دیا ہے مگر ہمارا مقصود اس جگہ اس یا وہ گوئی کا جواب دینا نہیں ہے بلکہ اصل حال سے اطلاع دینا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کی روایات کو کہاں تک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تاہم مختصر سا جواب دیکر اصل مطلب پر ہم آتے ہیں

نامہ نگار مذکور پوچھتا ہے کہ وہ تحریر کیوں نہ لکھی گئی اسکا جواب خود حدیث شریف میں ہو مگر افسوس کہ نامہ نگار نے ذرا تعصب سے اسکو دیکھا نہیں یا فن حدیث کسی استاد سے پڑھا نہیں۔ غور سے سنئے

یابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر

یعنے خدا اور مسلمانوں کو سوائے ابوبکر کے کوئی منظور ہی نہ ہوگا جیسا کہ پڑا ایسا ہی ہوا یہ وجہ جناب رسالتماب نے تحریر نہ کرنے کی خود بیان فرمائی۔ گو یا حدیث مذکور کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں حضور نے اپنا عندیہ بابت کتابت ظاہر فرمایا ذرہ بھر کر اس رائے کو فسخ کر دیا۔ اور فرمایا کہ ایسی تحریر کی حاجت ہی نہیں کیونکہ خدا کو بھی ابوبکر کے سوا کوئی پسند نہ ہوگا۔ باقی نامہ نگار کا ہذیان ہے جس کے جواب کے لئے ہم نے یہ عنوان قایم نہیں کیا۔ بلکہ ہماری غرض یہ ہے کہ فریقین کو ایک سیدھی راہ پر لاویں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اثبات مدعا کے لئے صرف اس کتاب سے یا روایت سے سند لاوے جو دونوں میں مسلم اور معتبر ہو۔

شکر ہے کہ ہماری یہ تجویز اصلاح (شیعہ) کے قابل ایڈیٹر نے دل و زبان سے تسلیم کر کے ہم کو اجازت دی تھی کہ ہم اپنے مدعا کو مسلمہ دلائل سے ثابت کریں جس کے لئے ہم ایڈیٹر موصوف کے شکر گذار ہیں۔ مگر بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم چند دنوں تک خاموش رہے۔ لیکن دل سے اس مضمون کو نہ بھولے تھے سو الحمد للہ آج ہم اپنے معزز معاصر (اصلاح) کا مکرر شکریہ کر کے اس مضمون کو شروع کرتے ہیں اور معاصر معروف سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے معروضات کو ہمارے لفظوں میں پورا نقل کر کے جواب دیگا

شیعہ سنی میں بڑا معرکۃ الآرا مسئلہ صرف خلافت راشدہ کا ہے شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا حق تھا سنی کہتے ہیں جو ہوا وہی حق تھا۔ اب ہم حسب قرارداد قرآن مجید سے اس مسئلہ کا تصفیہ کرلیتے ہیں۔

مگر پہلے ہم قرآن شریف کی وہ آیات نقل کرتے ہیں جن سے خلفاء اربعہ کی ایمانداری اور فضیلت کا ثبوت ہوتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ خلفاء اربعہ (حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔) رضی اللہ عنہم اجمعین مکہ کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جا رہے تھے۔ اس لئے ان سب کا نام مہاجرین ہے۔ قرآن مجید نے مہاجرین کی بابت جو شہادتیں اور بشارتیں دی ہیں وہ مفصلہ ذیل ہیں:۔

(۱) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (پ ۲ ع ۱۱) یعنے جو لوگ ایمان لائے اور مہاجر ہوئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ (پ ۴ ع ۱۱)

یعنے جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں تکلیف اور ایذا دیئے گئے اور لڑے اور قتل ہوئے میں ان کے گناہ دور کر کے ان کو جنت میں داخل کرونگا جسکے نیچے نہریں جاری ہیں اللہ کے ہاں سے انکو ثواب ملے گا اور اللہ کے پاس بہت اچھا ثواب ہے۔

اور سنئے!

(۳) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ (پ ۱۰ ع ۵)

ahmadmuslim.de

یعنی جن لوگوں نے ایمان لا کر ہجرت کی اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کئے اور جن لوگوں نے مہاجروں کو جگہ دی اور مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور سنئے!

(۲) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ ۱۰)

جو لوگ ایمان لا کر ہجرت کر آئے اور مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کئے وہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑے درجہ والے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں

اور سنئے!

(۳) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۱۴ ع ۲۰)

یعنی جو لوگ مصیبت کے بعد ہجرت کر آئے جنہوں نے جہاد کئے اور تکلیف کے وقت میں صابر رہے تو پروردگار ان کے حق میں بڑا بخشنے والا مہربان ہے

اور سنئے!

(۴) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (پ ۱۷)

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کر آئے پھر قتل ہو گئے یا اپنی موت سے مرے خدا انکو ضرور رزق حسن دیگا اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھا رزق دینے والا ہے۔ اور سنئے!

(۵) لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی (پ ۲۷ ع ۱۷)

یعنی جن لوگوں نے فتح مکہ یا عام فتوحات ہونے سے پہلے دین کی امداد میں خرچ کیا اور جہاد میں لڑے وہ لوگ اون لوگوں سے بڑے درجے میں ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ کیا اور لڑے اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے اچھا وعدہ کیا ہوا ہے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے مہاجرین کی فضیلت۔ نجات اور سب سے افضل ہونے کا اظہار فرمایا ہے۔ (غور سے دیکھو اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ الخ) بس ہمارا مدعا بخوبی ثابت ہوا کہ خلفاء اربعہ سب امت سے افضل ہیں اب انکی خلافت کا ثبوت سنئو! مگر انصاف سے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ ۱۸ ع ۱۳)

یعنی جو لوگ تم میں سے ایمان لا کر نیک عمل کئے خدا ان سے وعدہ کرتا ہے کہ ان کو زمین پر خلیفہ بناویگا۔ جیسا اون سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور ان کے دین کو مضبوط کرے گا جو خدا نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ یہاں تک تو مخاطب مومنوں سے وعدہ خلافت کیا اور اس کے آثار و علامات بتلائے کہ ان کے وقت میں دین اسلام کی مضبوطی ہوگی اور ان کو بجائے خوف کے امن و امان ہوگا۔ اتنا بتلا کر ان خلفاء کی توثیق اور نیک شہادت دی کہ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ یعنی وہ باوجود حصول سلطنت کے پکے مسلمان ہونگے اس کے آگے فرمایا کہ جو لوگ ناشکرے ہونگے وہی فاسق ہوں گے جس کا مطلب صاف ہے کہ جو لوگ ان خلفاء اربعہ کی خلافت کو موعودہ خلافت نہ جانیں گے وہ خدا کے ہاں فاسق ہوں گے۔

ان آیات کریمہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام خصوصاً مہاجرین ہی جن کو خلیفہ بنایا خدا کے نزدیک یہی وہی موعود تھا۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے معزز ہمعصر اصلاح، شیعہ وغیرہ حسب قرار خود ہمارے جواب میں کیا کہتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ اپنے دعوی کے ثبوت میں آیات قرآنی پیش کر کے حسب قاعدہ ہماری پیش کردہ آیات کی بھی صحیح تفسیر معہ قرائن و شواہد قرآنیہ بتلانی ہوگی۔

مذاکرہ علمیہ

ترجمہ خطبہ کے مذاکرہ سے متعلق جو کئی ایک ہفتوں سے جاری ہے جناب مولانا شاہ محمد سلیم الحق صاحب ساکن چیرہ تحریر فرماتے ہیں:۔

سرورست مذاکرہ علمیہ میں سہ نمبر میں اپنی رائے کا اظہار کیا چاہتا ہوں آپنے تحریر فرمایا ہے کہ بلا ایڈیٹوریل نوٹ کے لکھا جایا کریگا۔ اور دو نکا مجھے حال معلوم نہیں کہ وہ اس سے خوش ہوں گے یا نہ لیکن میں آپ کو بڑی خوشی کے ساتھ اجازت دیتا ہوں کہ آپ اسپر ضرور جہاں ضرورت

نوٹ کریں۔ (آپکے ہیسے کا چہا نہ کیا؟) (ایڈیٹر)

خطبہ یا محض ذکر ہے یا محض تذکیر یا دونون سے مرکب بر تقدیر اول کو جمیع الاوضاع والتقادیر ذکر کو عربیت لازم نہین اور بر تقدیر ثانی جس وقت مذکرین عرب ہون تو التزام عربیت واجب ہو ورنہ التزام غیر عربیت واجب ہے۔ لیتحقق التذکیر اللغوی والشرعی۔

بر تقدیر سوم انتفاء سے ایک جزء کے انتفاء کل لازم آئیگا پس اگر مستمعین عرب ہون اور ذکر و تذکیر دونون عربی زبان مین ہو تو خطبہ بتمامہ حاصل ہوا اور اگر سامعین عجم ہین تو گو ذکر عربی ہین (جو خطبہ کا احد الجزئین ہے) حاصل ہی ہو جائیگا لیکن تذکیر (جو خطبہ کا جزء آخر ہے) لا محالہ حاصل نہ ہوگا فلا یحصل الخطبة البتة۔

اور اس صورت مین اگر ذکر عربی ہوا ور تذکیر لسان سامعین مین تو بہی عربیت مطلقاً خطبہ کے لئے مستلزم (ضروری) نہوئی کما لا یخفی۔ محمد عین الحق۔

ایڈیٹر۔ مخالف و موافق ہر ایک صاحب توجہ کریکے مضمون بہیجین تا کہ اس مسئلہ کے دلائل بہی پبلک سامنے لائے جاوین۔ خاکسار اپنے ہی کو عادۃ کہ کسی مخالف تحریر پر تمہیدی نوٹ نہین لکہا جاتا ہے کا بیان یہہ بہی واضح رہے کہ اس مذاکرہ مین کوئی خاص گروہ اہل حدیث کا مدعو نہین بلکہ کل مسلمانون کو دعوت ہے ؎

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

اہل حدیث حاجی

جو حج بیت اللہ کو جانا چاہین ان کے لئے ہمیشہ سے تجویز شائع ہوتی ہے کہ جو صاحب کسی اپنے ہم مذہب ہمدرد کے ساتھ سفر کرنا چاہین وہ بذریعہ اخبار اہل حدیث اعلان کرین۔ چنانچہ امسال بہی ہمارے مکرم دوست شیخ عبد الصمد صاحب سیکرٹری میونسپل اوفس بانڈی چری (علاقہ فرانس) مدراس اپنے کسی دوست کے لئے اعلان کرتے ہین پس اگر کوئی صاحب ارادہ رکہتے ہون تو شیخ صاحب مذکور کو براہ راست اطلاع دین خواہ کسی علاقہ کے ہون۔

اس کے علاوہ اہل حدیث بہی اپنے ناظرین سے گذارش کرتا ہے کہ مکہ معظمہ مین جا کر نہ بہولجائے بلکہ وہان کے اہل حدیثون کو اخبار اہل حدیث کی خریداری کا شوق دلائے اگر ممکن ہو تو قیمتین وصول کر کے ایک ساتھ بہیجدیجئے۔ مکہ معظمہ کے خریدارون سے ہے سالانہ ہے۔ پہلے بہی اہل حدیث مکہ معظمہ مین جاتا ہے اہل حدیث حاجی مکہ معظمہ مین اگر اہلحدیثون سے ملنا چاہین تو مولوی عبد الصمد کتبی صاحب مرحوم باب السلام مین ملین۔

حافظ جماعت علی شاہ صاحب

کی بابت جو المحدیث مورخہ ۔۔ اگست مین ایک مضمون لکہا گیا تہا جسکا عنوان تہا ۔۔ اور الہامی ہیبت انکی جناب شاہ صاحب کے مریدون کی نظرون پر تہی جس مین ان کے مریدون نے شاہ صاحب کو آسمان پر نہین بلکہ عرش عظیم پر پہنچا کر مرزا قادیانی کی موت کو آپکی پیشگوئی کا مصداق بنایا تہا۔ اس کے جواب مین ملا محمد بخش لاہوری نے ایک مضمون بہیجا اور زبانی بہی بیان کیا ہے کہ ایڈیٹر الحدیث اور حافظ ظفر علی وغیرہ کے بیانات سب غلط ہین حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے مرزا کی بابت کوئی پیشگوئی یا الہام نہین کیا۔ اسکے جواب مین ہم ملا صاحب کو اطلاع دیتے ہین کہ آپ اس مضمون کا ایک تصدیق نامہ حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے لکہوا کر بہیجدین تو وہ کافی ہوگا یا آپ خود ہی اس مضمون کا ایک خط المحدیث مین چہپوا دین۔ ہم نے بہی جو تردید کی تہی تو ان مریدون ہی کی کی تہی جو شاہ صاحب کو ناحق زور سے بلندی پر پہنچا کر ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ؎

پیران نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

اعلان عام

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ مجہے قوی امید ہے کہ مفصلہ ذیل الفاظ آنجناب اپنے اخبار گوہربار کے انتخاب الاخبار والے کالم مین ضرور درج کر دینگے۔

کل کا ذکر ہے کہ میرے ایک دوست مسمی برکت علی کی ہمشیرہ کے مکان پر کسی بد سوقع ہو کے شہد لگنے نے آکر یہ فقرہ سنایا کہ تمہارا بہائی مسمی مذکور چہہ ہرٹہ کے سٹیشن پر بلا ٹکٹ پکڑا گیا ہے حالانکہ برکت علی مذکور نہایت ہی ذمہ داری کے کام پر ملازم ہے جسکو کسی طرح فرصت ملنی ناممکن ہی اور مجہے بصد عجز و انکساری سے کہا کہ میرے گہر سے دس آنہ کے پیسے لا دو سو تم کو اگر اسکا چہڑوانا منظور ہی تو دس آنہ مجہے دیدو تا کہ اُسے دون اور اُسکا

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق کہ قدیم ہے یا حادث آریوں سے طویل بحث ہو کر انکی غلط فہمی کا پورا اظہار ہے۔ قیمت ۔۔۔

۔۔۔ ہے۔ قیمت ۲/

چٹکارا ہو۔ آخر ہنود اس کا سادہ لوح تھا بڑا سوچ سمجھ کر ... دیا ہے۔ اور وہ چلتا پھرتا نظر آیا۔ ناظرین ایسے بدمعاشوں سے خبردار رہیں۔

راقم فضل کریم امرتسری

تقریظات (ریویو)

خیرات: اس رسالہ میں موجودہ زمانہ کی خیرات سے نقص۔

بتا کر اصل طریق خیرات کو بتایا ہے مضمون قابل دید ہے۔ پتہ دفتر انجمن بہبود مسلمانان دہلی۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً ۲ر ہوگی۔

انگریزی ترجمہ: اس کتاب میں انگریزی کے مبتدیوں کو ترجمہ کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے گو اس فن میں بہت سی کتابیں ہیں تاہم ہر شخص کا رنگ والے دیگر ہست۔ قیمت ۸ر۔ پتہ ماسٹر ... بزازی۔ لنگے منڈی لاہور۔

مولوی ہند: اس کتاب میں مصنف نے بڑی محنت سے کل مرزائی مباحث کو مع جواب نظم میں لکھا ہے کل اشعار ... ہزار ... سے مصنف کی محنت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب عمدہ ہے قیمت ۶ر۔ پتہ: مولوی لعل محمد صاحب حافظ دفتر بدنی چھپارہ

قادیانی تواریخ

جناب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔ میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات سے چند ہی روز بعد میرے ایک ذی علم بھائی نے متوفی کے چند تاریخ وفات لکھکر مجھے اشاعت کے لئے دیئے۔ چونکہ میں ایسی باتوں کو خرافات سمجھتا ہوں۔ لہذا میں نے ان کی اشاعت کا خیال نہ کیا اب ایک مرزائی کے پاس چھوٹا سا رسالہ "آئینہ صداقت" دیکھا جس میں فضول تاویلات سے کام لیکر متوفی کی صداقت ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ اس میں مؤلف نے ایک دلیل مرزا کی سچائی کی یہ بھی دی ہے۔ کہ بعض دعائیہ فقروں سے تاریخ وفات ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے دوست کی نوشتہ تاریخیں ارسال خدمت اس امید پر کرتا ہوں۔ کہ آپ انہیں اہل حدیث میں درج کریں گے۔ اگر دعائیہ فقروں کی تاریخ سے مرزا سچا ہو سکتا ہے۔ تو کیا ایسی تاریخوں سے اسکا کاذب ہونا ثابت نہ ہوگا؟ اصل تو یہ ہے کہ مؤلف "آئینہ صداقت" کی کم فہمی ہے۔ ورنہ ایسی تاریخوں سے نہ کوئی سچا ہو سکتا ہے نہ جھوٹا۔

راقم "رازدان"

کاذب القادیان قد هلکا
اسمع الله كاشف الغمہ

سنۃ قتل موت قتلنا
مات هامان هدی الاما

۱۳۲۶

دیگر

دعوی قادیانی بنگر چہ در علی آمد
تاریخ ہندی او ختم زاد ی قتل

آخر ہاک گشتہ بر راہ حق نی آمد
گفتا مسیح و مہدی ضال و مضل آمد

۱۳۲۶ ہجری

دیگر

قادیانی بدعوائے واہی	ور دشت در سر سری وجم جاہی
خویشتن را مسیح و مہدی خواند	بر خلاف طریق آگاہی
شد گروہے بہ دلفریبی او	صید در قید کمند چون ماہی
مرگ خود فجۂ ملائے دانست	باہمہ پیروان گمراہی
مرد با خویشتن لعن مردان برد	عاقبت خورد زخم ناگاہی
الحمد الله زفیض روح اللہ	بشد و ہر مریض جانکاہی
مدعی درد ... مسیحیت۔	مرد اندر معالجت خواہی
طعنہ بہ پیروانش باقی ماند	گرچہ شد در لحد فنا ماہی

نسخہ فوت او طبیب خرد
نوشتہ۔ مریض گمراہی
۱۳۲۶ھ

اہل حدیث اور اہل قرآن

از مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس ... (ضلع مراد آباد)

یوں تو ہم سنتے ہی رہتے تھے کہ ایک شخص لاہور میں جو چودھویں صدی ہجری میں اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے اور کتب احادیث نبویہ کی شان میں از حد دلیری سے بے ادبی اور گستاخی کرتا ہے اور بعض عوام اُس کے دام تزویر میں پھنسکر دین محمدی ہاتھ سے کھو بیٹھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سہ زمانہ ... چکڑالوی کے کسی چیلے نے برخوردار عبد الرحمن کے نام ایک پرچہ اشاعت القرآن مطبوعہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء جلد ۵ نمبر ۲ کا لاہور سے بھیجدیا چنانچہ وہ پرچہ میری نظر سے بھی گذرا اس کے دیکھنے سے دل پر نہایت ہی صدمہ ہوا مگر سوچا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں بعد زمانہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے

بعض مفسدین نے خلفاء راشدین کو شہید کر ڈالا لیکن شوکت اسلام میں کچھ تزلزل نہ ہوا انتظام دین بدستور اپنی ترقی پر ہوتا رہا روز بروز اسلام کو ترقی ہوتی رہی کیوں نہ ہوتی یہ وہ دین تو اللہ رب العزت کا عطا فرمایا ہوا ہے اسے کون مٹا سکتا ہے اس کے بعد ملا کی مانند بہت سے [illegible] پیدا ہوتے رہے اور بعض نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا مگر نامراد ہی رہے اور چند عرصہ میں برباد و نابود ہو گئے لیکن اسلام کا کچھ نقصان نہ کر سکے تو بیچارے کادیانی اور چکڑالوی کس شمار و قطار میں ہیں۔ استغفر اللہ اعوذ باللہ من فتنۃ المسیح الدجال لکھکر قلم اٹھا ارادہ کیا کہ چکڑالوی کے عقیدہ جدیدہ اور مسلک نوتراشیدہ خیالی کی کتاب المد سے اچھی طرح بیخ کنی کر ڈالئے تاکہ مسلمانوں میں جو ناواقف لوگ ملا کے دام تزویر میں نہ پھنسیں اور طوفان بے تمیزی میں غرقاب نہ ہو جائیں۔ [illegible] مسلک ملا میں ہم نے کوئی حدیث نہیں لکھی کیونکہ منکر حدیث [illegible] مانتا [illegible] آیات بینات سے ہی انکی چندیاں اڑاتے ہیں۔ رب زدنی علماً والحقنی بالصالحین۔

واضح ہو کہ ہم نے جس جگہ ملا کی عبارت لکھی ہے اسکے اول میں ایک ترچھا خط کھینچکر قولہ یا ملا یا آپ لکھکر ویسا ہی خط کھینچکر اقول یا ہم یا میں لکھکر عبارت شروع کی ہے۔ واضح ہو کہ پرچہ مذکورہ کے جواب میں صفحوں کی ترتیب نہیں رکھی گئی جس جگہ موقع ملا ہے تردید کر دی ہے لیکن صفحہ کا حوالہ دیدیا ہے پہلے تو ہم آپکی قرآن دانی اور تفسیر بیانی کا خاکہ اڑاتے ہیں ناظرین ذرا نظر غور سے ملاحظہ فرماویں علماء دین نے قرآن شریف سے ہی ثابت کر دیا ہے کہ حدیث نبویہ قرآن مجید کی شرح ہے اور قرآن مجید کا مطلب سمجھنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہے آپ اسکے جواب میں صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں: (قولہ مثلاً قرآن مجید میں ہے۔ حرم اللہ الخبائث یعنی خدا نے بری چیزوں کو حرام کیا ہے یہ بیان مجمل ہے اس کی تفصیل ان آیتوں میں ہے جہاں خدا نے فرمایا ہے۔ کہ خدا نے سور کا گوشت شراب مردار جانور کا گوشت خون وغیرہ حرام کئے ہیں) کیوں ملا جی وغیرہ کیا چیز ہے اور کس جملہ کا ترجمہ ہے یہاں مجمل نہیں کہا مفصل ہے اگر مفصل ہے تو سوائے سور اور شراب اور مردار جانور کے گدھا اور کتا شیر و چیتا ہاتھی اور شغال سانپ اور بچھو گرگٹ یعنی حرباء موش موشک یہ سب آپکے نزدیک حلال ہوں گے کیونکہ قرآن مجید میں تو کہیں انکی حرمت نہیں آئی آپ تو بڑے مزے اڑاتے ہوں گے [illegible]

شراب کے جملہ مسکرات افیون گانجا مدک چانڈو بھنگ شوق سے اڑاؤ اور

کیا کہتے ہو سے کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ناظرین ذرہ ملا کی بدتہذیبی کو خیال کرو روافض کے بھی کان کاٹے کہ کمال گستاخی اور بے ادبی سے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کو رنجیدہ کیا اور تمام بزرگان دین سلف و خلف کی و جمیع مومنین امت کی دل آزاری کی ہے پرچہ مذکور کے صفحہ ۳ میں چکڑالوی لکھتے ہیں پہلا کلمہ (قولہ اس موقعہ پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محدثین واہل حدیث جنہوں نے اس فرقہ انداز علم کو وراثت کر کے دین اسلام میں مختلف بدعات واختلافات کی ناسپار بنیاد ڈالی) دوسرا فقرہ صفحہ ۱۱ (قولہ اور خصوصاً جب یہ گھیں اخبار [illegible] کتابی حدیثیں [illegible] اصل کریں تو پھر ان سے خدا ہی کی پناہ) کہیں ملاجی کتابی حدیث کس کو کہتے ہیں کیا نادرشاہ کی کہانی کو جو آپ احادیث نبویہ کے مقابلہ میں لائے ہیں۔ آپ تو کل حدیثوں کے منکر ہیں باقی آئندہ تیسرا فقرہ صفحہ ۱۱ (قولہ انہیں کے سلسلہ میں تو جو بہت تنگ۔ جھوٹی حدیثوں کی جو گھڑی گئی تھیں ان کو خواہ مخواہ منضبط تحریر میں لا کر ناحق مملکت دین میں فتنہ و فساد اور تفرقہ [illegible] کی بنیاد ڈالنے کی) چوتھا شگوفہ صفحہ ۱۱ (قولہ پھر اسی طرح یہ کہ سید اللہ آپ تو قرآن کریم کے مقابلہ میں صرف دو ہی قرآن فاروق اول اور فاروق ثانی تصنیف کر سکے لیکن محمد رسول اللہ سلام علیہ کی امت کے علماء نے ایسے ایسی کئی ایک قرآن تالیف کر ڈالے) پانچواں مجدد صفحہ ۱۳ میں آپ لکھتے ہیں (قولہ [illegible] ہے کہ بعض ان جھوٹی گپیوں کے طوفان بے تمیزی کو روکنے اور [illegible] غرقاب [illegible] سے بند لگانے کی خاطر اول اول ابن جریج اور امام مالک اور [illegible] علم حدیث میں تصنیف و تالیف شروع کی تھی) چھٹا خرخشا صفحہ ۱۳ (قولہ غرضیکہ مذکورہ بالا تصنیفات و تالیفات حدیث کے بعد پھر ان زبانی گپیوں کو تحریر کر کے تصنیف کی شکل میں لا کیا بہت بڑی چیز ہو گیا اور جو پہل جو باتیں محض بادی ہوائی تھیں وہ کتابی صورت پکڑ گئیں) ساتواں ڈھکوسلہ صفحہ ۱۴ (قولہ یا بالفاظ دیگر یوں سمجھو کہ مختلف زبانوں میں بہت سو لوگ ایا غیرا نتھو خیرا جس سنی سنائی بات کو چڑے چڑیا کی کہانی کی طرح برابر زبانی کیساتھ سنتے سناتے رہے ہوں خواہ وہ بات غلط العام ہی کیوں نہ ہو اس پر حکم فصیح کا لگتا ہے یعنی وہی غلط العام یا

ahmadimuslim.de

حدیث متواتر نجاتی ہی) اس وقت تو ہم علماء کے ان ہفوات واہیات کے جواب مین صرف ایک ہی آیۃ لکھتے ہین لعنت اللہ علی الکاذبین۔ کسی دوسرے پرچہ مین ہر فقرہ کا جواب حرفاً حرفاً ایسا دینگے کہ علماء خوش ہونگے اور ناظرین کے دل باغ باغ ہو جاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اگرچہ وہ تمام پرچہ گستاخانہ حدیث نبویہ سے بھرا ہوا ہے تا کا انداز و گستاخی تمام اہل سنت کو دکھلانے کو یہ چند فقرے اس پرچہ کے ہمنے نکلکر لکھدیئے تاکہ عوام علماء کی گمراہی سے خبردار ہوکر انکے دام تذویر مین نہ پھنسین صفحہ ۱۲ (قولہ۔ علمائے عہد اولی خوب جانتے اور بڑی اچھی طرح یہ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم صاف صاف طور پر پکار کر یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۵ پارہ ۹ رکوع ۱۳ اخیر۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کے بعد کسی حدیث کلام کیساتھ لوگ ایمان لاینگے) اقول۔ قرآن کی یہ پکار زیلی آواز آپ ہی کے کانون مین آتی ہوگی شاید وہ دو چار گز لمبے چوڑے ہونگے اور کسیکے کانون مین نہین آتی کیونکہ وہ معمولی کان ہین کیون علماء جی قرآن مجید قول ہے یا قائل غضب ہے جو شخص قول اور قائل مین فرق نہ سمجھے بھلا وہ دکھیا ترجمہ قرآن مجید کا کیا جانے اور کلام ربانی کو کیا خاک سمجھے ناظرین ملاحظہ کرین کہ آیۃ بالا کا کیسا بیہودہ ترجمہ کیا ہے تعجب ہے نہ جانے انگن ٹیڑھا پھر اسپر طرہ یہ کہ اپنے کو اہل قرآن کہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ دیکھو اس آیت کا لفظی ترجمہ یہ ہوتا ہے پس قرآن کے بعد کس بات پر یہ لوگ ایمان لائینگے آگے چلکر اسی صفحہ مین اپنے ہی قول کے ضمن حالت مین خداوند تعالیٰ اپنے کلام مین آپ یہہ ارشاد فرماتا ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۰ ترجمہ۔ آج دن ختم ہوتے قرآن مجید کے پورا بیان کر چکا مین واسطے تمہارے دین تمہارا اور پورا کر دیا مینے تمپر اپنی نعمت کتاب اللہ کو اور پسند کیا مینے واسطے تمہارے قرآنی اسلام کو دین تمہارا) چکڑالوی جی کیا اصلی لفظی ترجمہ اسی کو کہتے ہین اَلْيَوْمَ کا ترجمہ صرف نہیں ہو تا فی الیوم کا ترجمہ آج دن ہوتا ہے ختم ہوتے نزول قرآن کے کن لفظون کا ترجمہ ہے ترجمہ کرتے وقت ذرا تو شرمائے ہوتے کہ مین کیسا الٹا ترجمہ کر رہا ہون ماہرین قرآن علماء کرام میرا کیسا خاکہ اڑاینگے ذرا ہوش مین آؤ کیا یہ شعر آپنے نہین سنا ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار مین مجنون ✦ کہ اس دیار مین سودا برہنہ پا بھی ہے

منکر حدیث بنکر اگر یہ دلیری بھی ہوگئی کہ قرآن مجید مین تغلب کرنے لگے الحذر الحذر۔ فالحذر اب ذرا کان ادھر لگا کر اس آیت کا ترجمہ ہمسے سنئے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۰ ترجمہ آجکے دن کامل کر دیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کردی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین اسلام کو۔ تو یہ ترجمہ ہوا چکڑالوی جی نے کتنی شاخین اپنی اصل بیان سے کے تملقے کیطرح ترجمہ قرآن مجید مین بخوف و خطر اپنی طرف سے لگادی ہین معاذ اللہ لیس نہین دو آیتون کے ترجمہ دیکھنے اور طرز تقریر و تحریر سے علمی بضاعت اور خوش فہمی علماء ایجادی کی ناظرین پر ظاہر ہوگئی ہوگی (باقی آئیندہ)

حساب دوستان

احباب ذیل کی قیمت ستمبر مین ختم ہو کر آٹھویں کا پرچہ وی پی کیا جاویگا اگر کسی صاحب کو آئیندہ خریداری منظور نہو۔ یا چندروزہ قیمت بھیجنے مین مہلت چاہتے ہون تو مہربانی کر کے بواپسی اطلاع دین تاکہ وی پی واپس آنے سے نقصان نہو براے مہربانی خاموشی سے دفتر کا نقصان نکرین۔ مینیجر

۲۸۷	ناگپور کلان	۱۲۳۴	امرتسر
۳۷۴	ملتان چھاونی	۱۲۳۶	بانکی پور
۶۳۶	فولندر	۱۲۳۹	منگرول
۶۴۶	کافور ڈھیری	۱۲۴۰	باندہ
۷۶۵	سیرسیان	۱۲۴۲	باسم
۸۷۰	جانی گرڈھ	۱۲۴۳	چک بوچانی
۸۹۲	ہوشیار پور	۱۲۴۵	ڈونک
۸۹۶	خانقاہ ڈوگران	۱۲۴۶	سراوہ
۸۹۷	ناٹٹ منٹو	۱۲۴۷	مہرجانی گنج
۸۹۸	کوا تھہ	۱۲۵۰	چک نمبر ۸۸
۹۰۰	اشتیاء برج	۱۲۵۷	سرینگر
۱۲۳۱	دہولن	۱۲۵۸	رنگون
۱۲۳۲	حسین پور	۳۹۰	شیر گڑھ

غریب فنڈ اسکی بابت ماہ رجب کے تمام احباب کو توجہ دلائی تہی اب پہر توجہ دلائی جاتی ہے کہ زکوۃ فنڈ مین سے غریب شائقین بہائیون کی بھی خبرگیری کرین۔

منشی غلام نبی صاحب مکینیکل انجنیئر امرتسر للعہ۔ مولانا فلاح محمد خان صاحب بی اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پھلور ۔عہ۔ میان کرم الہی صاحب ناگی کوٹلی لوہاران عہ۔ بقایا سابقہ ۷ سنتوکی فنڈ ۱۲ ۔ کل سجر۔ ایک اخبار بنام حافظ محمد شعبان مجتبیٰ اور ایک

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۲۴۴ - اس طرح سے نذر منت جو مانی جاتی ہے کہ یا شیخ یا ولی یا پیغمبر ہماری فلانی حاجت بر آوے - مراد میری حاصل ہو تو اس قدر شیرینی یا طعام آپ کی نذر ہم مانتے ہیں - یہ کون شرک فی العبادت ہوگا - سائل محمد خان ... خریدار نمبر ۱۳۱۸ -

ج نمبر ۲۴۴ - یہ تو شرک فی العبادت ہوا ... ایک تو نداء غیر اللہ دوسرے نذر لغیر اللہ جس پر یہ شعر ... اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ - سورۃ ... غریب نمبر ...

ج نمبر ۲۴۵ - (سوال درج نہیں) جو ملا چھ ہزار کا نکاح بطریق اسلام کرانا ہے وہ قصور وار نہیں کیونکہ اسلامی طریق سے کسی کا نکاح کر دینا برا نہیں ... الٰہی ... اور ... کفار کے طریق پر نکاح کرا دے تو ... مشرکانہ ... ایسا ... اس کو توبہ کرنی چاہیے -

س نمبر ۲۴۶ - میت کی روح کو ثواب ... پہونچ سکتا ہے یا نہیں؟ اور ایصال ثواب کا طریقہ کیا ہے؟ ... ہند میں ہو گیا ہے کہ وفات سے تیسرے دن تیجا - دسویں دن دسواں اور چالیسویں دن چالیسواں - اسیطرح ... ماہی ... ششماہی - دو ماہی اور برسی وغیرہ کرکے ... اور عورتوں میں لپنے رشتہ داروں - دوستوں اور برادری والوں ... غنی و مالدار لوگوں کو بلا کر کھلاتے کھلاتے ہیں سو شرعًا جائز ہے یا نہیں - عبد الرؤف ساکن امراوتی دبرار)

ج نمبر ۲۴۶ - میت کو ثواب پہونچانے کا طریق یہ ہے کہ غربا مساکین کو کھانا کھلایا جائے یا کوئی فائدہ پہونچایا جائے یا کوئی کام رفاہ عام کا میت کی طرف سے کیا جائے جیسا حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت کے حکم سے ایک صحابی نے کنواں لگوایا تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ھذہ لام سعد آجکل کی مروجہ خیرات سویم - چہلم وغیرہ ان سے تو میت کو کچھ فائدہ نہیں یہ تو برادری کا پیٹ بھرنے اپنے اوپر سے طعن اٹھانے اور نمود کرنے کے لئے ہوتی ہیں -

س نمبر ۲۴۷ - جس شخص کو کوئی نئی مرض ... مثل جذام - برص اور خارش وغیرہ لاحق ہو تو اس سے گریز اور دوری اختیار کرنا چاہیئے

ج نمبر ۲۴۷ - توکل کامل کرکے اس کے ساتھ ملکر کھانا بھی ہے تو جائز آنحضرت نے کیا ہوا تھا اور اگر پرہیز کرے تو یہ بھی جائز ہے حدیث میں ہے فر من المجذوم کما تفر من الاسد یعنے جذامی سے جیسا شیر سے بھاگتا ہے -

س نمبر ۲۴۸ - بے نماز اور سود خوار سے ان کی دعوت و ضیافت کرنی اور اس کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے - یا ممنوع و حرام؟ (...)

ج نمبر ۲۴۸ - جائز ہے اگر وہ خرچ جو دعوت پر صرف کیا گیا ہے کمائی سے ہو اس کی صورت یہ ہے کہ سود خوار اگر کوئی اور جائز کام بھی کرتا ہو تو کھانا جائز ہے ... بے نماز کی دعوت بھی اگر حلال کمائی سے ہے تو جائز -

س نمبر ۲۴۹ - اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے عرسوں کے میلوں اور ... ان کے ... میلوں میں خرید و فروخت اور بیوپار کی غرض سے ... درست ہے یا نہیں؟ (...)

ج نمبر ۲۴۹ - اگر وہ چیزیں جو ان مقامات ... میں ملتی ہیں اور ... ملتی ہوں تو خریدنے کی نیت سے جانا جائز ہے جیسے جاہلیت میں ... بازار خریدنے کو جاتے تھے -

س نمبر ۲۵۰ - بعض حضرات اہل اسلام و بعض مولوی صاحب اخبار بینی موجب ضلالت بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اخبار بینی سے ایمان تباہ ہو جاتا ہے کیونکہ اخباروں میں جھوٹی باتیں اور واہی تباہی ذکر درج ہوتی ہیں ایسے کام میں وقت ضائع کرنا خدا و رسول کے گنہگار بننا ہے ... حضرات اہل اسلام اور مولوی صاحبان کے قول پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں؟ (...)

ج نمبر ۲۵۰ - اخبارات دو قسم کے ہیں ایک مذہبی ایک ملکی - مذہبی اخبار جیسے اہل حدیث وغیرہ یہ تو دینی کتاب کے حکم میں ہیں - ملکی اخبارات اگر نیت اطلاع حالات دنیا دیکھے تو جائز ہے بطریق لہو و لعب جس سے ہو کر ... قرآنی سے ... غافل ہو جائے تو منع ہے جو چیز اللہ کے ذکر سے روکے ہے آجکل ملکی اخبار ... علم الانساب کے حکم میں ہیں یعنی نسبوں کا علم کہ فلاں قبیلہ فلاں سے نکلا تھا اس کی شاخیں فلاں فلاں طرف گئیں اس علم کا ...

اطلاع - نمبروں کی غلطی پر ... صاحب اطلاع دے سکتے ہیں (ابو الوفا)

انتخاب الاخبار

مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک ۔ مدینہ منورہ تک ریل پہونچ گئی یکم ستمبر کو دمشق سے مدینہ منورہ تک آمد و رفت شروع ہو جائیگی ✦

انجمن رفاہ المسلمین گورکھپور کا جلسہ ۲۹ ۔ ۳۰ اگست کو ہوگا مولوی ابوالوفا صاحب بھی مدعو ہیں ✦

خدا کرے غلط ہو ۔ اخباروں میں یہ خبر اُڑ رہی ہے کہ سردار نصر اللہ خاں اپنے بڑے بھائی امیر حبیب اللہ خاں والی کابل سے باغی ہوگیا ہے ۔ یہانتک کہ لڑائی بھی شروع ہوگئی ✦

امرتسر میں اس ہفتہ کئی دفعہ اتنی اتنی بارش ہوئی کہ مخلوق خدا ہراسان و پریشان ہو رہی ہے ۔ مکانات گر رہے ہیں ۔ ہیضہ بھی بتدریج ترقی کر رہا ہے ۔ خدا محفوظ رکھے ✦

اخبار الفقیہ چار ہفتوں سے شائع نہیں ہوا خدا خیر کرے ✦

شہزادہ شیر زمان خان ولیعہد ریاست جوناگڈہ کا مختصر بیماری کے بعد ۲۰ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا ۔ اخباروں کا بیان ہے کہ مرحوم نہایت لائق اور منتظم ہوتا ۔ نواب صاحب جوناگڈہ کے اب صرف ایک لڑکا رہگیا ہے جس کی عمر ۹ سال کی ہے اب یہی لڑکا ولیعہد مقرر ہوگا ✦

پونا میں ڈاکٹری کالج کے طالب علم اننت گنیش کردی کو جس کی عمر ۱۸ سال کی ہے آتشگیر مادوں کے رکھنے کے جرم میں ۳ ماہ قید بامشقت کی سزا دیگئی ✦

بلوہ بمبئی کے ۲۰ بلوائیوں کو سزا قید دیگئی تھی ۔ گورنر بمبئی نے انکی باقی ماندہ سزا معاف کر کے سب کو رہا کر دیا ✦

اخبار یوگنتر کے پرنٹر بھوپندرا ناتھ بیزجی کو ۳۰ مئی گذشتہ میں تین مخوّف مضامین شائع کرنے کے جرم میں کلکتہ ہائی کورٹ نے ۳ سال قید سخت کی سزا دی ✦

مسٹر تلک کیطرف سے پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کے لئے مسٹر کھاپرڈے وکیل ۱۵ ماہ حال کو بمبئی سے لندن روانہ ہوگئے ۔ قانوناً مسٹر تلک کا اپیل بمبئی ہائی کورٹ میں نہیں ہو سکتا دقسمت) ✦

بدایوں میں ایک اسیر نے احاطہ عدالت میں تھانہ دار پولیس کے جوتہ مارا ۔ اسیر گرفتار کر لیا گیا ۔ اس نے کہا کہ تھانہ دار نے مجھ سے جبراً جھوٹی گواہی دلوائی تھی اس سبب سے اس کے جوتہ مارا گیا ۔ عدالت نے اسیر کو ایک سال قید سخت کی سزا دی (ثبوت ملیکر تھانہ دار کو بھی چاہئے تھی) ✦

خدیو مصر قسطنطنیہ میں وارد ہوئے ۔ ترکی حکام نے انکا استقبال حسب معمول کیا سلطان المعظم نے خدیو کو شرف باریابی عطا کیا ۔ خدیو نے برٹش سفیر متعینہ قسطنطنیہ سے ملاقات کی ✦

مراکو میں سامان جنگ کی درآمد ۔ ایک جرمن جہاز نے مراکو کے بندرگاہ طیطوان میں کرپ کے کارخانہ کی ۲۴ توپیں اور ۴۰ ۲۲ من گولہ بارود اتار کر مولا حفیظ کے ملازموں کے سپرد کر دیا ✦

اخبار وقت لکھتا ہے کہ شاہ ایران کے حکم سے بارہ ممبران پارلیمنٹ اور اٹھارہ وطن دوست ایرانیوں کو موت کی سزا دیگئی ۔ اخبار "روح القدس" کا اڈیٹر بھی قتل کیا گیا ۔ شاہ نے تمام مطبعوں کے بند کرنیکا حکم جاری کیا ہے علماء میں سے سید عبداللہ اور سید محمد شاہ کے سامنے قتل کئے گئے اور ملک المتکلمین کی لاش کتوں کے سامنے ڈلوائی گئی (اسی لئے شیعہ شاہ ایران کو یزید ثانی کہتے ہیں) ✦

ایران کے مجتہد اعظم نے شاہ پر کفر اور عزل کا فتویٰ دیا ہے ✦

مصر کی وزارت مالیہ نے القاہرہ میں دیوانوں کے لئے ایک شفاخانہ تیار کرنے کی غرض سے پندرہ لاکھ پونڈ کی رقم منظور کی ہے ۔ اس شفاخانے میں ۳۰۰ دیوانے رہ سکینگے ✦

جرمنی کے اخبارات لکھتے ہیں کہ ترکوں کی قوم پارلیمنٹ قائم ہونے کے بعد وہ کام کر دکھائیگی جو دنیا کے لئے حیرت انگیز ثابت ہونگے ✦

بمبئی میں ایک متمول ہندو نے قحط کے لئے ایک سو لاوارث یتیموں کی پرورش کا ذمہ اٹھایا ہے ✦

بنگال میں پولیس کے لئے نیا ضابطہ طیار ہو رہا ہے جو لوکل گورنمنٹ میں عنقریب منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا ✦

صیغہ خارجیہ کی جانب سے اعلان شائع ہوا ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ درہ خیبر سے قافلوں کی آمد و رفت بند ہے ۔ وہ قافلہ ۳۰ جولائی کو روانہ ہونیوالا تھا وہ ایک غلط فہمی کے سبب سے روانہ نہ ہوا ✦

ڈاک کے جہاز کی رپورٹ ہے کہ بحیرہ عرب میں عدن سے بمبئی تک سمی ہوائیں ابھی تک تیزی کے ساتھ چل رہی ہیں ✦

دینی فتاوی

مصنفہ مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی چھپکر طیار ہو گیا

اس میں احکام الہی بدلیل کر کے ہو خاص سبارک کا

اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جس سے ہر ایک شخص بآسانی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس تحفہ کو ہاتھ سے نہ دینگے اور اس مجموعہ کو خرید کر بہت فائدہ اٹھائینگے۔ قیمت صرف علاوہ محصولڈاک۔ خریدار سے ملنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

المشتہر

محمد یحیی غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن مکلوڈ گنج روڈ علاقہ ریاست بہاولپور

فہرست موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت تو اس تفسیر کے مطالعہ اور ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآن معہ ترجمہ با محاورہ کے ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے مطلب کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیگئے ہیں لیے کہ با بیدو شائیہ۔ ساری تفسیر سات جلد وں میں ہوگی جنمیں سے پانچ جلدیں سردست طیار ہیں۔ چھٹی جلد چھپ رہی ہے۔

جلد اول۔ قیمت ۱۲
جلد دوم قیمت ۱۲
جلد سوم قیمت ۱۲
جلد چہارم قیمت ۱۲
جلد پنجم قیمت ۱۲
پانچوں جلد یکجا لینے والوں کو مجموعی قیمت صرف [illegible] ملیگے

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگالہ اور انگلستان کے فیصلہ جات بحق اہلحدیث درج ہیں۔ قیمت ۴

برہان

بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ ۳ نمبر متعلقہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج بانی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مدلل اور مفصل و دندان شکن جواب کہ اسے دیکھکر پھر کسی سماجی کو جواب الجواب کی طاقت نہیں رہی قیمت ۱۲

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص بحث قیمت ۱

المشتہر منیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

کارخانہ مخزن الادویہ

واقعہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے سرپرستی و زیر نگرانی جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب قائم ہے جسمیں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ و نیز جمیع اقسام کے معجونات و عرقیات و مربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے اور بکفایت فروخت ہوتے ہیں۔ طلبا بہت پیشہ اصحاب کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے۔ نوٹ جناب حکیم صاحب ممدوح سے ہر مریض کی بابت دوا بھی منگانے کیلئے مریض کی پوری کیفیت لکھنی چاہئے۔

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب جناب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور بانکی پور

مطبع اہل حدیث میں چھپا۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

۲۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

۳۔ مضامین مرسلہ بشرط پسند بغیر درج ہونگے مگر نا پسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں

اخبار اہلحدیث

امت دیکھے کسی کا قول و کردار
مصطفےٰ کی گفتار
جس نے پایا ہمیں کو پایا
رکھو وہاں سے کون لایا

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔۔۔۔ عہ

والیان ریاست سے ۔۔۔۔ للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے ۔۔۔۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔۔۔۔ ۲ روپے

ششماہی ۔۔۔۔ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۔۔۔۔ ۳ شلنگ

اجرۃ اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہوگا۔ ہر خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

نمبر ۴۶ جلد ۵

امرتسر مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۰۸ عیسوی یوم الجمعہ

علامہ ابن تیمیہ حرانی

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

نام و نسب و ولادت احمد نام۔ عرف ابن تیمیہ۔ تقی الدین لقب۔ سلسلہ نسب یہ ہے احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحرانی۔

دمشق کے علاقہ میں حران ایک مقام کا نام ہے ان کے آباؤ اجداد وہیں کے رہنے والے تھے۔ ان کے دادا محمد بن خضر کی والدہ کا نام تیمیہ تھا۔ وہ نہایت قابل تھیں اور وعظ کہا کرتی تھیں۔ علامہ موصوف انہیں کی طرف منسوب ہو کر ابن تیمیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ علامہ کے خاندان میں سات آٹھ پشت سے درس و تدریس کا مشغلہ چلا آتا تھا اور سب لوگ علم و فن میں ممتاز گذرے۔ علامہ کے والد عبد الحلیم بہت بڑے عالم تھے فن حدیث میں ان کو کمال حاصل تھا۔

علامہ موصوف دوشنبہ کے دن ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ میں بمقام حران پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ تاتاری بغداد کو غارت کر کے شام کی طرف پھیل رہے تھے۔ اور ملک کو برباد کرتے جاتے تھے۔ علامہ کے والد اسی پریشانی میں رات کو تمام خاندان کے ساتھ حران سے نکلے۔ الگ الگ سواری کا بندوبست نہ تھا سب کے سب ایک گاڑی میں بیٹھے۔ کتابیں بھی اسی گاڑی میں بار کر لیں تاتاری بھی تعاقب

له علامہ ابن تیمیہ کے حالات اگرچہ اکثر کتابوں میں مذکور ہیں لیکن طبقات الحنابلہ میں جو ابن رجب حنبلی نے خود علامہ موصوف کے شاگرد ہیں ان کا حال بالتفصیل لکھا ہے ذیل ابن خلکان و طبقات الحفاظ میں بھی مفصل حال ہیں حافظ ابن حجر نے درر کامنہ میں نہایت عجیب و مفصل حالات لکھے ہیں لیکن جو نسخہ ہمارے پاس ہے وہ نہایت غلط تھا۔ اسلئے اکثر جگہ اصل عبارت نہ سمجھ سکا

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم خوشخط چھوٹی تقطیع قیمت ۱۲ عہ المشتہر منیجر

میں تھے لیکن خدا نے بچا لیا اور گرتے پڑتے دمشق پہنچ گئے۔ یہ ۶۶۷ھ کا واقعہ ہے اسوقت علامہ کی عمر ۷ برس کی تھی۔ علامہ نے والد کے اشارہ سے دمشق میں علم کی تحصیل شروع کی۔ دس برس کی عمر نہیں ہونے پائی تھی کہ نحو۔ صرف۔ ادب وغیرہ سے فراغت حاصل کی۔ ۱۷ برس کی عمر تک پہنچتے پہنچتے فتوے دینے کے قابل ہو گئے۔ تصنیف و تالیف بھی اسی عمر میں شروع ہو گئی۔ ۲۱ برس کی عمر میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ وہ متعدد مدارس میں مدرس تھے۔ ان کی بعد ان تمام مدرسوں میں باپ کا عہدہ ان کو ملا۔

علامہ موصوف نے جن اساتذہ سے علوم کی تحصیل کی انکی تعداد دو سو تک پہنچتی ہے جنمیں مشاہیر کے یہ نام ہیں۔ ابن ابی الیسر۔ کمال بن عبد۔ شمس الدین حنبلی۔ قاضی شمس الدین بن العطار الحنفی۔ شیخ جمال الدین بن صیرفی۔ مجد الدین بن عساکر۔ نجیب مقداد۔ ابن ابی الخیر۔ ابن علان۔ ابو بکر ہروی۔ کمال عبد الرحیم۔ فخر الدین بن البخاری۔ ابن شیبان۔ شرف بن القواس[1]

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان کے اساتذہ میں زینب بنت مکی بھی ایک فاضل خاتون تھیں۔ ۶۸۳ھ میں دار الحدیث سکریہ میں جو خاص فن حدیث کا درسگاہ تھا پہلا درس دیا۔ اس درس میں بڑے بڑے علما اور فضلا استفادہ کی غرض سے شریک ہوئے۔ چنانچہ قاضی القضاۃ بہاء الدین شیخ تاج الدین فزاری۔ زین الدین بن مرحل۔ شیخ زین الدین بن منجا اس میں شریک تھے۔ علامہ نے صرف بسم اللہ کے متعلق اسقدر نکات اور دقائق بیان کیے کہ لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ تاج الدین فزاری نے یہ تقریر حرف بحرف لکھ لی۔ اسی زمانہ میں جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تفسیر پر ابتدا سے بترتیب درس دینا شروع کیا۔ یہ درس اس قدر مفصل اور بسیط ہوتا تھا کہ سورۂ نوح کی تفسیر کئی برس میں تمام ہوئی۔

ان کے علم و فضل کا شہرہ اس قدر عام ہوتا جاتا تھا کہ سنہ ۶۹۰ھ سے پہلے یعنی جب ان کی عمر ۳۰ برس کو بھی نہ پہنچی تھی۔ قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن انہوں نے انکار کیا۔[2]

۶۹۱ھ میں حج کو گئے۔ اور جب واپس آئے تو تمام ملک میں ان کے فضل و کمال کا سکہ جم چکا تھا لیکن اس حسن قبول کے ساتھ مخالفت کا سامان بھی جمع ہوتا جاتا تھا۔ اسلامی فرقوں میں اشعری اور حنبلی آپس میں حریف مقابل تھے۔

۱؎ طبقات الحنابلہ ابن رجب ۲؎ طبقات الحنابلہ ابن رجب

امام رازی نے اشاعرہ کے مذہب کو اس قدر مدلل اور روشن کر دیا تھا کہ حنبلی مذہب گویا بجھ چکا تھا۔ علامہ ابن تیمیہ حنبلی تھے اور ان کے نزدیک حنبلیوں ہی کی رائے صحیح تھی۔ اسلیے انہوں نے دلیری سے ان خیالات کا اظہار کیا۔

۶۹۸ھ میں ایک استفتاء انکے پاس اسکے متعلق آیا۔ انہوں نے دو تین گھنٹہ میں اسکا ایک بڑا جواب لکھا جو حمویہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں نہایت تفصیل سے اشعریوں کی غلطی ثابت کی۔ یہ پہلا دن تھا کہ ان کی عداوت اور مخالفت کی صدا بلند ہوئی۔ فقہا نے ان سے جا کر بحث کی۔ لیکن قاضی امام الدین قزوینی ان کے طرفدار ہو گئے۔ اور کہا کہ جو شخص علامہ کے مخالف کوئی بات کہیگا میں اسکو سزا دونگا۔ شورش یہاں تک بڑھی کہ قاضی حنفی نے منادی کرا دی کہ ابن تیمیہ فتوے نہ دینے پائیں۔ لیکن حکام میں سے ایک صاحب انہوں نے علامہ کی طرفداری کی اور وہ فتنہ فرو ہو گیا۔[1]

۷۰۵ھ میں یہ فتنہ بڑے زور شور سے اٹھا۔ یہاں تک کہ شاہی حکم آیا کہ ایسے اہلسنت امرا علما و فضلا کے مجمع میں علامہ کا اظہار لیں۔ غرض ۸ رجب ۷۰۵ھ کو تمام قضاۃ اور علماء ایوان شاہی میں جمع ہوئے۔ اور علامہ کو بلوا بھیجا۔ وہ اپنی تصنیف عقیدہ واسطیہ ساتھ میں لے کر آئے اور اسکو پڑھنا یا تین جلسوں میں پوری کتاب ختم ہوئی۔ پھر ۷ صفر ۷۰۵ھ کو مناظرہ کی مجلس منعقد ہوئی اور علامہ صفی الدین ہندی فن مناظرہ مقرر ہوئے۔ پھر کسی وجہ سے انکے بجائے کمال زملکانی جو مشہور محدث تھے اس خدمت پر مامور ہوئے۔ بالآخر سب نے تسلیم کیا کہ علامہ کے عقاید اہلسنت کے عقاید ہیں۔ چند روز کے بعد شاہی فرمان آیا کہ علامہ پر جو الزام لگائے گئے تھے غلط تھے۔ حافظ ابن حجر نے درر کامنہ میں لکھا ہے کہ علامہ نے اقرار کیا کہ میرے عقاید امام شافعی کے عقاید ہیں۔

۲۲ رجب ۷۰۵ھ کو علامہ مزی نے بخاری کی کتاب افعال العباد کا ذکر جامع مسجد میں کیا۔ اس پر بعض شافعیوں کو خیال ہوا کہ اسکا روئے سخن ہماری طرف ہے چنانچہ قاضی شافعی سے جا کر شکایت کی۔ قاضی نے انکا مزی کو قید کر دیا۔ علامہ ابن تیمیہ کو خبر ہوئی تو خود گئے اور زبردستی اسکو قید خانہ سے چھوڑا لائے۔ قاضی یہ سن کر قلعہ میں گئے کہ نائب السلطنت سے اسکی شکایت کریں۔ اتفاق سے علامہ بھی وہاں موجود تھے۔ دو بدو گفتگو ہوئی اور سخت کلامی تک نوبت پہنچی۔ بالآخر نائب السلطنت نے رفع فساد کیلئے منادی کرا دی کہ جو شخص ان عقاید کا اظہار کریگا اسکو سزا

۱؎ فوات الوفیات۔ (۲) درر کامنہ حالات ابن تیمیہ طبقات الحنابلہ ابن رجب (۳) درر کامنہ

بیبرس کے بعد یہ فتنہ پھر اٹھا۔ امرا نے دربار میں سے بیبرس جاشنگیر حکومت کا داہنا ہاتھ تھا اور وہ شیخ نصر منبجی کا نہایت معتقد تھا۔ شیخ نصر علامہ ابن تیمیہ اور اُن کے عقاید کے سخت مخالف تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس جرم پر قتل کرا دیے۔ چنانچہ انہوں نے بیبرس کو آمادہ کیا کہ علامہ دمشق سے قاہرہ میں طلب کیے جائیں۔ چنانچہ ۲۲ رمضان ۷۰۵ھ کو ڈاک میں بیٹھکر دمشق سے قاہرہ میں آئے اور اُنکے دوسرے دن قلعہ میں دربار عام ہوا۔ قاضی ابن مخلوف مالکی حکم ہوکر بیٹھے۔ ایک شخص جسکا نام ابن عدلان تھا اُسنے اظہار دیا کہ ابن تیمیہ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا حروف اور الفاظ کے ذریعہ سے بولتا ہے اور اسکی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جا سکتا ہے۔

پھر اُسنے قاضی ابن مخلوف کی طرف دیکھا کہ کیا ایسا شخص قتل کا مستحق نہیں ہے۔ قاضی صاحب نے علامہ کی طرف خطاب کیا۔ علامہ نے خطبہ (الحمد) کے طریقے پر جواب دینا چاہا۔ اسلئے پہلے حمد و ثنا شروع کی۔ قاضی نے کہا جلد جواب دو۔ علامہ بولے کہ کیا حمد و ثنا نہ کروں۔ قاضی نے کہا اچھا وہ بھی ہو چکی۔ اب تو جواب دو۔ علامہ چپ ہو رہے۔ جب زیادہ اصرار ہوا تو انہوں نے کہا کہ حکم کون ہے۔ لوگوں نے قاضی صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ چونکہ وہ فریق تھے۔ علامہ نے کہا یہ خود فریق مقدمہ ہیں حکم کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اسپر لوگ برہم ہوئے اور علامہ کو مجلس سے اٹھا دیا۔ علامہ کے بھائی شیخ شرف الدین بھی اس معرکہ میں موجود تھے وہ بھی علامہ کے ساتھ تھے۔ اور اُن کے مونہہ سے بد دعا نکلی۔ علامہ نے روکا اور کہا کہ یوں کہو اللّٰہم اہدہم

غرض قاضی مالکی کے حکم سے علامہ قلعہ کے قیدخانے میں بھیجے گئے لیکن جب قاضی صاحب کو معلوم ہوا کہ یہاں کسی کی روک ٹوک نہیں۔ لوگ علامہ سے بے تکلف ملتے جلتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ابن تیمیہ کا کفر ثابت ہو چکا ہے اسلئے فرض تو یہی تھا کہ وہ قتل کر دیئے جاتے۔ لیکن کم از کم قیدخانہ کی سختی تو ضرور ہے۔ غرض عید کے دن قلعہ سے منتقل ہو کر جُب یوسف میں جو نہایت تنگ و تاریک قیدخانہ ہے قید کیے گئے۔ اسی زمانہ میں ایک شاہی فرمان نافذ ہوا کہ جو شخص ابن تیمیہ کا ہمخیال ہوگا قید کر دیا جائے گا۔ یہ فرمان ابن شہاب محمود نے جامع مسجد میں جا کر پڑھا۔ حنبلی فرقہ کے لوگ ہر جگہ سے گرفتار ہو کر آئے اور اُن سے یہ اقرار لیا گیا کہ وہ شافعی العقیدہ ہیں[1]۔

[1] درر کامنہ　　[2] کاش کہ یہ تفریق نہ ہوتی۔ (اہلحدیث)

قاہرہ میں حنبلیوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں کہ وہ ابن تیمیہ کے عقیدے سے باز آئیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ اس عام آشوب میں علامہ کی جسنے حمایت کی وہ شمس الدین ابن الحریری تھے جو مذہباً حنفی تھے۔ انہوں نے ایک محضر لکھا جس میں یہ عبارت لکھی کہ تین سو برس سے ابن تیمیہ کا کوئی ہمسر نہیں پیدا ہوا۔ اس جرم میں شمس الدین کی معزولی کی کوشش کی گئی چنانچہ وہ اگلے سال معزول کر دیئے گئے[1]۔

اتفاق یہ کہ سالار جو سلطان ناصر کا دست و بازو تھا۔ علامہ کی حمایت پر آمادہ ہوا۔ اُسنے تینوں مذہب کے فقہا کو جمع کیا اور خواہش کی کہ علامہ قید سے رہا کر دیے جائیں۔ سب نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ اگر وہ چند شرائط قبول کریں اور بعض عقاید سے باز آئیں تو البتہ اُن کی رہائی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ان شرائط کے قبول کرنے کے لیے علامہ طلب کیے گئے۔ لیکن وہ نہ آئے۔ بار بار ان کو پیغام بھیجا گیا لیکن ان کو خیال کی آزادی کے مقابلہ میں اپنا قید ہونا گوارا تھا[2]۔

اس زمانہ کے واقعات کے متعلق ایک تحریر خود علامہ کی ہماری نظر سے گذری جسکا نام مناظرہ مصریہ ہے۔ اسکے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ۷۰۷ھ میں دو نائب حاکم میرے پاس آئے کہ چل کر علما کے سامنے اپنے عقاید کا ثبوت بیان کیجیے۔ میں نے کہا سال بھر سے تم لوگ میرے خلاف لوگوں کے بیان سنتے رہے اور مجھکو جواب کا موقع نہیں دیا۔ اب ایک دفعہ تنہا میرا بیان بھی سن لو۔ پھر مجمع عام میں گفتگو ہوگی۔ دونوں عہدہ دار واپس گئے اور یہ پیغام لائے کہ آپ کو مجبوراً چلنا ہوگا۔ میں نے انکار کیا۔ وہ لوگ واپس گئے۔ اور پھر یہ پیغام لائے کہ فلاں فلاں عقیدہ سے باز آئیے۔ میں نے اسکے جواب میں یہ رسالہ لکھا۔

لطیفہ۔ جن دنوں علامہ قید میں تھے۔ باہر کے ایک رئیس نے علامہ کی صورت کا ایک آدمی دیکھا۔ متعجب ہو کر پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ اُسنے کہا ابن تیمیہ۔ رئیس کو نہایت تعجب ہوا۔ اُسنے ماردین کے رئیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ رئیس ماردین نے بادشاہ مصر کو لکھا۔ لوگوں کو نہایت حیرت ہوئی۔ علامہ نے اس واقعہ کو ایک موقع پر رسالہ الفرقان میں لکھا ہے[3]۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ غالباً جن تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ علامہ کی عظمت و شان نے اُس رئیس کے دل میں ایک خیالی صورت پیدا کی جو مجسم ہو کر نظر آئی۔ جن کا خیال علامہ کی وہم پرستی ہے (جن کے وجود سے انکار نہیں۔ لیکن جن یوں صورت بدل کر لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا ہے؟)

غرض ڈیڑھ برس تک علامہ قیدخانہ میں رہے۔ ان کے بھائی بھی ساتھ تھے

[1] درر کامنہ۔　[2] طبقات و درر کامنہ۔　[3] الفرقان مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۰

ahmadimuslim.de

معمول تھا کہ قیدیوں کو کھانا کپڑا حکومت کی طرف سے ملتا تھا لیکن علامہ نے عطیہ سلطانی سے بالکل انکار کیا اور فقر و فاقہ سے بسر کی۔ [1]

ربیع الاول ۷۰۹ھ میں مُہنا بن عیسٰی جو عرب کا مشہور رئیس تھا مصر میں آیا اور خود قیدخانہ جا کر علامہ کو چھڑا لایا۔ اسکے بعد متعدد جلسے منعقد کئے اور تمام علماء و فضلاء کو جمع کیا جس میں علامہ نے مسائل متنازعہ فیہ پر گفتگو کی۔ صاحب طبقات نے علامہ ذہبی کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ علامہ نے قتل کے ڈر سے بعض مسائل میں نفاق کیا۔ لیکن صاحب وفیات نے جو علامہ کا شاگرد ہے لکھا ہے کہ علامہ نے حریفوں کو زور استدلال سے مغلوب کر لیا۔ بہر حال علامہ قید خانہ سے نکلکر درس و تدریس میں مشغول ہوئے۔ اور چند روز کے لئے اُن کو اطمینان نصیب ہوا

سلطان ناصر کے انتقال سے ہم بہت دور نکل آئے اور بیچ کے اہم واقعات جن میں علامہ نے ملکی معاملات انجام دیئے چھوٹ گئے۔ علامہ موصوف عام علماء کی طرح اپنا فرض صرف نماز روزہ ادا کرنا نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ ان کے نزدیک مہمات سیاست میں دخل دینا بھی علماء کے فرائض میں داخل تھا۔ ۶۹۹ھ میں جب اُن کی عمر ۱۸-۱۹ برس کی تھی غازان خان بن ارغون خان نے شام پر حملہ کیا۔ سلطان ناصر (بادشاہ مصر) اسکے مقابلہ کو نکلا۔ لیکن بڑے معرکہ کے بعد شکست کھائی۔ غازان خان نے آگے بڑھکر حمص پر قبضہ کر لیا۔ اسکی آمد آمد کی خبر سنکر دمشق میں اس قدر بے چینی پھیلی۔ کہ عام غارت گری شروع ہوگئی۔ علامہ ابن تیمیہ یہ دیکھکر خود غازان خان کے پاس گئے۔ اور اس سے امن کا فرمان لے کر آئے۔ عام لوگ تو سنکر مطمئن ہوگئے لیکن اہل فوج نے نہ مانا اور شہر کو لوٹنا شروع کر دیا علامہ ابن تیمیہ نے شیخ الشیوخ نظام الدین محمود کو لے کر شہر کا بند و بست اور امن و امان قائم کیا۔ پھر غازان سے جا کر ملاقات کی۔ اسکے بعد تاتاری فوجیں بیت المقدس وغیرہ پر بڑھیں۔ اور ہزاروں آدمی گرفتار کر لئے۔ علامہ سردار لشکر کے پاس گئے اور بہت سے قیدیوں کو جا کر چھڑا لائے۔ [2]

۶۹۹ھ میں غازان خان نے نئے زور و شور سے شام کے حملہ کی تیاری کی قتلوشاہ اور تولائے جو اسکے سپہ سالار تھے فوجیں لے کر آگے بڑھے۔ یہ خبر سنکر علامہ ابن تیمیہ نے جا کر اُن سے گفتگو کی اور اُن کو اس ارادہ سے روکا ساتھ ہی جہاد کا سامان کیا۔ اور ہر قسم کی طیاریاں شروع کیں۔ اسوقت تو یہ فتنہ فرو ہو گیا لیکن سال بھر کے بعد تاتاریوں کا سیلاب اُمنڈا۔ اور ہر طرف تاتاری فوجیں پھیل گئیں۔

[1] طبقات الحنابلہ۔ [2] یہ تمام واقعات تاریخ ابن خلدون و تاریخ کورمبی جلد ۵ ذکر سلطنت ناصر ملک مصر۔

علامہ ۷۰۰ھ میں شہبہ کر مصر پہنچے۔ اور اعیان سلطنت سے مل کر ان کو جہاد کی ترغیب دی تمام شہر ان سے ملنے کے لئے آیا۔ یہاں تک کہ علامہ تقی الدین ابن دقیق العید جو امام المحدثین اور قاضی القضاۃ تھے۔ وہ بھی تشریف لائے مصر کے لوگوں کو آمادہ کر کے علامہ دمشق کو واپس گئے اور جہاد کی طیاریاں کیں [1]

۷۰۲ھ میں تاتاریوں نے پھر نہایت سر و سامان سے شام پر چڑھائی کی قتلوشاہ اور چوپان جو سردار فوج تھے پچاس ہزار فوج لے کر بڑھے۔ اسوقت شام سلطان ناصر کے قبضہ میں تھا۔ اسکو خبر ہوئی تو نہایت گھبرایا۔ ارکان دربار نے بھی ہمت ہار دی۔ علامہ ابن تیمیہ یہ حالات سن کر ڈاک میں شام سے مصر پہنچے اور بادشاہ سے مل کر نہایت بیباکی سے اسکو غیرت دلائی اور کہا کہ اگر تم اسلام کی حمایت نہ کرو گے تو خدا کسی اور کو بھیجے گا جو اس فرض کو انجام دیگا۔ اسکے بعد علامہ نے قرآن مجید کی یہ آیتیں پڑھیں

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم — اگر تم پھیر کھاؤ گے تو خدا تمہارے بدلے اور قوم بھیجے گا۔ اور وہ تمہاری طرح بزدل نہ ہو

علامہ نے جس دلیری اور بیباکی سے بادشاہ سے گفتگو کی۔ تمام لوگوں کو حیرت ہوئی۔ امام تقی الدین ابن دقیق العید کو بھی ان کی جرأت اور لطف استنباط پر حیرت ہوئی علامہ کو اس سفارت میں پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ سلطان ناصر شام کی طرف بڑھا۔ اور ربیع الاول میں جس کا دوسرا نام شقحب ہے۔ دونوں فوجیں معرکہ آرا ہوئیں بڑے زور کا رن پڑا بالآخر تاتاریوں کی تمام فوجیں برباد ہوگئیں۔ ابن تیمیہ اس معرکہ میں علامہ کی بجائے ایک بہادر سپاہی نظر آتے تھے۔ [2]

غازان خان اور امرائے تاتار کی سفارتوں میں علامہ نے جس آزادی اور دلیری سے سفارت کی خدمت انجام دی اسکا اندازہ اس سے ہوگا کہ ایک دفعہ جب سیف الدین قطلو خان کے پاس ایک شخص کی دادرسی کے لئے گئے تو قطلو خان نے کہا کہ آپنے کیوں تکلیف کی۔ آپنے بلا بھیجا ہوتا۔ میں خود حاضر ہوتا علامہ نے کہا نہیں حضرت موسیٰ فرعون کے پاس جاتے تھے۔ فرعون حضرت کے پاس نہیں آتا تھا۔ [3]

علامہ موصوف نے شیخ محی الدین اکبر وغیرہ کے متعلق متعدد رسالوں میں لکھا تھا کہ وہ وحدت وجود کے قائل ہیں یعنی خدا اور مخلوقات سب ایک ہیں اور یہ مذہب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسپر صوفیوں کے گروہ نے حاکم شام سے جا کر شکایت کی۔ اسکے فیصلے کے لئے ایک مجلس منعقد ہوئی علامہ پر جو الزام

[1] فوات الوفیات [2] ابن خلدون اور طبقات الحنابلہ [3] فوات الوفیات

ahmadimuslim.de

سکتے تھے وہ خلاف سنت ہوئے۔ لیکن علامہ نے یہ تسلیم کیا کہ میں رسول اللہ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے کو ناجائز سمجھتا ہوں۔ امیر لوگوں میں اختلاف رائے پیدا ہوا۔ بعض کہتے تھے کہ اس میں کیا ہرج ہے۔ لیکن حاکم جماعت نے کہا کہ یہ خلاف ادب ہے فیصلہ یہ ہوا کہ مقدمہ قاضی کے پاس بھیجا جائے۔ وہ احکام شریعت کے موافق فیصلہ کریں۔ آخر سلطنت کی طرف سے یہ حکم صادر ہوا کہ علامہ کے سامنے دو باتیں پیش کی جائیں۔ یا تو چند شرائط کے ساتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ یا اگر شرائط کے قبول کرنے سے انکار ہو تو قید خانہ گوارا کریں۔

علامہ نے قید خانہ قبول کیا۔ لیکن ان کے چاہنے والوں سے ان کے ساتھ کے تھے انہی کی طرف سے ذمہ داری کی کہ علامہ کو وہ شرطیں منظور ہیں۔ اس بنا پر دمشق جانے کی اجازت ملی۔ اور علامہ ڈاک میں روانہ ہوئے۔ لیکن دوسرے دن پھر واپس آ بلائے اور امراء اور قضاۃ نے پھر ایک مجمع کیا۔ مختلف لوگ مختلف رائیں دیتے تھے بعض نے تنبیہ کی رائے دی۔ قاضی مالکی نے کہا ان پر کوئی جرم ثابت نہیں ہے نور الدین زواوی نے کہا اگر قید خانہ میں بھیجے جائیں تو وہاں ان کی شان کے مناسب ان سے برتاؤ کیا جائے۔ لیکن اوروں نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ سلطنت اس کو منظور نہیں کر سکتی۔ قید خانہ میں عام قیدیوں کی طرح رہنا ہوگا۔ غرض قید خانہ میں بھیجے گئے لیکن احترام قائم رہا۔ خدام کو ان کے ساتھ رہنے کی اجازت دی گئی۔ ہر شخص ان کے پاس آنے جانے کا مجاز تھا۔ چنانچہ مشکل مشکل فتوے لے کر لوگ آتے تھے اور علامہ ان کے جواب لکھتے تھے اکثر لوگ تبرک کی غرض سے ملنے جاتے تھے خاص ان کے یاران صحبت کو بھی آزادی حاصل تھی بے تکلف ان سے ملتے تھے[1]

سلطان مظفر کی چند روزہ سلطنت میں قاہرہ سے اسکندریہ بھیج دیئے گئے اور ایک وسیع خوش منظر برج میں نظر بند کئے گئے۔ لیکن یہاں بھی ہر طرح کی آزادی حاصل تھی۔ یہاں سے لوگ حمام میں بھی جا سکتے تھے۔ جب دوبارہ سلطان ناصر کو غلبہ حاصل ہوا۔ اور سلطان مظفر قتل کر دیا گیا۔ تو سلطان نے حکم دیا کہ علامہ نہایت عزت و احترام کے ساتھ قاہرہ میں لائے۔ سلطان نے دربار میں بلایا۔

[1] طبقات ابن رجب۔ درر کامنہ میں لکھا ہے کہ قاضی زین ابن مخلوف نے ان کو نائب السلطنت سے کہہ کر اسکندریہ کے قید خانہ میں بھجوا دیا تھا کہ کوئی ان سے ملنے نہ پائے۔ لیکن لطف یہ کہ جب قاضی صاحب نے یہ حکم بھجوایا تھا تو مرض الموت میں گرفتار تھے حسن خاتمہ بغیر ایک کیونکر ہو سکتا تھا؟

اور جب وہ آئے تو کھڑے ہو کر تعظیم دی۔

سلطان نے مجمع عام میں علامہ کی نہایت تعریف کی جس سے غرض یہ تھی کہ لوگ ان کی مخالفت سے باز آئیں۔ سلطان نے یہ بھی ارادہ کیا کہ علامہ کے مخالفوں کو سزا دلائے۔ چنانچہ خود علامہ سے مشورہ کیا۔ لیکن انہوں نے باز رکھا۔ مخلوق جو علامہ کے قتل کے درپے تھے۔ اس موقع پر موجود تھے۔ علامہ نے ان کی بھی درگذر کی۔ چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے ابن تیمیہ جیسا جوانمرد نہیں دیکھا ہم نے ان کے قتل کی کوشش کی۔ لیکن جب ہم پر ان کو قابو ملا تو معاف کر دیا مہینہ بھر کے بعد سلطان نے پھر علامہ کو طلب کیا۔ اور ان سے ملاقات کی سلطان کے حسن عقیدت کی وجہ سے علامہ کا آستانہ مرجع عام بن گیا۔ امراء اہل فوج۔ درباری سب آتے تھے اور نہایت عزت و احترام سے ملتے تھے لیکن بعضوں کو اس قدر عناد تھا کہ اس حالت میں بھی شرارت سے باز نہ آتے تھے۔ ان میں ایک بزرگ فقیہ بکری تھے انہوں نے ایک دن علامہ کو اکیلا پا کر گریبان پکڑ لیا اور کہا کہ عدالت میں چلو۔ مجھ کو تم پر استغاثہ کرنا ہے۔ زیادہ شور و غل ہوا تو ادھر ادھر سے لوگ جمع ہو گئے۔ فقیہ صاحب بھاگ نکلے تھا۔ یہ کہ ایک مدت کے بعد کسی بات پر سلطان ان سے ناراض ہوا اور حکم دیا کہ ان کی زبان کھنچوا دی جائے۔ علامہ کو خبر ہوئی سلطان سے سفارش کی۔ تحقیقات پر معاملہ یہ ٹھہرا کہ وہ فتوے نہ دینے پائیں۔

۷۱۲ھ میں سلطان تاتاریوں کے مقابلہ کے لئے شام کو روانہ ہوا۔ علامہ بھی جہاد کی غرض سے ساتھ ہو گئے۔ اور عسقلان تک ساتھ ساتھ آئے یہاں سے بیت المقدس کی زیارت کے لئے گئے۔ زیارت سے فارغ ہو کر سات برس کے بعد دمشق میں آئے۔ ان کے بھائی اور اکثر شاگرد بھی ساتھ تھے۔ شہر کے لوگوں کو خبر پہنچی۔ تو تمام شہر امنڈ آیا۔ بڑی دھوم دھام سے شہر میں داخل ہوئے۔ اور جن مدارس میں درس دیتے تھے وہاں درس دینا شروع کیا۔

۷۱۸ھ میں علامہ نے حلف طلاق کے متعلق جمہور فقہا کے مخالف رائے ظاہر کی اس پر پھر ہنگامہ برپا ہوا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے پھر شکایت حکام سے کی اور امن و امان قائم رکھنے کی غرض سے بادشاہی فرمان صادر ہوا کہ علامہ فتوے نہ دینے پائیں۔ شہر میں اس کی عام منادی کرا دی گئی۔ لیکن علامہ نے کہا حق کا چھپانا جائز نہیں چنانچہ وہ عام طور پر فتوے دیتے رہے۔ یا آخر سلطان

[1] طبقات۔ درر کامنہ میں حافظ ابن حجر نے اس کو ۷۱۹ھ کا واقعہ

ahmadimuslim.de

حکومت سے قید کئے گئے۔ اور قلعہ میں بھیجے گئے۔ ۵ مہینے کے بعد ۷۲۱ھ میں رہائی ملی۔ اور بدستور پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو گئے۔

لیکن جو عام نار فتنہ پھیل چکی تھی اُسکی آگ رہ رہ کر سلگتی اور بھڑکتی تھی بیس برس پہلے علامہ نے ایک فتوے لکھا کہ صرف زیارت کے ارادہ سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا شرعاً ثابت نہیں۔ یہ فتوے ایک فتنہ خوابیدہ تھا جس کو موقع پاکر لوگوں نے جگا دیا۔ اور تمام شہر میں آگ سی لگ گئی۔ اٹھارہ بڑے بڑے فقہا نے علامہ کے کفر کا فتوے دیا۔ جنکے سرگروہ قاضی اخنائی مالکی تھے۔ چاروں مذاہب یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی حنبلی فقہا سے فتوے لیا گیا۔ جسمیں بالاتفاق علامہ کی قید کا فتوے دیا گیا چنانچہ شعبان ۷۲۶ھ میں شاہی فرمان کی رو سے وہ دمشق کے قلعہ میں قید کر دیئے گئے ان کے بھائی شرف الدین اگرچہ مجرم نہ تھے لیکن اُن کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ بھائی کو تنہا چھوڑ دیں۔ اپنی خوشی سے قید خانہ میں گئے۔ ۷۲۸ھ جمادی الاولیٰ کو قید خانہ ہی میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ اُن کے جنازہ کی نماز قلعہ سے باہر پڑھی گئی۔ لیکن علامہ کو شرکت کا موقع نہ دیا گیا۔ مجبوراً علامہ نے قید ہی کی حالت میں قلعہ کے اندر نماز ادا کی۔ چونکہ تکبیر کی آواز اندر تک آتی تھی۔ اسلئے نماز کے ارکان میں فرق نہ آیا۔ لیکن بھائی کا بھائی کے جنازہ میں نہ شریک ہو سکنے پر سب کو رقت آئی اور لوگ بے اختیار رونے لگے

قید کی حالت میں بھی علامہ کا پاس ادب ملحوظ رکھا گیا۔ انکے رہنے کو بہت اچھا کمرہ دیا گیا۔ کمرہ ہی میں پانی کا انتظام بھی تھا۔ خدمت کے لئے ایک غلام موجود تھا۔ علامہ نے یہاں نہایت اطمینان سے تصنیف و تالیف شروع کی قرآن مجید کے حقایق پر بہت کچھ لکھا۔ کہا کرتے تھے کہ مجھکو یہاں جو نکات اور حقایق خدا نے القا کئے کبھی نہیں کئے تھے۔ افسوس ہے کہ قرآن کے سوا اپنی عمر اور تصنیفات میں کیوں صرف کی جس مسئلہ پر علامہ کو سزا ملی تھی۔ اس کے متعلق علامہ نے نہایت مفصل مضامین لکھے احباب اور اہل فتوے کو خطوط اور فتوے بھی لکھتے رہتے تھے۔ یہ تحریریں ملک میں پھیلیں تو رفع فساد کے لئے حکم دیا گیا کہ علامہ کے پاس قلم دوات وغیرہ کوئی چیز نہ رہنے پائے۔ اسکے بعد علامہ نے جو سب سے اخیر تحریر لکھی وہ چند سطریں ہیں جن کا مضمون یہ تھا کہ مجھکو اگر پہلی سزا دیگئی تو وہ صرف یہی ہے۔ یہ سطریں علامہ نے کوئلے سے لکھی تھیں۔

اب علامہ ہمہ تن ذکر و عبادات۔ تلاوت قرآن۔ مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول ہوئے۔ بالآخر بیمار ہوئے اور بیس دن بیمار رہکر دو شنبہ کی رات ذیقعدہ ۷۲۸ھ میں وہ آفتاب علم دنیا کی افق سے چھپ گیا۔ اور تمام عالم میں تاریکی چھا گئی

رفتم و از رفتن من عالمے تاریک شد
من مگر شمعم چو رفتم بزم برہم ساختم

علامہ کی زندگی تک تو زمین اور آسمان اُن کے دشمن تھے۔ لیکن جب اُنکے مرنے کی خبر پھیلی تو تمام ملک پر سناٹا چھا گیا۔ موذن نے جامع مسجد کے منار پر چڑھکر اعلان دیا۔ پولیس والوں نے برجوں سے منادی کی۔ دفعتہً تمام دروازے دکانیں بند ہو گئیں نائب الحکومت کے پاس جاکر لوگوں نے تعزیت کی رسم ادا کی۔ ائمہ محدثین امام مزی وغیرہ نے غسل دیا۔ قلعہ میں کثرت کی وجہ سے تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ قلعہ سے لیکر جامع مسجد تک آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ شہر کا شہر اُمنڈ آیا۔ جامع مسجد سے قلعہ تک ٹھٹھ لگ گیا۔ جنازہ جامع مسجد میں لاکر رکھا گیا ہجوم اور کشمکش سے بچانے کے لئے ہر طرف فوجیں متعین ہو گئیں۔ سب سے پہلے قلعہ میں شیخ محمد تمام کی امامت سے نماز جنازہ پڑھی گئی۔ پھر جامع دمشق میں نماز ہوئی جب جنازہ چلا تو یہ کثرت تھی کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ لوگ دور سے رومال عمامے چادر پھینکتے تھے کہ جنازہ سے چھو جائیں تو ان کو تبرک بنائیں۔

جنازہ سروں پر چلتا تھا اور آگے بڑھ بڑھ کر کشمکش سے پیچھے ہٹ ہٹ جاتا تھا۔ ہرچند پہلے سے کچھ اطلاع نہ تھی۔ فقہا اور مفتیوں نے شہر کو علامہ کا دشمن بنا دیا تھا۔ تاہم ڈھائی لاکھ آدمی جنازہ کے ساتھ تھے جن میں پندرہ ہزار عورتیں تھیں۔ رستہ میں لوگ زار زار روتے جاتے تھے۔ پردہ نشین عورتیں بالاخانوں اور کوٹھوں پر جنازہ کی طرف منہ کرکے نوحہ کرتی تھیں۔ نماز میں صف قائم نہ رہ سکی صف سے صف اسطرح پیوستہ تھی کہ بیٹھنا تک ناممکن تھا۔ اسی حالت میں ایک شخص نے پکار کر کہا اہل سنت کا جنازہ یوں اُٹھتا ہے۔ اس مجمع کا مجمع چیخ اُٹھا اور تمام فضا گونج اُٹھی۔ علامہ کے بھائی زین الدین نے نماز پڑھائی۔ اور مقبرہ صوفیہ میں اپنے بھائی شرف الدین کے پہلو میں دفن ہوئے۔[2]

اسوقت دہلی اور [illegible] نہ تھے۔ لیکن تمام دنیائے اسلام میں یہ خبر پھیل گئی اور ہر جگہ غائبانہ نمازیں پڑھی گئیں۔ مسافروں نے بیان کیا کہ چین میں ان کے جنازہ کی نماز پڑھی گئی۔ اور منادی یہ پکارتا تھا کہ "الصلوة علی ترجمان القرآن" (مترجم قرآن کی نماز)۔ (باقی آئندہ)

(منقول از الندوہ)

[1] طبقات ثم طبقات ذکر عبداللہ بن عبدالحلیم شرف الدین۔۔

[1] فوات الوفیات۔ [2] یہ تمام حالات طبقات ابن رجب اور فوات الوفیات سے لئے گئے ہیں

مذاکرۂ علمیہ

خطبۂ جمعہ و عیدین

اسکی اصل وضع شرعی یہی معلوم ہوتی ہے کہ جمعہ اور عیدین میں جو مختلف محلات کے مسلمان ایک جگہہ جمع ہو جاتے ہیں اون کو نیک کی باتیں اور اسکے احکامات سنائے جائیں ۔ اور نرمی اور کچھہ گرمی کے ساتھہ ترغیب و ترہیب کے بیانات کئے جائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبات پر نظر ڈالنے سے یہ امر بخوبی سمجھا جاتا ہے کہ آپ کا ہمیشہ اسی طرح کا دستور رہا کبھی سورہ قاف تلاوت فرما کر بعث و نشر و مواعظ شدیدہ و زجر اکید سے لوگوں کو تنبیہ فرماتے ۔ اور کبھی سورۂ ملک پڑہکر معاد و معاش کے بیان سے آگاہ فرماتے ۔ اور کبھی جنت اور اہل دوزخ کا حال بیان فرماتے ۔ کبھی جمعہ کے ترک پر وعید سناتے ۔ کبھی قیامت کے قرب کا حال سناتے ۔ اثنائے وعظ میں کبھی آپکی آنکھیں سرخ ہو جاتیں ۔ آواز بلند ہو جاتی ۔ غصہ بڑہ جاتا ۔ غرض مختلف مضامین کو مختلف عنوان سے اچھی طرح بیان فرماتے ۔ اسی دستور العمل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ کی وضع وعظ و نصیحت پر ہے اور ظاہر ہے کہ وعظ و نصیحت اسی وقت کارگر ہو سکتی ہے جبکہ اسکے سننے والے اسکو سمجھیں بھی ۔ ورنہ محض بیکار اور سفاہت کی ہی دوسری کہی جاسکیگی ۔ اور لوگوں کا یوں مونہہ تاکتے رہنا اور کچھہ نہ سمجھنا باعث وحشت ہوگا مثلاً کسی دیہات میں کوئی مولانا بغرض ہدایت تشریف لیجائیں ۔ اور وہاں سواعربی کے دوسری بولی بھی نہ بولیں تو فرمائیے کیا ہدایت ہو سکتی ہے یا مثلاً کسی اجہل بنگالی کے رستہ میں سانپ یا شیر ہو اور اس بیچارہ کو معلوم نہ ہو ۔ اور کوئی بنگالی ہی مولانا اسکو دیکھہ کر فرمائیں ۔ ایاک والاسد یا ایاک والحیۃ ۔ تو کیا مولانا کی اس خیر خواہانہ کلام سے وہ بیچارہ اپنے رستہ کو مخدوش سمجھ سکتا ہے؟ بلکہ بلا لحاظ اسی طرح چلا جائیگا اور خطرہ میں پڑیگا ۔ بس بلا فرق اسی طرح وہ خطبہ بھی ہوگا ۔ جو سامعین کی غیر زبان میں ہو ۔ لہذا خطبہ میں مذکرین اور سامعین کا اعتبار اور لحاظ ضروری ٹھہرا ۔ اور خطبہ ذکر اور تذکیر دونوں سے عبارت ہے حدیث یقرء القرآن و یذکر الناس اسپر صریح دلیل ہے ۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اگر حاضرین جمعہ کل کے کل انگریز ہوں اور سوا انگریزی کے دوسری زبان جانتے ہی نہوں تو کیا ان کو سمجھانے کے لئے انہیں کی انگریزی میں رام رام خطبہ پڑھا جائے ۔ اگر ایسا ہے تو خطبہ کے اندر نہایت عیب کی بات ہے میں کہتا ہوں کوئی عیب نہیں ہے جس زبان کو جو سمجھے اسی زبان میں اسکو سمجھانا بہتر ہے مثلاً ملک عرب کا کوئی طالب علم بغرض تحصیل ہندوستان آوے اور ایک حرف بھی ہندی نہ جانتا ہو ۔ تو اسکو اسی کی زبان عربی میں سمجھانا بہتر ہے ۔ اور ہندی میں عیب ہے و بالعکس

بعض لوگ سامعین کی زبان میں خطبہ پڑہنے پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اسکی اجازت دیجائے ۔ تو یقیناً خطبہ نماز سے دراز ہو جائیگا ۔ حالانکہ یہ فرمان نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ و ان من البیان لسحرا کے سراسر خلاف ہوگا ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس بحث میں غور سے کام لیا جائے تو بہت اچھی طرح واضح ہو جائیگا کہ خطبہ کو سامعین کی زبان ہی میں کہنا چاہئے ۔ کیونکہ آپ ہی تو اسکے واضع ہیں ۔ آپ خوب سمجھتے تھے کہ خطیب جب مختلف بیان کرنے لگیگا تو خواہ مخواہ کچھہ دیر ہو جائیگی اور جمعہ جماعات میں اکثر بیچارے غربا ہی شریک ہوتے ہیں ۔ (امرا کے تو قیلولہ کا وقت رہتا ہے) اور یہ بیچارے کام پر رہتے ہیں ۔ دیر کرنے سے ان کا حرج بھی ہوگا ۔ اور اسلئے فرض نماز میں بھی دیر ہو جائیگی ۔ لہذا فرمایا کہ خطبہ کو چھوٹا کیا کرو ۔ تھوڑا ہی بیان جادو کا کام دیتا ہے ۔ اس اخیر جملہ سے بھی اس مضمون کی تائید ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس جملہ سے اثر دکہانا مقصود ہے اور اثر بدون سمجھے نہیں ہو سکتا ۔ اور نماز میں چونکہ اسکے برعکس ہوا کرتا ہے ۔ چنانچہ طول فانا لہ لفصل والی حدیث اسپر شاہد عدل ہے ۔ اسی لئے اپنے نماز کے بارہ میں فرمایا کہ اسکو طول دیا کرو ۔ تو چونکہ ایک میں افراط ایک میں تفریط کا گمان غالب تہا ۔ اسلئے جس میں گہٹا دینے کا گمان تہا اسکو بڑہانے کا حکم فرمایا اور جس میں بڑہا دینے کا احتمال تہا اسکو گھٹانے کا حکم فرمایا ۔ تاکہ دونوں حد اعتدال اور میانہ روی پر آجاویں ۔ اور یہی ہمیشہ آپ کا دستور العمل رہا ۔ چنانچہ جابر بن سمرہ کا بیان ہے کانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا

ہم کو بعض حضرات اہلسنت مقلدین پر سخت تعجب ہوتا ہے جو اپنے رسالوں میں یہ لکھدیتے ہیں کہ غیر مقلدین جو خطبہ جمعہ کو غیر زبان عربی میں جائز بتاتے ہیں وہ مکروہ تحریمی اور بدعت سیئہ ہے ۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ازمنہ ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں اسکا وجود نہیں تہا ۔ اور وہی حضرات انہیں رسالوں میں علم مولود کی نسبت یہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ اسکا وجود بھی ازمنہ ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں تہا مگر چونکہ اسکو نکالنے والے دین نے مستحسن لکھا ہے لہذا یہ مستحسن ہے

ahmadimuslim.de

ناظرین! خود ایسے لوگوں کے تفقہ کا اندازہ کرلیں۔ میں کہتا ہوں کسی چھوٹے سے چھوٹے دیندار عالم نے اسکو مستحسن نہیں لکھا ہے بلکہ بڑے بڑے نے اسکو بدعت لکھا ہو۔ بخلاف وعظ فی الخطبہ کے اسکو اکثر علمائے دین نے قدیماً وحدیثاً مشروع اور جائز لکھا ہے بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو آئمہ اربعین میں سے ہیں۔ مذہب امام یہ ہے تو وعظ فی الخطبہ کو واجب فرماتے ہیں۔ علامہ شوکانی نیل الاوطار میں تحت حدیث یقرأ آیات ویذکر الناس فرماتے ہیں۔ استدل بہ علی مشروعیۃ القراءۃ والوعظ فی الخطبۃ وقد ذہب الشافعی الی وجوب الوعظ وقراءۃ آیۃ والی ذلک ذہب الامام یحیی (والسلام)

حررہ الراجی رحمۃ ربہ مولوی ابو النعمان عبد الرحمن الاعظمی المئوی
از کلکتہ مدرسہ دار الہدی ناتی باغ

قادیانی تواریخ

کے عنوان سے اہل حدیث مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ میں راز دان "شیخ مہر" لئے قادیانی آنجہانی کی وفات کے متعلق چند تاریخیں چھپوائی ہیں۔ ایک مادہ تاریخ مجھے بھی سوجھ گیا ہے جو بغرض اندراج اہلحدیث میں درج ہونے کی غرض سے خدمت عالی میں بھیجا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ آپکے ناظرین کی لطافت طبع اس مادہ کے استخراج کی متحمل ذرا مشکل ہی سے ہوگی۔ کیونکہ اس میں اس خلط کا غلبہ ہے جسکی تحریک سے مرزا جی علے رغم الف حکیم الامت دار البوار کو فرار ہوگئے۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے" اسی خیال سے تاریخ بھی ویسی ہی کہی گئی۔ امید ہے کہ بکرمفرما جناب ایڈیٹر الحکم اپنے آسمانی صحیفہ میں ضرور اسکا اقتباس فرمائینگے

وھو ھذا

میرزائے قادیانی	مرگیا	احمدی فرقہ کا بانی	مرگیا
ہوگیا اسلام کا اک رخنہ بند		تھے جو ہی دجال ثانی	مرگیا
اسکے الہامات تھے سب بہلات		کرتے کرتے یاوہ خوانی	مرگیا
وصل تھا بیٹے کی سالی کا محال		سنکے اسکی لن ترانی	مرگیا
لیکے اپنے دل کے اندر سینکڑوں		آرزوئے جوانی	مرگیا
چھوڑکر اپنے مریدوں کو یتیم		گرچہ تھی زندگانی	مرگیا
آئی شامت۔ کی تمنا اللہ نے		سہکر نے چپ خانی	مرگیا
اس تحدی پر تقاضائے جہاں		فیصلہ تھا آسمانی	مرگیا
کرتے ہیں مرزائی تاویلیں عبث		آئی مرگ ناگہانی	مرگیا
رات کو ہیضہ کیا اور صبح کو		قادیانی پیر فانی	مرگیا
جب ہوا تاریخ کا مجھکو خیال		ساری تاریخوں کا بانی	مرگیا

"واو" دی ہاتف نے جب میں نے کہا
گھٹتے گھٹتے قادیانی مرگیا

۹ + ۱۳۱۷ = ۱۳۲۶ھ

راقم "نقاش"

قابل توجہ اہل حدیث کانفرنس

کے عنوان سے بینے ۲۱ اگست کے اخبار اہل حدیث میں کچھ خامہ فرسائی کی تھی۔ اس میں جناب مولوی ابو المکارم صاحب مئوی کی نسبت جو کچھ میں نے لکھا تھا یعنے ان کا "انشا" سے ارتباط پیدا کرلینا اور اہل حدیث کا مخالف ہوجانا۔ وہ بعض لوگوں کے بیان اور خبر دینے پر وثوق کرلینے کی وجہ سے تھا۔ مگر بعد کو مجھے اس خبر کے محقق ہونے میں چند وجوہ سے شبہ پیدا ہوگیا ہے۔ اسلئے تا تحقیق ثانی میں اس مضمون کو جو دربارہ جناب مولوی صاحب ممدوح لکھ چکا ہوں۔ واپس لیتا ہوں۔

الملتمس مولوی محمد ابو القاسم۔ دارانگر بنارس

استفسار

براہ مہربانی کوئی صاحب اطلاع دیں کہ مذہب بابی کے رد میں اردو زبان میں کون کونسی کتاب لکھی گئی ہے کیا قیمت ہے اور کس جگہ سے مل سکتی ہے۔

الملتمس محمد ادریس خان مئوی محلہ جالندھری سرائے بدایوں

النجم

ایک نہایت زبردست اخبار شیعوں کے مقابلہ میں لکھنؤ سے مہینے میں چار دفعہ نکلتا ہے اسکے زبردست مضامین نے شیعی دنیا میں تہلکہ ڈالدیا ہے۔ اہل سنت کے لئے مضبوط ڈھال ہے۔ علاوہ اخباری مضامین کے کسی نہ کسی مستند کتاب کا ترجمہ بھی چھپا کرتا ہے حجم ۱۶ صفحے۔ باایں ہمہ سالانہ قیمت للعہ

پتہ مولوی عبد الشکور لکھنؤ۔ مطبع

یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہو

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۵۰-۵۱ جلد ۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ سے

روساء و جاگیرداروں سے ۔ ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ششماہی ۔ ۔ ۔ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط وکتابت بنام مالک مطبع و اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۱۹/۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۶/۲۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء یوم جمعہ

بغض و تہاجر

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث نمبر گذشتہ)

تمسک احادیث و آثار میں ان حضرات کی غلطی کا بیان

احادیث و آثار سے تمسک کرنے میں ان حضرات نے یہ غلطی کی ہے کہ ایک جانب کی احادیث و آثار کو جن میں غضب تشدد پایا جاتا ہے۔ لے لیا اور دوسری جانب کی احادیث و آثار جن میں تخفیف و ترحم پایا جاتا ہے اور وہ بہ نسبت احادیث و آثار غضب و تشدد شمار میں بڑھکر ہیں پس پشت ڈالدیا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ ایک حدیث کے نصف حصہ کو لے لیا اور نصف باقی سے آنکھہ کو بند کر لیا (جبکی نظر سے انکا حال اس مصرع کا مصداق ہو رہا ہے (ع) حفظت شیئاً و غابت عنک اشیاءً ومعہذا آن حضرت وصحابہ وتابعین کی نیت واغراض اور انکے تہاجر کے نتائج کا اپنی بدنیت اور نفسانی اغراض اور مفاسد انگیز نتائج پر قیاس کیا۔ اور یہہ گمان لیا کہ جس بدنیت اور غرض فاسد سے ہم اہل اسلام سے بغض و تہاجر اختیار کرتے ہیں

اسی غرض سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین بھی کیا کرتے تھے اور جو نتائج ہمارے بغض و تہاجر سے پیدا ہوتے ہیں وہی ان حضرات کے تہاجر کے نتائج تھے۔ اس غلط قیاس وگمان کی نظر سے یہہ حضرات اس بیت کے مخاطب ومصداق ہیں۔

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ آید در نوشتن شیر شیر

احادیث و آثار متضمن تخفیف و ترحم کو جن سے ان حضرات نے چشم پوشی کر رکھی ہے ہم اپنے بیان کی تائید کے مقام میں نقل کرینگے۔

اس مقام میں آنحضرت صلعم اور صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کی نیات واغراض، اور آن کے خشم و تہاجر کے نتائج میں اور ان حضرات کے بغض کے اغراض و نتائج میں فرق بیان کرتے ہیں جس سے ان حضرات کے قیاس کی غلطی ثابت ہو۔

آن حضرت صلعم نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس خیال سے تہاجرت (ترک کلامی) نہکی تھی کہ وہ جرم تخلف (والا تبوک[*] سے پیچھے رہجانے) کے سبب ایسا

[*] تبوک ایک مقام کا نام ہے جو شام کی جانب دمشق اور مدینہ کے مابین۔

ناظرین کو عید تہنیت مبارک

ahmadimuslim.de

لائق نبض ہے کہ اس سے کلام کرنا جائز نہیں رہا اور اس جرم کے مقابلہ میں اسکا کوئی عمل صالح وایمان اسلام نماز روزہ اور اس سے پہلے مشاہد میں آپ آنحضرت صلعم کے ساتھ ہونا اور مدد دینا اس لائق نہیں رہا کہ ان اعمال کی لحاظ سے اس سے صحبت کلام

واقع ہے۔ تبوک کی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پولیٹیکل رنگ کی اور

باب غزوۃ تبوک وھو غزوۃ العسرۃ وکانت آخر غزوۃ صلعم وکانت فی شھر رجب سنۃ تسع قبل حجۃ الوداع ... وکان السبب فی ذالک ما ذکرہ ابن سعد فی طبقاتہ وغیرہ ان المسلمین بلغھم من الانباط الذین یقدمون بالزیت من الشام الی المدینۃ ان الروم جمعت جموعا واجلبت معھم لخم وجذام وغیرھم من متنصرۃ العرب فندب النبی صلعم الناس الی الخروج واعلمھم بجھۃ غزوھم (قسطلانی صفحہ ۵ جلد ۷) قال الحلبی بلغ رسول اللہ صلعم ان الروم قد جمعت جموعا کثیرۃ بالشام وانھم قدموا مقدماتھم الی البلقا المحل المعروف انتہی وذکر بعضھم ان سبب ذالک ان متنصرۃ العرب کتبت لھرقل ان ھذا الرجل الذی خرج یدعی النبوۃ ھلک واصابت اصحابہ سنون اھلکت اموالھم فبعث رجلا من عظمائھم وجھز

ڈیفنس (جوابی یا بالمقابلہ) لڑائیوں میں سے آخری لڑائی ہے سنہ ۹ھ میں یہ واقع ہوئی جب آنحضرت صلعم کو تجار شام کے ذریعہ سے یہ خبر ملی تھی کہ قیصر روم (ہیرقل) وغیرہ سلاطین نے چالیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ مصمم کیا ہوا ہے اور انکی لخم وجذام وغیرہ عرب کے متنصر قبیلے بھی انکے ساتھ اتفاق کر لیا ہے اس وقت مدینہ اور اسکے اطراف میں آب ودانہ کا ایسا قحط پڑا ہوا تھا کہ بعض لوگ اونٹ چیر کر انکی اوجھڑیوں سے اسکا پانی نچوڑ کر پیتے اور لید میں سے اناج نکالکر کہاتے۔ اس ناچاری وناداری کی حالت میں آنحضرت صلعم دشمنوں کے مقابلہ کیلئے تمام اصحاب کو ہمراہ لیکر مدافعت کے لئے نکلنا پڑا جب آپ مقام تبوک تک پہونچے تو تمام ملک شام پر آپکا رعب چھا گیا لہذا بہت سے قبائل نے جزیہ (ٹیکس) دینا قبول کیا اور جسنے مقابلہ کیا وہ بھی شکست کہا کر تابع ہوگیا اور آپ فتحیاب ہوکر مدینہ کی طرف رجوع فرمایا۔

وسلام جائز نہ ہو (جیسا کہ اس وقت ایک گناہ کے مرتکب مسلمان کی نسبت خیال کیا جاتا ہے) اور نہ اس ترک کلامی سے آنحضرت صلعم کا یہ مقصود تہا کہ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے اور اس کو کبھی کوئی مسلمان نہ کہے اور نعوذ باللہ جہنم سے ورثہ اسکو کہیں جگہ نہ ملے۔ (چنانچہ اس وقت کے اہل مہاجرت ایک دوسرے کی مہاجرت کو بہی مقصود وپیش نظر رکہتے ہیں) بلکہ آنحضرت صلعم کی یہ ترک کلامی عین محبت اور خیرخواہی پر مبنی تہی اور اس سے غرض صرف کعب بن مالک اور دو دوسرے لوگوں کی (جو ایسے نازک وقت میں ایسی ناہمدردی کا تعمد کریں) آیندہ کے لئے ہدایت ونصیحت اور اس ترک کلامی کے ساتھ آنحضرت صلعم اور آپکے اصحاب نبوی کے دلوں سے حضرت کعب سے ترک کلامی کی تہی، دلوں میں کعب بن مالک کی راہ کے اسلام ایمان نصرت اسلامی وغیرہ حسنات وسوابق اسلامی کی لحاظ سے وہی انکی محبت تہی جیسے کہ ان کے اور ہم رتبہ اصحاب واحباب سے تہی اور اس تجربہ کے سبب کوئی انکو کافر نہ جانتا اور نہ آنسو کا فروں کی سی ذاتی دشمنی رکہتا (جیسا کہ اس وقت کا معمول ہے) اور اس ترک کلامی کا عرصہ پچاس شب تک طول پکڑنا اسلئے تہا کہ ایسے نازک وقت میں (جبکہ قیصر روم وغیرہ سلاطین نے اسلام کی بیخ کنی کا ارادہ کر لیا تہا) ایسے معزز اہل اسلام کا پہلو تہی کرنا نہ صرف ایک معمولی جرم تہا بلکہ ایک ایسا سخت وسنگین جرم تہا جسکا فیصلہ بجز شہنشاہ حقیقی جل وعلی کسی کے اختیار میں نہ تہا اور آنحضرت صلعم اس مقدمہ میں حکم عدالت عالیہ (وحی آسمانی) کے منتظر تہے اپنی تجویز سے کچھ فیصلہ کرنا چاہتے تہے گو دل سے بہمقتضا اپنے رؤف رحیم ہونیکے یہ ضرور چاہتے تہے کہ کعب بن مالک کا یہ قصور جلد معاف ہو اور دوبارہ ظاہری مہاجرت بہی دور ہو۔

اس کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے اور اسکا خلاصہ ہمنے ان دنوں ایک رسالہ	وہ جبہ اربعین انصار (پیراحاشیہ) بخاری صفحہ ۶۳۳

نظم فارسی "قصیدہ" ... میں لکہا ہے جو ایک مشہور فاضل مدرسہ عالیہ کلکتہ متوفی سنہ ۱۲۳۳ھ کی تالیف ہے۔ اس رسالہ میں فاضل مرحوم نے آنحضرت کی ڈیفنسو لڑائیوں اور دوسرے حالات پاک کا خلاصہ بیان کیا ہے

مسلمان بابت ماہ اکتوبر بسبب بیماری شائع نہیں ہو سکا بالفعل والٹیکہ ۱۵ نومبر کے پرچہ کے ساتھ ہی شائع کیا جائیگا۔ خریداران مسلمان مطلع رہیں۔ خاکسار مینیجر

ahmadimuslim.de

ہمارے اس دعوی پر علاوہ ان دلائل کے جبکہ ہم [illegible] کر چکے

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء (نساء)

قال رسول صلعم من شہد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ و رسولہ وان عیسی عبد اللّٰہ و رسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاہا الی مریم و روح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللّٰہ الجنۃ علی ما کان من العمل (مشکوۃ)

قال رسول اللّٰہ صلعم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللّٰہ لا تکفرہ بذنب و لا تخرجہ من الاسلام الخ (مشکوۃ)

وہ صدہا نصوص قرآنی و حدیث دلائل ہین جنسے آفتاب نیمروز کیطرح ثابت ہے کہ ایمان و اسلام کو کبیرہ گناہ [illegible] کوئی گناہ باطل نہین کرتا اور اسلام وایمان کی نظر سے مومن کی نسبت کسی گناہ کی نظر سے اسکے بغض کی نسبت [illegible] نہین ہو سکتا اسکے [illegible] اسکے بجا طور ہم [illegible] قصہ کعب بن مالک مین چند ایسے واقعات اور دلائل موجود ہین جنسے ہمارے [illegible] ثابت [illegible] اول کعب بن مالک [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] [illegible] آنحضرت [illegible] [illegible] جو محبت واخلاص [illegible] سوم

ابو قتادہ عمزاد بھائی کعب کا بجواب اس سوال کعب کے کہ کیا [illegible] دوست رکھنے مسلمان نہین ہوتی [illegible] اسکے اسلام سے انکار نکرنا [illegible] [illegible] صلعم کا کعب کو طلاق دیکا [illegible] بحالت کفر زوج [illegible] حکم [illegible] نہ جناب باری سے حقیقت کعب کے قصور معاف ہونے پر آں حضرت صلعم کا خوش ہونا اور خوشی سے آپکے چہرہ کا مثل [illegible] ہوجانا۔ ششم بوجہ معافی قصور آں حضرت صلعم کے اصحاب کا کعب کو بشاشت و بشارت [illegible] پیش آنا۔ وغیرہ وغیرہ جنسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکے دل مین انکا بغض ہرگز نہ تھا صرف بحسب ظاہر بنظر ہدایت و مصلحت ترک کلامی تھی۔

اس بیان کی تصدیق و تائید مین ہم حدیث قصہ کعب کا ایک حصہ نقل کرتے ہین۔

ونہی رسول اللّٰہ صلعم المسلمین عن کلامنا ایہا الثلثۃ من بین من تخلف عنہ فاجتنبنا الناس و تغیروا لنا حتی تنکرت فی نفسی الارض فما ہی التی اعرف فلبثنا علی ذالک خمسین لیلۃ فاما صاحبای فاستکانا وقعدا فی بیوتہما یبکیان واما انا فکنت اشب القوم واجلدہم فکنت اخرج فاشہد الصلوۃ مع المسلمین واطوف فی الاسواق ولا یکلمنی احد واتی رسول اللّٰہ صلعم فاسلم علیہ وہو فی مجلسہ بعد الصلوۃ فاقول فی نفسی ہل حرک شفتیہ برد السلام علی ام لا ثم اصلی قریبا منہ فاسارقہ النظر فاذا اقبلت علی صلاتی اقبل الی واذا التفت نحوہ اعرض عنی حتی اذا طال علی ذالک من جفوۃ الناس مشیت حتی تسورت جدار حائط ابی قتادۃ وہو ابن عمی واحب الناس الی فسلمت علیہ فواللّٰہ ما رد علی السلام فقلت یا ابا قتادۃ انشدک باللّٰہ ہل تعلمنی احب اللّٰہ و رسولہ فسکت فعدت لہ فنشدتہ فسکت فعدت لہ فنشدتہ فقال اللّٰہ و رسولہ اعلم ففاضت عینای وتولیت حتی تسورت الجدار حتی اذا مضت اربعون لیلۃ من الخمسین اذا رسول رسول اللّٰہ صلعم یاتینی فقال ان رسول اللّٰہ صلعم یامرک ان تعتزل امرأتک فقلت اطلقہا ام ماذا افعل قال لا

آپ نے تبوک کی لڑائی سے اپنا اور دو اپنے اور ساتھیون (مرارہ اور ہلال) کا جو بیکی لڑائی مین حاضر ہونے تھے پیچھے رہجانا اور آں حضرت صلعم کا جنگ سے فارغ ہو کر مدینہ مین واپس تشریف لانا اور منافقون کا جہوٹے عذر کر کے جرم تخلف سے بری ہوجانا اور اپنا اور اپنے اُن ساتھیون (مرارہ اور ہلال) کا سچا حال کہکر حضرت تقصیر ہونا بیان کر کے فرمایا کہ ہمنے سچ سچ کہدیا تو آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم چلے جاؤ تمہارا فیصلہ خدا آپ کریگا۔ اور لوگون سے کہدیا کہ خاص کر ان تینون سے کوئی نہ بولے لہذا لوگ ہم سے کنارہ کش ہوگئے اور ایسے بے پہچان ہوگئے کہ ہم کو وہ زمین جہان ہم رہتے تھے اجنبی معلوم ہونے لگی میرے وہ ساتھی تو رو رو کر عاجز ہوگئے اور گہر مین بیٹھ رہے مین جوان اور قوی تھا گھر سے باہر نکلتا اور مسلمانون کی جماعت نماز مین پڑھتا اور بازارون مین پہرتا پر مجھسے کوئی نہ بولتا مین آن حضرت صلعم کے پاس حاضر ہوکر آپکو سلام کہتا تو دل مین خیال کرتا کہ شاید آپ نے جواب مین لب ہلائے ہین یا نہین پہر مین آپکے پاس کھڑا ہوکر نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپکی طرف دیکھتا جب مین نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف توجہ فرماتے اور جب مین آپکی طرف التفات کرتا تو آپ منہ پھیر لیتے۔ جب لوگون کی عدم توجہی سے طول کھینچا تو مین اپنے چچازاد بھائی ابو قتادہ کے باغ مین دیوار پہ سے کود کر دیکھے دروازہ کو بجا کر بیٹھا میں نے اسکو سلام کیا تو اُس نے جواب نہ دیا میں نے اسکو دفعہ کہا کیا میں اللّٰہ و رسول کا دوست رکھنے مسلمان نہین ہون، تو اُسنے جواب مین کہا خدا و رسول بہتر جانتے ہین مین یہ سنکر رو پڑا اور اسی طرح دیوار کود کر

ahmadimuslim.de

بل اعتزلها ولا تقربها وارسل الی صاحبی مثل ذالك فقلت لامرأتی الحقی باهلك فتكونی عندهم حتی یقضی الله فی هذا الامر فلبثت بعد ذالك عشر لیال حتی كملت لنا خمسون لیلة من حین نهی رسول الله صلعم عن كلامنا فلما صلیت صلوة الفجر صبح خمسین لیلة وانا علی ظهر بیت من بیوتنا فبینا انا جالس علی الحال التی ذكر الله قد ضاقت علی نفسی وضاقت علی الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفی علی جبل سلع باعلی صوته یا كعب بن مالك ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج و اذن رسول الله صلعم بتوبة الله علینا حین صلی صلوة الفجر × × × و انطلقت الی رسول الله صلعم فتلقانی الناس فوجا فوجا یهنؤنی بالتوبة یقولون لتهنك توبة الله علیك قال كعب حتی دخلت المسجد فاذا رسول الله صلعم جالس حوله الناس فقام الی طلحة بن عبید الله یهرول حتی صافحنی وهنانی والله ما قام الی رجل من المهاجرین غیره ولا انساها لطلحة قال كعب فلما سلمت علی رسول الله صلعم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یبرق وجهه من السرور ابشر بخیر یوم مر علیك منذ ولدتك امك قال قلت امن عندك یا رسول الله

باہر نکلا۔ اور جماعت پر چالیس راتین گذر گئین۔ تو آن حضرت صلعم کا ایک ایلچی میرے پاس پہونچا اور اسنے آپ کا یہ حکم سنایا کہ تو اپنی عورت سے جدا ہو جا۔ مینے پوچھا کیا مین اس کو طلاق دیدون تو اسنے کہا کہ طلاق نہ دے صرف اس سے علیحدہ رہ۔ یہی حکم آن حضرت صلعم کا میرے ان دونون ساتھیون کو پہونچا × × × اس کے بعد دس روز اور گذرے تو پچاسوین رات کی صبح کو مینے ایک شخص کو ایک پہاڑی پر پکارتے ہوئے سنا کہ اے کعب خوشخبری لے میں یہ سنکر سجدہ مین گر پڑا اور مین نے جان لیا کہ خدا کی طرف سے خوشی کی خبر آئی ہے اور آن حضرت صلعم نے نماز صبح کے بعد ہماری توبہ قبول ہونیکی خبر لوگون کو سنائی۔ مین یہ سنکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو رستہ مین لوگ۔ فوج فوج مجھ سے ملتے اور مبارکباد کہتے۔ مین مسجد مین داخل ہوا تو طلحہ نے میرا استقبال اور مصافحہ کیا اور مبارکباد کہا جسکو مین کبھی نہ بھولونگا۔ مین نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپکا

ابشر بخیر یوم مر علیك منذ ولدتك امك قال قلت امن عندك یا رسول الله ام من عند الله قال لا بل من عند الله وكان رسول الله صلعم اذا سر استنار وجهه حتی كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذالك منه (بخاری شریف)

چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا جیسا چاند کا ٹکڑا آپ نے مجھے مژدہ سنایا اور فرمایا آج کے دن کی تجھے بشارت ہو جو تیری پیدائش کے دن سے تیرے لئے بہتر ہے۔

یہی غیبت و غرض و نتیجہ حضرت عمار بن یاسر اور گنہگار صحابی کو آنحضرت صلعم کے جواب سلام نہ دینے اور حضرت زینب سے کلام ترک کرنے کا تھا کہ ان حضرات کو ہدایت اور ناظرین و سامعین کو عبرت حاصل ہو اور آیندہ کوئی ایسا کام نہ کرے۔ یہ بات کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوتی کہ آن حضرت صلعم ان حضرات سے ان افعال کے سبب ایسا بغض رکھتے ہے کہ ان کو لائق کلام نہ سمجھتے اور نہ انکے افعال کے مقابلہ مین ان کے ایمان اسلام وغیرہ حسنات کو اس لائق نہ سمجھتے کہ انکی نظر ان سے محبت و سلام و کلام جائز ہو یہ بات کہنا تمام شریعت کو الٹ دینا ہے اور اصول کو تابع فروع کرنا ہے جسکی کوئی مومن اہل علم عمداً جرأت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسکے برخلاف ہر ایک اہل علم کو اس امر کا اعتراف ہے کہ ایمان و اسلام کے برابر کوئی عمل لائق لحاظ نہیں ہے۔ اور گناہ (کبائر کیون نہ ہون) حب ایمانی کو باطل نہیں کرتے اس بیان سے یہ چار حدیثون سے تمسک کرنے مین ان حضرات کی غلطی ثابت ہوئی۔ یا پانچوین حدیث مین ان حضرات نے یہ غلطی بلکہ مغالطہ دہی کی ہے کہ اسکے نصف حصہ کو لے لیا ہے اور نصف حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور آیت و ... [illegible] ... اس حدیث کا پہلا حصہ یہ ہے کہ سب عملون سے بہتر عمل [illegible] ... دوسرا حصہ خدا کے لئے بغض کرنا۔ ان حضرات نے [illegible] ... اعتقاد بد غلط کی نظر سے اختیار کر لینے مین دوسرا حصہ [illegible] ... کیا مگر اسکے پہلے حصہ کو جسمین نیکیون کی قدر حب کا ارشاد ہے پس پشت ڈالدیا۔

اب ہم ان حضرات سے سوال کرتے ہین کیا ان لوگون مین جنسے وہ بغض رکھتے ہین کوئی نیکی نہین جسکی نظر سے وہ حب کا محل ہو سکین کیا انکا لا الہ الا اللہ کہنا اور آن حضرت صلعم کو رسول برحق جاننا نماز پڑھنا روزہ رکھنا حج کرنا وغیرہ وغیرہ نیک اعمال نہین ہین جو اس گناہ کے مقابلہ مین جسکی نظر سے ان لوگون سے بغض کیا جاتا ہے انکا ایمان اسلام نماز روزہ باطل و بیکار و ناقابل اعتبار و شمار ہے

کفار نوریہ وغیرہ اور مرزائیہ وغیرہ کی تردید کرنا وغیرہ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

شق اول کا تو ایسے کوئی قائل نہوگا اور یہہ دعوے نکریگا کہ ایمان و اسلام و نماز و روزہ نیک اعمال نہین۔ شاید ہمارے جواب مین یہہ حضرات شق دوم اختیار کرین اور یہہ کہین کہ گناہ اور اعتقاد بدعت کے ساتھ ایمان و اسلام کا کچھ اعتبار نہین اور اوسکی تائید مین وہ ان احادیث کو پیش کرین جن مین بعض اعمال بد (زنا چوری وغیرہ) کے مرتکب کا ایمان سے خارج ہونا یا بعض اہل بدعت (خوارج ۔ قدریہ ۔ جبریہ ۔ زیدیہ وغیرہ) کا دین سے خارج ہونا بیان ہوا ہے۔

اسکا جواب ہم رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۱۴ مین بضمن مضمون کفر و کافر مفصل و مدلل ادا کر چکے اور اس مین ثابت کر چکے ہین کہ بجز (کفر و شرک معروف*) کوئی عمل و عقیدہ ایمان کو باطل و بیکار نہین کرتا اور اہل بدعت (خوارج ۔ قدریہ ۔ جبریہ وغیرہ) اہل سنت کے نزدیک کافر نہین ہین اور مسلمان کو کسی گناہ یا بدعت کے سبب کافر کہنا معتزلہ و خوارج کا مذہب ہے اور جن احادیث مین بعض اعمال (زنا چوری وغیرہ) کے مرتکب کو کافر یا خارج از ایمان کہا گیا ہے اُن کے مقابلہ مین ایسی ہی احادیث موجود ہین جنسے اسکا مسلمان رہنا ثابت ہو۔ اس مضمون کو پڑھکر امید ہے کہ یہ حضرات اہل فسق و بدعت کو کافر نہ کہین گے اور اُن کے ایمان و اسلام کو ناقابل اعتبار و شمار نہ ٹھہراوینگے اس مقام مین ہم چند اور آیات و احادیث اس جواب کی تائید مین نقل کرتے ہین اور اُن احادیث کا جن مین بعض اہل بدعت کو خارج از دین کہا گیا ہے اور اُن سے مضمون کفر و کافر مین تعرض نہین ہوا ہے جواب دیتے ہین۔

سورۃ بقر مین ارشاد ہے کہ جو طاغوت (معبود باطل) سے منکر ہوا اور خدا پر ایمان لایا اُسنے ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جسکو ٹوٹنا نہین۔

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا (سورۃ بقر ع ۳۴)

پھر اس ایمان کی تفسیر مین اُسی سورۃ کے اخیر مین فرمایا کہ رسول اور ایمان والے اسپر ایمان لائے جو رسول کی طرف اترا سبہی خدا پر اور اسکے فرشتون پر اور کتابون اور رسولون پر ایمان لائے یہہ کہکر کہ ہم کسی رسول کو جدا نہین کرتے۔

اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ (سورۃ البقرۃ ع ۴۰)

حضرت عثمان رضہ سے روایت ہے کہ آپ کو آنحضرت صلعم کی رحلت کے بعد نجات کی نسبت بڑا غم و تردد لاحق ہوا اس مین آپ ایسے مستغرق ہوئے کہ حضرت عمر فاروق رضہ کے سلام کا جواب نہ دے سکے وہ حضرت ابو بکر رضہ کے پاس شاکی ہوئے پھر دونون حضرت ملکر آئے تو آپنے اوس غم و تردد کا یہ سبب بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے اور ہمنے آپ سے نجات کی بابت نہ پوچھا۔ صدیق اکبر رضہ نے فرمایا مینے آنحضرت صلعم سے یہ سوال کیا تھا آپنے فرمایا۔ جو مجھسے وہ کلمہ جو مینے اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کیا تھا اور اُسنے رد کر دیا تھا قبول کرے۔ وہ اسکے لئے نجات ہے۔

عن عثمان رضہ قال ان رجالا من اصحاب النبی صلعم حین توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضہم یوسوس قال عثمان وکنت منہم فبینا انا جالس مر علیّ عمر رضہ وسلم فلم اشعر بہ فاشتکی عمر الی ابی بکر رضہ ثم اقبلا جمیعا حتی سلما … قال عثمان توفی اللہ نبیہ صلعم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابو بکر قد سئلتہ عن ذالک … قال رسول اللہ صلعم من قبل منی الکلمۃ التی عرضتہا علی عمی فردھا فہی لہ نجاۃ (رواہ احمد) (مشکوۃ صفحہ ۹ء)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک شخص کے ننانوے دفتر (اعمال بد) کے کہولے جاوینگے جو دور دور کی نظر تک پہنچیں گے (یعنی ہر ایک دفتر کی لمبائی اتنی ہوگی) ان مین ایسے ہون گے جیسے گناہ۔ پہر اُسسے خدا تعالٰے پوچھے گا۔ تو اُن مین سے کسی عمل کا منکر ہے۔ ہمارے فرشتون (کراماً کاتبین) نے کچھ تجھپر ناحق لکھنے سے ظلم کیا ہے؟ وہ کہیگا نہین تو اس سے خدا تعالٰے فرمایگا تجھے ان اعمال بد کی بابت کچھ عذر کرنا ہے وہ کہیگا نہین تو خدا تعالٰے فرمایگا کیون نہین ہمارے پاس تیری ایک نیکی بہی ہے اور آج تجھپر ظلم نہ ہوگا پھر ایک ورق اسکے اعمال نامہ سے ایسا نکالا جاویگا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و

* کفر و شرک معروف وہ ہو جسکو خود شارع نے صاف صاف کفر و شرک ٹھہرایا ہے اور اسپر خلود فی النار و عدم مغفرت کا ڈرسنایا ہے۔ نہ وہ کفر جو اہل اسلام بات بات مین ایک دوسرے پر لگاتے ہین۔ انکا تجویزی و خانہ ساز کفر و شرک موجب حبط اعمال و مبطل ایمان نہین ہے۔

ورسوله فيقول احضر وزنك فيقول يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم قال فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا يثقل مع اسم الله شيء هذا حديث حسن غريب ۔
(جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۹)

جسپر کلمہ لکھا ہوگا اور اس شخص کو حکم ہوگا کہ اپنے وزن اعمال کو دیکھ وہ عرض کریگا یہ ایک ورق ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے خدا تعالےٰ فرمائیگا تجھپر ظلم نہوگا پھر ان دفتروں کو میزان کی ایک طرف اور اس ورق کو ایک طرف رکھکر وزن کیا جاویگا تو وہ ورق میں بھاری نکلے گا ۔ خدا کے نام کے برابر کسی عمل بد کا وزن نہ ہوگا ۔

اس قسم کی آیات واحادیث (جیسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ نجات کا مدار توحید وایمان ہے جبتک کوئی عمل یا اعتقاد (جو صریح کفر ہو) باطل نہیں کرتا) اور بہت ہیں از انجملہ ایک آیۃ (إِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ أَنْ یُشْرَکَ بِہٖ الخ) اور دو حدیثیں اسی مضمون میں منقول ہو چکی ہیں ۔

(اہل بدعت کو دین سے خارج کرنے والی حدیثوں کا جواب)

احادیث

اس قسم کی حدیثیں جنسے اہل اسلام خصوصاً اہل حدیث اپنے مخالف اشخاص کے ایمان کا بے اعتبار ہونا نکالتے ہیں بہت سی انکی زبان زد ہیں ۔ از انجملہ ایک

يقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد

یہ حدیث ہے (جو ان سب میں سے صحیح ہے اور وہ خوارج کے حق میں وارد ہے) کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ قرآن پڑھینگے جو انکے حلق سے متجاوز نہ ہوگا وہ دین سے ایسے خارج ہونگے جیسا تیر شکار سے ۔ میں انکو پاؤں تو ایسا ماروں جیسے قوم عاد ماری گئی ۔

دوسری حدیث یہ کہ زیدیہ اس امت کے مجوس ہیں وہ بیمار ہو جائیں تو انکی بیمار پرسی نکرو ۔ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھو ۔

الزيدية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم

تیسری حدیث یہ کہ میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنکا اسلام میں کچھ حصہ نہیں ۔ ایک قدریہ دوسرے مرجیہ ۔

صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب القدرية والمرجئة ۔

چوتھی حدیث کہ ہر امت میں مجوس ہوتے ہیں اس امت محمدیہ کے مجوس قدریہ اور مرجیہ ہیں وہ بیمار ہو جائیں تو ان کو نہ پوچھو مرجائیں تو انکا جنازہ نہ پڑھو ۔

ان لكل امة مجوسا وان مجوس هذه الامة القدرية والمرجئة فلا تعودوهم ان مرضوا ولا تصلوا عليهم ان ماتوا ۔

اسی مضمون کی اور چند احادیث ہیں جنکا ذکر عبارات مؤیدہ جواب میں آتا ہے

جواب

ان احادیث کا (بجز حدیث اول) ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ حدیثیں صحیح نہیں اور نہ اس لائق ہیں کہ انکی دستاویز سے کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر کہا جائے اور ان عقائد کے سبب جنکی ان احادیث میں مذمت ہے ان کے اقرار اسلام وایمان کو بے اعتبار ٹھہرایا جائے ۔

شیخ محمد بن طاہر صاحب مجمع البحار نے اپنے تذکرہ موضوعات میں فرمایا

في المقاصد الزيدية مجوس هذه الامة لم اره ولكن عند جماعة بلفظ القدرية القزويني القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم موضوع وحديث صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب القدرية والمرجئة ۔ وفي الوجيز ان لكل امة مجوسا وان مجوس هذه الامة القدرية فلا تعودوهم اذا مرضوا ولا تصلوا عليهم اذا ماتوا فيه جعفر بن الحارث ليس بشيء قلت وثقه ابن عدي وقال البخاري في حفظه شيء يكتب حديثه والحديث ورد بهذا اللفظ عن حذيفة وجابر وابن عمر و بعض اسانيده على شرط الصحيح وفي الخلاصة حديث صنفان من

ہے کہ مقاصد حسنہ میں ہے زیدیہ کے مجوس ہونے کی حدیث میں نے کہیں نہیں دیکھی ۔ ولاکن ایک جماعت نے بجائے زیدیہ یہ لفظ قدریہ کے ساتھ اسکو ذکر کیا ہے ۔ قزوینی نے کہا ہے یہ حدیث جس میں قدریہ کو مجوس کہا ہے موضوع (بناوٹی) ہے ۔ ایسی ہی وہ حدیث جس میں دو قسم کا جنکا اسلام میں کچھ حصہ نہیں ذکر ہے ۔ وجیز میں کہا ہے کہ جس حدیث میں قدریہ کو مجوس کہا ہے اسکا راوی جعفر بن حارث ہیچ (لاشے ذکتا) ہے میں کہتا ہوں (شیخ ابن طاہر لکھتے ہیں) جعفر کو ابن عدی نے ثقہ کہا ہے اور امام بخاری نے اس کے حق میں کہا ہے کہ اسکے حافظہ میں نقصان ہے پر اسکی حدیث لکھی جاسکتی ہے اور یہ حدیث حذیفہ وجابر وابن عمر وغیرہ سے

ahmadimuslim.de

امتی الخ موضوع۔ وھکذا حدیث من انتہر صاحب بدعۃ ملاء اللہ امناً وایماناً موضوع وفی الذیل اذا رایتم صاحب بدعۃ فاکفہروا فی وجہہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منہم الصراط ولکن یتہافتون فی النار فیہ ابراھیم بن ھدیۃ کذاب وحدیث اذا مات صاحب بدعۃ فقد فتح فی الاسلام فتح فیہ ثلاثۃ غیر ضعیفین ولو ان صاحب بدعۃ ومکذبا بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن والمقام لم ینظر اللہ فی شئی من امرہ حتی یدخلہ جہنم فیہ کثیر بن سلیم ضعیف متروک وقیل واضعہ ویحیی بن المبارک مجہول وفی المختصر ان اللہ یغضب اذا مدح الفاسق ولجماعۃ من اکرم فاسقاً فقد اعان علی ھدم الاسلام لابن عدی والطبرانی ولابی نعیم ولفظہم من وقر صاحب بدعۃ والکل ضعیف او موضوع کما قال ابو الفتح۔

(تذکرۃ الموضوعات ابن طاہر)

مروی ہے اور اس کے بعض اسانید صحیح کی شرط پر ہین۔ خلاصہ یہ ہے وہ حدیث جس مین دو قسم کا ذکر ہے۔ موضوع ہے۔ ایسے ہی یہ حدیث کہ جو اہل بدعت کو جھڑکے اسکو خدا امن و ایمان سے بہرہ دیتا ہے۔ موضوع ہے۔ ذیل مین ہے کہ حدیث جب تم بدعتی کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کے ساتھ پیش آؤ کیونکہ خدا بدعتیون سے دشمنی رکھتا ہے اور ان مین سے کوئی پلصراط سے پار نہ ہوگا وہ سب دوزخ مین گر پڑینگے " اس مین ایک راوی ابراہیم ہے جو بڑا دروغ گو تھا۔ اور یہہ حدیث کہ جب کوئی بدعتی مرتا ہے تو اسلام کی ایک فتح ہوتی ہے۔ اس مین تین راوی ایسے ہین جو پسندیدہ نہین ہین اور یہ حدیث کہ اگر کوئی بدعتی یا تقدیر کا انکاری مظلوم ہوکر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے مابین ثواب کی نیت پر مجبور ہوکر مارا جاوے تو خدا اسکے کسی عمل کو نہ دیکھیگا جب تک کہ اوسکو جہنم مین داخل نہ کرے " اس مین ایک راوی تو سلیم ہے جو نہایت ضعیف اور متروک ہے اور بقول بعض ائمہ یہی اس حدیث کا بنانے والا ہے۔ اور دوسرا یحیی بن مبارک ہے جو مجہول الحال ہے۔ مختصر مین ہے کہ خدا تعالیٰ خفا ہوتا ہے جب فاسق (گنہگار) کی تعریف ہوتی ہے۔ جس نے کسی فاسق کی تعظیم کی اوسنے اسلام کے ڈھانے پر اسکو مدد دی ابن عدی وغیرہ کی روایت مین یون آیا ہے کہ جس نے بدعتی کی تعظیم کی اوسنے اسلام کو ڈھا دینے مین اسکو مدد دی یہہ سب حدیثین موضوع ہین یا ضعیف۔

چنانچہ امام ابو الفرج ابن جوزی نے فرمایا ہے۔

اور امام محمد بن علی شوکانی نے اپنے تذکرہ موضوعات مین فرمایا ہے یہہ حدیث

حدیث صنفان من امتی لا ینالہما شفاعتی المرجیۃ والقدریۃ قیل یا رسول من القدریۃ قال قوم یقولون لا قدر۔ قیل فمن المرجیۃ قال قوم یکونون فی اخر الزمان اذا سئلوا عن الایمان قال نحن مومنون انشاء اللہ تعالیٰ رواہ الجوزقانی عن انس مرفوعاً وھو موضوع وآفتہ مامون بن احمد السلمی وشیخہ عبد اللہ بن مالک السعدی۔

حدیث ما کانت زندقۃ الا واصلہا التکذیب بالقدر رواہ الحارث فی مسندہ عن ابی ھریرۃ مرفوعاً وابن عدی عن سہل بن سعد مرفوعاً وھو موضوع۔ وآفتہ یحیی ابن کثیر قال فی اللآلی لہ شواھد ثم ذکرہا حدیث المرجیۃ والقدریۃ والروافض والخوارج یسلبہم ربع التوحید فیلقون اللہ کفاراً خالدین مخلدین فی النار رواہ ابن حبان عن انس مرفوعاً وھو موضوع وفی اسنادہ محمد بن یحیی بن رزین وھو دجال یضع۔ (الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانی)

کہ میری امت مین دو قسم ایسے ہین جو میری شفاعت نپاوینگے قدریہ جو تقدیر کے منکر ہین مرجیہ جو اپنے آپکو مومن کہنے کے وقت انشاء اللہ کہتے ہین " اس حدیث کی آفت (جس سے یہہ بلا پیدا ہوئی ہے) مامون بن احمد سلمی ہے اور اسکا اوستاد عبد اللہ بن مالک سعدی۔

یہہ حدیث کہ جو کفر (چھپا ارتداد) ہے اسکی جڑھ تقدیر کو جھٹلانا ہے (جسکو حارث نے اپنی سند مین بروایت ابو ہریرہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور ابن عدی نے بروایت سہل بن سعد) موضوع ہے۔ اسکی آفت یحیی بن کثیر ہے لآلی مین (امام سیوطی نے) کہا ہے کہ اس حدیث کے شواہد (مؤید اور روایات بھی ہین پھر انکو ذکر کیا۔

یہہ حدیث کہ مرجیون قدریون رافضیون اور خارجیون سے انکی توحید چھین لیجاویگی اور وہ کافر ہوکر خدا کو ملینگے اور ہمیشہ دوزخ مین رہینگے " ابن حبان نے بروایت انس آن حضرت صلعم سے نقل کی ہے اور وہ موضوع ہے اسکی سند مین ایک یحیی بن رزین راوی ہے جو دجال تھا حدیث وضع کیا کرتا تھا۔

(باقی آئندہ)

مذاکرہ علمیہ

مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی فرماتے ہیں خطبہ مین ترجمہ کرنا وہ حکم رکھتا ہے جو خطبہ بذاتہ حکم رکھتا ہے یعنے ترجمہ خطبہ کا روح ہے۔ خطبہ سے مراد خطاب کرنا ہوتا ہے اور خطاب سے مقصود افہام وتفہیم ہے وہ بجز ترجمہ کے حاصل نہیں ہوتی۔ حدیث مین لفظین کہ الناس کا جو وارد ہے وہ بالغ دال ہے ترجمہ پر۔ اور لفظ یعظ الناس نیز موید اسکا ہے۔ اور خطبہ مین مقصود احکام کا بیان کرنا ہوتا ہے وہ لوگون کو بے ترجمہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس مسئلہ مین میرا ایک طویل رسالہ غیر مطبوعہ ہے جو انشاء اللہ کبھی شایع ہو کر مخالفین کے تمام شکوک رفع کر دیگا۔

ایڈیٹر۔ علماء کرام کیون ایسے ضروری مسئلہ کی طرف دل سے توجہ نہیں فرماتے کیون مخالفین حضرات اپنے خیالات مع دلائل نہیں پیش کرتے تاکہ مسئلہ منقح ہو کر قوم کے لئے قابل عمل ہو علما کو اپنے خیالات کی اشاعت کرنیکا اس سے اچھا موقع کب ملیگا۔

مذاکرہ علمیہ متعلق بیعت

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم۔ آپکے اخبار مین مذاکرہ علمیہ کا صیغہ بہت اچھا ہے۔ اس سے مسئلہ زیر بحث کے متعلق پوری پوری واقفیت ہو سکتی ہے۔ اسلئے مین چاہتا ہون کہ ایک سوال میرا بھی مذاکرہ مین درج کر دین۔ سردست دو علماء اہل حدیث کی رائے تو مین خود ہی بھیجتا ہون باقی جو حضرات اپنی اپنی تحقیقات بھیجین آپ انکو بھی درج کر دین مین اور ناظرین آپکے مشکور ہونگے۔ خاکسار حافظ محمد یوسف پنشنر امرتسر کٹڑہ جہانسنگھ۔

سوال بیعت ہونا یعنے مرید ہونا کسی فقیر یا عالم سے ہر مسلمان پر از روئے احادیث و احکام خدا کے فرض ہے یا سنت ہے؟

جواب از مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مقیم امرتسر:۔ بیعت فرض نہیں سنت ہے بشرطیکہ بیعت لینے والا متقی متبع سنت ہو آجکل کے مشایخ جو انواع شرک و بدعات مین مبتلا ہین انکی بیعت سے بیزار رہنا دین کا بچاؤ ہے سے

ای بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

زیادہ اس مسئلہ کی تحقیق درکار ہو رسالہ اثبات الالہام والبیعت بادیة [illegible] الکتاب الرشد طلب کیجئے۔

جواب از مولوی احمداللہ صاحب امرتسری:۔ بیعت اگر مسنون ہوتی تو آن حضرت صلعم کے زمانہ مبارک مین جو صحابہ کبار بڑے متقی اور متبع سنت تھے وہ لوگون سے بیعت لیتے جب کبھی سفر وغیرہ مین حضور سے غایب ہوتے نیز بعد خلافت ابوبکر صدیق رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ جیسے بزرگ اعلم اور اتقا موجود تھے انہون نے بیعت کسی سے نہیں لی علیٰ ہذا القیاس زمانہ خلافت حضرت عمر رضہ و عثمان رضہ و علی رضہ مین کسی نے یہہ عمل نہیں کیا اور انکے بعد جتنے خلفا تین زمانون مشہود لہا بالخیر مین ہوئے ہین کسی کے وقت مین بجز خلفا کے کسی دوسرے نے بیعت نہیں لی باوجودیکہ وہ لوگ ہم سے ہزار درجہ اتباع سنت کے حریص تھے البتہ جو امراء لشکر ہوتے وہ بھی بیعت اپنی ماتحتون سے لیتے تھے باآنکہ وہ امراء تقویٰ اور علم مین زیادہ ہوتے مگر بسبب انکی امارت کے انہین سے بیعت ہوتی اور چارون اماموں نے اپنے اپنے زمانیکے خلیفہ سے بیعت کی اور ائمہ حدیث بخاری مسلم وغیرہا نے بھی باوجود افضلیت کے اپنے وقت کے خلیفون سے بیعت کی اور خود کسی سے بیعت نہیں لی اگر بیعت سنت ہوتی تو سب بزرگ جنکا ذکر اوپر ہوا اس سنت کو ترک کیون کرتے اور یہی لوگ دین مین مقتدیٰ اور سلف ہین پس انکی ترک کی وجہ یہی ہے کہ بیعت مستقیم کے خلیفہ یا امیر جیش کا خاصہ ہے ورنہ لازم ہوگا کہ یہ سب بزرگ معاذ اللہ سب کے سب تارک سنت تھے بغیر کسی دلیل قوی کے اتنی بڑی بھاری سنت کو چھوڑ رکھا تھا حاشا حاشا ہم اللہ تعالیٰ عن ذالک۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اخیر مین رجوع معلوم ہوتا ہے جہانکہ انہون لکھا ہے کہ "خدا رحم کند برکسیکہ در احیاء آن کوشد" یعنے بیعت پیری مریدی جو صوفیہ مین عام ہو رہی ہے جو اسکو محو کرنے کی کوشش کرے خدا اسپر رحم کرے۔ اسپارہ مین رسالہ مولوی سلامت اللہ صاحب بھوپالوی رحمۃ اللہ علیہ کا قابل دید ہے کہ بیعت پیری مریدی کی بیخکنی کر دی ہے۔ نیز رسالہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم بھی۔

ایک لطیف مسئلہ پر وچار

عنوان بالا سے آریہ مسافر ماہ اگست مین بحوالہ اشٹنگ ہرشی کناد کے سوتر جیسے اوصاف علت مین ہوتے ہین ویسے ہی معلول مین ہوتے ہین۔ ایک مضمون شایع کیا گیا ہے۔ اگر ہماری ناظرین مین سے کسی نے

ahmadimuslim.de

اس مضمون کو پڑھا ہوگا کہ وہ انشاء اللہ العزیز خود بخود اس لیکھ پر صاد فرماوینگے کہ آریہ مسافر کے ایڈیٹر نے اس سوتر کا کچھ مطلب نکالتے ہوئے کیسا اپنے اس مضمون کو اوٹ پٹانگ بنا دیا ہے حتے کہ سارا مضمون پڑھ چکنے پر بھی مضمون نویس کی منشاء کا پتہ نہیں لگ سکتا کہ اس سوامی کے من نے کس چار پر خامہ فرسائی کی ہے اور اسے کیا کچھ اس سے ثابت کرنا مقصود ہے۔ آریہ سماج پر جو بڑے بڑے سوالات و اعتراضات پیروان اسلام کی طرف سے کئے گئے ہیں اس مذکورہ اصول سے کس طرح انکو حل کرکے کیسے سماج اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ حالانکہ رشی مذکور نے اس سوتر کو لکھکر آریہ سماج کے مخالفین کو سماج کی مخالفت کیلئے ایک زبردست اور فراخ دروازہ کشادہ کر دیا ہے۔ بلکہ سماج کے خلاف معلومات بڑھانے کیلئے ایک اصول جامع قائم کر دیا ہے۔

اس فلسفہ اور سائنس کی فقط آریہ سماج ہی تائید نہیں کرتی کہ جملہ مرکب اشیاء کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہیں جو انکے سبب کی قدرت و طاقت کے زبردست ثبوت میں وجود پذیر ہیں، بلکہ ہم اہل اسلام اور جملہ قرآن شریف بھی خدا کی وحدانیت کو ثابت کرنے کے لئے ایسے ہی اصول کو پیش کرتا ہے اور یہی زبردست قانون ہے کہ ہر چیز کے ہستی سے ہست ہونے اور پھر اسکے نیست و نابود ہوجانیکو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آریہ سماجی اپدیشک اور مسافر اخبار کے ایڈیٹر باوجود جملہ موجودات کو حادث ثابت کرنیوالے اس بنیادی اصول کو خود ہی بیان و تحریر کرکے اپنی اچھا پر ایسے واہی خیالات کو ظاہر فرماتے ہیں کہ جس سے ضرور کسی نہ کسی طرح خدا کی ہر حال میں وحدانیت اور قدیم سے اکیلا ہونا ثابت نہو اور ضرور دو چار چیزیں اور بھی اسکی رقیب اور ہم عمر ثابت ہوں۔ خواہ خدا کی ذات وحدت پر کیسا ہی بٹہ کیوں نہ لگے۔ وہ اس علت و معلول کے قاعدہ و اصول کو الٹی طرح ہی پیش کرینگے۔ ہم حیران ہیں کہ جب آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول پر کہ جو اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" مانتی ہے تو پھر وہ اسکے مطابق اسلامی اصول سے کیوں منحرف ہے کہ "موجودہ ہستی کا بانی مبانی فقط وہ ایک اکیلا ہی پایا جاتا ہے یعنی جو کچھ صفات دنیا کے جملہ معلول موجودات میں موجود ہیں انکا اصلی سبب و علت خدا ہی ہے اور باقی ہیچ اور جب وہ کلی صفات معلول سے الگ ہوجاوینگے یا اس میں سے نکل جاوینگے تو معلول پھر نہ تو علت ہی رہیگا اور نہ معلول گویا کہ ایک کامل نیست و نابود کی حالت طاری و جاری ہوجاویگی۔ مہرشی کناد کے صاف الفاظ کہ "جو اوصاف علت میں ہوتے ہیں ویسے ہی معلول میں بھی ہوتے ہیں" صاف ثابت کر رہے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ علت ہی علت ہے جبکو اسلامی الفاظ میں "الحمد للہ" سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ ہر چیز وصفات کی وہی علت ہے۔ لہذا معلول کچھ چیز نہیں۔ اسلئے قرآن پرمان جملہ مخلوقات کو رہنمائی کرتا ہے کہ ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے مٹ جانیوالی ہے اور فقط ایک ذوالجلال اور صاحب اکرام کی ذات ہی کو بقا ہے" جہاں شے آریہ مسافر کا ایڈیٹر اس مضمون میں صاف طور پر اقبال کرتا ہے کہ "ضرورت کسی بھی ایسے قانون کو نہیں مانتی" مگر برخلاف اپنے اس سونہری قول کے وہ علت کے مقابلہ معلول کے وجود کو بھی قائم کرتے ہوئے کیسی اپنی بات کو جھٹ پٹ بدل ڈالتا ہے اور اپنے اوپر ہٹ دھرمی کا الزام آنیکی بھی ہرگز کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ بھلا جب جملہ صفات مہرشی کناد علت ہی کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر معلول کو تم خواہ مخواہ کیوں ایک دوسرا وجود تسلیم کرکے علت کی صفات میں کمی پیدا کر رہے ہو۔ اس بیان کو آپ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ جناب کے ذہن رسا میں جو یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علت کو اپنی صفات ظاہر کرنیکے لئے ایک معلول کی ضرورت ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اپنی صفات کو ظاہر کر سکے تو اس لحاظ سے تو جملہ صفات علت کی بلا معلول ردی و نکمی ہو جاتی ہیں اور مہرشی کا جملہ پورا سوترا ایک نکھد سوتر میں ملا جاتا ہے کیونکہ مہرشی کناد تو معلول کی ایکدم کسی صفت کا قائل ہی نہیں اور جس چیز کی کوئی صفت و تعریف ہی نہو وہی حقیقتاً نیستی ہے۔ ایک بنی ہوئی چیز کو جبتک کہ کوئی دوسری قوت بدل نہ دے اسکی صفات ضرور اپنی اوسی پہلے اصول پر قائم رہتی ہے" خواہ وہ شے ساکن ہو یا متحرک مثلاً ایک گھوڑے کے اصل اوصاف جب تک قائم ہیں وہ بالکل گھوڑا ہی کہلاویگا اور اسکے گھوڑاپنے میں ہرگز کسی شک و شبہ کو دخل نہیں ہوسکتا اور یہی مراد مہرشی کناد کی ہے کہ گھوڑے کی اصلی علت میں چونکہ تمام گھوڑے والے صفات ہیں اسلئے اسکا جملہ وجود یا معلول گھوڑا ہی ہے لیکن جب اسکی اصلی علت بدل جاوے گی تو نہ وہ صفات ہی اس میں رہینگی اور نہ تم اسے گھوڑا ہی کہوگے تو ذرا خیال فرماویں کہ ایسی حالت میں وہ کپکے گھوڑے کا معلول کہاں گیا؟ حالانکہ آریہ سماج کے اصول کے مطابق چونکہ معلول بھی انادی ہے۔ تو ایسی حالت میں گھوڑے کے وجود سے علت نکل جانے پر گھوڑے کا معلولی حصہ بہر صورت میں قائم رہنا چاہئے مگر آریہ سماج جھٹ مہرشی کناد کے اس اصول کو بر سر طاق رکھکر فوراً اپنے کھوٹے سماجی اصول کی حمایت کرنیکو چکڑ بازی پر آتر آتی ہے۔ اور تناسخ کے فرضی قاعدہ کے مطابق آنکھیں بند کرکے منہ سے پکار اٹھتی

کہ گھوڑا تو گتا بنگیا" حالانکہ ہاتھی کا ڈھانچ کیڑی نہیں بن سکتا اور نہ گھوڑے کا ڈھانچ گتے کی شکل مین بدل سکتا ہے اسلئے قدرت نے خود ایسے اسلام کی [illegible] کو ہر مخلوقات کے الگ الگ ڈھانچ مقرر کرکے دکھلا دیئے ہین جس سے ہر جانور کی شکل وصورت کو اپنی حقیقی بصارت کی آنکھوں سے دیکھکر ہر فرد بشر کو اس [illegible] قانون الٰہی کا تجربہ ہو جائے کہ جملہ مخلوقات کا الگ الگ ڈھانچ قدرت نے خود مقرر کر دیا ہے اور لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (خدا کی مخلوقات کے لئے ہرگز تغیر و تبدیل نہین۔ یہ قانون اُس زبردست علیم مطلق کا مقرر کردہ ہے)

آریہ سماج نظام قدرت کو جب لوگوں کی نظر مین گڑبڑ کرنیکی خاطر علت معلول کا مسئلہ بیان کرنے لگتی ہے تو اُس وقت تو اسکی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی صورت مادہ اور پرکرتی کا وجود بھی پرمیشور کے ساتھ ہی اناری ثابت ہو جاوے لہذا وہ خدا کو علت اور جیو و پرکرتی کو معلول ثابت کرتی ہے مگر جب سزا و جزا کا مسئلہ پیش آتا ہے تو جزا و سزا کا فقط روح ہی پر وارد [illegible] جاتی ہے اور مادہ کو ایکدم اُسے ترک کر دینا پڑتا ہے گویا روح (مادہ و جیو و پرکرتی) پھر وہ کو جو معلول مانا تھا اب اُس سے منکر ہو کر مادہ کو چھوڑ کر جیسے روح [illegible] ہے اسکی وجہ بھی وہی مفصلہ بالا ہر مخلوقات کی ڈھانچ مقررشدہ کی جوابدہی سے آریہ سماج بالکل عاجز و ساقط ہے کیونکہ کیڑی کی ڈھانچ از روئے تجربہ اور قانون قدرت کے مطابق ہرگز ہاتھی نہین بن سکتا اور نہ ہاتھی کا ڈھانچ ہی کیڑی کا ڈھانچہ بن سکتا ہے اور یہی حال جملہ دنیاوی مخلوقات کے جسمون کا ہے۔ کیونکہ فلسفہ و سائنس کا اصول ہے کہ جب تک ایک چیز یا جسم کا ہیئت بدل نہ جاوے تب تک وہ ہرگز دوسرا جسم یا شکل اختیار نہین کر سکتی اور ایک شکل کے تغیر و تبدل ہوکر دوسرا جسم اختیار کرنے سے جب تک پہلی چیز و شکل کا نام و نشان نیست و نابود نہ ہو جاوے تب تک دوسرا جسم و شکل و صورت بن نہین سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آریہ سماج اس تجربۂ بدیہی ثبوت کو دیکھکر مادہ سے بھاگ کر روح پر جا گری ہے۔ لیکن اُسے معلوم کرکے کچھ شرم کرنی چاہئے کہ جس طرح گھوڑے کا جسم بدلکر کتا نہین بنتا اسی طرح آریہ گھوڑے کی روح کتے مین مہرشی کناد کی اس پوتر سوتر کے مطابق ہرگز داخل نہین ہوتی کیونکہ "علت مین جو صفات ہوتے ہین وہی معلول مین ہوتے ہین" سے صاف ثابت ہے کہ اگر گھوڑے کی روح ایک کتے مین چلی جاوے تو یہ ایک لازمی امر ہے کہ اگر یہ گتے کا [illegible] بھی

صفات گھوڑے کے اُس سے ظاہر ہونے چاہیئے۔ وہ برابر گھوڑے کی طرح ہنہنائے وہ چنگالی کرے۔ وہ گھوڑے کی طرح گھاس گھاس کھائے اور ویسا ہی سخت زور ہو۔ ایسا ہی اگر ہاتھی کی روح کیڑی کی قالب مین گھسے تو اُس کیڑی مین ضرور ہاتھی کے صفات موجود ہونے ضروری ہین حالانکہ یہ محض غلط ہے کہ آدمی کتا بنکر آریہ سماج کا پرچار۔ یا گروکل کا پروفیسر ہوسکے کیونکہ جس کتوں کے قالب مین آریہ سماج کا پروفیسر گھسا ہے اُس کتے مین بجائے بھونکنے کے ضرور پروفیسری کی صفات ہونے چاہئین کیونکہ مہرشی کناد کے اس سوتر مین اس امر کو صاف ظاہر کر دیا ہے کہ "جیسے صفات علت مین ہوتے ہین ویسے معلول مین بھی ہوتے ہین" لہذا ہم مہرشی کناد کے مشکور ہین کہ جنہون نے اسلامی اصول کی حمایت سے سارے آریہ دہرم کے بخیئے ادھیڑ دیئے!!

کیا آریہ سماج مہرشی کناد کے اس اصول کو غور سے وچار مین لاکر تائید اٹھا[illegible] کہ اس پوتر سوتر نے آریہ سماج کی تعلیم کی سخت قلعی کھولدی ہے۔ کیونکہ وہ کونسا فرد بشر ہے جو آریہ سماج کے اس اصول سے واقف نہین کہ "وہ سروگیانی پرمیشور ہی سرو جگت کا علت العلل ہے" اور تمام دنیا اُسی علت کی معلول ہے مگر مہرشی کناد کے اس اصول نے پوتر سوتر پر مان نے سرو سنساد کے روبرو آریہ سماج کی اس مفصلہ بالا تعلیم کو ایکدم غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر سرو جگت کی علت پرمیشور ہی ہوتا تو جملہ جگت جو پرمیشور کا معلول ہے ضرور خدائی (الٰہی) صفات سے ہی متصف ہوتا۔ اور جو جو باتین یا صفات خدا مین پائے جاتے ہین وہ جملہ صفات کم از کم ہر فرد بشر مین ضرور پائی جاتین۔ لہذا مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر کے مطابق آریہ سماج کا یہ نیم (اصول) بھی لغو ہے کہ "پرمیشور علت ہے اور جیو و پرکرتی معلول"

ہان حسب تعلیم اسلام اس سوتر سے اس امر کی بہت کچھ تائید ہوتی ہے کہ سنہ [illegible] مین طوفان کا آنا۔ قحط کا پڑنا۔ زلزلوں کا آنا۔ شہرون کا غرق ہو جانا۔ ویدون کا ستیاناس اور زبان سنسکرت کا دنیا کے صفحہ سے اٹھ جانا اور اُنکے بجائے اسلام و قرآن کا قائم مقام ہو جانا اور اسکی مخلوق کا دنیا کے ہر ملک و تختہ پر دین اسلام قبول کرتے جانا یہ ضرور اس سرو ویاپک اور سرو شکتیمان کی علت کا نتیجہ و پھل ہے اور آریہ سماج جتنا افعال روحانی و جسمانی کاموں مین دین اسلام کی لگاتار مخالفت بغض کینہ کپٹ۔ کرودھ کو اپنی پوری پوری طاقت سے استعمال مین لاکر بھی ناکامیاب پر ناکامیابی ہی حاصل کرتا یہ اُسی بد علت و نالائق معلول کا [illegible]

ahmadimuslim.de

اور اسکے پیرو ہون) کی کہولی علت کا نتیجہ ہے کیونکہ جیسے صفات علت مین ہوتے مین ویسے ہی صفات معلول مین بہی ہوتے ہین تو اس سے معلول آریہ سماج کے کہوٹے کرم مین محض شیطان ہی کی لعنتی علت کے پائے جانیکا ثبوت ملتاہے۔

ایسا ہے کس کو انکار ہے کہ علم تواریخ انسان کو عقلمند۔ شاعری ذہین۔ صاحب عقل کو لطیف۔ اور سائنس گمبہیر (اخلاق ستودہ) اور منطق بحث کے لایق و قابل بناتا ہے۔ اسی شیطان دین اسلام کی دشمنی مین اندہا کر ڈالتا ہے پس جس طرح جملہ علوم ایک علت بنکر برابر اپنی صفات کے اپنے معلول و معمول پر ڈالتے ہین اسی طرح سے آریہ سماج کے بچہ بچہ کا عمداً ہر نیک بات سے بہی اسلام کو جہوٹے کرنے کو دلائل پیدا کرنے کی بدخصلت آریہ سماج کی تعلیم و نیم دہرم کو محض شیطان ہی کی علت ثابت کرتے ہین۔

پور دیس نامی دہرم جو معمولی کا اور آریہ مسافر کا بہترین دستاد سخی اچہا ہو وہ بہی آریہ سماج کو ہدایت و تنبیہ کرتاہے کہ ایک کام کرو عادت کا تخم بو ہے ہو ایک عادت ڈالو۔ تم چال چلن بنانیکی تیاری کرتے ہو ایک چال چلن کی بنیاد ڈالو۔ تم تقدیر کی بنیاد قایم کر رہے ہو۔ تم سب ایک ایسا کام کر رہے ہو جو حساب کے نتائج کے مطابق تم کو کرنے چاہیئے اجیکے مطابق آریہ لوگ کیون یہ بہی پیدا کرکے اسلام کی مخالفت پر لگا کر اپنا دہرم تک برباد کر چہوڑنے کو تیاری کر رہے ہین۔ تناسخ کے عاشق آریا پدیشک اور تیتری نویسون سے جب کانے لنگڑے لولے اور غریب آدمیون کو پیش کرکے پوچہا جاتاہے کہ یہ لوگ کیون ایسے پیدا ہوئے ہین؟ تو وہ جہٹ مہرشی کنا دکے اس مفصلہ بالا سوتر کو مانتے ہوئے بہی علت و معلول کی فلاسفی کو نظر انداز کرکے یون جواب دیتے ہین کہ یہ خدا کی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے اگلے جنمون کے کہوٹے کرمون کے پہل سے ایسے ہو گئے ہین مگر انہیں یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ "جیسے صفات علت مین ہوتے ہین ویسے ہی معلول مین بہی ہوتے ہین" چونکہ آریہ سماج کی تعلیم ہی منحوس۔ کانی۔ اندہی۔ لنگڑی۔ لولی انکو ملی ہوگی اسلئے یہ غریب کانے لنگڑے لولے پیدا ہوئے ہین! اسلئے وہ ہیکڑ بازی سے ہماری ایسی باتون کو سرسے ہی ٹال دیتے ہین۔ ہم کہتے ہین کہ اگر یہ اگلے جنمون کے کرمون کی ہی سزا ہین ایسے ہوئے ہین تو کیا یہ سزائین انکو ایسا کرنے والے جنم مین ہی نہین مل سکتی تہین! پہر دوسرا جنم دینے کی ضرورت ہی کیا تہی اگر یہ دنیا ہی

وار الجزا ہے تو جہان چور۔ بدمعاش۔ اندہے۔ لولے لنگڑے وغیرہ پاپون کے قیدی اور سزا یافتہ موجود ہین تو کوئی مکتی یافتہ شش بہی تو بتلاؤ اور دکہلاؤ تو پہر اپنا پیچہا اس افلانہ آئرسے چہوڑانا چاہتے ہین کہ جنکے پاس دہن دولت اور اونچے اونچے مکان ہین یہی مکتی یافتہ اور اگلے جنمون کے نیک کرمون کے پہل پاہے ہے؟ مگر جب یہ سب صفات پوری پوری کنجرون اور بازاری رنڈیون مین ثابت کرکے دکہلا دیئے جاتے ہین تو پہر آریہ سماج کے ایڈیٹر جیسے چالاک بہی مون (چپ) سادھ لیتے اور بات کو چبا جاتے ہین۔ غرضیکہ مہرشی کناد کے مفصلہ بالا سوتر سے صاف ثابت ہے کہ آریہ سماج مین داخل ہو کر ہمیشہ قانون قدرت اور مہاتما لوگون کے اصول کے خلاف ایسی ہی جوتیان کہانے کی تعلیم ملتی رہتی ہے کہ جس سے ایک چنگا بہلا آدمی بہی پورا پورا ناسٹک دہرم اور ڈہیٹ بن جاتاہے۔

(محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور محلہ سادہوان)

جواب سوالات مندرجہ اہلحدیث

مورخہ ۲۳ ربیع الثانی

جواب سوال اول۔ اکثر و بیشتر محدثین و مفسرین کے نزدیک آیات قرآن مین بیش آیتون سے زیادہ منسوخ نہین جیساکہ علامہ سیوطی نے اتقان مین تحریر فرمایا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے فوز الکبیر مین اسکے متعلق تحقیق جدید فرمائی ہے وہ یہہ کہ تمام قرآن مین صرف پانچ آیتین منسوخ ہین اور باقی سب محکم ان مین سے ایک سورۃ بقر کی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ الی قولہ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ ہے اور ناسخ اسکی آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ الی قولہ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا دوسری آیت سورۃ انفال کی یعنے إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ الخ اور اسکی ناسخ آیت کریمہ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ الایۃ تیسری سورۃ احزاب کی آیت لَّا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ الایۃ اور ناسخ اسکی آیت کریمہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ الایۃ چوتہی سورۃ مجادلہ کی آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً الایۃ ناسخ اسکی آیہ کریمہ ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ۔ پانچوین سورۃ مزمل کی پہلی آیت اور ناسخ اسکی آیت عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ الایۃ۔ لیکن یقیناً یہ نہین

ahmadimuslim.de

کہا جا سکتا کہ فلان آیت کے منسوخ ہونے پر تمام مفسرین نے اتفاق کیا اور کسی کا اس مین خلاف نہین پایا گیا۔ البتہ ابن عطیہ و قاضی عیاس نے سورۃ البقرہ کی آیۃ وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ کے بارہ مین لکھا ہے کہ اسکے منسوخ ہونے پر اجماع پایا گیا ہے جیسا کہ رسالہ افادۃ الشیوخ مین مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔

جواب سوال دوم منسوخ ہونیکا ثبوت قرآن سے پایا جاتا ہے قال اللہ تعالےٰ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا۔ یہ آیت یہود کے اس شبہ کے جواب مین کہ محمد کا عجب حال ہے کہ ایک بات بیان کرتا ہے پھر اسکے خلاف کہتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اوسی کا کلام ہے اللہ تعالےٰ کا کلام نہین نازل ہوئی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر اور جامع البیان وغیرہ مین مذکور ہے اور سیوطی تفسیر اکلیل مین تحت آیۃ مذکورہ کے کہتے ہین فیھا وقوع النسخ فی ھذہ الملۃ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ الخ اکلیل مین تحت اس آیۃ کے مذکور ہے فیہ رد علی من انکر النسخ آیات منسوخہ کی تعداد و شمار صراحۃً طور پر کسی حدیث مین نہین پائی گئی البتہ بعض آیتون کا منسوخ ہونا احادیث سے پایا جاتا ہے۔

جواب سوال سوم کسی مسلمان کو دیدہ و دانستہ آیۃ منسوخ پر عمل کرنا جائز نہین جیسا کہ دیدہ دانستہ غیر قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنا جائز نہین۔ پہلے مسلمانون کے لئے یہ حکم تھا کہ بیت المقدس کیطرف رخ کرکے نماز پڑھین پھر یہ منسوخ ہوا اور کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا کسی مسلمان کو ہرگز جائز نہین کہ دیدہ دانستہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرے یہی حال آیت منسوخہ پر عمل کرنیکا ہے۔

جواب سوال چہارم جو شخص کسی آیت کے منسوخ ہونیکو تسلیم نہین کرتا وہ سخت غلطی مین مبتلا ہے اور یہ غلطی اس قسم کی معلوم ہوتی ہے جیسے عبداللہ بن مسعود رضہ سے نقل کیا جاتا ہے کہ معوذتین قرآن مین داخل نہین۔ وغیرہ واللہ اعلم۔

جواب سوال پنجم اس سوال کا جواب پہلے جوابات سے معلوم ہو سکتا ہے یہی حال سوال ششم کا ہے۔ واللہ اعلم۔

واضح ہو کہ ناسخ و منسوخ ہونیکا یہ مطلب ہرگز نہین اور نہ کوئی مسلمان خیال کر سکتا ہے کہ حق تعالےٰ سے پہلے حکم کے صادر کرنے مین غلطی ہوئی اور پھر غلطی آگاہ ہوکر اوسکو منسوخ کیا گیا تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیرا۔ بلکہ اس طرح سمجھنا چاہئے جیسے کوئی طبیب حاذق مریض کے لئے اول نسخہ منضج کا تجویز کرتا ہے پھر مسہل اور پھر تبرید قائم کرتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ حسب موقعہ بیماری کی کمی بیشی کے لحاظ سے نسخہ بدلا جاتا ہے یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ طبیب سے اول غلطی ہوئی اور پھر اس سے رجوع کیا۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت و تصرف کے بارہ مین خیال کرنا چاہئے کہ مثلاً ایک شخص کو آج اللہ تعالےٰ نے غنی کیا اور کل کو فقیر بنا دیا کسی کو آج تندرست اور کل بیمار کیا جس طرح یہان پر غلطی کا وہم و گمان نہین ہو سکتا اسی طرح احکام امر دینی کے تغیر و تبدل مین بھی نہین ہو سکتا۔

ناسخ و منسوخ کی بحث بہت طویل و عریض ہے اگر تمام و کمال لکھی جاوے اور منکرین و مجوزین نسخ کے استدلالات و جوابات پورے نقل کئے جاوین تو شاید اخبار کے ذریعہ سے اسکی اشاعت دشوار ہو۔

دوسرے سوال کا جواب بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا شرعاً واقع اور واجب التسلیم اور عقلاً جائز و ممکن ممتنع بالذات ہرگز نہین شاید سائل صاحب نے امکان نظیر کے بارہ مین سوال کرنا چاہا لیکن ذہول و غفلت سے پیرایہ و مضمون بدل گیا جیسا کہ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے امید کہ سائل صاحب اپنے مقصود سے مطلع فرماوین تاکہ مدلل جواب دیا جاوے۔

جواب سوال نمبر حدیث مین وارد ہے لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد الحدیث اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تقرب و زیارت کے لئے سفر کرنا سوا تین مسجدون کے اور کسی کے لئے جائز نہین۔ فقط واللہ اعلم۔

راقم العبد محمد یوسف پوری کان اللہ مقیم دہلی کشن گنج۔

مرزا قادیانی کی نام کیساتھ مرحوم و مغفور

۲۲ رجون ۱۹۰۸ء کے اخبار زمیندار مین عاجز راقم نے اپنے پرائیویٹ پوست کارڈ لکھکر حضرت شائع شدہ بھی دیکھا بلکہ توقع سے بڑھ کر منشی سراج الدین احمد صاحب مالک اخبار مذکور کا عالمانہ جواب بھی مطالعہ مین آیا۔ صاحب موصوف کو لازم تھا کہ جس تحریر کا بندہ نے ذکر کیا تھا بجائے پرائیویٹ خط کے چھاپنے کے پہلے اسکو اپنے قابل قدر بلا ثانی اخبار مین جگہ دیتے۔ اور اسپر اپنا فاضلانہ

+ تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اس آیت سے نسخ کا وقوع ثابت نہیں ہوتا۔ امکان وقوع ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ریمارک کرتے لیکن اسکے برعکس کارروائی عمل مین آئی بہرحال آپکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا ریمارک قبل از وقت ہے بندہ کی پوری اطمینان نہین ہوئی۔ اسلئے اگر آپکے جواب پر کچھ حرف سرائی کی جاوے تو امید ہے کہ میری گستاخی معاف فرماوینگے۔

(۱) مشتہر عنوان بزرگ (مرزا) کے بارہ مین اس وقت دو قسم کے خیالات کے احباب ہین یعنے مرزاجی کی اخلاص مند جماعت کے لوگ جنکا ایمان آپ کی رسالت بانبوۃ پر ہے۔ پس الفاظ مرحوم و مغفور تو بجائے خود وہ تو ہر موقعہ پر الفاظ الصلوٰۃ والسلام بھی ایزاد کرتے ہین۔ بلکہ انت بمنزلۃ ولدی۔ انت منی وانا منک۔ یحمدک اللہ و یمشی الیک۔ اور اس قسم کے دیگر الہامات پر بھی کامل یقین رکھتے ہین۔ آپ انکو اگر کسی مسئلہ کی حقیقت یا اصلیت ہزارہا روشن دلائل سے سمجھائین اور مشاہدہ کرا دین۔ کہ آفتاب اس وقت اپنے نصف النہار پر ہے لیکن وہ آپ کی ایک نہ سنین گے اور شب تاریک ہی کہے جاوین گے۔ اور حق ہے فرمودہ خداوند تعالیٰ۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

(ب) دوسری قسم کے وہ لوگ ہین جنکا قرآن مجید پر کامل ایمان ہے۔ اور وہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مصداق آیت کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ کے خاتم المرسلین یقین کرتے ہین۔ اور ختم نبوۃ کے بعد نبوۃ کا دعوے کرنے والون کو منکر ختم النبوۃ کا مرتکب بتاتے ہین۔ اور ایسے لوگون کو جو دین اسلام مین تفرقہ انداز ہین۔ اور الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا پر ایمان نہین رکھتے۔ اونکو الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ کا مصداق پاتے ہین۔ اب اس مین تو آپ کو بھی ہم سے اتفاق رائے ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک جن لوگون نے نبوۃ کے دعاوی کئے اور سخت بے دردی سے اسلام کے ٹکڑے کاٹے۔ اور جس قدر مدعیان کاذب سو ہستی پر نمودار ہوئے ہین قادیانی صاحب بھی غائت لغے الباب پیچھے از انجملہ ہین۔ پس اُن دعویداروں کو بعد از مرگ جو جو خطابات علی الخصوص انہین خطابات کے قادیانی صاحب مستحق ہین اگر وہ صادق تھے تو اُن کے نامون کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہم لکھا جاتا ہوگا۔ اور اگر کاذب تھے تو لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ط انکے حق مین راست آویگا۔ اسلئے بقول سے

سن نگو بحیم کہ این ممکن آن کن ... مصلحت بین وکار آسان کن

(۱) کیا آپنے مرزا صاحب کی مصنفہ کتابون مین نہین پڑھا۔ کہ سوا اپنی جماعت کے لوگون کے باقی تمام اسلامی دنیا کو جہنمی بتلاتے ہین (انجام آتھم) جمعہ جماعت تو بجائے خود وہ تو کسی مسلمان کے نماز جنازہ مین بھی شامل نہین ہوتے اور سب کو کافر اور کلٹے جانے کے قابل بتاتے ہین۔ اسلئے مین حیران ہون۔ کہ ایسے شخص کے نام کے ساتھ الفاظ "رحم کیا گیا بخشا گیا" کیونکر آپکے روشن دماغ کے قلم سے لکھے جا رہے ہین۔

(۲) آپکے مرحوم و مغفور (مرزا صاحب) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے سچے اور پاک رسول سے لیکر دین اسلام کے مقدس پیشواؤن۔ عالمون۔ سجادہ نشینون اور دیگر نفوس قدسیہ وغیرہ تک کے حق مین جو سب وشتم کی بوچھاڑ کی ہے (نور القرآن حصہ دویم۔ انجام آتھم) آن کی ردیف وار ڈکشنری غالباً آپ کی نظر سے گذر چکی ہوگی۔ اگر نہین گذری تو ملاحظہ ہو عصائے موسےٰ صفحہ ۳۴ تا ۱۴۶۔ اب آپ ہی للہ انصاف کرین کہ جس شخص کے اس قسم کے کارنامے ہین جنکا ایک شمہ عرض کیا گیا ہے کیا وہی شخص آپکے نزدیک مرحوم و مغفور کا مستحق ہے۔

(۳) آپکے مرحوم و مغفور نے قرآن مجید کی پاک آیات کو توڑ کر یعنے کسی آیت کا اول حصہ لیا اور کسی کا درمیانی حصہ اور کسی کا اخیر ٹکڑا اور ان سے نیا قرآن گھڑا (دیکھو اربعین حصہ دویم) لیکن قرآن مجید کے ساتھ اس قدر ظلم کرنیوالا شخص پھر بھی آپکے نزدیک مرحوم و مغفور ہی مانا گیا ہے۔ آخر قرآن مجید کی معنوی طور پر عزت اور بے حرمتی کرنے والون مین کچھ تو مابہ الامتیاز ضروری ہے۔ اب مین آپکے تعجب انگیز اجتہاد اور حیرت انگیز استدلال پر کچھ عرض کرنیکا آزادی خواہ ہون۔

اول جس ہزار یا تین لاکھ آدمیون کا (جیسا کہ آپنے تحریر کیا ہے) کسی شخص کے جھنڈے تلے آجانا بلاشبہ اُسکی مستقل مزاجی۔ پولیٹکل دماغ کی سنجیدگی کی دلیل ہو سکتی ہے لیکن کیا یہ اشخاص مرزا قادیانی کی امت بننے سے پہلے غیر مسلم تھے۔ یعنے آریا۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ بدھ مذہب وغیرہ! ہرگز نہین۔ کیا مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ جماعت مرتدین شامل نہین۔

۴ کیا افریقہ کے مہدیون کے جھنڈے تلے لاکھون مسلمان کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوئے؟ کیا کروڑون خلق خدا کا بت پرستی مین غرق ہو کر کفر و شرک کی موت مین مرتے رہنا۔ بت پرستی کی صداقت پر دلیل ہے؟ کس قدر دنیا

بخار بصاحب نظرے جوہر خود را ۔ عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرچند (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

جو تثلیث کے عقیدہ میں غرق ہے۔ اور اسلام کو (معاذ اللہ) ایک جعلی مذہب جانتے ہیں۔ تو کیا وہ راستی پر ہیں ؟

اسی دفعہ کے ضمن میں آپنے ایک اس سے بھی زیادہ تر روشن دلیل پیش کی ہے کہ ہندو بزرگون کو سرگباش (جنت نصیب) لکھنے کا رواج ہے۔ اسکے جواب میں صرف اسی قدر گذارش ہے۔ کہ جو لوگ اپنے پیدا ہونے سے لیکر موت تک کفر و شرک میں جکڑے رہے۔ اور قرآن مجید کے مواعظ اور ہدایات کو پس پشت پھینکتے رہے۔ قرآن مجید تو اُن کو سرگباش نہیں کہتا۔ ہان بعض منت پسند اور خوشامدی نام کے مسلمان اس رواج کے دلدادہ اور پابند ہوں تو ایسے لوگون پر مذہب اسلام کا کیا انحصار ہے۔ بلکہ یہ کوئی اسلام کا مسئلہ نہیں ہے کہ ہندوؤن کے رواج کی خواہ مخواہ اہل اسلام پیروی کرین۔ اسی دفعہ کے ضمن میں آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مرزا جی مدعی اسلام تھے۔ اور کلمہ گو الخ۔ لیکن میری عاجزانہ التماس ہے۔ کہ صرف یہی ایک طریق اُن کی مطلب برآری کا تھا جس سے انہون نے بہت کچھ فایدہ اٹھایا۔ مذہبی آڑ سے بڑھکر کوئی عمدہ پیرایہ عوام کالانعام کو اپنے ڈھنگ پر لانے کا بہتر ہے۔ اگر وہ مدعی اسلام نہ بنتے تو کوئی شخص انکے لبس میں نہ آتا اور اس قدر زر و مال جو عوام سے وصول کرکے اپنی اولاد و احفاد کے لئے جمع کر گئے ہیں کبھی حاصل نہ ہوتا۔ اور یہی ایک پیرایہ ہے جسکی بدولت مسیلمہ بامنشاء سے اپنی رسالت کا اعتراف کروایا۔ لیکن آخر الامر نتیجہ یہ نکلا کہ ہمین کو خدا تعالے نے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ الخ کا رشتہ نصیب کیا تھا۔ اُن مین آتش نفاق ڈالکر خانہ جنگی کے لئے تلوارین انکے ہاتھون مین پکڑا گئے

دوئم گاڈفری ہیگنش جیسے۔ (بقول آپکے) غیر مسلمان اور منکر رسالت شخص نے نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی اسلام کا نکڑا کھاتا۔ بلکہ جنم کا عیسائی ہوکر اسلام کی حمایت مین ایک کتاب لکھی جو تمام دنیا مین شایع ہو چکی۔ اُس نے اسلام کے پاک اور مقدس بزرگون کو جہنمی کا خطاب نہین دیا۔ اسپر بھی اگر سرسید نے اُسکو مرحوم لکھا ہے تو سرسید مرحوم کے تمام اجتہادون اور استدلالون سے نہ آپ کو اتفاق ہے نہ دیگر مسلمانون کو اور مرزا صاحب تو سرسید کو دائرہ اسلام سے خارج اور نجاست خورون کے لئے نجاست تیار کرنے والا گمراہ وغیرہ الفاظ لکھتے رہے۔ (دیکھو آئینہ کمالات مصنفہ مرزا صاحب کا خط انمی سرسید) پس وہ سرسید کے اجتہادات اور استدلالات کیونکر فایدہ اٹھا سکتے ہین۔ ہان آپنے بلاشبہ تو ان سے بھی بڑھکر سرسید کے اجتہاد سے فایدہ اٹھایا ہے۔ کہ ایک مسلمان کو جو تبدیل مذہب کرکے عیسائی ہو گیا تھا۔ اور تثلیثی عقیدہ پر مرا۔ آپنے مرحوم کے لفظ سے اسکو یاد کیا۔ (زمیندار اخبار ۲۸ اگست ۱۹۱۰ء صہ کالم ۲)

سوئم جیسا کہ آپنے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت کوئی شخص کسی کے کہنے سے داخل جنت نہین ہو سکتا۔ اور نہ ہی دوزخ مین دھکیلا جا سکتا ہے۔ تو مین حیران ہون کہ خواہ مخواہ بے اختیاری کے عالم مین آپنے غیر مستحق کو جنت مین داخل کرنے کی کیون تکلیف اٹھائی ہے۔

چہارم حضرت منصور کے انا الحق والی مثال انکو دیکھئے جو خدا تو اللہ اور بندون مین کچھ تمیز نہین کر سکتے وہ وقت عالم سکر تھا۔ لیکن اہل شریعت کے نزدیک کلام المجانین لا یعتبر۔ دیوانونکی کلام کا کچھ اعتبار نہین ہے۔ لیکن مرزا جی نے عمداً ابقائمی ہوش وحواس مسلمانون کے حق مین ایسی ایسی درفشانیان کی ہین جنکا اعادہ کرنا بھی گناہ مین داخل ہے۔

پنجم قرآن مجید کی چند آیات دربارہ مغفرت جو آپنے تحریر فرمائی ہین (گستاخی معاف) وہ اس محل اور موقع پر چسپان نہین ہو سکتین۔ اگر انکا وہی مفہوم ہے جو آپنے ظاہر کیا ہے تو بمصداق ع۔

خشت اول چون نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج
(خیبر نیست بازی غلط باختی)

اس طرح پر تو معاذ اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہوکر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر و نصیحت و مواعظ کی کچھ ضرورت ثابت نہین ہوتی۔ اور صاف تخلف وعدہ اس مالک حقیقی کا لازم آتا ہے۔ حالانکہ ہم برابر قرآن مجید مین پڑھتے ہین۔

(۱) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ (مائدہ) ترجمہ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین اور اچھے عمل کئے ہین پر انکے لئے بخشش اور اجر عظیم۔

(۲) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ (سورہ مائدہ آیۃ ۱۰) ترجمہ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا ہماری احکام کو وہی لوگ ہین جہنم مین جانیوالے۔

(۳) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۔ سورۃ توبہ آیۃ ۷۳۔ ترجمہ وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون سے بہشتونکا بہتی ہین انکے نیچے نہرین۔ ہمیشہ

ahmadimuslim.de

رہنے والے ہیں اُن میں۔

(۴) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا۔ سورۃ توبہ آیۃ ۶۹ ترجمہ۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے منافقین مردوں اور منافقین عورتوں سے اور کافروں سے جہنم کی آگ کا ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں۔

(۵) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ سورۃ آل عمران آیۃ ۷۔ ترجمہ۔ بیشک اللہ تو اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔

(۶) كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا۔ سورۃ مزمل آیۃ ۱۸ ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو چکا ہے۔

(۷) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ سورۃ مومن آیۃ ۵۵ و ۷۷۔ ترجمہ۔ پس صبر کر اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے۔

اس مدعا کی بہت سی آیات ہیں مگر طوالت سے بچنے کے واسطے میں نے انہیں سات پر قناعت کی ہے۔ جس شخص کا مذکورہ بالا آیات پر کامل ایمان ہے وہ کبھی بھی اپنے دل میں خیال نہیں کر سکتا کہ (معاذ اللہ) خدا کے ہان ایسی کہا شاہی ہے۔ کہ نیک عمل کرنے والے سچے مسلمانوں کو خواہ مخواہ دوزخ میں دھکیل دے۔ اور جو لوگ پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کر کے جیلا اور حمقاء سے نکے بچوریں نیک اور پاک مسلمانوں کو ناحق اور بے موجب جہنمی کا خطاب دیں تو ایسے لوگوں کو بہشت میں داخل کرے۔ چونکہ قرآن مجید میں بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں۔ پس جن پاک آیات کا آپنے حوالہ دیا ہے انکی تفسیر میں مفصلہ ذیل آیات مدد دیتی ہیں۔ اور مغفرت کے حصول کے لئے تو بہ ایک لازمی اور ضروری امر ہے۔

(۱) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ سورۃ انعام آیۃ ۵۴۔ ترجمہ۔ سلامتی ہو تم پر تمہارے پروردگار نے لکھ لی ہے اپنے آپ پر رحمت کہ جو کوئی تم میں سے نادانستہ برا کام کرے اور پھر اسکے بعد توبہ کرے تو بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔

(۲) وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى۔ سورہ طٰہٰ آیۃ ۸۲ ترجمہ۔ اور بیشک میں بخشنے والا ہوں اس شخص کے لئے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے۔ پھر بھی اور پر رہا۔

(۳) اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ سورۃ فرقان آیۃ ۷۰۔ ترجمہ مگر وہ شخص جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے پس ایسے ہی لوگ ہیں جنکی برائیوں کو اللہ تعالےٰ بھلائیوں سے تبدیل کر دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے۔

لیکن جہانتک ہمارا علم و یقین ہے اور مرزا قادیانی کی تصانیف کا بعد سعی کیا ہے اُسنے مسلمانوں کو صراط مستقیم سے گرانے۔ پاک اور مقدس بزرگان اسلام کو سب و شتم کرنے کافۃ الاسلام کو جہنمی کہنے اور قرآن مجید کی آیات کو توڑ کر اپنے تصرف میں لانے میں کوئی دقیقہ اپنی طرف سے باقی نہیں چھوڑا۔ اور اپنے مرنے کے وقت تک ایسے کفریات سے سچے دل سے توبہ نہیں کی۔ اور نہ ہی نبوۃ کے جھوٹے دعویٰ کو اپنی زندگی بھر میں واپس لیا۔ حتیٰ کہ مرگ مفاجات نے جو ہیضہ کی شکل میں نمودار ہوئی اُسے دفعتاً ہی دبوچ لیا۔

اخیر پر یہ عرض ہے کہ آپنے آخر الامر اسی مضمون کیلئے تحریر کر دیا ہے کہ میں مرزا صاحب مرحوم کے دعاوی اور الہامات کا قائل اور معتقد نہیں ہوں۔ یعنے بالفاظ دیگر اُن کو انکے دعاوی وغیرہ میں کاذب جانتا ہوں۔ پھر جس شخص کے باب میں آپکی یہ رائے ہو اُسکے نام کے ساتھ آپ کو مرحوم و مغفور لکھنے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ جبکہ قرآن مجید میں برملا پڑھا جاتا ہے۔

لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔

میں اپنی گستاخی کی معافی مانگتا ہوں اور خداوند تعالےٰ کی درگاہ میں عجز و زاری کے ساتھ دعا مانگتا ہوں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

امید ہے کہ آپ فرصت کے وقت اس مسئلہ پر پھر تدبر او غور فرماوینگے۔ والسلام

خاکسار امام الدین عفی عنہ از گجرات (پنجاب)

غزل در ذکر قادیانی

از مولوی عبد العزیز صاحب

چہ شنیدید مرگ قادیانی　　چگونہ رفت زین دنیائے فانی

کہ او خود خواستہ بود از خدائے　　برائے خویش فصل آسمانی

ازان کرد او دعائے فیصلہ کن　　بدانائے اسرار نہانے

کہ ای پیدا کن گیتی و گردون　　بمیرد کاذب و دجال ثانے

چنانکہ سینو لیسید دشمن من　　ثنا اللہ بکذاب نیستانے

فاما کنی اللئی فی حیاتہ　　اجب وافتح بذا الشخان دانی

---

(۱) ترجمہ۔ پس ہلاک کر مجھے ای خدا اسکی زندگانی میں۔ قبول کر اور فیصلہ کر ساتھ حق کے پس تو نزدیک ہے (۲) یہ اسم فاعل ہے حنفی ہیں لوا سے داغ ہو وزن پر اور ثبات یا شعر رفتہ تو

ahmadimuslim.de

وان کان ثناء اللہ ضالا
لیاب اللہ دعوتہ علی الفور
فاھلکہ علی ماکان فیہ
وخصمہ ثناء اللہ حی
چو خود وادار ما این فیصلہ کرد
اگر آری بزعم تاویل فاسد
نمی آری تو ایمان بر خدائے
عجب از حامیان وپیروانش
نمی دارند بیا سے بد عوا ئے
مگر عو عو کہ بے معنی است لفظو
کجا شد نوردین پیر زائیان
کجا مرد مبارک صدر ایشان
چرا نا یند بیرون سوی میدان
کجا یعقوب چندہ خواہ نعرہ دم
چرا نہ بہ جواب از صدق مرزا
سیاہ در ورقش الحکم کردے
ولا ہر شب نگردون سیر ساند کو
نگے احمد شال اورا نوشتے
غرض مرزائیان لیس شرسارند
ہمہ دو آن کاذب غدار ناگاہ ۔
فراوان نعمت از حق حاصلش بود

فاھلکہ والی غیر فانی
لیظھر فضل ربک اب ازمان
فبشری للاقاصی والادانی
شب و روز آن بعیش وشادمانی
چہ بیشے باز از خود نکتہ دانی
بگویم تقت ترا بد نکتہ دانے
کہ روشند فصل اسرتا دیانی
کہ پیچا میکنند ش پشت بانے
نمی آرند سخنے شاگانی
نہ شرمے از خدائے آسمانی
کجا آن مرد اکمل گو لسانی
چہ مستوراند در کنج نہانی
پئے اثبات صدق پیر فانی
چرا خامش کنون از کج کلانی
کہ وشتے داشت الحد یح خوانی
ہمیگفتی بمرزا این وآنی
ورا گفتی خلیل وموسی ثانی
ہمیکردے بدحش باد خوانی
جوابے نے ز مرگ ناگہانی
گرفتہ شد بہ بطش آسمانی
ازان دائم بعیش وکامرانی

ہمہ وہم منکلک اندر تنعم
نہ پروائے نہ انجم و دو الجلال
بقرآن وکلام پاک نہ دان
اگر بہ عدہ اری بین تو اعجاز
کہ روز من مراد ور وز دین است
بقرآن روز دین روز جزا ہست
بسورۃ الفطار از ایزد پاک
غرض بیگانہ بود از فہم قرآن
ہمہ الہام او بے مغز وہل
ہمے گفت از رو تحو او ہمہ عمر
مگر شرمش نے آمد ازین امر

مگر خاطر بزعیشم آوردا ے
از این بیکرد ستو تعریف مدانی
کہ آورد علی امین تحسب مانے
کیحود ستے ...یان درفشانی
چرا ز من ورین جا شد زندگانے
اگر شبہ ہست خاتمہ را بخوانی
ہمین تفسیر رد قادیانے ز تو
یقین دانی اگر از سوسنانی
ببین الہام معتمد آسمانی
باخر رفت زین دنیائے فانی
بہ پیری آرزو ہائے جوانے
نویسم تا کجا حالات اورا
عزیزان بہ اگر خاموش مانی

کیا اہل تقلید اہلحدیث ہونیکے مستحق ہیں؟

از مولانا مولا بخش خان صاحب بہاری مقیم جالبہ ضلع مونگیر

ہمارے علاقی بھائی حنفی جب اہل حدیث عاملین بالسنت سے سنتے ہیں کہ وہ اپنا لقب ان مذاہب مختلفہ اور مشارب متشتتہ سے الگ تھلگ اہل حدیث رکھتے ہیں اور اسی لقب کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں+ تو وہ بھی فرماتے ہیں کہ اہل حدیث کہنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہم اہلحدیث نہیں ہیں ہیچمدان ماشاء اللہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ خدا کے سب بندے اسی سلسلہ میں وابستہ ہو جاویں اور سبکے سب اہل حدیث یعنی اہل سنت ہو جاویں مگر یہ کیا بات ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ ہر آن اپنا لقب حنفی ہونا پسند کرتے ہیں مگر جب مقابلہ اہلحدیث کا ہوتا ہے تو یہ لوگ اپنے کو اہل حدیث کہنے لگجاتے ہیں۔

لہ اعجاز المسیح مصنفہ مرزا قادیانی +
سلہ کما قال اللہ تعالی فی الواقعہ۔ ھذا نزلھم یوم الدین
سلہ کما قال اللہ تعالی۔ وما ادراک ما یوم الدین ثم ما ادراک ما یوم الدین یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ۔ ۱۲

سہ اے اللہ اگر ثناء اللہ گمراہ ہے پس اسکو میری زندگانی میں ہلاک کر ۱۲۔
گہ یہ اسم فاعل ہے فتی۔ یعنی سوقامین کے وزن پر اور اثبات یا آسبب وجہ مذکور
ھہ قبول کی اللہ نے دعا جلدی تاکہ ظاہر کرے کذاب وقت کا دہوکا۔
سہ پس مرزا کو اللہ نے ہلاک کیا جس حالت میں کہ وہ تھا۔ پس خوشخبری ہو بڑوں اور چھوٹوں کو + سہ اور اسکا دشمن ثناء اللہ زندہ ہے +
ھہ یعنی اکمل ساکن گولیکے کہ فی الحقیقت اجہل ہست ۔
ھہ یعنی مبارک علی فیروز والی تم السیالکوٹی + ۔
شلہ یعنی ایڈیٹر الحکم کہ در تعریف وتوصیف مرزا اوراق الحکم سیاہ میکرد۔

+ یہ لقب کوئی مذہبی نہیں۔ مذہبی لقب تو صرف مسلمان ہے بلکہ یہ لقب عملی ہے اور بس (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور عار مخالفت حدیث کی اپنے ذمہ سے اپنے مخالفین کے سامنے اٹھانا چاہتے ہین۔ اگر یہ لوگ اہل حدیث ہین تو پھر اہل حدیث سے عمل بالحدیث کی وجہ سے یہ شماتت و عداوت کیسی اور انکے لئے القاب نازیبا و ناپسندیدہ کی تجویز جیسے وہابی وغیرہ کیسے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اہل حدیث نہین ہین بلکہ وہی حنفی نعمانی وغیرہ ہین اب ہم کو یہ دکھلانا ہے کہ حنفی اہلحدیث کے لقب سے ملقب ہونیکے مستحق ہین اور اس لقب مبارک سے وہ سرفراز و ممتاز ہوسکتے ہین یا نہین، یہ تو ظاہر و ہویدا ہے کہ ہر دعویٰ پر دلیل کا ہونا نہایت ضروری ہے اور دعویٰ بلا بینہ مسموع نہین ہوتا بلکہ قابل رد و طرد ہوتا ہے حنفیون کے اس دعویٰ پر کہ ہم اہل حدیث و عامل بالحدیث ہین کوئی دلیل نہین ہے اور اسپر کوئی حجت و برہان قائم نہین کر سکتے بلکہ بخلاف اس کے مشاہد ہے۔ اور اہل حدیث اپنے اہل سنت و اہل حدیث ہونیکے شواہد رکھتے ہین اور انکے پاس دلائل کتاب و سنت کے اسپر موجود ہین۔ قال اللہ تعالیٰ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنے جو تم کو رسول حکم کرین اسکو لیلو اور جس سے منع کرین باز رہو۔ و قال صلعم علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی یعنے میری سنت اور طریقہ خلفاء راشدین پر قائم رہو و قال من رغب عن سنتی فلیس منی یعنے جو میری سنت سے پھرا وہ مجھسے نہین ہے و قال من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ۔ یعنے جس نے میری سنت کو پسند کیا پس بیشک اس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ سنت کے مخالفو تم جو جھوٹی محبت رسول کے مدعی ہو اور سنت سے متنفر اور اہل حدیث کو محب رسول نہین سمجھتے ہو ذرا اس فرمان والاشان سید المرسلین کو دیکھو اور ذرا آپ سمجھنا ہے کہ سوائے فرقہ اہل حدیث کے سنت رسول کا کون طالب ہے اور اسکی رغبت کون رکھتا ہے اور سنت رسول کا کون جامع ہے اور اس کا کون متبع ہے یقیناً منصفین بجز اہلحدیث کے کسی کو نہین بتلا سکتے ہین اور سارے فرقہ مین سوا انکے اور کسی کے لئے اس امر کو نہین کہلا سکتے ہین کیونکہ متبعین سنت وقت ظہور سلطان سنت و آفتاب عالمتاب کتاب تقلید یہ اقوال و والآراء رجال کو بدنما شمار کرتے ہین کالصبح یغنی عن المصباح و للہ در القائل ؎

بقول مصطفیٰ از ترز ائمہ دیگران ماندم
شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

بخلاف فرقہ مقلدین کے کہ وہ آخذ برائی امام ہین۔ نہ بروایت سید الانام دیکھو اصحاب حدیث قدیماً و حدیثاً حدیث ہی کے عامل اور اسکے طالب رہے اور آثار سید الابرار کو اسکے معدن سے آخذ اور اسکے حافظ رہے اور لوگون کو اسکے اتباع کیطرف داعی رہے اور اسکے مخالفین پر انکار فرماتے رہے یہانتک کہ یہ لوگ معروف و مشہور باصحاب حدیث و اہلحدیث ہوئے اور ان کے مخالفین اہل تقلید انکے برعکس ہوئے یعنے حفظ احادیث سے کنارہ ہوگئے اور اسکی معرفت سے دور ہوگئے اور حدیث صحیح و ضعیف کی تمیز سے بے بہرہ ہوگئے۔ اور صحبت اہلحدیث سے کنارہ ہوئے اور حدیث اور اہل حدیث پر طعن کرنے لگے اور ان کے لئے برے القاب مقرر کئے جیسے نواصب و مشبہ و حشویہ و مجسمہ وغیرہ کما ذکرہ فی الغنیۃ۔ پس یہ سب دلائل ظاہرہ و شواہد قائمہ واسطے اہلحدیث کے ہین کہ لوگ احق ہین ساتھ حدیث کے باقی فرقون سے اور یہ تو معلوم ہے کہ اتباع نام ہے عمل بسنن رسول اللہ صلعم اور تسلیم امر رسول اللہ کا جو صحیح ہو علیہ اور اہل ہوا و اہل بدعت اس سے بہت دور اور سخت نفور ہین پس یہ علامت ظاہرہ و دلیل واضح شاہد ہین کہ یہی لوگ مستحق اہلحدیث و اہل سنت کے ہین اہل بدعتی ہوا پرست اس سے خارج ہین اور علاوہ اسکے اور علامتین بھی ہین۔ اولاً اہل حدیث اقوال ناس و کردار رجال کو بسبب حدیث رسول کے ترک کرتے ہین۔ اور اہل تقلید حدیث رسول امین کو بسبب اقوال رجال کے ترک کرتے ہین۔ ثانیاً اہلحدیث اقوال رجال کو احادیث رسول پر پیش کرتے ہین۔ پس موافق کو مان لیتے ہین اور مخالف حدیث کو ڈالدیتے ہین۔ اور اہل التقلید اقوال رسول کو اقوال ناس پر عرض کرتے ہین پس جو حدیث انکے رائے و مذہب کے موافق ہوتی ہے اسکو قبول کرتے ہین اور جو مخالف ہوتی ہے اسکو رد کرتے ہین یا تاویل و تحریف کرتے ہین۔ ثالثاً اہل سنت وقت تنازع و اختلاف کے لوگون کو طرف کتاب و سنت کے بلاتے ہین اور اہل بدعت اس وقت آراء رجال اور ان کے معقولات کی طرف جھکاتے ہین۔ رابعاً اہل حدیث کے نزدیک جب حدیث رسول اللہ صلعم کی صحیح روایت سے ثابت ہوجاتی ہے تو اسپر عمل و اعتقاد سے باز نہین رہتے اور اسکے موافق و مخالف کا کچھ خیال نہین کرتے اور اہل تقلید صحیح روایت کے ثابت ہونے پر گروہ تقلید

ahmadimuslim.de

موافق انکے اعتقاد کے نہیں ہے تو اسکی تردید کی فکر میں ہو جاتے ہیں اور صحیح حدیث پر عمل کرنے میں کسی مقتدا کے موافقت کو تلاش کرتے ہیں بدون اسکے حدیث اُن کے نزدیک حجت نہیں ہے حالانکہ امام شافعی ایسے لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل نہیں کرینگے جب تک ہم یہ نجان لین کہ اسکا کوئی قائل و قابل ہی ہے سخت انکار کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بلکہ واجب ہے اسپر جسکے پاس حدیث صحیح ہو گئی کہ وہ اس حدیث کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو صحابہ وقت سننے حدیث کے رسول صلعم سے کرتے تھے اور امام ممدوح یہی فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کا اجماع و اتفاق ہے کہ جب کسی پر حدیث رسول اللہ صلعم کی ظاہر ہو جاوے تو اُس کو یہ حق نہیں ہے کہ اس حدیث کو کسی کے قول و فعل کے سبب چھوڑ دے اور یہ علامت سب علامتوں سے اہل حدیث میں بڑی ہوئی ہے کہ یہ لوگ حدیث رسول اللہ صلعم کو کسی کے فعل و قول کی وجہ سے نہیں چھوڑتے کیف ـــ

نہاد اہل حدیث است اتباع سنن — صبا کی رائی نیابد گذر در این گلشن
کجاست صاحب تقلید گو بیا و ببین — بہار این چمن و خار خار راہ زن

خامساً اہل حدیث اپنے کو منسوب نہیں کرتے ہیں طرف کسی مقالہ معین اور شخص معین کے سوا رسول اللہ صلعم اور اُنکی حدیث کے جیسے مقالات لیے اشعریہ مثلاً اور حنفی و شافعی و مالکی وغیرہ کے اہل حدیث ان القاب محدثہ اور مقالات مبتدعہ و انتسابات مخترعہ سے بہت دور ہیں۔ انکی نسبت یا تو طرف حدیث و سنت کے ہے یا طرف صاحب حدیث یعنی سید المرسلین کے پس بس۔

سادساً اہل حدیث نصرۃ حدیث صحیح اور آثار سلف کی کرتے ہیں اور اہل بدعت اپنے مقالات و مذاہب کی تائید و نصرۃ کرتے ہیں۔

سابعاً اہل حدیث جس کسی سے محبت یا عداوت رکھتے ہیں تو اوپر سنت رسول کے رکھتے ہیں اور مبتدعین محبت و عداوت جس کسی سے رکھتے ہیں تو اوپر اقوال مبتدعہ اپنے رکھتے ہیں۔

ثامناً اہل سنت سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالے اور اسکے رسول اکرم نے یہ فرمایا ہے تو انکے دل اس جگہ ٹھہر جاتے ہیں اور کہتے ہیں علی الرأس والعین سمعنا و اطعنا اور التفات نہیں کرتے طرف اسکے کہ ماذا قال فلان و فلان اور اہل بدعت اسکے خلاف ہیں انکے قلوب آیت و حدیث سے مطمئن نہیں ہوتے جب تک ماذا قال فلان و فلان معلوم نہووے اور تبادیل و تحریف سمعنا و عصینا کہکر جانتے بوجھتے چھوڑ دیتے ہیں۔

تاسعاً اہل بدعت حدیث و سنت سے اسی کو لیتے ہیں جو انکی خواہش و ہوا کے موافق ہے ضعیف ہو وہ حدیث یا صحیح اور ترک کرتے ہیں اُن حدیثوں کو جو انکی خواہش و مذہب کے موافق نہو اگرچہ وہ سب احادیث صحیح ہوں اور جب اُن احادیث کے رد و انکار سے عاجز و مجبور ہو جاتے ہیں تو تاویلات مموہہ اور تحریفات مستنکرہ سے انکی تردید کر دیتے ہیں۔ ہذا من افادۃ العلامۃ محمد بن موصلی کان اللہ مختصر الصواعق پس دعاوی ہماری ہر ایک طائفہ کے طوائف متعددہ سے ساتھ حقیقت کے بابینہ ہے۔

وکل یدعی وصال لیلی
ولیلی لا تقر لهم بذاکا

علامہ ابو المظفر سمعانی فرماتے ہیں کہ طریقہ حقہ و عقیدہ صحیحہ ساتھ اہل حدیث کے ہے کیونکہ انہوں نے اپنے دین و مذہب و عقیدہ کو خلفا عن سلف قرناً عن قرن رسول اللہ سے اخذ کیا ہے اور آں حضور کی دعوتوں کی معرفت دینے پر دین مستقیم و صراط قویم کی طرف آں حضور نے لوگوں کو بلایا ہے) کا کوئی طریقہ نہیں ہے بجز اس طریق کے جسپر اہل حدیث چلے ہیں اور اہل فرقے پس انہوں نے دین کو طلب کیا بغیر طریقہ اصحاب حدیث کے اسواسطے کہ وہ لوگ اپنے معقول و آراء کی طرف لوٹ گئے پس جب کوئی آیت و حدیث سنی تو اسکو اپنے عقول کے معیار پر پیش کیا پھر اگر وہ ٹھیک ہوا تو اسکو مان لیا اور اگر انکے میزان عقل میں مستقیم نہوا تو اسکی تردید کر دی اور اگر کسی وجہ سے اس حدیث کے قبول سے مجبور ہوگئے تو تاویلات بعیدہ اور معانی مستنکرہ سے اسکی تحریف کر دی اور راہ حق سے کنارہ ہو گئے اور پس پشت ڈالدیا اور حدیث و سنت رسول کو اپنے قدموں کے نیچے کر لیا کما لا یخفی علی من نظر فی کتب اصول الحنفیۃ من رد الاحادیث الصحیحۃ بالقواعد المخترعۃ والاقوال المبتدعۃ۔ لیکن اہل حدیث نے کتاب و سنت کو اپنا امام بنایا ہے اور دین کو انہی دونوں اصول سے اخذ کیا ہے اور جو کچھ انکے معقول و خواطر و آراء میں واقع ہوتا ہے اسکو کتاب و سنت پر پیش کرتے ہیں پھر موافق کو قبول کر کے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور مخالف کو ترک کر کے کتاب و سنت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور اپنے نفس کو متہم کرتے ہیں کیونکہ کتاب و سنت رہنما طرف حق کے ہیں اور انسان کی رائے کبھی حق اور کبھی باطل ہوتی ہے فکیف لا اعتماد امام الطریقہ ابو سلیمان دارانی

ahmadimuslim.de

بغرض اس قسم کے فسادات ہمارے حنفی بھائی کرتے ہیں مگر ہم مظلوم ہیں ہماری گذارش ہے کہ ہم کو کوئی تدبیر بتائی جائے۔ خاکسار عبد النعیم خان۔

ایڈیٹر کہاں ہیں وہ لوگ جو اہل حدیثوں کو فساد کا بانی اور مقدمہ باز کہا کرتے ہیں۔ وہ ذرہ انصاف سے کہیں کہ فسادی کون ہے۔ پس ہمارے خیال میں تو یہ ہے کہ اگر اہل حدیث اپنی مزدوری کے خیال سے مسجد متنازعہ میں جانا ہی ضروری جانتے ہیں اور مقدمہ کر سکتے ہیں تو کوئی صاحب جسکو روکا گیا ہے دفعہ ۔ ۔ ایمن فتنہ امن کی درخواست کرے اور جن جن لوگوں نے ۔ ۔ ۔ کے ان کو ۔ ۔ ۔ اپنا حق ثابت کرنیکے لئے فیصلجات ہائی کورٹ ۔ ۔ ۔ رسالہ "فتوحات اہلحدیث" میں ملتے ہیں قیمت ۔ ۔ ۔ دفتر سے ملتا ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرماوے۔

اب سوائے کام نہیں چلیگا

مندرجہ ذیل احباب کی قیمتیں نومبر میں ختم ہیں ۔ ۔ ۔ نمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی احباب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روز کے لئے قیمت بھیجنے میں ۔ ۔ ۔ ہو تو ابھی ڈاک سے مطلع فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ مینیجر

۱	امرتسر
۳	امرتسر
۱۶	مظفر گڑھ
۲۲	مئوناتھ بھنجن
۲۳	مئوناتھ بھنجن
۲۹	بھوپال
۳۳	چکڑوتہ
۳۷	کھیڑی
۳۹	بنارس
۴۰	ڈیرہ دون
۴۱	تگلا وہری
۴۲	مردان
۴۵	دہلی
۴۷	لاہور
۴۸	مظفر پور
۵۱	شام کوٹ
۵۶	علی گڑھ
۶۳	آرہ
۶۴	آرہ
۶۶	مئو اعظم
۷۶	پانڈوگڑھ
۷۷	کلس کاماں
۸۵	اندور
۸۷	ناگپور
۹۶	جالندھر
۱۰۵	لکھوکے
۱۱۱	حیدرآباد دکن
۱۱۳	فیروزپور
۱۱۷	بردوان
۱۲۰	ٹھیا قواں
۱۲۳	قادیان
۱۲۸	مدراس
۱۳۰	مروتپور
۱۳۲	کریام
۱۴۲	حیدرآباد دکن
۱۴۹	لاہور
۱۶۶	امرتسر
۱۶۷	امرتسر
۱۸۳	بجنور
۲۴۶	ماہنگو
۲۵۴	پہاڑپور
۲۶۳	بلرام پور
۳۱۳	سیالکوٹ
۳۴۴	امرتسر
۴۰۲	بنارس
۴۰۸	سوائی مادھوپور
۴۲۳	۔ ۔ ۔
۴۳۱	باگی پور
۴۳۶	دہلی
۵۵۳	حلقہ چاؤ
۵۶۵	الیور
۶۶۳	سوہیاں خورد
۶۶۶	آرہ
۶۶۹	جھگیاں غلام فرید
۶۷۰	باغ بلبیدوال
۶۷۸	پٹیالہ
۹۳۷	گھنڈوہ
۹۳۹	الموڑہ
۹۴۰	ملکی جولا
۹۴۱	دہلی
۹۴۴	مئوناتھ بھنجن
۹۴۶	رگھوپور جوابوا
۹۴۸	وچا
۹۵۰	چوہان
۹۵۲	لکھنو
۹۵۳	ملتان
۹۵۷	قنوج
۹۵۸	سرسہ
۹۶۱	کوٹلی لوہاراں
۹۶۹	تہاڑی
۹۷۳	مہنار
۹۷۶	شاہجہانپور
۹۷۹	مبارکپور
۹۸۱	پنڈوری وڑائچ
۹۸۲	بدایوں
۹۸۳	سوہدرہ
۹۸۶	کرنول
۹۸۷	آرہ
۹۸۹	کڑیا پور
۹۹۲	حویلی بہادر شاہ
۹۹۳	حاجی پور
۹۹۴	سکاکہ

۹۹۷	حیدرآباد دکن	۱۲۴۹	گکھڑ
۹۹۸	[illegible]	۱۲۵۲	بھنالی
۹۹۹	چاندپور	۱۲۵۸	ملود
۱۰۰۲	سرینگر	۱۲۶۲	سیالکوٹ
۱۰۲۷	اکبرپور	۱۲۶۸	تشن
۱۲۵۲	گمریانوان	۱۲۹۶	شورنیا
۱۲۰۴	[illegible]	۱۳۱۲	بھیرا اسیل
۱۲۰۹	[illegible]	۱۳۳۴	مستی چک
۱۲۸۰	[illegible]	۱۳۶۰	[illegible]
۱۲۸۱	[illegible]	۱۳۶۴	[illegible]
۱۲۸۲	[illegible] پور	۱۳۶۸	[illegible]
۱۲۸۳	بیاپور	۱۳۶۹	[illegible]
۱۲۸۵	[illegible] پورہ	۱۳۶۵	[illegible]
۱۲۸۶	پشین	۱۴۱۱	[illegible]
۱۲۸۷	[illegible]	(۱۴۱۶)	[illegible]
۱۲۸۸	[illegible] گڑھ	۱۴۲۲	پٹیالہ

مسافر آگرہ کی شدھی

۲۳ اگست کے مسافر میں ایک ... آدمی کو آریہ بنانے کی

دوسری شدھی ... اور کیا نہیں کیا القاب ... گئے تھے یہی دکھایا گیا تھا کہ ... مولوی صاحب مولوی ثناء اللہ سے مظفرنگر میں پڑھتے رہے ہیں۔ اس ... کی قلعی کھولنے میں ہم سے ذرا سا تساہل ہوا۔ گو ... غیرت ... کا جواب دینے کو وہ بزرگ جنگی شدھی پر ... بے جا فخر کیا گیا ... حدیث میں بھیجا ہے۔ لہذا وہ اس کا جواب خود دیتے ہیں (اڈیٹر)

مسمّٰی مرزا بیگ ساکن کہتولی ضلع مظفرنگر جس کا ذکر پنڈت ... نے اخبار مسافر ۲۳ اگست میں شائع ہونے کا کیا ہے۔ اپنا بیان مختصر حال درج کرتا ہوں۔

میں مظفرنگر میں درزی کا کام کرتا تھا۔ وہاں سے روزگار کی تلاش میں آگرہ چلا آیا۔ وہاں کہتولی کا باشندہ ... سے میری نشست برخاست رہی۔ میں نے ایک شخص حبیب اللہ صاحب مظفرنگر سے ... روپیہ دینے تھے۔ وہ ... اور ... سدر بازار آگرہ نے مجھ سے کہا کہ اگر تم آریہ سماجی ہو جاؤ تو ہم تمہارے قرض ... کا فیصلہ کرا دیں گے اور چالیس پچاس کی ملازمت بھی دلا دیں گے ... مجھے سماجی تعلیم کی تصدیق ہوئی ... دل میں ... مذہبی اسلام کی نسبت کوئی بدگمانی پیدا ہوئی۔ لہذا اب میں مولانا ... صاحب کی خدمت میں ... آریہ سماج کی ... ہے کا ... التماس کرتا ہوں ... ڈاکٹر ... کی خدمت میں ... اپنی ... سبکدوش ہو جاؤں۔

میرا ... اخبار ۲۳ اگست میں یہ بھی دیکھا تھا کہ میری نسبت پنڈت جی نے لکھا ہے کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا شاگرد ہوں اور ان سے قرآن مجید پڑھتا رہا ہوں ... یہ ہرگز نہیں ... میں کہتا ہوں کہ ... مولانا صاحب مظفرنگر میں کبھی ... نہیں۔ ہاں ایک دو یوم کے لئے کبھی جلسہ پر گئے اور چلے آئے۔ آپ تو میری شکل سے بھی واقف نہیں ہیں۔

میرے خیال میں اگر آریہ سماج میں کوئی بات سچی بھی ہوتی تو آریہ سماج کے ایسے ... کی کذب بیانی ... ایک ... حق کو نفرت ہو ... ایک منٹ کے لئے بھی اسلام سے خارج نہیں ہوا ... مگر افسوس کہ یہ دنیا کا وعدہ بھی انہوں نے پورا نہیں کیا۔ لہذا میں لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوا اس شیطانی جال سے نکل آیا ہوں۔

۱۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء

مرزا بیگ

غریب فنڈ

ذیل ... رقوم وصول ہوئی ہیں۔

سکرٹری انجمن اسلامیہ ... (رسائل) ۸/-

... حسین خان ... و تصور رسائل ۸/- ... فنڈ ۹/-

... عبداللہ محلہ چوک گیا (رسائل) ۹/-

منشی سراج الدین صاحب لدھیانہ ۱۰/-

مولوی ... ناظم اٹاوہ ۶/-

الٰہی بخش ... پنجاب ... ۱/-

... قرض ... غریب فنڈ ۸/-

باقی ۶/-

پانچ اخبار بنام سید محمد شاہ ...

* بھیجے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں تا حال بخار میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اوسط تعداد اموات روزانہ ڈیڑھ سو سے زائد ہوتی ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی کی خبر پڑھکر ہم نے سب احباب کو خطوط لکھے گئے تھے۔ جن کے جواب بھی بعض احباب کی طرف سے وصول ہوئے۔ باقی صاحب بھی اپنی اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ کچھ احباب فوت بھی ہو گئے ہیں۔ اُن کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب الہادی نے خط کے جواب میں وہاں کی کچھ مفصل کیفیت لکھی ہے۔ چونکہ اس سے صاحبدل بہت کچھ عبرت حاصل کر سکتے ہیں اسلئے ذیل میں درج کیجاتی ہے۔ وھو ھذا

حیدر آباد کی جو خوفناک خبریں آپ تک پہنچی ہیں وہ بہت صحیح ہیں۔ اصل یہ ہے کہ شہر کے باہر ایک ندی بہتی ہے جسکا نام رود موسیٰ ہے۔ شہر پناہ۔ آبادی اور ندی کے درمیان ایک سڑک ہے۔ یہ ندی شہر کے بازو بازو بہت دور تک چلی گئی ہے۔ اسکا عرض کوئی سو قدم ہوگا بارش میں اچھی بہتی ہے اور موسم گرما میں بالکل سوکھ جاتی ہے لوگ بیچ سے ہو کر چلے جاتے ہیں۔ چونکہ حیدر آباد میں یہ موسم بارش کا ہے اسلئے ندی بھری ہوئی بہتی تھی۔ ۲۸ شعبان کو بارش شروع ہوئی۔ اور اس کثرت کی بارش ہوئی کہ غرہ رمضان تک برابر بڑے زور کی برستی رہی رات کا وقت تھا اور رمضان کی پہلی تاریخ تھی۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیفکر سو رہے تھے۔ کوئی دو بجے رات کو ایکدم سے ندی کا طغیانی شروع ہوئی۔ شہر پناہ کو توڑ کر شہر میں ہر طرف سے پانی گھس آیا۔ اور پہلی ہی دفعہ میں قریب قریب کی محلوں کو بہا لے گیا۔ جسوقت لوگ ہوشیار ہو کر بھاگنے تھے کمر تک پانی آچکا تھا۔ کوئی بھی نہ بچ سکا۔ جو گھر سے نکل پڑا وہ پانچ دس قدم چلنے کو بعد بہ گیا۔ اور جو مکانوں کے نیچے دب گیا۔ بعض مرد تو بچ بھی گئے لیکن عورتیں اور بچے بہت ضائع ہوئے۔ اور ابھی جن محلوں میں پانی نہیں پہنچا تھا وہاں کے لوگ بہ امید اپنے مال بچانے کے صرف اپنی جانوں کو بچا کے بھاگے تھے۔ ہزاروں پردہ نشین عورتیں بے پردہ ہو گئے بھاگتی تھیں۔ کمزور بچے اور ضعیف عورتیں اور بیچارے لوگ اس دوڑ میں پس گئے۔ اور بعض لوگ جنکے مکان پختہ اور بلند تھے اس خیال سے اوپر چڑھ گئے کہ پانی یہاں نہیں آئیگا لیکن کوئی دم میں پانی وہاں بھی پہنچا اور مکانوں کو گرا دیا۔ بعض لوگ مال و زیور سنبھالنے میں رہ گئے۔ وہ وہیں بہ گئے۔ اور بعض محلوں کے لوگ اس غفلت میں رہے کہ پانی یہانتک نہیں آئیگا۔ کیونکہ بہت فاصلہ پر ہے لیکن پانی دوسری طرف سے دوسرے محلوں میں سے ہوتا ہوا پہنچ گیا۔ بھاگنے کی مہلت نہ ملی۔ ہم تک ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ پانی کو بہاؤ میں زور بہت تھا اسلئے جو اسکی زد میں آیا نہ بچ سکا۔ بڑی بڑی عمارتیں جنکو لوگ قلعہ کہتے تھے اُن کا نشان تک باقی نہ رہا۔ پانی جہاں کہ گھٹنوں برابر اگر رہ گیا تھا وہاں کے مکان بھی سب منہدم ہو گئے جب صبح ہوئی پانی کم ہو گیا تو عجیب قہر الٰہی نظر آ رہا تھا۔ ہزاروں لوگ کیا مرد کیا عورت اور ہزاروں مویشی جابجا سڑے پڑے تھے۔ اور جو بچ گئے اُنکا ذکر ہی نہیں۔ صبح کو پہلا جو سرکار کی جانب سے کام شروع ہوا وہ مُردوں کا اٹھانا تھا۔ مردوں کو شہر سے دو تین میل کے فاصلہ پر بڑے بڑے گڑھے کھود کر سرکاری لوگ اُن میں ڈال دیتے تھے۔ پانچ چھ روز تک یہی کام رہا۔ عفونت بہت ہو گئی تھی۔ ہزاروں مویشی مردہ کو گہا سوں ڈال کر وہیں جلا دیا گیا۔ ابتک بعض گرے ہوئے مکانوں کے نیچے سے مردے نکل رہے ہیں مگر کیڑے پڑے ہوئے ہیں۔ گل گئے ہیں۔ جو لوگ بچ نکلے وہ مسجدوں سراؤں وغیرہ میں بھرے پڑے ہیں بدن پر جو لباس ہے اسکے سوا کوئی دوسرا کپڑا پہننے کو نہیں۔ سرکار انکی امداد کرنے کو تیار ہے لیکن سرکار خود مدد طلب ہے شہر کے سب پل ٹوٹ گئے سڑکیں باقی نہیں رہیں۔ سرکار نے کچھ کپڑا خرید کر لوگوں کو تقسیم کیا۔ کسی کو پہنچا کسی کو نہیں۔ کھانا بھی پکوا کر تقسیم کیا گیا۔ شہر کا بڑا حصہ بڑے بڑے محلے گنج سب ندی کی زد میں آکر بہ گئے۔ جو لوگ طغیانی سے مر گئے وہ تو خدا کو سپرد۔ مگر جو زندہ ہیں بسبب تنگ معاش اور گرانی کے بُری حالت میں ہیں۔ لٹیروں کی کثرت۔ خدا کی پناہ۔ ناداری اور مفلسی نے لوگوں کو اسی پر آمادہ کر دیا ہے۔ ابھی نقصان کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ہوا میرے خیال میں سات آٹھ ہزار آدمی مرا ہے۔ ندی کے دونو طرف ایک ایک میل تک پانی کی زد میں کسی مکان کو باقی نہ رکھا۔ صاف میدان ہو رہا ہے۔ اس آسمانی قہر کے سوا جو آفت عرضی نازل تھی اسکو عرض نہیں کر سکتا۔ مالی نقصان بہت ہوا ہے۔ بیگم بازار ساہوکاروں اور سوداگروں کا بڑا محلہ ہے۔ بیس بائیس کروڑ کی مالیت کا مشہور تھا پورا بہ گیا اور نیوں تو ہر ادنیٰ و اعلیٰ کے پاس کچھ نہ کچھ تھا ہی۔ اور مکانات کی تباہی یہ سب کروڑوں کا نقصان ہے۔ لاوارث مال جو ندی میں سے بر آمد ہوا اسوقت لوگوں کو ملا ہے اور سرکاری لوگوں کو خبر تک نہ ہوئی ہمیں کئی سو آدمی مالدار تو نگر ہو گئے۔ اور جو مال سرکار میں داخل ہوا ہے وہ لاکھوں کی قیمت کا ہے۔

اہلحدیث — اوست سلطان ہرچہ خواہد آں کند ۔ عالمے را در دمے ویراں کند

چونکہ

آئندہ ہفتہ ۳۰ اکتوبر کو اہلحدیث کا پانچواں سال ختم ہوا اسلئے حسب دستور ۳۰ اکتوبر کو تعطیل ہو گی۔ اور ۶ نومبر کو چھٹی جلد کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ انشاء اللہ ۔ مینجر

جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کی لڑکی صاحب اولاد فوت ہو گئی ہے ... ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں ... اللہم اغفرلہا

ہماالمحسن ... مرحوم ... ایک لڑکا ... ناظرین ... دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

کارخانہ مخزن الادویہ

واقع محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور بانکی پور

کارخانہ مذکور چند سال سے زیر سرپرستی و زیر نگرانی [illegible] صاحب قایم ہے جس میں ہر ایک قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ [illegible] کشتہ جات و [illegible] و عرقیات و مربجات وغیرہ کا بہت ہی صفائی و عمدگی کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ اور بکفایت [illegible] طلبا [illegible] کے ساتھ خاص رعایت کی جاتی ہے۔

نوٹ [illegible]

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الادویہ متصل مطب حکیم مولوی نجم الدین صاحب محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور بانکی پور پٹنہ

حب اشتہا

چھوٹی بھوک کی دوا

یہ گولیاں کشتہ وغیرہ سے مبرا ہیں صرف نباتات سے مرکب کی گئی ہیں [illegible] اور معالجہ کی ضرورت نہیں۔ حق بات اہل قوم کو پسند ہے۔ اور خاص [illegible] بھی سچ بات کو پسند کرتے ہیں۔ ہم ان گولیوں کی جسقدر تعریف لکھیں بجا ہے شفا منجانب اللہ ہے۔ اور علاج کرنا سنت ہے۔ ان گولیوں کے تجربہ نے ہمکو مطمئن کردیا ہے بلطف ہے۔ اس گولی میں کوئی چیز ایسی نہیں۔ کہ ہندو لوگ اسکے کھانے سے انکار کریں مسلمان اور ہندو سب اسکو لیتے اور کھاتے ہیں۔ اور فایدہ اٹھاتے ہیں معمولی گولی ارہر کے برابر ہو۔ اور بڑی گولی چنے کے برابر ہو۔ اور چھوٹی گولی مونگ کے برابر ہے جن جن مرضوں کو مفید ہے۔ انکا نام لکھا جاتا ہے۔ مصفی خون۔ دافع آتشک۔ دافع تپ تجاری اکثر جو جاڑے سے بخار آتا ہے۔ دافع وجع المفاصل۔ دافع امراض سیاہی۔ دافع قبض و نفخ سپیٹ ہیچے [illegible] دور کو دفع کرنیوالی سددوں کے کھولنے والی پیٹ کے کیڑوں کو دور کرنیوالی کھجلی خارش۔ ہوا اثر اس کے دفع کرنیوالی نزول الماء پینے اُنکو نہیں [illegible] ابتدا شروع ہوا ہو۔ اور بینائی میں فرق آچلا ہو۔ اور جو بندہ اور [illegible] معلوم ہوتا ہو۔ اسکو معکیت دالی اور رفع کرنیوالی ہے شیرخوار بچوں کے

[illegible] پیدائش کے واسطے بہت مفید ہے۔ ملنے کا پتہ ذیل ہے

مقام [illegible] تحصیل نور پور [illegible] ضلع [illegible] حکیم مولوی عبد اللطیف

ذیل فتاوی

مصنفہ جناب مولانا مولوی سید عبد الجبار صاحب غزنوی چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ جسمیں تعبدات و عبادات و معاملات و دیگر احکام الٰہی بڑی تحقیق و تدقیق اور مفصل طور سے قرآن و حدیث سے مدلل کرکے خوب واضح طور پر [illegible] جوابات کتب لکھا گیا ہے۔ جس کو ہر ایک شخص بآسانی فایدہ اٹھا سکتا ہے۔ امید ہے کہ شائقین اس [illegible] اٹھا دیں گے۔ قیمت صرف ۱۲ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ درج ذیل ہے المشتہر

محمد یحییٰ غزنوی بمقام صادق گنج اسٹیشن [illegible] روڈ علاقہ ریاست بہاولپور

تقابل ثلاثہ

یعنے توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ۔ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں۔ نیچے حواشی میں فرق بتلایا ہے۔ اور قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے قیمت [illegible] محصول ڈاک

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب دیا ہے قیمت ۲/

اسلامی تاریخ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات [illegible] بہت مفید ہے قیمت ۱/

المشتہر

منیجر اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب [illegible] مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

ahmadimuslim.de

مذکوری رہے اب پنشن پاتے ہین۔ فارسی اردو کی کچھ استعداد رکھتے ہین پیشہ معلمی کرتے ہین۔ وضع قطع بالکل مولویانہ اور ساتھ ہی بڑی لمبی داڑھی رکھتے ہین۔ اب عقائد اور مذہب کی سنیئے! اگر کسی ذی وجاہت موحد یا موحدین کی جماعت کو دیکھا تو کہدیا کہ بس صراط مستقیم پر عمل کرنے والے یہی لوگ ہین انکا ہر فعل موافق شرع شریف کے ہے۔ باقی فرقہ راہ راست سے دور پڑے ہین۔ جبکہ کسی مولوی یا تیر پرست سے ملاقات ہوئی تو لگے گروہ حق پژوہ موحدین کی کاٹ کرنے کہ بھائی انکو دشمن خدا اور رسول جانو اپنے بزرگون کا طریقہ ہرگز نہ چھوڑو یہ فرقہ نیا نکلا ہے۔ بیشتر غیر مقلد کہلاتے تھے ہمنے اور ہمارے آبا و اجداد نے کبھی نام بھی نہ سنا تھا۔ دراصل یہ لوگ وہابی ہین اور لوگون کو دہوکہ دینے کیلئے اپنے کو موحد یا اہل حدیث مشہور کرتے ہین۔ یہ لوگ واجب القتل ہین چونکہ یہ لوگ مقطع دہ مہذب اور وضع ترکیب مولویانہ اور علم فارسی وعربی سے کسی قدر واقف ہین۔ بمصداق ؎ انہون نے کاٹے راجہ پٹیان کے جہاں ہین مولوی صاحب کہلاتے ہین۔ نگر مین دراصل عبدالرحیم اور رکابی صاحب کہنے والے میرے پاس کتاب ہدیٰ المومنین تہی اس مین دہلی کا ایک فیصلہ ہے اور کمشنر صاحب بہادر کے دستخط بھی ہین کہ فرقہ حنفیہ اور اہل حدیث باہم ایک مسجد مین نماز پڑہین اور نہ تعرض کوئی کسی کو منع کرے اپنے اپنے طریقہ پر نماز ادا کرے ایکدوسرے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اور اس فیصلہ کے آخر مین علماء کرام کی مہرین بھی ہین۔ غرضکہ ہم لوگ انسپکٹر صاحب سلامت یار امینت کے مکان پر پہونچے اور معمولی سلام کیا اور بیٹھا لئے گئے مین نے کہا کہ سرکار نے ہم لوگون کو اختیار دیا ہے کہ تم ایکدوسرے کے پیچھے پڑہ سکتے ہو۔ اور یہہ دہلی کا فیصلہ موجود ہے آپ پڑہ لیجئے۔ بڑے غصہ مین آکر کہنے لگے کہ مجھے علم نہین مین پڑہتا نہین ایسا اور ویسا کہا اور پہر کہا کہ کیا تم وہان پر جاؤگے مین نے کہا جی ہان جاؤنگا۔ ہان ضرور جاؤنگا۔ پہر پولیس کی دہمکی دینا شروع کیا۔ مینے کہا کہ حضور۔ اتنے گرم کیون ہوتے ہو حق بات کہتا ہون۔ یہ سنکر اور تیز ہوئے اور چیف صاحب رسب انسپکٹر کو کہا کہ ابھی انکا نام لکھو اور ضمانت کا حکم سنا دو۔ پہر مجھسے پوچھا کہ تم جاؤگے؟ مینے کہا جی ہان۔ مین اور بھائی عبدالرحیم خانصاحب اور معین الدین خطیب ہی تھے تو بیٹھے رہے باقی صاحب چلے گئے خیر بیٹھے جو کچھ کہ میرے دل مین تہا خوب کہا۔ اور بعد مین اٹھکر چلا آیا۔ اور بھائی صاحب وغیرہ بھی چلے آئے۔ دیکھیے آجکی تاریخ تک تو ضمانت نہین ہوئی اور

دیکھو۔ اور بھلا حضرت ان سے ہمسے کیسے بنے؟ یہ بدعتی مشرک اور ہم لوگون کو کہتے ہین کہ تم بھی ایسا ہی کرو۔ اور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کہتے ہین کہ باہم اتفاق کرو اور ملکر چلو تو بھلا حضرت کیسا ہوگا؟ بھلا ڈاکٹر صاحب نے اور چند آدمیون نے یہان پر انجمن مقرر کیا ہے۔ ہر اتوار کی شام کو لکچر ہوا کرتے ہین۔ اتفاق باہمی اور حاکم متقدر کی اطاعت۔ ایسے ابواب پر لکچر دیئے جاتے ہین۔

بعد کے واقعات ہم لوگون پر یاسم کے حنفیون نے اور ہم بچارگی ہے مسجد مین ہمارا جانا بند کر دیا۔ بالکل ہم مین کا کوئی آدمی جامع مسجد کو نہین جاتا ہم لوگ دو دفعہ جناب انسپکٹر صاحب کے مکان پر فریاد کے گئے کوئی شنوائی نہین ہوئی ہمنے انسپکٹر صاحب کو عرضیان وغیرہ بھی دین مگر ہم کو انسپکٹر صاحب نے کچھ بھی نہین کہا۔ ان حنفیون نے ہمکو مسجد مین جانے سے منع تو خود کیا اور دہمکی بھی ایسی دی کہ لاشین گر جائینگی اگر کوئی اہل حدیث مسجد مین آیا۔ اور یہ بات جمعہ کے دن چیف صاحب اور جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کے سامنے کہی گئی۔ اور وہ لوگ بہی بہت تھے مگر وہ گواہی کیون دینے لگے تھے ایکدفعہ میرے والد عصر کی نماز کو گئے تہے تو جماعت تیار تہی۔ اور مولوی سبحان بخش صاحب پیش امام تہے۔ میرے والد صاحب ہمیشہ کے موافق جماعت مین شریک ہوئے فیض علی منصرم فوراً الگ ہو گیا اور سب لوگون کو کہا کہ نماز مت پڑہو۔ تکبیر وغیرہ ہو گئی تہی فوراً لوگ الگ ہو گئے۔ اور لوگون نے پوچھا کیون ایسا کیا تو کہا کہ تم کو نہین معلوم؟ ایک اہل حدیث شریک ہے اسکے ملنے سے نماز نہین ہوتی۔ والد نے پوچھا کہ کیا میری وجہ سے؟ فیض علی نے کہا ہان ہان۔ تمہاری وجہ سے۔ والد صاحب نے الگ ہو کر نماز پڑہی۔ بعد مین اُن لوگون نے جماعت کے ساتھ نماز پڑہی۔ سب نے غرض مغرب مین بھی ایسا ہی ہوا۔ تین جماعتین ہوئین۔ اور بعد مین والد صاحب کو کہا کہ تم مت آیا کرو۔ نہین تو ایسا ہوگا ویسا ہوگا۔ والد صاحب نے جامع مسجد کو جانا چھوڑ دیا۔ نگینہ مسجد مین جایا کرتے ہین۔ دو ایک دن کے بعد ہم لوگون مین سے اہل حدیث لوگ جیلدار جو باہر دیہات مین کام کرنے کو جایا کرتے ہین وہ دوپہر کو آئے اور جامع مسجد مین نماز پڑہنے کو گئے تو روک گئے اور اُن کے ہاتہون سے پانی کے بدہنے تک چہین لئے گئے۔ وہ بیچارے غریب وہان سے نکلکر چلے آئے اور قلعہ کی مسجد مین انہون نے نماز پڑہی۔ اور ہم لوگون کو کہا کہ ہمکو انہون نے منع کیا اور کہا کہ اب سے نہ آیا کرو۔ تم کو قلعہ کی مسجد ہم نے دیدی ہے۔ تم اسی مین جاؤ۔ یہان آؤگے تو ہم ایسا کرینگے ویسا کرینگے۔

ahmadimuslim.de